زیر سرپرستی حکومت ہند
مہذب اللغات
मुहज़्ज़बुल्लुग़ात
ع ق
جلد ہشتم
ع ق
قیمت مجلد - پچیس روپے

I have the honour to dedicate this VIIIth Volume,
of Mohazzab-ul-Lughat to

H. E. Shri Dev Kanta Borooah

Governor of Bihar

in token of my gratitude for his valued help and fruitful Patronage.

'Mohazzab'

عزت مآب جناب دیو کانتا بوروہ

گورنر بہار

کے نام نامی سے مہذب اللغات کی آٹھویں جلد کو

معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

مہذب لکھنوی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مہذب اللغات
جلد ہشتم
ع غ ف ق
Mir Zaheer Abass Rustmani
03072128068
مؤلفہ
ادیب اعظم حضرت مہذب لکھنوی (پدم شری) صدر انجمن محافظ اردو (کل ہند) لکھنؤ
باہتمام
انوار الحسن انور — رائے بریلوی
منیجر محافظ اردو بکڈپو مجرب لکھنوی
پتہ — محافظ اردو بکڈپو — منصور نگر، نیا محل لکھنؤ
مطبوعہ
نظامی پریس، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ
قیمت مبلغ
پچیس روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

محفل اہل زباں میں اپنی گل افشانیاں — خار گزریں گی اُسے جس کو ادب سے بیر ہے

ورنہ پڑھ کر جلد ہشتم کہہ اُٹھے گا ہر ادیب — آٹھ ان جلدوں میں آٹھوں جنتوں کی سیر ہے

شکر اس ایک اکیلے کا جس کا دوسرا نہ ہے نہ ہو سکتا ہے، جس کو ہم نے بغیر دیکھے مانا اور صرف نشانیوں سے پہچانا ہے۔ جو مشرق و مغرب کا پالنے والا ہے، بھیدوں کا حال جاننے والا ہے۔ جس نے دنیا سے گزرنے کے راستے مقرر کیے، جس نے مشکل سے نکلنے کے طریقے تعلیم دیے۔ جس کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں، مجھ سے مانگو میں عطا کروں۔ جو زیادہ مانگنے سے ناخوش نہیں ہوتا، جو بار بار مانگنے والے سے منہ نہیں پھیرتا، جس کا فرمان ہے کہ اس سے رحمت کا آسرا نہ توڑو، جس کا حکم ہے کہ (اپنے کاموں میں) اسی کو اپنا وکیل بناؤ۔ چنانچہ انھیں ارشادات و احکامات پر مجبور ہو کر ہم نے اپنے اس مشکل کام میں اسی کو واسطہ اپنے اپنا وکیل بنایا، یہاں تک کہ آج ہم اپنی اس ناچیز تالیف "مہذب اللغات" کی آٹھویں جلد اردو ادب کے سرپرستوں کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔

کسی کتاب کے مقدمے میں صرف دو باتیں ایسی خاص ہوتی ہیں جن کا ذکر عام طور پر ہوا کرتا ہے۔ ایک یہ کہ لکھنے والا اپنی اُن جانفشانیوں [illegible] کا تذکرہ کرتا ہے جو اُس کو اُس کتاب کے ترتیب دینے میں برداشت کرنا پڑی ہوں، دوسرے یہ کہ کتاب کے وہ خصوصیات جو اس کتاب کو اُس قسم کی دوسری کتابوں سے ممتاز کرتے ہوں، ایک قابل توجہ تفصیل کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

مہذب اللغات کی یہ آٹھویں جلد ہے اور اس سے قبل سات جلدوں میں مذکورۂ بالا دونوں باتوں کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا تھا، پھر بھی ہمارا ارادہ تھا کہ اس پیش نظر جلد کے مقدمے میں ہم اس لغت کے مزید خصوصیات کی طرف اہل ذوق کو توجہ دلائیں گے کہ ہم نے اپنے اس لغت میں کیسے کیسے اضافے کیے ہیں اور کن کن باتوں کی کہیں کس طرح تشریح کر کے اُن کو عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے، لیکن بعض جدید پیدا شدہ حالات کے اثر سے مجبور ہو کر ہم ان مرغوب طبع تفصیلات کو آئندہ کسی مناسب محل کے لیے اٹھا رکھنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔

ہماری یہ ناچیز تالیف (مہذب اللغات) بھی دوسری علمی کتابوں کی طرح صاحبان شوق کی نقادانہ رائے زنی کا نشانہ بنتی رہی ہے اور اس سلسلے میں یہ بات خاص طور سے قابل توجہ ہے کہ ہندوستان کے وہ حضرات جو علم و ادب میں بلا اختلاف مستند و مسلم کہے جا سکتے ہیں وہ زمانے کے ظاہری حالات و واقعات کا احساس کرتے ہوئے بالکل خاموش ہیں، اور انھوں نے تحریری کوئی اعلان اپنی قوت نقد کا عوام کے سامنے پیش نہیں کیا، البتہ بعض اطلاق ادب دوست ایسے نکل ہی آئے جو کبھی کبھی ہماری دماغی یکسوئی میں انتشار پیدا کر دیتے ہیں اور ہم کو بھی ناخواہ مقدمے کی متعدد سطریں مجبوراً اُن کی نذر کر دینا پڑتی ہیں۔

اس سلسلے کی تازہ افتاد یہ ہے کہ اردو مذاق ادب کے ایک منکسر مزاج مدعی مسمی طاہر محسن علوی کاکوروی نے "مہذب اللغات پر ایک نظر" کے عنوان سے ایک بحث شروع کی جو لکھنؤ کے روزانہ اخبار قومی آواز کے ہفتہ وار ضمیمے میں شائع ہوئی جس کی پہلی قسط ۵ مارچ ۶۷ء کو نکلی اور آخری قسط ۱۴ مئی ۶۷ء کو نکلنے کے بعد ظاہری صورت میں اس بحث کا بقولے عارضی اور بقولے دائمی خاتمہ ہوگیا۔ گوکہ اس کا حسب ضرورت مفصل جواب قومی آواز ہی میں شائع ہونا مناسب ہے لیکن چونکہ مرجع خطابت مؤلف کی ذات اور ہدف ہدایت مہذب اللغات ہے اس لیے جواباً ذیل کی صرف چند سطریں اپنے احباب خیر اندیش کی خاطر سے لغت کے ساتھ بھی شامل کی جارہی ہیں۔

ہم نے نوعیت مضامین کے لحاظ سے ان شائع شدہ ہزاروں سطروں کے صرف تین اجزا قرار دیے ہیں۔ پہلا یعنی ابتدائی حصہ گویا "مقالۂ افتتاحیہ" ہے جو بحث خاص کا تعارف اور نقاد موصوف کی خالص ذہنی پرواز ہے، دوسرا یعنی درمیانی حصہ جو کسی ٹھہری ضرورت کے پیش نظر ظہور میں آیا ہے اس کو "نقد بالجبر" کہا جاسکتا ہے اور تیسرا یعنی آخری حصہ گویا "ختم دعا" ہے جس کے سلسلے کے حقدار، اردو ادب کے جاں نثار، ادب ساز و ادب نواز معزز مدیر جریدۂ قومی آواز ہیں۔

زیر بحث مضمون کو سلسلہ وار تین حصوں میں تقسیم کردینے کے بعد ہم کو جواب کے وقت اصولاً تینوں حصوں کا سلسلہ پیش نظر رکھنا چاہیے تھا لیکن ہر حصے کی نوعیت و خصوصیت کو باقی رکھنے کی غرض سے ہم نے پہلے اور آخری حصے کو یکے بعد دیگرے پیش کیا ہے، اس کے بعد درمیانی حصے کا صرف خلاصہ بلکہ مفہوم بانداز ابہام و تفہیم اپنی زبان میں عرض کیا ہے جس کا فیصلہ حق شناس اہل فن کی توجہ کا محتاج ہے۔

طاہر محسن صاحب کے مضمون کی ابتدائی عبارت جو مضمون نگار کے ذاتی تعارف اور مضمون کے اسباب نگارش سے وابستہ ہے ذیل میں بین القوسین لفظ بلفظ درج کی جارہی ہے، اس پر اظہار خیال ہم نے مناسب نہیں سمجھا، البتہ صرف چند لفظوں کے نیچے خط کھینچ دیے ہیں ان پر ہم بھی غور کررہے ہیں اور آپ بھی غور کرتے رہیے۔

"میں لغت کا ایک طالب العلم ہوں اور الفاظ کی تلاش اور ٹوہ میں ایک عرصے سے لگا ہوا ہوں۔ اب بھی یہ شغل جاری ہے۔ ایک مدت سے مہذب اللغات کا تذکرہ سن رہا تھا لیکن وہ مل نہیں سکی تھی۔ اشتیاق بڑھتا رہا۔ آخر ایک جگہ سے دستیاب ہوگئیں۔ جب ان پر پہلی نظر ڈالی تو چھپی ہوئی دیکھ کر خیال گزرا کہ شاید اپنا مقصود ہو مگر جب اس نقاب کو ذرا غور سے دیکھا اور دوسری لغتوں سے ان کا مقابلہ کیا اور موازنہ کیا تو ایک کچھ بھی بجا نہ پائی۔ اس جگہ پہلی دو جلدوں (الف اور بے) کو دوسری چند لغتوں سے موازنہ کرکے روشناس کرایا جارہا ہے۔"

مضمون کے اس پہلے اہم حصے سے درگزر کرکے ہم آگے بڑھتے ہیں اور مذکورہ بالا عندیے کے مطابق اپنے متعین کردہ آخری حصے کا اقتباس جو ایڈیٹر صاحب کی تراوش قلم ہے اور نوٹ کے عنوان سے آخری قسط کی پیشانی پر رقم ہے پیش کرتے ہیں، ملاحظہ ہو۔

"نوٹ: لغت پر بحث کا جو سلسلہ طاہر محسن صاحب نے چلایا ہے اس میں صرف مہذب اللغات ہی پر روشنی نہیں پڑتی ہے بلکہ اردو کی سب اہم لغتوں پر روشنی پڑ گئی ہے .... یہ بحث ہم نے اس خیال سے چھیڑی ہے کہ .... صاحبان علم اس بحث کو بہت شوق سے پڑھ رہے ہیں اور انھوں نے ہم کو یاد کیا، داد دی ہے کہ ہم نے .... لیکن اصل بحث کے بارے میں ایڈیٹر فی الحال اپنی رائے محفوظ رکھتا ہے۔ مہذب اللغات پر تنقید کا حق تو ادا ہوچکا ہے اور یہ بات روشن ہوگئی ہے کہ یہ کتاب طاہر محسن صاحب کی نظروں میں کیسی ہے ...."

مذکورہ بالا نوٹ پر ہم اپنی رائے فی الحال محفوظ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خط کشیدہ الفاظ یا جملے ہم فی الحال سمجھنے ہی کی کوشش کررہے ہیں اور شاید ہماری حیثیت کے دوسرے لوگوں کو بھی یہ سوچنا پڑ رہا ہو کہ کیا "اردو کے سب اہم لغتوں کا وقار اس مضمون کی روشنی کے بعد ختم ہوگیا؟" اللہ جانے نور اللغات اہم لغتوں میں ہے یا کوئی معمولی اردو ڈکشنری ہے، اور وہ بھی اس روشنی کی زد میں آگیا یا باقی ہے۔ نیز

"ہم[1] نے "اس بحث کو کیوں چھیڑا"، نیز "مضمون[2] کی کامیابی پر مضمون نگار کے بجائے صرف پبلشر کو کیوں مبارکباد پیش کی گئی"، نیز "ایڈیٹر[3] فی الحال اپنی رائے محفوظ کیوں رکھتا ہے" جبکہ اس کی نظر میں "تنقید[4] کا حق ادا ہو چکا ہے"۔

یوں تو اس نوٹ کا ہر فقرہ دریائے خیال میں تلاطم پیدا کرنے والا ہے لیکن مبارکباد کی شہنائی نے تو کان بھر دیئے، پھر اس کے بعد حق نقد کی ادائی کا سارٹیفکٹ گویا اپنی وصول شدہ مبارکباد میں اس کے اصلی حقداروں کو شریک کر کے دھوکا دیا گیا ہے۔ بہرحال اس وقت اختصار پیش نظر ہے، اگر ضرورت پڑی تو پھر کبھی ان مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

اب مضمون کا تیسرا اہم ترین جزو افہام و تفہیم کی غرض سے ہمارے سامنے ہے۔ غالباً لوگوں کا خیال ہو گا کہ زیر بحث مضمون کی گیارہ طویل قسطوں کے جواب میں کم و بیش اسی شد و مد کے ساتھ مؤلف مہذب اللغات بھی اخباری میدان میں رواں دواں دکھائی دے گا لیکن ہمارے لیے بیشتر وجوہ ایسے ہیں جن کی بنا پر ہم اپنے کو کسی طولانی بحث میں الجھانے سے مجبور ہیں۔ معمولی رد و قدح بھی طبیعت پر بار ہے۔ وقت اور صفحات میں گنجائش نکالنا ہمارے لیے بہت دشوار ہے۔ صرف مہذب اللغات کے ہمدردان و سرپرستان خصوصی کی خاطر سے حسب ضرورت چند صفحے لغت کے مقدمے ہی میں شامل کیے جاتے ہیں، اخبار کے واسطے سے اظہار خیال میں خوف ہے کہ ہمارے احباب نے اگر ہم کو مبارکباد کے قابل سمجھا تو وہ (مبارکباد) ہم تک نہ پہونچ سکے گی لہٰذا یہ کام اگر کوئی دوسرا کر سکے گا تو کرے گا۔ جہاں تک ہمارے ذاتی جذبات کا تعلق ہے ہم اس مسئلے میں کچھ بھی کہنا نہیں چاہتے تھے۔ اول تو اس لیے کہ ؎ ورثے میں بزرگوں سے ملا صبر کا جادہ ؎ اللہ نے دی قوت برداشت زیادہ ——
دوسرے اس لیے کہ جو کچھ فاضل مضمون نگار نے سعی فرمائی ہے اس کو ہم اعتراض ہی نہیں کہہ سکتے لہٰذا جواب کی ضرورت ہی نہیں پائی جاتی، البتہ یہ خیال بھی ہے کہ نفسیاتی اصول سے وہ حضرات جو پیش نظر انقلابات کے سبب بقائے اردو کے مشکلات کو سمجھ لیتے ہیں، موقع شناسی کے پیش نظر اس موقع پر ہماری بات ہماری زبان ہی سے سننے کے منتظر ہوں گے لہٰذا اُن کے اطمینان کی غرض سے ہم نے اس زیر بحث مضمون سے جو کچھ سمجھا اور جو نتیجہ نکالا ہے وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

زیر بحث مضمون کی (ایک صفحے میں آٹھ کالم رکھنے والے روزانہ اخبار کی سطروں کے حساب سے) کم و بیش دس ہزار سطروں پر نظر کرنے کے بعد ہم صرف اس نتیجے تک پہونچ سکے کہ یہ مضمون خود نویس کی رائے سے عوام الناس کی رائے تک بڑی محنت و جانکاہی سے تیار کیا گیا ہے۔ لیکن عارفانِ طرز تحریر و خبردارانِ مافی الضمیر کے اصول تحقیق و تشریح پر عمل کرنے کے بعد یہ بات ظاہر ہوئی کہ اس پرشوق خامہ فرسائی میں پرخلوص ادبی محنت کا دخل کم ہے۔ مزید برآں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باطنی مصالح کی تحریک سے وہ جذبۂ حسرت جو دل کی رگوں میں عرصے سے خون کے ساتھ چکر کھا رہا تھا موقع پا کر قلم حیرت رقم کی معرفت کاغذ تک پہونچا اور وہاں ہزاروں بے خبروں میں پھیل کر اہل خبر کی رہنمائی پر آمادہ ہوا ہے۔

کسی تنقیدی مضمون میں عام طور پر ایک تو وہ نقد و تبصرہ ہوتا ہے جو کسی مضمون، کسی بحث یا کسی کتاب پر علمی حیثیت سے کیا گیا ہو، اور وہ تبصرہ یا تنقید اگر کامیاب ہو جائے تو اُس کا اثر اسی مضمون یا کتاب تک محدود رہتا ہے لیکن ایک دوسرا جزو اس تنقید میں یہ بھی شامل ہو جایا کرتا ہے کہ نقاد کا جوش نقد مضمون یا کتاب کی حد سے گزر کر اُس کے مصنف یا مؤلف کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور اگرچہ یہ جزو صاحبان تہذیب کی نظر میں ایک حد تک مذموم و معیوب سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس آئینے میں خود نمائی کا چہرہ صاف چمکتا دکھائی دیتا ہے۔ پھر بھی کوئی نقاد اس سے اپنے کو مشکل ہی سے بچا سکتا ہے۔ بہرحال اس زیر بحث مضمون میں یہ دونوں جزو اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ فگن ہیں اور ہم اس کشمکش میں پھنسے ہوئے ہیں کہ اگر وکالت پیشہ حضرات کا یہ مقولہ یا عملیہ پیش نظر رکھیں کہ "ثبوت پھانس اور صفائی بانس" تو ایسی صفائی ہمارے دوسرے اہم کاموں کا صفایا کر دے گی۔ بنا بریں اگرچہ ہم اپنے لغت کی حمایت میں اپنی صفائی پیش کرنے کا ارادہ مستحکم رکھتے ہیں پھر بھی پھانس کا جواب بانس سے دینا ہمارے لیے بہت مشکل ہے، البتہ ہم میں جتنی سکت، قلم کو جتنی فرصت اور کاغذ میں جتنی وسعت ہو گی اُسی لحاظ سے ہماری صفائی

بھی مسل کا پیٹ بھرے گی۔

زیر بحث مضمون کے مقابلے میں اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے ہم نے اس مضمون کے تین ٹکڑے کیے ہیں۔ اور ہر ایک ٹکڑے میں ایک ایک قسم کی چند چند منتخب باتیں جمع کی ہیں۔ چنانچہ پہلا ٹکڑا اُن باتوں سے متعلق ہے جو فاضل مضمون نگار نے مہذب اللغات کو ناقابل توجہ قرار دینے کے لیے پیدا کی ہیں اور انھیں باتوں کی طرف یہاں ہم اہل ذوق کی توجہ کے خواستگار ہیں۔ دوسرے ٹکڑے میں اُن ادبی نقش و نگار کی تصویر ہے جو فاضل مضمون نگار کی نوازش زود رقم ہیں اور چونکہ ہم تنہا اُن کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں لہٰذا اہل ادب کی خدمت میں پیش کر کے اُن کے مشورے سے سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تیسرا ٹکڑا اُن اشارات و خطابات پر مشتمل ہے جو مولف مہذب اللغات کے شیشۂ دل کو غبار آلود کر دینے کی غرض سے جگہ جگہ شامل کیے گئے ہیں۔ اُن کی نقاب کشائی کر کے ہم حق شناسان تہذیب قدیمہ سے اپنی طاقت صبر و قوت برداشت پر داد طلب ہیں۔

اس مضمون میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں سے وہ باتیں جو مہذب اللغات کے خلاف الگ الگ قسطوں میں وارد ہوئی ہیں، اور جن کے مجموعے کو ہم نے اوپر پہلا ٹکڑا بنایا ہے، اُن کا انتخاب ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یوں تو فاضل مضمون نگار صاحب شاید مہذب اللغات کے وجود ہی سے بیزار ہوں لیکن فی الحال جو جو وجوہ بیزاری معرض تحریر میں آئے ہیں اُن میں سب سے زیادہ واضح یہ ہے کہ نور اللغات کے مقابلے میں مہذب اللغات میں "وسعت پسندی" بہت زیادہ ہے چنانچہ اس سلسلے کے متعدد مقامات ہم نے دوسروں کے لیے چھوڑ دیے ہیں۔ یہاں صرف ایک معانی خیز جملہ ملاحظہ ہو لفظ "تحریر" کی مہذب اللغات میں دی ہوئی تشریح سے بیزار ہو کے فرماتے ہیں "آپ غور کریں صاحب مہذب اللغات کی "تحریر" اُس کے معانی اور وسعت پسندی کو اور صاحب نور اللغات کی ہمہ گیر کفایت شعاری کو باوجود تحریر کے عربی معانی لکھنے کے گیارہ معنی اور دیے ہیں۔ مزہ یہ ہے کہ جگہ مہذب اللغات ہی نے زیادہ گھیری اور ہمیں اس کا منشا ہوا کہ آپ۔ اختر کرے صاحب مہذب اللغات کی تحریروں میں اور زیادہ وسعت ہو اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ دنیا سے اور خدا سکڑ جائے صوبے سے الفاظ پسند ہستیاں اٹھ گئیں۔"

کئی جملوں سے مرکب اس جملے میں ہماری وسعت پسندی کو ناپنے کرنے پر اگر ہم اپنی تحریر کے بست و کشاد کو اپنی مصلحت کا پابند ظاہر کریں اور بلند نظری کو در افلیت بیجا قرار دیں اور کہیں سے "نمی دانم ز شرح گریہ مطلب چیست ناصح را ؛ دلی از من دیدہ از من آستین از من کنار از من" تو غالباً بے محل نہ ہوگا یعنی اگر ہم آپکی محفل میں پیر پھیلا کے بیٹھتے تو بے شک آپ کو ٹوکنے کا حق تھا لیکن جب ہم اپنے گھر میں "ٹانگیں پھیلا کے لیٹیں" تو آپ کو روکنے کا کیا حق ہے۔ اپنے گھر میں ہمارے پاؤں پھیلانے میں نہ کسی کی ذلت ہے نہ کسی کا نقصان، پھر آپ غور کریں کہ فراخ دلی، فراخ دستی، دور بینی، وسیع النظری وغیرہ سبھی مقام مدح میں استعمال کیے جاتے ہیں اور آج تک کسی نے ان الفاظ کی وسعت معنی سے بیزاری ظاہر نہیں کی البتہ دریدہ دہنی میں وسعت دہن جس طرح ہر مہذب انسان کو ناپسند ہے اسی طرح ہم کو بھی۔

مذکورۂ بالا عبارت میں ہم نے مہذب اللغات کی وسعت پسندی سے فاضل مضمون نگار کی بیزاری کا نمونہ پیش کیا ہے اب ہماری اختصار پسندی سے بھی ان کی بیزاری ملاحظہ ہو۔

لفظ 'پدمنی' کی تشریح میں ہم نے نور اللغات کی نقل نہیں کی اور یہ نہیں لکھا کہ یہ پدم سے نکلی یا پیدا ہوئی ہے، نیز ہم نے یہ بھی نہیں لکھا کہ "ہندوستان کی ایک مشہور رانی کا نام" بھی تھا۔ چنانچہ فاضل مضمون نگار کو مہذب اللغات میں جب یہ معنی نہیں ملے تو حسب معمول ان کو غصہ آ گیا اور نور اللغات کے باب فضائل میں گنجائش اضافہ پا کر بے ساختہ کہہ گزرے کہ "نور اللغات میں اس پدمنی کے ایک 'معنی' اور لکھے ہیں (ہندوستان کی ایک مشہور رانی کا نام) معلوم نہیں صاحب مہذب اللغات نے اس کو کیوں نظر انداز فرمایا۔"

فاضل مضمون نگار اگر اب تک نہیں سمجھے تو اب سمجھ لیں کہ ہم نے "اس پدمنی کے ایک معنی" "کسی رانی کا نام" نہیں سمجھے تھے (اور نہ آج سمجھتے ہیں) اس لیے اپنے لغت میں اس داخلے کو ممنوع قرار دیا۔ ہم نے اُن ناموں کو جن کا اردو ادب سے دور کا لگاؤ بھی نہیں ہے صرف خاص

ایک لغت علیحدہ تیار کرنا چاہیے اور شاید اسی جدت آفرینی و بدعت پسندی نے فاضل مضمون نگار کو ایک نیا لغت پیش کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ بہرحال اس نازک خیالی کا فیصلہ صاحبان علم خود ہی کریں۔

اس کے بعد جو تیجے معنی عورتوں کے سینے کے تحریر فرمائے گئے ہیں اور سند میں یہ شعر دیا ہے ؎ جھاک جھاک کے بدن چراتی آئیں ۔ رک رک کے قدم بڑھاتی آئیں۔ لیکن اب ہمارے پاس تفصیل کی گنجائش بہت کم ہے لہٰذا اہل نظر خود ہی عالم، فاضل، محقق وغیرہ کی ڈگریاں اس شخص کو کیوں نہ عطا فرمائیں جس نے "بدن چراتی آئیں" میں بدن کے معنی عورت کا سینہ تحقیق کرکے دنیا کو ایک نیا کھلونا دیدیا۔ افسوس ہے کہ اردو کو سسکتا دیکھ کر اطبائے ادب اس کا علاج کرنے کے بجائے اس کا گلا گھونٹنے پر آمادہ پائے جاتے ہیں۔ بدن چرانا بجائے خود مستقل محاورہ ہے اس میں سے "بدن" خود ساختہ معنوں میں لے لینا اور "چرانا" کے لفظی معنی اس میں شامل کرکے زبان سازنے کی ہوس شاید حد ہے ابلہ فریبی کی۔

یہاں تک پہونچنے کے بعد ہم اس پیش و پیش میں ہیں کہ باقی الذہن جملہ مطالب کو کس طرح بیان پیش کریں کیونکہ اب ہمارے پاس کم و بیش صرف ایک صفحہ باقی ہے اور مضمون اگر تفصیل سے پیش کیا جائے تو اس کے لیے سو صفحے درکار ہیں لہٰذا نہایت معذرت کے ساتھ ہم جو کچھ عرض کر سکتے ہیں وہ بہت ہی اختصار کے ساتھ بلکہ اشارتاً گزارش کر رہے ہیں۔

فاضل مضمون نگار نے اپنے اسی مضمون میں تحریر فرمایا ہے کہ "بقول شخصے اب ہم بھی لغت ڈالیں گے کیونکہ اس سے آسان کوئی کام نہیں ہے اور اس کا نام عسکر اللغات رکھیں گے۔" ہمارا خیال ہے کہ لغت لکھنے کی دھمکی سے فاضل مضمون نگار کو گمان ہوگا کہ ہمارے ہاتھ پاؤں پھول جائیں گے یا ہمارے خیالات میں انتشار پیدا ہو جائے گا لیکن زیر بحث مضمون کو پڑھ لینے کے بعد ہم کو مذکورہ بالا نقطے کے آخری ٹکڑے سے تو البتہ خوشی نہیں ہوئی کیونکہ جو نام اس مجوزہ لغت کا تجویز کیا گیا ہے وہ کسی حد تک ناجائز ہے اس لیے کہ اس نام پر ایسا نہ ہو کوئی واقف کار کہہ دے "پرائے باپ کو اپنا باپ بنانا" نہ شرعاً جائز ہے نہ عرفاً پسندیدہ۔ تاہم لغت لکھنے کے خیال کی ہم پرزور تائید کرتے ہیں کیونکہ آپ کی زبان کے لیے آپ کا لکھا ہوا لغت ہی حلال مشکلات ثابت ہو سکتا ہے۔ مہذب اللغات کی اور آپ کی زبان میں زمین آسمان کا فرق ہے اور ہم نہ آپ سے زبان لڑا سکتے ہیں نہ اپنی زبان بدل سکتے ہیں۔

صیاد ادب کو عزیز رکھنے والے اور ادب کا گھر لکھنؤ پرکھنے والے ذرا خود فرمائیں "نور اللغات کا اصلی کارنامہ الفاظ کی تذکیر و تانیث اس کی اصل تک پہونچنا اور اس کے لیے اساتذہ کی کتابوں کا کھنگالنا ہے۔" لکھنؤ کے باہر والے حضرات بھی فیصلہ فرمائیں کہ یہ "کھنگالنا" یہاں کس حد تک صحیح ہے۔ زردہ کا تلفظ آپ ہم کو زَرَدہ (بفتح را) تعلیم دے رہے ہیں۔ آپ دست کی بحث میں آپ غسالہ کی جگہ ہم کو غسّالہ (بہ تشدید سین) پڑھا رہے ہیں۔ "بحالی" کا املا آپ نے "بہالی" مقرر کر دیا ہے۔ "گریہ" کو آپ مذکر بولتے ہیں اور ہم مؤنث ہی سمجھتے ہیں۔ "فہم" آپ کے نزدیک مؤنث ہے ہمارے نزدیک مذکر۔ ہم "فرد" کو مؤنث بولتے ہیں آپ یہ مذکر، آپ "رنگت" کی ت کو بھی مصدری ثابت کرنا چاہتے ہیں اور قواعد کا ہر ایک آپ کی پیشکش کو رد کر رہے ہیں۔ آپ مہذب اللغات کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ "ہندی اسے اپنے مقدور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔" اور لکھنؤ کے اہل زبان اس "اپنے مقدور" کے صرف کو جہل زبانی تصور کرتے ہیں۔ آپ "ملاشی" کے معانی بھاڑ لکھتے ہیں اور اہل لکھنؤ کو ایسے معنی سے گھن آتی ہے۔ آپ "زبان کے رسیا" بولتے ہیں، لکھنؤ والے اس کو غیر فصیح سمجھتے ہیں اور فصحاء کی تحریر میں بولنا بے ادبی جانتے ہیں۔ "گھامڑ" آپ کی زبان میں صرف حسین ہے اور فصحاء کی تحریر میں گالی کے برابر ہے۔ آپ "حاصل محصول" بولتے ہیں اور لکھنؤ والے (تحصیل وصول) "حاصل حصول" بولتے ہیں۔ آپ جہاں چاہے "خدا نہ کردہ" بول جاتے ہیں اور لکھنؤ کے زبان دان "خدا ناکردہ" فصیح سمجھتے ہیں اور خدا ناکردہ و خدا نخواستہ کے محل صرف کو بھی پہچانتے ہیں۔ آپ "تنور کو روٹی پکانے کا مقام" بتاتے ہیں اور لکھنؤ میں روٹی پکانے کا مقام باورچی خانہ کہلاتا ہے۔ طنبورہ میں آپ کی تحقیق کی بنا پر ایک تار ہوتا ہے حالانکہ اس میں بڑے بڑے چار تار ہوتے ہیں اور چاروں یکے بعد دیگرے برابر آواز دیتے ہیں۔ آپ "تھڑدلا" عورتوں کے سر تھوپ رہے ہیں حالانکہ عام طور پر مردوں کی زبان زد ہے نیز اس کے معنی "کم ظرف" تو آپ کے لغت ساز ہونے کا سرٹیفکٹ ہے۔ لکھنؤ کی بیگمات پر پینے کے تماکو کو تماکہ کہنے کا الزام بھی افترا پردازی

ہے۔ آپ "ٹھنڈے دل و دماغ" کے ساتھ پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ "لکھنؤ والے صرف ٹھنڈے دل" سے سوچتے ہیں، غور کرتے ہیں اور اس میں دماغ نہیں لگاتے۔ آپ ہرڑ لکھتے ہیں، ہم ہڑ کہتے ہیں اپنی زبان میں کھرب ہماری زبان پر کھرا ہے۔ آپ کی زبان میں پایل کے معنی "تیز چلنے والی ہتھنی" اور "بانس کی سیڑھی" بھی ہیں لیکن اردو داں حضرات ان معنوں سے نہ ابھی تک واقف ہیں نہ آئندہ قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے "نسب نامہ" کا املا "نصب نامہ" قرار دے لیا ہے اور یہ ترمیم اہل علم کو نامنظور ہے۔ آپ نے لغتوں کے نام تو لکھوا دیے لیکن جب لکھنے بیٹھے تو ان کے ٹائٹل پر بھی نظر نہ کی اور عربی کا لغت قیاس کرکے غریب "منتہی الارب" کو "منتہی العرب" لکھ دیا اور یہ نہ خیال کیا کہ لوگ اسکو غلط لکھنے لگیں گے اور اہل علم کی نظر میں جاہل سمجھے جائیں گے۔ ٹھوک کی مثال میں آپ "کلودی کا ٹھوک" فرماتے ہیں، اہل لکھنؤ کی اردو میں اس کو صرف "اگال" کہتے ہیں۔ تفتا کے سلسلے کی مثال میں لکھا ہے "طول بکڑ تا جیسے مقدمہ تفتا" "نیز میرزا ابسلام کے لیے وہ چار برس کو تن گیا"۔ لیکن یہ تصرفات کسی قانونی ڈکشنری میں ہوں گے جن تک صرف نور اللغات کی رسائی ہو سکتی ہے۔ لکھنؤ کے اہل زبان اپنی زبان میں اس مداخلت بیجا کو ہرگز گوارا کرنے پر تیار نہیں۔ مہذب اللغات نے "تعقیب" کے معنی "تعقب میں لانا" لکھے اس میں آپ کو ذم کا پہلو دکھائی دیا حالانکہ کسی کو اس فیصلے سے اتفاق نہیں ہے تاہم باریک بین ادبا جو ملاحظہ فرمائیں کہ فاضل مضمون نگار اپنے مضمون کی قسط دہم کی پہلی سطر میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سب سے پہلے ناظرین کرام کو یہ دکھانا چاہتا ہوں" "چاہتا ہوں" اس جملے کے بعد کیا اردو داں حضرات ہماری تائید میں یہ فیصلہ نہ کریں گے کہ فاضل مضمون نگار ذم کی شناخت میں ابھی کچے ہیں، یا اگر عالم ہیں تو عالم بے عمل۔ مہذب اللغات میں ہم نے "تقدیر پھوٹنا" کے معنی "قسمت کا بگڑ جانا" لکھے تو اسلیے غلط قرار دیا گیا کہ چونکہ "تقدیر پھوٹنا" لازم ہو لہذا معنی میں "قسمت کا بگڑنا" ہونا چاہیے۔ متعدی کیوں لکھا گیا۔ ایسا ہی خود ادھیانا اور ادھیا جانا میں بھی لکھا گیا ہے اور ادھیا جانا کو ادھیانا کا متعدی المتعدی لکھا ہو۔ حالانکہ نہ "بگڑ جانا" متعدی ہے نہ ادھیا جانا متعدی المتعدی۔ کسی اردو گرامر جاننے والے ادیب سے سمجھ لیجیے ورنہ آپ کے متعلقین راہ ادب سے بالکل گمراہ ہو جائیں گے۔

اب ہم بہ مجبوری تابوت، تسلیم، توبہ، تعزیہ، تمازت، تعویذ اور اس کا مادہ مع معنی، تابوت اور اس کا مادہ مع معنی اللغت کا استعمال، تالیف لغت کے اصول وغیرہ وغیرہ کو کسی آئندہ موقع کے لیے ملتوی کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ آپکے تحریر کردہ مصرع "چو احمق در جہان باقیست مفلس کس نمی ماند" کا جواب اور خاص کر ہمارے صوبے سے "انصاف پسند ہستیاں اٹھ گئیں" اس اہل ناشناسی ظاہر کرنے والے جملے کا مفہوم مع اصلاح خیال بھی پیش کر دیں گے۔ فی الحال اس شعر پر اکتفا کرتے ہیں ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

آخر میں ہم اپنے لغت کے سرپرستوں کی فہرست میں ایک قابل فخر اضافے کا اعلان کرنے کی مسرت حاصل کرنا چاہتے ہیں یعنی صاحب گورنر بہادر صوبہ بہار بالقابہ جن کی ادب دوستی ہمارے لغت کے حق میں سرپرستی کی ضامن بن گئی ہے۔ آپ کے گرانقدر دور حیات کا بیشتر حصہ سیاسی کارناموں اور فلاح عوام کے کاموں میں صرف ہوا ہے۔ آپ کا اسم گرامی شری دیو کانت بوروواہ ہے۔ آپ آسام کے مشہور شہر ڈبروگڑھ میں ۲۲ فروری ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم کے بعد وکالت کا امتحان پاس کیا۔ ملک کی تحریک آزادی کے سلسلے میں تین مرتبہ قید فرنگ کے مصائب برداشت کیے۔ کبھی تفریحاً کبھی حکومت کے کاموں سے کبھی کسی وفد کے ممبر کی حیثیت سے آپ نے دنیا کے مختلف ممالک مثلاً آسٹریلیا، انڈونیشیا، ملایا، سیام، ویت نام، روس، جرمنی، زیکوسلواکیا وغیرہ کا سفر کیا ہے۔ آپ کو علم تاریخ اور ادب سے خاص دلچسپی ہے۔ آسامی زبان میں ایک نظم کی کتاب بھی شائع کی ہے۔ علمی مطالعہ وجہ دلبستگی اور شغل باغبانی علاج دل خستگی ہے۔ یکم فروری ۱۹۷۱ء سے صوبہ بہار کی گورنری کے معزز و ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔

میں مہذب اللغات کی اس آٹھویں جلد کو اجازت خاص عالیجناب معلی القاب ہز اکسلنسی دیو کانت بوروواہ گورنر بہار کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔

ستمبر ۱۹۷۲ء

سید محمد میرزا مہذب عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہذب اللغات

جلد ہشتم

عام الفیل :۔ (بضم میم و کسر فا و یائے معروف) وہ سال جس سال ابرہہ بادشاہ حبش نے خانۂ کعبہ پر چڑھائی کی تھی۔ یہ واقعہ سنہ ۵۷۰ء کا ہے۔ چونکہ ابرہہ ہاتھی پر سوار ہو کر آیا تھا اور اہلِ عرب نے اس سے قبل ہاتھی نہ دیکھا تھا، نیز اس لیے کہ بڑے بڑے ہاتھیوں کو چھوٹے چھوٹے پرندوں نے ننھی ننھی کنکریوں سے بحکمِ خدا تباہ کر کے خدا کے گھر کو بچا لیا تھا اس لیے اس واقعہ کو ہاتھی کی طرف منسوب کیا گیا اور اسی لیے سنہ عام الفیل کہا گیا۔ عربی ترکیب، رائج۔

محلِ صرف :۔ رسولِ اسلامؐ کی ولادت سنہ عام الفیل میں ہوئی تھی۔

قولِ فیصل :۔ یہ واقعہ آنحضرتؐ کے دادا جناب عبد المطلب بن عبد مناف کے زمانے میں ہوا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ ابرہۃ الاشرم یمن کا عیسائی بادشاہ تھا اس میں مذہبی تعصب بے حد تھا۔ خانۂ کعبہ کی عظمت و حرمت دیکھ کر آتشِ حسد سے بھڑک اٹھا اور اس کے وقار کو گھٹانے کے لیے مقام "صنعا" میں ایک عظیم الشان گرجا بنوا دیا۔ مگر اس کی لوگوں کی نظر میں خانۂ کعبہ والی عظمت نہ پیدا ہو سکی تو اس نے خانۂ کعبہ کو ڈھانے کا فیصلہ کیا اور اسود بن مقصود حبشی کے زیرِ سرکردگی ایک عظیم الشان لشکر مکہ کی طرف روانہ کر دیا۔ قریش، کنانہ، خزاعہ اور ہذیل پہلے تو لڑنے کے لیے تیار ہوئے لیکن لشکر کی کثرت دیکھ کر ہمت ہار بیٹھے اور مکہ کی پہاڑیوں میں اہل و عیال سمیت جا چھپے۔ البتہ عبد المطلب اپنے چند ساتھیوں سمیت خانۂ کعبہ کے دروازے میں جا کر کھڑے ہوئے اور کہا کہ مالک تیرا گھر ہے اور صرف تو ہی بچانے والا ہے۔ اسی دوران میں لشکر کے سرداروں نے مکے والوں کے کھیت سے مویشی گھیرے جن میں عبد المطلب کے بھی دو اونٹ تھے۔ الغرض ابرہہ نے حناطہ حمیری کو مکہ والوں کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم تم سے لڑنے نہیں آئے ہمارا ارادہ صرف کعبہ ڈھانے کا ہے۔ عبد المطلب نے پیغام کا یہ جواب دیا کہ ہمیں بھی لڑنے سے غرض نہیں ہے اور اس کے بعد عبد المطلب نے ابرہہ سے ملنے کی درخواست کی۔ اس نے اجازت دی۔ یہ داخلِ دربار ہوئے۔ ابرہہ نے بڑا تپاک خیر مقدم کیا۔ اور تخت سے اتر کے ان کے ہمراہ فرش پر بیٹھا۔ عبد المطلب نے دورانِ گفتگو میں اپنے اونٹوں کی رہائی کا سوال کیا۔ اس نے کہا کہ تم نے اپنے آبائی مکان "کعبہ" کے لیے کچھ نہیں کہا۔ انھوں نے جواب دیا۔ "انا رب الابل وللبیت رب سیمنعہ" میں اونٹوں کا مالک ہوں اپنے اونٹ مانگتا ہوں۔ جو کعبہ کا مالک ہے اپنے گھر کو خود بچائے گا۔ عبد المطلب کے اونٹ ان کو مل گئے اور وہ واپس آ گئے اور قریش کو پہاڑیوں پر بھیج کر خود وہیں ٹھہر گئے۔ غرضکہ ابرہہ عظیم الشان لشکر لے کر خانۂ کعبہ کی طرف بڑھا اور جب اس کی دیواریں نظر آنے لگیں تو ڈھا دینے کا حکم دیا۔ خدا کا کرنا دیکھیے کہ جیسے ہی گستاخ و بے باک لشکر نے قدم بڑھایا مکہ کی غربی سمت سے خداوند عالم کا ہوائی لشکر "ابابیل" کی صورت میں نمودار ہوا۔ ان پرندوں کی چونچ اور پنجوں میں ایک ایک کنکری تھی۔ انھوں نے کنکریاں ابرہہ کے لشکر پر برسانا شروع کیں۔ چھوٹی چھوٹی کنکریوں نے بڑی بڑی گولیوں کا کام کر کے سارے لشکر کا کام تمام کر دیا۔ ابرہہ جو

محمود نامے سُونڈ ہاتھی پر سوار تھا زخمی ہو کر مین کی طرف بھاگا لیکن راستے ہی میں واصل جہنم ہو گیا۔

(وہ دو رسالے مؤلفہ نجم الحسن کراروی صفحہ ۱۳)

عام پسند :- وہ چیز جو سب لوگوں کو پسند ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- گلزار نسیم بہت سی لغزشوں کے ہونے پر بھی ایسے مذاق والوں میں عام پسند ہو گئی

(رسالہ نگار، مارچ ۱۹۴۰ء)

عامۃ الناس :- عوام، ہر شخص، عام پبلک۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- عامۃ الناس خصوصاً غریب اور مظلوم طبقوں میں آج کل جو بیداری پائی جاتی ہے اس کے نام کو عزت و احترام کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے

(رسالہ ...)

عامِر :- (بکسر سوم) آباد، آباد کرنے والا۔ عربی، صفت، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- اُردو میں یہ لفظ کسی کے ساتھ اعلام میں استعمال ہوتا ہے۔

عامرہ :- مالامال، بھرا پُرا، معمور، جیسے خزانۂ عامرہ۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- گل ہیں سر پہ ہاتھ دھر کے روتا ہے، زندگی تک خزانۂ عامرہ میں داخل ہوتا ہے، باغبانوں کے گھر میں کہرام ہوتا ہے، سوکھے پتوں کا ڈھیر بھوبھوں کے ہاتھ نیلام ہوتا ہے۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل :- حیدرآباد میں اس کا استعمال بکثرت ہے۔

عام طریقہ :- مروجہ طریقہ، وہ دستور جو عام طور سے رائج ہو۔ اُردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہاں کا یہ عام طریقہ ہے کہ ہر شخص عاشورے کے دن تعزیے جب دفن ہونے کے لیے جاتے ہیں اُن کے ہمراہ توشے کی روٹی ضرور ہوتی ہے۔

عام طریقے سے :- رواج میں، وہ عمل، زیادہ تر۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- نذر عام طریقے سے میٹھی چیز پر دلائی جاتی ہے۔

عام طور سے :- بالعموم، عموماً۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہدایت کے معنی اگرچہ مشہور دو ہی ہیں (۱) راہ دکھانا (۲) منزل مقصود تک پہونچانا اور مترجمین نے عام طور سے اس مقام پر معنی اول کو اختیار کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہاں پر ان دونوں معنوں میں سے کوئی معنی صحیح نہیں ہیں۔

(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی تفسیر سورہ حمد صفحہ حاشیہ ...)

قول فیصل :- "سے" کی جگہ "پر" بھی ہے (یعنی عام طور پر) جیسے "عمر طبعی ایک سو بیس برسوں کی اندر ہوتی ہے جیسا کہ عام طور پر سمجھ لیا گیا ہے۔"

(رسالہ نور المشرق)

عام فہم :- سب کی سمجھ میں آنے والا، سہل، آسان۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظوم ہو جائیں، بے کھلے ہوئے زبان سے لفظ جنبش لب سے سامع سمجھ جائیں۔

(تقریظ از کامل حیات برجستہ یار الاشعار)

قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "رشید کا رنگ سخن اپنے نانا انیس کے اتباع میں صاف اور عام فہم ہے۔" (حیات رشید صفحہ ۱۹)

عام کرنا [1] :- پھیلانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع

ہم ترا خلق میں غم عام کیے دیتے ہیں (داغ)

عام کرنا [2] :- سب کے لیے وقف کر دینا کہ جو چاہے فائدہ اٹھائے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج

حسن اخلاق کو یوں عام کیا کیا کہنا
قوم ممنون ہے وہ کام کیا کیا کہنا — سفی

عامِل [1] :- (بکسر سوم) عمل کرنے والا، کارکن، کاربند۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

واعظا شیریں بیاں جن پر نہ خود عامل ہو تو
فائدہ منبر پہ ایسے وعظ فرمانے سے کیا — محسن

قول فیصل :- عربی میں اس کے معنی ہیں ہاتھ سے کام کرنے والا، کارکن۔

عامل [2] :- حاکم، شاہی عہدیدار، تحصیلدار، عمل دار، گورنر۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کشور دل میں نہیں نام کو اب صبر و شکیب
عشق نے لوٹ لیا پرگنہ عامل ہو کر — امیر

قول فیصل :- قدیم زمانے میں اس کا استعمال کثرت سے تھا اب کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

عامل [3] :- سیانا، جنات یا بھوت پریت کا عمل جاننے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سحر اک پری کا چہرہ ہو میرے شیشۂ دل میں
بھلا ہو عشق کا اس کی بدولت اب میں عامل ہوں — فرخ ...

عامل [4] :- عمل کرنے والا، وہ جو کسی عمل کی باقاعدہ زکوٰۃ دے۔ جیسے حزب البحر کا عامل، دعائے سیفی کا عامل۔ عربی، عاملوں وغیرہ کی اصطلاح۔

ذکر انساں کیا گئے خوش ہو کے کوے تک یہیں
پڑھ کے کس عامل نے پھونکی ہو چھری جلاد کی — امیر

عامل [5] :- مسمریزم کا عمل کرنے والا۔ عربی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- جب عامل معمول سے طاقت ور ہو گا تو عمل کارگر ہو گا۔ (فرہنگ ... صفحہ ...)

قول فیصل :- یہی وہ لوگ ہیں جو عورت، جن پری کے اتارنے والے کو عام طور سے لکھنؤ کے عوام و خواص رمال کہتے ہیں۔ یہ تعویذ اور گنڈے وغیرہ دیتے ہیں جس پر جن آسیب ہوتا ہے اس کو اپنے اس عمل سے تعویذ، دھونی وغیرہ سے اتارتے ہیں۔ بعض ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو صرف ایک عمل کی طرح کرتے ہیں اس کی رکوۃ دیتے ہیں اور اسی سے کام انجام دیتے ہیں بعض شیرینی پر زیر والوں کو عام طور سے عامل نہیں کہتے وہ کوئی ایک وظیفہ یا منت عمل کر کے کام کرتے ہیں۔

عاطلانہ :- (بکسر سوم) عملی طور سے، فارسی، فصیح، رائج

اک ذرا دلیوتن پہ ہوئے عاطلانہ جب نظر
پھر توجہ دوسرے پر چاہیے لے جھومر — عزیز لکھنوی

عام لوگ :- عوام، عوام الناس۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- عام لوگ کہا کرتے ہیں کہ درزی کا فن فلاں نبی نے نکالا اور لوہار کا فلاں ولی نے
(رسالہ تنویر المشرق۔ دسمبر [illegible])

عاملہ :- (بکسر سوم) عامل یعنی کام کرنے والا کی تانیث۔ عربی، رائج

قول فیصل :- اردو میں مجلس عاملہ کی ترکیب رائج ہے۔

عامل ہونا :- عمل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف :- یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عامل) ہیں اور یہی لوگ ہیں دلی مرادیں پائیں گے۔
(کلام اللہ مترجمہ قرآن مجید سورۂ بقرہ آیۃ ۵)

قول فیصل :- اثباتی اور منفی دونوں صورتوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

واعظ شیریں سخن جس پر نہ خود عامل ہو تو
فائدہ منبر پہ ایسے وعظ فرمانے سے کیا — عزیز لکھنوی

عاملی :- (بکسر سوم) گورنری۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کسی کی ملکِ اطاعت میں عاملی نہ چلی
فسادِ نفس رہا انتظام ہو نہ سکا — بحر

عام میں :- علانیہ، کھلم کھلا، سب کے سامنے سب لوگوں میں۔ اردو

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر عوام میں بولتے ہیں۔

عامّہ :- ۱ (تشدید سوم) منسوب بہ عام۔ یہ مشہور، عام کل۔ عربی، صفت، فصیح، رائج

محل صرف :- پیشتر سادہ کشمیری یا کابلی دستدار دکرانی۔ احیاناً کوئی عامہ اہل ایران میں سے ہوتا تو غلطی سے ایران میں سے بھی کوئی ہوگا (خود ہندی)

قول فیصل :- رائے عامہ وغیرہ کی ترکیب زیادہ بولتے ہیں۔

عامۂ خلائق :- عام لوگ، سب لوگ۔ فارسی ترکیب، رائج

محل صرف :- آپ کی غیرت اس بات کی متقاضی نہ ہوئی کہ اس کے پڑھنے سے عامی اور عامۂ خلائق کی نگاہ ہوتی ہے وہ رسوا ہو۔

عام ہونا :- ہر ایک کے لیے ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تربیت عام تو ہے جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں — اقبال

قول فیصل :- یہ (پہ) کے اضافے کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے۔

نہیں کوئی ایسا جو ناکام ہو — اسیر
زمانے پہ بخشش تری عام ہو (مدائح الخاقانی)

اب پہ (پہ) کی جگہ 'میں' زبانوں پر ہے۔

عامی :- ۱ عام کی طرف منسوب، عام، جاہل آدمی۔ فارسی، صفت

دیکھو کہ ہو ایک شخص عامی
آمادہ بے نمک حرامی — مصحفی

قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دور کرے گا جہل کی خامی
خاص ہو کوئی یا ہو عامی — عزیز

عربی میں تشدید میم ہے۔ عامہ کی طرف منسوب فارسیوں نے تخفیف استعمال کیا ہے۔ اردو میں اس کی جمع عامیوں استعمال ہوئی ہے۔

نادِ عقیدت کی آنکھوں سے ہو نہاں
عامیوں پر جو ہیبت سلطان (مرزا [illegible])

عامی ۲ :- عامیانہ، جاہلانہ۔ فارسی صفت

عامی زباں کو خاص نے سمجھا سدا انہیں — عزیز
عزیز افسردہ ہوں طرز سخن سے
بہت عامی مذاق لکھنؤ ہے — عزیز

عامیانہ :- (بکسر سوم) جاہلوں کا، عوام کا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اتفاقاً دونوں کا مقابلہ کر کے کھرے کھوٹے کی پرکھ کریں اور دیکھیں کس کے کلام میں عامیانہ فقروں کی بھرمار ہے۔ (مباحثہ [illegible])

عامیل :- بنی اسرائیل میں ایک شخص کا نام۔ جس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک عورت بہت حسین و خوبصورت تھی اس کے پاس عامیل نے جو بہت نیک اور مالدار آدمی تھا شادی کا پیغام بھیجا اور عامیل کے چچازاد بھائی نے بھی پیغام دیا۔ اس عورت نے عامیل کے پیغام کو منظور کر لیا اور شادی ہو گئی۔ اس کے چچازاد بھائی نے بغض و حسد میں ایک دن شب کے وقت عامیل کو قتل کر ڈالا اور اس کی لاش دوسرے محلے کی مسجد کے دروازے پر رکھ آیا اور پھر خود صبح کو اس کے قصاص کا دعویدار ہوا بنی اسرائیل میں اس کا سخت ہنگامہ ہوا۔ ہر قبیلہ دوسرے قبیلہ کو اس کے قتل کا مجرم بتاتا تھا۔ خدا کا یہ حکم ہوا کہ گائے

گائے کو ذبح کرکے اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر
اس کی لاش پر مارو وہ خود زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتہ
بتا دے گا۔ پہلے تو بنی اسرائیل نے گائے ہی کے بارے میں
کٹ حجتیاں کیں حالانکہ اگر عقل کے ساتھ ہی کوئی سی
گائے لے کر ذبح کر دیتے تو اتنے بکھیڑے میں نہ پڑتے
پھر اس کے بعد خریداری میں گائے کی وہ وہ شرائط اور
حماقتیں کیں کہ آخر ایک مرد دیندار کو جو محمدؐ و آل محمدؐ پر
درود بھیجا کرتا تھا اور اپنے باپ کا بڑا مطیع تھا ان دونوں
باتوں کے صلے میں خدا نے ان احمقوں کے ہاتھ سے ایک
گائے کی قیمت اتنی دلوائی کہ اس شہر کے بنی اسرائیل سب
کے سب محتاج و مفلس ہو گئے کیونکہ انھیں اس گائے کی
قیمت یہ دینی پڑی کہ اس گائے کی کھال میں جتنا سونا
آ سکے۔ غرض بعد خرابی بسیار ان لوگوں نے گائے ذبح
کی اور ایک ٹکڑا گوشت کا مارنا تھا کہ وہ میت اٹھ بیٹھی
اور اپنے چچازاد بھائی کو اپنا قاتل بتایا اور پھر اس کو
دوبارہ عمر بھی عطا ہوئی۔ قرآن نے اس قصے کو یوں
بیان کیا ہے:۔

"اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے
کہا کہ خدا تم لوگوں کو تاکیدی حکم کرتا ہے کہ تم ایک گائے
ذبح کرو۔ وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو
موسیٰؑ نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہل
بنوں (تب) وہ لوگ کہنے لگے کہ اچھا تم اپنے خدا سے
دعا کرو کہ ہمیں بتا دے کہ وہ گائے کیسی ہو۔ موسیٰؑ نے
کہا بے شک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو بہت بوڑھی ہو
اور نہ بچھیا بلکہ ان میں سے اوسط درجے کی ہو۔ غرض جو
تم کو حکم دیا گیا ہے وہ بجا لاؤ۔ وہ کہنے لگے (واہ) تم اپنے
خدا سے دعا کرو کہ ہمیں یہ تو بتا دے کہ اس کا رنگ آخر
کیا ہو۔ موسیٰؑ نے کہا بے شک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب
گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے اسے دیکھ کر خوش
ہو جائیں۔ تب کہنے لگے تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں
ذرا یہ تو بتا دے کہ وہ (گائے) اور کیسی ہو (وہ) گائے
تو (اور) گایوں میں مل جل گئی اور اب خدا نے چاہا تو
ہم ضرور (اس کا) پتہ لگا لیں گے۔ موسیٰؑ نے کہا خدا
ضرور فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہوئی ہو
کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی سینچے۔ بھلی چنگی ایک رنگ ہو
اس میں کوئی دھبہ تک نہ ہو۔ وہ بولے اب (جا کے)
ٹھیک ٹھیک بیان کیا۔ غرض ان لوگوں نے گائے حلال کی
حالانکہ ان سے امید نہ تھی کہ وہ ایسا کریں گے۔ اور جب
تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت
پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا اور جو
تم چھپاتے تھے خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ پس
ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا لے کر اس
(کی لاش) پر مارو یوں خدا مردے کو زندہ کرتا ہے اور
تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی ص... تفسیر ...)

عَانَہ:۔ ناف کے نیچے کا مقام جہاں بال ہوتے
ہیں۔ پیڑو۔ عربی۔ مذکر۔ اطبا کی اصطلاح۔
محلِ صرف:۔ اگر گرمی اور غلبہ خون ہو فصد
تقلیل غذا کریں اور پشت و عانہ پر ٹھنڈا سینے کا
باندھیں اور دیر ہضم و مقوی منی کا تناول کریں۔

(تجربات رضائی)

عائد:۔ عود کرنے والا۔ واپس آنے والا پلٹ
آنے والا، عربی بصفت رائج۔

عائد کرنا:۔ (متعدی) ذمے ڈالنا، سر تھوپنا۔
اردو، صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ چونکہ تم نے فریق مخالف کو جج کے
سامنے گالی دی اس لیے عدالت تم پر توہین عدالت
کا جرم عائد کرتی ہے۔

قول فیصل:۔ الزام عائد کرنا، جرم عائد کرنا وغیرہ
اس کے خاص صرف ہیں۔

عائد ہونا:۔ (لازم) ذمے پڑنا، وارد ہونا، منسوب
ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ ان ریاستوں میں ہماری شاخوں
پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تمام اردو
دوستوں کو ان کا فرض یاد دلائیں۔

(اخبار ہماری زبان ...)

قول فیصل:۔ قباحت عائد ہونا بھی استعمال کیا جاتا ہے
جو لکھنؤ کی زبان نہیں۔ "بعض علمائے اسلام ان
فلسفیوں کی رایوں اور خیالات کی بھی تکفیر کرتے ہیں
تو ہم اگر ان کا جدید سائنس، جدید فلسفے سے مقابلہ
کریں تو اس میں کیا قباحت عائد ہوتی ہے۔"

(رسالہ تنویر الشرق لکھنؤ ماہ ...)

اعتبارِ لکھنؤ "تنویر الشرق" کی مندرجۂ بالا عبارت
میں جہاں "قباحت عائد ہوتی ہے" استعمال کیا
گیا ہے وہاں "جرم یا الزام عائد ہوتا ہے" ہونا چاہیے۔

عائد ہونا[۲]:۔ سر جانا، سر تھپنا، کسی خرابی
کا باعث قرار پانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

صرف آدمی نے ہو جرم عائد
الزام تمھیں پہ ہوگا عائد — صفی۔

قول فیصل:۔ نفی کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں

داغ کو یہ لازم ہو کر عائد نہ ہو الزام
کیا لطف جو آغاز کا بہتر نہ ہو انجام — امیر

الزام عائد ہونا، جرم عائد ہونا اور ایسے محل پر
جہاں ذمہ داری کے معنی الزام نکلتے ہیں پس ذمہ داری
عائد ہونا اس کے خاص صرف ہیں۔ جیسے تمھارے
بچے جو اس قدر زبان دراز اور گستاخ ہو گئے ہیں تو
اس کی ساری ذمہ داری تمھارے اوپر عائد ہوتی ہے۔

کیونکہ تم نے بہت ڈھیل دے رکھی ہے"۔ قانون کی
اصطلاح میں فردِ جرم عائد ہونا بھی اس کا ایک صرف
ہے۔

عَبا:۔ (بفتحتین) ایک عربی پوشاک کا نام، جبہ، چغہ،
ایک قسم کی پوشاک پشمینہ۔ عربی، مونث، فصیح، رائج

ہے سماں اب تک نازِ عید کا پیشِ نظر
سر پہ دستار سفید اور اک عبا ہو دوش پر (عزیز لکھنوی)

عبا اوڑھنا:۔ عبا دوش پر ڈالنا۔ اردو مصرف،
فصیح، رائج۔

مرے کعبۂ دل کے مٹنے کا غم ہو
جو اوڑھے ہو کعبہ عبا کالی کالی (قدر بلگرامی)

عِباد:۔ (بالکسر) بندگانِ خدا، اللہ کے بندے، غلام
عبد کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلطنت پیلی ہو تو اے عاقل
فسق و لہو و لعب سے ہوا غافل
جو ہیں ممنوع جو منفورِ عباد (معراج نظم صفحہ ۳۱)
نہ ہوں ان سب اس طرح کے نال

قولِ فیصل۔ عباد صالحین و نیک بندے کی ترکیب سے
بھی استعمال کرتے ہیں جیسے اس باب میں مومنین و محسنین
عباد صالحین زہاد و متقین کا تحمل کر کے مثوبات جلیلہ
و درجات جمیلہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ (لطائف مصباح الارواح)
خدائے عباد (بندوں کا خدا)، رازق العباد (بندوں
کا روزی رساں یعنی خدا)، ربّ عباد (بندوں کا پالنے
والا)، کریم عباد (بندوں پر مہربان)، اسی طرح
کی متعدد ترکیبیں بھی حسبِ ضرورت استعمال میں آتی
رہتی ہیں۔

کھل گئی قدرت خدائے عباد (خدا)
حسن تدبیر ہے چنیں آباد (معراج نظم صفحہ ۵۹)
(رازق) خوان نعمات ہے کشادہ اس کا
نام ہے رازق العباد اس کا (مثنوی بحر الفت)

بس الٰہی اب یہ دعا مانگ کہ اے ربّ عباد
(رب) لکھنؤ کے مٹنے کو تو سدا رکھ آباد (انجمن)

ان جو تو چاہے اے کریم عباد
(کریم) دیکھے مجھ کو کور مادر زاد (مثنوی بحر الفت)

اس کی ایک ترکیب "حقوق عباد" بھی ہے جس کے معنی
ہیں بندوں کے حقوق یعنی حق الناس۔ جیسے "اس
کے بہت سے معاصی ایسے تھے جن میں حقوق عباد اس
سے متعلق تھے۔ ایسے معاصی کی توبہ اپنے اور خدا کے درمیان
نہیں ہوتی بلکہ حقوق عباد سے عہدہ برآ ہونے کی شرط
ہے۔" (نذیر، کرملا کی عصمت، صفحہ ۱۵) ان سب
ترکیبوں میں حقوق عباد، رازق العباد اور ربّ عباد
نسبتاً زیادہ زبانوں پر ہیں۔ کبھی کبھی انکسار کے
طور پر خطوط وغیرہ میں اپنے نام کے نیچے بشرط قافیہ
احقر العباد (بندوں میں سب سے زیادہ حقیر) تحریر
کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا محمد جواد صاحب مرحوم اپنے
نام کے ساتھ لکھتے تھے۔ "احقر العباد مرزا محمد جواد"۔

عُبّاد:۔ عبادت گزار لوگ، ذکرِ الٰہی میں سرگرم
رہنے والے، خدا کی عبادت کرنے والے، عابد کی جمع۔ عربی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عِبادات:۔ (بالکسر) عبادتیں، عبادت کی جمع۔ عربی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عِبادت:۔ (بکسر اول و فتح چہارم) طاعت
خداوندی، خدا کی بندگی، اللہ کی پرستش۔ عربی
مونث، فصیح، رائج۔

استواری سے تو ہیں ہو بے ادبی کا ڈر ہے
کیونکر اک طرح کی یہ بھی ہے عبادت، کی (رشتہ آداب)
بھر جائے جو ہستی سے نظر بین سعادت
نہ کھلے سیر رات سے رہ کے تو عبادت (جوش)

قولِ فیصل۔ اس کی اردو جمع "عبادتیں" اور
باعتبار محل "عبادتوں" رائج ہے۔

وہ جاگنا وہ شبوں کو عبادتیں ان کی
(عبادتیں) پسند تھیں مجھے بچپن سے عادتیں ان کی (عشق)

محلِ صرف۔ شیطان کو اپنی عبادتوں پر بڑا ناز تھا لیکن صرف
ایک حکم خدا کی مخالفت نے مردود بارگاہ کر دیا۔

عِبادت چھوٹنا:۔ خدا کی عبادت ترک ہونا۔
اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حدیث رسول ہے "ذکرُ علیٍّ
عبادۃ" یعنی علیؑ کا ذکر عبادت ہے۔ اب جس کی یہ
عبادت چھوٹی اس کی کل عبادتیں رد ہو جائیں گی۔

عِبادت چھوڑنا:۔ ذکرِ الٰہی ترک کر دینا۔ اردو
مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب حضرت ابراہیمؑ آتش نمرود کی طرف
جا رہے تھے یہ وہ منزل تھی کہ اگر نے عبادت چھوڑ دی
تھی۔ جبرئیل مدد کے لیے آ گئے۔

عِبادت حرام ہونا:۔ ایسی عبادت جس کا بجا
لانا باعث عذاب و گناہ ہو۔ اردو مصرف، فصیح، رائج

(ع) بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے (لا اعلم)

عِبادت خانہ:۔ وہ مخصوص گھر جہاں
پروردگارِ عالم کی عبادت کی جائے۔ فارسی، مذکر
فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ خانِ خاناں فرزندوں و امیروں کو
لے کر عمارت عبادت خانہ کے کوٹھے پر چڑھ گیا اور
تیر اندازی و تفنگ بازی شروع کر دی۔
(دربار اکبری صفحہ ۶۶۱)

قولِ فیصل۔ حیدر آباد کے مسلمان عام طور سے
مسجد کو "عبادت خانہ" کہتے ہیں۔

عِبادت ردّ کرنا کسی کی عبادت کا قبول نہ ہونا

اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نظم - خدا اس عبادت کو رد کردیتا ہے جو خلوص نیت سے نہیں کی جاتی۔

عِبادَت کدہ :- معبد، پرستش کی جگہ، عبادت خانہ، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر - نصرانیوں کے عبادت کدے کو گرجا گھر کہتے ہیں۔

عِبادَت کرنا :- ہر وہ کام کرنا جو خدا کی خوشنودی کا باعث ہو۔ ذکر الٰہی کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تیرا اندازۂ رحمت جو بیاں کر دیتا
کوئی دنیا میں نہ پھر تیری عبادت کرتا (عزیز لکھنوی)

عِبادَت گاہ :- وہ جگہ جہاں خدا کی عبادت کی جائے۔ پرستش کا مقام، معبد، خدا کا گھر، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - ایک مدت کے بعد جرہمیوں نے جو سب سے پہلے چشمہ زمزم کے قریب آباد ہوئے۔۔۔ خدا کی مقدس عبادت گاہ میں طرح طرح کے فساد کیے۔ (تاریخ امم صفحہ ۵۰) اتفاقاً اس شب کو داؤد علیہ السلام اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلے تھے۔ (خلاصۃ الانبیا اردو ترجمہ قصص الانبیا صفحہ ۲۲۳)

قول فیصل - اس کی اردو جمع عبادت گاہیں اور باعتبار محل عبادت گاہوں مستعمل ہے جیسے "یورپ میں عبادت کے ساتھ حسن پرستی کا شعبہ بھی نکلا ہوا ہے۔۔۔ گرجوں اور عبادت گاہوں میں حسین و مستی اور حسین و جمیل پجارن عورتوں کی دل کش آواز سے بھی حاضرین کو محظوظ کیا جاتا ہے"

(رسالہ تنویر المشرق کلکتہ دسمبر ۱۹۱۱ء)

عِبادَت گُزار :- خدا کی عبادت کرنے والا، صوم و صلوٰۃ کا پابند، عابد، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر - خدا کے بعض عبادت گزار بندے ایسے بھی گزرے ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی خدا کی عبادت میں صرف کردی، دنیا کا کوئی کام نہیں کیا۔

عِبادَت ٹھُکانا :- عبادت کو قبول نہ کرنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محل نثر - جب وہ (عزازیل) لوح محفوظ پر گیا نظر اس کی نوشتے پر جا پڑی۔ اس میں لکھا تھا کہ جو بندہ خدا چھ لاکھ برس تک اپنے خالق کی عبادت کرے گا اور ایک سجدہ خدا کا نہ کرے تو خدا تعالیٰ چھ لاکھ برس کی عبادت اس کی ٹھکرا کر بلا ذلت میں نام اس کا ابلیس مردود و مرجوم کرے گا۔ عزازیل اس کو پڑھ کر وہیں چھ لاکھ برس تک کھڑا ہو کر رویا جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزازیل! جو بندہ میری اطاعت نہ کرے۔۔۔ سزا اس کی کیا ہے عزازیل نے کہا خداوندا! سزا اس کی لعنت ہے فرمایا۔ اے عزازیل تو اس کو لکھ رکھ۔

(خلاصۃ الانبیا اردو ترجمہ قصص الانبیا)

عِبادَت ہَدَر کر دینا :- (متعدی) عبادت کو نا مقبول ٹھہرانا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر - خداوند عالم اپنے بندے کی اس عبادت کو ہدر کردے گا جو حضور قلب سے نہ کی جائے گی۔

قول فیصل - اس کا لازم "عبادت ہدر ہو جانا" بھی مستعمل ہے۔ زیادہ تر لطیفہ جمع عبادتیں ہدر کر دینا اور عبادتیں ہدر ہو جانا مستعمل ہے جیسے "جناب آدم کو صرف ایک سجدہ نہ کرنے سے شیطان کی تمام عبادتیں ہدر کردی گئیں (یا) ہدر ہو گئیں۔"

عِبارَت :- (بکسر اول و چہارم) تحریر، وہ بات جو کاغذ پر لکھا ہو، کوئی مضمون یا لکھے ہوئے مضمون کا کوئی چھوٹا یا بڑا اقتباس۔ عربی لفظ، مونث، فصیح، رائج۔

نصر کرنے میں عبادت کا مزا آتا تھا
مطلب شوق ملاقات رہا جاتا تھا (تعشق)

قول فیصل - لکھنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے

رنج کی یہ نہ سمجھا کہ عبارت لکھی
ہم نے اپنا قلمیں جانا اور شکایت لکھی (تعشق)

اس کی اردو جمع اپنے محل پر عبارتوں اور عبارتیں مستعمل ہے جیسے "سطح آب پر انواع و اقسام کی عبارتیں لکھی دیکھیں جو مطلق پڑھی نہ جاتی تھیں۔"

(خیال عظیم آبادی از رسالہ تنویر المشرق کلکتہ)

اس کی عربی جمع "عبارات" ہے جو اردو میں مذکر اور قلیل الاستعمال ہے۔ عربی میں اس لفظ کے لغوی معنی ہیں بیان کرنا، اور خواب کی تعبیر دینا۔

عِبارَت آرائی :- مضمون کو سجا کے لکھنا، مسجع و مقفی اور پرتکلف عبارت تحریر کرنا، مضمون کی رنگینی کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف - ملا صاحب نے نظامی سے ۱۰۰۱ھ سے اس کی تاریخ لکھی۔ (دکھی) اور تاریخ نظامی نام رکھا۔ واقعات حالات بے مبالغہ و عبارت آرائی لکھے ہیں۔ (دربار اکبری)

عِبارَت کرنا :- تعبیر کرنا، قرار دینا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ دور شب میں ہر طرف گھڑی ہو جو حسنوں کی صف
عبارت اس کو کرتے ہو دور کامیاب سے (لا علم)

عبارت ہونا (تعبیر ہونا، مراد ہونا) اردو و معرّب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو اب حسرت دیدار خط شوق میں تھا
یہ بڑی طور عبارت تھی و لفظ اڑی سے — عزیز لکھنوی

قول فیصل: تعبیر ہونا اور مراد ہونا کے معنوں میں اردو داں طبقے میں صرف خواص استعمال کرتے ہیں بالخصوص عربی تعلیم یافتہ طبقہ مختلف صورتوں سے زیادہ استعمال کرتا ہے کبھی تنہا صرف کرتے ہیں کبھی عربی جملوں کے استعمال کرتے ہیں جیسے جو مطلب میں نے بیان کیا اگر آپ نہ سمجھے ہوں تو بعبارۃ اخریٰ یوں کہہ لیجئے۔

عباسؓ :- (تشدید دوم) جناب عبد المطلب کے بیٹے یعنی پیغمبر اسلام کے چچا کا نام۔ ان کی ماں کا نام نتیلہ تھا آپ اپنے بھتیجے جناب رسول خدا صلعم سے دو یا تین برس بڑے تھے۔ قد لانبا اور بدن خوب صورت تھا۔ قبل ہجرت مشرف باسلام ہو چکے تھے مگر اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔ دائرۃ المعارف (اردو ترجمہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۹)

کچھ دنوں کے بعد آپ مکہ سے ہجرت کر کے حضرت رسول خدا کے پاس چلے گئے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے غزوۂ حنین میں بھی شرکت کی آپ بہت ہی صائب الرائے اور عقلمند تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے آنحضرتؐ سے کہا کہ قریش آپس میں ملتے ہیں تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے اور جب ہم سے ملتے ہیں تو منہ بنا لیتے ہیں۔ یہ سن کے آنحضرت کو غصہ آگیا اور فرط غضب سے چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا خدا کی قسم ہرگز کسی شخص کے قلب میں ایمان نہ داخل ہوگا جب تک آپ لوگوں سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نہ کرے۔ ایک بار آنحضرتؐ نے کہا کہ عباس تم لوگ [illegible] چچا ہیں۔ قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ آپ کی یہ جلالت تھی کہ ایک دفعہ خلیفہ دوم کے زمانے میں قحط پڑا تو انھوں نے حضرت عباسؓ کا واسطہ دے کے پانی برسنے کی دعا مانگی جس پر اللہ نے خوب پانی برسایا کہ زمین سرسبز ہو گئی۔ اس پر خلیفہ دوم نے کہا واللہ یہ خدا کی طرف پہنچنے کے لیے اور اس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہیں۔ صحابہ آپ کی بزرگی کی قدر کرتے اور ان کو ہر کام میں مقدم سمجھتے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے پر عمل کرتے تھے ان کے دس بیٹے اور کئی بیٹیاں تھیں۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ نے راہ خدا میں ستر غلام آزاد کیے تھے۔ ۸۸ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۲ رجب ۳۲ھ (وفات ۶۵۲ء) بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ خلفائے عباسیہ انھیں کی نسل سے ہوئے۔

قول فیصل۔ عباس کے لغوی معنی ہیں شیر درندہ۔

عباسؑ بن علی: جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ایک جلیل القدر اور بے انتہا شجاع و بہادر فرزند کا اسم گرامی۔ آپ ۴ شعبان ۲۶ھ مطابق [illegible] یوم سہ شنبہ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ امام حسین علیہ السلام کے مستقل علمبردار تھے عاشور کے دن آپ کو کربلا میں جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی صرف پانی لانے کا حکم دیا گیا تھا۔ آپ کمال وفاداری کی وجہ سے نہر فرات میں داخل ہو کے پیاسے برآمد ہو گئے تھے۔ آپ کا داہنا ہاتھ خیمے میں پانی پہنچانے کی سعی میں زید بن ورقا کی تلوار سے کٹ گیا تھا اور بایاں ہاتھ حکیم ابن طفیل کی تلوار سے قطع ہوا۔ پھر ایک تیر مشکیزے پر لگا اور سارا پانی بہ گیا پھر ایک تیر سینے میں پیوست ہوا۔ اس کے بعد لوہے کا گرز سر پر پڑا جس کی وجہ سے آپ گھوڑے پر سنبھل نہ سکے اور زمین پر آ رہے آپ نے امام کو آواز دی امام نے کمر تھام کے فریاد کی۔ الآن انکسر ظہری۔ ہائے میری کمر ٹوٹ گئی آپ کا لقب سقا اور کنیت ابو الفضل و ابو قربہ تھی۔ آپ کی تاریخ شہادت مولانا روم نے [illegible] سے نکالی ہے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر چونتیس سال چند ماہ کی تھی۔

(ذخیرۂ خیالات مولفہ مولانا سید نجم الحسن صاحب کراروی)

صاحب تاریخ الائمہ مولانا سید علی حیدر صاحب قبلہ ذرا تفصیل سے اس واقعے کو یوں تحریر فرماتے ہیں:-

آپ کی والدہ ام البنین (بیٹوں کی ماں) فاطمہ دختر حزام کلابیہ تھیں جن کا ددھیال اور ننھیال دونوں نہایت بہادر خاندان تھا۔ جناب امیرؑ نے اپنے بھائی جناب عقیلؓ سے جو بڑے نسّاب اور حالات عرب سے اچھی طرح واقف تھے فرمایا کہ آپ مجھے ایک ایسی لڑکی تلاش کر دیجئے جس کے ددھیال اور ننھیال کے کل قبیلے بہادر ہوں جس سے میں شادی کروں تو بڑا بہادر لڑکا پیدا ہو۔ جناب عقیل نے فاطمہ کلابیہ کو تجویز کیا اور کہا عرب میں ان کے بزرگوں سے زیادہ بہادر اور مشہور کوئی نہیں ہے حضرت نے ان سے شادی کر لی جن سے چار بیٹے ہوئے عباسؑ، عبد اللہ، جعفر، اور عثمان انھیں چار بیٹوں کی وجہ سے جناب فاطمہ کلابیہ کی کنیت ام البنین ہوئی۔ اسی نام سے آپ مشہور ہوئیں۔ جناب عباسؑ کا لقب قمر بنی ہاشم (خاندان بنی ہاشم کا چاند) اور کنیت ابو الفضل تھی۔ آپ ۲۶ھ میں پیدا ہوئے (تاریخ ولادت کا پتہ نہیں تھا۔ اہل ایران نے غالباً ۴ شعبان کی رات قرار دی ہے) آپ جناب امیرؑ کے ساتھ ۱۴ سال تک اور اس کے بعد امام حسینؑ کے ساتھ رہے۔ آپ بڑے مضبوط، بہادر، شہسوار، چکنے چہرے اور موٹے تازے بدن کے تھے۔ جب موٹے گھوڑے پر سوار ہوتے اور آپ کے دونوں قدم زمین پر خط کھینچتے جاتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت عباسؑ بڑی گہری بصیرت، اعلیٰ معرفت اور پختہ ایمان کے تھے حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جہاد کر کے اور وفاداری

اور بہادری کی یادگار قائم رکھ کے شہید ہو گئے۔ حضرت امام
زین العابدینؑ نے فرمایا اللہ جناب عباسؑ پر رحمت نازل کرے
کہ انھوں نے پورا ایثار کر کے حضرت امام حسینؑ کی مدد کی بڑے
معرکے سر کیے اور اپنے بھائی پر فدا ہو گئے ان کے دونوں
ہاتھ بھی کٹ گئے تو خدا نے ان کو دو پر عنایت کیے جن
سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں
اور خدا کے پاس جناب عباسؑ کا وہ درجہ ہے جس کو دیکھ
کر روز قیامت کل شہدا غبطہ و رشک کریں گے۔

جب لشکر یزید نے امام حسینؑ پر پانی بند کر دیا تو
حضرت نے اپنے بھائی جناب عباسؑ کو ۳۰ سوار اور
۲۰ پیدل کے ساتھ رات کے وقت پانی لانے کے لیے
بھیجا۔ جناب عباسؑ سخت جہاد کر کے مشک بھر لائے
اسی وقت سے لوگ ان کو سقا کہنے لگے (مؤلف
مہذب اللغات کے نزدیک یہ مقام غور طلب ہے
آپ نے کربلا میں کنواں بھی کھودا ہے۔ عاشورا کی رات
کو شمر نے (جس کو جناب ام البنین کے خاندان سے کچھ
رشتہ تھا) لشکر امام حسینؑ کے قریب ہو کر حضرت
عباسؑ اور آپ کے بھائیوں کو پکارا اور کہا عباسؑ اور
ان کے بھائی کہاں ہیں۔ مگر کسی نے اس کا جواب نہیں دیا
تو حضرت امام حسینؑ نے فرمایا اس کو جواب دو اگرچہ وہ
فاسق ہو۔ تب جناب عباسؑ شمر سے بولے کیا چاہتا ہے
اس نے کہا تم لوگوں کو امان ہے۔ اس پر جناب عباسؑ
غضبناک ہو کر بولے تجھ پر بھی لعنت اور تیری امان پر بھی
لعنت۔ تو ہم کو امان دیتا ہے اور فرزند رسولؐ کو کوئی
امان نہیں۔ یہی جواب سب بھائیوں نے دیا اور واپس
آئے۔ ۹ محرم ۶۱ھ کا سہ پہر تھی کہ عمر سعد
نے اپنے لشکر کو بڑھایا کہ امام حسینؑ پر حملہ کر دیا جائے
حضرت اس وقت خیمے کے باہر بیٹھے تھے کچھ غنودگی
ہو گئی تھی۔ جناب زینبؑ نے لشکر مخالف کی آواز سنی تو
حضرت کے پاس آ کر کہا بھیا فوج قریب آ گئی ہے حضرت
بیدار ہوئے تو پکارے۔ میرے لشکر کے سردار، خاندان
بنی ہاشم کے چاند، میرے قوت بازو اور میرے بھائی
ابوالفضل العباسؑ کہاں ہیں آپ لبیک یا مولائی
لبیک یا سیدی کہتے ہوئے حاضر ہوئے تو حضرت
نے فرمایا کیوں بھائی کیا تم ان لوگوں کو کل تک کے لیے ٹال
سکتے ہو تاکہ آج رات کو ہم خدا کی عبادت کریں۔ جناب
عباسؑ فوراً اور بہت ردوکد کے بعد شب بھر کی مہلت
لے کر واپس آئے۔ تب حضرت نے سب کو اجازت دے
دی کہ جس کا دل چاہے مجھے چھوڑ کر چلا جائے تو جناب عباسؑ
کھڑے ہو گئے اور عرض کی ہم سے تو یہ نہیں ہو سکتا کیا ہم
آپ کے بعد زندہ رہیں گے خدا وہ دن نہیں دکھائے
جب صبح عاشورا ہوئی تو حضرت نے اپنے لشکر کی تقسیم
کی اور فوج کا علم جناب عباسؑ کو دیا۔ آپ کی یہ وفاداری
قیامت تک یاد رہے گی کہ روز عاشورا اپنے حقیقی
بھائیوں کو آمادہ کر کے امام حسینؑ پر فدا کیا پھر خود جا کر
شہید ہوئے۔ جب آپ کے تینوں بھائی شہید ہو چکے
اور امام پر حملہ زیادہ ہونے لگا تو جناب عباسؑ حاضر
ہوئے اور عرض کی اے مولا میرا سینہ تنگی کر رہا ہے
اور میری زندگی وبال ہو رہی ہے۔ کیا مجھے بھی اجازت
ہے؟ مگر حضرت صاف صاف اجازت نہ دے سکے
بلکہ بہت روئے اور فرمایا بھائی تم میرے لشکر کے
علمدار ہو اگر تم نہ رہو گے تو کیا ہو گا۔ مگر آپ نے
بہت منت و سماجت کی تو حضرت نے فرمایا اگر جاتے
ہو تو پہلے ان بچوں کے لیے کچھ پانی کی فکر کرو۔ جناب
عباسؑ نے مشک لی اور جہاد کو روانہ ہو گئے۔
نہر کا رخ کیا کہ مشک بھر لائیں۔ بعض مورخ کا بیان
ہے کہ امام حسینؑ کے لشکر اور نہر فرات کے درمیان
ایک پہاڑی یا اونچا ٹیلا تھا اس پر ابن سعد کی چار ہزار
فوج بیٹھی تھی۔ جناب عباسؑ کاندھے پر مشک رکھے، علم لیے
ہاتھ سے تلوار مارتے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے اس
پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ اوپر کی فوج نے تیر تلوار اور
نیزوں کی بوچھار کی مگر آپ پوری فوج سے لڑتے ہوئے
اوپر پہنچ گئے وہاں اس زور کا جہاد کیا کہ بجلی کی طرح
پوری فوج پر ٹوٹ پڑے۔ داہنی طرف کی فوج کو بائیں
طرف اور بائیں طرف کی فوج کو داہنی طرف الٹتے ہوئے
بڑھتے جاتے تھے۔ پورا لشکر داہنے اور بائیں اس طرح
بھاگا جس طرح شیر کے حملہ کرنے سے بکریاں بھیڑیں
بدحواس ہو کر بھاگتی ہیں۔ ایک طوفان کی طرح
آپ بڑھتے چلے گئے اور چار ہزار کی فوج گھاٹ
چھوڑ کر بھاگ گئی (امامت و سیاست جلد ۲ صفحہ)
جناب عباسؑ پہاڑ سے نیچے اترے نہر میں جا کر مشک
بھگوئی جب وہ گیلی ہو گئی سوکھی مشک بہت دیر میں تر
ہوئی تو پانی بھر کر خود اسی طرح پیاسے نہر سے نکل
آئے اور خیمہ گاہ کی طرف چلے۔ آپ نے نہر سے
ایک چلو پانی اٹھا کر دشمنوں کو دکھا دیا کہ دیکھو پانی قبضے
میں ہے مگر پیا نہیں اور وہ پانی پھینک کر گھوڑے
پر سوار ہو کے روانہ ہو گئے اتنے میں بھاگی ہوئی فوج
پھر نہر کے کنارے جمع ہو گئی تھی آپ نے پھر سب کو مار
کر بھگا دیا پہاڑ پر چڑھ گئے۔ مشک لیے ہوئے نیچے
اترے اور خیمہ گاہ کی راہ لی مگر راستے میں ایک شخص
نے درخت کی آڑ میں چھپ کر اس زور کی تلوار ماری
کہ آپ کا داہنا ہاتھ کٹ کر گر گیا لیکن آپ نے
فوراً مشک بائیں کاندھے پر رکھ لی اور تلوار بھی
اسی ہاتھ میں لے کر دشمنوں کو مارتے اور گھوڑے کو
دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ پھر ایک شخص نے
بائیں ہاتھ پر وار کیا تب آپ نے علم کو سینے سے لپٹا لیا
مشک کو دانتوں سے پکڑ لیا اور رکاب سے گھوڑے

کر بارش اور خوب تیز دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے ایک
شخص نے ایسا تیر مارا جس سے مشک چھد گئی اور سب پانی
بہہ گیا اور دوسرا تیر آپ کے سینے میں لگا اور ایک گرز آپ
کے سر پر پڑا جس سے آپ زمین پر آ رہے اور پکارے کہ
اے آقا غلام نے بھی اپنی جان نثار کی۔ اے بھائی
میری خبر لیجئے۔ یہ سنتے ہی امام حسینؑ باز کی طرح جھپٹ
کر آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا آپ کے دونوں ہاتھ کٹے
پیشانی زخمی آنکھ مجروح ہو آپ پکارتے تھے ہائے
بھائی عباسؑ الآن انکسر ظہری وقلّت
حیلتی اب تمہارے مرنے سے میری کمر ٹوٹ گئی
اور راہ چارہ و تدبیر بند ہو گئی۔ حضرت جناب عباسؑ
کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگے اتنے ہی جناب عباسؑ
کی روح پرواز کر گئی تب حضرتؑ نے دشمنوں پر اس
زور سے حملہ کیا کہ وہ بھیڑ بکری کی طرح بھاگے جاتے
تھے اور حضرتؑ فرماتے تھے تم کہاں بھاگتے ہو شقیں
نے تو میرے بھائی کو قتل کیا۔ تم کہاں بھاگے جاتے ہو
شقیں نے تو میرا بازو توڑ دیا۔ پھر حضرت اپنی جگہ پر
واپس آئے۔ اس وقت جناب عباسؑ کی عمر ۳۴
سال چند مہینے کی تھی۔ آپ کی شہادت کے بعد گویا
لشکر امام حسینؑ کی جان نکل گئی اور حضرتؑ بے پناہ
ہو گئے۔ جناب عباسؑ کے دو لڑکے جناب فضل و
عبد اللہ تھے۔ (ذاکر ... صفحہ ۲۲۳-۲۲۵)

عَبّاس: اسم۔ ایک پودے کا نام جس کے پھول
کو گل عباس کہتے ہیں اور عوام نے اس کا نام گلا بانس
رکھ چھوڑا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کے مشدد اور مجہول تلفظ
کو گل عباس کہتے ہیں۔ عوام گلا بانس بولتے ہیں۔

عَبّاسی: اسم۔ (تشدید دوم) جناب عباس بن
عبد المطلب سے منسوب۔ جناب عباس بن عبد المطلب
کی نسل کا۔ اس خاندان کی حکومت بغداد میں عرصہ دراز
تک رہی۔ عربی۔

(شعر) آداب و عباسی فضائل ہم میں تھے
خلق اعرابی و عدنانی فصاحت ہم میں تھی (خواجہ حالی)

عَبّاسی: اسم۔ ایک سکے کا نام جس پر عباسیہ خاندان
کے بادشاہوں کا نام لکھا ہوا تھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

عَبّاسی: اسم۔ نیلاہٹ لیے ہوئے سرخ رنگ۔ یہ رنگ
شہاب اجمود اور کھٹائی کی آمیزش سے تیار کیا جاتا
ہے۔ اردو۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اتنے میں فاضل صاحب عباسی تہہ بند
باندھے .... تشریف لائے۔ (فسانۂ آزاد)

عَبّاسی: اسم۔ رنگ سیاہ کیونکہ خلفائے عباس نے
اسی رنگ کو پسند کر کے اپنا لباس قرار دے لیا تھا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

عَبّاسی: اسم۔ ایک پودے کا نام جس کو گل عباس
بھی کہتے ہیں۔ اردو۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عباسی کو دعوت نفوذ
داؤدی کو شبہۂ نبوت (محسن کاکوروی)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر گل عباس ہے

عَبّاسی: اسم۔ ایک سرخ رنگ جو چہرہ واقع
جنوبی امریکہ میں ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

عَبَث: اسم۔ (بفتحتین) فضول۔ بیکار۔ بے فائدہ
بے ہودہ۔ واحد ... فصیح، رائج۔

محل نظم۔ تم سے کس نے کہا تھا کہ یہ فعل عبث کرو

کیا مفت کا زاہدوں نے الزام لیا
تسبیح کے دانوں سے عبث کام لیا (شاد عظیم آبادی)

عَبَثاً: اسم۔ ناحق۔ بے وجہ۔ بلا وجہ۔ بے سبب
عربی۔ فصیح۔ رائج۔

عبث رقیب کو ہے فکر آتش افروزی
جہاں کو رنگ بہار جانا چھپا ہے چشمۂ ... (جر)

عَبْد: اسم۔ (بفتح اول و بسکون دوم) بندہ، غلام۔ عربی
مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عبد نے جد کے ہاتھوں کو کہا اے خوش انجام
کون ہے ایسی دم صبح کریں آپ آرام (مونس)

عَبْدُالْحَقِیر: اسم۔ حقیر ترین غلام۔ اکثر لیے لکھتے
ہیں۔ فارسی ترکیب۔ فصیح و رائج۔

ترا اک بندہ جوں میں ہے ہنر
ترے عبد الحقیر کا ہوں میں پسر (سراج الفصاحت)

عَبْدُالدُّنْیا: اسم۔ دنیا کا بندہ۔ دنیا کی لالچ میں
دین کی پروا نہ رکھنے والا۔ عربی۔ مذکر۔ عربی داں
کی زبان۔ قلیل الاستعمال

عَبْدُالرّحیم خان خاناں: شہنشاہ اکبر
کے اتالیق بیرم خاں کا بیٹا ۹۶۴ھ میں عہد اکبر عظیم
لاہور میں پیدا ہوا تو بادشاہ نے عبد الرحیم نام رکھا۔ جب
عبد الرحیم تین برس کا ہوا تو بیرم خاں کے اقبال نے منہ پھیرا
اکبر نے دہلی کو پایۂ تخت بنایا اور بیرم خاں آگرہ میں رہ
گیا جب وہ ادھر ادھر سرگرداں رہا آخر کار عیال اطفال
اور دیگر لوازمات کو قلعہ میں چھوڑا اور خود پنجاب چلا
آیا۔ بھٹنڈہ کے حاکم نے اس کے عیال و مال کو ضبط کر
کے روانہ دربار کر دیا۔ ادھر بیرم خاں حج کے ارادہ
سے نکلا تھا کہ راستے میں مارا گیا۔ ۹۶۸ھ میں عبد الرحیم
دربار اکبری میں پہنچا اور اکبر کے سایہ میں پرورش پانے
لگا اور بڑا ہو کے ایسا نکلا کہ مورخ اس کی لیاقت
علمی کی گواہی دیتے ہیں۔ ۹۹۳ھ میں بادشاہ نے اس
کو خلعت منصب عطا کر کے مرزا خاں خطاب دیا۔ ۹۹۲ھ
میں جبکہ عبد الرحیم ۲۸ برس کا تھا بادشاہ نے اس

کو شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر کا اتالیق مقرر کیا۔ شہزادے کی عمر اس وقت بارہ برس کی ہوگی۔ عبدالرحیم خان خاناں مہمات ملکی کے ساتھ علمی خیال سے غافل نہ رہتا تھا ۹۹۸ھ میں واقعات بابری کا ترجمہ کیا جس کو بادشاہ نے پسند کیا ۹۹۹ھ / ۱۵۹۱ء میں بادشاہ نے ملتان و بھکر کو خان خاناں کی جاگیر کر دیا۔ جہانگیری دور ہوا تو خان خاناں دکن میں ۱۰۱۶ھ جہانگیر اپنی تزک میں خود لکھتا ہے

خان خاناں بڑی آرزو سے ملک رہا تھا اور قدم بوسی کی تمنا ظاہر کرتا تھا۔ میں نے اجازت دی۔ بچپن میں میرا اتالیق تھا اور ان پورے آیا۔ بےقرار ہو کر میرے قدموں پر گر پڑا......"

[illegible] ماثر الامرا لکھتے ہیں کہ خان خاناں اپنا مذہب سنت و جماعت ظاہر کرتے تھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ تھے۔ تقیہ کرتے تھے۔ عربی فارسی ترکی سے بخوبی واقف تھے۔ ان کا دستر خوان کھانوں کے تکلفات کے لیے مشہور تھا اور امراء کے فیض سخاوت کا بڑا شہرہ تھا۔

عبد الشہوت: شہوت کا بندہ، شہوت پرست نفسانی خواہشوں کا غلام، لذائذ نفسانی کے آگے دین و دنیا کی پرواہ نہ رکھنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

عبد اللہؑ: حضرت ہاشم کے پوتے، حضرت عبدالمطلب کے بیٹے اور جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پدر بزرگوار کا اسم گرامی۔ بعض اقوال کے مطابق آپ حضرت عبدالمطلب کے چھوٹے بیٹے تھے جناب عبدالمطلب کی ایک بیوی کا نام فاطمہ تھا جو عمرو بن عائذ بن عمرو بن مخزوم کی صاحبزادی تھیں انھیں کے بطن سے جناب عبداللہ، جناب ابوطالب، زبیر و عبدالکعبہ، بیضاء، امیمہ، برہ اور عاتکہ پیدا ہوئیں۔

(تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ [illegible])

علامہ شبلی لکھتے ہیں۔ "عبدالمطلب کے دس یا بارہ بیٹوں میں سے پانچ شخصوں نے اسلام یا کفر کی خصوصیت کی وجہ سے شہرت عام حاصل کی یعنی ابولہب، ابوطالب، عبداللہ، حضرت حمزہ اور حضرت عباس۔ عام طور پر مشہور ہے کہ ابولہب کا اصلی نام اور ہے۔ یہ خطاب آنحضرت یا صحابہ نے دیا لیکن یہ غلطی ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں تشریح کی ہے کہ یہ لقب خود عبدالمطلب نے دیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ ابولہب نہایت حسین و جمیل تھا اور عرب میں گورے چہرے کو شعلۂ آتش کہتے ہیں فارسی میں بھی آتشیں رخسار ہے۔ (سیرۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

اور فاضل دہری لکھتے ہیں: "عبدالمطلب کے چھوٹے فرزند عبداللہ پیغمبرؐ خدا کے والد نہایت متین و سنجیدہ اور شریف طبیعت کے آدمی تھے اور نہ صرف جلالت نسب بلکہ مکارم اخلاق کی وجہ سے تمام جوانان قریش میں امتیاز کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ محاسن اعمال اور شمائل مطبوعہ میں فرد تھے۔ حرکات موزوں اور لطف گفتار میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔

(امہات الامہ صفحہ ۳)

جناب عبداللہ کی کنیت ابوقثم یا ابومحمد یا ابواحمد تھی۔ کان عبد اللہ اصغر بنی ابیہ و احبہم الیہ۔ جناب عبداللہ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے مگر اپنے والد کو سب سے زیادہ پیارے تھے۔

(کامل جلد ۲ صفحہ ۱)

باوجود اس کے جناب عبدالمطلب کی اطاعت خدا کی یہ حالت تھی کہ آپ نے نذر مانی کہ اگر خدا نے مجھے دس بیٹے دیئے تو میں ان میں سے ایک راہ خدا میں قربان کروں گا۔ جب نذر کے مطابق قرعہ جناب عبداللہ کے نام نکلا تو فوراً ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کی تکمیل میں عبداللہ کو ذبح کرنے چلے پھر لوگوں کے اصرار پر راضی ہوئے جناب عبداللہ اور دس اونٹوں پر قرعہ ڈالا جائے مگر قرعہ ہر بار جناب عبداللہ کے نام نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ اونٹوں کی تعداد بڑھ کے ... ایک سو تک پہنچ گئی۔ اس پر فوراً لوگ بول اٹھے اے عبدالمطلب خدا تم سے راضی ہو گیا اور بچا لے عبداللہ کو۔ اس نے سو اونٹوں کی قربانی منظور کر لی۔ مگر جناب عبدالمطلب کی تسلی نہیں ہوئی فرمایا خدا کی قسم میں نہیں مانوں گا جب تک سو اونٹ اور عبداللہ میں تین مرتبہ قرعہ نہ ڈالا جائے اور تینوں مرتبہ اونٹوں پر نکلے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ہر مرتبہ اونٹوں ہی پر قرعہ نکلا۔ اس وقت جناب عبدالمطلب کو اطمینان ہوا۔ جناب رسالت مآبؐ فرماتے ہیں انا ابن الذبیحین میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی جناب اسمٰعیل اور جناب عبداللہ۔

جناب عبداللہ کے حسن و جمال کی یہ حالت تھی کہ عورتیں خود آپ کو پیام دیتیں اور آپ کی عفت کی یہ حالت تھی کہ سب سے انکار کرتے تھے بعض عورتوں کی حالت لکھی ہے کہ آپ سے کہا۔ یا فتی ہل لک ان تقع علی الآن و اعطیک مائۃ من الابل فقال لہا۔

اما الحرام فالممات دونہ
والحل لا حل فاستبینہ
فکیف بالامر الذی تبغینہ
یحمی الکریم عرضہ و [illegible]

ترجمہ: اے جوان کیا تم اس وقت میرے ساتھ ...... اس کے عوض میں تم کو سو اونٹ دوں گی اس کے جواب میں جناب عبداللہ نے دو شعر پڑھے کہ حرام کاری تو میں مرتے وقت تک نہ کروں گا۔ رہا حلال تو حلال صورت کا ذکر ہی نہیں ہے تا کہ میں اس کو دریافت کر لوں پھر جو تو کہتی ہے وہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ شریف اور معزز شخص اپنی آبرو

اور وہب دونوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۳)

علامہ شبلی لکھتے ہیں: عبداللہ قربانی سے بچ گئے تو عبدالمطلب کو ان کی شادی کی فکر ہوئی۔ قبیلہ زہرہ میں وہب بن عبد مناف کی صاحبزادی جن کا نام آمنہ تھا قریش کے تمام خاندانوں میں ممتاز تھیں وہ اس وقت اپنے چچا وہیب کے پاس رہتی تھیں عبدالمطلب وہیب کے پاس گئے اور عبداللہ کی شادی کا پیغام دیا انھوں نے منظور کیا اور عقد ہو گیا۔ اسی موقع پر خود عبدالمطلب نے بھی وہیب کی صاحبزادی جن کا نام ہالہ تھا شادی کی جناب حمزہ انہیں ہالہ کے بطن سے ہیں ہالہ نے آنحضرت کو دودھ پلایا تھا۔ اس بنا پر حضرت حمزہ آنحضرت کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ دستور تھا کہ نوشاہ شادی کے بعد تین دن تک سسرال میں رہتا تھا۔ عبداللہ تین دن سسرال میں رہے اور پھر گھر چلے آئے اس وقت ان کی عمر سترہ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

(زرقانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ سطر ۴)

عبداللہ تجارت کے لیے شام گئے اور واپس آتے ہوئے مدینے میں ٹھہرے اور بیمار ہو کر یہیں رہ گئے۔ عبدالمطلب کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اپنے بڑے بیٹے حارث کو خبر لانے کے لیے بھیجا وہ مدینے پہنچے تو عبداللہ کا انتقال ہو چکا تھا چونکہ یہ خاندان میں سب سے زیادہ محبوب تھے اس لیے تمام خاندان کو سخت صدمہ ہوا۔ عبداللہ نے ترکے میں اونٹ، بکریاں اور ایک لونڈی چھوڑی تھی جس کا نام ام ایمن تھا۔ یہ سب چیزیں رسولؐ کو ترکہ میں ملیں۔ ام ایمن کا اصل نام برکت تھا۔"

(سیرۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲)

علامہ ابن اثیر جزری نے لکھا ہو ۲۵ یا ۱۸ سال کے تھے اور حضرت رسول خداؐ کی ولادت سے پہلے انتقال کیا۔ (تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۳)

جناب عبداللہ مقام ابواء میں دفن کئے گئے۔

(خمیس جلد ۱ صفحہ ۲۱۱)

افسوس جناب عبداللہ کی زندگی بہت مختصر ہوئی اور جتنے دن رہے بھی اپنے والد کے ساتھ رہے اس وجہ سے آپ کے حالات میں ویسے جلیل القدر کارنامے نہیں ملتے جیسے جناب ہاشم وغیرہ کے۔ ظاہر ہے کہ یہ زمانہ آپ کی سرداری کا تھا ہی نہیں جس میں آپ کوئی خاص اور غیر معمولی کام کر سکتے البتہ جوانی خصوصاً اس زمانہ جاہلیت کے عہد شباب میں کسی شخص کا اپنے کو باعفت ثابت کرنا بجائے خود اعلیٰ صفت تھا اور تعجب بالائے تعجب یہ تھا کہ جناب عبداللہ پر جو عورتیں اس طرح فریفتہ ہوتی تھیں جس طرح جناب یوسف پر ہوتی تھیں اور آپ نے ہر موقع پر انکار کر کے اپنے کو صرف اعلیٰ درجے کا متقی ہی نہیں ثابت کیا بلکہ اپنے والد کا مطیع بھی اس حد تک دکھایا جس کی مثال کم ہی مل سکتی ہے۔

(تاریخ ائمہ، مولفہ جناب مولانا سید علی حیدر صاحب مرحوم)

عبداللہ — عباس ابن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت علیؑ کے خاص شاگرد۔ تفسیر قرآن و حساب کے ماہر اور بہت بڑے عالم تھے۔ جب کوئی صحیح بات لوگ معلوم کرنا چاہتے تو آپ ہی سے رجوع کرتے تھے حدیث قرآن کو یاد کر کے روایا کرتے تھے۔ جناب امیرؑ نے آپ ہی سے شب بھر تفسیر بسم اللہ بیان کی اور جب صبح ہونے لگی تو فرمایا اے ابن عباس افسوس صبح ہو گئی ورنہ میں ابھی اور بیان کرتا بس اتنا اور سن لو کہ جو کچھ پورے قرآن میں ہے وہ سورۂ حمد میں ہے اور جو کچھ سورۂ حمد میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو بسم اللہ میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے اور جو بائے بسم اللہ میں ہے وہ اس نقطے میں ہے جو "ب" کے نیچے دیا جاتا ہے وانا النقطة تحت الباء اور میں وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے دیا جاتا ہے۔ حضرت علیؑ نے آپ کو اپنی خلافت کے زمانے میں بصرہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ سنہ ۶۸ھ میں بمقام طائف انتقال کیا۔ علم حدیث کی اصطلاح میں انہیں امام المفسرین بھی کہا جاتا ہے۔

قول فیصل۔ جناب جعفر طیار ابن ابوطالب کے ایک جلیل القدر فرزند کا نام بھی عبداللہ تھا آپ کی ماں جناب اسماء بنت عمیس بن کعب بن ... قبیلہ خثعم تھیں۔ صاحب استیعاب لکھتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس کی والدہ ہند بنت عوف بن زہیر تھیں جو میمونہ زوجہ رسولؐ اور ام الفضل لبابہ زوجہ عباس بن عبدالمطلب کی ماں تھیں۔ اسماء پہلے جعفر طیار کے عقد میں آئیں جن سے بقول ابن ابی الحدید آپ کے فرزند عبداللہ بن جعفر الجواد متولد ہوئے اور بقول بعض مورخین دو فرزند اور بھی پیدا ہوئے۔ مؤلف تاریخ ائمہ نے آٹھ فرزند لکھے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ، عون، محمد الاکبر، محمد الاصغر، حمید، حسین اور عبداللہ۔ جناب جعفر جب جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تو اسماء اور عبداللہ کا عقد خلیفہ اول سے ہوا جن سے جناب محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ یعنی محمد ابن ابی بکر ماں کی طرف سے جناب عبداللہ ابن جعفر کے بھائی تھے۔ جناب اسماء ہجرت حبشہ میں جعفر ابن ابی طالب کے ہمراہ تھیں اور دوسری ہجرت مدینے کی طرف کی تھی صاحب "طلیعہ" اور "دیاء" نے ان کا ذکر صحابیات میں کیا ہے۔ جناب عبداللہ کی شادی جناب زینب بنت علی علیہ السلام سے ہوئی جن سے دو فرزند پیدا ہوئے عونؑ و محمدؑ یہ دونوں فرزند اپنی ماں صلوٰۃ اللہ علیہا کے ایما سے کربلا میں اپنے ماموں پر نثار ہو گئے۔ واقعات

کربلا کے زمانے میں جناب عبداللہ بیمار تھے اس وجہ سے ہمراہ امام نہ جاسکے تھے اور اپنے دونوں فرزندوں کو امام کی نصرت کے لیے بھیج دیا تھا۔

جناب عباس ابن امیرالمومنین علیہ السلام کے ایک بھائی کا نام بھی عبداللہ تھا جو کربلا میں شہید ہوئے۔ خلیفہ دوم کے بھی ایک بیٹے کا نام عبداللہ تھا جنھوں نے بیعت یزید سے انکار کر دیا تھا۔

عَبْدُ الْمَاجِد دَرِیابادی:۔ وطن دریاباد۔ مولوی عبدالقادر صاحب ڈپٹی کلکٹر کے بیٹے۔ مارچ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ اول ایک ادیب اور فلسفی کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ فلسفۂ جذبات، فلسفۂ اجتماع وغیرہ اسی دور کے تالیفات ہیں۔ اس دور میں آپ مذہب کی طرف سے بیگانہ رہے۔ موصوف نے مجھ سے دوران گفتگو میں خود فرمایا کہ میں ملحد ہو گیا تھا۔ ۱۹۱۹ء کے بعد آپ کی زندگی میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا ہوا۔ الحاد سے اسلام کی طرف آئے اور اسلام کی حمایت میں بکثرت مقالے تحریر فرمائے۔ جو معارف اعظم گڑھ اور ان کے علاوہ اور مختلف مذہبی رسائل و اخبارات میں شائع ہوئے۔ ۱۹۲۹ء سے آپ نے "سچ" نام سے ایک ہفتہ وار اخبار کا اجرا کیا۔ چند سال کے بعد شاید آپ کو اس نام میں تعلّی نظر آئی یا کوئی اور وجہ ہو بہرحال سچ کو بدل کر اخبار کا نام "صدق" رکھا۔ چند ہی سال کے بعد نام کی پھر تجدید فرمائی اور صدق جدید کا خلعت پہنایا جو سالہا سال تک نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے صحیح وقت پر ہر ہفتے بزم صحافت کو رونق بخشتا ہے اور اردو صحافت کے حسن میں چار چاند لگا رہا ہے۔ اخبار صدق جدید اردو ادب کا سچا محسن اور ملک کے مشہور و معروف کے مشغلے علم و ادب و قرآن کا حقیقی ترجمان ہے۔ آپ کی تصنیفات میں سفر حجاز، محمد علی، ذاتی ڈائری، "حکیم الامت"، "نقوش ماجد"، "تفسیر ماجدی" (اردو اور انگریزی) خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ انگریزی میں بھی ایک زمانے میں بکثرت مضامین اخبار و رسائل کی زینت بنے۔ اس وقت آپ کا شمار اردو ادب کے صاحب طرز ادیبوں اور بلند پایہ انشا پردازوں میں ہوتا ہے۔

عَبْدُالْمُطَّلِب:۔ رفع اول و ضم ہشتم و تشدید ہشتم مفتوح و کسر ہشتم، آپ حضرت ہاشم کے جلیل القدر فرزند تھے۔ ۴۹۷ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا انتقال بچپنے ہی میں ہو چکا تھا۔ پرورش کے فرائض آپ کے چچا مطلب کے کنار عاطفت میں ادا ہوئے اور خوش قسمتی سے آخر میں عرب کے سب سے بڑے سردار قرار پائے۔ آپ کے والد ہی کی طرح آپ کی والدہ بھی جن کا نام سلمیٰ تھا شرافت و عظمت میں انتہائی بلندی کی مالک تھیں۔ ابن ہشام کا کہنا ہے کہ وہ وقار خاندانی کی وجہ سے اپنے نکاح کو اس شرط سے مشروط کیے ہوئے تھیں کہ جب چاہیں گی گھر چلی جائیں گی۔ علامہ حلبی کا قول ہے کہ وہ یہ شرط بھی لگاتی تھیں کہ تولید کے موقع پر اپنے میکے میں رہیں گی۔ جناب عبدالمطلب کا ایک نام شیبۃ الحمد بھی تھا کیونکہ آپ کی ولادت کے وقت آپ کے سر پر سفید بال تھے اور شیب سفیدی سر کو کہتے ہیں۔ حمد سے اسے تفاؤل اس لیے کیا کہ آگے چل کر بے انتہا محمود ہونے کی علامتیں ان میں دیکھی جا رہی تھیں۔ آپ سن شعور تک پہنچتے ہی جناب ہاشم کی طرح نامور اور مشہور ہو گئے۔ آپ نے اپنے اوپر شراب حرام کر رکھی تھی اور غار حرا میں بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ انسانوں کے علاوہ پرندوں کو بھی کھانا کھلایا جاتا تھا۔ مصیبت زدوں کی امداد اور یار محبوب کی خبر گیری ان کا خاص شیوہ تھا آپ نے بعض ایسے قوانین کیے جو بعد میں مذہبی نقطۂ نظر سے انسانی زندگی کے اصول بن گئے مثلاً ایفائے نذر، نکاح محارم سے اجتناب، دختر کشی کی ممانعت، شراب و زنا کی حرمت اور قطع ید سارق۔ عبدالمطلب کا عظیم کارنامہ ہے کہ انھوں نے چاہ زمزم کو جو عرصہ دراز سے بند ہو چکا تھا پھر کھدوا کر جاری کیا۔ آپ کے عہد میں ابرہہ بادشاہ نے خانۂ کعبہ پر چڑھائی کی اور ابابیلوں کے ذریعے سے ہلاک ہوا۔ یہ واقعہ عام الفیل کے ضمن میں درج کر چکا ہوں۔ مہندی کا خضاب بھی جناب عبدالمطلب کی ایجاد ہے۔ ابن ندیم کا کہنا ہے کہ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط مامون رشید کے کتب خانے میں موجود تھا۔ علامہ مجلسی اور شبلی کا کہنا ہے کہ آپ نے ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور مقام حجون میں دفن ہوئے۔ میرے نزدیک آپ کا سن وفات ۵۷۸ء ہے۔

(چودہ ستارے۔ مولفہ سید نجم الحسن کراروی ص ۱۲)

جناب عبدالمطلب ایک عظیم الشان قد آور اور با رعب و جلال بزرگ تھے۔

عَبْدِ ضَعِیف:۔ کمزور بندہ، عاجز بندہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

(۱) جو عبد ضعیف کو تخفیف
(۲) جو بچانے کو غرق ابیت ([illegible])

عَبْدِ مَنَاف:۔ رسول مقبول کے سکڑ دادا جن کا اصل نام مغیرہ اور کنیت ابوعبد شمس تھی والد ماجد آپ کے قصی تھے جو پانچویں صدی عیسوی میں فہر کی نسل سے گزرے ہیں۔ ماں [illegible] گرامی کا نام حبی بنت حلیل تھا۔ قصی کے چار بیٹے تھے جن میں عبدالدار سب سے بڑا اور عبد مناف بحیثیت

نفس و شرف سب میں ممتاز تھے۔ قصی نے مرتے وقت
حرم محترم کے تمام مناصب سب سے بڑے بیٹے
عبد الدار کو دیئے اگرچہ وہ سب بھائیوں میں نا قابل
تھے۔ قصی کے بعد قریش کی ریاست عبد مناف نے
حاصل کی اور قریش کے مسلم الثبوت سردار بن گئے عبد مناف
اپنے باپ قصی کی زندگی ہی میں عظمت و بزرگی کے
ساتھ مشہور ہو گئے تھے اور آپ کے فضل و بزرگی
کی دلچسپ حکایتیں قبائل قریش کی زبان پر جستہ
جستہ آنے لگی تھیں اور دور و نزدیک کرم اور سخاوت کی وجہ
سے آپ کو فیاض کا لقب دے رکھا تھا۔ آپ کی
شادی عاتکہ بنت مرۃ السلمیہ بن ہلال سے ہوئی
تھی۔ حسن و جمال کی وجہ سے "قمر" (ماہتاب) کہا
جاتا تھا۔ دیار بکری نے لکھا ہے کہ عبد مناف کو
مغیرہ کہتے تھے۔ وہ تقویٰ و صلۂ رحم کی تلقین کیا
کرتے تھے اور باپ اور بیٹے دونوں ایک ہی عقیدے
پر تھے اور انھوں نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ زبیر بن
موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ اس نے حجر میں
ایک نوشتہ پایا جس میں لکھا تھا میں مغیرہ فرزند قصی
ہوں۔ میں لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے
رہا کریں اور صلۂ رحم کرتے رہیں۔

(تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ ۱۴۶)

آپ نے ملک شام کے مقام غزہ میں انتقال فرمایا
جہاں آپ بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے اسی
مقام غزہ میں آپ نے عاتکہ بنت مرۃ سلمیہ سے
عقد فرمایا تھا۔ جناب عبد مناف اپنے باپ قصی
کی طرح بے انتہا فضائل و مناقب کے مالک اور
نور محمدی کے حامل تھے۔ سبائک الذہب میں لکھا
ہے عبد مناف کو قریش میں بڑی شہرت حاصل تھی
طبری نے لکھا ہے قریش نسل ایک ... کے تھے (?)
وہ شگفتہ ہوا تو معلوم ہوا کہ سطر خالص عبد مناف
ہی کے لیے ہے۔ (تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ [illegible])

عبد مناف کے چھ اولادیں ہوئیں جن میں جناب ہاشم
سب سے زیادہ خوب صورت اور پاکیزہ سیرت تھے
عربی الفاظ۔ رائج۔

تو شہر مصر کو تو میں یوسف معانی ہوں
میں نور عین ہاشم و عبد مناف ہوں
(غلام سجاد اشہر حیدرآبادی ہم عصر [illegible])

عَبدِیَّت :- (بفتح اول، بکسر سوم و یائے مشدد مفتوح) بندگی، غلامی، بندہ ہونے کی صورت حال
عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ اللہ ایسی فرعونیت کا زمانہ آیا ہو کہ آج
کل کے نوجوان خدا کی عبدیت کے منکر ہو گئے ہیں۔

قول فیصل۔ فارسی میں عبدیت بر وزن فاعلیت بھی
مستعمل ہے۔ اردو والے بھی دونوں صورتوں سے
بولتے ہیں۔

عِبرانی :- (بالکسر) کنعان والوں کی زبان جو
آج کل یہودی بولتے ہیں۔ عربی، مؤنث، رائج۔

ہیں جدا جیسی سب کی تقریریں
یونہی باہم جدا ہیں تحریریں
عربی، فارسی و سریانی
اور رومی ہے اور عبرانی
(مثنوی سراج نظم صفحہ ۳۲)

قول فیصل۔ باضافہ زبان اسی کو عبرانی زبان بھی
کہتے ہیں جیسے [illegible] کے معنی [illegible]
اور عربی میں جو ... ہے اور روایت کرنے والے
کے ہیں۔ (حاشیہ کلام اللہ ترجمہ فرمان علی صفحہ ۳۲ سنہ ۱۳۲۶ھ)

عِبرانی :- یہودی، حضرت موسیٰ کی امت۔
عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

نہ سمجھا تو مجھ کو یہ آیا خیال
کہ عبرانیوں کی ہے یہ قیل و قال (معارج الفضائل)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ یہودی کو یہودی یا پھر
اسرائیلی یا اسرائیل کہتے ہیں۔ عبرانی کوئی نہیں کہتا
البتہ صیہونی کہتے ہیں جیسے "توسیع پسند صیہونی
ساری دنیا کو اپنے زیر اقتدار لانے کے خواب دیکھ
رہے ہیں۔" (ریاست مدینہ کا [illegible] ۵ اگست [illegible])

عِبرَت :- (بکسر اول و فتح سوم) نصیحت
خوف، متنبہ ہونا، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

عبرت کی دنیا کا تماشا ہو نمایاں
غفلت اسے کہتے ہیں کہ عبرت نہیں ہوتی (?) — مجرم

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی غفلت کے وزن پر ہے جو
عربی میں حالت اور نوع کے معنی ظاہر کرنے کو آتا ہے
لغوی معنی طبیعت کا ایک خاص حالت میں غفلت
سے آگاہی کی طرف جانا۔ مجازاً نصیحت حاصل کرنا
مؤلف فرہنگ آصفیہ نے معنی اندیشہ بھی لکھا ہے
جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عِبرت انگیز :- ایسی بات جس سے آدمی
کو خوف معلوم ہو اور نصیحت حاصل ہو۔ فارسی ترکیب
صفت، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ یہ مصرع لکھنؤ میں ایسا عبرت انگیز ہوا کہ
شفیق مکرم جناب مرزا [illegible] صاحب نے ایک کلیہ
بنا لیا کہ گو کے بعد ایسا لفظ ہی نہ آنے پائے جس کی ابتدا
میں [illegible] (ادب الکاتب الشاعر نظم طباطبائی)

عِبرت آموز :- وہ بات جس سے نصیحت
حاصل ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ جو ٹیلے جا بجا ہیں اور نشاں ہیں جا بجا
عبرت آموز عزیزان اولی الابصار ہیں — صفی

عبرت بڑھنا:- زیادہ نصیحت حاصل ہونا۔ اردو مصرف، رائج۔

جن کے احوال تم نے سنے عبرت
گزریا دہ تجھے بڑھے عبرت (ناسخ) (معراج نظم)

عبرت پکڑنا:- نصیحت حاصل کرنا، متنبہ ہونا اردو مصرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہی بولتے۔

عبرت حاصل کرنا:- (مستعدی) کسی جرم کی پاداش میں دوسرے شخص کو سزا ملتے دیکھ کر یہ خوف کرنا کہ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا بھی یہی حال ہوگا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اس سورہ (سورہ بقرہ) میں خداوند عالم نے بہت امور کی تعلیم فرمائی ہو۔ پرہیز گاری اختیار کرنا، کفر و نفاق سے بچنا، احکام خداوندی کا دل سے اقرار کرنا اور اس کے موافق عمل کرنا۔ ... گزشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا۔

(کلام اللہ شریف مع ترجمہ مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہٗ)

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت بھی استعمال ہوتی ہے۔

ننگا نہ زبونی ہے یہ انفعال (معراج نظم)
حاصل نہ کیجئے درست عبرت نہیں کچھ ہو

لطیفہ۔ لازم عبرت حاصل ہونا بھی بولتے ہیں جیسے کھنڈر پڑے قلعے کو دیکھ کے بڑی عبرت حاصل ہوئی کہ زمانہ گزشتہ اور ان کے جاہ و حشم کو یاد کر کے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔

عبرت خیز:- عبرت پیدا کرنے والا فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو آنے والی نسلوں کو سبق شناسی کا دے
عزیزو اب ہم وہ عبرت خیز افسانہ سناتے ہیں (عزیز لکھنوی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ہماری زندگی بھی کبھی عبرت خیز تھی یارب
کہ جس کے حال کا افسانہ گو افسانہ کہتے ہیں (صفی)

عبرت دلانا:- خوف دلانا، متنبہ کرنا، نصیحت دینا، گوشمالی کرنا، اردو مصرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

عبرت سرا:- مقام عبرت، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خون دل بہنے لگا آنکھوں سے دھیان آیا مجھے
دفن اسی عبرت سرا میں ہے مرا مشفق پدر (عزیز)

عبرت کا سبق لینا:- نصیحت حاصل کرنا اردو مصرف، فصیح، رائج۔

روح افزا قدرتی دلکش مناظر دیکھئے
گر سبق عبرت کا لینا ہو مقابر دیکھئے (صفی)

عبرت کرنا:- سبق حاصل کرنا۔ اردو مصرف، متروک۔

کر تو تدبیر اور عبرت کر
دل سے کر خوب غور عبرت کر (معراج نظم)

عبرت کی نگاہوں سے دیکھنا:- عبرت حاصل کرنے کی غرض سے دیکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع اے کاش کوئی دیکھے عبرت کی نگاہوں سے (صفی)

عبرت لینا:- نصیحت حاصل کرنا، سبق لینا اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

چاہئے سب کو وہ نصیحت لیں (ناسخ)
اہل عبرت اسی سے عبرت لیں (معراج نظم)

عبرت مآل:- جس کا نتیجہ عبرت ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ اب اس علمائے احباب اولی الالباب...

کی چہل پہل کا عالم عبرت آمیز سکوت ہوش سیجئے۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس ترکیب کا استعمال صحیح و منفی حالت میں زیادہ ہوتا ہے۔

عبرت نہ ہونا:- نصیحت نہ ہونا، غفلت نہ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نہیں عبرت کسی طرح جن کو
نہیں عبرت کسی طرح جن کو (معراج نظم)

عبرت ہونا:- نصیحت ہونا، خوف ہونا، حیرت و تعجب ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

پند دیتا ہے یہ جہاں ہے
یہ سزائے گناہ و عصیاں ہے (ناسخ)
کریں ڈر کر گناہوں سے نفرت (معراج نظم)
دیکھنے والوں کو ہوتا عبرت

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عبرت ہونا جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے اور جن کے عبرت ہونا وغیرہ اس کے صرف بجا

ہم گزر جائیں گے بیاباں تجھ سے جہاں
حکمت و عبرت خدائے جہاں
موشوں کو ہوش نہ آتا عبرت (معراج نظم)
ملحدوں کو ہوش نہ آتا حیرت

عبری:- (بالکسر) شام کے ملک کی زبان، عبرانی، عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اپنی تحقیق یوں لکھی ہے:-

"عبر بمعنی کنارہ ہے۔ چونکہ یہ زبان دریائے فرات کے پرلے کنارے پر بولی جاتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ لیکن محققوں کی رائے ہو کہ عبر بن صالح بن سام بن نوح سے منسوب ہو۔ بعض لوگ حضرت یعقوب کی اولاد میں سے ایک شخص یا ملک کنعان کے

دہی باشندوں سے منسوب کرتے ہیں۔ بعض ایک یہودی کا نام قرار دیتے ہیں۔ غرض شام کے ملک کی زبان ہے جو آشوریا والوں کی زبان سے ملتی ہوئی ہے۔ لکھنؤ میں یہ لفظ شاید ہی کوئی استعمال کرتا ہو۔

عُبُودِیَّت :- (بضم اول و واو معروف بکسر دال و یائے مشدد مفتوح) بندگی، غلامی، عبادت، اطاعت؛ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوا سجدوں کے قابل دیا آئین عبودیت
بنائے کعبہ پڑتی ہے جہاں ہم سر جھکاتے ہیں (عزیز لکھنوی)

قول فیصل۔ آداب عبودیت جیسا کہ ذیل کے شعر سے ظاہر ہے اور آئین عبودیت جیسا کہ شعر بالا میں ہے اس کی خاص ترکیبیں ہیں۔

میں اور آداب عبودیت بجا لاتا بھلا
کر دیا پابند آئین خدا نے مجھے (عزیز لکھنوی)

بتخفیف تشدید بھی مستعمل ہے

مجھ کو سب عبودیت سے الفت
دل میں معبود کی محبت (صفی)

عزیز نے باضافت استعمال کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ صورت اگر عربی میں رائج نہیں تو فارسی میں ضرور مروج ہے۔

ع آئین عبودیت کے عامل ہوتے (عزیز)

نثر کی مثال میں نہج البلاغہ کے خطبہ الف کی ایک مثال عبودیت کی پیش کر رہا ہوں۔

"جس طرح کوئی ربوبیت میں متمسک، عبودیت میں متفرد، توحید میں منفرد، لغزش سے بری، دھمکیوں سے خوف زدہ، محشر کی کس مپرسی میں بخششوں کی طرف متوجہ ہو کر معبود کی تعریف کرے۔ بعینہ یوں ہی میں بھی مدح گستر ہوں۔"

(ترجمہ خطبہ الف - نہج البلاغہ)

عُبُور :- (بضم اول و واو معروف) پل، کشتی، جہاز یا اور کسی ذریعے یا صورت سے دریا کے اس پار سے اس پار جانا، پاٹ کو طے کرنا، پار اترنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ چارہ جوئے الم اور دو دل ہے
بحر غم سے عبور مشکل ہے (دفاتر آزاد)

عبور بحر حقیقت سے گر نہیں ممکن
کنارے بیٹھ کے لہریں گنو سمندر کی (صفی)

قول فیصل۔ خندق اور راستے کو طے کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

جب نگاہ شوق کر جاتی ہے خندق سے عبور
بہہ رہا ہے گردش دکھن کی جا خندق کا دور (خندق) (صفی لکھنوی)

آساں نہیں جو کہ ناندہ بحر سے عبور
اک ایک گام پر کوئی بت منتظر ہو (عزیز لکھنوی)

کرتے سو بار راہ سے جو عبور
یار یہ حافظہ رہے منظور (راہ) (معراج نظم مقصد)

عُبُور :- (بضم اول) کسی علم پر کامل حاصل ہونا، کتب متداولہ یا غیر متداولہ پر نظر ہونا یا مسائل سے بخوبی آگاہی ہونا، کسی علم میں مہارت۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے:

"جب تک متقدمین کے کلام پر عبور نہ ہو شعر نہ کہے اس کے بغیر اسے مضامین مبتذل کی پہچان نہ ہو گی۔"

(مقدمہ، منظومات نظم طباطبائی)

عبور حاصل ہونا بھی اس کا ایک صرف ہے جیسے "مولانا سبط حسن صاحب قبلہ مرحوم کو علم حدیث و رجال پر کامل عبور حاصل تھا"۔

عُبُورِ دَرْیائے شور کرنا :- کالے پانی بھیج دینا، بطور سزا کسی شخص کو جزیرہ انڈمان بھیج دینا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انگریزوں کے دور میں دائم الحبس کی سزا میں مجرم کو کالے پانی بھیج دیا جاتا تھا۔ اب دائم الحبس یعنی دوام کی سزا صرف ۲۰ سال کی قرار دی گئی ہے یعنی بیس سال کی سزا کسی ضلع کی جیل میں کاٹنا پڑتی ہے۔ مجرم اگر نیک چلنی کے ساتھ بیرون کاٹتا ہے تو دہ ہی سال کے بعد ضمانت پر رہا کر دیا جاتا ہے ورنہ عام طور سے دن رات جوڑ کے بجائے بیس سال کے دس برس میں بلا ضمانت رہا کر دیتے ہیں۔ عوام اسی کو عمر قید بھی کہتے ہیں۔

عُبُور کرنا :- (... کے ساتھ) دریا پار سے پار اترنا، کسی راستے سے گزرنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

جب نگاہ شوق کر جاتی ہے خندق سے عبور
بہہ رہی ہو گردش دکھن کی جا خندق کا دور (صفی)

قول فیصل۔ "کو" کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں جیسے "راستے بڑے دریا کو پیر کے عبور کر لینا کچھ آسان کام نہیں ہے (تو بھی) ہنومان ستیا کو تسلی و تشفی دے کر واپس چلا آیا۔ پھر تو رام چندر جی کے لشکر نے سمندر کو عبور کر کے خوب جم کر آمادگی اور جدال و قتال کیا۔" (اردو زبان کی چوتھی کتاب، از اسمٰعیل میرٹھی)

عَبْہَر :- (بفتح اول و سوم) نرگس کی ایک قسم جس کا اندرونی حصہ زرد رنگ کا ہوتا ہے بخلاف نرگس شہلا کے جس کا رنگ اندر سے سیاہ ہوتا ہے۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

چشم بیمار کی نظر جب کہ دیکھے جب
اللہ میں داغ دے گئی عبہر پہ گزر کے (ذوق)

قول فیصل۔ عام زبان نرگس زرد ہی بضرورت استعمال کرتے ہیں اصل لفظ عبہر اس قدر ثقیل ہے کہ اس پر اردو ہونے کا اطلاق نہیں ہوتا زیادہ تر

تقلید و نحو شعرائے استعمال کیا ہے۔ عبیر سے منسوب
کو عبیری کہتے ہیں مگر اس کا استعمال اردو میں میری نظر
سے نہیں گزرا۔ مؤلف نور اللغات نے بغیر مثال کے لکھ دیا ہے۔

عُبَیْد :۔ (بفتح اول و یائے معروف) بہت سے غلام
(عربی) اسم جمع۔ عربی داں طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

بشر، جن، ملک، نجم، شمس و سعید
جو ہیں اپنے سب ہیں اس کے عبید — [illegible]

قول فیصل۔ یہ عبد کی جمع نہیں ہو مگر جمع کے معنی دیتا ہے۔

عُبَیْد :۔ (بضم اول و فتح ثانی) بہت سے غلام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عبد بھی غلام کی جمع نہیں ہو بلکہ تصغیر ہے اس
کے معنی ہیں ادنیٰ غلام۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

عَبِیر :۔ (بفتح اول و یائے معروف) ایک خوشبو اور
مرکب خوشبو کا نام جو مشک، صندل، گلاب اور زعفران
سے ترکیب دی جاتی ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

نسیم صبح سے ہے یہ زمانہ معطر آگیں
کہ ترحم عنبر اگر ہے زمیں تو گرد عبیر — ذوق

قول فیصل۔ اس خوشبو کو کپڑوں پر چھڑکتے ہیں۔

دیا چمن میں اڑاتا ہے جب صبا کبھی
عبیر پیرہن آفتاب ہوتا ہے — عزیز لکھنوی

زیادہ تر اہل ہنود حضرات ہولی میں اس کا استعمال کرتے
ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں
یہ خوشبو دار سفوف یا برادہ (پوڈر) مشک، گلاب
صندل وغیرہ سے مرکب ہو کر تیار ہوتا ہے۔ بعض لوگوں
نے زعفران بھی اس میں شریک کی ہو مگر صرف زعفران
کو بھی لکھا ہے لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ جنت کو عبیر
سے ریختہ رہ گیا ہے۔

[illegible] جو تمام ہو گیا عبیر [illegible]
عتاب :۔ [illegible] غضب، قہر [illegible] فصیح، رائج
[illegible] روز حساب [illegible]

پڑھوں نگار جب کہ وہ قصیدہ کو جس نہ پڑھا تھا [illegible]

قول فیصل۔ عربی میں ان معنی کے علاوہ ملامت کرنا
اور ناز بھی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

عتاب اتارنا :۔ (متعدی) غصہ دور کرنا،
اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے غصہ اتارنا
زبان پر ہے۔

عتاب اترنا :۔ (لازم) غصہ جانا، غصہ اترنا
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بن گیا ہے نقاب چہرے کی
گر اترتا کبھی عتاب نہیں — جلیل

قول فیصل۔ اب اس محل پر غصہ اترنا زبانوں پر
زیادہ ہے۔

عتاب الٰہی :۔ قہر خدا، غضب الٰہی، فارسی ترکیب
مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ لفظ عورتوں کی زبان پر زیادہ ہے جیسے
کم بخت کو ڈھیں بیماری میں نہیں مبتلا بلکہ عتاب الٰہی میں
گرفتار ہے۔ عتاب الٰہی کی جگہ عتاب خداوندی بھی
ہے جو لیکن کم مستعمل ہے۔

عتاب آنا :۔ قہر نازل ہونا، عذاب آنا،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

آئے جیتے رن میں خدا آپ کے جس طرح
کافر پہ کبریا کا عتاب آئے جس طرح — انیس

عتاب شاہی :۔ بادشاہ کا غصہ، قہر شاہی
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عتاب کرنا :۔ کسی پر غضبناک ہونا، اردو صرف
قلیل الاستعمال

محل نظم۔ اگر وہ کھانا حرام ہوتا اور گناہ کا باعث
ہوتا تو خدا فوراً عتاب نہ کرتا بلکہ اس کو آخرت پر اٹھا
رکھتا۔ (کلام اللہ ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد [illegible] حاشیہ)

عتاب کی باتیں :۔ غصہ آمیز باتیں۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

سنتے ہیں ان کو چھیڑ چھیڑ کے ہم
کس مزے سے عتاب کی باتیں — ذوق

عتاب میں آنا :۔ عذاب میں مبتلا ہونا،
سخت تکلیف میں گرفتار ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

مجھ سی غریب سے خدا آگئی کس عتاب میں
آنا ہی ہوگا دور کی [illegible] ہوئی میں عذاب میں — شوق قدوائی

عتاب نازل ہونا :۔ عذاب میں مبتلا ہونا،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ جیسا تم نے مجھ کو دکھ دیا ہے اور ستایا ہے
اسی طرح تم پر بھی خدا کا عتاب نازل ہو۔

عتاب نامہ :۔ وہ خط جس میں عتاب کا
مضمون ہو، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ عتاب نامہ زیادہ تر بادشاہ کی طرف
سے ہوتا ہے۔

عتاب و خطاب :۔ (بر وزن لفظ مترادف)
غضب، غصہ، عتابیہ کلمات، غصے کے کلمات، عربی
الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان،
قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ غرض ... خان خاناں اپنے
علاقے پر گئے۔ وہاں سے دربار میں آئے۔ کئی دن
تک عتاب و خطاب میں رہے۔ (دربار اکبری صفحہ ۴۲)

عتاب و خطاب میں آنا :۔ خفگی میں آنا،
جھڑکیاں کھانا، اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ صرف ترکیب بہتر [illegible] ہو۔

عتاب ہونا :- غصہ آنا، ناراض ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رب التفات اسے کہیے خواہ جیسا ادنیٰ
خطا کسی کی ہو مجھ پر عتاب ہوتا ہے — عزیز لکھنوی

محل صرف :- ایک گناہ کی دو سزا عدل خدا سے بعید ہے تو معلوم ہوا کہ وہ کھانا ہرگز حرام نہ تھا بلکہ صرف مکروہ تھا اور فعل مکروہ کا اعادہ نا سرزد ہو جانا .... شان نبوت کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے عتاب ہوا۔ (کلام اللہ ترجمہ قرآن مع حاشیہ)

عقبات :- (جمع) پچھلے، عقبہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- عتبات عالیات (یعنی مقدس درگاہیں) کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ جیسے۔ زیارت عتبات عالیات و مشاہد مقدسہ رفیع الدرجات مومن کے لیے افضل قربات و اشرف مباہات سے ہو۔ (تقریظ مصباح الزائرین)

عتبہ :- (بفتح اول و دوم و سوم) آستانہ، دہلیز، مجازاً مقدس درگاہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عتبہ بوسی :- دہلیز چومنا، (مجازاً) بڑے آدمی کے گھر جانا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- اس اصلیہ پر مہرت چشم و گوش عتبہ بوسی کا دیا لیکن ناسازی بخت نے محروم رکھا۔ (داستان سروم)

عترت :- (بکسر اول و فتح سوم) رشتہ دار، عزیز، اقارب، بیٹے، بیٹیاں، عربی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :- اس لفظ کا استعمال صرف رسولؐ کے اہلبیت کے لیے ہوتا ہے۔ اہلبیت سے مراد علیؑ و فاطمہؑ اور ان کی اولاد امجاد۔

تجھ سے راضی ہو خدا اور خدا کا محبوب
تیرا حامی ہے نبیؐ اور نبی کی عترت — ذوق

انھیں اہلبیت کو عترت اطہار و اہلبیت طاہرین بھی کہتے ہیں۔

بہت اشرف خاص سے نکلے ستارہ ابرار
ورق بھی ڈیوڑھی پہ گئی عترت اطہار — انیس

فارسی ترکیب کے ساتھ عترت رسول، عترت نبی وغیرہ اور اردو ترکیب کے ساتھ رسول کی عترت، نبی کی عترت وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں۔

کی خوب کلمہ گویوں نے حرمت رسول کی
خیمے جلائے لوٹ کے عترت رسول کی — آتش لکھنوی

عتیق :- (بفتح اول و یائے معروف) کہنہ، قدیم زمانے کا، پرانا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- یہ تیغ یہ شاعری کسی عالم دین و محقق کی انجن ہے۔ یہ قسم جدید ہوا عتیق ہے۔ (داستانۂ آزاد)

قول فیصل :- عہد عتیق کی ترکیب بھی نظر سے گزری ہے۔

عتیق :- آزاد، عربی صفت، عربی دانوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عتیق :- برگزیدہ، عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں رائج نہیں، ایام جاہلیت میں عرب کے ایک بڑے بت کا بھی عتیق نام تھا۔

عُثمان :- (بضم اول) حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق رسولؐ کے تیسرے خلیفہ کا نام۔

"یہ بنی امیہ کے خاندان سے تھے۔ باپ کا نام عفان تھا بیت المال تھے اس وجہ سے عثمان غنی کہلائے انھیں عثمان کو ذوالنورین بھی کہتے ہیں۔ جب مسلمان ہجرت کر کے حبش گئے تو یہ بھی ساتھ تھے۔ عمر فاروق کے انتقال کے بعد عبدالرحمن بن عوف نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ آپ خلافت کا کام قرآن کی تعلیم، رسول اللہ کی حدیث اور دونوں خلفا کے فیصلوں کے مطابق انجام دیں گے۔ حضرت علیؑ نے جواب دیا (کہ) میں خدا کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیثوں کی روشنی میں خلافت کا کام انجام دوں گا مگر دونوں کی مثالوں کی پیروی اور ان کے فیصلوں کے مطابق اپنے فیصلوں کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ تب عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عثمان کے سامنے بھی یہی سوال رکھا انھوں نے شرطوں کا وعدہ کر لیا۔ پس عبدالرحمن بن عوف نے ان کو خلیفہ مقرر کر دیا اور اس طرح یہ اسلام کے تیسرے خلیفہ ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر ستر سال کی تھی اور ہجرت کا چوبیسواں سال تھا۔ ہجرت کے آٹھویں سال جب رسول اللہ مکہ تشریف لے گئے تو گیارہ آدمیوں کو چھوڑ کر اپنے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا اور ان گیارہ آدمیوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ ان میں ایک عبداللہ ابن سعد بھی تھے۔ انھوں نے حضرت عثمان کے گھر میں پناہ لی۔ حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو مصر سے واپس بلا لیا اور عبداللہ بن سعد کو مصر کا گورنر بنا دیا۔ مروان بن حکم بہت فتنہ پرداز آدمی تھا اس لیے رسول اللہ نے اسے اور اس کے باپ کو مدینے سے نکال دیا تھا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے بھی اپنے عہد خلافت میں ان باپ بیٹوں کو مدینے میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی تھی لیکن جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو مروان کو مدینہ بلا لیا اور رشتہ داری کا خیال کر کے اس کو اپنا سکریٹری بنا لیا۔

آپ نے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے دیے اس بات کو لوگوں نے پسند نہیں کیا اور آپ کے دشمن ہو گئے وہ یہ چاہتے تھے کہ آپ کو خلافت سے ہٹا کر کسی دوسرے کو خلیفہ بنا دیں انھیں میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق کا لڑکا محمد بھی تھا جن کو حضرت عثمان نے مصر کا گورنر بنا کر روانہ کر دیا۔ اس کے تیسرے دن جب یہ لوگ مصر جا رہے تھے تو ان کو ایک حبشی غلام ملا جو اونٹ پر سوار تھا

اور تیزی سے چلا جا رہا تھا اس کو پکڑ لیا گیا تو اس کے پاس سے ایک خط ملا جس میں لکھا تھا ۔۔ یہ خط خلیفۂ اسلام عثمان کی طرف سے گورنر مصر کے نام ہے خلیفہ کی طرف سے تم کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق کا لڑکا محمد تم تک پہنچے تو اس کو پکڑ کر قتل کر دو اور اس کے ساتھیوں اور مددگاروں کو گرفتار کر کے بند کر دو ۔ میری دوسری ہدایتوں کا انتظار کرو ۔ اس خط کو پڑھ کر محمد اور اس کے ساتھی سخت حیرت میں پڑ گئے اور یہ سوچنے لگے کہ خلیفہ نے ان کو دھوکا دیا ہے اور وہ ایک مرتبہ مدینہ کے لیے پھر لوٹ پڑے ۔ اسی درمیان میں کسی طرح بصرہ اور کوفے کے لوگوں کو بھی یہ خبر مل گئی اور وہ بھی لوٹ پڑے یہ سیدھے حضرت عثمان کے گھر پر پہنچے اور آپ کے گھر کو گھیر لیا اور محاصرہ کئی ہفتوں تک جاری رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ گھر میں پانی ختم ہو گیا تو آپ اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور کہا ۔۔ میں پانی پینے کو ترس رہا ہوں تم میں سے کوئی علی کے پاس جائے اور ان سے کہے کہ وہ میرے پینے کو تھوڑا سا پانی بھجوا دیں ۔ جب حضرت علیؑ کو اس کی خبر ملی تو آپ کچھ پانی لے کر آئے اور اپنے صاحبزادوں حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ کو گھر کے دروازے پر پہرہ دینے کا کام سپرد کر دیا لیکن محمد بن ابی بکر چند ساتھیوں کے ساتھ پیچھے کے راستے سے محل سرا کے اندر داخل ہو گئے ۔ سب سے پہلے محمد ابن ابی بکر حضرت عثمان کے قریب پہنچے اور آپ کی داڑھی پکڑ کر کہا ۔۔ اے لمبی داڑھی والے خدا تجھ کو رسوا کرے ۔ حضرت عثمان نے فرمایا ۔۔ اگر آج تمہارے باپ زندہ ہوتے تو میرے اس بڑھاپے کی قدر کرتے اور میری داڑھی کو اس طرح نہ پکڑتے ۔ یہ سن کر محمد ابن ابی بکر وہاں سے واپس چلا آیا مگر محمد ابن ابی بکر کے ہٹتے ہی کنانہ بن بشر نے حضرت عثمان کے ماتھے پر لوہے کی سلاخ ماری حضرت عثمان زمین پر گر پڑے پھر سودان بن حمران نے آپ کو زخمی کر دیا ۔ آپ کے ماتھے سے خون کا فوارہ نکل پڑا مگر عمرو بن حمق حضرت عثمان کے سینے پر کھڑا ہو گیا اور جسم کو نیزے سے چھلنی کر دیا ۔ اسی درمیان میں ایک اور شخص نے تلوار چلائی جس کی آپ کی اہلیہ نائلہ نے روکنا چاہا تو تین انگلیاں کٹ کر زمین پر گر گئیں ۔ حضرت عثمان کی لاش دو دن تک بے گور و کفن پڑی رہی تیسرے دن صرف سترہ مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھی اور جنازے کو کندھا دیا ۔ آپ کی نماز جنازہ زبیر بن مطعم نے پڑھائی ۔ اس وقت آپ اسی سال کے تھے بارہ سال خلافت کے فرائض انجام دیے تھے ۔

(اقتباس از کتاب حضرت عثمان غنی ، مصنفہ رحیم انہونوی ، شائع کردہ نسیم بک ڈپو لکھنؤ)

عثمانی (ہ ۔) وہ شخص جو خلیفۂ سوم کی اولاد میں ہو ۔ عربی صفت ، رائج ۔

محل نظم ۔۔ اردو مورخ کے ، ڈیٹر سجاد حسین عثمانی بڑے ، چیچے انشا پرداز نہایت عمدہ ظرافت نگار ان کا قلم کا غذ پر زعفران زار کھلاتا ہوا چلتا ۔

عثمانی (ہ ۔) منسوب بعثمان ۔ عربی صفت ، رائج ۔

حیدری فقر ہے نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے
اقبال

عجائب ۔۔ عجیب عجیب اشیاء ، تعجب انگیز چیزیں ، عجیب کی جمع ، عربی صفت ، رائج ۔

ان کی خلقت میں جو غرائب تھے
ان کی فطرت میں جو عجائب تھے
ناسخ (مراۃ نظم صفحہ)

قول فیصل ۔ فارسیوں کی تقلید میں مفرد بھی استعمال کرتے ہیں ۔

عجائب مصر کا ہو امتحاں ہو علم و الفت کا
وہ تخیر آزماتے ہیں یہاں دل آزماتا ہے
شرف

اب زیادہ تر اس عجائب کی جگہ عجیب زبانوں پر ہے اور یہی فصیح سمجھا ہے ۔

عجائبستان (ا ۔) عجائب کی جگہ ، فارسی ، مذکر فصیح ، رائج ۔

یہ تیرے سے عجائبات بھی
کو گویا ہیں مرقع طلسمی
شفق

عجائبات سے بھر جانا ۔۔ حیرت خیز اشیاء سے بھرا ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

ادھر دیکھئے تو ہے تحیر
گرد و پیش عجائبات سے پُر
شفق

عجائب المخلوقات (ا ۔ بضم ا و سکون خ و لام) وہ چیزیں جو پیدائش میں حیرت انگیز ہوں گی ۔ عجیب الخلقت اشیاء ، عربی ترکیب جمع ، مذکر فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ ایک کتاب کا نام بھی ہے جس میں عجیب الخلقت جانوروں اور آدمیوں وغیرہ کی تصویریں بنی ہوتی ہیں اور ان کے خواص و عادات درج ہوتے ہیں ۔

عجائب خانہ (ا ۔) وہ مکان جس کے اندر دنیا کی نادر و نایاب یا حیرت خیز چیزیں سیر دیکھنے کے لیے رکھی جاتی ہیں ۔ عجائب گھر ، اردو ، مذکر فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ الہٰی یہ مکان ہے یا صناعی کا کارخانہ

مولف دربار اکبری نے یقیناً عجوبہ روزگار لکھا ہوگا جو کاتب صاحب کی اصلاح سے عجوبۂ روزگار ہوگیا۔ یہ خیال اس بات سے اور پختہ ہوجاتا ہے کہ دربار اکبری مولوی محمد حسین آزاد کی وفات کے بعد طبع ہوئی۔ لکھنؤ کی عورتیں اس چیز کو بھی عجوبہ کہتی ہیں جو عمدہ ہو اور ملنے ملتے نایاب یا کمیاب ہوجائے جیسے "اطلس اور مشروع کا تھان تقریباً پچاس برس سے عجوبہ ہوگیا"۔

عجوبہ :- ایک پودا جس کا پتا اطلس اور ملائم ہوتا ہے۔ پھوڑے کو پکانے کے لیے گرم کرکے باندھا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو عجوبے کا درخت بھی کہتے ہیں اور پتے کو عجوبے کا پتا کہتے ہیں۔

عجوز :- (بفتح اول و واو معروف) پیرزن، بوڑھی عورت، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ بہت کاٹ پیچ والی بوڑھی عورت کو بھی کہتے ہیں جیسے "اس عجوز نے سکھا دیا تھا کہ سونے کے چھپر دن کا جوگا کرنا۔ (سیر کہسار)

فارسیوں اور ان کی تقلید میں اردو والوں نے مندرجہ بالا دونوں معنی میں "عجوزہ" بھی نظم کیا ہے جو عربی نہیں ہے۔ معنی اول بوڑھی عورت، معنی دوم کاٹ پیچ والی بوڑھی عورت:

(١)
وہ جب سمجھیں کہ ناصح نے ارادہ
خوشامد کی مری حد سے زیادہ
عجوزہ گر پڑی میرے قدم پر (مرزا شوق لکھنوی)

(٢)
ہوا الشعر ٢ سے درگزر کر
نشہ جاہ و مال کے غرور
اس عجوزہ سے جی لگی سرسبز (میر تقی میر)

کبھی کبھی دنیا سے بھی مراد لیتے ہیں۔ میر خمیر نے مندرجہ بالا شعر میں دنیا ہی کو عجوزہ کہا ہے۔ "عجوز" کے بہ نسبت "عجوزہ" زیادہ مستعمل ہو۔

بقول صاحب نور اللغات فارسیوں نے "عجوزہ" فرتوت یعنی دنیا کے کہن سال نظم کیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے نور اللغات میں عجوزہ فرتوت کے بجائے عجوزہ نظرت لکھا اور یونہی بغیر صحت کے لکھا فرماتے ہیں۔ جب فارسی میں عجوزہ نظرت ہو تو پھر عجوزہ یعنی بوڑھی عورت اردو میں استعمال کرنے سے کون مانع ہے۔ (فرہنگ آصفیہ حصہ دوم)

عجول :- بہت دوڑنے والا، جیران، شتاب کار، جلد باز، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

توقف طبیعت کو ہے نا قبول
کہ مشہور ہوں قوم میں میں عجول (معالی الفدائی)

قول فیصل۔ بضرورت استعمال کردیا۔ ورنہ کہاں وہاں بال اردو اور کہاں ایسا بھاری پتھر۔

عجیب :- طرفہ، حیرت خیز، تعجب انگیز، انوکھا، نرالا، حیرت میں ڈال دینے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

ایک قصۂ عجیب کہتا ہوں
داستان غریب لکھتا ہوں (مثنوی زہر عشق)

قول فیصل۔ بہت زیادہ اور کثرت بھی اس کا مفہوم ہوسکتا ہے۔

بڑا ہو کھینچ تان سے عجب کشمکش میں دل
محبت ان سے مستقل ہو سا تھ غیر مستقل (شوق قدوائی)

اردو میں عجیب انسان، عجیب آدمی، عجیب بات، عجیب شخص وغیرہ ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

عجیب :- نادر، نایاب، قابل تعریف، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صفات۔ تاج محل عجیب عمارت ہے۔ دیکھ کے بھی دل چاہتا ہو کہ بس دیکھا کرو۔

عجیب الخلقت :- انوکھی نظر آنے والی بری صورت والا۔ وہ آدمی یا جانور جو بے ڈھنگم یا کریہہ المنظر ہو اور اسے دیکھ کے ہنسی آئے یا خوف معلوم ہو یا عبرت حاصل ہو۔ عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ شیدا نے جوان پر نظر ڈالی تو عجیب الخلقت آدمی دیکھ کر مسکرادی۔ (رفتار آزاد)

عجیب حال میں ہونا :- بڑی تکلیف اور نہایت پریشانی کے عالم میں ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ع عجیب حال میں ہے بادشاہ جن و بشر (مراثی)

عجیب حال ہونا :- برا حال ہونا، خستگی، پریشانی اور مصیبت کا عالم ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ جب سے غریب کی پنشن ہوگئی ہو عجیب حال ہے۔ بڑی مصیبت میں بسر ہورہی ہے۔

عجیب عجیب :- نئے نئے، طرح طرح کے، نرالے نرالے۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

شکم خالی ہو اگر سوز دماغ
ہو سے اس مرتبہ فراغ فراغ
کہ چلے جاتے اس میں پرت عجیب (مرزا لطیف)
بعض دے اس میں نکتے عجیب عجیب

عجیب و غریب :- نادر و نایاب، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بیگم :- جھاڑ دیں بالکل عجیب و غریب ہیں۔
مہری :- حضور جو تنگے ہیں وہ انوکھی ہی ہیں۔
(رفتار آزاد)

عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اکثر لکھنؤ اس محل پر عدالت بولتے ہیں جیسے "شریعت نے چار چار عورتوں سے بیک وقت عقد کرنے کی اجازت دی ہے وہاں عدالت کی بھی شرط لگا دی ہے"

عادل :۔ پروردگار عالم کا نام۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اکثر عربی کی دعاؤں میں جب سلسلے سے خدائے عالم کے اسماء آتے ہیں تو یا حکم کے بعد یا عدل بھی آتا ہے۔

عدل پرور :۔ عادل، انصاف پر نظر رکھنے والا، انصاف کرنے والا، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال

ابھی تک تبصرہ باز و کبوتر ہے زبانوں پر
زمانے میں کوئی سا عدل پرور بھی کہاں [illegible]

عدل کرنا :۔ انصاف کرنا، سچائی اور دیانتداری کے ساتھ فیصلہ کرنا، صحیح تصفیہ کرنا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

ہر کام میں عدل و منصفی کر
گر جو اور دو دست پایا ہے خود دیکھ کر — مصحفی لکھنوی

عدل گستر :۔ منصف، عادل، انصاف کرنے والا، داد دینے والا، عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اٹھائے ناک لوگوں کو ہوا تیری حکومت کی
نہیں بھتی ہے اب اسے عدل گستر آگ [illegible] میں — [illegible]

قول فیصل۔ انصاف کرنا، داد کو پہنچانے کے معنی میں عدل گستری بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

غم عدم ہم ایک مکر ہے حقیقتاً عدل گستری کا — [illegible]

عدم :۔ (نقیض) ہستی، نیستی، وجود، وجود کی ضد، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے ہستی موہوم سے ہیں تنگ ہمیں انشا
واقف کہ اس سے یہ مراتب عدم اچھا — انشا

عدم :۔ (کنایۃً) آخرت، مرنے کے بعد کا مقام، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا — [illegible]

عدم :۔ نفی، نہیں، فقدان، کسی کا نہ ہونا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت۔ آپ کی عدم موجودگی میں ہم یہ چیزیں یہاں رکھ گئے تھے جو واپس کر رہے ہیں۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس کا استعمال مؤنث لفظ کے ساتھ بصیغۂ تانیث اور مذکر لفظ کے ساتھ بصیغۂ تذکیر ہوتا ہے جیسے تمھاری عدم موجودگی میں ہم آئے تھے یا یہ عدم اعتماد کیوں ظاہر کیا گیا وغیرہ

عدم استطاعت (بکسر ...) مقدور نہ ہونا، استطاعت نہ ہونا، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل نقص۔ میرا ارادہ تھا کہ ایک ہزار روپے چندہ میں دیتا لیکن دقتی عدم استطاعت نے مجبور کر دیا جو کچھ دے رہا ہوں۔

عدم اعتماد :۔ (با اضافت) اعتماد نہ ہونا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ اندرا گاندھی کے خلاف سنڈیکیٹ گروپ نے تحریک عدم اعتماد پیش کی لیکن [illegible] ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

قول فیصل۔ اس کا خاص صرف ہے "عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرنا" جس کا مطلب ہے کہ کسی بڑے عہدیدار کو اس کے عہدے سے ہٹانے کے لیے رائے شماری کے ذریعے اس کو ناقابل اعتماد قرار دینا۔

عدم آباد :۔ وہ مقام جہاں مرنے کے بعد انسان جاتا ہے۔ ملک عدم، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روز کہتے ہیں چلیں گے عدم آباد کو آپ
کوئی تاریخ کوئی روز معین بھی ہوا — [illegible]

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے عدم خانہ، عدم گاہ بھی لغت میں لکھی ہے جس کا استعمال نظر سے نہیں گزرا۔

عدم پیروی :۔ (با اضافت) مقدمہ کی پیروی نہ کرنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صحت۔ مقدمہ عدم پیروی کی وجہ سے خارج ہو گیا۔

قول فیصل۔ عوام اور کچہری والے بلا اضافت بولتے ہیں جو اردو ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی بھی لکھے ہیں:۔ "خبر گیری" "بے پروائی" "غیر حاضری" "بے جستجوئی" اور ان سب معنوں کا تعلق بھی مقدمہ ہی سے ہے۔

عدم تعمیل (با اضافت) تعمیل نہ کرنا، تعمیل نہ ہونا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کچہری والے حکم کی تعمیل کرنے یا پہنچنے کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے تین مرتبہ سمن کی عدم تعمیل پر عدالت نے گرفتاری کا حکم جاری کر دیا۔

عدم توجہی (با اضافت) غفلت شعاری، تغافل برتنا، بے توجہی، بے التفاتی، فارسی ترکیب، مؤنث، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت۔ آپ کی عدم توجہی کا نتیجہ ہے کہ آپ کے صاحبزادے اچھے نمبروں سے کامیاب نہ ہو سکے۔

عذاب کمانا کا مفہوم گناہ مول لینا نہیں ہے بلکہ بد اعمالیوں
کی وجہ سے اپنے لیے عذاب کا سامان مہیا کر لینا ہے۔
عذاب کے معنی دکھ تکلیف اور سزا کے گناہ کے ہیں یہ
بھی عرض ہے کہ عذاب کمانا لکھنؤ کی زبان نہیں اہلِ لکھنؤ
اس جگہ عذاب مول لینا بولتے ہیں۔

عذاب اٹھا لانا:- فتنہ میں پڑ جانا، جھگڑا
کھڑا کر لینا، شورش پیدا کر لینا۔ اردو مصدر،
دہلی کی زبان۔

محلِ ضرب۔ ارے میاں یہ کیا عذاب اٹھا لائے۔
(فرہنگِ آصفیہ)

عذاب اٹھانا:- تکلیف برداشت کرنا،
مصیبت جھیلنا، دکھ سہنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان

محلِ ضرب۔ اور اس نے وہ عذاب اٹھائے کہ خدا
دشمن کو بھی نہ دکھائے۔ (توبۃ النصوح)

عذابِ الٰہی:- خدا کا قہر۔ عربی الفاظ
فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ ضرب۔ یہ تمہاری بد چلنیوں کا نتیجہ ہے کہ تمام
جسم پر پھوڑے نکل آئے اور خون خراب ہو گیا یہ
عذابِ الٰہی نہیں تو اور کیا ہے؟

عذابِ الیم:- (با فخامت) دردناک عذاب
بہت تکلیف دینے والا عذاب، سخت عذاب، عربی
الفاظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کب تک رہے گی روح عذابِ الیم میں
یہ ساعتِ نزع نامحرم ہے جس پر کھل گیا　(عزیز لکھنوی)

عذاب آنا:- خدا کا قہر نازل ہونا، گناہوں
کی پاداش میں دنیا ہی میں خدا کی طرف سے سزا
ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ ضرب۔ حضرت نوح کی امت پر جب طوفان
کی صورت میں خدا کا عذاب آیا تو صرف وہی لوگ
جو سفینۂ نوح پر تھے باقی سب کے سب غرق ہو گئے
یہاں تک کہ حضرت نوح کا نافرمان بیٹا عذاب سے
نہ بچ سکا اور طوفان کی نذر ہو گیا۔

عذاب بڑا ہونا:- بہت تکلیف دہ عذاب
ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھانے سے ہے زیادہ حاجتِ آب　(ناسخ)
بھوک سے پیاس کا بڑا ہے عذاب　(سراج نظم)

عذاب ٹوٹنا (یا) ٹوٹ پڑنا:- خدا کا قہر
نازل ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

محلِ نظم۔ عمرو ابن حارث جرہمی نے جو ان کا سردار
تھا باپ خوف اس سرزمین سے بھاگ جانے کا ارادہ
کیا کہ مبادا جرہمیوں پر ان کے کردارِ ناشائستہ کی وجہ
سے عذابِ الٰہی نہ ٹوٹ پڑے۔ (تاریخ [illegible])

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ممکن ہے دہلی
کا صرف ہو۔

عذاب ثواب:- برائی بھلائی جیسے عذاب
ثواب تمہاری گردن پر یعنی برائی بھلائی تمہارے ذمے
عربی الفاظ، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عذاب ثواب کے معنی برائی بھلائی نہیں
ہیں بلکہ عذاب کے معنی قہرِ الٰہی اور ثواب معنی نیکی کی
جزا۔ کہانی شروع کرتے وقت جب کہتے ہیں کہ ایک
تھا بادشاہ ہمارا تمہارا خدا بادشاہ آنکھوں کی دیکھی
کہتے نہیں کانوں کی سنی کہتے ہیں۔ عذاب ثواب بنانے
والے کی گردن پر۔ اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے یہ کہانی جو
ہم سنا رہے ہیں یہ ہم اپنی طرف سے گڑھ کے نہیں
کہہ رہے ہیں نہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے البتہ
کانوں سے سنا ہے۔ اگر یہ کہانی سچ ہے تو اس کے بیان
کرنے والے کو خدا جزائے خیر دے گا اور اگر جھوٹ
ہے تو اس کی سزا میں خدا کا عذاب اس پر ہوگا۔
مطلب یہ ہے کہ اس کہانی کے جھوٹ سچ کے ذمہ دار ہم
نہیں ہیں۔ یہ پورا جملہ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

عذابِ جان:- (با فخامت) جان کا وبال، جی
کا وبال، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

میرے اگر عدو تھے میرے عذابِ جان تھے
جب تک رہی تھی الفت اس وقت تم کہاں تھے　(قدر بلگرامی)

قولِ فیصل۔ عورتیں اضافت کے ساتھ باعلانِ نون بولتی
ہیں یعنی عذابِ جان (دو حرف ساکن) نہیں کہتیں بلکہ
عذاب جان (اعلان نون کے ساتھ) بولتی ہیں۔

عذابِ جاں تمنا تمہارے فرقت ہے　(قلق)
کرو جو وصل کا وعدہ وہ عیب ہو جائے　(بگرامی)

عذاب جھیلنا:- مصیبت اٹھانا، دکھ اٹھانا
اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جو جو عذاب دشتِ جنوں ہم نے جھیلے ہیں
ان سب کا روحِ قیس پہ یارب ثواب ہو　(رشک)

عذاب دیکھنا:- اذیت برداشت کرنا، تکلیف
اٹھانا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب دیکھا
خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو ہم نے دنیا میں عذاب دیکھا　(داغ)

عذاب رہنا:- دیر کے ساتھ جھگڑا ذہے
رہنا۔ اردو مصدر، متروک۔

جب آگئے گھر میں وہ خانہ خراب رہتا ہے
کہوں میں کس سے جو مجھ پہ عذاب رہتا ہے　(جان صاحب)

عذاب سہنا:- عذابِ خداوندی کی اذیت
کو جھیلنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محلِ ضرب۔ جیسے جنت میں جا کر آرام کی نعمتیں لوگے
یا دوزخ میں جا کر عذاب سہو گے۔ (دور باد گری)

عذاب سہنا:- دکھ سہنا، مصیبت برداشت
کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

وہ دیکھے ہم خراب کیا کیا
دن رات ہے عذاب کیا کیا (شاہ ادوم) اختر

عذاب سے چھوٹنا:- تکلیف جاتی رہنا، مصیبت دور ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قید الم میں باعث قید حیات تھی
نکلی بدن سے جان تو چھوٹے عذاب سے صبا

عذاب سے متعذب ہونا:- قہر الٰہی میں گرفتار ہونا، عذاب خداوندی میں گھرنا۔ اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جائے بے تو دو دنیا سے
ہو متعذب عذاب قبر سے (مرزا نوشہ) ناسخ

عذاب فشار:- وہ اذیت جو فشار قبر سے ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

جب ہوا گور میں عذاب فشار
دھیان آیا کفن ربا در کا ناسخ

قول فیصل۔ دہلی کے شعر میں "گور" کے ساتھ استعمال ہوا ہو یعنی ان کو عذاب فشار ہوتا ہے:

بیٹ کے مجھ سے وہ سوتا ہو جو ہر دو سنے مجید
میری خوشحالی ان کو عذاب فشار ہوتا ہو رشک

اب گور کی جگہ "قبر" مستعمل ہے۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسا کہ دونوں شعروں سے ظاہر ہے۔

عذاب قبر، عذاب گور:- فشار قبر، گنہگار مردے کو قبر کا بھینچنا، خدائے تعالیٰ کی طرف سے تا بہ قیامت سانپ بچھو وغیرہ کی تکلیف پہنچنا قبر میں مبتلا رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے مطابق۔ عقائد اسلام کے موافق مردے میں قبر کے اندر جا کر پھر تن روح تک جان پڑتی ہو اور منکر نکیر اس سے ایمان کے متعلق کچھ سوال کرتے ہیں اگر

وہ ان میں اپنی نیکیوں کی مدد سے ثابت قدم رہتا ہے تو اس کے واسطے جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہو اور قیامت تک آرام سے سوتا ہے اور جو اس کی بدیوں کی سبب جواب نہیں بن پڑتا تو دوزخ کی کھڑکی کھل جاتی ہو جس سے اس کی روح اور جسم کو تکلیف پہنچتی رہتی ہو اسی کو عذاب گور بھی کہتے ہیں۔

عذاب کٹنا:- جھگڑے دور ہونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان

ختم ہے موسم شباب کٹا
چلو اچھا ہوا عذاب کٹا نواب مرزا شوق

عذاب کمانا:- گناہ مول لینا۔ اردو، صرف (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

عذاب کھینچنا:- مصیبت برداشت کرنا۔ اردو، متروک۔

کھینچا ہم فرقت کا دل تو نے عذاب الیا
ہم کھو کو سمجھے تھے اے خانہ خراب الیا داغ

عذاب کے فرشتے:- اسلامی عقائد کے مطابق وہ ملائک جو گنہگاروں کو گناہوں کی سزا دینے کے لیے خدا کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

حاصل جو نہ تھے وہ فرشتے عذاب کے
گھر ہو گئے ہجر میں مجھ کو بیابان گور ناسخ

عذاب لانا:- جھگڑا کھڑا کرنا، مصیبت ڈالنا، آفت برپا کرنا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نازک جو دل تھا آخر نہ غم کی تاب لایا
یہ ہر گھڑی کا رونا اور اک عذاب لایا لائق

عذاب مول لینا:- خواہ مخواہ تکلیف میں پڑنا اور دوسر مول لینا، اپنی خوشی کے دقت میں پڑنا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محاورہ۔ منع کرتے تھے کہ مقدمہ بازی نہ کرو اب روز کچہری جانا پڑتا ہے دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکتے بلا وجہ کا اپنی جان پر عذاب مول لے لیا۔

عذاب میں پڑنا:- مصیبت میں پھنسنا، دقت میں پڑنا، رنج و تکلیف میں مبتلا ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

ایک دن کر کے سیر کو جو یار
رہ گئے ہم عذاب میں پڑ کر جلیل

عذاب میں پھنسنا:- مبتلائے مصیبت ہونا، رنج و تکلیف میں گرفتار رہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

پھنسا عذاب میں گو اضطراب رکھتا تھا
یہ دل وہی ہے جو مجھ کو خراب رکھتا تھا رشک

عذاب میں ڈالنا:- جھگڑے بکھیڑے میں پھنسانا، مصیبت میں مبتلا کرنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محاورہ۔ واہ مرنے کا بھی شعر اپنی رہا اور لوگوں کو ہم لوگوں کو سخت عذاب میں ڈال دے (دربار اکبری ۳۰)

عذاب میں رہنا:- سخت تکلیف میں گرفتار رہنا، مبتلائے مصیبت رہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محاورہ۔ یہ تو افسوس کہ قوم کا استقبال پر اس قدر کے عذاب میں رہیں گے کیونکہ تیرے ساتھ جہاد کو نہ گئے۔ (خلاصۃ الانبیا ترجمہ قصص الانبیا ۱۴۰)

عذاب میں گرفتار رہنا:- سخت تکلیف میں مبتلا رہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محاورہ۔ بنی اسرائیل تیرہ برس تک فرعون کے عذاب میں ...... گرفتار رہے۔

(خلاصۃ الانبیا ترجمہ قصص الانبیا ۱۴۳)

عذاب میں گرفتار ہونا:- سخت مصیبت

عذر خواہی کرنا: ہ۔ تعزیت کرنا، پرسہ دینا، شریک جنازہ نہ ہو سکنے کا عذر یا افسوس پیش کرنا، افسوس ظاہر کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: یہ دہلی کی زبان ہو۔ لکھنؤ میں اس معنی کی کوئی خصوصیت نہیں ہر قسم کی معذرت کرنے کو عذر خواہی کہتے ہیں۔

عذر دار: معترض، مزاحم، دعویدار۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

عذر داری: ہ۔ عذر پیش کرنا۔ اردو، متروک۔

مثال نثر: بہتر کہ اتنا زمانہ نہیں گزرا کہ ان کی طرف سے ایسی عذر داری جائز سمجھی جائے۔

(کشمیری، اودھ پنچ، اگست ۱۹۰۵ء)

قول فیصل: اس معنی پر اب عذر پیش کرنا کہتے ہیں۔

عذر داری: ہ۔ اعتراض پیش کرنا، اردو، مونث۔ اصطلاح قانون۔

تقاضا وہی عذر خواہی وہی ہو
وہی التجائیں وہی عذر داری (آرزو عظیم آبادی)

عذر درمیان لانا: عذر پیش کرنا۔ اردو مصدر قریب بہ متروک۔

سالہا آپ کے ہم جہاں بیٹھے آئے
کچھ عذر نہ درمیاں لائے (اختر (شاہ اودھ))

عذر شرعی: شرعی اعتبار سے کوئی عذر۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ اصطلاح فقہ۔

مثال نثر: بخار کی تیزی میں تمھارا غسل جنابت کرنا مناسب نہیں ہو، تم تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہو تمھارے لیے عذر شرعی موجود ہو۔

عذر قوی: زبردست عذر، مضبوط عذر، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عذر کرنا: ہ۔ معذرت کرنا، عفو چاہنا، عذر خواہی کرنا، معافی مانگنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

مقصد جانے کا دل سے دور ہوا
عذر کی تو ہوں مقصود ہوا (فریب عشق)

عذر کرنا: ہ۔ اعتراض کرنا، دعوے دار ہونا۔ اردو مصدر۔ اصطلاح قانون (قلیل الاستعمال)۔

قول فیصل: اس محل پر زیادہ تر "عذر داری کرنا" بولتے ہیں۔

عذر کرنا: ہ۔ جرح کرنا، بحث کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عذر کے قابل: ہ۔ عذر کے لائق ۲۔ اعتراض کرنے حجت یا دلیل لانے کے قابل، قابل مزاحمت۔ ۳۔ قابل عفو، واجب الرعایت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ معنی نمبر ۲ میں نہیں بولتے اور ہر معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

عذر گناہ بدتر از گناہ: گناہ کا عذر گناہ سے بھی برا ہو۔ اگر کوئی شخص کوئی برا کام کرے اور پھر اس کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرے تو اس کا یہ فعل اس برے کام سے بھی برا ہوتا ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل: جلال نے اس کا ترجمہ یوں استعمال کیا ہو۔

کہتے ہیں بوسہ دے کے گریں گے نہ گلیوں
عذر گناہ تو ہے کہیں بدتر گناہ سے (جلال لکھنوی)

عذر لانا: ہ۔ عذر پیش کرنا، بہانہ بنانا، ثانی الذکر اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاویں گے کیا (غالب)

قول فیصل: مولف فرہنگ اثر نے لکھا ہے "یہ فارسی عذر آوردن کا ترجمہ ہے جو اردو نے بھی قبول نہیں کیا اس کا بدل عذر کرنا موجود ہے۔"

اردو نے قبول نہیں کیا تو پھر داغ، جلال، شاہ اختر، اور غالب، غیرہ نے کیوں نظم کیا؟ کیا وہ اہل زبان نہیں تھے۔

سالہا آپ کے ہم جہاں بیٹھے آئے
کچھ عذر نہ درمیاں لائے (اختر شاہ اودھ)

عذر لنگ: ہ۔ ناقابل قبول عذر، عذر ضعیف، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عذر لنگ اک نہ مانے گا وہ شاہ حجاز
مستحم باغ میں کیا کیا نہ معذور ہوگا (شعور لکھنوی)

عذر لنگی: ہ۔ عذر ضعیف، ناقابل قبول عذر، وہ عذر جو سماعت کے قابل نہ ہو۔ فارسی ترکیب متروک۔

وہ خط نہیں لکھتا تو ہو کیوں دل تنگی
آمادہ ہے زمانے کی نہیں نیرنگی
ہم نے بھی کیا نامے کا لکھنا موقوف
اب اپنے قلم کو بھی ہے عذر لنگی (ناسخ)

عذر تقصیر: ہ۔ (مذکر) منت ساجت، عذر خواہی، اقرار قصور، اقرار خطا، عربی الفاظ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال نثر: تم نے اپنے باپ کی شان میں ایسی گستاخی کی ہے کہ وہ کبھی معاف نہیں کریں گے عذر معذرت کرنا بے کار ہے۔

قول فیصل: اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہو۔

عذر معقول: ہ۔ (اضافت) صحیح اور بجا عذر، عقل میں آ جانے والا عذر، قابل قبول معذرت، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال نثر: تم ادھر ادھر کے جانے اپنے رہنے اگر کوئی عذر معقول پیش کرتے تو مان لیتے۔

عذر نہ چھوڑنا: کسی حجت یا دلیل، حرف اعتراض کی گنجائش نہ رکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عذر نہ ہونا :- اعتراض نہ ہونا، انکار نہ ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل نظر: مجھے چلنے میں کوئی عذر نہیں مگر خیال ہے کہ
صاحب خانہ یا اور کسی صاحب کو میرا جانا ناگوار نہ ہو
(مراۃ عاشقاں)

عذر نیوش :- (نیوش بروزن خموش) عذر سننے والا
فارسی صفت (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

عذر وراثت :- میراث یا ورثہ کا دعویٰ۔
عربی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عذر ہونا :- پس و پیش ہونا، تامل ہونا، ہچکچاہٹ
ہونا، رکاوٹ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اٹھنے میں ہے کیا عذر جو در در جگری ہیں
ہم نے تو سنا تھا کہ بڑے آپ جری ہیں — تعشق

عذوبت :- (بفتح اول و واؤ معروف تیز جیال)
لغوی معنی، پانی کی خوش مزگی (مجازاً) مٹھاس شیرینی
لذت، خوش مزگی، عسرانی، مونث، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

کیسی سختوں سے ہے مطلب عرفا کا جیلها
وہی واقف ہیں کہ کیسی ہے عذوبت انکی — عظیم آبادی شاد

قول فیصل۔ "آنا اور ہونا" کے ساتھ اس کا صرف
صرف ہے۔

تر زبانی سے دیا کام سخن میں جو ذرا
جان شیریں سے سوا اس میں عذوبت آئی — امیر

عراق :- (بکسر) ایک ملک کا نام جس
کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ عراق عرب اور دوسرا
عراق عجم کہلاتا ہے۔ عراق عرب ایران اور عرب
کے درمیان ایک میدان ہے جس کو انگریزی میں

میسوپوٹامیہ کہتے ہیں۔ میسوپوٹامیہ کا مطلب دو
آب یا دو ندیوں کا میدان ہے۔ دریائے دجلہ اور
فرات آرمینیا پہاڑ سے نکل کر خلیج فارس کے قریب
آپس میں مل جاتے ہیں جن کو شط العرب کہتے ہیں۔
عراق میں متعدد شہر ہیں۔ موصل کے قریب مٹی کے
تیل کے چشمے ہیں۔ عراق کا دار السلطنت بغداد ہے
جو دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے۔ یہاں ایران
ترکی اور عرب کے قافلوں کے راستے آکر ملتے ہیں عہد
قدیم میں مسلمان خلفاء کا دار السلطنت رہا ہے۔ اس وقت
کی کئی عمارتیں اب بھی موجود ہیں۔ یہاں کے باشندے
زیادہ تر خانہ بدوش رہتے ہیں جو بدو کہلاتے ہیں ملک
کا زیادہ حصہ ریگستانی ہے جو سراب کی صورت میں سمندر
کی طرح موجیں مارتا ہے۔ کربلا کا عظیم واقعہ جس نے
جنگل کو کربلائے معلیٰ بنا دیا یہیں واقع ہوا نمرود نے
یہیں خدائی کا دعویٰ کیا اور یہیں آتش نمرود کو حضرت
ابراہیم خلیل اللہ نے گلزار بنایا حضرت نوح نے یہیں
کشتی بنائی حضرت آدم نے ابتدائی زندگی یہیں گزاری
اور قبول توبہ آدم کا شرف بھی اسی سرزمین کو حاصل ہے
حضرت یونس مچھلی میں یہیں سے تشریف لے گئے
دوسرا حصہ جو عراق عجم کہلاتا ہے وہ فارس سے
متعلق ہے اس میں وہ شہر شامل ہیں جو دریائے جیحون
کے کنارے واقع ہیں۔ خراسان اور اصفہان اسی
میں داخل ہیں۔ عربی، مذکر، رائج۔

ہو گیا ایک قدم راہ کا چلنا اے شاق
تم کے بیمار کی غرض کرو قصد عراق — تعشق

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں کنارہ
لب دریا، وہ شہر یا ملک جو دریا کے کنارے واقع
ہو، چونکہ ہر دو عراق دریاؤں کے کنارے واقع
ہیں اس لئے یہ نام ہوا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ

نے انکا ہو (مجازاً) وہ خاص ملک جو دریائے جیحون
دجلہ اور فرات کے کنارے واقع ہیں۔ عراق کا طول
آبادان سے لے کے موصل تک اور عرض قادسیہ سے
لے کے حلوان تک ہے۔

عراق :- موسیقی کے ایک راگ کا نام جسے رات
کے وقت گاتے ہیں یہ بارہ راگوں (مقاموں) میں سے
تیسرا راگ (مقام) ہے عربی مذکر، اصطلاح موسیقی۔

عراقی :- عراق کی طرف منسوب، عراق کا،
عربی، صفت، فصیح، رائج۔

نہ درد دیں نہ اسے درد قوم باقی ہے
بلا سے کوئی حجازی ہے یا عراقی ہے — مسلم

عراقی :- عراق کا گھوڑا، تازی، عربی، مذکر
اگر ملک عراق اک ماہ جز سوار ہو آوے
عراقی کی پر اس میں کلاہ کو زنار ہو پیدا — سودا

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر عراقی گھوڑا ہے۔
کھا پہ رہاں کسی کو ہیں لگ رہے مژدہ لے
آتے ہیں دست جیسے دوڑیں عراقی گھوڑے اکبر آبادی نظیر
گرا ہی گھوڑا عربی گھوڑا ہی زیادہ بولتے ہیں۔

عراقی پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے
زبردست پر بس نہ چلا تو غریب کو سزا دینے لگے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے یہ مثل یوں رائج
ہے "دھوبی سے بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے"

عراقین :- (بکسر عین و فتح قاف) عراق عرب و
عراق عجم کا تثنیہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ٹکڑے جس سے عراقین میں ظاہر ہو گا
یہ میرے شبیر کا وہ حملہ آخر ہو گا — عشق

عرائض :- عرضیاں۔ عریضے اور درخواستیں
عریضہ کی جمع، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلام ہوں تا عرائض زیبت
پڑھو جا سارے عرائض زیبت — صفی

عرائض نویس :- دستاویزات بیع نامہ، رہن نامہ وہبہ نامہ وغیرہ لکھنے والا، فارسی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

محل نظر - جو نواب صاحب عرائض نویس کی صفت یہ لکھی کہ بغیر مسودہ بنائے اشامپ پر مضمون دستاویز لکھ دیا کرتے تھے۔

قول فیصل - مندرجہ بالا دستاویزات لکھنے کو عرائض نویسی کہتے ہیں۔

عرب :- ایشیا کے ایک بڑے مشہور جزیرہ نما کا نام جس کے شمال میں ایشیائے روم، عراق و شام جنوب میں بحر عرب و بحر ہند، مشرق میں خلیج فارس مغرب میں بحیرہ قلزم واقع ہے۔ یہاں کے باشندے کچھ یعرب بن قحطان کی اولاد سے ہیں اور کچھ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے۔ یہ ملک کعبہ، مدینہ، کربلائے معلیٰ مقدس زیارت گاہوں اور پیغمبر آخر الزماں کی پیدائش اور واقعہ کربلا کے سبب بہت مشہور ہے۔ یہاں کے گھوڑے دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ چونکہ یعرب بن قحطان یمن کے بادشاہ کا نام تھا اسی بادشاہ کے نام سے اس ملک کا نام عرب قرار پایا کیونکہ اس کو انہی نے آباد کیا تھا۔ اس ملک کے بیابانوں میں ریگستان اور شور میدانوں کے سوا کہیں کہیں نخلستان بھی ہیں۔ اس ملک کی زبان بالخصوص قبیلہ قریش کی زبان سب ملکوں کی زبانوں سے افصح ہے۔ عربی مذکر اور رائج۔

بیٹھیں جب سو میں دو جگ اس کی خبر تم کو
سارا شہر عرب کی قوم ... سگی جو خواری

قول فیصل - جمع آیا ہے اس کی جمع عربان زبانوں پر ہے۔

عرب :- اہل عرب، شہری عرب، باشندہ امصار عرب، عربی، مذکر فصیح، رائج۔

ع تم جلد اس عرب کو بلالاؤ بھائی جان — امین

قول فیصل - اس کی اردو جمع عربوں، رائج و فصیح ہے۔

سرکش عربوں کا سر جھکایا
حیوانوں کو آدمی بنایا — صفی

عربدہ :- (بفتح اول و سوم و چہارم) بدخوئی لڑائی جھگڑا، فتنہ آشوب، عربی، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - ترکیب کے ساتھ عربدہ جو وغیرہ بولتے ہیں تنہا مستعمل نہیں۔

عربدہ جو :- لڑاکا، جنگ جو، جھگڑالو، فتنہ پرداز، فسادی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھوڑی دیر اس کو دیتا ہے مہلت
آپ بنتا ہے مرد کی صورت
اور ملتا نہیں یہ عربدہ جو
تاکہ وہ مطمئن ہو نا سنبھل جو (مراج نظم)

قول فیصل - کنایۃً خوش ادی، فریبی اور بازی گر کو بھی کہتے ہیں بیشتر معشوق کو بھی کہتے ہیں۔

بے گنہ جان جانے والوں کا جو خون کرتا ہو
تجھ کو کچھ شرم بھی اے عربدہ جو آتی ہے — عاشق

عربدہ جوئی :- جھگڑالو پن، فتنہ سازی، فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - وہ جلوہ فروشی، وہ معشوقانہ انداز، وہ عربدہ جوئی، وہ دل ربایانہ ناز، وہ شوخی [illegible] (دستان آزاد)

عربدہ ساز :- جنگ جو، فتنہ ساز، شعبدہ انداز، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

محل نظر - آخر الامر بمقتضائے عادت تلاش معاش کے لیے جب تک تفرقہ پرداز گردون عربدہ ساز نے صورت مفارقت کی دکھائی ہاجرت استقبال کو آئی (فسانۂ عجائب)

قول فیصل - اب اس محل پر زیادہ تر عربدہ جو ہی بولتے ہیں۔

عربستان :- (بفتح اول و دوم و کسر سوم) ملک عرب، فارسی، مذکر، رائج۔

جوں مہر ترے رخش فلک سیر کے آگے
ہند و عربستان و صفاہاں ہے برابر — سودا

عربن :- (بفتح اول و سوم) عرب عورت، اردو، مؤنث، رائج۔

محل صرف - عربنیں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں میں نے کسی عربن کو بدصورت نہیں دیکھا۔

عرب تیرہ :- بدرو، دو خانہ بدوش عرب جو مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل - عام طور سے مستعمل نہیں۔

عربی :- (بفتحتین) عرب سے منسوب، عرب کا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

ع ناگہاں فوج میں بجنے لگے باجے عربی — انیس

عربی :- عرب کی زبان، عرب کی بول چال، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

فارسی کیسی وہ ہندی بھی نہیں پڑھ سکتے
پیر دیکھو مری عمر عربی میں گزری — امیر

قول فیصل - ایک معنی ہیں عربی زبان کا۔

عربی فارسی الفاظ جو اردو میں ہیں
حرف علت کا برا ان میں ہے گر جانا — داغ

عربی :- عرب کا گھوڑا، تازی، عربی، مذکر (نور اللغات)

(دقّا می) کسی بزرگ کی خدمت میں مطلب کہنا (عربی الفاظ) اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل فصیح: سنہ ۹۱۹ھ میں اس نے موقع دیکھ کر پھر عرض معروض کی اور بعض امرا کو اپنے ساتھ ہم داستان کیا۔ (دربار اکبری صفحہ ۵۰۹)

عرض وطول: (بفتح اول و سکون دوم) لمبائی، چوڑائی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کنا شوں میں اک طرف تھے ریاض نبی کے پھیل
خوشبو سے جن کی خلد تھا جنگل کا عرض و طول (امیر)

عرضہ: (بالفتح) نوشتہ، تحریری درخواست، فارسی، مذکر، متروک۔

لکھا عرضہ بھیجا مرے رو برو
اجازت لگا چاہنے نیک خو (شاہ اردو)

قول فیصل: عربی میں اس کی اصل عرضت ہے عام طور سے اس محل پر عرضی ہی بولتے ہیں۔

عرضی: (بفتحتین) عربی یائے مشدد کے ساتھ اردو میں بغیر تشدید، صفت جو اصلی نہ ہو جو کچھ بیجا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: مولف فرہنگ اثر لکھتے ہیں یہ معنی فارسی کے ہیں مذکور عرضی کے، بخلاف تائید کرتا ہو۔

عرضی: (بفتح اول و سکون دوم) تحریری درخواست، تحریری گزارش، وہ معروض جو ایک عرضی خط کھینچ کر کسی بزرگ یا حاکم کی خدمت میں پیش کی جائے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عرضی میں یہ تھا زینب دلگیر کو تحریر
ہجر ل پہ بیمار کی ہجور کی تسلیم (عشق)

قول فیصل: عربی میں عرضت، فارسی میں عرضہ یعنی نوشتہ جس میں احوال یا مطلب تحریر ہو۔

عرضی پرزہ: نالش نویسی، دعویٰ، درخواست نالش، فارسی، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

عرضی تاننا، عرضی ٹھونکنا: نالش کرنا، دعویٰ کرا دینا، مقدمہ دائر کرنا، مقدمہ رجوع کرنا، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عرضی دعویٰ: وہ کاغذ جس میں مدعی حالات مقدمہ لکھ کر ابتدائی عدالت میں داخل کرتا ہے۔ وہ درخواست دعویٰ جو ابتدا میں پیش کر کے مقدمہ چلایا جائے۔ اردو، مونث، اصطلاح قانون و عدالت۔

محل فصیح: آپ کے وکیل صاحب نے عرضی دعویٰ ہی غلط لکھوا ہے، میں آپ کے مقدمہ کی پیروی نہیں کر سکتا آپ مقدمہ ہار جائیں گے۔

عرضی دینا، عرضی لگانا، عرضی گزارنا: تحریری درخواست کرنا، نالش کرنا، شکایت کی درخواست دینا (عرضی لگانا عورتوں کی زبان ہے)

ذرا سی بات پہ عرضی لگا دی بیٹھے نے
کھلائے نوج کسی کو خدا دھاڑ بلا (راحت) (نور اللغات)

قول فیصل: عرضی لگانا تو بے شک متروک ہے، عرضی دینا اور عرضی گزارنا کے معنی کسی بڑے شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت لکھ کے پیش کرنا ہے۔ عدالت میں نالش کرنا کے معنی نہیں ہیں ایسے محل پر لفظ درخواست ہی کا استعمال ہوتا ہے۔

عرضی کرنا: عرضی دینا، عرضی روانہ کرنا، اردو، مصدر، متروک۔

محل صراحت: یہ روانہ ہوئے اور جے پور کے کوہستان میں جا کر ہم خیر و عافیت ہوئی وہاں سے عرضی کی کہ جب تک نشان اقبال ادھر کی ہوا میں نہ لہرائے گا کھلنا اس عقدے کا دشوار ہو۔ (دربار اکبری صفحہ ۲۸۶)

قول فیصل: اس کی تکمیلی صورت (عرضی کر دینا) بھی رائج تھی جیسے۔۔ اس نے حکام کو عرضی بھیج دیا اور سب گناہ سازش کو صفت ناروا ڈالا۔ جواب میں عرض کیا کہ یہاں تھا بہی مگر قضائے سعادت یاوری سے محروم رکھا۔ (دربار اکبری صفحہ ۳۰۸)

عرضی گزرانا: تحریری درخواست دینا، اردو، مصدر، متروک۔

محل فصیح: یہاں تک کہ بادشاہ کے حضور میں اس مضمون کی عرضی گزرانی کہ خانہ زاد بسبب پیرانہ سالی و علالت قابل بجا آوری خدمت نہ رہا۔ (حیات تسلیم)

عرضی گزرنا: نالش ہونا، دعویٰ ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

فارسی کیسی وہ ہندی بھی نہیں پڑھ سکتے
سیر دیکھو مری عرضی عربی میں گزری (امیر)

قول فیصل: اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہو۔

تحریر یار نے نہ پڑھی میری عرض کی
رکھے ہی رکھے طاق پہ عرضی گزر گئی (امیر)

عرضی لکھنا: درخواست لکھنا، عرضی کا مضمون لکھنا، فصیح، رائج۔

نہیں پہرے اس نے عرضی لکھی
کہ خون سر انگشت سے بھر کی (شاہ اردو) (بحر)

عرضی لگانا: نالش کرنا، اردو، مصدر، متروک۔

لگائی عرضی عدالت میں مجھ پہ خوب کیا
ابھی تو تم نہ کرو گے کہاں کہاں فریاد (رند)

قول فیصل: اس کی تکمیلی صورت (عرضی لگا دینا) بھی رائج تھی۔

ہوگا جب کچھ عروج تیرا
صفی لکھنوی
عروج نجات کا کم سے گا

عروج ہونا: ف۔ رسوخ ہونا۔

(فقرہ) کچھ روز کے بیان میر صاحب کو عروج حاصل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عروج حاصل ہونا، کی مثال ہے نہ کہ عروج ہونا کی۔

عروس: (بفتح اول وضم دوم وواو معروف) دلھن، عربی، فصیح، رائج۔

کلی عروس صبح کا نہ جدا ہوا
انیس
یا نامہ ظفر سے لفافہ جدا ہوا

قول فیصل۔ فصیح نہیں جو زیادہ زبانوں پر ہے اس کی فارسی جمع عروساں ہے جو فصیح ہے

سبز بیلوں کے گھنے پتوں سے جا بجا سبز پوش
صفی
جس طرح آنچل عروسان چمن کے زیب دوش

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "اس کا اطلاق دولھا دولھن دونوں پر درست ہے لیکن دلھن ہی کا واسطے مستعمل ہے" سوائے دلھن کے دولھا کے لیے اس لفظ کا استعمال بالکل نہیں ہے۔

عروس الخطوط: خط کی ایک قسم، عربی تعلیم یافتہ طبقہ ۔ ۔ قریب بہ متروک

عروس الخطوط اور ثلث ورقاع
میر حسن
نسخ جلی شکل خط شعاع

عروسان باغ: (کنایۃً) پھول اور باغ کے نئے پودے، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی طرح عروسان چمن بھی استعمال ہوا ہے۔

ہر طرف باغ میں کھلنے لگے غنچے چٹ پٹ
رشید
اٹھ گئے سارے عروسان چمن کے گھونگھٹ

عروسانہ: ۔ دلھن کی طرح، دلھن کے طریقے سے، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ حسینان چمن عروسانہ آرائش و انداز کے ساتھ چاروں طرف کو گلگشت ہیں۔ باغ نمونۂ جنت بنا ہوا ہے۔

عروسیِ تاک: ۔ کنایۃً، شراب، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

عروسی: ۔ شادی، بیاہ، نکاح، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ع شادی سے کب عجب ہے عروسی مراد ہو۔ سودا

عروض: ۔ (بضم اول ودوم) ظاہر ہونا، حادث ہونا، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ بولتا ہے۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

عروض: (بالفتح) مکہ معظمہ کا نام بیت اللہ کعبۃ اللہ، کعبہ، عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عروض: ۔ (بالفتح) ہر بیت کے مصرع اول کے آخری جز کا نام۔ عربی، مذکر، عروضیوں کی اصطلاح

عروض: (عربی۔ بفتح اول وضم دوم صحیح، بضم اول غلط ہے) ایک مشہور علم کا نام جس میں نظم کے وزن کے قواعد مذکور ہوتے ہیں اور ذکر بحور و اوزان کے ارکان اور زحافات کا ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شعر سب ہوتی ہے شاعر کو ضرورت اس کی
داغ
گر عروض اس نے پڑھا ہو وہ سخن داں

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "چونکہ خلیل بن احمد کو کعبۃ اللہ میں اس علم کا الہام ہوا اس وجہ سے تیمناً و تبرکاً یہ نام رکھا گیا کیونکہ عروض کے معنی کعبہ کے ہیں"

عالی جناب چودھری سید حسن کاظم صاحب المتخلص بہ عروض رئیس رکسواں ضلع الہ آباد جو محقق فن اور مستند شاعر ہیں خصوصیت سے علم عروض میں آپ کو مکمل دستگاہ حاصل ہے۔ آپ کی پرسکون زندگی ان تعلقہ داروں اور زمینداروں سے بسر کرنے والوں کے لیے قابل صد رشک اس لیے ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ سے زیادہ حصہ علم عروض کی تحقیق و تدوین میں صرف کیا چنانچہ آپ کی ایک غیر مطبوعہ تصنیف جو یقیناً اس فن کی ایک شاہکار ضرورت ہے اور جس کا نام "سراج العروض" ہے یہ کتاب تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے جناب مولف موصوف اس کے چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں خدا کرے جلد سے جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آجائے۔ میری فرمائش پر موصوف نے ایک رسالہ علم عروض پر لکھا ہے جو موصوف ہی کی کتاب سراج العروض سے ماخوذ ہے ذیل میں وہ پورا رسالہ درج کیا جاتا ہے۔

رسالۂ عروض

عروض۔ (عین وراء کے پیش کے ساتھ) عرض کی جمع ہے جس کے معنی عارض ہونا کے ہیں مگر اصطلاحی معنی وزن کے پیمانے سے شعر کے موزوں یا ناموزوں پرکھنے کے ہیں۔ وزن کے پیمانے ارکان ہیں۔ جو حروف ساکن و متحرک سے مرکب ہیں۔ حروف ساکن و متحرک کے اقسام صرف چھ ہیں گو بعد کے

عروضیوں نے اور بھی قسمیں وضع کی ہیں مگر ان کی ضرورت نہیں کیونکہ یہی قسمیں کافی ہیں۔ وہ چھ اقسام یہ ہیں:

(۱) سبب خفیف:۔ وہ کلمہ دو حرفی ہے جس کا اول متحرک اور دوم ساکن ہو۔ جیسے کب، دل

(۲) سبب ثقیل:۔ وہ کلمہ دو حرفی ہے جس کے اول و دوم دونوں متحرک ہوں جیسے ہمہ تجربہ اٹھائے ہوئے یا غم دل میں میم غم کی اضافت کے سبب سے متحرک واقع ہوا ہے یعنی غمِ۔

(۳) وتد مجموع یا مقرون:۔ وہ کلمہ سہ حرفی ہے جس کے اول و دوم متحرک اور سوم ساکن ہو جیسے وفا، جفا۔

(۴) وتد مفروق:۔ وہ کلمہ سہ حرفی ہے جس کا اول متحرک دوم ساکن سوم متحرک ہو جیسے لاد بتخفیف ہائے ہوز یا رنج دل میں جیم رنج اضافت سے متحرک ہے یعنی رنجِ۔

(۵) فاصلہ صغریٰ:۔ وہ کلمہ چار حرفی ہو جس کے اول و دوم و سوم متحرک ہوں اور چہارم ساکن ہو جیسے برکت و عظمت بحرکت حرف دوم یا غضب غم بترکیب اضافی

(۶) فاصلہ کبریٰ:۔ وہ کلمہ پنج حرفی ہو جس کے اول و دوم و سوم و چہارم متحرک ہوں اور پنجم ساکن ہو۔ جیسے [illegible] بہ نون تنوین یا غضب الم بترکیب اضافی۔

اسباب۔ اوتاد۔ فواصل کی مدد سے تقطیع کے لیے ارکان بنائے جاتے ہیں جن کی تشریح یہ ہے۔

(۱) مفاعیلن ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے۔
(۲) فاعلاتن کے اول و آخر میں سبب خفیف اور درمیان میں وتد مجموع ہے۔ (۳) مستفعلن کی ابتدا میں دو سبب خفیف اور آخر میں ایک وتد مجموع ہے۔ (۴) مفاعلتن ایک وتد مجموع اور ایک فاصلہ صغریٰ کا مجموعہ ہے۔
(۵) متفاعلن ایک فاصلہ صغریٰ اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہے (۶) فعولن میں ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف ہے۔ (۷) فاعلن میں ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے۔ (۸) مفعولات میں پہلے دو سبب خفیف اور آخر میں ایک وتد مفروق ہے۔

مندرجہ سابق آٹھ ارکان متصل ہیں اور دو ارکان منفصل ہیں جو لکھے جاتے ہیں:

(۹) فاع لاتن کی ابتدا میں ایک وتد مفروق اور آخر میں دو سبب خفیف ہیں۔ (۱۰) مس تفع لن کے اول و آخر میں ایک ایک سبب خفیف اور درمیان میں ایک وتد مفروق ہے۔

انھیں دس ارکان سے بحروں کے وزن بنائے گئے ہیں۔ موجد علم عروض خلیل ابن احمد ہے جس نے مکہ میں اس علم کو وضع کیا۔ یہ سابق میں لکھے ہوئے سات ارکان سے ایک رکنی بحریں وضع ہوئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

مفاعیلن سے بحر ہزج فاعلاتن سے بحر رمل مستفعلن سے بحر رجز متفاعلن سے بحر کامل مفاعلتن سے بحر وافر فعولن سے بحر متقارب فاعلن سے بحر متدارک بنتی ہیں صرف مفعولات سے کوئی بحر نہیں بنتی بلکہ یہ مرکب بحروں کے ساتھ مستعمل ہوا ہے جس کا ذکر آئندہ ہوگا۔ بحریں اردو میں مثمن مسدس، مربع اور مثنیٰ استعمال ہوتی ہیں۔ مثمن کے پورے شعر میں آٹھ بار مسدس میں چھ بار، مربع میں چار بار اور مثنیٰ میں دو بار ارکان آتے ہیں۔

ارکان زحاف کی (جس کی تفصیل آئندہ بیان کی جائیگی) وجہ سے اگر کوئی تغیر واقع نہ ہو تو اس کو بحر سالم کہتے ہیں۔ ورنہ جس زحاف کی وجہ سے تغیر واقع ہوا ہے، اوسی کے نام سے منسوب ہوتی ہے۔ ایک رکنی سات بحروں کا سابق میں ذکر ہو چکا ہے۔ اب دو رکنی بحروں کے متعلق جو دو ارکان سے مرکب ہیں۔ بیان ہوگا۔

بحر مضارع مفاعیلن۔ فاع لاتن بحر مجتث مس تفع لن فاعلاتن بحر منسرح مستفعلن مفعولاتُ بحر بسیط مستفعلن فاعلن بحر مدید فاعلاتن، فاعلن مقتضب مفعولاتُ مستفعلن بحر طویل فعولن مفاعیلن سے بنتی ہیں۔ موجودہ بحریں مثمن وضع ہوئی ہیں اس لیے دو رکنی بحروں کے ہر مصرعہ میں بھی ارکان دو بار آئیں گے اور ایک رکنی بحروں میں ہر رکن چار بار آئے گا۔ مزید تشریح یہ ہے۔

(۱) ہزج مثمن سالم۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن
(۲) رمل مثمن سالم۔ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن
(۳) رجز مثمن سالم۔ مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن۔
(۴) کامل مثمن سالم۔ متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن
(۵) وافر مثمن سالم۔ مفاعلتن، مفاعلتن، مفاعلتن، مفاعلتن
(۶) متقارب مثمن سالم۔ فعولن، فعولن، فعولن، فعولن۔
(۷) متدارک مثمن سالم۔ فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن
(۸) مضارع مثمن سالم۔ مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن۔
(۹) مجتث مثمن سالم۔ مس تفع لن، فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن۔
(۱۰) منسرح مثمن سالم۔ مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ
(۱۱) مقتضب مثمن سالم۔ مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن۔
(۱۲) بسیط مثمن سالم۔ مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن۔
(۱۳) مدید مثمن سالم۔ فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن
(۱۴) طویل مثمن سالم۔ فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن۔

مثمن بحروں میں باقی پانچ بحریں مسدس وضع ہوئی ہیں جو یہ ہیں۔

(۱۵) سریع مسدس سالم۔ مستفعلن، مستفعلن، مفعولاتُ
(۱۶) خفیف مسدس سالم۔ فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن۔

(۱۷) قریب مسدس سالم - مفاعیلن، مفاعیلن، فاع لاتن۔
(۱۸) جدید مسدس سالم - فاع لاتن، فاع لاتن، مستفعلن
(۱۹) مشاکل مسدس سالم - فاع لاتن، مفاعیلن، مفاعیلن۔

ان بحروں میں سالم ارکان آئے ہیں۔ عروضیوں نے انھیں ارکان کو زحافات کے ذریعے گھٹایا یا بڑھایا ہے جس سے ہر بحر سے بہت سی بحریں بن گئی ہیں جو مذکورہ بحروں کے ساتھ زحافات کے ناموں سے منسوب ہوتی ہیں۔ اردو میں مدید، طویل، مقتضب، جدید، قریب، مشاکل یہ چھ بحریں رائج نہیں ہیں اور رمل، مضارع، مجتث، منسرح، بسیط، سریع، خفیف، سالم بحریں علاوہ طبائع اہل ملک ہونے کی وجہ سے رواج نہیں پا سکیں۔ ان کی بحور مزاحف البتہ رائج ہیں چونکہ بحر بسیط کے وسط میں زحاف اذالہ جائز نہیں ہے اور اکثر مصرعوں کے وسط میں فاعلاتن کے وزن پر بھی مصرعے ہوتے ہیں اس لئے بسیط سے عروضی اجتناب کرتے ہیں۔ ایسے مصرعوں کو بحر منسرح میں داخل کر دیتے ہیں جہاں فاعلاتن مطوی مفعولات سے مقابل ہے اور تقطیع کے قاعدے کے مطابق ساکن دوم کو متحرک تسلیم کر لیتے ہیں اس لئے بحر منسرح ہی سے اردو کے شاعر اس بحر کو متعلق رکھتے ہیں اور بحر بسیط کو ترک کر دیتے ہیں چنانچہ مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن میں فاعلن کو سالم رکن نہیں قرار دیتے بلکہ مفعولات سے مطوی ملفوظ بنا لیتے ہیں جس کی تشریح آئندہ بیان بحور میں ہوگی۔ قبل ذکر بحور زحاف کے متعلق بیان کیا جاتا ہے مگر صرف انھیں زحافوں کا ذکر ہوگا جو اردو بحروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ زحف کے معنی دور گرنے کے ہیں۔ چنانچہ سہم الزاحف فی ... دور گرے ہوئے تیر کو کہتے ہیں مگر اصطلاح میں ان تغیرات کو کہتے ہیں جو ارکان سالم میں واقع ہوں گے ان میں کمی بیشی لاتے ہیں یہ سالم ارکان میں تین طرح سے آتے ہیں

(۱) سالم ارکان کے حروف کو گھٹا دیتے ہیں جیسے فاعلاتن میں اگر زحاف حذف واقع ہوا تو سبب خفیف رکن آخر ساقط ہوگیا اور فاعلا باقی رہا پھر اس کو فاعلن سے تبدیل کر لیا۔ فاعلن کو محذوف کہتے ہیں۔

(۲) سالم ارکان میں حروف بڑھا دیتے ہیں جیسے فاعلاتن سے فاعلاتان زحاف تسبیغ واقع ہے بن گیا۔ رکن مزاحف یعنی فاعلاتان کو مسبغ کہتے ہیں۔

(۳) سالم یا مزاحف ارکان میں حرف متحرک کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے فعلاتن کے تین متحرک اول کے درمیانی حرف کو زحاف تسکین سے ساکن کر کے مفعولن میں تبدیل کر لیا۔ چونکہ فاعلاتن کو زحاف خبن سے سبب اول کے حرف دوم کو گرا کے فعلاتن کیا جو مخبون کہلایا پھر زحاف تسکین سے فعلاتن کے عین کو ساکن کیا اور مفعولن بنا لیا چنانچہ اس کو مخبون مسکن کہیں گے۔ ایک رکن میں تین تغیر سے زیادہ نہیں ہو سکتے جن ارکان میں ایک تغیر ہو اس کو مفرد اور جن میں دو تین زحاف کا عمل ہو انھیں مرکب کہتے ہیں۔ زحاف کی جمع الجمع زحافات ہے۔ اب ان زحاف کا اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے جو اردو بحروں میں مستعمل ہیں۔ عروضی اصل کو رکن سالم اور فرع کو رکن مزاحف قرار دیتے ہیں گویا اصل جڑ ہے۔ فرع اس کی شاخیں ہیں اصل کی جمع اصول اور فرع کی جمع فروع ہے۔ رکن سالم شعر میں ہر جگہ واقع ہوتے ہیں مگر فروع کے لیے مقامات معین ہیں جن کا جاننا طالب علم عروض کے لیے ضروری ہوتا ہے ورنہ بحروں کے اوزان غلط بن جاتے ہیں جن پر شعر کہنا درست نہیں سمجھا جاتا۔ شعر میں ہر رکن کے نام بھی الگ الگ قرار دے دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو چنانچہ شعر کے اجزا اس طرح تقسیم کئے گئے ہیں۔ وزن مثمن میں دو حشو ہر مصرع میں ہوتے ہیں اور مسدس کے مصرعہ میں ایک حشو ہوتا ہے۔ مربع میں حشو نہیں آتا تشریح یہ ہو۔

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن
صدر حشو حشو عروض ابتدا حشو
فعولن فعولن۔
حشو ضرب

یہ وزن مثمن ہے اسی طرح وزن مسدس کے متعلق بھی سمجھنا چاہئے۔ مفاعیلن رکن سالم کی یہ فروع ہیں۔

(۱) مفاعلن مقبوض۔ شعر کے ہر رکن میں واقع ہوتا ہے (۲) مفاعیلُ (بضم لام) مکفوف۔ یہ صدر و ابتدا و حشو میں آتا ہے۔ (۳) مفعولن۔ اخرم یہ صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہے۔ (۴) مفعولُ (بضم لام) اخرب یہ صدر و ابتدا میں آتا ہے۔ (۵) فاعلن اشتر یہ صدر و ابتدا میں آتا ہے۔ (۶) فعولن محذوف یہ عروض و ضرب میں آتا ہے۔ (۷) مفاعیل (بسکون لام) مقصور یہ عروض و ضرب کے لیے خاص ہے (۸) فعولْ (بسکون لام) ابتر یہ بھی عروض و ضرب کے متعلق ہے (۹) فعَل (بفتح عین و سکون لام) مجبوب۔ یہ بھی عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے (۱۰) فاع (بسکون عین) مجبوب ازل۔ یہ بھی عروض و ضرب سے تعلق رکھتا ہے۔ (۱۱) فَع (بسکون عین) ابتر یا مجبوب مجبوب یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ (۱۲) مفعولن مجبوب یا مخنق یہ حشو و عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ زحاف تخنیق کا عمل اس طرح واقع ہوتا ہے کہ جب دو رکنوں میں تین متحرک متوالی جمع ہوں تو درمیانی حرف کو

ساکن کرکے رکن اول کے حرف متحرک سے اس حرف ساکن کو ملا دیتے ہیں پھر اسے مروجہ رکن میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے مفعول مفاعیلن میں تین حروف پے در پے آئے ہیں ان میں میم مفاعیلن کو ساکن کرکے لام مفعول سے ملا دیا تو یہ مفعولم فاعیلن ہو گئے پھر انھیں مفعولن مفعولن میں تبدیل کر لیا اسی عمل کا نام تخنیق یا تخنیق ہے اور رکن مزاحف کو مخنق یا مخنوق کہتے ہیں اس کا عمل تسکین اوسط سے مختلف ہے۔ ن اگر صدر و ابتدا میں واقع ہوتا ہو تو اس کو اخرم کہتے ہیں اور یہ صدر و ابتدا کے علاوہ ہر جگہ آتا ہے۔

(۳) مفاعیلان مسبغ۔ یہ عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہو۔ یہ سبب خفیف کے درمیان میں ایک حرف زیادہ کرنے سے بنا ہے لیکن اگر وتد مجموع کے آخر کے پہلے کوئی حشو بڑھایا جائے تو اس کا نام اذالہ ہوگا رکن مزاحف کو مذال کہیں گے۔

(۴) مفاعلان مقبوض مذال یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔

(۵) فعولان محذوف مسبغ۔ یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ فاعلاتن کی یہ فرعیں ہیں۔

(۱) فعلاتن بہ کسرۂ عین مخبون یہ صدر و ابتدا حشو عروض و ضرب ہر جگہ آتا ہے۔ (۲) فعلاتن (بسکون عین) مخبون مسکن یہ بھی شعر کے ہر رکن میں واقع ہوتا ہے۔ (۳) فاعلاتُ (بضم تا) مکفوف یہ صدر و ابتدا و حشو میں آتا ہے۔ (۴) فعلاتُ (بکسر عین بضم تا) مشکول یہ صدر و ابتدا میں واقع ہوتا ہے (۵) فاعلن محذوف یہ عروض و ضرب کے لیے خاص ہے (۶) فعلن (بسکون عین) مقطوع یا ابتر یہ عروض و [ضرب] میں آتا ہے۔ (۷) مفعولن مشعث یہ عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے (۸) فاعلان یا فاعلاتْ (بسکون حرف آخر) مقصور یہ عروض و ضرب سے متعلق ہے۔ (۹) فعْلن بسکون عین مجحوف یہ عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہو۔ (۱۰) فَعَلْ (بہ حرکت عین و سکون لام) مربوع یہ عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہے (۱۱) فعلانْ یا فعلاتْ (بہ کسرہ عین و سکون حرف آخر مخبون) مقصور یہ عروض و ضرب میں آتا ہے۔ (۱۲) فعلان بسکون عین ابتر مسبغ۔ یہ عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ (۱۳) فاع (بسکون عین) مجحوف مسبغ۔ یہ بھی رکن آخر میں آتا ہو (۱۴) فعِل بکسر عین مخبون محذوف یہ عروض و ضرب میں آتا ہو مستفعلن کی فرعیں یہ ہیں

(۱) مفاعلن مخبون صدر و ابتدا و حشو و عروض و ضرب سب جگہ آتا ہو۔ (۲) مفتعلن مطوی یہ بھی صدر و ابتدا عروض و ضرب و حشو سب جگہ آتا ہے (۳) مفعولن مطوی مسکن عروض و ضرب کے علاوہ ہر جگہ واقع ہوتا ہے (۴) مفعولن مقطوع عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے۔ (۵) مفاعلان مذال یہ عروض و ضرب میں آتا ہے (۶) مستفعلان مذال یہ عروض ضرب سے متعلق ہے

(۷) مفتعلان مطوی مذال یہ بھی عروض ضرب سے متعلق ہو (۸) فاعلن مرفوع یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہو (۹) فاعلان مرفوع مذال۔ یہ عروض و ضرب سے متعلق ہے

(۱۰) فع بسکون عین احذ و محذوف یہ بھی عروض ضرب کے لئے ہو (۱۱) فاع بسکون عین احذ مقصور یہ بھی عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہو۔ مفعولاتُ (بضم تا) کی فرعیں یہ ہیں۔

(۱) مفاعیلُ (بضم لام) یا فعولاتُ (بضم تا) مخبون یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہو (۲) فاعلاتُ (بضم تا) مطوی۔ یہ بھی شعر کے ہر رکن میں آتا ہو (۳) فعلاتُ (بفتح عین و ضم تا) مخبون یہ بھی بیت میں ہر جگہ واقع ہوتا ہے (۴) مفعولانْ یا مفعولاتْ (بوقف حرف آخر) موقوف یہ بیت کے رکن آخر کے لیے مخصوص ہو (۵) فاعلان یا فاعلاتْ (بسکون حرف آخر) مطوی موقوف یہ بھی عروض و ضرب میں آتا ہے (۶) فاع مجدوع یہ رکن آخر میں واقع ہوتا ہے۔ (۷) فع (بسکون عین) منحور یہ بھی عروض و ضرب سے متعلق ہو (۸) مفعولن مکشوف مخبون یہ بھی رکن آخر سے متعلق ہے (۹) فاعلن مطوی مکشوف۔ عروض و ضرب میں آتا ہو لیکن بعض اس کو حشو میں بھی لانا جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ بحر منسرح مثمن کے وسط میں بھی آتا ہو جو مستند عروضیوں کے نزدیک درمیان میں نہیں بلکہ رکن آخر میں سمجھا جاتا ہے اور اس بحر کو مثمن نہیں بلکہ مضاعف المشطور قرار دیتے ہیں۔ اس طور سے فاعلن عروض و ضرب میں واقع ہو جاتا ہے مشطور کے معنی نصف کیا ہوا کے ہیں اس طور سے مثمن کے نصف کو مشطور کہتے ہیں۔

متفاعلن کے فروع یہ ہیں۔

(۱) مستفعلن مضمر یہ بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۲) مفاعلن موقوص۔ یہ بھی بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۳) مفتعلن مخزول۔ یہ بھی بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۴) متفاعلان مذال۔ یہ بیت کے رکن آخر کے لیے مخصوص ہے۔

مفاعلتن کی یہ فرعیں ہیں۔

(۱) مفاعیلن معصوب یا اعصب۔ یہ بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۲) مفاعلتان مسبغ۔ یہ بیت میں آخر رکن کے لیے مخصوص ہو۔

فعولن کی فرعیں یہ ہیں۔

(۱) فعولُ (بضم لام) مقبوض یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہے (۲) فعْلن (بسکون عین) اثلم یہ صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہو (۳) فعْلن (بسکون عین)

مجتث یہ دو رکنوں میں تین حروف متحرک متوالی کے
جمع ہونے کے بعد حرف اوسط کو ساکن کر کے حرف متحرک
سابق میں شامل کرنے سے بنتا ہے یعنی فعولُ فعولن
میں فائے فعولن کو ساکن کر کے لام فعولُ میں شامل
کر دیا تو عولن باقی بچا جس کو فعلن (بسکون عین) سے
تبدیل کر لیا۔ یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہے (۲) فعولُ
یا فاعُ (بسکون حرف اوسط و حرکت حرف آخر)
اثرم یہ صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہے (۳) فعلُ یا
فاعُ (بسکون حرف اوسط و بحرکت حرف آخر)
مقبوض مجتث یہ بیت کے ہر رکن سے تعلق رکھتا ہے۔
(۴) فعولْ (بسکون لام) مقصور۔ یہ بیت کے آخر رکن
سے متعلق ہے (۵) فعَل (بحرکت عین و سکون لام)
محذوف۔ یہ عروض و ضرب کے لیے خاص ہے (۶) فعْ
(بسکون عین) ابتر یا محذوف مجتث یہ مصرعہ کے آخر
رکن کے لیے مخصوص ہے۔ (۷) فاعْ (بسکون عین)
مجتث مقصور۔ یہ بھی مصرعوں کے آخر میں واقع ہوتا
ہے (۸) فعولانْ مسبغ یہ مصرعوں کے رکن آخر کے
لیے مخصوص ہے (۹) فعلانْ (بسکون عین) مجتث مسبغ
یہ رکن آخر میں واقع ہوتا ہے۔

فاعلن کی یہ فرعیں ہیں۔

(۱) فعِلن (بکسر عین) مخبون۔ یہ بیت کے ہر رکن میں
آتا ہے (۲) فعْلن (بسکون عین) مقطوع۔ یہ
عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے (۳) فعلن (بسکون عین)
مخبون مسکن۔ یہ عروض و ضرب کے علاوہ بیت
کے ہر رکن سے متعلق ہے (۴) فعَل (بفتح عین و سکون
لام) محذوف یا مخذوع۔ یہ زیادہ تر عروض و ضرب
کے لئے مخصوص ہے (۵) فعْ (بسکون عین) احذ یا
محذوذ۔ یہ بھی عروض و ضرب سے خصوصیت
رکھتا ہے (۶) فاعلانْ مذال۔ یہ بیت کے رکن
آخر کے لیے مخصوص ہے (۷) فعلان (بحرکت عین)
مخبون مذال یہ بھی مصرعوں کے رکن آخر سے متعلق ہے
(۸) فعلان (بسکون عین) مقطوع مذال یا مخبون
مسکن مذال یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے
(۹) فاعْ یا فعولْ (بسکون حرف دوم و بسکون آخر)
احذ مسبغ یہ بھی مصرعوں کے آخر رکن میں آتا ہے
(۱۰) فعول (بسکون لام) مقطوع مخبون مذال یا احذ
مخبون یہ بھی عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہے

فاع لاتن منفصل کے فروع یہ ہیں (۱) فاع لاتُ
(بضم تا) مکفوف یہ صدر و ابتدا و حشو ہر جگہ آتا
ہے (۲) فاع لان یا فاع لات (بسکون حرف آخر)
مقصور یہ عروض و ضرب سے متعلق ہے فاع لن محذوف
یہ عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے (۴) فاع (بسکون
آخر) مسلوخ یا مجبوب موقوف۔ یہ شعر میں آخر
رکن کے لئے مخصوص ہے (۵) فعْ (بسکون آخر)
مطموس یا مجبوب مکسوف۔ یہ بھی عروض و ضرب
میں آتا ہے (۶) فعْلن (بسکون عین) محذوف
مقصور یہ بھی عروض و ضرب کے لئے خاص ہے۔

مس تفع لن کے فروع یہ ہیں۔

(۱) مفاع لن مخبون۔ یہ بیت میں ہر جگہ آتا ہے
(۲) مس تفعلُ (بضم لام) مکفوف۔ یہ بھی بیت میں
ہر جگہ آتا ہے (۳) مفاعلُ (بضم لام) مشکول۔
یہ صدر و ابتدا میں آتا ہے (۴) مس تفع لان مسبغ
یہ رکن آخر کے لیے مصرعوں میں مخصوص ہے (۵)
مفاع لان مخبون مسبغ۔ یہ عروض ضرب میں آتا ہے
(۶) فعولن مخبون مقصور فعولن یہ بھی عروض و
ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ تقطیع میں حروف مکتوبی
جو ملفوظ نہیں ہوتے وہ محسوب نہیں ہوتے جیسے الف
یائے فی قصی یا الف لام۔ رفیع الشان وغیرہ
اور وہ حروف ملفوظی جو مکتوب نہیں ہوتے وہ
تقطیع میں محسوب ہوتے ہیں جیسے۔

مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا
ناسخ

میں آفتاب کی ب کے بعد اشباع کی وجہ سے ی کی
آواز کا بھی اضافہ ہوتا ہے جو مکتوب نہیں ہے اس
لیے یہ تقطیع میں آفتابے تحریر ہوگا یونہی اس
مشہور شعر میں۔

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کے
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

میں نالہ کے بعد ی کی آواز بھی پیدا ہو جاتی ہے
جو تقطیع میں شمار ہوگی اور سلسلہ میں واؤ بھی تقطیع
میں لکھا جائے گا اسی طرح حرف مدہ دو حرفوں کے
برابر باعتبار صوت سمجھا جائے گا حالانکہ ایک
ہی حرف لکھا جاتا ہے جیسے شعر ناسخ مرقومہ سابق
میں آفتاب کے الف میں مد کی وجہ سے دو
آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے تقطیع میں دو
الف تحریر ہوں گے۔ اسی طرح حرف مشدد میں بھی
دو حرف تصور ہوں گے جیسے۔

مانگا کاغذ و دوات و خامہ
لکھا گلچیں کے نام نامہ
نسیم لکھنوی

میں لکھا کا ک مشدد ہونے کی وجہ سے دو بار تقطیع
میں لکھا جائے گا یونہی حروف ملفوظ التلفظ تحریر
میں دو ہوں گے مگر تقطیع میں ایک حرف شمار
ہوگا جیسے

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں رلائے کیوں
غالب

میں کیوں کی یا تقطیع میں نہ لکھی جائے گی بلکہ کوں
لکھا جائے گا یا جیسے۔

وہ مرے گھر سے گئے مجھ پہ خفا ہیں اس قدر اب

تقطیع یہ ہے :-

وہ مرے گھر فاعلاتن سے گئے مجھ فاعلاتن پہ خفا ہے فاعلاتن اس قدر اب فاعلاتن - واضح ہو کہ اردو میں بحر رمل سالم رائج نہیں ہے اور یہ وزن سالم ہونے کی وجہ سے یہ مصرعہ موزوں نہیں معلوم ہوتا۔ اگر اب کا لفظ مصرع سے نکال ڈالا جائے تو موزوں معلوم ہوگا لیکن رکن آخر سالم کے بدلے فاعلن محذوف ہو جائے گا یونہی اگر اب کے لفظ سے ابتدا کریں تو بحر رجز کا یوں استخراج ہوتا ہے

اب وہ مرے گھر سے گئے مجھ پہ خفا ہیں اس قدر

تقطیع یہ ہے :-

اب وہ مرے مستفعلن گھر سے گئے مستفعلن مجھ پہ خفا مستفعلن ہیں اس قدر مستفعلن - اسی طرح سے مفاعلن اور مفاعلتن میں وتد مجموع اور فاصلہ صغریٰ میں تقدم و تاخر کا فرق ہے چنانچہ یہ دائرہ مؤتلفہ سے وضع کی گئی ہے۔
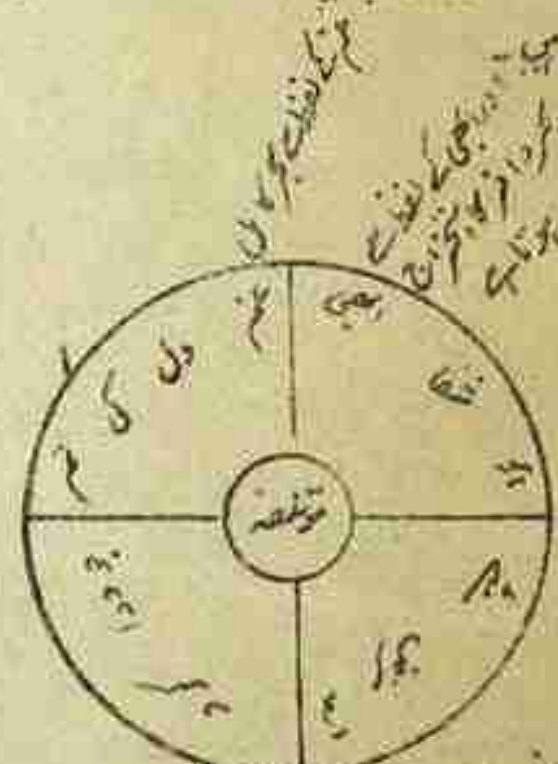
لفظ غم سے یوں بحر کامل نکالی گئی ہے۔

غم دل کی تم بجو دا اگر تو مرض سے ہو شفا ابھی۔

تقطیع یہ ہے :-

غم دل کی تم متفاعلن بجو دا اگر متفاعلن تو مرض سے ہو متفاعلن شفا ابھی متفاعلن اور

اگر ابھی کے لفظ سے ابتدا کی جائے تو بحر وافر یوں بن جائے گی۔

ابھی غم دل کی تم بجو دا اگر تو مرض سے ہو شفا۔

تقطیع یہ ہے۔

ابی غم دل مفاعلتن کی تم بجو دوا مفاعلتن گر تو م رض مفاعلتن سے ہو شفا مفاعلتن۔

اسی طرح بحر متقارب اور متدارک وتد مجموع اور سبب خفیف کے تقدم و تاخر سے دائرہ متفقہ سے نکالی گئی ہیں۔

گلوں کے لفظ سے بحر متقارب یوں نکلی ہے۔

خ گلوں کے رخوں پر لگا ہے لہو کیا

تقطیع یہ ہے :

گلو کے فعولن رخو پر فعولن لگا ہے فعولن لہو کا فعولن۔ اور کیا کے لفظ سے بحر متدارک یوں بنا دی

ع کیا گلوں کے رخوں پر لگا ہے لہو۔

تقطیع یہ ہے۔

کا گلو فاعلن کے رخو فاعلن پر لگا فاعلن ہے لہو فاعلن۔
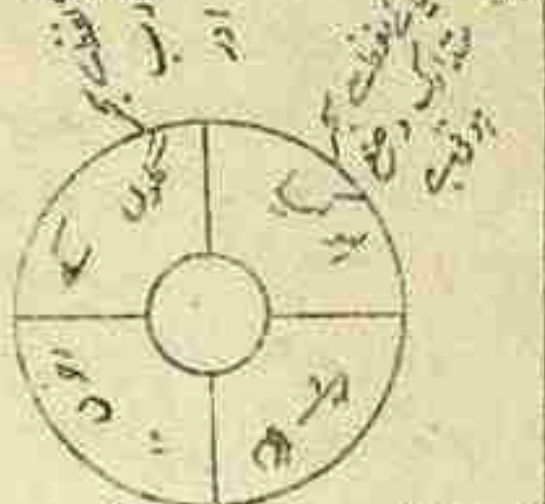
ان دوائر کے علاوہ کچھ اور دائرہ اور دوسرے بحور سے متعلق ہیں مگر چونکہ اس لیے اردو والوں کا ذکر یہاں نہیں کیا جاتا۔

اب اردو کی مروجہ بحروں کا ذکر کیا جاتا ہے آخر رکن میں ایک حرف کے علاوہ دوسرے حروف کے ساتھ

تسبیغ لانا خلاف قاعدہ ہے گو بعض اساتذہ نے پابندی نہیں کی ہے۔

بحر ہزج مثمن سالم الارکان

وزن :- مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

چلا ہے اے دل راحت طلب کیا شادماں ہو کر
زمیں کوئے جاناں رنج دے گی آسماں ہو کر (ذوق)

بحر ہزج مثمن مسبغ :-

وزن :- مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان

یہ کیفیت اسے ملتی ہے جو جس کے مقدر میں
مے الفت نہ خم میں ہے نہ شیشے میں نہ ساغر میں (آتش)

بحر ہزج مثمن مقبوض

وزن - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

ع اٹھے جو بزم یار سے تو درد نے بٹھا دیا (کلام لکھنؤ)

بحر ہزج مثمن مقبوض مسبغ۔

وزن - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان

ع کسی کا تیر ہی یاد میں تڑپ کے کھینچیں فغاں کہاں تک

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب

وزن - مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

دل عشق کی تعمیری کے اے بندہ نواز آیا
مر مر کے جیا پھر بھی جانا نہ باز آیا (سحر لکھنؤی)

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب مسبغ

وزن - مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلان

ہم خواب میں واں پہنچے تیرا سے بچتے ہیں
وہ نیند سے چونک اٹھے تقدیر کے بگڑے ہیں (تاسخ)

بحر :- ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف -

وزن - مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہم رونے پہ آ جائیں تو دنیا ہی بہا دیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

(ذوق دہلوی)

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مسبّغ
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان
ع سرخی نظر آتی ہے ترے تیغ جفا میں — عروض
بحر۔ ہزج مثمن اشتر مجبوب مقبوض
وزن۔ فاعلن مفاعیلن، فاعلن مفاعیلن

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا — غالب

بحر۔ ہزج مثمن اشتر مجبوب مقبوض مسبّغ
وزن۔ فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلان
ع یاد میں کسی کی ہم اشک غم بہاتے ہیں — عروض
بحر۔ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف
وزن۔ مفعولُ۔ مفاعلن، فعولن۔

جس دن سے جدا وہ رشک ماہ ہے
تاریک جہاں مجھے ہوا ہے — عروض

بحر۔ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف مسبّغ
وزن۔ مفعولُ مفاعلن فعولان۔

اس ابر میں یار سے جدا ہوں
بجلی کی طرح تڑپ رہا ہوں — ناسخ

رباعی کے اوزان مخصوص ہیں جو بحر ہزج سے متعلق ہیں یہ رودکی کی ایجاد کہی جاتی ہے۔ بارہ اوزان مفعولُ بضم لام اخرب سے شروع ہوتے ہیں اور بارہ اوزان کی ابتدا مفعولن سے ہوتی ہے یہاں مفعولن کا میم تخنیق سے تبدیل ہو کے آیا ہے اکثر عروضی اس پر اخرم کا دھوکا کھاتے ہیں حالانکہ یہ جانتے ہیں خرم خرب اور شتر صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہیں چونکہ چوبیس اوزان اصل ہیں ایک بحر اس لئے ان میں سے کسی چار وزن میں رباعی موزوں ہو سکتی ہے۔ بعض نے بارہ اوزان جو مفعولُ سے متعلق ہیں ان کا نام شجرہ اخرب اور بارہ اوزان جو مفعولن سے شروع ہوتے ہیں ان کا نام شجرہ اخرم رکھا ہے لیکن بقول الخبیر الوحید طوسی (جو بابا افضل خلیل ابن احمد کے شاگردوں میں سے ہیں) اول الذکر بارہ اوزان کا نام شجرہ غیر مجبق اور ثانی الذکر بارہ اوزان کا نام شجرہ مجبق ہے۔ شجرہ غیر مجبق اس وجہ سے کہا ہے کہ خرب چوبیس اوزان میں ظاہر ہوا ہے اس لئے خرب کی خصوصیت ختم ہو گئی پھر رکن اول مجبق سے شروع بھی نہیں ہوا چنانچہ شجرہ غیر مجبق کہنا نامناسب نہ ہوگا۔

رباعی کو ذوبیتی بھی دو بیتی اور عربی میں ترانہ کہتے ہیں۔ رباعی کے چار مصرعے بحر ہزج مثمن سے تعلق رکھتے ہیں جو قریب قریب یکساں ہیں اور رباعی کے کسی مصرعہ سے رباعی کے کل مصرعوں کے اوزان کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثال رباعی یہ ہو۔

شیطان نظر آیا مجھے کل سر راہ
دریافت کیا وزن رباعی ناگاہ
ہیئت کو جو دیکھا تو یہ کہنے لگا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ

اب چوبیس اوزان کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ پہلے شجرہ غیر مجبق پھر شجرہ مجبق کا ذکر ہوگا۔

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب۔
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعَل۔
ع ایمان گیا جان گئی دل بھی گیا۔ — کمال لکھنوی
بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف اہتم
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعول
ع وہ جان بھی مانگیں تو نہ انکار کریں — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب مجبق
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فَع
ع عالم تری قدرت کا تماشائی ہے — کمال

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف ازل
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فاع۔
ع بیدرد میں غلام ہی تمگر ہی آپ — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف عروض وضرب مجبوب۔
وزن۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فعَل
ع یہ لطف و عنایت ہے یا جور و ستم — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف دوم مکفوف عروض وضرب
وزن۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فعول ع
ع ہم درد و مصیبت میں دل سے ہیں شریک — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف دوم مجبق عروض وضرب مجبوب مجبق۔
وزن۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولن فع
ع دل پردہ نشینوں پہ چھپ کر آیا — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف دوم مجبق و عروض وضرب ازل
وزن۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولن فاع۔
ع وہ ناز سے آتے ہیں اے دل ہشیار — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب
وزن۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعَل
ع ہے شکل قضا کی اس کی ایک ایک ادا — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم
وزن۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعول۔
ع اب دل کا ہے غمگسار خود ناوک یار — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض مجبوب مجبق مکفوف
وزن۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلن فع
ع تقدیر بگاڑ پر جب آ جاتی ہے — کمال
بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض ازل

گنجے کو سر پر چڑھایا ہے تم نے
اڑ جائے گی ساری عزت تمہاری — محشر

عزت افزا:- عزت کا بڑھانے والا، آبرو اور شان میں اضافہ کرنے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مرے عزت افزا سلامت رہو تم
ہے جب تک دلاور بزم کرا کب — [illegible] لکھنوی

عزت افزائی:- عزت بڑھانا، توقیر بڑھانا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

عزیز نفس ہے کسی کا اسے ملحوظ ہی ہیں
لے اس بو الہوسی کو تقاضا عزت افزائی — محشر لکھنوی

عزت افزائی کرنا:- قدر و منزلت بڑھانا، مرتبہ زیادہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ نے مشاعرے میں اساتذہ کے بعد مجھ سے پڑھوا کے میری عزت افزائی تو کی لیکن میری غزل کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

عزت افزائی ہونا:- قدر و منزلت بڑھنا، مرتبہ زیادہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ماہ نو دیکھا تھا جن کو ہم نے عہد نظام
جن سے جاہ و مکنت کی عزت افزائی ہوا — جلیل

عزت بچانا:- آبرو بچانا، آبرو کی حفاظت کرنا، حرف نہ آنے دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نوکروں نے اس سے کہا کہ یہ کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ جمشید نے میری عزت بچائی۔ (طلسم ہوشربا)

عزت بخشنا:- آبرو عطا کرنا، معزز کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بخشنے کی جہاں میں تجھ کو عزت
موتی کی آب ہے صداقت — صفی لکھنوی

عزت بڑھنا:- آبرو زیادہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اتفاق آپس میں پیدا ہو تو جمعیت بڑھے
دل ملیں جب باہم دولت بڑھے عزت بڑھے — شفیق

قول فیصل۔ اس کا متعدی عزت بڑھانا بھی بولتے ہیں

عزت بڑھائی بھائی نے جانباز جلال کی — دبیر

عزت بگاڑنا:- آبرو ریزی کرنا، عزت اتارنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ وہ بہت اکڑتے تھے آج تکرار میں سر بازار میں نے پچاسوں گالیاں دے کے عزت بگاڑ دی۔

قول فیصل۔ عوام "آبرو بنانا" کے معنی میں "عزت بنانا" بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

عزت بیچنا:- آبرو کا سودا کرنا، بے غیرتی اختیار کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ڈر تو ہمیں اسی کا ہے کہ کوئی اندھا عزت بیچ کر روپے کے خریدار ہیں (دربار اکبری)

عزت جانا:- آبرو ختم ہونا، عزت کا باقی نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم غریبوں پہ آفت آئے گی
مفت عزت ہماری جائے گی — قلق

عزت خاک میں ملنا:- آبرو جاتی رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خاک میں ملتی ہو عزت روندتے ہیں ہم کو غیر
اس گلی سے بس ہماری خاک سے سر اٹھا — ناسخ

قول فیصل۔ اس کی متعدی صورت "عزت خاک میں ملا جانا" بھی صحیح و مستعمل ہے جیسے۔ اگر خدا نخواستہ تو جانشین بادشاہ کا ہوا کبھی رند یک ہمارا حال یکسو تو ان کی کرکری ہو اور عزت خاک میں ملا کے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل کسی کی آبرو لینے کے معنی پر عزت خاک میں ملا دینا بھی بولتے ہیں۔

عزت خدا کے ہاتھ ہے:- اللہ آبرو رکھے تو رکھے۔ اردو، فقرہ، فصیح، رائج۔

حسن میں بھی عزت و دولت خدا کے ہاتھ ہے
گل کو میرا ابن ملا تو شبنم عریاں رہ گیا — آتش

عزت دار:- صاحب عزت، با عزت، ذی مرتبہ، ممتاز، معزز، با عزت۔ عربی فارسی الفاظ، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان سب کا ایک تو وہ سامنے کھڑا ہے وہ البتہ عزت دار ہے اور تو سب تلی ہیں۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ خدا کے لیے بھی عزت دار استعمال ہوا ہے جو عام نہیں۔ جیسے وہ ایسا جلیل عزت دار اور حکیم کردگار ہے کہ جب موقع سزا اور تادیب کا ملاحظہ فرماتا ہے تو بہت سخت عذاب میں مبتلا کرتا ہے (دافع الخطائے اهل الکسام)

عزت داری:- آبرو برقرار رہنا۔ فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔

عزت داری کے جتنے ہوں کام
تو شوق سے ان کو دے سرانجام — صفی لکھنوی

عزت دارین:- دنیا اور عقبیٰ کی بزرگی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اے ہم نفسو عزت دارین یہاں ہے
سمجھے کہ یہیں قوم کی ہستی کا نشاں ہے — عزیز لکھنوی

عزت دینا:- آبرو بخشنا، معزز بنانا، ممتاز فرمانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گر نہ دے صاحب جوہر کو مقدر عزت
دہر میں فخر ہے بالغرض دنیا بے حرمت — ذوق

عزت ڈوبنا:- عزت کھونا، آبرو کھونا، اپنے کرتوتوں سے اپنا وقار ختم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم تمہیں ایسا نہیں سمجھتے تھے تمہارے

ایسے ہو کام ستم ہیں کہ خاندان بھر کی عزت ڈبو دی۔
قول فیصل۔ آبرو ڈوبنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

عزت ڈوبنا:۔ آبرو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ یہ جب ہی لڑکے اتنے ڈھیٹ ہو گئے۔ میں کہتا ہوں آم وہ کہتے ہیں املی۔ اب عزت ڈوبی۔ جان ہی پر بن آئی۔ (خانہ آباد)
قول فیصل۔ آبرو ڈوبنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

عزت رکھ لینا:۔ آبرو رکھ لینا، عزت بچا لینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جا کے اس بزم میں آ جاتی جو شامت کیسی
میرے اللہ نے رکھ لی مری عزت کیسی — داغ

عزت رکھنا:۔ کسی کی آبرو اور نیک نامی کو قائم رکھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عزت عرب کی رکھ گئے جعفر کے یادگار
تین چار شیر گر چھپے ہوئے شکار — انیس

عزت رہ جانا:۔ آبرو باقی رہ جانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

رہ گئی عزت خوشی کے سبب شکر ہے
زہر دیتا آسماں مجھ کو جو شربت مانگتا — آتش

عزت ریزی کرنا:۔ آبرو ریزی کرنا، اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

محل فصیح۔ انھوں نے فلاں کئی بھلے آدمیوں کی آبرو بگاڑی اور عزت ریزی کی۔ (محفوظات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ "آبرو ریزی کرنا" مستعمل ہے۔

عزت زیادہ کرنا:۔ آبرو بڑھانا، رتبے میں اضافہ کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مصحف خانے کی ان کی عزت زیادہ
تب وہ روز ہوتی تھی رخصت زیادہ (معراج العشاق) — انیس

عزت سے رکھنا:۔ آبرو کے ساتھ رکھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ بعضوں نے کہا کہ فرعون نے ان کو پرستندہ دایہ کو عزت سے گھر میں رکھا تھا۔ (خلاصۃ الانبیاء)

عزت کا ڈر رہنا:۔ آبرو جانے کا خوف رہنا، کا اندیشہ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نہیں اس کے کچھ دل میں خوف و خطر — آغا حسن نظم
نہ کچھ کا ڈر ہے نہ عزت کا ڈر (اندر سبھا)

عزت کا لاگو ہونا:۔ عزت کے پیچھے پڑنا، کسی کی آبرو مٹانے کا خواہاں ہونا۔ اردو، صرف۔ (منظور الاعلام)
قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

عزت کرنا:۔ بڑا ماننا، تعظیم و تکریم سے پیش آنا، ادب کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بچا خود کو سمجھتے عزت گر کرتا تھا کوئی
مر مرا کے فرعون سے آگے نکل آئے تھے ہم — حالی

عزت کو ڈرنا:۔ ایسے شخص سے بچنا جو بے عزتی کرے۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ ایسے بے غیرت کے منہ کون لگے سب اپنی عزت کو ڈرتے ہیں۔

عزت کھونا:۔ عزت کو اپنے ہاتھ سے دینا، خود اپنا وقار ختم کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ تینوں عیاروں نے کہا کہ او نالائق کیوں عزت عیاری کی ناحق کھوتے ہو ذلیل و رسوا ہوتے ہو اگر ہیں کہ دکھا دشمن نہ کرتا تو احوال معلوم ہوتا۔ (طلسم خیال سکندری)

عزت کے پیچھے پڑنا:۔ کسی کی آبرو مٹانے کے درپے ہونا۔ اردو، مستعمل، غیر فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ وہ کم بخت بڑا بدکردار اور کمینہ ہے ہمیشہ عزت دار لوگوں کی عزت کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔

عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے:۔ قول سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دنیا سبق یہ سیکھے بحث [illegible] نبی سے
عزت کی موت بہتر ذلت کی زندگی سے — (رضا لکھنوی (?))

عزت گنوانا:۔ آبرو کھو دینا، عزت کھو دینا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ میاں تم اتنے بڑے خاندان کی فرد ہوتے ہوئے کہاروں میں بیٹھ کے [illegible] خاندان کی عزت گنوا دی۔

عزت لینا:۔ آبرو اتارنا، غیر عورت کے ساتھ مباشرت کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ نواب شبیر الدولہ نے کسی منکوحہ عورت کی عزت لی اور اس کو اپنے گھر ڈال لیا تھا۔ (عہد رسیدہ (?))

عزت مآب:۔ ایک خطاب ہے جو انگریزی کا ترجمہ ہے بہت عزت والا۔ اردو، عربی، فصیح، رائج۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فصیح۔ تہذیب الخلق (?) کے ساتھ میں جلد عزت مآب بھی گویا اسی طرح [illegible] امراء ہی سے مخصوص ہو گیا۔

عزت مٹانا:۔ آبرو بگاڑنا، عزت باقی نہ رکھنا، عزت کھو دینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ قرآن نے ہوشیار کیا تھا [illegible] لگا۔ قرآن نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا، کیا [illegible]

تم سب نے عزت جیاری کی شان (طلسم خیال سکندری)

عزت ملنا: — توقیر ہونا، شرف حاصل ہونا، بزرگی ملنا، تعظیم و تکریم ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سو بار جسے عشق میں ذلت نہیں ملتی
ارباب وفا میں اسے عزت نہیں ملتی — عارف

عزت میں بٹا لگنا: — آبرو میں فرق آنا، جس منزل پر عزت ہو اس سے گھٹ جانا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

عزت میں لاکھ بٹا لگ جائے زر ہو حاصل
ٹکسال والیوں کے یہ طور ہے چلن کا — بالقاب

عزت میں فرق آنا: — آبرو جانا، آبرو گھٹ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ انسان ہمیشہ سے اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ کبھی بھی میری عزت میں فرق نہ آنے پائے۔

عزت والا: — عزت دار، صاحب عزت، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ یہ دنیا ہے جب انقلاب آتا ہے تو بڑے بڑے عزت والوں کی عزتیں خاک میں مل جاتی ہیں

عزت ہونا: — قدر ہونا، منزلت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم چشموں میں عزت ہوئی مجھ بے سروپا کی
اے دیدۂ گریاں تجھے رحمت ہو خدا کی — لطافت

عزرائیل: — چار مقرب فرشتوں میں ایک فرشتے کا نام، ملک الموت، روح قبض کرنے والا فرشتہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سایا تھا کہ گنہ گار تھا یہ عصیاں ذلیل
ترے قبضے میں بالیں پہ مرا عزرائیل — رشید

قول فیصل۔ سریانی زبان میں "عزرا" بمعنی بندہ، "ئیل" بمعنی خدا ہے۔

عَزْل (ا ٹ) (بفتح اول و سکون دوم و سوم) معطلی، برطرفی، معزولی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عَزْل (ح) (ا ٹ) عورت سے جماع کرنے میں بوقت انزال علیحدہ ہو کر باہر انزال کرنا، عربی، فقہی اصطلاح

قول فیصل۔ شرعی نقطۂ نظر سے اگر زوجہ کی اجازت ہو تو یہ صورت جائز ہے۔

عُزلت (ا ٹ) (بضم اول و سکون دوم و فتح سوم) گوشہ نشینی، خلوت، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل استعمال — اللہ والے تارک الدنیا لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ عزلت نشینی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

عُزولت (ا ٹ) موقوفی، برطرفی، معزولی، عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

عزلت دوست، عزلت گزیں (صفت) عابد، مرتاض، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عزلت گزیں رائج ہے، عزلت دوست بالکل نہیں بولتے۔

عزلت گزیں: — گوشہ نشین، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خدا شاہد کسی قابل نہیں ہوں
گدائے بے نوا عزلت گزیں ہوں — صفی

عزلت گزینی: — گوشہ نشینی، تنہائی میں بیٹھنا، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نکو دنیا چاہیے کچھ فکر دیں چاہیے
نہیں تھوڑی میں تو پھر عزلت گزیں چاہیے — صفی

عزلت نشینی: — گوشہ نشینی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ اپنی عزلت نشینی کے ایام میں انہوں نے کچھ ردیف بنا لیے تھے۔ اب یہ شرف ہوا کہ علوم عربیہ کی تحصیل میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(رسالہ تنویر المشرق۔ نومبر ۱۹۰ء)

عزل و نصب: — عزل (بفتح اول و سکون دوم) نصب (بفتح اول و سکون دوم) برطرفی و بحالی، نوکری سے برخاست کرنا اور پھر ملازم رکھ لینا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا عزل، زا کے ساتھ ہے اور بضم عین و فتح ھاء غلط ہے۔

عزم (ا م) (بالفتح) قصد، ارادہ، نیت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بد ہونے کے آج اسے ناسخ
عزم ہے سوئے کوئے یار اپنا — ناسخ

قول فیصل۔ عربی میں اس کی جمع عزمات ہے جو اردو میں رائج نہیں، عموماً عزمات کی جگہ عزائم بولتے ہیں جو عزیمت بمعنی ارادہ کی جمع ہے۔

عزم بالجزم: — مصمم ارادہ، مضبوط قصد، مستحکم ارادہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عزم کو جو ترے ہر عزم میں عزم بالجزم
قصد کو جو ترے ہر قصد میں قصد مصمم — ذوق

عزم بے پناہ: — مضبوط سے مضبوط ارادہ، بڑے سے بڑا ارادہ، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

یہ عزم بے پناہ دکھایا حسین نے
آندھی میں بھی چراغ جلایا حسین نے — [illegible]

عزم درست ہونا: — ارادہ پکا ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

ہوئے قتل پہ عزم ان کے درست
کمر بستہ، سرگرم و چالاک و چست — (معراج الفضائل)

عزم فسخ ہونا: — ارادہ ٹوٹ جانا، ارادہ

مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کوہ و دریا جس کے ہوتے تھے نہ ہرگز سد راہ
وہ ارادے کیا ہوئے اور وہ عزلیت کیا ہوئی — حالی

عزیمت: بضم اول افسون، منتر، وہ عمل یا افسون جس سے موکلوں کو حاضرات میں طلب کرتے ہیں۔ عربی۔ مؤنث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: رمالوں اور عاملوں کی اصطلاح خاص

کبھی افسون و عزیمت کبھی تعویذ و طلسم
کبھی شعبدہ نیرنگ اور کبھی قصۂ ہوت — ذوق

عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عساکر: (بفتح اول و دوم و کسر چہارم) عسکر کی جمع بمعنی لشکر، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عسجدی: (۱) عنصری کے ہمعصروں اور سلطان محمود کے دربار کے مشہور شاعروں میں ایک ابو نضر عبد العزیز بن منصور مروزی المتخلص بہ عسجدی بھی تھا۔ اس شاعر نے بھی سلطان محمود کی مدح میں قصیدے لکھے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کا کچھ زیادہ کلام ہم تک نہیں پہنچا۔

عسجدی نے جیسے قصیدوں کی طرح اور بھی شعر لکھے تھے اور جو تھوڑے سے قطعات اس کی یادگار باقی رہ گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کلام پر بڑا قابو حاصل تھا اور وہ صنعت و تشبیہ پر بڑی مہارت رکھتا تھا۔

تذکروں میں عسجدی کا سن وفات ۴۳۲ھ لکھا ہے اور یہی سال سلطان محمود غزنوی کی وفات کا ہے۔ کہتے ہیں اس کے دیوان میں تین ہزار شعر تھے اب بعض قصیدوں، قطعوں اور ایک مثنوی کے چند اشعار کے سوا جو ان کے نام سے تذکروں میں محفوظ رہ گئے ہیں۔ اس کے اشعار کا کچھ پتہ نہیں۔

(تاریخ ادبیات ایران)
(از ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

عسر: (۱) دشواری، مشکل، سختی، عربی، قلیل الاستعمال

محل نظر: فرمایا کہ وہ شیر آکر اپنی مادہ کے عسر ولادت کی شکایت کرتا تھا اور اس نے مجھ سے سوال کیا کہ میں خدا سے دعا کروں تاکہ سختی ولادت کی آسان فرمائے۔ (لوعۃ الکشاف ابن الکعبی)

قول فیصل: عام طور سے عربی تعلیم یافتہ طبقہ۔ عسر بول کے غربت، پریشانی اور تنگی کے معنی مراد لیتا ہے۔

عسرت: بضم تنگی، مفلسی، عربی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

تیرے یا لطفوں ہوئی افلاس کی مٹی برباد
رخصت اس ملک سے عسرت ہوئی عشرت آئی — امیر

عسرت: بضم دقت، دشواری، سختی، مصیبت، تکلیف، عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عسس: (۱) (بفتحتین) کوتوال، شہر کے گرد گشت کرنے والا عہدے دار، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی لوں کی یا بگڑی ہی بھجو ہو تو کچھ اتنی کہیں
جو کبھی وہ جاگے ہیں جس میں کھینچ لیں — صبا

قول فیصل: عربی میں یہ عاس کی جمع ہے مگر فارسی والوں نے مفرد معنی میں استعمال کیا ہے۔

عسکر: (۱) (بفتح اول و سکون دوم) فوج، سپاہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شور رکھو ... کہ دل پہ نکلا فوج آفت کا
وہ آیا عسکر فوج سحر تیغ و علم لے کر تحیر بھی

عسکری: (۱) عسکر سے منسوب، لشکری، فوجی، سپاہی، بصفت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر: عسکری قوت کے بل پر اور زندوں کی ہڑتالوں سے ڈرا کر ہر فرد پر عشرہ ٹیکس کی صورت میں ڈاکہ ڈالتے رہتے تھے اسی عشرہ کو السلطانی جائز بھی قرار دیا۔ (دیرا جلا گناہ)

عسکری: (۲) شیعوں کے گیارھویں امام کا لقب، جن کا اسم مبارک حسن ہے۔ شیعوں کے عقیدے کے مطابق حضرت امام حسن عسکری پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گیارہویں جانشین اور سلسلۂ عصمت کی تیرھویں کڑی ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت امام علی نقی علیہ السلام تھے۔ اور والدہ ماجدہ جناب حدیثہ خاتون تھیں جو نہایت عفیفہ، کریمہ، نجیبہ اور زہد و ورع و تقویٰ سے آراستہ تھیں۔

آپ بتاریخ ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ روز جمعہ بوقت صبح بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ عسکری، ہادی، زکی، خالص، سراج اور ابن الرضا آپ کے مشہور لقب ہیں۔ آپ کا لقب عسکری اس لیے زیادہ مشہور ہوا کہ آپ جس محلہ میں بمقام سرمن رائے رہتے تھے اسے عسکر کہا جاتا تھا اور ظاہرا اس کی وجہ یہ تھی کہ جب خلیفہ معتصم باللہ نے اس مقام پر لشکر جمع کیا تھا اور خود بھی وہاں قیام پذیر تھا تو اسے عسکر کہنے لگے تھے۔ اور خلیفہ المتوکل نے امام علی نقی کو مدینہ سے بلا کر یہیں مقیم رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ خلیفۂ وقت نے امام زمانہ کو اس مقام پر اس نوے ہزار لشکر کا معائنہ کروایا تھا

اور آپنے دو انگلیوں کے درمیان سے اپنے
لشکر کا معائنہ کرایا تھا۔ بعض روایات کی بنا پر اس
مقام کا نام عسکر ہوگیا تھا۔ جہاں امام علی نقی علیہ
السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام مدتوں مقیم رہ کر
عسکری مشہور ہوگئے تھے۔

آپ کی ولادت کے وقت واثق باللہ بن معتصم
بادشاہ وقت تھا۔ جو ۲۳۲ھ میں خلیفہ بنا پھر
۲۳۲ھ میں متوکل خلیفہ ہوا پھر ۲۴۷ھ میں
منتصر بن متوکل خلیفہ وقت بنا۔ پھر ۲۴۸ھ میں
مستعین خلیفہ بنا۔ پھر ۲۵۲ھ میں معتز باللہ خلیفہ
ہوا اسی زمانے میں امام علی نقی علیہ السلام کو
زہر سے شہید کردیا گیا۔ پھر ۲۵۵ھ میں مہتدی
باللہ خلیفہ بنا۔ پھر ۲۵۶ھ میں معتمد علی اللہ خلیفہ
ہوا اسی زمانے میں ۲۶۰ھ میں امام علیہ السلام
زہر سے شہید ہوئے ان تمام خلفاء نے آپکے
ساتھ وہی برتاؤ کیا جو آل محمد کے ساتھ ان کے باپ
دادا کا دستور چلا آرہا تھا۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے
فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کی شادی
جناب نرجس خاتون سے کردی تھی جو قیصر روم
کی پوتی اور شمعون وصی عیسیٰ کی نسل سے تھیں
جن کے بطن مبارک سے امام زمانہ متولد ہوئے۔

۲۶۰ھ میں معتمد عباسی خلافت
مقبوضہ کے تخت پر متمکن ہوا اور اس
نے آپ کو قید کردیا پھر ۲۶۰ھ میں وہاں قید کردیا الغرض
آپ کو ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو معتمد عباسی نے زہر دلوایا
اور آپ ۸ ربیع الاول کو جمعہ کے دن بوقت نماز صبح عالم ظاہری
کو ترک کر کے عالم ملکوت جاودانی کی جانب رحلت فرما گئے
انتقال کے وقت آپ کی عمر ۲۸ سال کی تھی

انہائی نزاکت و احتشام اور ظاہری شان و شوکت
کے ساتھ آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ جب جعفر کذاب
نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو تکبیرۃ الاحرام
کہنے سے پہلے محمد بن حسن القائم المہدی برآمد
ہو کر سامنے آگئے۔ اور آپنے اپنے چچا کو ہٹا کر
نماز جنازہ پڑھائی۔ کیونکہ حجت خدا کی نماز جنازہ
سوائے حجت خدا کے غیر نہیں پڑھ سکتا۔ نماز
جنازہ کے بعد آپ کو امام علی نقی علیہ السلام
کے روضہ مبارک میں دفن کر دیا گیا۔ یہ
آپ کی خاندانی کرامت ہے کہ آپ کے روضہ پر
طائر بیٹھا نہیں کرتے۔

علماء فریقین کا اتفاق ہے کہ آپکے حضرت
مہدی علیہ السلام کے علاوہ کوئی اولاد نہیں
چھوڑی۔ (از چودہ ستارے مولفہ حضرت
مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی)

عسل ع۔ (بفتح اول و دوم) شہد، انگبین
عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیوں کر نہ ہو محبوب کی باتوں میں حلاوت
لب فرز مکرر ہیں دہن چشمہ عسل کا — مکیجنر

عصیر ع۔ (بفتح اول و کسرہ دوم و ثالث
معروف مشدد) شوربا، مشکل عربی، مذکر
(المنجد اللغات ۱۰۵)

قول فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ بھی کبھی کبھی شاید
کبھی بولتا ہو۔

عشاء ع۔ (بکسر اول) رات کی، شب روز
کا اندھیرا، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

عشاء ع۔ (بکسر اول) رات کی نماز، سورج
کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھی جاتی ہے عربی، مونث

دہلی کی زبان۔

محل شعر۔ صبح ظہر اور عشاء تو پھر جر بھی
ہیں نہیں کیوں کہ عین سونے کے وقت ہیں۔
(لغت النظرح)

قول فیصل۔ لکھنؤ والے عشاء کی نماز یا نماز
عشاء کہتے ہیں۔

عشاق ع۔ (بضم اول و تشدید دوم) عاشق کی
جمع، عربی، مذکر فصیح۔ رائج۔

آئے نشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر — ڈاکٹر اقبال

عشاق ع۔ (ایضاً) راگ کے ایک مقام کا نام،
جو دو گھڑی دن رہے گایا جاتا ہے فارسی،
علم موسیقی کی اصطلاح۔

زمزمہ سنج مقام عجیب ہیں جو جہاں
راست عشاق و نوا کی ہوگئے ہیں تحریر — شاد لکھنوی

عشر ع۔ ایک برج کا نام جو ایران بو دادی کے
واسطے نہایت مضبوط ہے۔ مغربی اعشاریہ عمدہ
ہوتا ہے مزا آتا تیسرے درجے میں عام عربی مذکر
اطباء کی اصطلاح۔

عشر ع۔ (بفتحتین) دس، عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عشر ع۔ (بضم اول و سکون دوم) کسی چیز میں
سے دسواں حصہ لینا، عربی، مذکر تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل شعر۔ وہ بولے اگر اجازت ہو تو تمہارے پاس
ہم بود و باش اختیار کریں اور پانی کے عوض ہر سال
ہم آپ کو عشر دیں ہیں تاکہ ہم کو پانی حلال ہو۔
(خلاصۃ الانبیاء صفحہ ۵۹)

عشر ع۔ بالضم دو بر وزن شکر۔ دسواں حصہ۔

قول فیصل۔ تعمیم یا حلقہ بنانا ہو۔

عشرۂ مبشرہ (ع بِ) :۔ وہ دس صحابی جن کے واسطے بشارت بہشت کی ہے۔ حضرات ذیل مراد ہوتے ہیں مذکر
۱- ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی (۵) زبیر (۶) طلحہ (۷) سعد (۸) سعید (۹) ابو عبیدہ (۱۰) عبد الرحمٰن بن عوف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عشرۂ مبشرہ حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق ہیں۔

عش عش :۔ کلمۂ تحسین۔ آفریں واہ واہ سبحان اللہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہم سفر وصل جس پہ ہی عش ہے
دشت غربت مقام عش عش ہے — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا صحیح املا "الف" سے بھی تھا (اش اش) جو اردو ہے۔ اب عام طور سے عین ہی سے لکھتے ہیں۔

عش عش کر جانا :۔ تعریف کرنا۔ بے ساختہ واہ واہ کہنا۔ کلمۂ تحسین و آفریں زبان پر لانا۔ اردو محاورہ۔ فصیح۔ رائج۔

مثال نثر۔ کوئی حسن نگا سوز و نور عالم افروز کو دیکھ کر عش عش کر جاتا ہے۔

عش عش کرنا :۔ کلمۂ تحسین و آفریں زبان پر لانا۔ اردو، مستعمل، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ اس بہادر نے ان لڑائیوں میں وہ کام کیے کہ رستم ہوتا تو داد دیتا۔ حسن خاں اس کے بھائی نے بڑھ کر قدم مارا کہ جان کو نام پر قربان کیا۔ حسین خاں نے وہ تلواریں ماریں کہ ادھر سے اکبر ادھر سے سکندر دونوں دیکھتے تھے۔ اور عش عش کرتے تھے
(دربار اکبری مصنف)

عشق (ع بِ) :۔ محبت، کسی کو دل سے عزیز رکھنا، کسی شے کے ساتھ حد سے زیادہ محبت کرنا عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عشق سے لوگ منع کرتے ہیں
جیسے کچھ اختیار ہے گویا — اثر لکھنوی

قول فیصل۔ اگر ذرا سے فرق کے ساتھ لفظی شوق رغبت خواہش وغیرہ کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے مرزا غالب کو آم سے عشق تھا دنیا کے ہر پھل پر آم کو ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ ان کی ایک نظم اس کا ثبوت ہو۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عادت، لت، رغبت کے معنی بھی لکھے ہیں لیکن یہ کوئی ... کے دوام خواہش یا عادت عوام ... ان معنی میں بولتے ہیں لیکن لکھو کہ کوئی طبقہ معنی مذکور میں نہ گزشتہ دور میں استعمال کرتا تھا اور نہ موجودہ دور میں۔

عشق (ع بِ) :۔ ایک قسم کا جنون و سودا جو معشوق آدمی کے دیکھنے سے ہو جاتا ہے۔

کیا کہوں تم سے میں کہ کیا ہے عشق
جان کا روگ ہے بلا ہے عشق — میر

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہ عشقہ سے ماخوذ ہے جو ایک قسم کی بیل زرد رنگوں سے ماخوذ ہوتی ہے۔ اور ہندی میں اسے اکاس بیل یا امر بیل کہتے ہیں۔ جس درخت پر یہ لپٹ جاتی ہے اسے سکھا کر چھوڑتی ہے پس عشق کا بھی یہی حال ہے کہ جس شخص پر غالب آجاتا ہے اسے سکھا کر کانٹا کر دیتا ہے۔ بعض اہل لغات نے عشق پیچاں یعنی لبلاب کو بھی عشقہ کہا ہے لیکن ہر صورت میں صرف لپٹنا ثابت ہوتا ہے یعنی عاشق کو ملنے اور وصل ہونے کا ہمیشہ شوق رہتا ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ایسی محبت جس میں جنون و سودا ہو جاتا ہے وہ دنیاوی عشق کہلاتا ہے اور جس میں نفسانی خواہشات اور وصل کا ارمان شامل ہوتا ہے۔

آئی پیری چھٹا عشق نوجواں،
اے عشق تجھ کو شرم آتی نہیں — تعشق

اور ایسی محبت جس میں یہ جذبات نہیں شامل ہوتے اور خلوص و عقیدہ پایا جاتا ہے وہ خالص اور پاک محبت ہوتی ہے۔

ازل سے عشق جناب آئمہ کا مجھ کو
پسند بادۂ خم غدیر ہے مجھ کو — میر عشق

عشق (ع بِ) :۔ رحمت آفرین کی جگہ۔ شاباش، واہ واہ۔ اردو۔

دل خانۂ خدا ہو خدا لا شریک ہے
اے سوز تیرے اس پہ جلنے کو عشق ہو — سوز

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب نور اللغات نے یہ معنی جو لکھے ہیں وہ پہلوانوں کا سلام جو اکھاڑے میں ادا کرتے ہیں اہل لکھنؤ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔ اور صاحب نور اللغات نے ایک معنی سلام (رخصتی سلام رنڈیوں کی اصطلاح میں) بھی لکھے ہیں جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

عشق (ع بِ) :۔ آپ کا پورا نام سید حسین میرزا آغا جی تھا عشق تخلص تھا۔ لیکن میر عشق کے نام سے مشہور تھے۔ آپ سید محمد میرزا صاحب انس کے پانچ بیٹوں عشق، تعشق، عاشق، نہیر، صابر میں سب سے بڑے تھے۔ جن کے بارے میں یہ شعر مشہور تھا۔

جو ذکر کرتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عشق باز:- حسن پرست، دل پھینک، عاشق مزاج، حسینوں کے عشق میں زندگی گزارنے والا عیاش۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

حیران ہو رہو گے جو ہم ہو چکے کبھی
دیکھا نہیں ہو مرتے کسی عشق باز کو — اکبر

قول فیصل۔ فارسی میں "کبوتر باز" کو کہتے ہیں اس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عشق بازی:- محبت میں زندگی بسر کرنا، حسن پرستی، عیاشی، اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

عشق بازی کا اگر حوصلہ رکھتا ہے آسیر
دل جو لوہے کا تو پتھر کا جگر پیدا کر — اسیر

عشق پیچاں:- ایک بیل کا نام جس کا پھول سرخ اور پتیاں باریک ہوتی ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پھیلائے ہے جال عشق پیچاں ہے
گیسو ہیں کھلے ہوئے پریشاں — شوق قدوائی

قول فیصل۔ اردو میں "عشق پیچہ" کہتے ہیں۔

عشق پیچے کی لگیا سیر کو آخر وہ صنم
باغباں کی نظر میں ہے یہ گلزار اسے پیچ — سودا

فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی لبلاب بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عشق جتانا:- محبت ظاہر کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اغیار کے نہ عشق جتانے پہ جائیو
کوئی بکا کرے خبر اسے نازنیں نہ ہو — صبا

قول فیصل۔ اس محل پر "محبت جتانا" زیادہ بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔

عشق چرّانا:- عشق کا جوش ہونا، عشق کا جذبہ ابھرنا۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

نقل مصرف، دادا جان صاحب سمجھے کہ بیوی کا اس حور پری پر دل آ گیا، عشق چرّایا ہے۔ اب خدا ہی خیر کرے۔ (فسانۂ آزاد)

عشق حقیقی:- خدا کی محبت، عشق مجازی کا عکس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جذبۂ عشق حقیقی ہو تو دیوانے بھی
مسکرائے رسن و دار تک آ جاتے ہیں — خواجہ آل لکھنوی

عشق کا آزار:- عشق کی بیماری، مرض محبت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گرد بادِ قافلۂ ایّا عشق کے آزار نے
پیش از میں تیار تھے تیغ ہاتھ آئے پاؤں — ناسخ

عشقِ کامل:- (بہ اضافت) پورا عشق، مکمل عشق، وہ عشق جس میں کوئی کسر اور کمی نہ ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

خاک ہو کر شمع و پروانے ہوئے آپس میں ایک
عشقِ کامل کے سبب سے فاصلہ جاتا رہا — تعشق

عشق کرنا:- محبت کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

عشق کرنا ہو تو پروانے سے اے دل سیکھ لے
جو سرِ محفل نثار شمع محفل ہو گیا — جلیل

عشق گرمانا:- محبت میں جوش پیدا ہونا۔

عشق گرمائے تو وہ حسن چمک جائے تو وہ
ہم سے نا کام محبت آ گئے خود کام بت — قدر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

عشق مجازی:- دنیاوی معشوق کا عشق، وہ عشق جس میں خلوص نہ ہو، وہ عشق جس میں نفسانی خواہش بھی شامل ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بہت زلف شبگوں کی دیکھی درازی
رہا مدتوں شغل عشق مجازی — عزیز لکھنوی

عشق میں دیوانہ ہونا:- اس قدر محبت رکھنا کہ دین و دنیا کا پاس یا رسوائی کا حجاب باقی نہ رہے۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

پاؤں میں کانٹے چبھے ہیں پیرہن ہے چاک چاک
باغ میں جو گل ہے تیرے عشق میں دیوانہ ہے — ناسخ

عشق ہے:- (بکسر اول، سکون دوم و سوم) جملۂ تحسین، آفریں، مرحبا، شاباش، واہ واہ، کیا کہنا، کیا بات ہے، رنگ ہے۔ (پنجابی ایسے محل پر عشق کا بگڑا معلوم ہوتا ہے)

شب شمع پر پتنگ کے آنے کو عشق ہے
اس دل جلے کی تاب کو لانے کو عشق ہے — جرأت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "یہ کلمہ فقراء آپس میں بولتے ہیں"۔ بہر حال ان سب صورتوں کے ساتھ دہلی میں مستعمل ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عشقیہ:- (بکسر اول، سکون دوم، بکسر سوم و فتح چہارم) جس میں عشق کے خیالات ہوں، جس میں عشق کے مضامین ہوں۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ غزل ہی کلام ایسا ہے کہ جس میں عشق مجازی اور عشقیہ شاعری کا عنصر غالب ہے۔

قول فیصل۔ یہ لفظ ابھی زبانوں پر ہے۔

عشوہ:- (بکسر اول و فتح سوم) ناز و ادا، غمزہ، فریب، دلربا، ادا، عجب، دھوکا، معشوقانہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

عشوہ بھی ہے، شوخی بھی، تبسم بھی، حیا بھی
ظالم میں اور اک بات ہے اس سب کے سوا بھی — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ صاحب غیاث اللغات نے لکھا ہے کہ صراح و قاموس اور منتخب میں بہر سہ حرکت اول عربی ہے جس کے معنی "وہ آگ جو دور سے دکھائی دے"

اور مراد کرشمہ و غمزہ ہیں۔ بالکسر بمعنی ناز و فریب و حرکت معشوق کہ دل عاشق جس پر فریفتہ ہو جائے اور فصیح بالکسر ہی ہے۔ عشوہ کی جمع عشووں بھی مستعمل ہے۔

عشووں کو چین ہی نہیں آفت کیے بغیر — جوش
تم اور بان جاؤ ضرورت کیے بغیر — (آرزو؟)

عشوہ پرداز:۔ ناز و کرشمہ دکھانے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ وہ سیکڑوں خواجہ کسی زبان دراز اور گستاخ غیر کی عشوہ پردازی پر ایسے گرما کے کتاب چھوڑ آئی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی معنی میں حسب ذیل بیت بھی لکھے ہیں۔ عشوہ ساز، عشوہ کار، یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔ گو جرأت کا شعر عشوہ ساز کی مثال کے لیے مل گیا ہے تاہم یہ متروک ہے۔

ہر ایک کرشمہ جو بے اختیار کر ڈالے
وہ عشوہ ساز کسی کے کب اختیار آئے — جرأت

عشوہ سازی بھی کہتے تھے لیکن یہ بھی متروک ہے۔

یہ فرق امتیازی تھا تماشائے مجازی تھا
کمال عشوہ سازی تھا یہی حیرت دہی کل تھا
(عبد الحمید حمید۔ رسالہ تنویر المشرق)

عشوہ چھانا:۔ عشوے کا چاروں طرف سے گھیر لینا۔ خلاف محاورہ ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جب کوئی بولتا ہی نہیں تو خلاف محاورہ ہونے کے کیا معنی؟

عشوہ ساماں:۔ عشوہ گر و کرشمہ، معشوق، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عشوہ ساماں صورتیں ہیں با فرشتے ہم کنار
مژدہ ہائے روح کا مرکز ہے جوش ساحرہ

عشوہ کار:۔ ناز و ادا کرنے والا، فریبی، کنایتہ معشوق۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عشوہ گر:۔ ناز و انداز دکھانے والا، کنایتہ معشوق، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دم وصل اے بت عشوہ گر تو تھی تیوری سی چڑھی مجھے
خم تیغ تیز اجل سامنے نظر آیا تھا جو ہلال تھا
بہادر شاہ ظفر

قول فیصل۔ ناز و ادا دکھانے کے معنی میں عشوہ گری بھی مستعمل ہے۔

غضب کی عشوہ گری تھی اور ستم کی رہی
کرشمہ ساز کے تکن پلک جس میں رہی — امیر

عشیر:۔ بفتح اول بکسر دوم و یائے معروف بروزن فقیر بمعنی حصہ دہم۔ کسی چیز کے دسویں حصہ کا دسواں حصہ یعنی سواں حصہ، کنایتہ قدر قلیل، ذرا سا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے تنہا مستعمل نہیں ہے بلکہ قدر عشیر کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

عشیرہ:۔ بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف و فتح رائے مہملہ، کنبہ، قبیلہ، اہل خانہ، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ قصی کے بعد سے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک یہ تمام اختیارات اور حکومت اسی خاندان میں قائم رہے اور ان کے مقابلے میں کسی دوسرے قبیلے یا عشیرے کو سبقت اور عظمت حاصل نہیں ہوئی۔
(سراج المبین فی تاریخ امیر المومنین ص ۳۰)

عصا:۔ بالفتح، لاٹھی، موٹا ڈنڈا، ایک خاص قسم کا ڈنڈا جس کو رئیسوں کی ڈیوڑھیوں پر ملازمین لے کر کھڑے رہتے ہیں، چوب دستی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زور بازو سے جواں ہو آسرا ہر پیر کا
دیکھو دولت کا اب بھی عصا ہو تیر کا — امیر

عصا اٹھانا:۔ مارنے کے لیے لکڑی یا ڈنڈا اونچا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رکھا یا بود رنے اس پر عصا
گر زاں ہوا مثل یوسف عصا (مراۃ الغفائل؟)

عصا بردار:۔ عصا لے کر رئیسوں یا بادشاہوں کی سواری کے ساتھ چلنے والے، چوبدار، مذکر، عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

ع۔ رعب موسیٰ سے عصا بردار فرعون اٹھ گئے — ناظم

عصابہ:۔ بالکسر، پگڑی، سر سے باندھنے کا کپڑا، دستار، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

باندھ سر پہ عصابہ صندل گوں
ہوئے سر کو چھپا لباس — (منشی محمد آزاد؟)

قول فیصل۔ صحیح بالکسر ہے، عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے۔ عربی میں عصابت کہتے ہیں۔

عصاۃ:۔ بالضم، گنہگار لوگ، عاصی کی جمع، عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں، عربی کا لفظ بھی شاذ ہی بولتا ہے۔

عصار:۔ بفتح اول و تشدید دوم، روغن گر، تیلی، تیل نکالنے کا پیشہ کرنے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عصارہ:۔ بضم اول و فتح دوم، افشردہ، عرق، نچوڑا ہوا پانی، شیرہ، فارسی، مذکر، حکما کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ عربی میں عصارت کہتے ہیں۔

عُصارۂ ریوند :- (بہ اضافت) ایک زرد دوا مائل بہ سرخی کا نام جو پہلے درجے میں حار اور مسہل ہو خلط فاسد کو۔ عربی، فارسی الفاظ، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ حکماء کی اصطلاح ہے۔ عام طور سے "عصارۂ ریوند چینی" زبانوں پر ہے۔

عَصافیر :- بہت سی چڑیاں، عصفور کی جمع۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اس عادل داور کا اشارہ جو ذرا پائیں
ہمرنگ کریں بیچ عصافیر اٹھا لائیں — عشق

عصائے پیر :- بوڑھے کے ہاتھ کی لکڑی۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت افزا ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے — اسیر

عصائے پیری :- کنایتہً فرزند، بیٹا، بڑھاپے کا سہارا۔ مذکر، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ دور عدم کی راہ اور آپ ضعیف
مجھ کو ہوں طلب عصائے پیری میں تھا — قدر

عصائے موسیٰ :- حضرت موسیٰ کا عصا جس میں یہ معجزہ تھا کہ ساحروں کے مقابلے میں سانپ بن جاتا تھا۔ مذکر، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

معجزہ اس کے مانند عصائے موسیٰ
خنجر خشک بھی ہو جاتا ہے تر و تازہ نہال — ذوق

قول فیصل۔ عصائے موسیٰ ابھی استعمال ہوتا ہے قلیل الاستعمال ہے۔

عصائے موسیٰ نامہ ورق ہو وہ دی امیں
ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہو جس کا — محسن

عَصَب :- بہ فتح اول و دوم، عربی، مذکر، پٹھا، عصبات درع۔ عصبہ کی جمع) اور مستعمل ہے۔ ایک سفید چیز کا نام جس سے حس و حرکت اور اعضائے حیوانات کی مضبوطی ہے۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کی جمع "اعصاب" ہے۔

عَصَبانی :- (بہ ہر سہ مفتوح) رگ پٹھوں والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عصبانی کیا ہے مسند کو
"الغنا اعظم" بے تردد ہو — ناسخ

عَصَبَہ :- (بہ ہر سہ مفتوح) باپ کی طرف کا رشتہ دار، ذکور میں بھتیجے بھتیجی چچا ملات موجود ہونے اصحاب الفروض کے اس تمام مال کا مالک ہو جو اصحاب الفروض سے بچے اور اصحاب الفروض نہ ہوں تو میت کے کل متروکہ کا مالک ہو، اس معنی میں عصبات جمع ہے۔ عربی، مذکر۔ پٹھا جس کے متعلق بدن کی حس و حرکت ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں کوئی نہیں بولتا، معنی نمبر ۲ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بوقت ضرورت بولتا ہو ورنہ اس کی جمع "اعصاب" زبانوں پر ہے۔

عَصَبی :- پٹھوں والا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ساخت عصبی رشتوں کی ہر شخص میں یکساں نہیں
اختلاف عادت و تعلیم سے ورنہ کیوں ہوا — سرور

قول فیصل۔ شاعر نے بسکون دوم نظم کیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں۔ عام طور سے اس جگہ اس کی جمع اعصاب ہی زبانوں پر ہے جیسے "اعصاب کی کمزوری میں ہمیشہ تیل کی مالش مفید ہوا کرتی ہے"۔

عَصَبیت :- رشتہ داری، رشتہ داری کی طرفداری، رگ و پے کی شراکت، طرفداری، قرابت، مضبوطی۔ عربی، مؤنث۔ (حضرت) قوم میں عصبیت ہونی لازمی ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عصبیت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جو عام طور سے "تعصب" کے معنی میں زبانوں پر ہے جیسے "ایسی حالت میں عربوں کی عصبیت میں تمام دنیا کے لوگوں سے زیادہ تھی اور وہ ایام جاہلیت میں بہت سخت تھے مسلمان کر کلمہ گو بنا کر اہل قبلہ کر دیا۔" (دقائق الحقائق از الخادم)

دیگر معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

عَصر :- زمانہ، روزگار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذوق فنا ہو ولولۂ شر پیدا ہوئے
پھر عصر نو کے شر میں خنجر لیے ہوئے تیغ آبادی — جوش

قول فیصل۔ شیعہ حضرات اس لفظ کے پہلے امام کا اضافہ کر کے "امام عصر" بولتے ہیں اور بارہویں امام حضرت محمد مہدی آخر الزمان مراد لیتے ہیں یہ ان کی خاص اصطلاح ہے۔

ذرا ایران کا رخ جعفری پھر دیکھے پھر دیکھا
امام عصر بھی شاید کہ پردے سے نکلتے ہیں لکھنؤ — عزیز

عَصر (۲) :- دن کا آخری حصہ، عصری نماز کا وقت۔ عربی، فصیح، رائج۔

وہ عصر ساز وقت وہ اس وقت کا امام
سب پر بنیں جماد کی گیا حسین امام
مظلومیت کا روز شہادت کی دھوم دھام
کھینچا ہے ذوالفقار سے اس نے بیام
آخر ہے شبیر ظاہر ہوا حسین کا
تلوار ہاتھ کھینچ رہی ہے حسین کا
(مہدی آل رضا۔ عظمت الشان)

عُصفُر :- کسم۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں اس کا کوئی تعلق نہیں۔

عُضوِ بیکار ہونا :- جسم کا کوئی حصہ ناقص ہو جانا
یوں کہ کسی حصّے کا کام کا نہ رہنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج
محل استعمال - خدا نہ کرے کسی انسان کا کوئی عضو بیکار ہو جائے
جب بیکار ہو جاتا ہے تب نعمت کی قدر ہوتی ہے ۔

عُضوِ تناسُل :- ذکر ، قضیب ، مرد کا آلۂ مجامعت
نسل بڑھانے کا آلہ ، عربی الفاظ ، فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
قول فیصل - اسی کو عضو مخصوص اور عضو خاص
بھی مہذب حضرات کہتے ہیں ۔

عُضو عُضو :- ہر عضو ، بدن کا ہر حصہ ، پورا جسم
اردو مرکب ، فصیح ، رائج ۔

ضرورت نیزۂ قتل کتا کی شان
ہر ، یعنی جس کے عضو عضو سے پیدا ہو گی (انیس)

عُضوِ معطّل :- عضو کا بیکار ہونا ، عضو کا کام
کا نہ رہنا ، عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان ۔
محل استعمال - جب سے ضعیفی آئی ہے میں ایک عضو معطل
کی طرح بستر پر پڑا رہتا ہوں

عُضو ناقص ہونا :- جسم کا کوئی حصہ خراب
ہو جانا - اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ہو گر کوئی ناقص اس کا عضو
یا زیادہ بیان اعضا عضو (مراج نظم)

عُضویہ :- اعضا والے ، وہ جسم جو عضو رکھتے
ہوں ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال
محل استعمال - اجسام عضویہ موجودات میں ان اجسام کو
کہتے ہیں جو مختلف بااعضا ہوتے ہیں ، مثلاً حیوانات
نباتات اور غیر عضویہ وہ ہیں جو اعضا نہیں رکھتے
جیسے پانی ، مٹی وغیرہ ۔
(از : وزیر ... رسالہ تنویر المشرق کلکتہ)

عَطا :- بخشش ، دینا ، سخاوت ، فیض ، اسم
عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

خردوں سے ہوتی ہے خطا اگر خاطی ہم بھی ہیں
ضرب المثل دنیا میں ہے لیکن بزرگوں کی عطا
(عزیز لکھنوی)

عَطا پاش :- عطا کرنے والا ، کنایۃً پروردگار
عالم جو ہمیشہ اپنی عطا سے کام لیتا ہے ہر چند کہ
بندہ خطائیں کرتا ہے ۔ فارسی صفت ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

نگہبان گویا خاموش ہے
عطا پاش ہو وہ خطا پوش ہے (معراج الفضائل)

عَطّار :- (بفتح اول و تشدید دوم) عطر بیچنے والا
عطر فروش ، عربی صفت ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

عطر مشام اہل دربار کا
مرا ہے ہوا کام عطار کا (اختر شاہ اودھ)

عَطّار :- دوا فروش ، یونانی دوائیں اور
عرقیات بیچنے والا ، اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔
قول فیصل - اس پیشے کو عطاری کہتے ہیں ۔

پھبتا نہیں ان کے تئیں عطاری کا دعویٰ
دوکان ہے جن کی ... دون نہ عطا قیر (مرزا عظیم)

عَطّار :- شیخ فرید الدین محمد مشہور بہ عطار
جو صوفی شاعروں میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں
نیشاپور میں پیدا ہوئے ان کی تاریخ ولادت قطعی
طور پر معلوم نہیں ۔ بہرحال وہ چھٹی صدی ہجری کے وسط
میں خراسان کے سلجوقیوں کے آخری دور میں پیدا
ہو چکے تھے ۔ اخبار اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ عطار
نے بڑی لمبی عمر پائی تھی غالباً ان کی عمر ایک سو سال
سے بھی اوپر تھی لیکن عطار کے دیوان میں ان کی عمر
کے بارے میں صرف ایک ہی بار ذکر ملتا ہے اور یہ
سالہ تھی یا اس سے کچھ زیادہ سال کی عمر کا ذکر ہے ۔
عطار نے اپنی جوانی کا زمانہ علوم ظاہری کی
تحصیل ، مشائخ کی خدمت ، تہذیب نفس اور کسب علوم
میں گزارا ۔ آخر میں وہ خود بھی مقام ارشاد پر فائز
ہوئے اور اہل دل کا کعبہ بنے ۔ بعض تذکروں اور
خود ان سے منسوب اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ عطار
نے کافی سفر کیے تھے اور مصر ، دمشق ، ہندوستان
ترکستان اور مکہ کی سیاحت کی تھی ۔
عطار کے لقب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ دوا
بیچا کرتے تھے اور اس ضمن میں بیماروں کا علاج
بھی کرتے تھے ۔
تذکروں اور خود شیخ کی منثور اور منظوم تصانیف
سے آشکار ہے کہ انھوں نے نہ صرف عارفوں کے
حالات کی تلاش اور ان کے اسرار معلوم کرنے کی کوشش
میں اپنی زندگی بسر کی بلکہ وہ تمام عمر طریق عرفان میں
سلوک کی سیر کرتے رہے اور عشق الٰہی کی آگ میں
تپتے رہے ۔ اس راستے پر وہ عرفان کے
افق پر چمکے اور مشعل کی طرح نزدیک اور دور لوگوں
کے راستے منور کر دیے ...... یہی وجہ ہے کہ عارف
شاعروں کے امام مولانا جلال الدین انھیں اپنا
بزرگ و پیشوا مانتے ہیں ۔ فرماتے ہیں :-

ہفت شہر عشق را عطار گشت
ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم

شیخ محمود شبستری جو خود بھی بہت بڑے صوفی
بزرگ سمجھے جاتے ہیں فرماتے ہیں ۔

مرا از شاعری خود عار ناید
کہ در صد قرن چون عطار ناید

عطار کی طبیعت بہت رواں اور ان کی فکر نہایت
بلند پرواز تھی چنانچہ انھوں نے نثر اور نظم میں کئی

قول فیصل۔ فارسیوں نے بفتح اول وضم دوم بھی نظم
کیا ہے۔

اگر سہوے بود ورد سے عفو کن
دریدہ پردہ کارم رفو کن — ناصر خسرو

اردو میں بسکون دوم بھی مستعمل ہے۔

عفوِ تقصیر :- (ف) اضافت گناہ کی معافی۔ عربی
الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ پیام سلام کریں گے اور اطاعت
کر کے عفو تقصیر چاہیں گے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عفو تقصیرات بھی بولتے ہیں۔ جو
قلیل الاستعمال ہے۔

آپ کے پیار کے بیمار دوا
عفو تقصیرات کے ہیں خواستگار — مصحفی

عفو کرنا :- معاف کرنا، خطا بخشنا، اردو مصدر،
فصیح، رائج۔

بدگمانی یہ مجھ سے رکھیے دور
عفو کر دو، اگر ہوا ہو قصور (زہر عشق)

عُفُونت :- (بضمتین) بدبو، سڑاند، عربی
مؤنث، فصیح، رائج۔

جب عفونت ہوا میں آتی ہے
جان انسان کی وہ کھاتی ہے — ناسخ (سراج نظم)

قول فیصل۔ بدبودار کے معنی میں عفونت بیز بھی کہیں کہیں کہا
دکھائی دیتی ہے عفونت بیز ہوا بیچ پھر رہے جو تق پیر زرد زمانہ دیکھو

عفو ہونا :- معاف ہونا، معافی ہونا، اردو
مصدر، فصیح، رائج۔

قہر خدا اس کو دکھائیگا کہ ہو عفو قصور
سرخرو جاتا ہے دنیا سے وہ جانی کے حضور — انیس

عفیف :- (بر وزن کثیف) پاکدامن، پارسا، پرہیزگار
حرام کاری وغیرہ سے محفوظ رہنے والا، عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی تانیث عفیفہ ہے جیسے
"حضرت عیسیٰ گویا ہوئے اور اپنی عفیفہ و مقدس
ماں کی عفت کی سند اپنی گویائی سے پیش کی"
(فسانہ آزاد)

عَفَی اللہُ عنہ :- دعاء خدا اس کے گناہ معاف
کرے۔ اکثر خطوط میں اپنے نام کے بعد انکسار سے
لکھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے نام کے بعد "عفی عنہ" (بضم
اول و کسر ثانی) لکھتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوتے ہیں
"بخشا گیا اس کا گناہ" یعنی (دبیر الگناہ)

عُقاب :- (بضم اول و فتح دوم) باز، ایک سیاہ
رنگ کا شکاری و لغیر داز پرند کا نام۔ اور بے
سے کہ ایک برس کے بچے کو اٹھا لے جاتا ہے۔
عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

بخشش سے باز رہ نہیں سکتے سیہ عمل
چھینیں گے کیا شکار و بھگیں گے عقاب کا جگر

قول فیصل۔ کیمیاگروں کی اصطلاح
میں نوسادر کو بھی عقاب کہتے ہیں۔

عِقاب :- (بالکسر) عذاب، خدا کا غضب، عربی، مذکر، فصیح، رائج

دی بشارت ثواب کی جس نے
کی ... عقاب کی جس نے — ناسخ

قول فیصل۔ کرنا، ہو جانا وغیرہ کے ساتھ اس کا
صرف ہے۔

جو دیکھوں رخ مزہ بنا ب
کس طرح اہل جرم کرے عقاب
جرم و عصیان عمل میں جو لاتا
خلد اس پر عقاب موجب تھا — ناسخ

(۱) اس لفظ کا صرف خدا کے قہر و غضب کے لئے
مخصوص ہے۔

عقارب :- بہت سے بچھو، عقرب کی جمع۔ عربی
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ثعابین و عقارب آتشیں جسم
مہیب اوضاع ان کے جانگزا تم — عظیم

عقاقیر :- وہ دوائیں جو بیخ نباتات کے قسم کی
ہوں۔ عقار کی جمع۔ عربی اطبا کی اصطلاح۔

چھپتا ہے کب ان کے تئیں عطاری کا ڈھونگ جاہل
دوکانوں میں جن کی نہ ہو یاد نہ عقاقیر (جرأت)

عقائد :- مذہبی اصول، یقین کامل کے ساتھ ماننا
عقیدہ کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب تک موروثی عقائد کے جمود اور تقلید کی
ایمان کی چشم بندیوں کی پٹیاں ہماری آنکھوں پر
بندھی رہتی ہیں ہم اس راہ کا سراغ نہیں پا سکتے۔
(غبار خاطر، از ابوالکلام آزاد)

عقائد درست نہ ہونا :- عقیدوں میں
خرابی ہونا، مذہبی اصولوں کو صحیح طور سے نہ ماننا،
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آخر سابد نے وعظ کی مجلسوں میں یہ کہنا
شروع کر دیا کہ بادشاہ وقت کے ایمان میں
فرق آگیا ہے اس کے عقائد درست نہیں۔
(دربار اکبری)

عقائد میں نقص ہونا :- عقیدوں میں کمی
ہونا، عقیدہ خراب ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عقائد میں ہو تیرا نقص ... بیعت ...
وہ فیض اجتہاد و رشد کامل سے نکلے کو ... — مصحفی

عقب :- (بفتحتین) پیچھے، پس پشت،
عربی مذکر، فصیح، رائج۔

جب جگہ ... جو فرصت پائی
سامنا ... سب طرح عقب سے آئی — انیس

پور کے ناخن ابہام کی پشت پر رکھنا چاہیے، اس طرح کہ کل ناخن ابہام کا کھلا رہے۔ دسی کے لیے ابہام کو کھڑا کر کے کل کی انگلی کے کنارے کو ابہام کی پشت پر رکھنا چاہیے۔ نوّے کے لیے ناخن سبابہ کے سرے کو ابہام کے اندرونی دوسرے پور پر رکھنا چاہیے۔ دست راست کے لیے جو شمار اکائیوں کا ہو وہی شمار دست چپ میں ہزار کے لیے ہے، اور جو شمار دست راست میں دہائیوں کا ہے وہی دست چپ میں شمار سیکڑوں کا ہو۔

(نور اللغات)

قول فیصل: تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

عقد بندھنا: نکاح ہونا، شادی بیاہ ہونا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: عوام لکھنؤ کی زبان ہے، خواص لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقد پروین: دیگر اول آسمان کے چھ چھوٹے ستارے جو قریب قریب ہیں، اور جھمکے اور لڑیوں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ عربی، فارسی، الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مذکون کر آفتاب حسن تجھ کو اے قمر کیجیے
گاں عقد پروین کو جھمکا کو ترے کانوں کا (برق)

قول فیصل: پروین کو فارسی میں "پرن" نیز "پرند"، اردو میں "جھمکا"، اور عربی میں "ثریا" کہتے ہیں:

موتیوں کا نہیں گچھا یہ ترے بالوں میں
آیا ہالے میں نظر عقد ثریا مجھ کو (ناسخ)

عقد پڑھنا: نکاح کے صیغوں کو جاری کرنا، حکم شرع کے مطابق مقررہ صیغوں کو زبان پر جاری کرنا۔ اردو، مستند، فصیح، رائج۔

یہ بات طے ہو کر ایسے جہاں میں بیاہ ہوئے
خدا نے عقد پڑھا انبیا گواہ ہوئے و علی یا لکانی

عقد دائمی: عقد نکاح، وہ نکاح جس میں کوئی مدت نہ ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل: شیعوں کی اصطلاح ہے۔

عقد زفاف: نکاح، فارسی، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل: "شب زفاف" تو بولتے ہیں، لیکن "عقد زفاف" کوئی نہیں بولتا۔

عقد کرنا: شادی کرنا، بیاہ کرنا۔ اردو، مستند، فصیح، رائج۔

محل نظر: چند روز کے بعد گل رخ بیگم کی حالت دیکھ کر بادشاہ نے شرف دامادی سے اعزاز بخشا۔ اور اس کی بہن سے سلیم کا عقد کر دیا۔

(دربار اکبری)

قول فیصل: شیعوں کی اصطلاح میں جس میں کوئی مدت نہ ہو اسے عقد نکاح کہتے ہیں اور جس میں کوئی مدت مقرر ہو اسے عقد متعہ کہتے ہیں۔

عقد مواخات: صیغۂ اخوت جاری کر کے دو آدمیوں میں بھائی چارگی قائم کرنا۔ ایک کو دوسرے کا بھائی بنانا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل: مؤلف "تاریخ امت" لکھتے ہیں:

ہجرت کے ۵ یا ۸ مہینے کے بعد جناب رسالت مآب نے مکے کے مہاجروں کی دلبستگی اور تقویت کے لیے ایک تمدنی انتظام یہ کیا کہ ایک ایک مہاجر مسلمان کو ایک ایک انصاری مسلمان کا بھائی قرار دیا۔ مہاجر وہ مسلمان تھے جو مکے سے ہجرت کر کے مدینے آ گئے تھے اور انصاری مدینے کے مقامی مسلمان تھے، چنانچہ ۴۵ یا ۵۰ مہاجروں کو ۴۵ یا ۵۰ انصاری مسلمانوں کا بھائی مقرر کر دیا اور اس طرح ان دونوں جماعتوں کو ایک دوسرے کا ہر حال میں شریک اور ہمدرد بنا دیا۔ غور کیا جائے تو اس واقعے سے معلوم ہوگا کہ پیغمبر اسلام کو اعلیٰ انسانیت کی تربیت دینے اور دنیوی زندگی کو بہترین عنوان سے گزارنے کی تعلیم دینے کا کس قدر درد، محبت اور لاجواب سلیقہ خداوند عالم نے مرحمت فرمایا تھا۔ علامہ شبلی تحریر کرتے ہیں۔ "اسلام تہذیب اخلاق و تکمیل فضائل کی شہنشاہی ہے..... جن لوگوں میں رشتۂ اخوت قائم کیا گیا ان میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا کہ استاد اور شاگرد میں وہ اتحاد و مذاق موجود ہو جو تربیت پذیری کے لیے ضروری ہے۔ تفحص اور استقصاء سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جس شخص کا بھائی بنایا گیا دونوں میں یہ اتحاد و مذاق ملحوظ رکھا گیا۔ اور جب اس بات پر لحاظ کیا جائے کہ اتنی قلیل مدت میں سیکڑوں اشخاص کی طبیعت اور فطرت اور مذاق کا صحیح اور پورا اندازہ کرنا قریباً ناممکن ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ شان نبوت کی خصوصیات میں سے ہے۔" (سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۴۱)

اس کے ساتھ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ حضرت علی کے مذاق کا کوئی شخص آنحضرت کو نہ مہاجروں میں ملا نہ انصار میں۔ حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ! میں کس کا بھائی بنایا گیا؟ فرمایا: انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ۔ اے علی! دنیا و آخرت میں تمھارا میں بھائی ہوں۔ ذکی اور کوئی ہم صفت نہیں ہو سکتا۔ حضرت علی کوفے میں منبر پر فرمایا کرتے تھے: انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ ۔ میں خدا کا بندہ اور رسول خدا کا بھائی ہوں۔

(ابو الفداء، جلد ۱، ص ۱۲۴)

ہجرت سے پہلے بھی مکے میں ایک مرتبہ پیغمبرِ اسلام
نے وہاں کے مسلمانوں میں عقدِ مواخات قائم کیا تھا
اور اس میں حضرت ابوبکر کو حضرت عمر کا، طلحہ کو
زبیر کا، حضرت عثمان کو عبدالرحمٰن ابن عوف کا
اور جنابِ حمزہ کو زید بن حارثہ کا بھائی بنایا تھا
اس وقت بھی اس صاحبِ ما ینطق وحیٔ رسول نے
حضرت علیؓ کے بارے میں یہی فرمایا تھا کہ اے علیؓ
تمھارا بھائی میں ہوں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
(تاریخ خمیس جلد اول ص ۳۹۶ و ریاض النضرۃ جلد اول ص ۱۲)

اور دنگ لکھتا ہے کہ "اس دانائی اور سادگی کے اصول
سے اس سلطنت کی بنیاد پڑی تھی جو قلیل مدت میں بہت
عظیم الشان طاقت حاصل کرنے والی اور دنیا کی زبردست
زبردست سلطنتوں کو ہلا دینے والی تھی۔
(تاریخ اسلام جلد ۱ ص ...)

عقد میں لانا :- مذہبی اصول اور شرع کی
پابندیوں کے ساتھ عورت سے مرد کا شادی کرنا،
اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ کسی عورت کو عقد میں لانے کے بجائے اس
سے وہ برتاؤ نہ کرنا جو شرفاء کرتے ہیں خلاف
تہذیب ہی نہیں بلکہ خلافِ انسانیت بھی ہے۔

عقد میں ہونا :- کسی کے نکاح میں ہونا، کسی
کی زوجیت میں ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج
محلِ صرف۔ آصف خاں نورجہاں کے بھائی کی
بیٹی بھی شاہ جہاں کے عقد میں تھی۔ (دربارِ اکبری)

عقدِ نکاح :- دائمی عقد، مذکر، فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ اکثر و بیشتر حضرات شادی کے رقعوں
میں لکھتے ہیں کہ تاریخ عقدِ نکاح ۱۵ رمضان المبارک
مقرر ہوئی ہے۔

عقدِ نکاح میں لانا :- مرد کا کسی عورت کے
ساتھ عقد کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ ثریا بیگم کو پورا پورا یقین تھا کہ آزاد جنگ
روم سے واپس آ کر حسن آرا کو عقدِ نکاح میں لائیں گے
(فسانۂ آزاد جلد سوم ص ۱۹)

عُقدہ :- (بضم اول و فتح سوم) گتھی، گرہ، گانٹھ
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو عقدہ ہم کو دنیا تا تو عقدہ کار رستے اپنا
جو تا ہم کو خدا دیتا تو اپنے ناخنوں کا نام ہوتے
(قدر بلگرامی)

عقدہ :- (کنایۃً) مشکل بات، پیچیدہ مسئلہ، دقیق
امر، مجاز عربی، فصیح، رائج۔

اور وہ کون سا عقدہ ہے کہ جو آساں ہوگا
ایک ناخن تھا تمھارا سو ہے دشوار مجھے
(سوز)

عُقدہ :- (مجازاً) بکھیڑا، پیچ، اردو بغیر فصیح، بلیغ

ہزار طرح کے عقدے پڑے ہوئے ولیکن
کھلا نہ ایک ترا عقدۂ نقاب مجھے
(ممنون)

عقدہ :- بھید، راز، دل کی بات، فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔

جب چاہیے کہ عقدۂ دل تجھ پہ کھولیے
ہوتا ہے آہ زبان پہ میری سخن گرہ
(خواجہ میر درد)

عقدہ آسان ہونا :- مشکل اور پیچیدہ بات
کا آسان ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

الٰہی زخم بھرتے ہیں تو ناخن اور بڑھتے ہیں
ہمارے عقدہ ہائے مشکل آسان ہوتے جاتے ہیں
(راسخ)

عقدہ باندھنا :- گرہ لگانا، پیچیدہ کر دینا
اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ترے جوڑے کے کھلنے نے دلِ وابستہ باندھا
عجب الٹا یہ عقدہ دل کو لا ہاں باندھا
(ذوق دہلوی)

عُقدہ حل کرنا :- مشکل آسان کرنا، پیچیدہ مسئلہ
حل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جواب اس کا دیا شیرِ خدا نے
کیا یوں عقدہ حل مشکل کشا نے
([illegible])

عقدہ حل ہونا :- پیچیدہ مسئلہ سمجھ میں آنا،
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مدت سے ہمیں تاب تھی اثباتِ دہن کی
عقدہ یہ ہوا بخششِ لب سے ترے حل آج
(مصحفی)

عقدۂ دل کھلنا :- دل میں شگفتگی پیدا ہونا،
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چمن میں جا کے گرہ تو نے غنچے کی کھولی
پر اپنا عقدۂ دل تجھ سے اے صبا نہ کھلا
(ظفر)

عقدۂ دل کھولنا :- دل میں شگفتگی پیدا
کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عقدہ رہ جانا :- گرہ رہ جانا، کھٹک رہ
جانا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جب لکھا حال کر سکتہ نہ نکلا شرح سے
جب کیا وصفِ دہن عقدہ سخن میں رہ گیا
(جرأت)

عقدہ سلجھانا :- گتھی سلجھانا، پیچیدہ مسئلے
کو حل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تو نہاں ہو یا عیاں یہ عقدہ سلجھا دے ذرا
اے حجاب آپ اپنا کیا ہے سمجھانے کیا
(عزیز لکھنوی)

عقدہ سلجھنا :- عقدہ حل کرنا، مشکل
حل کرنا۔

اگر ہے ناخنِ تدبیر مشکل ناخن
ہمارا عقدہ سلجھا ہی ہو تا
(شعور)

قولِ فیصل :- عقدہ سلجھانا، کسی کے ساتھ
بولتے ہیں۔ زیادہ تر زبانوں پر گتھی سلجھانا
ہے۔

عقری :- مس کی ایک قسم۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عقرقرحا :- (بفتحتین و فتح چہارم) ایک تیز خوشبو والی لکڑی جڑ کا نام جو دانتوں کے درد اور تقویت باہ وغیرہ کے کام آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے۔ چنانچہ اکثر بازی گر اس کو چبا کے منہ میں جلتا ہوا کوئلہ رکھ لیتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجے میں حار۔ اردو۔ اطبا کی اصطلاح

قولِ فیصل۔ عرقرحا یا "عاقرقرحا" اور ہندی میں اکرکرہ کہتے ہیں۔

عقل :- (بفتح اول) فہم، سمجھ، دانائی، ادراک، دانش، خرد۔ وہ جوہر جس سے انسان اچھے اور برے کی تمیز کر سکے، نفس ناطقہ، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اور عرفاں عقل کے پردے میں پنہاں ہو گیا
ہوش میں آیا حجاب اٹھ گیا جاناں ہو گیا (اقبال)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ عقلا کی اصطلاح میں دس فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا نام چنانچہ عقول عشرہ اسی وجہ سے ان کا نام ہو گیا۔ جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عقلا :- (بضم اول و فتح دوم) عقل مند لوگ بہت سے عقلمند، صاحبانِ عقل، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بر تسلیم حسن کردار
ہیچ عقلا راست گفتار (مثنوی گلشن)

عقلاً :- (بفتح اول و سکون دوم) عقل کی رو سے، از روئے عقل، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس میں انھوں نے اپنی معراج کا حال لکھا تھا کہ جاگتے ہوئے خدا سے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں ہوئیں اور آنحضرت سے بیس درجہ اوپر رہا۔ ایسے ایسے اور بھی خرافات بہت سے لکھے کہ عقلاً اور نقلاً قابل ملامت ہیں۔ (دربار اکبری)

قولِ فیصل۔ یہ لفظ عربی عبارت میں بصورت تمیز واقع ہو گا تو عربی ہو گا۔ تنہا اس کا استعمال اردو ہی ہے۔

عقل اڑانا :- عقل زائل کرنا، حیران کر دینا۔ اردو، غیر فصیح۔

آ ہو کی جست خیز دکھاتا ہوا چلا
صرصر کے عقل و ہوش اڑاتا ہوا چلا (اوج)

قولِ فیصل۔ "عقل اڑانا" کوئی محاورہ نہیں "ہوش" کے ساتھ اس کا استعمال مخصوص ہے۔ جیسے جب میں نے دلیلوں سے ثابت کر دیا تو ان کے ہوش اڑ گئے اور وہ قائل ہو گئے۔

عقل اڑ جانا :- عقل جاتی رہنا، گھبرا جانا، اردو صرف، متروک۔

عقل کو سوں اڑ گئی دیکھ کان یار سے
حکم دل کا ہے یہی دریائے بلار تو اڑ (رشک)

عقل الٹی ہونا :- نا سمجھ ہونے سے کنایہ ہے، بیوقوف ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہم نے جانا کہ گیا تدبیر سے اپنی درست
عقل تیری آسماں پیر الٹی ہو تو ہو (داغ)

عقل اشتیاق :- (اضافت) وہ جوہر جو اچھے برے کے امتیاز کے لیے انسان کو عطا ہوا ہے انسان کی عقل، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ خداوند عالم کی کنہ ذات کے دریافت کرنے میں عقل انسانی نے قدم قدم پر ٹھوکر کھائی ہیں۔

عقلِ اوّل :- حکما کی اصطلاح میں پہلا فرشتہ، فارسی۔ مسلمان (کنایتہً) جبرئیل، رسول خدا صلعم کا نور، عرش اعظم۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

تیری عالم پہ ذات افضل ہے
خسروا عقل اول ہے (مثنوی بحر الفت)

عقل اوندھی ہونا :- بے عقل ہونا، عقل کی کمی ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اس کی قسمت میں ہو نازونی ازل کے روز سے
عقل اوندھی کیوں نہ ہوتی آسمان پیر کی (داغ)

عقل آرائی :- بغیر اضافت، عقل دوڑانا، عقل سے کام لینا۔ مؤنث، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کام اپنا چھوڑ دے تقدیر پر
عقل آرائی نہ ہے نادان کر (صبا)

عقل آزمانا :- عقل کا امتحان لینا، عقل کی آزمائش کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تھوڑی دیر میں لاڈو نے دروازہ کھول دیا، اور محمد عسکری اور بیدل چھلن بیگم صاحبہ کے پاس زانو بزانو بیٹھ گئے نام تمہاری عقل سے نہ ہو بس تمہاری عقل آزمانی۔ (امیر کرسائیں)

عقل بجانہ ہونا (یا) **عقل برجا نہ ہونا** :- عقل ٹھکانے نہ رہنا، حواس درست نہ رہنا۔

فقرہ :- اس وقت میری عقل ہی بر جا نہ تھی (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عقل برجانہ ہونا۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عقل بجانہ ہونا کے محل پر ہوش بجا نہ ہونا

کی زبان۔

محل نثر۔ جب تک کچہری میں یہ حواس باقی ہے جس نے کچھ دیا اگر سرکار کا نقصان ہو اس کی تاعقل باقی ہو۔ اس زمانے میں دیا کام آتا ہو عقل کے چراغ بجھاتا ہو۔ (فسانۂ عبرت)

(۵) **عقل کا تجویز کرنا**:- عقل کا طے کرنا۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

عقل ہرگز نہ یہ کرے تجویز
کہ بنائے بغیر ہو کوئی چیز
ناسخ

(۱) **عقل کا تقاضا**:- عقل کا چاہنا۔ عقل کی خواہش۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

عقل کا بھی یہی تقاضا ہو
نقل کا بھی یہی تقاضا ہو
ناسخ

(۲) **عقل کا چراغ گل ہو جانا**:- عقل کا زائل ہو جانا۔ عقل میں فرق آ جانا۔ عقل کا نہ رہنا۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ ترکیب فارسی چراغ عقل گل ہونا بھی نظم ہوا ہو جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

پیش شمع خرد تری باطل
عشق کل کا چراغ عقل ہو گل (مثنوی بحر الفت)

(۶) **عقل کا دشمن**:- بے عقل۔ بالکل بیوقوف۔ اردو صفت۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ اگرچہ عقل کے دشمن اس ہی بات کا تنگڑ بناتے ہیں اور طرح طرح کی تفتیش نکالتے ہیں (حاشیہ کلام اقبال ترجمہ فرمان علی ص۳۴)

عقل کا فتور ہونا:- عقل کی کمی ہونا۔ عقل کا نقص ہونا۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

رست کبر بادۂ نخوت سے چور ہے
قائل نہ ہوگا عقل کا اس کی قصور ہے
اوج

عقل کا مارا:- بیوقوف۔ بے عقل۔ بگاؤدی۔ بودھو۔ وہ شخص جسے عقل کی چھٹکارا ہو۔ صفت۔ مذکر۔ مستورات کی زبان۔ (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورت مرد سب بولتے تھے اب کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

عقل کا مارا جانا:- عقل کا جاتے رہنا۔ عقل کا ٹھکانے نہ رہنا۔ حواس میں فرق آنا۔ مخبوط الحواس ہونا جیسے۔ "لڑکے تیری تو عقل ماری گئی ہے۔" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کمی کے ساتھ بولتے ہیں

عقل کا مقتضا:- عقل کی خواہش۔ عقل کے مطابق۔ اردو مصرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ میں تمہیں کئی مرتبہ سمجھا چکا ہوں کہ عقل کا مقتضا یہ ہو کہ پہلے جو چیز نہ معلوم ہو اسے دریافت کر لیا کرو پھر دوسروں کے سامنے بیان کیا کرو۔

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ مقتضائے عقل اور یہ مقتضائے عقل بھی بولتا ہو۔

عقل کام نہیں کرتی:- سمجھ میں نہیں آتا۔ عقل حیران ہو۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ صفت نقب دیکھ کر بہت پریشان ہوئی اور گویا ہوئی۔ اے تمہارا کچھ عقل کام نہیں کرتی ہو اور نہ کچھ کہہ سکتی ہوں۔ (طلسم ہوش ربا)

عقل کل:- (۱) کبھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کبھی عرش اعظم سے مراد ہوا کرتی ہے۔ (۲) عقل کامل۔ تمام عقول عشرہ کا مجموعہ۔ دانائے کل۔ عربی۔ مذکر (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

چہ جوئے تابع امر شاد رفی الامر
تو عقل کل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا بشر
ذوق

عقل کل ہو:- بڑے بیشتر خمار کل۔ زنگ کا بال۔ وہ شخص جس کے بغیر کوئی کام نہ کر سکیں۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ آدم خان جنہیں کی مرتبت حضور میں آیا اور خان خاناں کی تدابیر کا عقل کل تھا۔ (دربار اکبری)

عقل کو ادراک ہونا:- عقل کی پہنچ ہونا۔ عقل کا مان لینا۔ سمجھ میں آنا۔ اردو مصرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس قدر تو ہے عقل کو ادراک
کوئی صانع ضرور ہے بیباک (مراج نظم)

عقل کوتاہ ہونا:- چھوٹی عقل ہونا۔ تھوڑی عقل ہونا۔ اردو مصرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس قدر اپنی عقل ہے کوتاہ
پہنچے کب تا مصالح اشہ (مراج نظم)

عقل کو حیرانی ہونا:- عقل کا متحیر ہونا۔ عقل کا دنگ ہو جانا۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ ایسے شخص کی مدح میں عقل کو حیرانی ہے جو سچ ہے بے شک لاثانی ہے۔ (فسانۂ عبرت)

عقل کو راہ ملنا:- عقل کی پہنچ ہونا۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

نہ ملی راہ عقل کو بے شک ہو ساحت عزت الٰہی تک (مراج نظم)

عقل کو روبیٹھنا:- عقل نہ رہنا۔ عقل جاتی رہنا۔ اردو مصرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ خدا نے کیا آدمی پیغمبر سا ہو اور پکا تھا عقل کو رو بیٹھے (فسانۂ آزاد)

عقل کو سکتا ہونا:- عقل کا انتہائی حیران ہونا۔ عقل کا بیحد متعجب ہونا۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

اس لطافت سے وہ لطافت نما ہو دیکھتے ہے جو عقل کو سکتا (مراج نظم)

عقل کھو جانا:- حواس جاتے رہنا۔ عقل نہ رہنا۔ اردو مصرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ میاں نعیم بھائی کا فقرہ سے کر پہنچے سن کر رہی سہی عقل بھی کھو گئی۔ (توبۃ النصوح)

عقل لڑانا:- عقل پر زور دینا، غور و فکر کرنا، سمجھنے کی کوشش کرنا، اردو، صرف۔ غیر فصیح، مروج۔

محل فصیح۔ ہم جب راہ چلتے تھے، اطراف کو دیکھتے تھے اور جلسے، رخ قرار دیتے میں ابو الفضل کے ساتھ عقل لڑاتے تھے۔ (دربار اکبری)

عقل لطیف:- (دبا اضافت) پاکیزہ عقل، مرکب، سب سے بیدار عقل، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہی جو حصہ ضعیف کو تکلیف
وہی جو پہچانے تو عقل لطیف ~ تاریخ

عقل لگانا:- غور کرنا، فکر کرنا، عورتوں کی زبان

(دجالہ تحقیر) اور کان دونوں ہی تاکر کرنے لگے اپنے اپنے غور پر عقل لگانے لگے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

عقل ماری جانا:- بے عقلی کا کام کرنا سمجھ اوندھی ہو جانا۔ اردو، صرف، دہلی کی عورتوں کی زبان

محل فصیح۔ ساس نے کہا لڑکی کوئی بڑی عقل ماری گئی ہے، میاں سے پوچھا کچھا نہیں آپ ہی آپ چلیں۔ (مراۃ العروس)

عقل مبہوت ہونا:- عقل کا حیران ہونا متعجب ہونا، عقل کا دنگ ہو جانا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

عقل اول بیاں ہوئی مبہوت
کیوں نہ ہو نفس ناطقہ کو سکوت ~ تاریخ

عقل متین:- (دبا اضافت) سنجیدہ عقل، متانت والی عقل، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

محل فصیح۔ ان کی نوجوانی کے نکتے اور چھوٹی چھوٹی چالیں ایسی ہوتی تھیں کہ شیخ کی عقل متین سوچتی رہ جاتی تھی۔ (دربار اکبری)

عقل مجرد:- عقول عشرہ میں سے ایک عقل کا نام، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عقل مجرد ہے جال ستر ہی ~ ذہر

عقل مجسم:- (دبا اضافت) سراپا عقل، سراپا عقل، بہت عقلمند، فارسی ترکیب، فصیح، مروج۔

شکل بشر میں عقل مجسم تو دیکھئے
سر ریخ طبع علم کا عالم تو دیکھئے ~ محمود رفتا

عقل معذور ہونا:- عقل کا عاجز ہونا عقل کا پورا کام نہ کرنا، اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقل ہوا ہی نشاط سے معذور
صاف ہوا اعتراف عجز و قصور ~ تاریخ

عقل مند:- عقل میں بھرا ہوا، صاحب عقل، دانشمند، ہوشیار، عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، مروج۔

محل فصیح۔ سر سید احمد خاں کے دور اندیش اور عقلمند ہونے کی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بین ثبوت ہے۔

قول فیصل۔ جب کسی کو بے وقوف کہنا ہوتا ہے تو طنزاً بھی کھینچاؤ کے ساتھ کہتے ہیں" آپ سے بڑا عقلمند کوئی نہیں "

عقلمنداں را اشارہ کافی است

صاحبان عقل کے لیے تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور وہ اشارہ سے بات سمجھ جاتا ہے، فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقل مند کی دم:- (طنزاً) عقل مند کا عکس، بے وقوف، اردو، صفت (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقل مندی کی دور بلا:- طنزاً بے وقوف کی نسبت کہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے جو معنی لکھے ہیں کوئی نہیں بولتا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں۔

"دانشمند آفت سے بچ جاتا ہے عقل مندی بلا دور کرتی ہے۔

یہ معنی زیادہ بھی زیادہ تر ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی صاحب عقل کسی جھگڑے سے خوبصورتی کے ساتھ اپنے کو بچا لیتا ہے تو دوسرے کہتے ہیں "عقل مندی دور بلا"

عقل مندی:- دانائی، فراست، خرد مندی، فارسی مونث، فصیح، مروج۔

محل فصیح۔ اسے کلکتہ کے ایوان طریقت کی عقل مندی کہیے یا بے وقوفی کہ اسے بہلا پھسلا کر یہاں کے مقامی قید خانے میں بھیج دیا۔

(غبار خاطر - از مولانا آزاد)

عقل میں آنا:- (لازم) سمجھ میں آنا، خیال میں آنا، اردو صرف، فصیح، مروج۔

محل فصیح۔ بیربل اگرچہ ان کا عقلمند کے کرتب نہ تھے، مگر ایک عجیب دقم تھے۔ کچھ نرالی فکر کچھ نرالی سے وہ ایسی ہی عقل میں آتا لطفا کہتے تھے۔ (دربار اکبری)

عقل میں آنا:- ہوش میں آنا، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں نہ لکھنؤ کی یہ زبان ہے۔

عقل میں بات آنا: بات سمجھ میں آنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہا یوں ایک نے اس کو کہ بھائی
ہماری عقل میں یہ بات آئی (زلیخائے اردو)

عقل میں فتور آنا: عقل میں نقص پیدا ہو جانا، عقل صحیح نہ رہنا، عقل کا صحیح کام نہ کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ خدا نہ کرے کہ کسی انسان کی عقل میں فتور آئے پھر وہ کسی صحیح نتیجے تک نہیں پہنچ سکتا۔

عقل میں فتور ہونا: عقل کا صحیح کام نہ کرنا، عقل کا ناقص ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ شاید کسی کی عقل میں کبھی فتور رہے گر اس مکار کے مکر میں آ گیا ہو (طلسم ہوشربا)

عقل میں گزرنا: خیال میں آنا، سمجھ میں آنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یہی گزرتا ہے بندے کی عقلِ ناقص میں
نظر جو آتی ہے کثرت سے جابجا العزیٰ (شعور)

عقل میں لانا: سمجھنا، سوچنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حرکات ان کے عقل میں لا کر
گر نہیں ان ستاروں کی پا کر (ناسخ)

عقل میں نہ آنا: سمجھ میں نہ آنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب سے اہل جنوں میں ذکر ہوا
کہ نہ آئے جو عقل و دانش میں (ناسخ)

عقلِ ناقص میں آنا: اپنی عقل کے مطابق سمجھ میں آنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ حضور نے جو کچھ بھی فرمایا صحیح درست ہے مگر میری عقلِ ناقص میں تو یہ آتا ہے کہ اگر یہ مقدمہ ہے آپ مقدمہ اٹھا لیں تو بہتر ہو۔

عقل نہ ہونا: فہم و ادراک کی قوت نہ ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ خدا کی مار ان پر اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ ذرا دل میں سوچیں کہ ہم بیٹھے کہاں ہیں (دفعتاً آزاد)

عقل ہونا: سمجھ ہونا، فہم ہونا، اچھے برے کی تمیز ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بیٹھے ہیں سب میں ہم محوِ یقین
جس کو ہے عقل اس کو ضبط نہیں (ناسخ)

عقلی: عقل سے منسوب، عقل کی وہ بات جو عقل سے تعلق رکھتی ہو، عربی، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا مذہب جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے عقلی تھا اور یہی اہلِ حق کا مذہب ہے اور اس سے حسن و قبحِ اشیا کے عقلی ہونے کی تحقیق بھی سلجھ گئی۔

(حاشیہ کلام اللہ مترجمہ فرمان علی)

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسا کہ مثال سے واضح ہو۔

عقلیت: (بفتح اول و سکون دوم و کسر سوم) عقل کی، عقل والی، اردو، قلیل الاستعمال۔

محلِ استعمال۔ اب مذہب بھی ہمارے سامنے آتا ہے تو عقلیت اور منطق کی ایک سادہ اور بے رنگ چادر اوڑھ کر آتا ہے اور ہمارے دلوں سے زیادہ ہمارے دماغوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہے۔

(غبارِ خاطر۔ از مولانا آزاد)

قولِ فیصل۔ مولانا آزاد کا یہ صرف بالکل جدید اور زبان میں ایک قسم کا اضافہ ہے۔

عقلی گدا لگانا: اٹکل پچو اڑانا، بغیر سمجھے بات کہنا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ استعمال۔ تم کبھی کوئی بات سمجھ کے نہیں کہتے اپنی طبیعت کی تیزی میں ہمیشہ عقلی گدے لگایا کرتے ہو

قولِ فیصل۔ اسی محل پر عوام "عقلی گدا مارنا" بھی بولتے ہیں۔

عُقوبت: (بالضم) عذاب، سزا، سختی، سرزنش، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گناہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں (غالب)

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ ہو

خدایا میں بندہ گنہ گار ہوں
عقوبت کا تیری سزاوار ہوں (معارج الفضائل)

اس کی اردو جمع عقوبتوں بھی کمی کے ساتھ ہے۔

ہوتے جاری اس امر جاری پر
وہ بھی رہتا عقوبتوں کا ڈر (معراج فطرت)

عقوق: (بالضم) ماں باپ کی نافرمانی کرنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقوق اذیت کرتا ہو زائل
عقوق ان پاپی پر ہو مائل (معراج الفضائل)

عُقول: (بالضم) دانائیاں، عقل کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاف اس کے جواب میں ہے کلام
کہ جیتا مر عقول اور اوہام (معراج النظم)

عُقول: دسوں فرشتے، فرشتے، عربی، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "عقولِ عشرہ" کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

عَقول: (عربی، بفتح اول) خردمند، صفت، (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ بہت کم کے ساتھ بولتا ہے

عقول عشرہ :- دس فرشتے، حکماء کے نزدیک خدائے تعالیٰ نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا جس نے دوسرا فرشتہ اور پہلا آسمان پیدا کیا دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوسرا آسمان پیدا کیا علیٰ ہذا القیاس نو آسمان اور دس فرشتے پیدا ہو گئے۔ دسویں نے تمام عالم کو پیدا کیا۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں دسوں فرشتے کیونکہ حکماء کے نزدیک کل دس فرشتے ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اس طرح پر پیدا کیا اول صرف ایک فرشتہ کو خلق فرمایا اس کے بعد ایک اور فرشتہ اور آسمان پیدا کیا۔ یہاں تک کہ ایک ایک فرشتہ اور ایک ایک آسمان پیدا کرتے گئے نو آسمان اور دس فرشتے پیدا کر دیئے اور دسویں فرشتے نے خدا تعالیٰ کے حکم سے تمام جہان پیدا کیا۔) صاحب لغات کشوری لکھتے ہیں (دس فرشتے جنھوں نے بموجب مذہب حکما بحکم خدا سے کل عالم کو پیدا کیا اور سارا انتظام کر لیا) فرقۂ امامیہ کے نزدیک سب سے پہلے خدا ئے عالم نے نور محمدؐ و آل محمدؐ کو پیدا کیا اور انھیں کی وجہ سے تمام کائنات عالم کو خلق فرمایا۔

عقیدت :- (ع) کسی امر کو درست اور حق جان کر اس پر دل جمانا، اعتقاد، دل کا بھروسہ (مذہبی اصول پر) مؤنث۔ اعتقاد، ارادت مندی دل کا بھروسہ، مذہب کے وہ اصول جن پر یقین لانے سے اس مذہب میں شامل ہو سکے۔ ایمان، کسی بات کی دل میں گرہ باندھنا۔

ہو گئے ہوتے جدا نوک زباں بہر دعا
جو شش میں دل کی طرح دل کی عقیدت آئی — امیر
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور پر عقیدہ پر لفظ عقیدت بمعنی، خلوص و محبت، ایک شخص دوسرے شخص کے لیے بھی استعمال کرتا ہو جیسے "جس طرح میرے والد مرحوم کو آپ سے عقیدت تھی وہی عقیدت اس خاکسار کو بھی آپ سے ہے۔ بزرگان دین کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال ہے۔

مرکز اہل عقیدت ہے مقدس خوابگاہ
جبہ سا جو کھٹ پہ تیری خسروان کجکلاہ — عزیز لکھنوی

عقیدت کیش :- عقیدت مند، خلوص و محبت رکھنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بندگان عقیدت کیش نے "لا دواری" کی تو طبیعت کو مجبور کر کے کھانے پینے پر متوجہ ہوئے (دربار اکبری)

عقیدت مند :- معتقد، عقیدت رکھنے والا محبت و خلوص رکھنے والا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ سے یہ امید نہ تھی کہ ایک قدری عقیدت مند کے ناچیز ہدیے کو اس طرح واپس کر دیں گے میری انتہائی دل شکنی ہوئی۔

عقیدت مندانہ :- عقیدت مند کی طرح، عقیدت مندی کے عنوان سے فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں خاندانی مریدوں کی ان عقیدت مندانہ پرستاریوں سے خوش نہیں ہوتا تھا بلکہ طبیعت میں ایک طرح کا انقباض اور توحش رہتا تھا۔
(غبار خاطر۔ از مولانا ابو الکلام آزاد)

عقیدہ :- اعتقاد، بھروسہ، عقیدت، وہ یقین کی منزل جس میں کسی شک اور اس کے خلاف کا شائبہ پیدا نہ ہو سکے۔ عربی، مذکر، دہلی کی زبان

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں — غالب

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ہمیشہ اس لفظ کا صرف ان چیزوں کے ساتھ کرتے ہیں جن کا تعلق مذہب سے ہو۔

کب ہیں مرید اور کسی پیر کے انیس
ہم کو فقط علیؑ ہی سے عقیدہ ہے — انیس

یا مذہب کے ان جزئیات سے تعلق ہو جن کا اعتقاد یقین کی حد سے بھی کچھ اور آگے بڑھ چکا ہو جیسے دنیا لاکھ کہے اور کتابیں اس کے خلاف ثبوت پیش کرے میرا عقیدہ یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام تین روز کے پیاسے تھے۔

عقیدۂ باطل :- (مرکب اضافی) وہ عقیدہ جو مذہب کی رو سے صحیح نہ ہو۔ فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

جس کا ہو یہ عقیدۂ باطل
ہے وہ بے شبہ احمق و جاہل — سید محمد عنایت (سبیل نجات)

عقیدہ بگڑنا :- عقیدے کا خراب ہو جانا، مذہب کے اصول و فروع کے خلاف نظریہ قائم ہونا اردو مرکب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کم بخت کہتا ہے کہ رسولِ خدا کو معراج جسمانی نہیں ہوئی اس کا عقیدہ بگڑ گیا ہے۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک فقرہ لکھا ہے کہ "اب زید کا عقیدہ شاہ صاحب سے پھر گیا" یہ عوام کی زبان ہے لیکن خواص اہل لکھنؤ قطعی نہیں بولتے۔

عقیدہ پکا ہونا :- معتقد ہونا، عقیدت ہونا، پختہ عقیدہ ہونا۔ اردو مرکب، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ لاکھ کہا کیجیے، لاکھ ادھر ادھر کی دلیلیں پیش کر دیا کیجیے مگر عقیدے کا انسان ہے اپنے مسلک سے ہٹنے کا نہیں۔

عقیل (بفتح) — نہایت زیرک اور دانا۔ (عربی) مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

نوٹ عقیل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "عقل کے معنی میں یہ لفظ لغات عربیہ میں نہیں پایا جاتا صرف صاحب غیاث نے شاید سند رشان میں لے جانے کے واسطے لکھ دیا۔ ہماری زبان میں اردو لغہ ور کرنا چاہیے۔ صاحب نور اللغات نے بھی اس کی تائید کی ہے اور بزرگ و معزز و بردبار عاقل کے معنی بھی لکھے ہیں اور متراوف بغیر ترکیب لفظی و اضافی ظاہر کیا ہے۔"

دانش آموز جو کی تربیت عاقل نہ کی
بیہ مجنوں کو بنا دے بھی انسان عقیل (ذوق)

حضرت دبیر اپنے مستند اشعار نے اضافت کے ساتھ نظم کیا ہے:

بڑے عابد و بردبار و حلیم
عقیل و نجیب و کریم و رحیم (امیر لکھنوی) (مدارج الفضائل)

صاحب مصباح اللغات نے عقیل کے معنی مستقل لکھے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ کلام عرب میں عقیل کے معنی زیرک و دانا و عاقل کے نہیں ہیں تو ترکیب کے ساتھ استعمال صحیح نہ ہوگا۔

عقیل (بفتح) — حضرت ابوطالبؑ کے دوسرے فرزند۔ اپنے بھائی حضرت علیؑ سے بیس سال بڑے تھے۔ آپ کی ولادت غالباً ۹۰؁ھ میں ہوئی۔ کنیت ابو یزید تھی۔ آپ سے جناب رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ میں تم کو دو حیثیتوں کی وجہ سے بہت زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔ ایک تو خاندانی قرابت کی وجہ سے کہ تم میرے چچا زاد بھائی ہو۔ دوسرے اس وجہ سے کہ تم کو میرے چچا حضرت ابوطالبؑ محبت دوست رکھتے ہیں۔ آپ کو بھی مکہ کے مشرکوں نے مجبور کر کے غزوۂ بدر میں بھیجا تھا جس میں آپ قید کر لیے گئے تو آپ کے چچا عباس نے اپنے پاس سے آپ کا فدیہ دے کر چھڑایا۔ پھر واقعۂ حدیبیہ کے قبل اپنا اسلام ظاہر کیا اور اعلان کر کے سنہ ۸ھ میں آپ مدینے آ گئے تھے۔ حضرتؐ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں شریک تھے۔ وہاں سے واپسی کے بعد آپ بیمار ہو گئے تھے یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ و غزوۂ حنین و طائف میں آپ کا کوئی ذکر نہیں آتا۔ نبی صلعم نے آپ کو خیبر میں سے حصے کے لیے ایک سو چالیس وسق (جو عرب کا ایک وزن ہے) غلہ عنایت کیا تھا۔ آپ ایسے حاضر جواب تھے کہ مخالف کی زبان فوراً بند کر دیتے تھے۔ آپ بہت سی نیک خصلتوں کے مالک تھے۔ عرب کے سب سے بڑے نساب تھے بالخصوص قریش کے نسب اور ان کے واقعات کو بہت زیادہ جانتے تھے۔ اس وجہ سے قریشی آپ سے ملتے تھے کیونکہ آپ ان کے نسب کی اصلی حالت اور سچی باتیں صاف صاف بیان کر دیتے تھے۔ آپ کے لیے ایک بوریا تھا جو حضرت رسول خداؐ کی مسجد میں بچھا دیا جاتا تھا۔ لوگ نسب اور واقعات عرب کے معلومات حاصل کرنے کی غرض سے آپ کے پاس کثرت سے آیا کرتے تھے اور اسی سبب سے آپ کو دشمن بھی رکھتے تھے اور آپ کے حق میں غلط باتیں کہتے تھے۔ اسی وجہ سے اور زیادہ اس لیے کہ آپ حضرت علیؑ سے جدا ہو گئے (بضرورت) معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بہت قرضدار ہو گئے تو حضرت علیؑ کے پاس کوفے میں آئے۔ حضرت نے آپ کو بہت عزت اور محبت سے اتارا اور اپنے بڑے فرزند امام حسنؑ کو حکم دیا کہ اپنے چچا کو نئے کپڑے پہنا دو۔ حسب الحکم آپ کو نئے کپڑے پہنائے گئے۔ شام کو حضرت نے آپ کو شب کے کھانے پر بلایا۔ آئے تو دیکھا کہ کھانے کو صرف روٹی نمک اور ترکاری ہے۔ جناب عقیل نے کہا بس کیا یہی کھانا ہے؟ حضرت نے کہا نہیں تو۔ پھر جناب عقیل نے کہا میرا قرض ادا کر دیجئے۔ حضرت نے پوچھا کس قدر ہے۔ کہا چالیس ہزار۔ حضرت نے فرمایا۔ اس قدر مال میرے پاس نہیں ہے لیکن اس وقت تک صبر کیجئے کہ مجھ کو وظیفہ ملتا ہے مل جائے۔ جناب عقیل نے کہا آپ بیت المال کے مالک ہیں۔ حضرت نے فرمایا کیا آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں کہ میں مسلمانوں کے مال میں خیانت کروں حالانکہ ان لوگوں نے مجھے امین بنایا ہے۔ اس پر جناب عقیل نے کہا اچھا اجازت ہے کہ میں معاویہ کے پاس چلا جاؤں۔ حضرت نے فرمایا ہاں۔ چنانچہ آپ معاویہ کے پاس چلے گئے۔ (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۴۰۹)

صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ عقیل کو بیت المال سے دو درم روز ملا کرتے تھے جب کہ گھر میں فاقہ ہو جاتے تو فراغت سے بسر ہو۔ کچھ کھانا تیار کر کے جناب امیر المومنینؑ کی دعوت کی اور عرض کیا کہ تنگی سے بسر کرتا ہوں کچھ وظیفہ زیادہ کر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا۔ میری دعوت کا سرانجام کیونکر کیا؟ عرض کی کہ روزانہ ڈیڑھ درم خرچ کر کے آدھا آدھا درم جمع کر کے ضیافت کی ہے۔ حضرت نے فرمایا بس تو تم کو ڈیڑھ ہی درم کافی ہے۔ تنگی کی شکایت نہیں کرنا ہوں۔ جب عقیل نے بہت اصرار کیا تو علی مرتضیٰؑ نے عقیل سے پوشیدہ چراغ پر لوہے کو گرم کیا اور اچانک عقیل کے ہاتھ پر رکھ دیا

عقیل نے مضطرب ہو کے کہا بھائی تم نے میرا ہاتھ کیوں
جلا دیا، جناب امیر نے فرمایا کہ جب تم اتنی سی آگ کی
برداشت نہیں کر سکتے ہو تو تم کو کیونکر گوارا ہو سکتا ہے
کہ میں حقوق اسلام میں سے تمہارے حصے سے کچھ
زیادہ دے کے نار جہنم میں گرفتار ہوں۔

علامہ ابن حجۃ الحموی نے لکھا ہے کہ جناب عقیل
معاویہ کے یہاں گئے تو معاویہ نے آپ کی بڑی آؤ بھگت
کی۔ ایک روز یہ بھی کہا اے عقیل میں تمہارے
لیے تمہارے بھائی علیؑ سے بہتر ہوں۔ جناب عقیل
نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے مگر یہ بات ہے کہ میرے بھائی
نے اپنی دنیا کے مقابلے میں اپنی آخرت کی حفاظت
کی لیکن تم اپنی آخرت پر لات مار کے اپنی دنیا ہی بنانے
کی فکر میں رہتے ہو۔ مطلب یہ تھا کہ اسی وجہ سے
مسلمانوں کا مال مجھے دے دیا تاکہ میں تمہارا طرفدار
ہو جاؤں۔

علامہ ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ جناب عقیل نے
بزمانہ خلافت معاویہ بعمر ۹۶ سال [illegible]
میں انتقال کیا۔ آخر عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی
تھی۔ آپ بڑے حاضر جواب تھے۔ اس امر میں
اختلاف ہے کہ جناب عقیل حضرت علیؑ کی زندگی میں
معاویہ کے یہاں گئے یا حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد
ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ جناب امیرؑ کی شہادت
کے بعد عقیل وہاں گئے۔ وھذا القول
ھو الاظھر عندی ترجمہ یہی قول
میرے خیال میں بھی زیادہ صحیح ہے۔
(شرح نہج البلاغہ مطبوعہ مصر جلد ۳ [illegible])

علامہ مذکور نے اس کی زبردست دلیلیں دے کر
اچھی طرح ثابت کیا ہے کہ جناب عقیل حضرت علیؑ
کی زندگی میں معاویہ کے یہاں نہیں گئے تھے بلکہ
آپ کے بعد گئے ہیں۔ بروایت ابن قتیبہ معاویہ نے
آپ کو تین لاکھ اشرفیاں دیں۔ واللہ اعلم۔
(تاریخ الخمیس)

عقیلہ: عقیل کی تانیث، بزرگ اور معزز عورت
عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ نام کی شکل میں اس کا استعمال
زیادہ ہے جیسے "عقیلہ بانو! امتحان سر پر ہے
اور تم پڑھ نہیں رہی ہو۔ یہ اچھا نہیں ہے۔"

عقیمہ: بانجھ عورت، وہ عورت جس کے
بچہ نہ پیدا ہوتا ہو جس کے نطفہ نہ قرار پائے یا جس
میں نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہ ہو۔ عربی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خوشش نظم تھا ہوا عقیمہ
کہاں سے تو ہو عالمہ عقیمہ — منشی لکھنوی

قول فیصل۔ عربی میں مرد اور عورت دونوں
کے واسطے لفظ "عقیم" آیا ہے اردو میں مرد کے
لیے عقیم نہیں بولتے۔

عکس: ضد، خلاف، الٹا، عربی تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ ان معنی میں زیادہ تر عکس کی جگہ
برعکس زبانوں پر ہے اور یہی فصیح ہے۔

خاکسار کہاں اور بو تراب کہاں
کہا جو شیخ کے برعکس تو ثواب کہاں — [illegible]

عکس (بالفتح): شبیہ، پرتو، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے آئینے میں عکس رخ لاجواب کا
پانی میں پھول تیر رہا ہو گلاب کا — جذبہ لکھنوی

قول فیصل۔ پانی کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے

پانی میں یہ عکس چاند کا ہے
اک کوئی حسیں نہا رہا ہے — شوق قدوائی

عکس (بالفتح): سایہ، پرچھائیں، [illegible]، عربی، مذکر
فصیح، رائج۔

کون سا شعلہ ہے زمین طور کا لعل خوش آب
عکس گنبد سے ہرا جس کے فرق آفتاب — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی
"فوٹو" (عکس) کے بھی لکھے ہیں جو عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

عکس (بالکسر): عداوت، ضد۔

عکس سے کہتے ہیں یہ قلبی عداوت دیکھئے
مجھ کو مارا حور نے جس دم کہا آرام روح — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ شعر میں عکس کے معنی پلٹنے اور الٹا
کرنے کے ہیں جیسے روح کا عکس حور۔ عداوت
یا ضد کے معنی نہیں ظاہر ہوتے اگر یہ معنی مان
بھی لیے جائیں تو متروک ہو چکا ہے۔ اب کوئی
نہیں بولتا۔

عکس اتارنا: ہو بہو نقشہ بنانا، عکسی تصویر
کھینچنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عکس اتارنا
یا کھینچنا قائم کر کے سایہ کے وسیلے سے شبیہ اتارنا
فوٹوگراف اتارنا کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام
طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

عکس افگن: (بے اضافت) پرتو ڈالنے
والا، عکس ڈالنے والا، فارسی ترکیب، صفت،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عکس افگن اب کبھی بھولے سے بھی ہوتا نہیں
وہ صنم حیران اپنا دیکھ کر آئینے کو — ناسخ

عکس پذیر: (بہ اضافت) عکس کو قبول کرنے والا، فارسی
ترکیب، قلیل الاستعمال

آئینۂ خیال تھا عکس پذیر راز کا

طور شہید ہو گیا جلوۂ دل نواز کا (جنت نگہی)

عکس پڑنا:- کسی چیز کا سایہ پڑنا، صورت دکھائی دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عکس پڑتا ہے جو تیرا آئینوں میں بیشتر
اضطراب اس واسطے جاتا رہا سیماب کا (ناسخ)

عکس ڈالنا:- اثر ڈالنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

محل صحیح۔ ملا صاحب نے مرزا کو کہ کے حج کو جانے کا حال لکھ کر اکبر کی بدمذہبی کے اشاروں سے عجب بدنما عکس ولوں پر ڈالا ہے۔ (دربار اکبری)

عکس ڈالنا:- پرتو ڈالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اپنی تصویر وہ کھنچوائے یہ ممکن ہی نہیں
جس نے آئینہ میں بھی عکس نہ ڈالا اپنا (داغ)

عکس کھینچنا:- اردو فعل متعدی، سایہ کے وسیلے سے شبیہ اتارنا، فوٹوگراف اتارنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عکس لینا:- کسی تصویر یا تحریر پر باریک کاغذ رکھ کر ہوبہو نقشہ اتارنا۔ مصدر، فصیح، رائج

شیشہ کا رخ عکس سے لے اس تجلی گاہ کا
پھر بھی جلوہ دکھانا اپنے مسکن حال پہ (عزیز لکھنوی)

عکسی:- عکس سے منسوب، کیمرے کی مدد سے کھینچا ہوا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ کتاب کے شروع میں مصنف کی ہاف ٹون تصویر اور آخر میں مشہور شاگردان داغ کی ایک فہرست مع مختصر حالات بھی شامل کر دی گئی ہے۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ)

قول فیصل۔ تصویر کے لیے عکسی تصویر کسی کے ساتھ بولتے ہیں جیسے مرزا غالب کی عکسی تصویر اور قلمی تصویر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ قرآن مجید یا دیگر کتب کے لیے جو آفسٹ کے ذریعے چھپتے ہیں ان کو عام طور سے عکسی قرآن یا عکسی دیوان غالب وغیرہ بولتے ہیں۔

علا:- عربی۔ بلند مرتبہ، ہوا۔ (نقص) خدائے تعالیٰ جل وعلا نے ہم سب کو عقل دی (نور اللغات)

قول فیصل:- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اہل سنت حضرات کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

علاتی:- (بفتح اول وتشدید دوم)، مختلف البطن، بھائی، یا بہن۔ سوتیلا بھائی۔ سوتیلی بہن فارسی اصطلاح۔ فقہ۔

محل صحیح۔ شریعت نے میراث کی تقسیم میں جہاں برادر عینی اور ماں باپ کو میراث دلائی ہے۔ وہاں جب برادر علاتی ... برادر علاتی کو بھی میراث میں شریک کر لیا ہے۔

علاج:- بالکسر، بیماری کا مداوا، مرض کے دور کرنے کی تدابیر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج
کہہ اے طبیب تو ہی کہ پھر کیا ہو علاج (ذوق)

قول فیصل:- اس کا تابع مہمل "ولاج" ہے اکثر کسی کے ساتھ عورتیں۔ علاج ولاج کی ترکیب استعمال کرتی ہیں جیسے "اصغری نے کہا۔ علاج ولاج تو مجھ کو کچھ نہیں آتا" (مراۃ العروس)

علاج:- چارہ، تدبیر، فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ممکن ہے آنکھ سے نہ بہائیں ہم اشک غم
لیکن علاج کیا ہے دل بیقرار کا (جلیل)

علاج:- سزا، سرزنش۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اس زلف کو جو شانہ کی صورت لگائے ہاتھ
بے تازیانہ ایسے گنہگار کا علاج (مصحفی)

علاج بالضد:- حار مرض کا علاج بارد دوا سے۔ اردو، ترکیب، عربی الفاظ، اطبا کی اصطلاح۔

محل صحیح۔ دونوں طبیب حاذق تھے۔ ایک نے علاج بالمثل تجویز کیا۔ اور دوسرے نے علاج بالضد ..... (میر ہلاکنا)

قول فیصل۔ اگر مرض حار کا علاج حار دوا سے کیا جائے تو علاج بالمثل کہتے ہیں۔

علاج پذیر:- (بغیر اضافت) ایسا مرض کہ جس میں ایسی صلاحیت ہو کہ وہ علاج سے دور ہو سکے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

شہنشہا ترے بیمن شفائے کامل سے
جو لا علاج مرض تھے وہ ہیں علاج پذیر (ذوق)

علاج کرنا:- دوا کرنا۔ ایسی تدبیر کیا کرنا کہ جس سے مرض دور ہو۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

جز قتل کیا ہے عشق کے بیمار کا علاج
سو آپ روز کرتے ہیں دو چار کا علاج (ناسخ)

علاج کرنا:- تدبیر کرنا۔ انتظام کرنا۔ ذریعہ کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ آپ کا لڑکا بدمعاشوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ اس کا جلد از جلد علاج کیجیے ورنہ نقصان اٹھائیے گا۔

علاج کرنا:- (مجازاً) ٹھیک بنانا، سزا دینا۔ سخت تنبیہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

معروف ہے بہت ہی ہمارے علاج ہیں —
ہم بھی ذرا علاج کریں گے طبیب کا (شیفتہ)

علاج کو ڈھونڈے سے نہ ملنا ۔ نہایت کم یاب ہونا۔ کسی کے لگانے کو نہ ملنا۔ دوا کو نہ ملنا۔ فارسی۔ از بہر دوا یا علاج نیافتن کا ترجمہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

علاج معالجہ ۔ علاج وہ تدبیریں جو مرض کے لیے کی جائیں۔ عربی۔ الفاظ اور ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ یہ وضاحت ہر شخص کے لیے خوشی کا باعث ہے کہ امریکہ وسکونسن یونیورسٹی میں ہندوستانی نژاد ڈاکٹر ہر گوبند کھورانا کی نگرانی اور رہنمائی میں کام کرنے والی ایک ٹیم نے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ اس دریافت سے موروثی امراض کے انسداد اور علاج معالجے کے لیے راستہ کھل گیا ہے۔
(ضمیمہ قومی آواز لکھنؤ [illegible])

علاج ہونا ۔ معالجہ ہونا۔ مرض کے دفع ہونے کی تدبیر ہونا۔ دوا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

موت ہی سے کچھ علاج درد فرقت ہو تو ہو
غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو (ذوق)

علاشانہٗ ۔ عربی۔ جس کی شان بلند ہو۔ خداوند تعالیٰ کے لیے مستعمل ہے۔

(ترجمہ) منشور جدید مقام جو تم دیکھتے ہو وہ اکبر ہے اور خداوند تعالیٰ جل و علا شانہٗ اس جگہ کا مالک۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل سنت حضرات کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

عَلاقہ ۔ بفتح (اول) کسی چیز سے دل کا لگاؤ۔ تعلق۔ رابطہ۔ عربی۔ فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ زندگی کی گہری خوشیاں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں۔ طرح طرح کی سرگرمیوں میں دل اٹکا ہوا تھا۔ اور علاقوں اور رابطوں کی گرانیوں سے بوجھل تھا۔
(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر بالکسر ہے۔

علاقہ ۲ (بالکسر) نسبت، واسطہ، مرکز۔ عربی۔ فصیح، رائج۔

قرآں سے کیا علاقہ کہ وہ اشتقاق میں
دل کا کیا کریں کہ وہ حق کی صدا نہیں (سیماب)

علاقہ ۳ (بالکسر) تعلقہ۔ حلقہ، جاگیر۔ جاگیر، ریاست۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

علاقہ انہیں آیا گر وصل کا یاد
ہے ناظم ملک شوکت کے ساتھ (میر لکھنوی)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ضلع پرگنہ صوبہ، احاطہ، حلقہ، اور تعلقہ، ملکیت، قبضہ، زمینداری کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔ ضلعے کی جگہ ضلع، اور صوبہ کی جگہ صوبہ ہی بولتے ہیں۔

علاقہ ۴ (بالکسر) تلوار [illegible]۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنی میں علاقہ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی اور بھی لکھے ہیں جو کسی حد تک زبانوں پر ہیں۔

علاقہ ۵ نوکری کا تعلق۔ (نور اللغات) نوکری، ملازمت، عہدہ، کام۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علاقہ اٹھ جانا ۔ تعلق نہ رہنا۔ قطع تعلق ہو جانا۔ فعل لازم۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علاقہ بند ۔ پٹوا۔ زیور میں ڈورے ڈالنے والا۔ فارسی۔ مذکر۔ متروک۔

محل صرف ۔ دیکھو مرد کیسی کیسی سخت محنت کرتے ہیں ...... شانہ لوہار ٹھٹھیرا ...... درزی دستار بند، علاقہ بند ...... گندھی وغیرہ جتنے پیشے والے ہیں سب کاموں میں برابر روپے کی تحصیل ہے۔ (مرآۃ العروس)

قول فیصل ۔ اس پیشے کو علاقہ بندی کہتے تھے۔ وہ بھی اب زبانوں پر نہیں ہے۔

علاقہ چھٹنا ۔ تعلق جاتا رہنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

دست قاتل کا نہ چھوٹے سے علاقہ چھوٹے
تیر چھٹی ہی رہے تیر کا پیکاں دل میں (جلیل)

علاقہ چھٹنا ۲ ۔ علاقہ کا کورٹ آف وارڈس سے واگذار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ [illegible] سال گزر جانے پر [illegible] صاحب کا علاقہ کورٹ سے چھوٹا۔

علاقہ دار ۔ رشتہ دار، قرابتی، قرابت دار، نسبتی۔ اردو۔ مذکر۔ ۲ تعلقہ دار، علاقے کا مالک، حاکم علاقہ یا ضلع، زمیندار۔ اردو۔ صفت۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

خلاف فیصل ۔ معنی ۱ میں کوئی نہیں بولتا۔ معنی ۲ کی جگہ تعلقہ دار بولتے ہیں۔

علاقہ دستار ۔ پگڑی کا طرہ یا شملہ۔ فارسی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو سے اس کا علاقہ نہیں۔

علاقہ رکھنا:۔ تعلق رکھنا، واسطہ رکھنا، نسبت رکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

گزری اور سبے شباقی
رکھتی ہے علاقہ تجھ سے ذاتی — مصحفی لکھنوی

علاقہ رہنا:۔ تعلق رہنا، واسطہ رہنا، مطلب رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دونوں سے علاقہ نہ رہا جاوے کہ تم کو
جنت کے نہ دوزخ کے ہوئے دا قیات — آتش

علاقہ قطع ہونا:۔ تعلق کا منقطع ہونا، سلسلہ باقی نہ رہنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

علاقہ نہ ہو قطع کٹ جائے گردن
ہمارا عزیزوں کو تاکید یہی ہے — جلیل

قول فیصل ۔ اسی محل پر "علاقہ منقطع ہونا" بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے جیسے "ورنگت کی صبح کو جب مجھے گرفتار کر کے احمد نگر لے جا رہے تھے تو بعض کاغذات رکھنے کے لئے راہ میں انچی کیس کھولا اور دیکھا ایک وہ خط سامنے آگیا اب دنیا سے تمام علائق منقطع ہو چکے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی خط ڈاک میں ڈالا جا سکے۔" (غبار خاطر ۔ مولانا آزاد)

علاقہ نام لکھ دینا:۔ تحریری طور پر جاگیر یا ریاست کسی کے نام کر دینا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

لکھ دیا عشق و محبت کا علاقہ ترے نام
آج پہنچا یہ شہر حسن کا فرماں مجھ کو — زند

علاقہ ہونا:۔ سروکار ہونا، تعلق ہونا، سلسلہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کس مزے کا یہ علاقہ بسمل و قاتل میں ہے
تیر ان کے ہاتھ میں پیکاں ہمارے دل میں ہے — جلیل

علاقہ ہونا:۔ علاقہ ملنا، جاگیر ملنا، اردو مصرف، متروک۔

جب سے پایا بوسۂ آویزۂ گوش بتاں
بے خوشی مجھ کو ہری لگ یا علاقہ ہو گیا — رشک

علاقے میں:۔ سرحد میں، علاقے کے حدود میں، حلقہ ریاست میں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح ۔ ہمارے علاقے میں جب سے نئے تھانے دار آئے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ کوئی واردات نہیں ہوئی۔

علالت:۔ بیماری، مرض، روگ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح ۔ میرے حصہ میں ناخوشی و علالت کا بار آیا ہے تو مجھے جس طرح کاندھوں پر اٹھائے آیا تھا اسی طرح اٹھائے واپس جا رہا ہوں۔

(غبار خاطر ۔ مولانا آزاد)

قول فیصل ۔ مولانا آزاد نے فارسی ترکیب کے ساتھ اس لفظ کا مصرف کیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں اس لئے کہ لفظ اردو ہے ممکن ہے کہ "واؤ عاطفہ" کی جگہ مولانا نے "اور" لکھا ہو اور کاتب نے مختصر نویسی سے کام لیتے ہوئے صرف "واؤ عاطفہ" پر اکتفا کی ہو۔ اس محل پر عربی زبان میں علت کا لفظ بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "عذر یا بہانہ کرنے کی بات" بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

علام:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) بہت جاننے والا، ہر ایک بات سے بخوبی آگاہ، ہر چیز سے کامل واقفیت رکھنے والا، بہت بڑا عالم، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یعنی جانداروں کے جو ہیں اقسام
ہیں سمجھوں میں مصالح علام — امراؤ نظم

قول فیصل ۔ زیادہ تر خدا کے نام کے ساتھ اس کا مصرف زبانوں پر ہے جیسے "علامئے متعدد میں چیانوں طالب ثواہم کو امر سید اشتغالاً بہت بعید اہتمام رہا باوجودیکہ عبادت خداوند علام اور اطاعت اہل بیت میں اور اکثر احکام حلال و حرام میں مشغول رہتے تھے۔

(روضۃ الخشاف فی احوال الکساء)

عَلَامات:۔ بہت سی نشانیاں، بہت سی علامتیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحیح ۔ ستارے حرکت میں آئے اور درمیان ہوا گرنے لگے اور یہ سب امور ولادت آنحضرت کے علامات تھے۔ (ترجمت القبلو)

قول فیصل ۔ عربی زبان کے اعتبار سے حکم تانیث میں ہے۔ اردو کے اعتبار سے باجماع اساتذہ لکھنؤ مذکر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "بلا، بلائیں، بلیات" بھی لکھے ہیں جو ممکن ہے کہ دہلی میں بولتے ہوں۔ لیکن اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَلّامُ الغیُوب:۔ غیب کی باتوں کا بہت بڑا جاننے والا، خداوند عالم کی خاص صفت، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح ۔ زندگانی کا زیادہ زمانہ غفلت میں گزرا اور کوئی عمل صالح جو لائق ہدیہ بارگاہ احدیت ہو وقوع میں نہ آیا اور جو کچھ آیا اس کو خود اپنا نفس قابل قبول نہیں پاتا چہ جائے کہ وہ نقاد اور علام الغیوب جو ہر عمل اور نیت حال اور ناقص و کامل سے اطلاع رکھتا ہے۔ (روضۃ الخشاف فی احوال الکساء)

قول فیصل ۔ "علام" صیغہ مبالغہ اور مضاف ہے "غیوب" غیب کی جمع مضاف الیہ۔

علامت:۔ پہچان، نشانی، نشان، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اس کی امت کی علامت تو کوئی تم میں نہیں
ہے جو اسلام کی ہر قاپہ وہ احکام جینہیں — اقبال

قولِ فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "پتہ، ایڈریس اور سراغ کھوج" کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ وہ اشارے جو کسی چیز کے لئے مخصوص ہوتے ہیں ان کو بھی علامت کہتے ہیں جیسے "کامہ یا ڈیش یا فل اسٹاپ" وغیرہ مہر یا مونوگرام یا اور کوئی نشان جو کارخانہ یا مالک کی طرف سے بنا دیا جائے اس کو بھی علامت کہتے ہیں۔

عَلامَت :۔ (ع) آثار، ظہور، اردو، متروک

شبِ ہجر کی پھر علامت ہوئی
غرض عاشقوں پر قیامت ہوئی — میر حسن

عَلامَت برپا ہونا :۔ علامت ظاہر ہونا، آثار پیدا ہونا، اردو مصدر، متروک

محلِ صرف ۔ دربار اتنا گرم تھا کہ آسمان پر شعلے چمکے علامت سحر برپا ہوئی (طلسم ہوش ربا)

عَلامَتِ بلوغ :۔ (بہ اضافت) بالغ ہونے کی پہچان، جوان ہونے کی نشانی، مرد کے زیادہ منی کا آنا، حیض کا جاری ہونا، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل ۔ شرعی حیثیت سے مرد پندرھویں سال بالغ ہوتا ہے اور عورت نو سال ختم ہونے پر بالغہ ہوتی ہے ۔ ہر ایک کے علامات الگ ہیں مرد کے لئے سمجھے جاتے ہیں منی کا نکلنا اور زیر ناف بالوں کا نکلنا اور عورت کے لئے حیض کا آنا۔

علامتِ تذکیر و تانیث :۔ مذکر یا مونث یا نر و مادہ کے پہچاننے کی نشانی ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علامتِ مردی :۔ (بہ اضافت) مرد ہونے کی نشانی، مرد ہونے کی پہچان، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل ۔ علامت مردی سے داڑھی، مونچھ اور عضو مخصوص مراد لئے جاتے ہیں، اردو ترکیب کے ساتھ بھی شاعر نے نظم کیا ہے۔

دکھلائی برے دنوں نے شامت
مردی کی رہی نہ کچھ علامت (گلزار نسیم)

عَلامَت مقرر کرنا :۔ مہر لگانا، اردو مصدر متروک۔

محلِ صرف ۔ خدا نے ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں۔ (کلام اللہ ترجمہ قرآن مع حاشیہ)

عَلّامہ :۔ (ع) (بروزن عمّامہ) بہت زیادہ پڑھی لکھی جاننے والی فاضلہ عورت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قولِ فیصل ۔ اس لفظ کی وضع عورت ہی کے لئے ہوئی تھی لیکن اردو بولنے والے طبقے نے اس کا استعمال اس مرد کے لئے جو بہت بڑا قابل یا بہت بڑا شاعر و ادیب یا علوم و فنون کا جاننے والا ہو کرنے لگا ۔ جیسے "علامہ اقبال، علامہ جمیل مظہری" ایسی صورت میں علامہ کا لفظ اردو ہے۔

جی بھول گیا دیکھ کے چہرہ وہ کتابی
ہم عشق کے علامہ تھے پر کچھ نہ رہا یاد — میر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہو کہ "اردو معنی میں عجب نہیں کہ الامان سے بگاڑ لیا ہو" یہ تعریف تمام نہیں ہے۔

عَلّامہ :۔ (ع) تیز اور ہوشیار عورت، برائیوں اور خیانتوں کا مجموعہ عورت، اردو عورتوں کی زبان

محلِ صرف ۔
آفت ہے بلا ہے ایسی عورت
جس کو ہو پسند زیب و زینت
گھر سے باہر قدم نکالے
نامحرموں پر نگاہ ڈالے
علامہ وہ شوخ دیدہ چربانک
کھیلے جو مزہ کی پھر ہو بے باک — صفی لکھنوی

عَلّامہ دہر یا علامۃ الدہر :۔ (ع) (مرکب اسم مذکر) زمانہ کا فاضل، فاضل اجل، بہت بڑا عالم (صفت) نہایت چالاک، ہوشیار، مکار، عیارہ، مکارہ جیسے وہ عورت بڑی علامہ دہر ہے (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ "علامۃ الدہر" عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جو کسی کے ساتھ استعمال کرتا ہے اور مرد کے لئے بولتا ہے ۔ "علامہ دہر" مرد کے لئے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے عورت کے لئے اس کا استعمال عیارہ، مکارہ کے معنی میں عورتوں کی زبان ہے جو اپنی ترکیب فارسی کے ساتھ اردو ہو۔

عَلانیہ :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) کھلے خزانے سب کے سامنے، کھلم کھلا، عربی فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ آغا صاحب نے کہا وہ علانیہ ہر مقام پر اس طرح سے نہیں جاتی ہے مگر ہاں [illegible] کے یہاں چلو وہاں آجائے گی ۔ (دربار [illegible])

قولِ فیصل ۔ عربی میں "علانیۃ" بہ تشدید یا ہے جس کا مادہ "علن" ہے و تخفیف کی صورت سے اس کا استعمال عام طور سے ہونے لگا ہے ۔ اگر عربی عبارت میں پایا جائے گا تو عربی رہے گا اور تنہا استعمال کریں گے تو فارسی کا حکم لگانا چاہیے۔

علانیہ طور پر :۔ کھلم کھلا، علی الاعلان، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ اگر اعتراض کرو کہ امام غائب شمس نہ ہونے کے کیا فائدہ غیبت میں؟ جواب اس کا یہ ہے جیسے کہ اس کا شمس آفتاب کے ہے اندر ابر کے ۔ علاوہ یہ کہ ایک

جماعت مومنین کی بوجہ وارثی سے ہیں یا کہ دوش وغیرہ علانیہ طور پر اس وجہ مغزی سے منتفع ہوتے ہیں اور ان سب کے نزدیک وہ جناب غائب ہیں۔

(ترجمۃ الجنان فی احوال الکساء)

علانیہ کہنا:۔ ڈنکے کی چوٹ پر کہنا۔ بے جھجک کہنا، اعلان کے ساتھ کہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل حیثیت۔ اس نے علانیہ کہہ دیا تھا کہ جیپن پر قبضہ پانے کے بعد میں وہاں دین اسلام جاری کر دوں گا۔

(امیر تیمور۔ از نوبت رائے نظر)

عَلاوَہ:۔ (بفتح اول) سوا، بجز، ماسوا، اردو فصیح، رائج۔

وہ تیغ تو نے ہوئے کھڑے تھے بہت کو تیغ تھے یوں تو ہم کو
علاوہ اس کے کہ سر جھکا دیں کچھ اپنے سے تو بن نہ آیا
(شاد عظیم آبادی)

قول فیصل۔ بکسر اول عربی ہے جس کے معنی ہیں "ایک بوجھ جو دوسرے بوجھ کے اوپر رکھیں، ہر چیز جو دوسری چیز پر رکھی جائے"۔

علاوہ ازیں:۔ اس کے علاوہ۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل غلط۔ جہاں انھوں نے یہ غلطی کی کہ تمام مجمع کو مخاطب کر کے اعتراض کیا علاوہ ازیں استاد کو بھی نہیں چھوڑا۔ اور یہی صحیح بھی ہے۔

قول فیصل۔ اسی محل پر علاوہ بریں بھی کی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

علائق:۔ تعلقات، جھگڑے، بکھیڑے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لاکھ پابند علائق رہے کوئی لیکن
طبع وارفتہ گرفتار سے آزاد نہیں (عزیز لکھنوی)

علائق دنیوی:۔ (۔ اضافت) دنیا کے جھگڑے بکھیڑے، وہ چیزیں جو آبادی زندگی سے تعلق رکھتی ہوں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عِلَّت:۔ (بکسر اول و تشدید دوم مفتوح) بیماری، دکھ، مرض، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذرہ تحو ابھی تا کہ دور ہوں یل
اور ناخن گیٹ کہ ہوں خوشحال
ناخن دمو بڑھیں شتاب شتاب
وہ جسم بشر کے ہوں نایاب
جو اگر دیر ان کے کٹنے میں
ہو خلل علتوں کے گھٹنے میں (آتش)

علت:۔ وجہ، سبب، باعث۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلوم بھی ہے تم کو کیا علت ہستی ہے
مقصود نہیں اس سے آرائش جہانی (عزیز لکھنوی)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ علت یعنی سبب اس بات کو کہتے ہیں کہ اسے کسی امر یا چیز کے حاصل کرنے کے واسطے شامل حصول ٹھہرائیں۔ پس علت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **علت مادی**: یعنی یہ کہ اگر سبب مسبب میں داخل ہے یا خارج تو داخل بالقوہ کی حالت میں اسے علت مادی کہیں گے جیسے کاٹھ کی تخت کے ساتھ نسبت ہے۔

(۲) **علت صوری**: اور اگر داخل بالفعل ہو تو اسے علت صوری کہیں گے جیسے تخت کی صورت یعنی چوکور یا شش پہلو یا ہشت پہلو وغیرہ۔

(۳) **علت فاعلی**: اگر خارج ہو اور وہ سبب اس کا موجد تو اسے علت فاعلی کہیں گے جیسے بڑھئی یعنی تخت بنانے والا۔

(۴) **علت غائی**: اور اگر ایجاد کسی بات کے واسطے ہو تو اس بات کو علت غائی کہیں گے جیسے تخت کے اوپر بیٹھنا۔

پس علت غائی ظہور میں چاروں علتوں کے بعد اور مفہوم میں سب سے مقدم ہے۔ علت غائی کا اطلاق خدائے تعالیٰ کے افعال پر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے مخلوق کو کسی غرض سے نہیں پیدا کیا اور جو کچھ عالم دیکھنے میں آتے ہیں یہ سب اپنے اظہار صنعت کے واسطے ہیں۔

علت:۔ جھگڑا، بکھیڑا، اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ بہتر یہی ہے کہ ان کو لقد روپے دے دو اور ان سے کسی قسم کا معاملہ باقی رکھنا یہ علت ہے وہ بڑے جھگڑالو آدمی ہیں۔

علت:۔ (اردو) خراب، ناکارہ چیز، کوڑا کرکٹ، خس و خاشاک۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علت:۔ لت، بری عادت، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل غلط۔ آپ کہیں گے کہ جانے کی عادت بجائے خود ایک علت تھی اس پر مزید علت ہائے نا فرجام کا اضافہ کیوں کیا جائے۔ (غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع علتیں اور علتوں ہے جیسے اس طرح کے معاملات میں امتزاج و ترکیب کا طریقہ کام میں لانا علتوں پر علتیں بڑھانا گویا حکایت بادہ و تریاک کو تازہ کرنا ہے۔

(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

علت:۔ عیب، نقص، دھبہ، داغ، کلنک، زبونی، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علت:۔ الزام، بہتان، تہمت، اردو، عوام کی زبان

محل صرف ۔ حضور والا ۔ یہ ایک دفعہ جعلی دستاویز بنانے کی علت میں ماخوذ ہو چکے ہیں ۔
(فسانۂ آزاد)

علّت ؎ جرم ، خطا ، قصور ، گناہ ۔ اردو دہلی کی زبان ۔

تم دیکھو وہ شکیں باندھے بیٹھے ہیں بسمل کی
کہ اس کا سانس لینا بھی کسی علت میں الجھا ہے (داغ)

علّت اُبنہ ؎ بعلت شائع ، بدفعلی کرانے کی عادت عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

غلی تھا کو نطف علت ابنہ اٹھایا ہے
کسی نے کیا فلاں کو جھبد بے چڑھایا ہے (نامعلوم)

علّت تامّہ ؎ پورا سبب ، سبب کامل ۔ عربی ، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

علّت دھوئے دھائے جائے عادت کیوں کر جائے ؎ بیماری جاتی رہتی ہے مگر عادت نہیں بدلتی ۔ اردو مثل عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال ۔

علّت سے خالی نہیں ؎ جھگڑے اور عیب سے خالی نہیں ۔ اردو ۔ صرف عوام کی زبان

نہیں کبر و نخوت بھی علت سے خالی
بہت تند بختوں کو بیمار دیکھا (شعور)

علّت صوری ؎ وہ صورت جو کسی چیز کے بننے کے بعد ہو گئی ہو ۔ سبب ظاہری ۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

علّت غائی ؎ نتیجہ ، ماحصل ، مقصود فارسی ۔ ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

عشق پیدا جو کیا تو نے تو معلوم ہوا
بس یہ ایجاد سے تھی علت غائی تیری (دبیر)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں " وہ علت جو علل چہارگانہ کی غایت یا ان کی انتہا ہے یائے فوقانی کو یائے نسبت سے ملانے کے سبب حذف کر دیا ۔ جس سبب یا منشا کو کوئی چیز ملائی گئی ہو ۔ وہ علت غائی ہے ۔ اگرچہ علت غائی کا ظہور تمام علتوں کے بعد ہوتا ہے مگر ذہن اور تعقل میں سب سے مقدم ہے " مذکر کیلئے بصورت تذکیر استعمال ہوتا ہے :

تجلی بزم وحدت میں تری شمع امانت کی
ہے بنا عالم و مکاں کا تو کہ علت غائی (خواجہ عزیز)

علّت فاعلی ؎ سبب ایجاد ، باعث کوین وہ سبب جس نے کوئی شے بنائی ہو ۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

علّت لگا لینا ؎ کسی چیز کی لت لگا لینا ، عادت ڈال لینا ۔ خوگر بن جانا ۔
(نقش) آپ پان تو کھاتے ہی تھے حقہ کی علت اور لگا لی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس محل پر " علت کی جگہ لت " بولتے ہیں :

علّت لگا لینا ؎ اپنے پیچھے بکھیڑا لگا لینا ۔ عذاب مول لینا ۔ اردو ۔ صرف عوام کی زبان ۔

محل نثر ۔ تمہیں ایسی عورت سے شادی کرنی چاہئے تھی کہ جس کے کوئی اولاد نہ ہوتی ہو جس سے شادی کی ہے وہ لڑکی سے کے آئی ہے تم نے اپنی جان کو خواہ مخواہ علت لگا لی ہے ۔

علّت لگانا ؎ الزام لگانا ۔ تہمت دھرنا پھانسنا ، سانا ۔ ملزم ٹھہرانا
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

علّت لگانا ؎ کسی چیز کی عادت ڈالنا ۔ خوگر کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے اس محل پر عوام " لت لگانا " بولتے ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی جھگڑا ، بکھیڑا پیچھے چپانا بھی لکھے ہیں جو عوام کی زبان ہے ۔

علّت مادّی ؎ اصلی سبب وہ مادہ جس سے کوئی چیز بنی ہو ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب مونث ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

علّت مشائخ ؎ ایک بیماری ہے کہ بدمست سوداوی کے سبب بعض بوڑھوں کے مقام مخصوص میں کھجلی ہونے لگتی ہے جو ان کو مفعولیت کی طرف مائل کر دیتی ہے علت ابنہ ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ علت ابنہ نسبۃً زیادہ بولتے ہیں

علّت میں گرفتار رہنا ؎ الزام تصور یا جرم میں گرفتار رہنا ۔ اردو ۔ عوام کی زبان ۔

محل نثر ۔ حکیم صاحب طرفہ معجون آدھے حبشی نصف مجنون جنہے حکومت کا مزہ اڑایا پھر باقی کی علت میں گرفتار رہے آخر دکھ گزرا ۔
(فسانۂ عبرت)

علّت و معلول ؎ سبب اور اس کا مسبب فارسی ترکیب ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

درس تو حید کا ہر دن ایک شفا کا نسخہ
بحث ہیں علت و معلول کے بے علم کی (ذوق)

علیحدگی ؎ (بلفظ علاحدگی) خلوت تنہائی فارسی مونث ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف۔ آپ نے سب کے سامنے ان سے دریافت کیا۔ ان کے جواب نہ دینے کا خاص سبب یہ ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ آپ ان سے علیحدگی میں گفتگو کریں۔

علیحدگی: ۲ جدائی، الگ ہونا، ذمہ داری سے دست برداری، ملازمت سے برطرفی، فارسی فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج کل مسلمانوں کے خیالات میں جو دو غلاپن اور کمزوری پھیلی ہوئی ہے وہ اخباری دنیا کی علیحدگی اور ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ (رسالہ تنویر الشرق دسمبر ۱۹۰۵ء)

قول فیصل۔ علیحدہ ہو جانے اور چھوڑ دینے کو علیحدگی اختیار کرنا بھی کہتے ہیں۔ جیسے مجھے انجمن کے سکریٹری ہونے سے اختلاف تھا زبردستی بنا دیا گیا چنانچہ وہی ہوا کہ مجبوراً مجھے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

علیحدہ: ۱ (بفتح عین وکسر لام حطی و فتح دال مہلہ و سکون ہائے مختفی) جدا، الگ، تحقیق الگ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بود و باش کا طریقہ اور زندگی سے بالکل علیحدہ تھا۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل "علی حدہ" ہے۔

علیحدہ: ۲ خلوت میں، تنہائی میں، اکیلے میں، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں آپ سے علیحدہ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں زحمت تو ہوگی تشریف لے آئیے۔

قول فیصل۔ اب زیادہ تر اس محل پر "علیحدہ" کی جگہ "تخلیہ" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

علیحدہ: ۳ شرکت سے خارج، شمولیت سے باہر، اردو، فصیح، رائج۔

تھا رئیس طاحدہ وہ لعیں
دین سے تھا علیحدہ وہ لعیں
(تاریخ)

علیحدہ: ۴ علاوہ، سوائے، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علیحدہ: ۵ دوسری جگہ، دوسرے مقام پر، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ میرے بڑے بھائی ہیں بہت دنوں سے علیحدہ رہتے ہیں۔

علیحدہ رکھنا: ف جدا رکھنا، ملنے نہ دینا، الگ رکھنا، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ خاص دستاویز دوسرے کاغذات سے علیحدہ رکھنا ورنہ بہت دشواری کا سامنا ہو جائے گا۔

علیحدہ کرنا: ۱ الگ کرنا، جدا کرنا، منتخب کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو جن کاغذات پر سرخ نشان لگے ہیں ان کو علیحدہ کر کے الگ فائل میں لگا دو۔

علیحدہ کرنا: ۲ شرکت سے خارج کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میری کوئی خطا نہیں تھی بلاوجہ مجھ کو پارٹنرشپ سے علیحدہ کر دیا۔

علیحدہ کرنا: ۳ موقوف کرنا، برطرف کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عہدہ مدرسی پر سے بھی ہیڈ ماسٹر کی غلط رپورٹ پر کونسل کے حکم سے صرف ۵۰ روپئے ماہوار پنشن پر علیحدہ کر دیئے گئے۔ (حیات شبلی)

علیحدہ ہونا: ۱ الگ ہونا، جدا ہونا، باہم ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عجب صاحبزادے ہیں ہمیشہ ایک انجمن سے علیحدہ ہو کر دوسری انجمن بنایا کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "الگ" ہی بولتے ہیں۔

علیحدہ ہونا: ۲ چھوٹنا، بچھڑنا، اردو مصرف۔

محل صرف۔ وہ کانپور میں سب ساتھیوں سے علیحدہ ہو گئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علیحدہ ہونا: ۳ مستعفی ہونا، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا، عہدے سے ہٹنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سب کے کہنے سننے سے شعبہ تعلیم خانہ کی سکریٹری شپ قبول کی تھی چار دن میں مستعفی ہو کے علیحدہ ہو گئے۔

قول فیصل۔ ملازمت سے برطرف ہونے نوکری سے موقوف ہونے کے لئے بھی بولتے ہیں۔

علیحدہ ہونا: ۴ بٹنا، تقسیم ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہر ایک شریک کا حصہ علیحدہ ہو گیا ہے اب یہ زمین کسی ایک کی ملکیت نہیں ہے۔

علیحدہ ہونا: ۵ سرکنا، ہٹنا، پرے ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

عَلَف :- (بفتحتین) گھاس، گیاہ، جانوروں کا چارا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کٹ کر گریں گے راہ میں فتراکی علف سے
ڈاڑھیں اگر ہو گئی اس تیغ کجف سے — (اکبر)

قول فیصل۔ بکری کے ساتھ انسان کے لئے غذا کے معنی میں مستعمل ہو
دنیا کو جو آب علف حاصل ہو۔ یہ گندم و جو جو ہر برکت میں ہو
بہت بڑھا دے ہر گت جتنا کی بڑی ... (پادری اور عظیم آبادی)

عَلَف خوار :- چارہ کھانے والے، گھاس کھانے والے جانور۔ فارسی، قلیل الاستعمال

ہیں علف خوار جتنے حیوانات
بس ان کو ملے ہیں یہ آلات — ناسخ

عَلَق :- (بفتحتین) جونک، ایک سیاہ رنگ کا کیڑا جو دریا، تالاب وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے سے انسانی جسم کے خون فاسد کو کھینچا جاتا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

آشنا عالم میں حذر خون سے خونخواروں کو
خون فاسد کو بھی ہرگز نہ کرے نوش علق — ذوق

علقمہ :- (بالفتح) فرات کی نہر کا نام، عربی، فصیح، رائج

نکل گیا میں وہاں لگے ہوئے لشکر
ہوا نہ آگے مگر نہر علقمہ سے گزر — میر عشق

عِلَل :- (بکسر اول و فتح دوم) علت کی جمع، اسباب، وجوہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں جدا اسباب اس کے اور علل
نہیں آگاہ اس سے اجل — ناسخ (معراج نظم)

قول فیصل۔ اسباب کے ساتھ ترکیب دے کے زیادہ بولتے ہیں (یعنی اسباب و علل) یا پھر علل و معلولات کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں جیسے "جسم میں اشیا کے رشتہ علل و معلولات کے پتہ لگانے کی استعداد بڑھتی جاتی ہے۔" (رسالہ تنویر الشرق اپریل سنہ ۱۹۰۶ء)

عِلم :- (بالکسر) دانش، دانائی، عربی، مذکر، متروک
قول فیصل۔ اردو میں علم کے یہ معنی رائج نہیں۔

عِلم :- جاننا، واقفیت، آگاہی، خبر، اطلاع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مدت سے یہ بحث درمیاں ہے
یہ علم نہیں کہ وہ کہاں ہے — (نسیم دہلوی)

قول فیصل۔ اس معنی کی اردو جمع "علموں" بھی استعمال ہوتی ہے۔

ہر بشر کو غذا ہوا نافع
ایسے علموں سے جو ہوا نافع — (معراج نظم)

عِلم :- کسی خاص فن کی ماہیت، کسی خاص فن کی ماہیت سے واقف ہونا، عربی، فصیح، رائج۔

علم بھی جاتا تھا جانے تھے جہاں ہم ساتھ ساتھ
علم نے اسلام سے باندھا تھا پیمان وصال — حالی

عِلم :- ہنر و فن، جوہر، عربی، مذکر، فصیح، رائج

ہے مسلّم اگر حساب اکبر
بہتر ہے یہی کہ رہیے جاہل — [illegible]

قول فیصل۔ عربی میں انیس علوم اور ان کی بہت سی شاخیں ہیں۔ سنسکرت میں چودہ علم اور ان کے بہت سے حصے ہیں۔ عرب کے علوم یہ ہیں: صرف، نحو، لغت، معانی، بیان، عروض، قافیہ، انشا، رسم الخط، شعر، مناظرہ، قرأت، ... حدیث، تفسیر، فقہ، فرائض، اصول، کلام، منطق، حکمت جس میں بہت سے علوم شامل ہیں جیسے ہیئت، ہندسہ، الٰہی، ریاضی، ... مناظر، مرایا، جبر و مقابلہ، جر ثقیل، رمل، جفر، طلسم، قیافہ، مساحت، اسطرلاب، محاضرات یعنی لطیفہ گوئی، حاضر جوابی، تعبیر، تعویذ، تصوف، اخلاق اور علم تاریخ و جغرافیہ وغیرہم۔

سنسکرت کے چودہ علم یہ ہیں: چار وید اور چھ ان کے انگ یعنی قرأت، صرف، نحو، کلام، عروض، نجوم۔ میمانسا یعنی علم الٰہی۔ پران یعنی صفات ... وغیرہ۔ نیائے یعنی منطق۔ دھرم شاستر یعنی فقہ۔

عَلَم :- جادو، منتر، ٹونا، ٹوٹکا، افسوں، سحر۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ علم کہہ کے مندرجہ بالا معنی مراد نہیں لیتے۔

عَلَم :- عمل۔ اردو (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل۔ اس معنی میں بھی یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

عَلَم :- تسخیر۔ اردو (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَلَم :- (بفتحتین) رایت، نشان، جھنڈا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا نالہ اگر دل نے تو آنسو بھی رواں ہوں گے
کہ لشکر جمع ہوتا ہے علم جس دن نکلتا ہے — امیر

قول فیصل۔ اردو میں اس کی جمع بسکون دوم مستعمل ہے۔

علموں کا پاس ڈھیر پھریروں کا رن میں تھے
ریتی پہ ... — انیس

عَلَم :- نیزہ، عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس معنی میں خالص عربی ہے اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

عَلَم :- اسم معرفہ کی ایک قسم، کسی معین شے کا نام جیسے الٰہ آباد، لکھنؤ، احمد، محمود وغیرہ۔ عربی، اصطلاح علم صرف۔

عَلَم :- وہ نام جس سے آدمی مشہور ہو، خاص نام، عرفیت، عرف۔ جیسے کلو، کلن، للن، وزیرا، بدھو، جمن، لیاقت وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ میں عزت کو علم نہیں کہتے - اصلی نام کے معنوں میں مستعمل ہے۔

عَلَم ۵ شہدائے کربلا بالخصوص جناب عباس ابن علی علیہ السلام کے نام کا نشان - عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عشق عباس کو تھا شاہ شہیداں سے اسیر
اس لیے تعزیے کے ساتھ علم ہوتا ہے — اسیر

عَلَم ۶ ہر سطح متوازی الاضلاع میں قطر کے گرد کی ایک سطح متوازی الاضلاع دونوں متممّوں سمیت علم کہلاتی ہے - عربی، علم ہندسہ کی اصطلاح
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عَلَم ۷ اَلم نشرح، معروف، مشہور، اردو مذکر، دہلی کی زبان۔

شور نے نام خدا ان کے علم کھینچا
میر سا ہے کوئی عالم میں علم کاہے کو — میر

عَلَم ۸ رسوا، بدنام، تشہیر، اردو، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ دہلی کی زبان ہے - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَلَم ۹ برہنہ، بے غلاف، جیسے تیغ علم کرنا،
عاشق کی تیغ کاندھے پہ اجل کھنچی طرف آگویاں
ندیمو! آج ہم نے سوز کا فریاد دیکھا — میر سوز
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہاں علم کے معنی "بلند" کے ہیں برہنہ اور بے غلاف کے نہیں ہیں - اہل لکھنؤ بلند کے معنی میں بولتے ہیں۔

یعنی سب اپنے ہاتھ میں جان ادرج ہیں
جب تیغ کی علم تو علمدار فوج ہیں — تعشق

عُلَما :- عالم کی جمع - بہت سے عالم، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

یہ گروہ علما اور یہ مقدس صحبت
منتظر ہے کہ کوئی آ کے پڑھا جائے حدیث — عزیز لکھنوی

عُلَما :- از روئے علم، علم کی رو سے، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علماً جو نہیں کمال تجھ کو
اس کا کیوں ہے ملال تجھ کو — صفی لکھنوی

قول فیصل - عربی زبان میں بحالت تمیز مستعمل کرتے ہیں اردو والوں نے تنہا اس کا استعمال شروع کیا - اصولاً تنہا استعمال کی بجائے نہیں اردو۔ کا حکم لگنا چاہیے۔

عَلَم اٹھانا :- علمدار لشکر حسینی علیہ السلام حضرت عباس کے نام سے منسوب کر کے ماتم کرتے، نوحہ پڑھتے ہوئے لے کے جانا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اٹھا کر ایک ہفتہ درد ہجر آخر کیے نالے
علم ہم نے اٹھائے ہشتم ماہ محرم کو

عَلَم اُٹھنا :- شہید کربلا کی یاد میں جلوس کے ساتھ ماتم کرتے ہوئے علم اٹھانا - اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

ماتم کدۂ آل پیمبر ہے دل اپنا
آنسو کے اٹھیں کیوں نہ علم اور زیادہ — نصیر

عِلمِ اَخلاق :- وہ علم جس کے وسیلے سے انسان کی عادتیں درست ہوں۔ نشست و برخاست کے قاعدے وہ علم جس میں باہم مل جل کر رہنے کے آداب اور علم مجلس وغیرہ سے بحث کی جائے - فارسی ترکیب، مذکر فصیح، رائج۔

محل نظر - شاہان گزشتہ اور امرائے سلف علوم ذیل میں علم اخلاق، تاریخ دانی، مصوری وغیرہ وغیرہ فنون کے ابتدا کامل کچھ کر .... حاصل کرتے تھے (دربار اکبری)

قول فیصل - اس کی عربی ترکیب "علم الاخلاق" بھی رائج و فصیح ہے۔

علم الابدان پیکر کا طب
علم الاخلاق روح کی طب — صفی

عِلمِ اَدَب :- علم معانی بیان، بدیع، صرف، نحو، انشا پردازی، انشا اور اخلاق وغیرہ سے مراد ہوتی ہے - عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کیسے میں علم ادب کی وہ نمائش دیکھ کر
دھجی ہیں جو فصاحت کے جھکا لیتے ہیں سر — عزیز

عِلمِ اَشیا :- مادی چیزوں کا علم، عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم اشیا ہے منظر خواب
غفلت میں عبث تلاش اسباب — صفی

عِلمِ اکتسابی :- وہ علم جو حاصل کرنے کے بعد آئے کسبی علم، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج

عِلمُ الاَبدان :- علم طب، حفظ صحت جسمانی کا علم - عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تحصیل علم الابدان اک فرض ہے تمہارا
غفلت نے کس طرح سے دیکھو تمہیں سنوارا — عزیز

عِلمِ السنہ :- مختلف زبانوں کا علم - عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گر ہے علم طبیعیات کا شوق
ہو جملہ علوم پر ہے فوق
اس کے آگے ہوئے کچھ بھی
وقعت نہیں علم السنہ کی — صفی

دولہا چاہئے بلبل کو لگی تر ہیں بہت
آنکھ قمری کی ہے پیدا تو صنوبر پہ ہے بہت
(ناظم)

مرثیہ :- دستور قدیم تھا کہ کسی عزیز و قریب یا دوست خواہ امیر ہو یا مسکین کی وفات کا واقعہ اور حزن و ملال کا حال مرثیے میں نظم کرتے تھے اب اکثر مرثیہ وہی کہلاتا ہے جس میں واقعات کربلا اور مصائب سید الشہداء علیہ السلام نظم ہوں موجودہ دور میں اکثر مسدس ہی ہوتا ہے۔

قاسم نے کہا دل سے اب کیا ہے ارادہ
شبیر کو گھیرے ہیں سوار اور پیادے
ایسا نہ ہو کوئی نام محمد کا مٹا دے
مرنے کا یہی وقت ہے ہمت جو خدا دے
دیکھا سوئے شبیر جو حسرت کی نظر سے
تلوار نکلنے لگی قاسمؑ کی کمر سے
(دبیر)

سلام | جو مرثیہ غزل یا قصیدے کے طور پر لکھا جائے اسے سلام کہتے ہیں۔ ایسی نظم کے مطلع میں متقدمین سلام مجرا یا سلامی، مجرئی وغیرہ کا لفظ لاتے تھے مگر اب یہ صورت ترک ہو گئی ہے۔

نوحہ | جو مرثیہ مستزاد کی وضع پر ہو اس کو نوحہ کہتے ہیں

ڈوبنے یہ اکبر سے کہا گود کے پالے اے گیسوؤں والے
یوں پڑ گیا تو ہم ستمگار کے پالے اے گیسوؤں والے
اک بار تو اے لخت جگر گود میں آؤ تو بیٹھے جیتے ہو
معلوم تو ایسے نہیں دیکھے نہ بچالے اے گیسوؤں والے
(منقول بحر الفصاحت)

آج کل کی زمین میں بھی نوحے کہے جاتے ہیں۔

سکینہ کہتی تھی مرکر کہ ہائے سر مرے بھائی
علی اکبر علی اکبرؑ مرے سر مرے بھائی
شباب نیر تاباں فروغ کوکب رخشاں
سمن بر شکل پیغمبر مرے جسیم مرے بھائی
(اختر پرشاد اودھی)

ندبہ | اصطلاح میں ندبہ وہ لفظ ہے جو مرثیے کے آخر میں آتا ہے اور بین کے طور پر دوسرے میں کہا جاتا ہے اور سینہ کوبی کی جاتی ہے۔

حضرت خیر النسا کا جایا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
پانی نہ اس نے دشت میں پایا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ

شہر آشوب | اسے کہتے ہیں کہ ملک کی بربادی ویرانی اور تباہی اور اہل ملک کی مصیبت کا حال لکھا جائے۔

فلک نے قہر و غضب تاک تاک کر ڈالا
تمام پردۂ ناموس چاک چاک کر ڈالا
بیا یک ایک جہاں کو ہلاک کر ڈالا
غرض کہ لاکھ کا گھر اس نے خاک کر ڈالا
چلی ہیں دھوپ میں شکلیں جو ماہتاب کی نقش
کھنچی ہیں کاشوں میں جو تیاں گلاب کی نقش
(داغ)

مؤلف بحر الفصاحت لکھتے ہیں کہ رام پور کے کتب خانے میں ایک ضخیم مثنوی شہر آشوب نام دیکھی ہے اس میں کسبی قوم کی چالاکیاں اور بداعمالی دکھائی ہے اور اطراف کے اکثر شہروں کے نام اور کسبیوں کے مکر و دغا کا کچا چٹھا بیان کیا ہے مصنف اس کا ناظم ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ نواب یوسف علی خاں ناظم والی رام پور ہوں گے یہ اسی کا شعر ہے۔

دم سنگ سے کبھی نہ بل جائے
برسوں نکل میں وہ کے بچ جائے

صنائع لفظی و معنوی کا تعلق بھی علم بدیع سے ہے کل صنعتوں کا ذکر جن کی ردیف میں صنعت لفظی اور صنعت معنوی کے ذیل میں مفصل کیا جا چکا ہے۔

علم بردار :- وہ شخص جو فوج کا جھنڈا لے کر چلے۔ لشکر کا علم جس کے ہاتھ میں ہو، فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل - واقعات کربلا کے سلسلے میں جناب عباسؑ سے مراد ہوتی ہے جو امام حسینؑ کی فوج کے علمبردار تھے۔

علمبردار شاہؑ بے کس و مظلوم کا عقدہ ہے قدر
علیؑ، قاسم کا عقدہ، عابدؑ مغموم کا عقدہ
(بلگرامی)

علم بردار کا علم ٹوٹے :- (کوسنا) برا ہو مصیبت نازل ہو، اردو صرف، عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال۔

محل صرف - کبھی خوبی پر چلائیں کہ اس موئے کھوسٹ بوبک سے خدا سمجھے اللہ کرے اس پر علمبردار کا علم ٹوٹے - (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - اب جناب عباسؑ کا علم ٹوٹے زبانوں پر زیادہ ہے۔

علم بغاوت بلند کر دینا :- کھلم کھلا بغاوت کر بیٹھنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نظم - دو ڈویژنوں نے مل کر کھلم کھلا علم بغاوت بلند کر دیا - بہت زور و شور سے میدان رزم گرم ہوا - (رسالہ تنویر المشرق ماہ نومبر ۱۹۰۸ء)

علم بلاغت :- وہ علم جس میں موقع کی مناسبت اور تقاضائے وقت کے لحاظ سے مطالب پر پہنچ کے بات چیت کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے - فصاحت اس کا ایک جز ہے ایراد کلام میں کمال اور دستگاہ حاصل کرنے کا علم وہ علم جو ادائے معانی میں خطا ہو جانے اور عبارت کو بے محل ہونے سے بچانے کے لئے ہو علم معانی علم بیان علم بدیع کا مجموعی نام - عربی الفاظ، فارسی ترکیب

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم بلند کرنا: ۔ شہرت حاصل کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علم بیان: ۔ خطابت کا علم۔ گفتگو کرنے کا علم۔ علم فصاحت، علم کلام، عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل حسن ۔ سامعین کے دلوں کا باغ باغ کرنا تاثیر بیان عندلیب کا کام ہے۔ یہ صفت تاثیر بیان بلبل کی غیر معتبر ہیں۔ مسلم عام یہی گلشن کی ایجاد ہے مگر اس بات کو وہی سمجھے جسے علم بیان کچھ یاد ہے۔

(رسالہ رد الاعتراضات)

قولِ فیصل ۔ علم عقائد یعنی منقول کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرنے کو بھی علم بیان کہتے ہیں۔ اور اس علم کو بھی کہتے ہیں جو مقدمات نقلی کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرنے کا ملکہ بہم پہنچائے۔ چنانچہ علما کے ایک فرقے کا نام اسی وجہ سے متکلمین ہے۔ علم بیان کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ایک معنی کئی طرح سے وارد کیے جائیں اس طرح کہ بعض ان میں بعض سے واضح تر ہوں اور فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسانی ذہن خطا سے محفوظ رہے۔ اس کا مدار چار اصلوں پر ہے۔ تشبیہ، استعارہ، مجاز مرسل، کنایہ۔

تشبیہ کا بیان: ۔ تشبیہ لغت میں مثالت ہے معنی واحد میں دو چیزوں کی شرکت سے اور ان دونوں چیزوں کو مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہیں اور معنی مشترک کو وجہ تشبیہ کہتے ہیں اور لازم ہے مشبہ اور مشبہ بہ ایک جنس سے نہ ہوں لیکن از روئے وصف متفق ہوں۔ مثلاً رخسارۂ معشوق کی تشبیہ چاند سے کہ دونوں جنس مختلف سے لیکن بسبب تعریف کے رخسارۂ معشوق کو چاند کے نور سے تشبیہ دی۔ پس رخسارۂ معشوق مشبہ ہے اور چاند مشبہ بہ ہے اور روشنی چاند کی وجہ تشبیہ ہے اور غرض تشبیہ سے مشبہ کو مشبہ بہ پر فوقیت دینا ہے۔ رخسارۂ معشوق اور چاند کا فرق جیسا کہ ظاہر ہے۔ اور چاہیے کہ مشبہ مشبہ بہ پر فائق ہو جب ہی تشبیہ صحیح ہو سکتی ہے۔

مشبہ اور مشبہ بہ کا بیان واضح ہو کہ مشبہ اور مشبہ بہ یا ایک حواس خمسہ ظاہری یعنی باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ، لامسہ کے ذریعے مدرک یعنی دریافت ہوتا ہو اور اس قسم کو تشبیہات حسی کہتے ہیں اس لیے کہ محسوسات سے متعلق ہیں۔ یا حس مشترک، خیال، متصرفہ، واہمہ اور حافظہ حواس خمسہ باطنی میں سے ایک کے ساتھ دریافت ہوتا ہے اس قسم کو تشبیہات عقلی کہتے ہیں۔ حواس خمسہ ظاہری سے دریافت ہونے والا پانچ قسموں پر منقسم ہے۔

(۱) مبصرات یعنی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے یہ قوت باصرہ سے متعلق ہو جیسے حکیم اسدی طوسی نے کہا ہے۔

عذارے چو گل خاطر افروز دید
فروزندہ چوں صبح نوروز دید

عذار مشبہ، گل مشبہ بہ۔ دونوں کا تعلق دیکھنے سے ہے۔

(۲) مسموعات سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ خاقانی نے کہا ہے۔

گاہ چو خالی عاشقاں صبح کند تلونی
گہ چو خیال دلبراں مرغ کند نواگری

جانور کی آواز کو معشوق کی خیال سے تشبیہ دی ہے اور آواز قوت سامعہ سے متعلق ہے۔

(۳) شامہ سے دریافت ہوتا ہے جیسے خاقانی نے کہا ہے۔

زاں سے گلگوں کو بید سوختہ بر دود
بوئے گل و مشک بید خام بر آید

(۴) قوت ذائقہ سے دریافت ہوتا ہے جیسے اس بیت سے ظاہر ہے۔

شراب در رخ ساقی دوش در جام
کہ برد لذت تسنیم در کام

(۵) قوت لامسہ سے تعلق رکھتا ہے جیسے حکیم قطران کہتا ہے۔

آثار آفتاب شدہ جرعۂ قدح
منقار عندلیب نہ شد زخمۂ رباب

منقار مشبہ اور زخمہ مشبہ بہ۔ مصرع ثانی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح زخمۂ رباب سے رنگین آوازیں نکلتی ہیں اسی طرح منقار بلبل سے صدائے موزوں نکلتی ہے اور ظاہر ہے کہ زخمۂ رباب سے آواز کا نکلنا بغیر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ممکن نہیں پس اس قسم کی تشبیہ قبیل ملموسات سے ہے اور تشبیہات حسی کی ایک نوع ہے کہ خیال اس کو جمع کرتا ہے اور خارج میں وہ وجود نہیں رکھتا اور دریافت کر لینا خیال کا محسوسات سے باہر نہیں ہے اس لیے اس قسم کو بھی تشبیہات حسی میں سے قرار دیتے ہیں جیسے انوری نے کہا ہے۔

ساغر تش بر بادۂ رنگیں چناں آید بچشم
کز میان آب روشن بر فروزی آتشے

آگ کا پانی میں روشن کرنا محض خیال ہے اور خارج امکان میں ہرگز وجود نہیں رکھتا اور

آگ پانی دونوں محسوسات سے ہیں۔

مشبہ اور مشبہ بہ عقلی ہیں جو کہ عقل سے دریافت ہوتے ہیں نہ حس سے جیسے انوری اور حکیم ثنائی کی ان بیتوں سے ظاہر ہے۔

ذکا ستے طبع تو گوئی کہ روح محفوظ است
کہ ذرہ ذرہ بخور عاجز اند در و نسیاں
مردگی جہل و زندگی دین است
ہر چہ گفتند [illegible]

شعر اول میں ذکا مشبہ ہے اور روح محفوظ مشبہ بہ۔ اور دوسرے شعر میں مردگی اور زندگی مشبہ ہیں اور جہل اور دین مشبہ بہ ہیں۔ پس ذکا اور روح محفوظ اور مردگی اور زندگی اور جہل اور دین یہ سب عقل سے دریافت ہوتے ہیں نہ حس سے۔ اس لیے کہ قبیل معقولات سے ہیں نہ جنس محسوسات سے اور مثل لذت اور الم وغیرہ کے جس چیز کی دریافت وجدان سے تعلق رکھتی ہو اس کو قسم عقلی سے شمار کرتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک طرف تشبیہ حسی ہو اور دوسری عقلی جس طرح میزان کی تشبیہ عدل سے اور عطر کی تشبیہ خلق کریم سے میزان اور عطر محسوسات ہیں اور عدل اور خلق معقولات سے۔ یاد رہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ چار طرح پر ہیں ایک یہ کہ دونوں حسی ہوں دوسرے یہ کہ دونوں عقلی ہوں تیسرے یہ کہ مشبہ حسی ہو اور مشبہ بہ عقلی ہو چوتھے یہ کہ مشبہ عقلی ہو اور مشبہ بہ حسی۔

وجہ شبہ کا بیان

وجہ شبہ وہ چیز ہے کہ جس سے مراد ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ دونوں شریک ہوں ظاہر ہو کہ مشبہ اور مشبہ بہ یا حقیقت میں شریک ہوتے ہیں اور صفت میں جدا ہوتے ہیں جیسے دونوں آنکھیں کہ ایک سیاہ ہو دوسری سفید ہیں دونوں آنکھیں حقیقت میں شریک ہیں اور صفت میں جدا۔ یا حقیقت میں جدا ہیں اور صفت میں شریک ہوتے ہیں جیسے دو طول کہ ایک خط ہو اور ایک جسم تو یہ خط اور جسم کی حقیقت میں بڑا تفرقہ ہے اس واسطے کہ خط میں ابعاد ثلثہ یعنی طول عرض عمق نہیں ہوتے اور جسم خط کے برعکس ہے لیکن طول جو صفت ہے اس میں خط اور جسم دونوں شریک ہیں۔ صفت یا قبیل محسوسات سے ہوتی ہے مثلاً الوان، اشکال، اوزان، حرکات، اصوات، طعوم، اشربہ، روائح، خشونت، ملائمت، ثقل، خفت، حرارت، برودت، رطوبت، یبوست وغیرہ کہ جسم انسانی کے کیفیات ہیں اور ان کا دریافت ہونا اور حس ظاہری سے تعلق رکھتا ہے یا قبیل معقولات سے ہوتی ہے مثلاً ذکا، معرفت، قدرت، کرم، شجاعت، حلم اور غضب وغیرہ کہ کیفیات نفسانی میں سے ہیں اور عقل سے دریافت ہوتے ہیں اور وجہ شبہ کا دونوں میں شریک ہونا لازم ہے یعنی مشبہ اور مشبہ بہ دونوں پر صادق آئے اگر ان دونوں میں صرف ایک ہی پر صادق آئے گی تو تشبیہ خراب اور فاسد ہو جائے گی۔

غرض تشبیہ کا بیان

غرض تشبیہ اکثر مشبہ کی طرف راجع ہوتی ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں اول یہ کہ غرض تشبیہ سے وجود مشبہ کے ممکن ہونے کا بیان ہو اور اس مقام پر امتناع بھی گمان ہو جیسا کہ ابو الطیب کے مضمون شعر سے ظاہر ہے۔

فان تفق الانام وانت منهم
فان المسك بعض دم الغزال

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ شاعر ممدوح کی طرف خطاب کرتا ہے کہ اگر خلق پر تو فائق ہو حالانکہ جنس انسانی سے ہے تو یہ امر ممکن ہے اس واسطے کہ مشک خون آہو کا ایک جزو ہے۔ مراد شاعر کی یہ ہے کہ عام نوع انسان سے ممدوح کا اس قدر بڑھ جائے کہ ہرگز نوع انسان سے مناسبت نہ رکھے یعنی جو درجات سب سے بہتر ہو جائے اور یہ دعویٰ شاعر کا بظاہر دور از فہم معلوم ہوتا ہو اس لیے کہ یہ امر محال ہے کہ ایک آدمی اپنی جنس میں ایسا ممتاز ہو کہ ان سب سے بڑھ جائے اس واسطے شاعر نے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے مشک کی تشبیہ سے اس کا امکان ثابت کیا ہے یعنی مشک اگرچہ ہرن کا خون ہے لیکن خون کی قسم سے شمار نہیں کیا جاتا اسی طرح ممدوح بھی ہرچند کہ نوع انسانی سے ہے لیکن فوقیت کے سبب ہم جنسوں سے بڑھ گیا۔

دوسرے یہ کہ تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ کا حال بیان کیا جائے لیکن اس قسم میں شرط یہ ہے کہ مشبہ بہ کا حال خوب ظاہر ہو ورنہ بیان حال کے واسطے تشبیہ واقع نہ ہوگی۔

ع دل از دوری رفیقاں چو دیگ بر آتش

یعنی دوستوں کے رخصت ہونے سے دل کا یہ حال ہے جیسے آگ کے اوپر دیگ رکھی ہو۔ دل مشبہ، دیگ مشبہ بہ اور بر آتش مشبہ بہ کا حال ہے۔

تیسرے یہ کہ تشبیہ سے مشبہ کے مقدار حال کا بیان مقصود ہو۔

صد حیف سرین و بالش حیا کردیم
کو دیدن کو بے خلق بکا سرے

سرین اور کو تشبیہ کوہ علق بلکہ مشبہ بہ سرین کا تخیل اور مقدار غرض اگر معشوق کا یہی غرض تشبیہ ہے اور ان دونوں سے خوبی حسن معشوق کی ہو۔

چوتھے یہ کہ تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ کا حال

اور اس کی شان میں زیادہ کو خوب معلوم ہو جائے مثلاً نسیم سے فائدہ کو پانی کے نقش سے تشبیہ دیتے ہیں

صورت اجمال چوں رنگ حبشی ست
اندروں خالی، بروں حبشی است

صورت اجمال مشبہ اور رنگ حبشی مشبہ بہ اور اندر سے خالی ہونا اور باہر سے سیاہ ہونا وجہ تشبیہ کا دعویٰ
پانچویں یہ کہ تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ کو غیر کی نظروں میں زینت دی جائے۔

ہمیں وقت سخن گفتن لب شیریں دہانش
کہ گوئی در عقیق است در لعل بدخشانش

لب اور دندان مشبہ ہیں اور لعل و در مشبہ بہ ہیں اور غرض اس تشبیہ سے معشوق کے لب اور دندان کی زیب و زینت کا بیان ہے۔
چھٹے یہ کہ غرض تشبیہ یہ ہو کہ مشبہ کی مذمت کی جائے۔

اے کہ از تو سر و روح و پیچ حسن خر او دعلی
در چار چیز ہیچ چار چیزے کامل
چوں غنچہ دہن بازو چوں گنبدہ داغ
چوں کیر زباں دراز و چوں خایہ دل

غرض تشبیہ جو مشبہ کی طرف راجع ہوتی ہو بیان ہو چکا اس کا بیان ہے لیکن غرض تشبیہ کبھی مشبہ بہ کی طرف بھی راجع ہوتی ہو اس کی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ جو تشبیہ میں ناقص ہو اس کو مشبہ بہ کریں اور مطلب اس سے یہ ہو کہ اس کے کمال کا دعویٰ ثابت ہو۔

آتش بسنان و لیک تندت مانند
پیچیدن افعی بکمندت مانند
اندیشہ بر خنگ سمندت مانند
خورشید بہمت بلندت مانند

آتش پیچیدن افعی، اندیشہ اور خورشید مشبہ ہیں۔ سنان، کمند، سمند، اور ہمت مشبہ بہ ہیں اور غرض اس تشبیہ سے مشبہ بہ کے دعوے کا کمال ثابت کرنا ہے۔ دوم غرض تشبیہ میں دوسری یہ کہ جس چیز کی خاص پر اہتمام رکھتے ہوں اس کو مشبہ بہ قرار دیں تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ بہ کا اہتمام شان بیان کیا جائے۔

گم از بہر کہ دیدہ تحفہ احسان
ہلال عید را مانند لب نان

واضح ہو کہ تشبیہ اس مقام پر درست ہوتی ہے کہ مشبہ بہ وجہ تشبیہ میں مشبہ سے کامل تر اور قوی ہوتا ہو لیکن جس جگہ مشبہ اور مشبہ بہ دونوں برابر ہوتے ہیں اس کو تشبیہ نہیں کہتے بلکہ تشابہ کہنا چاہیے اور تشابہ میں تشبیہ کے برعکس ہونا ہے یعنی مشبہ کو مشبہ بہ کر سکتے ہیں۔

ہست یہ از انجم خون فشاں
در کعبہ از بادۂ احمر قدح
یا ترو بست دیگری وریم زخشم
یا سر اشک ست دیگر دو رو قدح

جام شراب کو چشم خون فشاں سے تشابہ کیا ہے۔

استعارہ کا بیان

استعارہ کے معنی ہیں کسی چیز کو عاریتاً طلب کرنا اور جو چیز عاریتاً لی جائے اسے مستعار کہتے ہیں۔ استعارہ میں مشبہ کو مستعار لہ اور مشبہ بہ کو مستعار منہ کہتے ہیں جو معنی مستعار لہ اور مستعار منہ میں شریک ہیں اس کو وجہ جامع کہتے ہیں مثلاً نرگس کو گل سے چشم یار کے واسطے مستعار کیا ہے گل نرگس کہ مشبہ بہ ہے وہ مستعار منہ ہے اور چشم یار کہ مشبہ ہے اس کو مستعار لہ کہیں گے اور نرگس چشم معشوق کے واسطے لفظ مستعار ہے اس لفظ کو استعارہ کہتے ہیں۔ استعارہ میں مشبہ کو بعینہ مشبہ بہ قرار دیتے ہیں یعنی جیسا دلاور کو بعینہ شیر کہا دیتے ہیں مشبہ بہ خواہ مذکور ہو جیسے استعارہ بالتصریح میں مثلاً شیر کہیں اور اس سے بہادر مراد ہو۔ خواہ مشبہ بہ متروک اور مشبہ مذکور ہو اور وہ شے کہ مشبہ بہ سے خصوصیت رکھتی ہو اس کو مشبہ کے واسطے ثابت کریں

جس جگہ وہ خورشید طالع نہ ہو
وہ سب روز روشن کا دن اور رات گیا

یہاں خورشید معشوق سے استعارہ ہے اور شاعر نے معشوق کو بعینہ سورج کہہ دیا ہے۔

برق گرفتہ در کف و ابر بسر کشیدہ ردا
ماہے نہادہ بر سر و چرخ زیر ران

اس شعر میں شمشیر کو برق سپر کو ابر چہرہ کو چاند اور اسپ کو چرخ کے ساتھ استعارہ کیا ہے۔ برق کہ مشبہ بہ ہے اس کو مستعار منہ اور شمشیر کہ مشبہ ہے اس کو مستعار لہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ابر ماہ اور چرخ کو بھی سمجھنا چاہیے وجہ جامع ان چاروں میں ظاہر ہے یعنی روشنی اور چمک برق و شمشیر میں۔ سیاہی اور سایہ ابر و سپر میں۔ گول ہونے کی صفت چہرہ اور ماہ میں۔ تیز رفتار و سریع السیر ہونے کی صفت چرخ اور اسپ میں۔

مجاز مرسل کا بیان

جو لفظ سوائے معنی موضوع لہ اور معنی میں مستعمل ہو اور وہاں کوئی قرینہ ایسا پایا جائے جو اصلی معنی مراد لینے سے مانع ہو اور کوئی دوسرے اور ان دونوں معنی میں کوئی علاقہ سوائے علاقہ تشبیہ کے ہو اس کو مجاز مرسل کہتے ہیں اور جو علاقہ مجاز مرسل میں درمیان معنی اصلی حقیقی اور معنی مجازی کے ہوتا ہے وہ اس کی ۲۴ قسمیں

یاں جتا ہیں ۔ یہاں چند کثیر الاستعمال قسمیں بیان کی
جاتی ہیں ۔ (۱) جو لفظ کل کے واسطے وضع کیا ہو اس کو
جزو کے لیے استعمال کریں۔

جو چنانچہ تو نہ جلا انگلیاں طبیب
رکھ رکھ کے نبض عاشق تفتہ جگر پہ ہاتھ — ذوق

نبض پر پورا ہاتھ نہیں رکھا جاتا صرف انگلیوں کی پوریں
رکھی جاتی ہیں جن کا تذکرہ پہلے مصرع میں ہوا۔
(۲) جو لفظ جزو کے واسطے وضع ہوا اس کو کل کے واسطے
بولیں ۔ جیسے سورۂ فاتحہ کو الحمد کہتے ہیں اور کلمہ
کا اطلاق اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پر کرتے ہیں۔

سنگ پھینکے ہے مری قبر پہ گل کے بدلے
گالیاں دے ہے وہیں مرگ بھی قل کے بدلے

قل مراد ختم آیات و کلمات معروفہ سے اور قل
ایک جزو ہے ۔ ان کا۔
(۳) جو لفظ سبب کے واسطے موضوع ہوا ہو اس کو
مسبب پر استعمال کریں ۔ گوشہ نشینی میں سالہا سال
دراز بسر کی ۔ گرم و سرد زمانہ دیکھا شام غم خوش ہو
کے سحر کی ۔ (فسانۂ عجائب)

ہنر کا جو ادا گرم بازار ہے اب
جہاں عقل و دانش کا بیوپار ہے اب — حالی

گرم بازاری سے مراد ترقی ہے ۔ اور ترقی گرم
بازاری کا سبب ہے۔
(۴) ۔ سبب کو بجائے مسبب کے بولیں ۔ جیسے کہیں بادل
خوب برسا برسنا پانی کی شان سے ہے ۔ اور بادل
پانی برسنے کا سبب ہے۔

اس قدر کھایا ترا فرقت میں غم
دل ہمارا زندگی سے سیر ہے — ناسخ

سیر ہونا بیزار ہونے کے معنی میں ہے اور سیری کا لفظ
سے بیزاری کا سبب ہے۔

(۵) زمانۂ سابق کے اعتبار سے کسی چیز پر کسی اسم کا اطلاق
کریں جیسے کوئی شخص ایران کا رہنے والا عرصہ دراز
سے ہندوستان میں بود و باش رکھتا ہے اس کو ایرانی
کہیں چنانچہ سودا کا شاگرد ان کے حق میں کہتا ہے۔

تھا اہل ولایت سے وہ اور شاعر عالم
اس کا بجہاں ہو نہ سکا کوئی گو گہر

حالانکہ سودا نے دہلی میں پرورش پائی تھی ان کے
باپ مرزا یان کابل سے تھے۔

اطاعت اور خدا داری کی بہ نسبت سہم ظہری
تو اس کا چیز مشت خاک کا پھر امتحاں کیوں ہو — اوج

انسان کو مشت خاک سے تعبیر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ
وجود حاصل ہونے سے قبل خاک تھا خاک سے بنایا ہے۔
(۶) کسی شے پر کسی ایسے نام کا اطلاق کریں کہ زمانہ
آئندہ میں وہ نام اس پر صادق آ جائے جیسے کسی
طالب علم کو اس نظر سے کہ زمانہ آئندہ میں پڑھ کر عالم
ہو جائے گا ۔ مولوی کہیں کسی مجرم کو جس کی نسبت حکم
موت کا حکم ہو گیا ہو ۔ مقتول کہیں یا ارادہ سفر کرنے
والے کو مسافر کہیں۔

بیزار ہیں سب ایک بھی شفقت نہیں کرتا
سچ ہے کہ کوئی مردے سے محبت نہیں کرتا — انیس

یہ جناب فاطمہ صغریٰ کا قول ہے جو بہت بیمار تھیں اور
آپ کو مردہ کہا ہے۔
(۷) ظرفیت کے علاقے کی وجہ سے ظرف کو بجائے مظروف
استعمال کریں۔

پلا ساقیا ساغر بے نظیر
پھنسی دام ہجراں میں ہے بدر منیر — میر حسن

ساغر سے مراد شراب ہے جو مظروف ہے ۔ اسی طرح ہنڈیا
کا پکنا ۔ چراغ کا جلنا ۔ پرنالے کا بہنا ۔ نہر کا جاری
ہونا ۔ ندی کا چڑھنا بھی ہے کیونکہ در حقیقت
وہ چیز پکتی ہے جو ہانڈی کے اندر ہوتی ہے ۔ اور
چراغ میں تیل اور بتی جلتے ہیں پرنالے میں پانی
چلتا ہے نہر میں پانی جاری ہوتا ہے اور ندی کا
پانی چڑھتا ہے۔
(۸) مظروف کو بجائے ظرف کے بولیں۔

تری چشم مست سے ساقیا یہ سیاہ مست جنوں ہوا
کہ وہ دو آتشہ طاق پر جو دھری تھی یونہی دھری رہی
(غلام مرتضیٰ جنون)

ظاہر ہے کہ شراب طاق میں نہیں رکھی جاتی بلکہ اس
کا ظرف رکھا جاتا ہے یہاں ظرف مقصود ہے اور
شراب مظروف ہے۔
(۹) آلہ اور واسطہ ہونے کا علاقہ ہو یعنی آلہ اور
واسطہ کسی شے کا مذکور کریں اور اس سے خود وہ
شے مراد ہو جس کا یہ آلہ ہے۔

مرے بیان کو سن سن کے کانپ کانپ اٹھے
غضب یہ ہے کہ سمجھا نہیں زبان صیاد

زبان آلہ سخن ہے اور بیان خود سخن اور بولی سے
مراد ہے یعنی میری بولی نہیں سمجھا ۔ اسی طرح خوش
نویس کو خوش قلم کہنا اس کی تحریر کی تعریف مقصود
ہے اور قلم آلہ تحریر ہے۔
(۱۰) جو نام مقید کے لیے موضوع ہو اسے مطلق
کے لیے استعمال کریں مثلاً حرف بولیں اور کلمہ
مراد ہو میر اپنے شعر میں شہیدوں کا لفظ لائے
ہیں اور اس سے کشتے مراد ہیں اور شہید ایسے
کشتے کو کہتے ہیں جو بے گناہ یا راہ خدا میں مارا جائے

ہو تری محراب میں سجدہ شہیدوں کا قبول
طاق نسیاں میں تو رکھ دے زندگانی کی کتاب

شہید مقید ہے اور کشتہ مطلق ۔ یعنی شہید میں
بیگناہ یا راہ خدا میں قتل ہونے کی قید ہے اور کشتہ

اپنے معنی میں عام ہو۔

(۱) جو لفظ مطلق کے لئے وضع ہوا ہو اس کو مقید پر اطلاق کریں مثلاً روز کہیں اور روز قیامت مراد لیں کیونکہ جو لب اور اسم با فعل یا صفت مراد لیں۔

نامہ دا نگے رہیں امر او محبت جب سے
دیکھیں اخبار کی نظر دل آئے تو میں کاغذ

تاسے کا کاغذ کو اطلاق کیا ہے۔

(۲) مجاورت یعنی نزدیکی اس میں ایک قریب دوسرے کا اطلاق دوسرے قریب دوسرے پر ہوتا ہے جیسے صف کا لفظ عربی ہو جس کے معنی ہیں قطار اور صف ماتم مجازاً اس جماعت کو کہتے ہیں جس پر اہل ماتم بیٹھتے ہیں چونکہ اہل ماتم فرش سے قربت رکھتے ہیں اس لیے فرش کو مجازاً صف ماتم کہتے ہیں۔

واقعہ دل کا جو نوروں ہو تو معذور غم ہو
صفد مراکہ مرے دیوان کا صف ماتم ہو

(۳) مضاف کو حذف کر کے اس کی جگہ مضاف الیہ کو ذکر کریں۔

کیا ہر طرف پردہ چشم جو اس نے
جگا یا زمانے کو خواب گراں سے

یعنی اہل زمانہ یا زمانے کے لوگوں کو خواب گراں سے جگا یا۔

(۴) مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف کو اس کی جگہ ذکر کرتے ہیں۔

سگ اصحاب ہوا صحبت انسان سے بشر
آدمی ہو کے بھی انسان تو انساں نہ ہوا

سگ اصحاب یعنی سگ اصحاب کہف

کنایہ کا بیان

کنایہ کے معنی ہیں ترک کرنا تصریح کا یعنی پوشیدہ بات کہنا اصطلاح میں اس لفظ سے مراد ہو جس کے معنی لازم کا ارادہ کریں۔ کنایہ تین قسم پر ہے۔ (۱) فقط ذات موصوف مراد ہو۔ (۲) موصوف کی صفتوں میں سے کوئی صفت مراد ہو۔ ذات موصوف سے مراد نہ ہو۔ (۳) کنایہ سے یہ غرض ہو کہ موصوف کے واسطے صفت کا اثبات ہو جائے یا وہ صفت جو موصوف کے واسطے ہے نفی ہو جائے۔ لیکن کنایہ کی پہلی قسم جس سے فقط ذات موصوف مراد ہو ہے اور وہ دو طرح پر ہے قریب اور بعید۔ کنایہ قریب یہ ہو کہ ایک صفت جو موصوف معین سے مخصوص ہو اس کو بیان کریں اور اس صفت سے موصوف کی ذات کی صفت مراد ہو۔

وہ صبح اور وہ چھاؤں تاروں کی اور وہ نور
دیکھے تو غش کرے ارنی گوئے اوج طور

ارنی گوئے اوج طور سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں

کیوں رد وقت مدح کرے ہو ساقی
مے ہے یہ نگس کی نے نہیں ہو

نگس کی نے شہد سے کنایہ ہے۔

کنایہ بعید وہ ہے کہ کئی صفتیں جو موصوف معین کے ساتھ مختص ہوں ان کو بیان کریں اور ان کے بیان کرنے میں موصوف کی ذات سے مراد ہو صفات سے مراد نہ ہو۔

بخواہ آں طبع و قوت بخواہ آں کام را لذت
بخواہ ان حنیم را لالہ بخواہ آں مغز را عنبر

کنایہ اس چیز سے ہے کہ جس میں یہ سب صفتیں ہوں اور وہ شراب مقطر ہو کہ طبیعت کی قوت اور کام کی لذت اور آنکھ کی سرخی اور دماغ کا معطر ہونا اس میں موجود ہے۔ دوسری قسم کنایہ کی اس میں صرف صفت سے غرض ہوتی ہے ذات موصوف سے مراد نہیں ہوتی موافق پہلی قسم کے اس میں بھی قریب اور بعید آتا ہو۔ قریب یہ ہے کہ لازم سے ملزوم کی طرف بغیر وسیلہ اور واسطہ کے انتقال ذہن کا ہو جائے۔

طفلیئے ہر ازد مختصر تر
سالکے نہ ازو مشمر تر

تشمیر کے معنی ہیں دامن کمر پر لپیٹنا اور دامن کمر پر لپیٹنا اس شخص سے مراد ہو جو راستہ چلنے پر مستعد اور تیار ہو چنانچہ مسافروں کا قاعدہ ہے کہ راستہ چلتے وقت دامن کمر میں لپیٹ لیتے ہیں اور مشمر اس شخص کو کہتے ہیں جو دامن کمر میں لپیٹ لے ہو۔ سالک یعنی راہ چلنے والا کو مشمر ہونا لازم ہو اور سالک اس کا ملزوم ہے۔ کنایہ بعید وہ ہے کہ انتقال ذہن کا لازم سے ملزوم کی طرف کسی وسیلے اور واسطے سے حاصل ہو۔

بزرگی بایدت دل در سخا بند
سر کیسہ بہ برگ گندنا بند

گندنا ایک نازک پتوں والی گھاس ہے سر کیسہ برگ گندنا سے باندھنا اس کے معنوں نہ بند سے اور جلد کھل جانے پر ذہن انتقال کرتا ہے اور جب وہ کھل گیا تو اس سے گمان بخشش کا ہے۔ تیسری قسم کنایہ کی یہ ہے کہ غرض اس سے صفت کا اثبات کرنا ہو اس واسطے موصوف کی یا صفت نفی کی جائے اثبات صفت کی مثال۔

دامن ہمت سر افراز مش
گردن چرخ را گریباں باد

ممدوح کے دامن ہمت کو گریبان آسمان کہنا اس امر سے کنایہ ہے کہ ہمت اس کی آسمان سے بھی زیادہ تر ہے کہ اس کی ہمت کا دامن گردن آسمان کا گریباں ہو جائے اور نفی کرنا

بعد طول محور زمین پر قائم کریں اور ان دونوں لکڑیوں کو تائمتین کہتے ہیں صورت ان لکڑیوں کا یہ ہے۔

ایک جانب چرخ کے جو محور کو مستحکم کیا ہے اس کو ان تائمتین پر اسی طرح نصب کریں کہ اگر چرخ کے دستہ کو پکڑ کے حرکت دیں تو دونوں سر محور کے ساتھ قطبین ط، ی تائمتین کے دور کریں اور ایک ایسی مضبوط رسی جو بوجھ کو اٹھا سکے محور میں باندھ کے وہ دوسرا سرا رسی کا کہ بوجھ پر خوب باندھیں اور چرخ کے دستے کو پکڑ کے پھرائیں تو محور گردش کرے اور رسی محور میں لپٹے اور جہاں تک منظور ہو بوجھ بلند ہو جائے اور ہیئت مجموعی اس آلہ کی یہ ہے۔
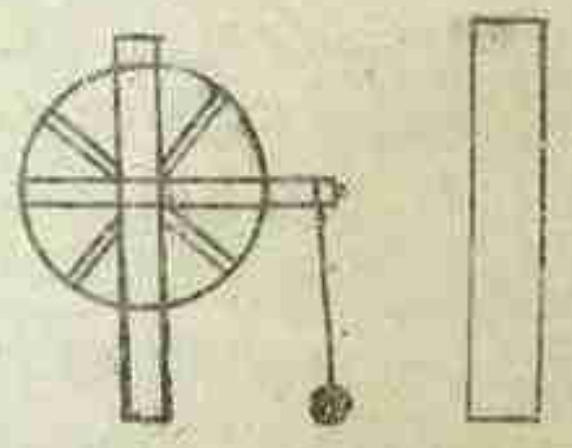
اور اس منفعت میں جو نسبت کہ بوجھ کو قوت سے ہو وہی نسبت محور کو چرخ سے چاہیئے مثلاً اگر چاہیں کہ ایک من کی قوت سے دس من بوجھ اٹھالیں تو محور کے قطر سے چرخ کے قطر کو دہ چند کریں۔
آلہ دوم محل ہے کہ اس کو بیرم بھی کہتے ہیں۔

فائدہ اس کا یہ ہو کہ بہت بھاری چیز کے نیچے رکھ کر تھوڑے سے زور دیں اس چیز کو حرکت دیں یہ آلہ لکڑی کا ہو یا لوہے کا مگر مضبوط ہونا چاہیئے۔ جب چیز کو اس کی جگہ سے حرکت دینا منظور ہو تو ایک سرا بیرم کا اس چیز کے درمیان میں لائیں اور بیرم کے نیچے ایک سخت چیز کہ اس کے ٹوٹنے کا احتمال نہ ہو رکھ دینا چاہیئے اور بیرم کے دوسرے سرے پر زور کریں اور دبائیں تھوڑی سی قوت میں وہ بھاری چیز اپنی جگہ سے حرکت کریگی اور جو سخت چیز بیرم کے نیچے رکھتے ہیں اس کو قاعدہ
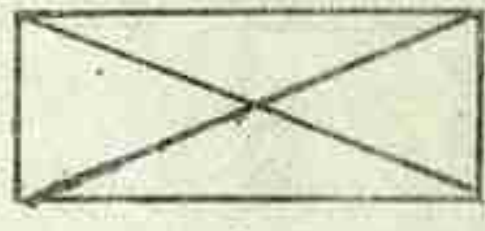
کہتے ہیں سر قاعدہ کا جس جگہ بیرم کے نیچے رکھا جاتا ہے اس کو مرکز کہتے ہیں اور جس قدر وزن کو قوت سے نسبت ہو بیرم کو بھی اتنی ہی قوت سے نسبت دیں مثلاً چاہیں کہ ایک من قوت سے پانچ من بوجھ کو اس کی جگہ سے حرکت دیں تو بیرم کو ج ع کریں اور بیرم کو چھ حصوں میں تقسیم کریں اس طے کہ وزن کو قوت کے ساتھ جو نسبت ہے کہ ایک طرف چھوڑ کے پانچ حصے کے نیچے قاعدہ کو رکھیں ع کے سر پر ایک من کی قوت دیں کہ وہ سر نیچے آئے اور ج کا سر کہ بوجھ کے نیچے ہے بلند ہو اور بوجھ کو اس کی حرکت دیں اور دور پھینکدیں۔ صورت اس آلہ کی یہ ہے۔

ج

تیسرا آلہ بکرہ ہے یعنی چرخ ہیں کہ ان کو الگ الگ محور پر لگاتے ہیں اور ان چرخوں میں سے بعض کو قائمہ پر اور بعض کو ثقل پر مضبوط باندھتے ہیں چرخوں کے سر پر رسی ڈال کے کھینچتے ہیں تو ثقل حد مقصود تک بلند ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر ہم چاہیں کہ دس من کے بوجھ کو ڈھائی من کی قوت سے اٹھائیں تو ایک کے دو مضبوط و مستحکم تائے زمین پر قائم کرکے ایک ج کی لکڑی دونوں تائموں کے سرے پر مستحکم باندھیں اور چار چرخے ھ ز ح ط محوروں میں لگا کے ھ ز کے چرخوں ج کی لکڑی کے سرے پر باندھیں اور ح، ط کے چرخوں کو ثقل کے پر مستحکم کریں۔ مضبوط رسی کا ایک سرا ج کی لکڑی کے سرے پر باندھ کے رسی کا دوسرا

سرے کو ج کے چرخے پر لپیٹیں اور پھر اس رسی کو ھ کے چرخے پر سے جائیں پھر اس رسی کو ط کے چرخے لائیں اور پھر ز کے چرخے پر سے جائیں اور اس چرخے کے سرے نیچے لٹکا کے ڈھائی من کی قوت سے رسی کو کھینچیں تو ثقل فوراً بلند ہو جائے گا یہاں تک کہ حد مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اور جس قدر چرخے زیادہ تر ہوں گے ثقل باسانی بلند ہو جائے گا۔

صورت آلہ کی صفحہ ۱۲۸
پر ملاحظہ
ہو۔

ترکان روم کی سلطنت یعنی قسطنطنیہ اس میں داخل ہیں۔ چوتھے امریکہ۔ اس کو نئی دنیا بھی کہتے ہیں۔ دنیا کے چار حصوں سے وہ بڑا ہے۔ اس کے شمال کی طرف دریائے شمالی اور مشرق کی جانب دریائے اوقیانوس اور مغرب کی سمت دریائے کاہل واقع ہو۔ حکمائے یونان اس ملک سے آگاہ نہ تھے سنہ ۱۴۹۲ء میں جزیرۂ اٹالیہ کے حکما میں سے کولمبس نامے نے کارروائیاں کر کے زور سے ڈھونڈ ڈھونڈ کے اس کو دریافت کیا۔

امریکہ کے دو حصے ہیں ایک شمالی امریکہ اور دوسرے جنوبی امریکہ۔ پانچویں اسٹرالیشیا یعنی ایشیائے کوچک یہ گیارہ جزیروں پر منقسم ہو ان میں سے جزیرہ ہالینڈ سب جزائر عالم سے بڑا ہے اور بورنیو۔ نیوزی لینڈ یہ دونوں اس سے کم تر ہیں بقیہ آٹھ جزیرے چھوٹے ہیں۔

فصل دوم۔ اصطلاحات جغرافیہ

براعظم زمین کے اس وسیع قطعہ کو کہتے ہیں جس میں بہت سے ملک اور جدا جدا سلطنتیں واقع ہوں اور ہر ایک سلطنت کی حد باہم قریب اور ملی ہوئی ہو۔ چنانچہ ایشیا جزیرہ براعظم سے چھوٹا ہو اور بحر محیط اس کے چاروں طرف احاطہ کئے ہوئے ہو جس طرح جزیرۂ سراندیپ یعنی لنکا یا سیلون اور جزیرہ گرانٹ برٹن یعنی انگلستان۔ جزیرہ نما زمین کا وہ قطعہ جس کے تین طرف بحر محیط واقع ہو اور ایک طرف براعظم سے قریب ہو۔ جیسے عرب اور افریقیہ خاکنائے۔ ایک قطعہ زمین کا ہو کہ جزیرہ نما کو براعظم سے یا ایک براعظم کو دوسرے براعظم سے متصل کرتا ہے۔ مثلاً ایک خاکنائے ہے کہ ملایا کو براعظم ایشیا سے ملاتا ہو اور سویز خاکنائے ہو کہ افریقیہ کو ایشیا سے جدا کرتا ہے۔ راس۔ نوک گوشہ زمین ہے کہ بحر کی جانب نکلا ہو جیسے راس امید کہ وہ افریقیہ کے سرے پر واقع ہے یہ سب نام بڑے قطعات کے تھے اور قطعات بحر کے نام اس طرح پر ہیں۔ بحر و دریائے اعظم کو کہتے ہیں کہ زمین کو اس نے چار طرف سے محاصرہ کیا ہو اس کے چار حصے کئے ہیں۔

اول بحر الکاہل۔ کہ اس کو پسفک بھی کہتے ہیں دوسرا بحر مغرب۔ جسے اوقیانوس کہتے ہیں اور اطلانٹک و اٹلانٹک اور بحر ظلمات بھی کہتے ہیں تیسرے بحر اخضر اور چوتھے بحر شمالی کہ منجمد بستہ رہتا ہے۔ بحیرہ بہ نسبت بحر کے بہت چھوٹا ہوتا ہے جیسے بحیرہ اسود۔ بحیرہ بالٹک۔ خلیج بحر کی وہ شاخ جو دور تک زمین پر چلی گئی ہو جیسے خلیج فارس۔ خلیج بنگال۔ آبنائے آب کم عرض ہو اور ایک بحر سے نکل کر دوسرے بحر میں ملتا ہے جیسے آبنائے جبل طارق۔ نہر آب رواں ہے کہ صحرا اور میدان کو طے کر کے دوسری نہر یا بحر سے مل جاتی ہو اور دجلہ وہ ہے چار طرف سے اس میں پانی بند ہے۔

فصل سوم۔ ایشیا کا مجمل بیان

ایشیا ان چار حدوں سے محدود ہے شمال کی طرف بحر شمالی جنوب کی جانب بحر ہند مشرق کی سمت بحر الکاہل اور مغرب کے رخ افریقیہ اور یورپ یعنی زنجستان و فرنگستان ہے۔ مہندسان کامل نے اس کا طول عرض یوں مقرر کیا ہے کہ مشرق سے مغرب تک تین ہزار سات سو ترسٹھ کوس طول میں ہو اور شمال سے جنوب تک دو ہزار پانچ سو پچیس کوس عرض میں ہو اور سلطنتیں اور ممالک جو ایشیا میں واقع ہیں اس کا بیان تحریر ہو چکی ہیں۔

نہر و دریا۔ بحیرہ اور خلیج ایشیا کے نام

برہما پتر اور گنگ۔ یہ دونوں بڑی ندیاں ہیں جو ملک تبت سے نکلی ہیں اور ملک چین سے گزر کے بحر الکاہل میں ملتی ہیں۔ لینا اور یانسیبیہ اور آوب جنوب ایشیا روس سے شمال تک گزر کے بحر شمالی سے ملحق ہو گئی ہیں۔ وانگ ہو بھی ایک نہر ہے کہ ملک چین میں جاری ہے۔ گنگا اور سندھ وسط ہند اور کنارہ فارس سے گزرتی ہیں۔ فرات ملک شام سے اور جنوب سے خلیج فارس میں مل گئی ہو اور بحیرۂ قلزم اور خلیج فارس اور خلیج عرب اور خلیج بنگال اور بحیرۂ چین یہ سب سمت جنوب ایشیا واقع ہیں اور بحر ہند میں ملے ہوئے ہیں اور دریاچہ کاسپین کہ اس کو بحیرۂ خزر بھی کہتے ہیں ممالک فارس اور تاتار اور روس کے حدود میں واقع ہو۔

کوہستان ایشیا

کوہ ہمالیہ ہند کے پہاڑوں میں بہت بڑا پہاڑ ہے کہ جانب شمال واقع ہے کوہ گھاٹ جنوب ہندوستان اور کوہ ارارات ملک فارس میں اور کوہ کاف مملکت روم میں کوہ لبنان حدود ملک روم و شام میں اور شمال کے ممالک روس اور تاتار کا ایک سلسلہ پہاڑوں کا ہے کہ عالم کے بہت بڑے اور بلند پہاڑ ہیں۔

مجمل حال ایشیائے روس

ایشیائے روس ملک وسیع ہے تمام حاشیہ شمال کا ملک روس میں داخل ہے۔ طول اس کا شرق سے غرب تک ایک ہزار کوس کے قریب ہو اور عرض اس کا جنوب سے شمال تک چار سو کوس مگر آبادی بہت کم ہو پچیس لاکھ آدمیوں سے زیادہ نہ ہوں گے اور شمال طرف روس کی طرف ایک ملک ہو کہ گرمی کے موسم میں چند مہینے تک وہاں آفتاب غروب نہیں ہوتا ایشیائے روس

چار صوبوں پر منقسم ہے۔ کاشان، استرخان، ارینبہ اور سیبیریا۔

ایشیائے روم کا حال ایشیائے روم جزیرہ یونان سے حدود ملک فارس تک شرقاً و غرباً طول میں پانچسو کوس ہے اور حدود ملک روس سے خلیج فارس تک شمالاً و جنوباً ساڑھے پانچسو کوس ہے۔ سب ترکان روم مسلمان ہیں۔ حلب بڑا شہر ہے۔ سب باشندے وہاں کے تقریباً ڈھائی لاکھ ہیں۔ شہر دمشق کے باشندے دو لاکھ اسی ہزار ہیں۔ سمرنا کے باشندے ایک لاکھ تیس ہزار ہیں۔ گرمی کے موسم میں اس بلاد کی ہوا گرم اور جاڑوں کی فصل میں معتدل ہوتی ہے۔ وہاں کی سب زمین سیر حاصل ہے۔

ملک تاتار کا حال ملک تاتار بہت وسیع ہے ملک فارس کے شمال میں واقع ہے۔ سمرقند، بخارا، بلخ، ترکستان اور خوارزم اس کے مشہور شہروں میں ہیں اور جیحوں و سیحوں ملک تاتار کی بڑی نہریں ہیں۔ اس دیار کے اہل تاتار بہت شجاع اور جفاکش ہوتے ہیں اور اکثر خانہ بدوش رہتے ہیں یعنی مع بال بچوں اور مویشیوں کے ہزاروں کی تعداد میں لشکر کی طرح جنگل میں جا بجا خیمے کھڑے کر کے قیام کرتے ہیں اور جس جگہ مویشی کے لیے بہتر چراگاہ دیکھتے ہیں وہیں اٹھ جاتے ہیں۔ تاتاری مسلمان ہوتے ہیں۔ اور مختلف فرقوں سے متعلق ہوتے ہیں اپنے سردار کے مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں۔

ملک چین کا حال ملک ایشیا میں چین کی سلطنت بہت قدیم ہے چین اور تاتار کی سرحد پر ایک دیوار چھ سو کوس لمبی بیس گز اونچی اور آٹھ گز چوڑی نہایت مستحکم بنائی گئی۔ اور پانچ قلعے ہیں ان میں تین ہزار برج ہیں۔ ایسی مضبوط دیوار بنانے کا سبب یہ ہے کہ اہل چین سرداران تاتار کے حملوں سے محفوظ رہیں۔ اس ملک میں تمام اشیاء اور اسباب خورد و نوش وغیرہ بکثرت پیدا ہوتا ہے اگر کثرت خلائق کی وجہ سے سرزمین آبادی غلہ وغیرہ کی پیداوار کو بھی بہت بڑھاتی ہے۔ یہاں کے لوگ صنعت و حرفت میں بہت ہوشیار ہیں تصویر بنانے میں بھی دنیا جواب نہیں رکھتے۔ طرح طرح کے آلات عجیب بنا دیکھے ہیں قریب قریب یورپ کے۔ کمیونسٹ ہے حکومت بھی کمیونسٹ ہے چین کا دار السلطنت پیکنگ ہے ہوانگ ہو اور یانگ ملک چین میں بہت بڑے بڑے دریا ہیں۔

ملک تبت کا بیان ملک تبت تمام کوہستان ہے جتنا وسیع ملک ہے اس کے دیکھتے ہوئے آبادی کم ہے۔ وہاں کا دار الحکومت شہر لہاسہ ہے حکومت لامہ گرو سے تعلق رکھتی ہے۔ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ لامہ گرو نہیں مرتا۔ اور خلع روح کی قوت رکھتا ہے یعنی اپنا روح کو دوسرے مردہ شخص کے جسم میں داخل کر دیتا ہے یہ عمل جوگیوں کا ہے۔ حکما اس کو سیمیا کہتے ہیں جس کا بیان غیاث اللغات اور مطلع العلوم کا یہ بیان ہے جس وقت لامہ گرو کا قالب ضعیف ہوتا ہے اس وقت اپنی روح کسی جوان مردہ کے قالب میں داخل کر دیتا ہے۔ اس وہ ذات خود بہت بااسرار ہے زبان حلال کی صحبت سے خالصتہ بزرگ رکھتا ہے اس ملک میں سہانے اور بکریوں کے پشم کی وافر ہے۔ اقصیٰ جزیروں کی عبارت ختم ہو گئی۔

ملک جاپان کا بیان ملک جاپان کی سلطنت چند بڑے اور چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے۔ یہ جزیرے بحر الکاہل کے ہیں جو ملک چین کے کنارے واقع ہیں۔ یہاں کے لوگ صنعت و حرفت شکل و صورت اور عقل و فراست میں اہل چین سے مشابہت رکھتے ہیں۔ مگر اہل چین سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ اہل چین سے تاجرانہ تعلقات زیادہ رکھتے ہیں۔ آب و ہوا یہاں کی فرحت انگیز ہے زمین زرخیز اور قابل زراعت ہے۔ اس ملک میں سونے کی کان بھی ہے یہ لوگ اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کے بہت وفادار ہوتے ہیں۔

ملک برہما کا بیان ملک برہما کے مغرب کی طرف ہندوستان اور شمال کی جانب آسام، چین اور مشرق کی سمت بحیرہ چین اور جنوب میں جزیرہ نما ملایا ہے یہ ملک پانچ صوبوں پر مشتمل ہے۔ آوا، آرکان، پیگو، ملادرشان، تناسرم۔ آوا قدیم زمانے سے دار السلطنت تھا۔ درمیان میں امراپورہ پایۂ تخت رہا۔ مگر پھر آوا ہی کو دار السلطنت بنا دیا گیا۔ باشندے وہاں کے چھتیس لاکھ ہوتے ہیں۔ زمین وہاں کی سیر حاصل ہے۔ چاول اور بہت پیدا ہوتے ہیں اس ملک میں شیر ہاتھی اور گینڈے بہت ہیں۔

ملک ملایا کا بیان ملایا ایشیا کا ایک جزیرہ نما ہے جنوب میں ہے اور ... مشرق اور جنوب میں بحر ہند اور بحیرہ چین سے وابستہ۔ باشندے وہاں کے بدشکل سیاہ رنگت دغاباز خونخوار اور قزاق ہیں۔

ملک سیام کا بیان سلطنت برہما کے جنوب مشرق کی سلطنتوں میں سیام کا ملک بہت نامور تھا۔ لیکن برہما نے اس پر پورا تسلط حاصل کر لیا ہے یہ سلطنت و ریاستے

اس کا طول دو ہزار چار سو پندرہ میل اور عرض دو ہزار پچاس میل ہے۔ افریقہ کی زمین بہت سیر حاصل ہے میوے اور طرح طرح کی گھاس اور عجیب و غریب درخت اس ملک میں ہیں۔ ریگستان کے چند صحرائے لق و دق بھی اس ملک میں واقع ہیں۔ افریقہ کے رہنے والے بے پردہ ہیں۔ یہاں کے مشہور دریا نیل اور نیگر ہیں۔ نیل البیٹ سے نکلا ہے۔ اور دو ہزار میل ملک نوبہ اور مصر سے گزرتا ہوا بحیرہ روم میں ملا ہے۔ سونا، گوند، ہاتھی دانت، چمڑا وغیرہ اس ملک کا محاصل ہے۔ افریقہ کے شمال میں ملک [illegible] اور بحیرہ قلزم کے متصل مصر اور [illegible] اور اس کے جنوب میں کیپ آف گڈ ہوپ یعنی خوش امید اور اس کے مغرب میں ساحل گنی ہے مشرق میں حبشی آباد ہیں۔

فصل ششم امریکہ کے بیان میں

ہمارے جہاں بڑا اعظم اس سے چھوٹے ہیں یہ بحر محیط میں گھرا ہوا ہے جس کو کولمبس ملازم سلطنت ہسپانیہ نے ۱۴۹۲ء میں اس کو دریافت کیا تھا۔ امریکہ کے دو حصے ہیں ایک کو شمالی امریکہ اور دوسرے کو جنوبی امریکہ کہتے ہیں۔ یہاں جمہوری حکومت ہے۔ غلہ، میوہ، تمباکو، روئی، لکڑی، [illegible] اور طرح طرح کی معادن یہاں پیدا ہوتی ہیں زمین بہت سیر حاصل ہے۔

فصل ہفتم آسٹریلیا کا بیان

آسٹریلیا کی سلطنت میں کئی ایک جزیرے ہیں ان میں ایک جزیرہ کا نام ہالینڈ ہے کہ تمام دنیا کے جزیروں سے بڑا ہے شمال کی طرف جزیرہ [illegible] اور [illegible] کی مشرقی جانب جزیرہ نیوزی لینڈ ہے یہ دونوں جزیرے بھی بہت بڑے ہیں۔ زمین وہاں کی بہت زرخیز ہے۔ آب و ہوا معتدل و خوش گوار ہے شیر چیتے وغیرہ اس ملک میں نہیں ہیں۔
(ماخوذ از ترجمہ مطلع العلوم)

علم جفر:- ایک علم کا نام جس سے غیب کے حالات معلوم ہوتے ہیں یہ علم امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ علم جفر علم اسرار ہے جو انبیا و ائمہ علیہم السلام اور اولیائے کرام کے جو اسرار حقیقت کے محرم ہیں اوروں کو یہ علم نصیب نہیں ہوا ہے۔ اس علم کی حقیقت مرضی خدا سے رسول اللہ پر منکشف ہوئی اور جناب سرور کائنات نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کو تلقین فرمایا اور ان سے اولاد طیبین و طاہرین میں منتقل ہوا۔ اور پھر ان حضرات سے اہل اللہ اور اہل دین کے گروہ میں جن کی کے واسطے سے کبھی انتہا اس کو پہنچایا۔ قرآن پاک کے حروف مقطعات کے اشارات کے مطابق اس علم کے علما پر منکشف ہوئے ہیں۔

جفر کے اعمال دو قسم کے ہیں:-

(۱) استخراج یعنی احوال خیر و شر کا دریافت کرنا اور رازہائے سربستہ کو اور پوشیدہ چیزوں کا جاننا۔

(۲) تسخیر۔ یعنی مطلوب کا رام کرنا خواہ مطلوب ذی روح یا غیر ذی روح ہو یا سفلی ہو یا علوی ہو جیسے کواکب اور ملائک کو تسخیر کرنا۔ اور سفلی جیسے بادشاہوں، وزیروں، امیروں اور دیگر گروہ خلائق کا تابعدار کر لینا کیونکہ یہ علم جفر علم الٰہی ہے اس لیے بازیچہ طفلاں نہیں کرنا چاہیے۔ اور ان اعمال کا فاجر و شریر سے مخفی کرنا عین واجب ہے۔

علم جفر کے اعمال تسخیرات میں مثل اعمال دعوات، اسماء جلالی و جمالی کا کچھ خوف و خطر نہیں ہے۔ اور اعمال جفر کی دعوت کے دن چار ہفتہ سے زیادہ نہیں ہوتے عمل تسخیرات میں اگر حروف آتشی غالب ہوں گے تو مہم پہلے ہی ہفتہ میں انجام کو پہنچ جائے گی۔ اور اگر حروف ہوائی کی طبیعت غالب ہوگی تو دوسرے ہفتہ میں مطلب بر آسکے گا۔ اور اگر حروف آبی کی طبع غالب ہوگی تو تیسرے ہفتہ میں مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اگر حروف خاکی کی طبع غالب ہوگی تو چوتھے ہفتہ میں مدعا بر آسکے گا۔

اس علم کو علم تکسیر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ تکسیر کثرت سے بنا ہے۔ تکسیر سے حروف و اعداد کی قلب ماہیت ہو جاتی ہے۔ یعنی شکل بدل جاتی ہے اور تکسیر کی اشیاء کی ماہیت اور حقیقت پر مطلع اور آگاہ کر دیتی ہے جب تک انسان سب علوم حکمت ریاضی میں دستگاہ کامل نہ رکھتا ہو تو اس علم میں ہرگز دخل نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ ابجد کے الفاظ یوں حروف کے نقشوں کی نسبت کا دریافت کرنا علم حکمت سے متعلق ہے اور اعداد کا دریافت کرنا کسورات کے مرتبوں کو جاننا سب علم ہندسہ سے متعلق ہے۔

کتاب جفر جامع کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ابجد کے حروف کی تکسیر سے مراد ہے وہ کتاب اٹھائیس جز کی ہے۔ ہر جز اٹھائیس

علم دوست:- ذ۔ اضافت۔ علم کو دوست رکھنے والا۔ علم کو ترقی دینے والا۔ فارسی فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ نواب علی محمد خاں بانی ریاست رام پور کے بیٹوں میں محمد یار خاں امیر سب سے زیادہ علم دوست اور شاعروں کے قدردان تھے (رسالہ اردوئے معلی)

علم دین:- ذ۔ وہ علم جس میں کسی مذہب کے اصول سے بحث کی جائے۔ دھرم شاستر۔ عربی وفارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے علم دین بولنے سے اسلامی فقہ مراد لیتے ہیں۔

علم دنیا:- کسی کو کچھ بتانا کسی کو پڑھانا کسی کو سکھانا۔ اردو محاورہ فصیح رائج

علم دو آدمی کو حق نے دیے
تاریخ
علم دو ہر کسی کو حق نے دیے

علم رمل:- ایک مشہور علم کا نام جس میں زائچہ وغیرہ کی مدد سے غیب کا حال معلوم کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب مطلع العلوم لکھتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ ذائچہ وغیرہ کو سولہ شکلوں سے دلیلوں کے ساتھ پہچاننے اور احکام کو دریافت کرنے کی کیفیت کو علم رمل کہتے ہیں۔ یہ علم حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہو گیا ہے کہ انھوں نے ایک مدت تک خلق خدا کو سمجھایا مگر کسی نے ان کی طرف التفات نہ کیا۔ آخر وہ شہر سے باہر چلے گئے اور دوسرے شہر میں سکونت اختیار کر لی۔ وہاں ایک تختے پر انھوں نے بالو ڈال کے چند خط کھینچے اور دلوں کی باتوں سے خلق خدا کو آگاہ کرنے لگے۔ ریت چونکہ بالو کو کہتے ہیں اس وجہ سے اس علم کا یہی نام پڑ گیا۔ جناب دانیال ایک مدت تک اسی طرح زندگی بسر کرتے اور علم رمل کے ذریعے سے مخفی باتوں کو بتاتے رہے یہاں تک کہ دور دور تک ان کا شہرہ ہو گیا۔ بادشاہ کو بھی خبر پہنچی اس نے بلا کر امتحاناً چند سوالات کیے جناب دانیال نے اس کو صحیح خبر دی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس علم کو سیکھنا چاہا۔ جناب دانیال نے اس بادشاہ کو مع اس کے چاروں وزیروں کے اس علم سے آگاہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ ماہر ہو گئے۔ ایک دن جناب دانیال نے ان سے کہا کہ رمل کی رو سے دیکھنا چاہیے کہ اس شہر میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبری کے لائق ہو۔ انھوں نے زائچہ کھینچا اور دریافت کے بعد کہا کہ اس شہر میں ایک پیغمبر ہے۔ جناب دانیال نے کہا کہ دیکھو کس محلے میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسی محلے میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ دیکھو کس گھر میں ہے انھوں نے کہا اسی گھر میں۔ پھر پوچھا حلیہ کیا ہے۔ انھوں نے حلیہ لکھا تو سب علامات جناب دانیال سے مل گئے۔ انھوں نے کہا کہ آپ ہی پیغمبر ہیں۔ الغرض یہ کہ وہ لوگ ان کے مطیع ہو گئے۔ بادشاہ اور وزیروں نے مخلوق کو ان کی اطاعت کی تاکید کی۔

اس علم کی ترتیب چار نقطوں پر ہے بالکل اسی طرح جس طرح عالم کی ترکیب چار عناصر پر ہے۔ ان چاروں نقطوں کی صورت اس طور پر ہے۔ نقطہ اول کو ناری، نقطہ دوم کو ہوائی۔ نقطہ سوم کو مائی یعنی آبی۔ نقطہ چہارم کو خاکی کہتے ہیں۔ ان چار نقطوں کا مجموعی نام اور طریق شکل یہ ہے۔ ⁞ ان چار نقطوں کو باہم ضرب دینے سے سولہ شکلیں حاصل ہوتی ہیں۔

رمل کا زائچہ اگر چاہیں کہ رمل کا زائچہ کھینچیں تو باوضو ہو کر دل جناب باری کی طرف رجوع کریں۔ اور مقصد کو دل میں لیں۔ اور دعا کریں کہ بار الٰہا جو کچھ مجھ کو منظور ہے ان شکلوں کے ذریعے سے ظاہر فرما۔ نیت کے بعد چار سطریں ہر خانے میں نقطوں کی چار سطریں ہوں اور ہر سطر سولہ نقطوں سے کم نہ ہو مگر نقطے شمار کر کے نہ لگائیں بے حساب لگائیں۔ جب چاروں خانے پر ہو جائیں تو ہر سطر سے دو دو نقطے گھٹائیں۔ آخر میں سطر میں اگر دو نقطے باقی رہیں تو زوج ہو ایک نقطہ رہ جائے تو فرد ہے۔ ترتیب وار اول سے آخر تک لکھیں تو چاروں خانوں سے ایک ایک شکل پیدا ہو گی۔ یعنی چار شکلیں بن جائیں گی۔ ان چاروں شکلوں کا نام امہات ہے ایک خط کھینچ کے ان چاروں شکلوں (امہات) کو ہر خط کے ایک جانب داہنے سے ترتیب کے ساتھ لکھیں۔ اس کا خیال رہے کہ ترتیب میں خلل نہ واقع ہو یعنی پس و پیش نہ ہو جائے بلکہ ان چاروں شکلوں میں جو اول ہے وہ اول رہے۔ جو دوم ہے وہ دوم رہے۔ اور جو سوم ہے وہ سوم رہے جو چہارم ہے وہ چہارم رہے۔ ان چاروں شکلوں سے خط مذکور کے داہنی طرف سے چار شکلیں اور حاصل کریں یعنی اشکال امہات سے اول فرد یا زوج آتشی چاروں شکلوں کی لیں۔ کہ وہی پانچویں شکل ہے۔ بعد اس فرد یا زوج ہوائی کو لیں کہ یہ چھٹی شکل ہو گی۔ پھر افراد یا ازواج آبی لیں کہ یہ ساتویں شکل ہو گی۔ اس کے بعد افراد یا ازواج خاکی لیں یہ آٹھویں شکل ہو گی۔ ان چاروں شکلوں کو بنات کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی شکل اول و دوم سے انھیں دونوں شکلوں کے نیچے شکل نہم لکھیں۔ اشکال سوم و چہارم سے دونوں کے نیچے دسویں شکل لکھیں پنجم و ششم سے گیارھویں ہفتم و ہشتم دونوں کے نیچے بارھویں شکل لکھیں
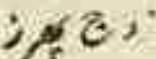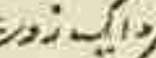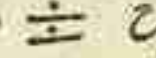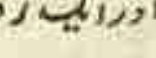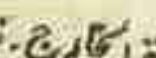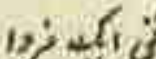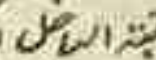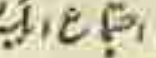
اور ان چاروں شکلوں کو متولدات کہتے ہیں۔ اس کے بعد اشکال باہم دوسرے انھیں دونوں شکلوں کے نیچے تیرھویں شکل اور گیارھویں اور بارھویں سے ان دونوں کے نیچے چودھویں شکل کھینچیں۔ تیرھویں شکل کو سہم السعادت اور چودھویں کو سہم النصیب کہتے ہیں تیرھویں اور چودھویں سے پندرھویں شکل حاصل کریں اور اس شکل کو تیرھویں اور چودھویں کے درمیان لکھیں۔ اس کے بعد پندرھویں شکل کو شکل طالع یعنی شکل اول سے ضرب دے کے سولھویں شکل پیدا کریں اور پندرھویں شکل کی بائیں طرف لکھ دیں۔ سولھویں شکل تمام زائچہ کا نچوڑ ہے اس شکل کا نام عاقبۃ الامر ہے اور ان چاروں شکلوں کو زوائدات کہتے ہیں۔

پندرھویں شکل کو میزان الرمل یا قاضی الرمل کہتے ہیں اور اس خانے میں طاق شکل نہیں آتی ہمیشہ اسی طرح کی شکل آتی ہے کہ دو فرد اور دو زوج رکھتی ہے۔ اگر کبھی طاق شکل آ جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ زائچہ غلط ہو گیا۔ اسی وجہ سے اس خانے کو میزان الرمل کہتے ہیں

جس شکل کے اول میں فرد اور آخر میں زوج ہو اس شکل کو خارج کہتے ہیں اور جس کے اول میں زوج اور آخر میں فرد ہو اس کو داخل کہتے ہیں اور جن شکلوں میں اول میں بھی فرد ہو اور آخر میں بھی فرد ہو اور زوج میں زوج ہو تو ایسی شکلیں منقلب کہلاتی ہیں۔

(یہاں پر مؤلف مطلع العلوم نے زائچہ رمل کھینچ کے دکھایا ہے جو بخوف طوالت ترک کیا گیا)

سولہ شکلوں کو ترتیب سے لکھنے کی ہیئت مجموعی کو اس علم کی اصطلاح میں زائچہ کہتے ہیں۔ زائچہ رمل کے احکام زائچہ نجوم کے احکام کی شکل ہیں یعنی خانوں کی اور شکلیں قوت ضعف ہر شکل کا سولہ خانوں میں اور نظرات اشکال طالع اور خانہ مقصود سے خیر و شر احوال پر استدلال کرتے ہیں۔ زائچہ کا پہلا خانہ آگ کا ہوا اس کو خانۂ طالع کہتے ہیں۔ دوسرا خانہ ہوا کا ہے، تیسرا پانی کا اور چوتھا خاک کا۔ اسی طرح پانچواں، چھٹا، ساتواں اور آٹھواں بھی آگ ہوا پانی اور خاک کے خانے ہیں۔ اسی طرح نواں، دسواں، گیارھواں اور بارھواں خانہ بھی آگ ہوا پانی اور خاک کا ہے۔ تیرھواں، چودھواں پندرھواں اور سولھواں خانہ بھی آگ پانی ہوا خاک سے متعلق ہے۔

سولہ شکلوں کے نام اور صورتیں

(۱) لحیان۔ اس کی صورت میں ایک فرد اور تین زوج ہیں۔ صورت یہ ہے۔
(۲) قبض الداخل۔ اول میں زوج پھر زوج پھر فرد (۳) ایک فرد ایک زوج پھر ایک فرد ایک زوج اس طرح (۴) جماعت۔ اس میں چاروں زوج (۵) فرح (یا) سح۔ اس میں دو فرد اور ایک زوج اور ایک فرد۔ اس صورت پر (۶) عقلہ۔ ایک فرد اور دو زوج اور ایک فرد اس طرح پر ہے۔ (۷) انکیس۔ تین زوج اور ایک فرد (۸) حمرہ۔ ایک زوج ایک فرد اور دو زوج (۹) بیاض۔ دو زوج اور ایک فرد اور ایک زوج۔ (۱۰) نصرۃ الخارج۔ دو فرد اور دو زوج (۱۱) نصرۃ الداخل۔ (۱۲) عتبۃ الخارج۔ تین فرد اور ایک زوج (۱۳) نقی ایک فرد اور ایک زوج اور دو فرد (۱۴) عتبۃ الداخل ایک زوج اور تین فرد (۱۵) اجتماع ایک زوج اور دو فرد اور ایک زوج (۱۶) طریق۔ چار فرد

منسوبات اشکال

پہلی شکل لحیان کا تعلق مشتری سے ہے اور برجوں میں حوت سے یہ شکل سعد اور مذکر ہے اور دلالت کرتی ہے نباتات سے اور رنگوں میں سے رنگ سفید پر کہ زردی یا سرخی مائل ہو اور بلند پہاڑوں، بلند مکانوں، حاکموں، قلعوں، نقیبوں، قاضیوں، زاہدوں، عابدوں، علما، شریفوں اور بزرگوں پر کہ جن کا قد دراز ہو اور خوش دیدار اور چوڑا منھ اور گاؤ چشم اور لمبے بال اور خوش خلق ہوں۔ اور معدنیات میں رانگ پر اور طعاموں میں شیرینی پر اور سونگھنے کی چیزوں میں سے ہر خوشبو پر۔

دوسری شکل قبض الداخل۔ آفتاب سے منسوب ہے اور برجوں میں اسد سے۔ سعد و مذکر ہے کانی اشیا اور گھاسوں پر دلالت کرتی ہے اور رنگ میں سفید پر جو زردی مائل ہو اور کھانوں میں شیرینی اور ترش چیزوں پر اور خوشبویات پر اور بازار میں صرافوں پر۔ آدمیوں میں سخی لوگوں پر اور طالبان حق اور [illegible] میانہ دراز قد پر اور بڑی آنکھ پر اور بڑے سر اور خوبصورت پر

تیسری شکل قبض الخارج زحل سے تعلق رکھتی ہے مذکر اور نحس ہے۔ کانی اشیا سرد چیزوں، فاسق اور شریر آدمیوں، قزاقوں، ظالموں، اہل لشکر پر دلالت کرتی ہے اور دشمنوں سے سفید رنگ لنگڑوں، آنکھوں، پتلی پنڈلیوں، سرخی مائل بالوں اور پرانے آدمیوں پر دلالت کرتی ہے۔

چوتھی شکل جماعت کا تعلق عطارد سے ہے یہ شکل عطارد سے ممتزج یعنی ملی جلی ہے اور دلالت کرتی ہے اشیائے کانی پر اور گھاسوں پر

خاک میں زائل وتد اور آتی شکلیں خانہ ہائے آب
میں وتد ہیں اور خانہ ہائے خاک میں زائل وتد ہیں
اور خانہ ہائے باد میں وتد الوتد ہیں اور خاکی شکلیں
خانہ ہائے خاک میں وتد ہیں اور خانہ ہائے آتش میں
زائل وتد اور خانہ ہائے باد میں زائل وتد اور خانہ
ہائے آب میں وتد الوتد ہیں اور وتد کا حکم یہ ہو کہ
فوراً وہ چیز حاصل ہو۔ زائل وتد میں بدیر حاصل ہو
زائل وتد میں ہرگز نہ حاصل ہو اور جو خانہ میں
وتد الوتد کی شکل ہو تو کوئی سبب اور کوئی مددگار
ایسا پیدا ہو کہ اس کے ذریعے سے کام سرانجام پائے

استخراج ضمیر | رمل کے کاملین نے استخراج
ضمیر کے طریق کو مختلف انواع میں بیان کیا ہے
ان میں چند کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اول یہ کہ زائچے میں دیکھیں کہ شکل اول کس
جگہ مکرر آتی ہے اگر دوسرے خانے میں مکرر آتی ہے
تو سائل کی ضمیر اس خانے کے منسوبات سے ہوا اور
اگر سوم چہارم یا پنجم بلکہ بارھویں خانے تک جس
خانے میں کہ مکرر آ کرے ضمیر اس خانے کے منسوبات
سے کہی جاتی ہے۔ قاعدہ دوسرا یہ کہ اول اور تیرھویں
کی ضرب میں ایک شکل نکلتی ہے اور ساتویں اور
چودھویں کے ضرب میں ایک شکل حاصل کریں اور
ان دونوں کو ضرب دے کے دوسری شکل پیدا کریں
وہ شکل اصل ہر خانے کی ہو۔ سائل کا سوال
اس خانے کے منسوبات سے یا اس شکل سے ہوگا
مثلاً اگر حاصل کی ہوئی شکل لحیان ہو تو سائل نے
اپنے حال نفس سے سوال کیا ہے اور اگر قبض الداخل
ہو تو خانہ دوم کے منسوبات سے سوال ہے
اگر قبض الخارج نکلے تو سوال تیسرے خانے
کے منسوبات سے ہوا اور خانوں کے منسوبات
ما قبل اس کے ذکر کئے گئے ہیں اور اصلی خانوں کی شکلوں کی
ترتیب شکلوں کی صورت میں لکھی گئی ہو یعنی ہر شکل
جو اس میں اول لکھی گئی ہے وہ شکل خانہ اول کی
اصلی شکل ہو۔ اگر اس کے بعد ہو اور خانہ دوم کی
شکل ہو اور اسی طرح آخر تک ہو۔

قاعدہ تیسرا یہ ہے کہ شکل خانہ اول زائچہ کو
شکل خانہ دوم سے ضرب دے کے ایک شکل نکالیں۔
اور اس کو شکل خانہ سوم کے ساتھ ضرب کریں اور جو
نتیجہ نکلے اسے زائچے میں دیکھیں جس خانے میں ہو
اسی خانے کے منسوبات سے ضمیر ہوگی۔

چوتھا قاعدہ یہ ہو کہ تمام اشکال زائچہ کے نقطے
از روئے حساب جمع کر کے بارہ سے طرح دیں یعنی
گھٹائیں جس قدر باقی رہیں ان کو ایک ایک خانہ
پر تقسیم کریں جس خانے پر انتہا ہو ضمیر اسی خانے یا
اسی شکل میں ہوگی۔ ان چاروں قاعدوں میں دوسرا
قاعدہ نہایت معتمد ہو۔ قاعدہ دوم کی ضرب نتیجہ مراتب
اگر حاصل کی ہوئی شکل لحیان ہو تو ضمیر اپنے حال
سے اور کوشش اپنے کاموں میں طلب حق راستی
میں یا قاضی کے آگے جانا یا صاحب رائے سے
مشورہ کرنا یا غائب سے یا اپنے فرزندوں سے
سوال ہو اگر قبض الداخل نکل آئے تو مال سے سوال
ہو یا عورت کے بار اٹھانے کی عاجزی یا حطام دنیوی
یعنی مال دنیا سے عاجزی یا اسپ و شتر وغیرہ سے
یا غائب ہو۔ اگر قبض الخارج نکلے تو سفر سے سوال ہو یا
خارج کرنے یا ہاتھ سے کسی چیز کے جاتے رہنے سے
سوال ہو۔ اگر جماعت نکلے تو کسی چیز کے خریدنے سے
یا کسی مسافر سے یا کسی کاروان سے جو راہ میں ہو یا
لشکر سے یا حاملہ عورت سے سوال ہو۔ اگر فرح
نکلے تو سفر سے یا خطاے یا سعی و سفارش سے یا
فرزند یا دوست سے سوال ہو اگر عقلہ نکلے تو بیمار سے
یا حاملہ سے یا قید سے یا دفینے سے یا مردے سے سوال ہو
اگر انکیس نکلے تو نکاح کرنے یا کنیزک یا شرکت یا عمارت
یا تجارت سے سوال ہو۔ اگر حمرہ نکلے تو عورت حاملہ حیض
یا صحت یا مریض یا موت یا طاعون سے سوال ہو۔ اگر بیاض
نکلے تو سفر یا خواب یا علم یا [illegible] و شرح سے سوال ہو
اگر نصرۃ الخارج نکلے تو بادشاہ یا وزیر یا امیر یا
سفر یا غائب سے سوال ہو اگر نصرۃ الداخل ہو تو
نکاح یا نسبت یا چارپایہ یا کسی سے طمع کا سوال ہو
اگر عتبۃ الخارج نکلے تو چوری گئی ہوئی شے یا ہاتھ
سے گئی ہوئی چیز یا چور یا رہزن سے سوال ہو۔ اگر
نقی نکلے تو لڑکے یا معشوق یا جادو یا افسوں سے
سوال ہو۔ اگر عتبۃ الداخل نکلے تو نکاح سے سوال
ہو یا شغل و عمل یا احوال سے متعلق چیز سے سوال
ہو۔ اگر اجتماع نکلے تو کتاب کی طلب یا فن تصویر کشی
یا نقش و نگار یا مواصلت یا صلح سے سوال ہو۔ اگر
طریق نکلے تو سفر یا غائب سے جو سفر میں ہو یا چوری
گئی ہوئی چیز سے سوال ہو۔

پوشیدگی اور دفینہ کی دریافت | اگر
دفینے کا سوال ہو تو معمولی اور مشہور طریق پر رمل کا زائچہ
کھینچ کے امہات کی چاروں شکلیں حاصل کریں اور ان
شکلوں سے زائچے کو درست کر کے دیکھیں کہ زائچے
میں عقلہ یا حمرہ یا انکیس کی شکل موجود ہے یا نہیں
اگر زائچہ رمل میں موجود ہیں تو دفینہ موجود ہے اور
شکل اول کو چوتھی سے اور چھٹی کو چودھویں سے
ضرب دے کے دو شکلیں حاصل کریں اگر شکل دوم
داخل یا ثابت ہو تو دفینہ ہاتھ آئے۔ اگر خارج
اور منقلب ہو تو نہ ہاتھ آئے اور پوشیدہ حال
دریافت کرنے کے لئے جتنا منسوبات اشکال میں

سے یاد ہو تو پوشیدہ حال کہنے پر قادر ہوتا ہو۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ رمل دو قسم پر ہے ایک شکلی دوسرا نقاطی۔ یہ چند اصول و قواعد جو بیان ہوئے ہیں قاعدۂ شکلی سے متعلق ہیں۔ قواعد نقاطی اس سے زیادہ دقیق ہیں اس کے احکام چار عنصر کے نقطوں پر مبنی ہیں آگ ہوا پانی اور خاک اور شرح اس کی طولانی ہے اس وجہ سے ترک کیا۔ (ماخوذ از کتاب مطلع العلوم)

علم ریاضی :۔ (ع۔ بہ اضافت) وہ علم جس میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جو خارج وجود میں مادے کی محتاج ہوں جیسے مقدار اور خاص عدد جو مادیات میں موجود ہیں یا بالفاظ دیگر وہ علم جو مختلف عددوں، مقداروں اور جسامتوں کے درمیانی لگاؤ کو ظاہر کرے اور اس سے وہ طریقے حاصل ہوں جن سے مجہول مقداریں معلوم یا اختیاری مقداروں کی مدد سے معلوم ہو جائیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ چونکہ اس علم پر بے شمار کتابیں ہیں اس لیے اس کا تفصیلی بیان ترک کر دیا گیا۔

علم ریمیا :۔ (ع۔ بہ اضافت) نیرنجات، شعبدہ بازی کا علم۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس فن کے ماہر قوائے جوہر ارضی کو باہم وصل دیتے ہیں اور اس سے افعال ظاہر ہوتے ہیں اور عجیب و غریب آثار نظر آتے ہیں اس علم سے بہت سے عمل ہوتے ہیں دو عمل بطور نمونہ بیان کرتا ہوں۔

عمل اول سفیدہ روئی کا برادہ لے کے پرانی روئی میں رکھیں اور اس کی بتی اس طرح بنائیں کہ سب برادہ اسی بتی میں لپٹ جائے اس کو نئے چراغ میں رکھیں اور روغن لا ڈال اس میں ڈال کے روشن کریں اس کی روشنی میں جو لوگ بیٹھے گا اس کا منھ زرد اور دانت سیاہ معلوم ہوں گے۔

عمل دوم سبز چڑیا کا خون مرغ کی گردن کی کھال پر ملیں اور تھوڑا زنگار اس پر چھڑکیں پھر پرانے کپڑے میں لپیٹ کے فلیتہ بنائیں۔ سبز چراغ میں رکھ کے تلی کا تیل اس میں بھریں اور روشن کریں تو ایسا معلوم ہوگا کہ اس گھر میں رنگا رنگ کے مرغ اڑتے پھرتے ہیں۔ (ماخوذ از مطلع العلوم)

علم زبان :۔ (ع۔ بہ اضافت) وہ علم جس سے کسی زبان کی ماہیت، مخارج، اصلیت، محاورات، اصطلاحات، رشتہ لغات اور تحقیقات کا حکیمانہ طور پر جاننے اور انسانی گفتگو یا زبان کی تاریخ سے بخوبی آگاہ ہونے کا کمال حاصل کیا جائے۔ صرف و نحو، فصاحت، تاریخ و ادب یہ سب علوم اس علم میں شامل ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صرف زبان بول کے بھی علم زبان مراد لیتے ہیں اور دو ترکیب کے ساتھ زبان کا علم بھی کہتے ہیں۔

علم سجنا (فقرہ) علم کی چھڑ میں پھریرا اور کلس وغیرہ باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

علم سرنگوں ہونا :۔ علم جھکنا، فوج کی شکست ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سرنگوں ہوا علم کہکشان شب
خورشید کے نشان نے مٹایا نشان شب — دبیر

علم سکھانا :۔ علم پڑھانا، تعلیم کے ذریعے عالم بنانا۔ اردو صرف، ہندی، فصیح، رائج۔

جو ہیں جاہل انھیں بھی علم سکھائیں
بے غرض سب کو راہ راست دکھائیں — شفق

قول فیصل۔ اس کا لازم علم سیکھنا بھی رائج ہے۔ ب۔ ایک۔ یہ ہو میری عرض
علم کا سیکھنا ہے سب پر فرض — شفق

علم سلامی ہونا :۔ علم جھکنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

تواضع کر جو چاہے سربلندی
سلامی جھک کے ہوتے ہیں علم تک — شاد لکھنوی

علم سیر :۔ (ع۔ بہ اضافت) اشخاص کے حالات زندگی کی تاریخ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم سیمیا :۔ ایسے مخصوص عمل جو حاضرین کے خیالات میں تصرف کریں اور خیالی لوگوں کی شکلیں نظر کے سامنے لائیں کہ خارج میں ان کا وجود نہ ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا سیمیا کہہ کے بھی علم سیمیا مراد لیتے ہیں۔

وہ بھی تھی اک سیمیا کی سی نمود
صبح کو راز مہ درخشاں کھلا — غالب

ذیل میں نمونے کے طور پر ایک عمل درج کیا جاتا ہے۔ برگ کاہو کو خون شتر میں آلودہ کریں اور روغن کاہو میں چرب کریں پھر رانگ کے برتن میں رکھ کے اس کے سر کو مضبوط باندھ کے گھوڑے کی لید میں دفن کریں۔ ایک ہفتے کے بعد لید کو بدل دیں یہاں تک کہ اس میں کیڑا پڑے سانپ کی صورت کا اور سر اس کا اونٹ کے سر سے مشابہ ہو آنکھیں اس کی سیاہ ہوں اور دو بازو ہوں لیس چاہیے کہ خون فصد جو پہلے سے مہیا ہو وہ اس کی آنکھ میں اس وقت ڈالے جب وہ آنکھیں کھولے اسی طرح فصد شتر کا خون دن رات میں آدھ پاؤ اس کی آنکھ اور منہ پر ڈالتا رہے تین شبانہ روز کے بعد شتر کا تھوڑا جگر اس کے آگے ڈالے کہ وہ کھائے اور چار روز تک اس کو کھلائے سات دن کے بعد

کنوئیں میں پانی کے داخل ہونے اور ہوا کے نکلنے میں جو
باہم دھکم دھکا ہوتی ہے اس وجہ سے بق بق کی صدا
اس میں سے آتی ہے۔ پانی اور خاک کے بھاری ہونے
کی دلیل یہ ہے کہ جس قدر ان کو بلندی کی طرف پھینکو گے
سے پھر کے نیچے کی طرف آئیں گی۔ پانی گو خاک سے
خفیف کہتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ پتھر یا ڈھیلے کو پانی
میں ڈالو۔ ہر چند وہ پتھر یا ڈھیلا چھوٹا ہو اور
پانی بہت ہو مگر وہ پانی میں ڈوب ضرور جائے گا۔

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ حرارت، برودت، رطوبت
اور یبوست کو حکما نے کیفیات اربعہ کہا ہے۔ حرارت
برودت کے ساتھ اور رطوبت یبوست کے ساتھ
جمع نہیں ہوتی اس لئے اس لئے ان میں باہم تضاد
پایا جاتا ہے۔ لیکن حرارت، رطوبت اور یبوست
کے ساتھ جمع ہوتی ہے اور برودت بھی رطوبت
اور یبوست کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے ان چاروں
کیفیتوں میں آگ کے عنصر کو حرارت اور یبوست
ضروری ہے ہوا کو حرارت اور رطوبت لازم ہے
پانی کو برودت اور رطوبت لازم ہے۔ خاک کو
برودت اور یبوست لازم ہے۔ آگ کی طبیعت گرم
خشک ہے۔ ہوا گرم و تر۔ پانی کی طبیعت سرد اور تر
خاک کی طبیعت سرد اور خشک۔ حکمائے متاخرین
کہتے ہیں کہ حرارت ایک کیفیت ہے جو ہلکی اور خفت
پیدا کرتی ہے اور برودت وہ کیفیت ہے جو گرانی
اور بوجھ لاتی ہے۔ رطوبت ایسی کیفیت ہے جس میں
جسم کے اجزا متفرق اور جدا ہو جاتے ہیں
اور پھر باہم ملکے پیوند ہو جاتا ہے اور
یبوست ایسی کیفیت ہے جو متفرق اجزا کو
باسانی جمع ہونے نہیں دیتی۔

سب حکما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ
عناصر کے طبقے آسمانوں کے طبقات کی طرح نو ہیں
اول آگ دو طبقے رکھتی ہے۔ پہلا طبقہ خالص آگ
کا ہے اور ایسا ہے کہ فلک قمر کے اندر چسپاں ہے دوسرا
طبقہ دھوئیں کا ہے اور وہ طبقہ بخار غلیظ سے ملا ہوا
ہے جو زمین سے نکلتا اور آگ تک پہنچتا ہے اس لئے
کہ آگ ہوا سے متصل ہے اور ہوا کے تین طبقے قرار
دیے گئے ہیں پہلا طبقہ ہوائے خالص کا ہے جو آگ
کے دوسرے طبقے سے ملحق ہے دوسرا طبقہ ہوا کا وہ
ہے جس کو کرہ زمہریر کہتے ہیں یہ طبقہ بہت خنک
ہے سبب اس کا یہ ہے کہ زمین دور ہے تیسرا
طبقہ ہوا کا ایسا ہے کہ روئے زمین سے ملا ہوا
ہے اور یہ طبقہ زمین کی گرمی کے سبب شعاع
آفتاب سے گرم رہتا ہے۔ پانی کا ایک ہی طبقہ
اور خاک کے تین طبقے قرار دیے ہیں پہلا طبقہ
خاک پانی اور ہوا میں ملا ہے اور کانوں کا وجود
اسی طبقے میں ہے دوسرا طبقہ طینیہ ہے یعنی نمناک
یہ طبقہ ایسا ہے کہ اس میں تری پائی جاتی ہے چنانچہ
نہر اور کنوئیں کے کھودنے میں یہ بات ظاہر ہو جاتی
ہے۔ تیسرا طبقہ خاک صرف کا ہے۔ یہ طبقہ مرکز
عالم سے نزدیک ہے اور اس کے گرد واقع ہے
ان چاروں عنصروں میں پانی اور خاک ایسے معلوم
ہوتے ہیں جو رنگ کی گویا آلائش رکھتے ہیں مگر یہ
جو بسائط یعنی عناصر ہیں ان کا رنگ نہیں ہے۔ ہوا
اور آگ میں بھی کچھ شائبہ رنگ کا نہیں ہے
دلیل یہ ہے کہ اگر ان کا رنگ ہوتا تو ان کے اوپر
جو ستارے ہیں وہ نظر نہ آتے اور سب عنصر افلاک
کی طرح کروی الشکل یعنی مدور ہیں۔ کرہ اس کو
کہتے ہیں جس کے درمیان نقطہ فرض کیا جا سکے
اس طرح کہ اگر ایک خط راست اس نقطے سے طرف
محیط یعنی گرد اس کرہ کے اور جس جگہ کہ چاہو کرہ
کے ہر طرف سے اس کے ساتھ آخر ہوں۔ تمام
وہ خطوط مقدار میں برابر ہوں گے اور اس نقطہ
درمیان راست کو مرکز کہتے ہیں۔ حکما کے نزدیک
یہ مجموعہ تیرہ کرہ افلاک اور عناصر کے عالم سے
مراد ہے یعنی اول فلک الافلاک جسے فلک اطلس
اور فلک اعظم بھی کہتے ہیں اس میں ثوابت اور
سیاروں میں سے کوئی ستارہ نہیں ہے۔ وہ مشرق
سے مغرب کی جانب حرکت کرتا ہے اور سب افلاک
کو اپنے ساتھ حرکت دیتا ہے اور ایک رات
اور ایک دن میں دورہ تمام کرتا ہے۔ فلک ہشتم
فلک الافلاک کے نیچے ہے جو فلک ثوابت اور فلک
البروج بھی کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے فلک زحل کا
ہے جسے فلک ہفتم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک مشتری کا
ہے جسے فلک ششم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے
فلک مریخ ہے جسے فلک پنجم کہتے ہیں۔ اس کے
نیچے فلک آفتاب ہے جسے فلک چہارم کہتے
ہیں۔ اس کے نیچے فلک زہرہ ہے جسے فلک
سوم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک عطارد کا
جسے فلک دوم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک
القمر ہے۔ جسے فلک اول کہتے ہیں۔ ان یعنی نو
افلاک کے نیچے عناصر اربعہ کہتے ہیں۔ عالم افلاک
کو عالم علوی کہتے ہیں۔ اور ان چاروں
عنصروں کو مع ان کے موجودات کے جن کا عالم
عنصریات اور عالم سفلی اور عالم کون و فساد
کہتے ہیں۔ اور جو نقطہ ان تیرہ کروں کے درمیان
راست فرض کیا گیا ہے اس کو مرکز عالم
کہتے ہیں۔ اور حکما کے نزدیک یہ امر مسلم ہے
کہ جو کچھ اس میں ثقل گرانی ہے موافق طبع

اور کشش ذاتی کے مرکز کی جانب میل رکھتا ہے۔ کہ وہاں
ٹھہرا ہے اور یہ مقرر ہوا کہ زمین گراں ترین عنصر ہے۔ اسی
گرانی کی وجہ سے زمین مرکز عالم پر ٹھہری ہوئی ہے۔
حقیقت جسم | حکماء جوہر کو جسم کہتے ہیں جس
میں ابعاد ثلاثہ یعنی طول عرض اور عمق ہوں اور
جو ان اعراض ثلاثہ کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کو
جسم طبعی کہتے ہیں۔ کوئی جوہر بغیر عرض کے نہیں ہے
اور کوئی عرض بغیر جوہر کے وجود نہیں پاتا۔
جوہر کی تعریف یہ ہے کہ وہ بذات خود ثابت اور قائم ہو
اور اپنے وجود میں غیر کا محتاج نہ ہو اور عرض یہ ہے کہ
اپنے وجود میں غیر کا محتاج ہو جیسے زردی یا سرخی
کہ اعراض ہیں جو بغیر اس چیز کے جو ان کو قبول کرے
وجود میں نہیں آسکتے۔ ہر جسم میں دو امر ہوتے ہیں
جو باہم دگر لازم و ملزوم ہیں ان میں سے ایک امر
کو ہیولیٰ اور دوسرے کو صورت جسمی کہتے ہیں اس
لئے کہ ہر جسم جو نظر آتا ہے فلکیات اور عنصریات سے
اس کے واسطے ایک شکل اور مقدار کا وجود پایا جاتا
ہوتا ہے۔ شکل اور مقدار دونوں اعراض ہیں
پس ایک جوہر چاہیئے جو ان اعراض کو قائم کرے
جس جوہر نے خود سے ان اعراض کو قبول کیا اس
کو صورت جسمی کہا گیا۔ جوہر صورت کے ساتھ دوسرا
جوہر بھی ہونا چاہیئے کہ یہ صورت اس کے ساتھ
رہے۔ اس لیے کہ صورت جسم سے علیحدہ ہو نہیں سکتی
جو جوہر صورت کے ساتھ چاہیئے اس کو ہیولیٰ
کہتے ہیں معلوم ہوا کہ تعینات خارجی میں ہیولیٰ
صورت کا محتاج ہے اور صورت ہیولیٰ کی محتاج
ہے ہیولیٰ اور صورت میں ذیل کی مثال سے فرق
ظاہر ہو سکتا ہے مثلاً کسی برتن میں پانی ہو۔ تم
دیکھو گے کہ پانی کا جسم اس برتن میں ایک صورت
رکھتا ہے اور وہ صورت اس برتن کی وجہ سے ہے
اب اسی پانی کو کسی دوسرے ظرف میں انڈیل
دو تو پہلی صورت نابود ہو جائے گی اور دوسری
صورت ظاہر ہوگی حالانکہ پانی کا جسم وہی ہے جو
پہلے برتن میں تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر جسم میں
جوہر ہے جو اعراض کی وجہ سے دریافت ہوتا ہے
بغیر اعراض کے خود نہیں محسوس ہوتا۔

واضح ہو کہ جسم یا تو بسیط ہے یا مرکب۔ بسیط
وہ ہے کہ جملہ اجزا اس کے جو اس میں فرض
کیے جاتے ہیں سب ایک طبع پر ہوتے ہیں جیسے
پانی کا جسم کہ اس کے ہر جزو کی طبیعت سرد ہوگی
پانی کے اجزا میں اختلاف طبیعت نہیں ہے۔ جسم
مرکب وہ ہے کہ اجزا اس کے اس سے ایک طبع پر
نہ ہوں۔ جیسے سکنجبین جو سرکہ اور شہد سے
مرکب ہے۔ ان دونوں اجزا میں ہر ایک دوسرے
سے جداگانہ ہے سرکہ سرد ہے شہد گرم ہے۔ جسم
بسیط کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ تغیر اور فنا کے قابل
ہے مثل عناصر کے دوسرے یہ کہ تغیر اور فنا کے قابل
نہیں ہے۔ مثل افلاک کے حکمائے یونان نے ثابت
کیا ہے کہ افلاک کو فنا اور تغیر اور تبدل ایک جوہر سے
دوسرے جوہر کی طرف نہیں ہے۔ اور جسم بسیط کو سوا
افلاک اور عناصر کے دوسرا جسم نہیں ہے۔ افلاک
کو آباء العلوی۔ اور عناصر کو امہات سفلی کہتے ہیں
ہر جسم عناصر سے مرکب ہے انہیں عناصر کا وجود مرکبات
پر مقدم ہوا۔ اور یہ کہ اصل ہر ایک مرکب کی عناصر
سے ہے۔ اس قول پر دو قوی دلیلیں ہیں۔ ایک
طریقہ ترکیب سے اور دوسرا طریقہ تحلیل۔ طریقہ
ترکیب کا بیان یہ ہے کہ ہر ایک حیوان کامل
الخلقت یعنی غیر حشرات الارض کا جسم
منی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور حشرات الارض کو
کامل الخلقت نہیں کہتے۔ منی خون سے خون غذا سے
حاصل ہوتا ہے اور غذا حیوانی ہو یا نباتی ہو۔ غذائے
حیوانی البتہ نباتی سے منت پذیر ہے اس وجہ سے کہ
ہر ایک حیوان کامل الخلقت کی حیات غذائے نباتات
سے ہے اور نباتات یعنی گھاس بیں اختلاط عناصر سے
حاصل ہوتی ہیں کیونکہ پانی خاک میں ملا اور ہوا اس
میں پہنچی اور حرارت آفتاب نے اس میں اثر کیا تو گھاس
اگی۔ اور طریق تحلیل یہ ہے کہ جسم حیوانی یا نباتی یا
معدنی کا ٹکڑا جس وقت قرع انبیق میں رکھیں اور
قرع انبیق کو آگ پر رکھیں تو اس سے تری پانی سے
سب جدا ہوگی اور اجزائے ہوائی بھاپ ہو کے
جدا ہوں گے اور خاکی اجزا راکھ کی طرح تہ نشین
ہو جائیں گے۔ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اصل
اس کی جسم اور طبع سے مرکب تھی حکماء نے کہا ہے کہ خلا محال
ہے اس پر دلائل اور براہین تشنہ لائے ہیں۔ ان
میں سے ایک یہ ہے کہ ایک چوب کے جو اندر سے خالی
ہوتی ہے اس کا ایک ٹکڑا لے کے ایک سرا اس کا
پانی سے ملائیں اور دوسرا سرا منہ میں رکھ کے اوپر
کو دم کھینچیں تو پانی منہ میں آجائے گا حالانکہ پانی
کی طبیعت بلندی کی طرف میل نہیں رکھتی پانی کے
اوپر آجانے کی وجہ یہ ہے کہ منہ کے اندر ہوا ہے
وہی ہوا پانی میں ملی اور اس ہوا کو سانس کے ذریعے
اوپر کی طرف کھینچا گیا تو ہوا پانی کو لیے ہوئے
اوپر پہنچ گئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ نے کا اندرونی
حصہ ہوا سے پر ہوتا ہے خالی نہیں ہوتا۔ دوسری
دلیل یہ ایک تنگ منہ کے برتن میں جس کے پیندے
میں چھوٹا سا سوراخ ہو پانی بھریں اور اس برتن
کے منہ کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیں تو پانی نیچے

کے سوراخ سے باہر نہیں جائے گا اور جو سرا اس کا
کھول دیں تو اس سوراخ سے پانی نکلنے لگے گا یہ امر
اس وجہ سے ہے کہ برتن کا منہ بند ہو جانے کی وجہ سے
ہوا کا نفوذ بند ہو گیا اور ہوا کی راہ نہ رہی کہ ظرف
کے اندر جائے اور پانی کی جگہ گھیرے جب منہ ظرف
کا کھولا جائے گا تو ہوا اس میں جائے گی اور وہ ہوا
پانی کی جگہ لے گی اور پانی نیچے کے سوراخ
سے نکلنے لگے گا۔

استحالۂ عناصر ایک عنصر سے دوسرے عنصر کے
تبدیل ہونے کو استحالۂ عناصر کہتے ہیں۔ ایک عنصر
جب دوسرے عنصر سے تبدیل ہوتا ہے تو صورت اول
فنا ہو جاتی ہے اسی معدوم ہونے کو فساد کہتے ہیں اور
صورت ثانی کے موجود ہونے کو کون کہتے ہیں۔ اسی
وجہ سے اس عالم عناصر کو عالم کون و فساد کہتے ہیں
پہلے بیان ہو چکا ہے کہ عناصر اربعہ کا ہیولیٰ ایک
ہے۔ اس لئے کہ یہ تحقیق دریافت ہوا ہے کہ ہر جسم
جوہر رکھتا ہے اور صورت اس جسم کی اس کے ساتھ
قائم ہے تفصیل اس کی جسم کی حقیقت میں لکھی جا چکی
ہے۔ چاروں عناصر جوہر رکھتے ہیں یعنی چار رنگوں
کے حامل آگ، ہوا، پانی اور خاک ہیں۔ مثلاً ایک
کاغذ پر قیاس کیجئے کہ اس میں تھوڑا سرخ رنگ ہو
تھوڑا زرد ہو، تھوڑا سبز ہو اور تھوڑا سیاہ رنگ
ہو ان چاروں مختلف رنگوں کے جسم ایک جوہر سے
قائم ہیں اور وہی جوہر ہیولیٰ ہے۔ آثار علوی
کے تاثیرات کی وجہ سے ہیولیٰ ایک صورت چھوڑ
دیتا ہے اور دوسری صورت اختیار کرتا ہے چنانچہ
دیکھا جاتا ہے کہ چار طرح کے تغیر و تبدل عناصر میں
واقع ہیں۔ اول یہ کہ آگ ہوا سے مبدل ہو جاتی ہے
جیسے ظاہر ہے کہ جس وقت آگ کا شعلہ بلند تر ہو جاتا
ہے تو اس میں حرارت کا اثر باقی نہیں رہتا مثلاً
اور جب شعلہ دور ہوتی ہے تو پہلے آگ کا شعلہ
ظاہر ہوتا ہے اس کی حرارت ہر اس شے کو جو اس
کے مقابل آتی ہے جلا دیتی ہے اور جب شعلہ اس کا بلند
تر ہو کے ہوا میں تحلیل ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ پھر حرارت
کا اثر اس میں باقی نہیں رہتا۔ دوسرے یہ کہ ہوا
آگ ہو جاتی ہے اور یہ امر لوہار کی بھٹی سے ظاہر
ہے کہ جب بھٹی گرم ہوتی ہے تو دھونکنے اس کے منہ
پر آ جاتی ہے جل جاتی ہے پس ظاہر ہے کہ ہوا آگ
سے تحلیل ہو گئی۔ تیسرے یہ کہ پانی ہوا ہو جاتا ہے
تھوڑا پانی کسی ظرف میں ڈال کے آگ پر رکھیں
اور جوش دیں اس میں سے بخار اٹھ کے ہوا
ہو جائے گی اور رفتہ رفتہ اس ظرف میں پانی
بالکل نہ رہ جائے گا۔ پس پانی ہوا سے تحلیل ہو گیا
چوتھے یہ کہ ہوا پانی سے تحلیل ہوتی ہے گرم ہوا
میں تانبے یا پیتل وغیرہ کے ظرف کو برف یا
ٹھنڈے پانی سے پُر کریں جب تھوڑی دیر
گزر جائے تو اس ظرف کے ظاہری سطح پر پانی
کے قطرے ظاہر ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ ظرف
پر نہ ہو تو ظرف کے داخلی سطح پر جو برف وغیرہ سے
خالی ہے قطرے ظاہر ہو جائیں گے۔ سبب اس
کا یہ ہے کہ گرمی کی وجہ سے ہوا میں حرارت پیدا
ہو جاتی ہے اور ہوا لطیف ہو جاتی ہے اور اگر اس
ظرف کے جوہر کو برف یا آب خنک سے بہت
خنک کر دے تو جو ہوا اس ظرف سے ٹکرائے گی
وہ بھی سرد ہو جائے گی پس ثابت ہو گیا
کہ ہوا پانی میں تحلیل ہوتی ہے۔ موسم سرما میں اور
ٹھنڈی ہوا میں یہ قطرے ظاہر نہیں ہوتے وجہ
یہ ہے کہ ہوا اس ظرف کی اور ہے یعنی ہمسایہ
علت برودت سے لطافت نہیں رکھتی اس لئے یہ
امر مقرر ہے کہ جو شے زیادہ گرم ہو گی لطیف تر
ہو گی اور اس میں انقلاب اور تغیر کی لیاقت ہو گی
دلیل یہ ہے کہ موسم سرما میں گرم اور سرد پانی کو علیحدہ
علیحدہ ظرف میں بہت ٹھنڈے مقام پر رکھ دیں
تو گرم پانی پہلے یخ بستہ ہو جائے گا۔ پانچویں یہ
کہ پانی خاک سے تحلیل ہو جاتا ہے جیسے کہ ملک بنگالہ
میں صاف پانی پہاڑ کے اوس سے آتا ہے تھوڑی
دیر زمین پر چل کے مثل پتھر کے یخ بستہ ہو جاتا ہے
اس ملک میں اس پتھر کو سنگ آبچر لیتے ہیں اس
پتھر کا استعمال شہوت نفسانی کو تحریک دیتا ہے
چھٹے یہ کہ خاک پانی سے تحلیل ہوتی ہے چنانچہ صناع
لوگ بعض اجساد کو اور پتھروں کو خاص ترکیبوں
سے ایسا کر دیتے ہیں کہ مثل پانی کے حل ہو جاتے ہیں

بخار دخان کے بیان دھواں، ہوا، جنبش،
برف، اولا، شبنم، رعد، برق، صاعقہ، جھکڑ،
زلزلہ، آتش فشاں، آب چشمہ، نہر و چاہ وغیرہ
کی پیدائش کا باعث سب حکما کا اس بات پر اتفاق
ہے کہ اجرام علوی تاثیر بخش ہیں۔ اجسام سفلی یعنی
سبعہ سیارہ سے عالم عنصریات اثر پذیر ہیں اور
جملہ سبعہ سیارہ سے جن کا اثر ظاہر تر ہے وہ آفتاب
عالمتاب اور ماہتاب ہیں کیونکہ عالم سفلی کا احوال
مختلف ہوتا ہے وجہ اس کی اختلاف نیرین یعنی
آفتاب اور ماہتاب ہے جیسے تغیرات رات دن
اور چار فصلوں کے یعنی صیف و شتا، ربیع و خریف
کے تاثیرات آفتاب سے اور چاند کے تاثیرات
زمین سے۔ حکما نے تین باتیں بیان کی ہیں اول
اختلاف مد اور جزر یعنی جوار بھاٹا سمندر کا۔
تیرھویں تاریخ اور چودھویں شب کو جب چاند

پورا ہو جاتا ہے تو چاند کی روشنی بڑھ جاتی ہے چاند بڑھ
جاتا ہے اس وقت دریا کا پانی بڑھ جاتا ہے اسی
کو مد کہتے ہیں جب چاند گھٹتا ہے اور روشنی کم ہونے
لگتی ہے تو دریا کا پانی گھٹ جاتا ہے اسے جزر کہتے
ہیں۔ دوسرے جب چاند کا نور زیادتی پر ہوتا ہے
تو مغز استخوان بھی زیادہ ہوتا ہے اور جب چاند کا
نور کم ہوتا ہے تو مغز استخوان بھی گھٹتا ہے جب نور
ماہ زیادتی پر ہوتا ہے اس وقت مرغی جو انڈا دیتی
ہے وہ بھاری ہوتا ہے اور کمی نور میں ہلکا ہوتا ہے
تیسرے یہ کہ جن دنوں میں نور ماہ ترقی پر ہوتا ہے میوے
بیشتر رسیدہ اور پختہ ہوتے ہیں۔ ایام ناقص النور
میں میوے کمتر پکتے ہیں۔ اور بخار کے پیدا ہونے
کا سبب یہ ہے کہ آفتاب کی دھوپ کی حرارت کے
سبب سے آبی اجزائے زمین لطیف تر اور سبک تر
ہوتے ہیں اور حرارت کا خاصہ ہے کہ وہ پاکیزہ و صاف
کرتی ہے جیسا ابتدائے عناصر میں لکھ چکا ہوں اور زمین
کے وہ آبی اجزائے لطیف و خفیف جو ہوا کے اجزا
میں مخلوط ہو کے بلند ہوتے ہیں ان کو بخار کہتے ہیں بخار
کی حقیقت پانی کے اجزائے لطیف ہیں جو اجزائے ہوا میں
ہوا سے مخلوط ہوتے ہیں اس طرح کہ نہایت صغیر ہونے
سے ان دونوں کے اجزا محسوس نہیں ہوتے اور دونوں
ایک چیز معلوم ہوتے ہیں یا جو دیکھے وہ مضمر ہیں اور
دھوئیں کی حقیقت اور اس کے پیدا ہونے کا سبب
یہ ہے کہ زمین کے خشک اجزا پر جب سورج کی
تابش انتہا درجہ کو ہوتی ہے تو زمین کے اجزا میں جو
تھوڑی سی رطوبت ہے وہ حرارت آفتاب سے
سوختہ ہو جاتی ہے اور یبوست اس میں غالب ہوتی
ہے اس کے بعد حرارت کی وجہ سے اس میں ہلکا پن
پیدا ہوتا ہے کہ اجزا سوختہ ہوا کی طرف بلند ہو جاتے ہیں

یہی دخان یعنی دھواں ہے پس معلوم ہوا کہ دھوئیں
کی حقیقت اجزائے سوختہ خاکی ہیں جو اجزائے صغیرہ
ہوائی سے مل کے علوی کی طرف صعود کرتے ہیں حکمت
دخان کو بھی بخار کہتے ہیں۔ اجزائے آبی سے جو کچھ پیدا
ہوتا ہے اسے بخارات مائی اور اجزائے خاکی سے جو
کچھ پیدا ہوتا ہے اسے بخار دخانی کہتے ہیں حکما کہتے ہیں
کہ حرارت کا کیفیت جو کسی جسم میں پیدا ہوتی ہے تو اس جسم
کے اجزا کو کشادہ اور پراگندہ کر دیتی ہے چنانچہ ظاہر
ہے کہ ظرف پر آب اگر تھوڑا خالی ہو اس کو آگ پر رکھ
کے جوش کریں جس وقت ابال آئے گا تو پانی اس ظرف
سے بلند ہو جائے گا بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالت
جوش میں پانی یا اسی قبیل کی کوئی اور شے ظرف
سے باہر نکل جاتی ہے۔ حالانکہ مادہ آب اپنی
اصل پر ہوتا ہے اور زیادہ نہیں ہوتا مگر حرارت
کے عمل سے اس کے اجزا میں فرق کرنا اور بسیط کرنا
لاحق ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا حجم زیادہ
ہو جاتا ہے اور برودت کا عمل تعقید اور تجمید
ہے یعنی جسم میں جو برودت کی کیفیت لاحق ہوتی ہے
تو جسم کے اجزا کو بستہ اور منجمد کر دیتی ہے جیسے کہ پانی
جب یخ بستہ ہوتا ہے تو پانی کی مقدار جو پہلے
پھیلی ہوئی تھی گرہ دار اور سخت ہو جاتی ہے
اور ایسی سخت کہ توڑنے کے قابل ہو جاتی ہے
اب جاننا چاہیے کہ ہوا کے پیدا ہونے میں حکما
نے چار سبب مقرر کئے ہیں۔ اول یہ کہ اطراف
ہوا میں سے کوئی جانب جو تابش آفتاب کی علت
سے بہت گرم ہو جائے تو ہوا میں پھیلاؤ آ جائیگا
مثل جسم متخلخل یعنی ڈھیلے جسم کے اور حجم ہوا کا زیادہ تر
ہو جائیگا اسی وجہ سے جو ہوا کہ مس کرنے والی اور
اس ہوا کی ہمسایہ ہو اس کو دفع کر دیگی اور اس

کی جگہ لے لیگی۔ ہوا میں حرکت کا یہی سبب ہے اور یہ
ہوائے متحرک باد کہلاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہوا کی
برودت جب اس کے جوانب میں سے کسی جانب کو
بہت سرد کر دیتی ہے تو وہ برودت کے سبب منقبض اور
منعقد یعنی گرہ دار ہو جاتی ہے اور اجزا اس کے کھنچ
جاتے ہیں انعقاد کے سبب مقدار اور حجم اس ہوا کا کم
ہو جاتا ہے پس جو ہوا کہ اس سے متصل حرکت میں آتی
اس مقدار تک کہ اس موضع کو کہ ہوا سے گرہ دار
ہو کے خالی ہوا ہے لیتی کیونکہ خلا محال ہے اور یہی
حرکت ہوا کی ایک ہوا ہے جو ہوں میں محسوس ہوتی
ہے ان دونوں ہواؤں کو نسیم کہتے ہیں یہ بہت
نرم اور ملائم ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ ہوا کے بجائے
کوئی چیز اس کو حرکت دے اور وہ یہ ہے کہ بخار
اور دخان جو زمین کے نیچے سے نکل کر ہوا پر
جاتے ہیں جس وقت کرہ زمہریر میں پہنچیں اگر ہوائے
زمہریر کی برودت اس بخار اور دخان کی حرارت
کو زائل کر دے تو حرارت کو منطفی ہونے کے
سبب سے بخار اور دخان بالا جانے والوں میں غلظت
اور ثقالت پیدا ہو جائیگی اور ثقیل ہونے کی علت
سے صعود سے نزول کی طرف میل کرینگے اس ہوا
میں تموج یعنی شدت پیدا ہوتی ہے اور بادہائے
عظیم حادث ہوتے ہیں۔ اگر برودت زمہریر بخار
اور دخان کی حرارت کو زائل نہ کرے اور کرہ
زمہریر سے گزر کے کرہ اثیر تک پہنچیں اور
اپنے ذاتی ثقل کی وجہ سے وہاں سے زیادہ تر صعود
نہ کر سکیں تو طرف اسفل کے نزول کریں اس وقت
ہوا میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور باد تند حادث
ہوتی ہے اور جو ہوا کہ اس علت سے احداث کی
گئی ہو اس کے چلنے کا آغاز بلندی سے ہوتا ہے

چوتھے یہ کہ ابخرہ تر جو زمین سے اٹھیں اور آفتاب کی حرارت اس کو لطیف تر اور سبک تر کرے اور بخار جس وقت کرۂ زمہریر میں پہنچے اس میں برودت اثر کرے تو حرارت اور یبوست اس کی کم ہو جائیگی پس اگر لطیف ہے تو تھوڑا ہوا سے ثقیل ہو جائیگی اور اگر غلیظ و کثیف ہو تو بادل بن جائیگی یا کچھ ہی ہے کہ جب یہ بات ثابت شدہ ہو کہ خلا محال ہے اور ہر خالی جگہ ہوا سے پر ہے تو جس وقت ہوا کو روانی کرنے والی چیز مثلاً پنکھے کو جنبش دیں تو ہوا حرکت میں آئیگی اور محسوس ہونے لگے گی ابر کی حقیقت یہ ہے کہ تابش آفتاب کے سبب پانی یا زمین نمناک سے بخارات اٹھیں اور ہوا پر جائیں اگر ان بخارات کا وجود کم ہو اور اثر بخش حرارت ہو تو ہوا کی حرارت ان بخارات کو تحلیل کر دے اور پریشان کر دے کیونکہ حرارت کا فعل یہ ہے کہ وہ اجزا کو پراگندہ و لطیف کر دیتی ہے اور اگر ابخرے بہت ہوں اور ہوا میں حرارت نے تاثیر کم کی ہو یا بخارات کم ہوں اور ہوا میں بھی حرارت نہ ہو تو البتہ وہ بخارات ہوا سے ثقیل ہوتے ہیں اور کرۂ زمہریر تک پہنچ کے برودت زمہریر سے متاثر ہوتے ہیں برودت زمہریر ان کو ثقیل اور کثیر کر دیتی ہے۔ برودت کی تاثیر سے وہ بخار جمع ہو کر ابر بن جاتے ہیں فصل زمستان میں دیکھا جاتا ہے کہ انسان اور حیوانات کے منہ سے سانس لینے میں دھواں سا نکلتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ برودت ظاہر کی علت سے جسموں کے اندر جو حرارت جبلی زائد ہوتی ہے اور اندرونی حرارت کے سبب سے جو نفس گرم نکلتا ہے۔ زمستان کی سرد ہوا اس پر سرایت کر کے فی الفور کثیر اور منجمد کر دیتی ہے اور کثافت اس انجماد کی علت سے وہ نظر آتا ہے اور موسم گرما میں ہوا گرم ہوتی ہے اور انفاس گرم اور غلیظ نہیں ہوتے اس لئے سانس لینے میں منہ سے دھواں سا نہیں نکلتا۔ حقیقت ابر کو جان لینے کے بعد یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ابر میں اگر برودت اتنا اثر نہیں کرتی کہ وہ غلیظ ہو جائے تو ایسا ابر بغیر برسے معدوم و پراگندہ ہو جائے گا لیکن اگر برودت نے اس کو اتنا ثقیل اور غلیظ کر دیا ہے کہ بخار ہونے کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا ایسی حالت میں ابر کے جتنے لطیف تر اجزا ہوں گے قطرہ قطرہ برسیں گے اور کثیف اجزا کو ہوا معدوم کر دے گی۔ مینھ کے نزول کا سبب یہ ہے کہ ہر چیز اپنے مرکز کی طرف میل رکھتی ہے یعنی مرکز خاک کی طرف پانی مرکز آب کی طرف ہوا مرکز ہوا کی طرف آگ مرکز آتش کی طرف۔ پس حرارت جس میں آگ کا اثر ہے جس وقت پانی کے اجزا سے متاثر ہوتی ہے تو اس سے بخارات اٹھتے ہیں۔ بخار میں بھی پانی اور آگ کے لطیف اجزا ہیں آگ کا خاصہ ہے کہ اپنے مرکز کرۂ اثیر کی طرف میل کرتی ہے پس بخار اوپر کو صعود کرتا ہے اور کرۂ زمہریر میں پہنچتا ہے زمہریر کی برودت حرارت کو دفع کرتی ہے۔ پانی کے اجزا جو حرارت سے جدا ہو کے تنہا رہ جاتے ہیں ناگزیر مرکز زمین کی طرف جو مرکز آب سے ملا ہوا میل کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے نزول باراں کی برف اور اور شبنم کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ بخار میں جب برودت بہت زیادہ اثر کرتی ہے تو اجزائے بخار میں شدت برودت کے سبب تشنج اور گرفتگی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ منجمد ہو جاتا ہے اسی کا نام برف ہے اور اگر ہر طرف کی کشش برابر ہوگی تو صورت اس کی کچھ مدور ہوگی یہی اولا یا ژالہ ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برودت صاف ہوا کو بخار کے ساتھ غلیظ اور کثیف کر دیتی ہے چونکہ اجزائے حرارت اس میں نہیں ہوتی اس لئے اوپر کو نہیں جاتا بلکہ زمین کی طرف میل کرتا ہے اور چیزوں کو نم کر دیتا ہے درختوں کے پتوں پر قطرے ظاہر ہوتے ہیں یہی شبنم ہے رعد و برق اور صاعقہ کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ بخار دو طرح کا ہوتا ہے ایک بخار مائی یعنی پانی کا دوسرا بخار دخانی۔ بخارات مائی جب کرۂ زمہریر میں پہنچتے ہیں تو برودت کی وجہ سے منجمد اور غلیظ ہو جاتے ہیں اور وہی بادل بن جاتے ہیں اور بخارات دخانی جو خفیف تر ہیں مرکز زمہریر سے کرۂ اثیر کا قصد کرتے ہیں اور اپنی اس حرارت کی قوت سے جو ان میں ہوتی ہے بخارات منجمد یعنی ابر کو پھاڑتے ہیں اس میں ہولناک آواز نکلتی ہے یہی رعد ہے دوسرے یہ کہ زمین سے تازہ بخارات اوپر کو صعود کرتے ہیں اور جو بخارات ان سے قبل صعود کر کے برودت سے وہاں منجمد ہو گئے ہیں ان سے ملتے ہیں باہم ٹکراتے ہیں بخارات تازہ کی ٹکر کی وجہ سے بخارات سابقہ منجمدہ سے جو آواز عظیم نکلتی ہے وہی رعد ہے اور رگڑ کے سبب سے مادۂ دخانی زیادہ گرم اور شعلے کی طرح نظر آتے ہیں یہی برق ہے۔ نیز جب دو چیزیں باہم جب متصادم ہوں گی تو ان کے تصادم سے آواز ضرور نکلے گی اور شعلے بھی ظاہر ہونگے جیسے پتھر اور لوہے کی اگر شدت سے ایسا ہو تو رگڑ اور کبھی ایسا ہوا ہے کہ موسم گرما میں نیستان اور جنگل میں دو درختوں کے باہم ٹکرانے سے آگ لگ جاتی ہے اور حکماء کے تجربات سے یہ کہ ہوا بغیر کسی

بینائی تمن وقت کے بغیر دیکھنے والی چیز کو دیکھتی ہے
اور حس سمع یعنی سامعت اسی وقت سننے والی بات
کو سنتی ہو مثلاً اگر بندوق چھوڑیں اس بصر میں وقفے
کے بغیر آگ کا شعلہ محسوس ہوگا۔ اور حس سمع میں اگر
دیکھنے والا دور ہوگا تو تفنگ کی صدا اسی وقت
محسوس ہوگی اگر ناظر قریب تر ہے تو بندوق کا شعلہ
اور صدا دونوں ایک ہی وقت میں محسوس ہوں گے
جب مادہ بخار بہت ہی غلیظ ہو جاتا ہے اور اوپر
کی طرف سے نیچے کی طرف کو حرکت کرتا ہے تو البتہ
حادثہ ہوتی ہے۔ اگر ابر درمیان میں حائل ہو تو وہ
بخار غلیظ اس کو چاڑے گا پس مادہ دخانی شدت
حرکت کے سبب شعلہ ور ہوں گے اور اجسام ارضیہ
میں سے کوئی چیز مثل و سبہ کے تانبے کے یا پتھر کے
اس شعلہ دخانیہ سے ٹپکے گی اس کو صاعقہ کہتے ہیں
اور قوس قزح یعنی دھنک کہ معنی اس کے کمان
و رنگ ہیں اس کی پیدائش کا سبب حکماء نے
نہایت ہی شرح و بسط سے کہا ہو ہم مجمل لکھتے ہیں
جب آفتاب افق مشرق یا مغرب کے قریب ہوتا
ہے آفتاب کی طرف مقابل نہایت رقیق، شفاف
اور منجمد ابر ہو اور آفتاب کا مقابل واقع ہو اس کے
پیچھے کوئی سیاہ رنگ کی چیز کالے بادل یا پہاڑ
کے مثل ہو پس وہ ابر رقیق جس کا وجود مثل آئینہ
ہے اس کالی چیز کا رنگ اور شعاع آفتاب کا
اس پر عکس پڑتا ہو اس وجہ سے مختلف رنگ
جسم قوس میں نظر آتے ہیں اور ہالے کے ظاہر ہونے
کا یہ سبب ہو کہ ابر رقیق مثل آئینہ کے شفاف
چاند کے سامنے مجتمع ہو اور چاند کا پرتو اس پر
پڑے تو اس ابر شفاف سے اجزائے ابر کثیف
سیاہ ہو کہ اس ابر نورانی کے متصل ہو عکس پڑے

اس وقت وہ عکس نورانی دائرے کی شکل میں نظر
آئے۔ جاننا چاہیے کہ جب چودھویں رات کا چاند
ہو یا بدر ہونے کے قریب ہو تو ہالہ کا دائرہ
نظر آئے۔ چاند جس قدر بلند ہو ہالے کا دائرہ وسیع
اور عظیم ہو۔ زلزلے کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے
کہ آفتاب کی حرارت ظاہر سطح زمین پر جب تاثیر کرتی
ہے تو شکم زمین کے اندر تر یا خشک بخار یا دخان
دونوں پیدا ہوں گے پس اگر وہ بخار یا دخان گاڑھا
دھواں رکھتے ہوں گے تو زمین کی برودت ان کو اٹھا
دے گی اور وہ بخار یا دخان زمین کے نیچے ٹھہرے گا
اور یہ اس بخار کے مثل ہوگا جو مہ پر پھیل ہو جاتا ہو
اگر بخار یا دخان کا وجود بہت ہوگا اور زمین کی برودت
اس کی حرارت کو منتشر نہ کر سکے گی تو وہ بخار بہت
زور سے حرکت کرے گا اور وہ چاہے گا کہ زمین
کو شگافتہ کرکے اوپر نکل آئے اور پھیل جائے یہ
بخار بمنزلہ ابر کے ہو اگر ان بخارات میں اتنی
قوت نہ ہوگی کہ زمین کو شگافتہ کر سکیں اس
وقت ان بخارات کی حرکت سے زمین ہلنے لگتی
ہے اس کو زلزلہ کہتے ہیں ایسے ہی بخارات سے
صاعقے پیدا ہوتے ہیں اور آندھیاں چلتی ہیں جس
جگہ زمین سخت اور کوہستان ہوتا ہو وہاں زلزلے
کی شدت بہت ہوتی ہے سبب یہ ہے کہ زمین کے
مسامات تنگ ہوتے ہیں شور زار اور ریگستان
میں زلزلہ کم آنے کا سبب یہ ہے کہ وہاں زمین
کے مسامات کھلے ہوتے ہیں اور بخارات جوش
زن نہیں ہوتے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زلزلے
کی وجہ سے زمین کی تہ شگافتہ ہو جاتی ہو اور پانی
کا چشمہ ابل پڑتا ہو اور زمین کے اندر سے آواز
نکلے اور آگ کے ظاہر ہونے کا سبب یہ ہو کہ بخار

اور دخان غلیظ ہوتے ہیں جوش زن اور تند ہو کر تیزی دونوں
کے باہمی تصادم سے زمین کے نیچے سے ایک آواز
پیدا ہوتی ہے۔ زلزلے کے وقت یہی آواز اکثر سنی
جاتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زلزلے کی حالت میں
شق ہو جاتی ہے اور صاعقے ہو کر آگ آتی ہو اور
زمین سے جو آگ نکلنے کا سبب یہ ہے کہ ہوا و دخانی
جب زمین میں بند ہو کے بہت ہو جاتے ہیں حرکت
شروع کر دیتے ہیں اگر زمین میں منفذ پاتے ہیں اسی
راہ سے باہر آ جاتے ہیں اور یہ حالت ولایت جاپان
میں اکثر نظر آتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ دخان
بخار کے مانند ہوا پر چڑھ جاتا ہے اور زمین سے آگ
نکلنے کا سبب یہ ہے کہ جب دخان کا مادہ زمین کے
نیچے پوشیدہ ہوتا ہو اور اس دخان میں چکنائی
ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس میں حرارت بہت ہوتی
ہے جب وہ بخار حرکت کرتا ہے تو اپنے زور سے
زمین کے کسی مقام کو شگافتہ کر دیتا ہے اور
باہر آ جاتا ہے چکنائی کی وجہ سے ہوائے خارجی
اس پر اثر کرتی ہے تو مشتعل ہو جاتا ہو اور مثل شعلہ
کے نظر آتا ہے اور وہ شعلہ دور تک زمین پر پھیل
جاتا ہے اگر یہ مادہ دخانی لطیف ہوتا ہو تو شعلہ
نہیں دیتا بلکہ مانند نور کے ہوا پر پھیلا ہوا ہو آب
چشمہ و کاریز و چاہ کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ
جب بخارات زمین میں بند ہوتے ہیں اور زمین کے
کسی حصے کو حرکت دیتے ہیں کہ اس زمین پر رطوبت
زیادہ ہو تو زمین کی تاثیر برودت سے ان بخارات
میں صفت آبی کے رطوبت ہو حاصل ہو جاتی ہو
اور جو بخارات کے تولد سے بہت ہو جاتے ہیں
تو زور کرتے ہیں اور زمین میں سے کسی مقام کو
شگافتہ کر دیتے ہیں اور پانی اس طرف سے نکلے

کرے اس نفس سے مراد نفس نباتی ہے نفس نباتی کو
تین قوتیں لازم ہیں (۱) قوت غاذیہ۔ اس قوت سے زمین
کا کوئی نفس خالی نہیں ہے یہ قوت اجزائے عناصر کو
خارج سے جسم نباتی کی طرف کھینچتی ہے اور ان اجزا
کو بالفعل اس جسم کے بدن کے مشابہ کرتی ہے تاکہ بدل ایتحلل
ہو جائے یعنی جو حرارت غریزی اور حرارت غریبی کی وجہ
سے جو کچھ جسم سے کم ہوا ہے اس کا بدل قائم مقام ہو جائے
اور جو کچھ کم ہوتا ہے وہ رطوبات ہیں جو دونوں حرارتوں
کے واسطے سے تحلیل پاتے ہیں اور اگر بدل ایتحلل نہ پہنچے
تو مزاج اس جسم کا فاسد ہو جاتا ہے اور ترکیب اس
کی فانی ہو جاتی ہے۔ حرارت غریزی حرارت طبعی
کو اور حرارت غریبی حرارت خارجی کو کہتے ہیں حرارت
غریبی کی مثال حرارت آفتاب ہے جو جسم کو خارج
میں متاثر کرتی ہے۔ (۲) قوت نامیہ۔ وہ قوت
ہے جسے قوت غاذیہ کا مادہ جمع کر کے بتدریج مادہ
جسم پر طول و عرض و عمق میں مناسب طور سے
زیادہ کرتا ہے یہاں تک کہ جسم حد کمال کو پہنچتا ہے
(۳) قوت مولدہ۔ جسم نباتی کی ایک قوت ہے جو نسل
اپنے تولید کرتی ہے۔ قوت غاذیہ چار خادم رکھتی
ہے (۱) قوت جاذبہ۔ جو غذا کو جذب کر کے جسم کے
اجزا میں کھینچتی ہے (۲) قوت ماسکہ وہ قوت ہے
جو جذب کی ہوئی غذا کی حفاظت کرتی ہے (۳) قوت
ہاضمہ جو غذا کو ایک صورت سے دوسری صورت
میں متغیر کر دیتی ہے (۴) قوت دافعہ ہے جو غذا
کے فضلہ کو جسم سے دفع کرتی ہے حرارت برودت
رطوبت یبوست یہ چار کیفیتیں ان چاروں قوتوں
کی خادم ہیں پس قوت غاذیہ کے جملہ آٹھ خادم ہیں
اور اگر حکمت اس امر کی متقاضی ہو کہ جسم کو فنا کر دے
تو پہلے قوت غاذیہ معطل ہو جاتی ہے اس کے بعد قوت
مولدہ اس کے بعد نامیہ بتدریج ضعیف ہوتی جاتی
ہے یہاں تک کہ جسم فنا ہو جاتا ہے۔

حیوانات کا بیان

ہر حیوان نفس حیوانی
سے مستفیض ہے اور قوت حیوانی اس سے متعلق
ہے۔ قوت حیوانی سے جزئیات جسمانی کا ادراک
اور حرکت ارادی حاصل ہوتی ہے۔ قوت حیوانی
دو طرح کی ہیں (۱) قوت مدرکہ اس کی بھی دو
صورتیں ہیں۔ مدرکہ ظاہری اور قوت مدرکہ باطنی
مدرکہ ظاہری پانچ ہیں۔ اول سامعہ جس سے آواز
کا ادراک ہوتا ہے دوم باصرہ جس سے دیکھنے
والی چیزوں کا ادراک ہوتا ہے۔ سوم شامہ۔
جس سے خوشبو اور بدبو کا ادراک ہوتا ہے چہارم
ذائقہ جس سے کھانوں کی کیفیت معلوم ہوتی ہے
پنجم لامسہ جو حسوں کا ادراک کرتی ہے اور مدرکہ
باطنی بھی پانچ ہیں اول حس مشترک جس سے
محسوسات ظاہری کی صورتیں بہم پہنچتی ہیں اس قوت
کا محل دماغ کا مقدم بطن اول ہے دوم خیال۔ یہ
قوت صور اور خیالات کی حافظ ہے اس کو خزانہ
حس مشترک کہتے ہیں کیونکہ نائب حس مشترک
پاس حاضر کر دیتی ہے اس کا محل دماغ کا موخر
بطن اول ہے سوم وہم یہ معانی جزئیہ محسوسات
کا مدرک ہے اس کا محل بطن اوسط دماغ ہے چہارم
حافظہ۔ یہ وہم کا خزانہ ہے اس کا محل بطن موخر
دماغ ہے۔ پنجم متخیلہ۔ یہ صور محسوسات معانی جزئیہ
کے ساتھ ترکیب و ترتیب دیتی ہے محل اس کا تمام
دماغ ہے مگر سلطنت اس کی وسط دماغ میں ہے
تاکہ دونوں طرف یکساں تصرف کر سکے چونکہ یہ قوت
نفس ناطقہ کے ساتھ معانی میں کلیۃً تصرف کرتی
ہے اس وجہ سے اس کو قوت متفکرہ کہتے ہیں
(۲) قوت محرکہ۔ قوائے نفسانیہ کی دوسری نوع
ہے یہ دو طرح پر ہے اول باعث حرکت ہے اس کو
شوقیہ کہتے ہیں قوائے شہوانیہ اور قوائے غضبیہ
اس کے خادم ہیں دوسری فاعل حرکت کے عضلات
کا تشنج اور جذب اوتار یعنی پٹھوں کا وقت
انقباض اعضا میں اور عضلات کی سستی اور
امتداد یعنی اوتار کی درازی خوشی کے وقت
اعضا کی اس سے ہے۔ انسان جو حیوانوں میں سب
سے اکرم و اشرف ہے وہ نفس ناطقہ کے واسطے
سے ادراک کلیات سے تعلق سے کل حیوانات
پر شرف امتیاز رکھتا ہے حکما کے نزدیک نفس ناطقہ
ایک جوہر ہے جو مجرد جسم جسمانی نہیں ہے۔ افلاطون
کے نزدیک ہمیشہ سے ہے اور ارسطو کے نزدیک
حادثات سے ہے جو ہمراہ بدن کے حادث ہوتا
ہے۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم طریقت:۔ علم تصوف۔ علم سلوک۔ عربی
الفاظ یا فارسی ترکیب بہ تفصیل و استعمال
قواعد مفصل۔ عبودیت کے حقوق، ریاضت کے
شرائط، خلوت کے آداب اور ان کے قیام کی
کیفیت کو پہچاننا یہی علم طریقت ہے اس عمل کی
خواہش میں سعی کرنے والے کو سالک کہتے ہیں اس
عمل کا نتیجہ وصول الی اللہ ہے اس لئے کہ سلوک
کے معنی ہیں راستہ چلنا اور سالک راہ چلنے والا
راہ چلنے والے کا مقصد منزل مراد ہے اور یہاں
منزل مراد وصول الی اللہ ہے۔

سالک کی کیفیت:۔ حقوق عبودیت کے
ادا کرنے میں سالک کی توجہ اس وقت درست
ہوتی ہے جب وہ ہوا و ہوس، بغض کینہ وغیرہ
کو اپنے دل سے نکال ڈالے۔ رعونت، خراب

عادتوں اور اعتقادات فاسدہ سے اپنے آپ کو بچا رکھے۔ نورِ ایمان ازلی کے لیے دیدۂ بصیرت کو کھولے علم یقین اور دلیل متین سے جانے کہ حق تعالیٰ حضرت ذات واجب الوجود ہے۔ اس کا وجود ذاتی ہے بقا اور ہمیشگی اس کے لیے ہے۔ اور کمال کی جملہ صفتیں علم و قدرت و ارادت وغیرہ اس کی ذات پر ثابت ہیں۔ اس کی عزت کا میدان وہموں اور فہموں کی گرد سے خالی ہے۔ اس کی بلندی خیال اور قیاس سے بالاتر ہے۔ زمین اور آسمان اور اس کے کل موجودات کا وہی خالق ہے۔ اور ملائکہ کا وجود اور انبیاء کے وجود پر ایمان اور اعتقاد رکھے محمد مصطفیٰ صلعم کو اس کا برگزیدہ پیغمبر مانے اور ان کی رسالت پر ایمان رکھے ان کی شریعت کو ہر شریعت کا ناسخ سمجھے۔ جو کچھ انھوں نے ثواب و عقاب حشر و نشر وغیرہ کے بارے میں بیان فرمایا ہے اس کو صدق جانے۔ ان کے اہلبیت اطہار و اصحاب اخیار کو بھی مانے۔ اعتقاد سالک کے کچھ یہیں بیان ہو گئے ہیں۔ اس میں اول درجہ توحید کا ہے اسی کو توحید ایمانی کہتے ہیں۔

اعمال سالک کی کیفیت

سالک کو چاہئے اپنے نفس امارہ کو اس طرح قابو میں لائے کہ کسی وقت بھی اس کے بہکانے میں نہ آ سکے۔ ہر حال میں احکام الٰہی کی متابعت اور خواہش، رضائے الٰہی کی رضامندی کو اپنے اوپر لازم جانے تبھی سالک کا نور ایمان افزوں ہوگا۔ عمل سالک کا بیان دوم توحید کی مزاولت ہو۔

طریقت کے شرائط

طریقت کے راستہ پر چلنے والے کا ذیل کی شرطوں پر عمل کرنا واجبات سے ہے۔ (۱) شہوتوں میں گرفتار نہ ہونا شہوتوں کی متابعت نہ کرے۔ قانون اسلام سے روگرداں نہ ہو۔ ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق رہے کسی وقت غیر اللہ کی جانب ملتفت نہ ہو (۲) ہمیشہ پاک اور باوضو رہے (۳) خلوت اختیار کرے سب غیر حق شغلوں سے اجتناب کرے گوشہ نشینی میں عبادات و ریاضت میں مشغول رہے کیونکہ حواس ظاہر کا رستہ جو اپنے اوپر بند کرے گا تو حواس باطن کے راستے اس پر خود بخود کھل جائیں گے (۴) سوائے ذکر الٰہی کے ذکر غیر سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے کیونکہ ذکر غیر سے ذکر اللہ میں فرق آ جاتا ہے (۵) اپنے لباس اور کھانے میں اس سے قطعاً پرہیز کرے جو ظلم و جبر کے ذریعہ پیدا کیا گیا ہو اور اگر روزہ رکھے تو بہت خوب ہے نفس بشر سے قوالی نہ باندھے (۶) بہت کم سوئے (۷) لیے کہ جب سو کے اٹھے گا۔ تو اعضائے بدن کی قوت ماندگی اور تکلیف کے سبب ضعیف نہ ہو جائیں۔ اور شہوتیں مضمحل ہو جائیں۔ ایسی حالت میں شغل عبادت میں توجہ بہت ہوتی ہے۔ (۸) ہمیشہ افضل الاذکار جو نفی اور اثبات ہو۔ اس کے ذکر میں مشغول رہے (۹) رابطۂ دل کا شیخ کے تصور میں رکھے اس لیے کہ وہ رفیق ہے اور سلوک میں اس راہ پر وجود شیخ کا جملہ تقربات سے مقدم تر ہے کہ اول رفیق ثم الطریق کہا ہے۔ (۱۰) اپنی توقیر و منزلت کے توہم سے پرہیز کرے جناب الٰہی میں عجز و مسکنت کے اظہار کی حد سے متجاوز نہ ہو۔ (۱۱) اکثر بشر کی سرشت اخلاق زشت سے خالی نہیں ہوتی۔ لہٰذا سالک کو چاہئے کہ ریاضات شاقہ سے اس کو ترک کرے۔ اور اچھی عادتیں اختیار کرے۔

سالک کے آداب

سالک کو چاہئے کہ یہ آداب ہمیشہ ملحوظ رکھے تو کبھی خطا نہ کرے گا (۱) رحمت و مغفرت کے سوالی ہیں اور عاصیوں پر عذاب نہ کرنے میں حق تعالیٰ سے مہربانی کا خطاب نہ کرے (۲) اگر کسب ریاضت اور شغل و اذکار سے باب اپنے رحمت سے کوئی دروازہ سالک پر مفتوح ہو جائے۔ اور اسرار الٰہی میں سے کسی پوشیدہ راز سے واقف ہو جائے تو ہرگز افشائے راز نہ کرے۔ اس لیے کہ افشائے راز سالک کو قرب منزلت سے گرا دیتا ہے (۳) دعا و سوال سکوت و خاموشی کے وقتوں سے رعایت کرے اس لیے کہ جو دعا کے وقت خاموش رہے گا اور خاموشی کے وقت دعا کرے گا وقت ضائع ہوگا (۴) کلام الٰہی کسی غیر کی زبان پر جاری ہو تو آداب کلام اس طرح بجا لائے گویا حکم حقیقی سے سنتا ہے اور اپنے یا غیر کی زبان کو فقط واسطہ جانے ان تمام آداب کا تعلق جناب الٰہی سے ہے (۵) جس طرح حق تعالیٰ کو اپنے سب ظاہر و باطن سے آگاہ جانتا ہے اسی طرح جناب رسول مقبول صلعم کو واقف جانے۔ ان کی مخالفت پوشیدہ و ظاہر سے ہمیشہ محترز رہے ان کی صحبت کے آداب سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے کسی وقت اپنے دل میں یہ نہ خیال کرے کہ کوئی بندہ بغیر معرفت رسول قرب الٰہی میں راہ پا سکے گا۔ (۶) ان کی سنت کی رعایت میں بہت سعی کرے اس میں ہرگز توقف نہ کرے اور یقین جانے کہ سنت رسول کی رعایت کے بغیر قرب الٰہی نہ مل سکے گا۔ ان کی اطاعت کو واجب جانے (۷) جو شخص جناب رسالت مآب سے

سے نسبت رکھتا ہو۔ خواہ صورت میں خواہ معنی میں مثل سادات اور علماء و مشائخ کے کہ ان کے علم کے وارث ہیں۔ سب کو ان کی محبت کے واسطے دوست رکھے اور حرمت و تعظیم ان کی واجب جانے۔ یہ چار آداب جناب رسالتمآب سے متعلق ہیں۔ (۹) اپنے شیخ کا معتقد دہریہ ہو جو ہدایت و ارشادات و تادیب و تہذیب میں اپنے ہم عصروں سے زیادہ ہو (۱۰) محبت شیخ کی مداومت پر عزم محکم رکھے اور اعتقاد ہمیشہ رکھے۔ شیخ کے رد کرنے اور نکالنے سے اپنی ارادت و عقیدت سے برگشتہ نہ ہو۔ اس لیے کہ مریدوں کے دریافت حال کے لیے شیخ بہت امتحان کرتے ہیں۔ (۱۱) اپنے آپ کو شیخ کے تصرف میں دے دے۔ ہر حال میں شیخ کا مطیع رہے شیخ ظاہر و باطن میں کسی قسم کا اعتراض نہ کرے۔ جس وقت تصرفات شیخ سے اس پر کوئی سخت وقت پڑے اور اس کا سبب اس پر ظاہر نہ ہو حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کے واقعہ کو یاد کرے اور خاموش ہو رہے۔ (۱۲) کسی امر دینی و دنیوی کو شیخ کی اجازت کے بغیر شروع نہ کرے یعنی نہ کھائے نہ پیئے نہ پہنے۔ نہ دے نہ لے نہ سوئے۔ مگر شیخ کی اجازت سے سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس طرح عبادات میں بھی کوئی عمل بغیر شیخ کی اجازت کے نہ کرے۔ ذکر تلاوت مراقبہ میں بھی شیخ کی اجازت ضروری ہے جس شئے سے شیخ کو کراہیت ہے اس سے خود بھی پرہیز کرے اس پر پیش قدمی نہ کرے۔ (۱۳) حالت کشف و خواب یا بیداری میں جو کچھ واقع ہو اس کا اظہار شیخ سے کرے (۱۴) شیخ کے سامنے بلند آواز سے بات نہ کرے کہ ترک ادب ہے (۱۵) جب شیخ سے کچھ پوچھنا چاہے پہلے شیخ سے یہ معلوم کرے کہ اسکو بات کرنے کی فرصت ہے کہ نہیں۔ جلدی سے کلام میں پیش دستی نہ کرے (۱۶) شیخ اپنے جن کرامات و واقعات کو چھپانا چاہے اور سالک اس سے باخبر ہو جائے تو خاموش رہے۔ اور شیخ پر ظاہر نہ کرے۔ اس لیے کہ شاید شیخ کی نظر اس مصلحت دینی اور دنیوی پر ہو جو علم و عقل سالک اس تک نہ پہنچے (۱۷) اپنے اسرار شیخ سے ہرگز نہ پنہاں کرے یہ سب آداب مرید کے ہیں۔ اور وہ آداب جن کی رعایت شیخ کو لازم ہے وہ یہ ہیں۔ اول یہ کہ قبل از تلقین مرید کی استعداد پر نظر کرے۔ اگر اس کی استعداد مقربوں کے سلوک کے قابل دیکھے تو اس کو حکمت کے طریق سے اعمال اہل قرب کی رغبت کی طرف دعوت دے۔ اگر استعداد نہ دیکھے تو بقدر موعظہ حسنہ سے اس کی ہدایت کرے۔ دوسرے یہ کہ مرید کے مال یا اس سے خدمت لینے کی طمع نہ کرے۔ اگر مرید چاہے کہ اپنا مال اور املاک یکبارگی چھوڑ دے۔ اس وقت شیخ کو چاہیے کہ مرید سے اس طرح پیش آئے کہ مرید کی تسلی اور جمعیت خاطر کا سبب ہو۔ تیسرے شیخ کا قول اس کے فعل کے موافق ہو۔ چوتھے یہ کہ مرید کی ارادت و عقیدت میں جب ضعف نظر آئے تو اس سے اتنی کراہت اور زیادہ اس کے درپے نہ ہو۔ ممکن ہو کہ طول مدت اور کثرت مخالفت سے اس میں کچھ اثر پیدا ہو۔ پانچویں یہ کہ مرید کسی فعل مکروہ یا حرام کا مرتکب ہو تو شیخ کو چاہیے کہ مرید کو اس سے باز رکھنے کی تاکید کرے۔ تصریح و تعیین کی بات نہ کہے بطور کنایہ لوگوں سے بات نہ کہے کہ بعض ایسا کام جو دلالت کرے خلوت میں مرید کے روبرو اس حالت کی حقارت کرے۔ چھٹے مرید کے راز کی حفاظت کرے۔ اس کے لغزشات و اتفاقات کا اعلان نہ کرے

تزکیہ اور تحلیہ

تزکیہ کہتے ہیں صفت فنا میں صفت نفس کرنا۔ صفت ترک دنیا اور ترک ہوس سے حاصل ہوتی ہے یہ زہد کا پہلا درجہ ہے اور دوسرا درجہ عبادت اور تحلیہ اور اتصاف نفس کا ہے۔ صفت بقا میں اور وہ خوش خوئی یعنی تخلق و اخلاق الٰہی سے حاصل ہوتا ہے جو خلق سب سے اول ہے وہ صدق ہے صدق کی پہچان یہ ہے کہ پوشیدہ یا کھلا ہو۔ اور تمام لوگ اس کے اس حال سے مطلع ہو جائیں تو متغیر اور شرمندہ نہ ہو۔ خلق دوم بذل یعنی خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ دوسرے کے بذل کے برابر ہو کر اس کو مکافات کہتے ہیں دوم یہ کہ بطور ہدیہ ہو اور مکافات کی توقع کے ساتھ ہو اسے متاجرہ کہتے ہیں۔ یہ دونوں قسمیں عوام سے خاص ہیں۔ سوم یہ کہ مکافات کی توقع کے بغیر ہدیے کے طور پر ہو اسے ایثار کہتے ہیں۔ خلق سوم قناعت ہو یعنی کم مال میں کفایت اور بے طمعی اور سکون نفس کے ساتھ بسر کرنا۔ زیادہ کی طلب نہ کرنا۔ خلق چوتھا۔ تواضع پانچواں خلق یعنی غضب کی حالت میں اپنے آپ پر نگاہ رکھے۔ اور دکھ تکلیف دینے والے کا اچھا خلق عفو درگزر۔ آٹھواں خلق شگفتہ دلی۔ اور تازہ روئی یعنی ہمیشہ بشاشش رہے۔ نواں خلق تالیف قلوب۔

مقامات سالک

مقام اول توبہ ہے جس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ظاہری، دوسری باطنی، توبہ ظاہری یہ ہے کہ گناہ اور منہیات سے پرہیز کرنا۔ اور اوامر الٰہی کی خواہش رکھنا توبہ باطنی یہ ہے کہ لہو لعب جس طرح ظاہر میں

پرہیز کرتا ہے اسی طرح باطن میں بھی پرہیز کرے۔ یہ توبہ عوام خلائق کی توبہ سے ظاہر ہوتی ہے یہ پرہیز کرنا یہ زاہدوں کی توبہ ہے۔ تیسری توبہ اہل حضور کی اور وہ غفلت سے توبہ کرنا ہے چوتھی توبہ متقلبین کی اور وہ اخلاق زشت سے اخلاق حسنہ کی طرف رجوع کرنا ہے پانچویں توبہ عارفوں کی اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اپنی طرف نیکیوں کی نسبت کرے تو اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے چھٹی توبہ ماسوا اللہ سے اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ یہ توبہ مرجع کی توبہ ہے۔ مقام دوسرا۔ ورع ہے یعنی افعال قبیحہ شبہات اور فضول کاموں سے ظاہر و باطن میں بچنا۔ مقام تیسرا زہد ہے۔ زہد سے مراد ہے رغبت سے انحراف متاع دنیا سے دل پھیرنا وغیرہ۔ مقام چوتھا فقر ہے۔ یعنی اسباب دنیا کا ترک۔ مقام پانچواں صبر ہے۔ چھٹا مقام شکر ہے۔ ساتواں مقام خوف الٰہی ہے۔ آٹھواں مقام رضا ہے یعنی امید کرم الٰہی سے دل کو شاد رکھنا۔ نواں مقام توکل یعنی سالک تدبیر کی باگ کو تقدیر کے ہاتھ میں دے دے۔ دسواں مقام احکام و قضا و قدرت سے کراہیت کو اپنے دل میں راہ نہ دینا یہ مقام سالکوں کے مقامات کی ترتیب ہے۔

جواز سماع کا بیان جناب رسول مقبول محبت الٰہی علیہ اور شوق لامتناہی کے واسطے دنیا سے گوشہ گیری اختیار کرتے تھے اور کبھی کبھی غار حرا میں جاکے وہاں ذکر و عبادت میں راتیں بسر کرتے تھے۔ اس لیے اہل تصوف نے ابتدا تو سالک کو خلوت کا اشارہ کیا ہے خلوت کے دن چالیس شبانہ روز سے کم نہ ہوں اور آداب خلوت میں ایک یہ ہے کو آمیزش طلب اغراض دنیوی اور اغراض اخروی سے نیت خالص ہو اور بہ صدق نیت قبلہ کی طرف متوجہ ہو کے بیٹھے اور اپنے دل میں ایسا تصور کرے کہ حضور کبریائی میں بیٹھا ہے جناب رسول مقبول ﷺ کو بھی اپنے سامنے موجود جانے گانا بجانا اہل تصوف کے مستحبات میں سے ہے لیکن علمائے دین نے اس سے منع کیا ہے اہل تصوف کہتے ہیں کہ گانا بجانا بدعت حسنہ گو سنت کا مزاحم نہیں اس لیے بدعت نہیں

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم غیب:- (بہ اضافت) پوشیدہ بات کی خبر وہ علم جس کی مدد سے غیب کی بات معلوم ہو جیسے "نجوم، جوتش، رمل، جفر، وغیرہ عربی الفاظ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

علم وہ علم غیب ہے لاریب
کہ خدا ہی فقط ہے عالم غیب (سراج نظم)

قول فیصل۔ علم غیب جاننا۔ علم غیب کا حامل ہونا اور علم غیب پڑھا ہونا۔ وغیرہ اس کے صرف ہیں۔ جیسے:

لاڈو: جن کی قسمتوں میں چین لکھا ہے وہ چین کرتے ہیں:

نواب: "قسمت کا حال معلوم ہو جائے گا تھوڑے دنوں میں۔"

لاڈو: "تم علم غیب پڑھی ہوگی شاید ہو لالہ"

(دیگر کہانی)

عیش کرتے ہیں دعویٰ باطل
ہیں مگر علم غیب سے جاہل (سراج نظم)

ہونے کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جیسے "مجھے علم غیب تو تھا نہیں کہ آپ بیمار ہیں جب معلوم ہوا تو آیا"

کہنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے

کہہ دوں ترے سنگ در پہ تمام
تجھ سے کہہ دوں گا علم غیب تمام (سراج نظم)

علم فقہ:- (بہ اضافت) شریعت کے احکام کی واقفیت، علم دین، مذہبی علم۔ عربی الفاظ۔ فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح۔ رائج۔

علم و فقہ و درویش سے واقف
خاصفات علوم کے کاشف (سراج نظم)

قول فیصل۔ اسے تنہا فقہ بھی کہتے ہیں جیسے مفتی صاحب فقہ میں اچھے تھے۔ اس علم پر جتنی کتابیں ہیں اس وجہ سے اس کا تفصیلی بیان ترک کر دیا گیا۔

علم فلاحت:- (بہ اضافت) وہ علم جس میں کھیتی باڑی کرنے اور پیداوار کو بہتر کرنے کے طریقوں اور بہتر سے بہتر اصول سے بحث کی جائے علم زراعت عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

علم فلسفہ:- (بہ اضافت) موجودات کے ظہور کا علم۔ اشیا کی حقیقتوں سے آگاہی وہ علم جس میں کائنات کے حقائق ماہیت اور خواص کی دلیل بحث کی جائے۔ اس علم کے بہت سے اقسام ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کو علم حکمت بھی کہتے ہیں۔ تنہا فلسفہ بولنے سے بھی علم فلسفہ مراد لیتے ہیں۔ جیسے فلسفہ پڑھنے کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ آدمی بالکل زاہد خشک ہو جائے۔

علم قرأت:- حرفوں کو ان کے مخرج سے ان کی صفتوں سمیت نکالنے اور وقف کے قواعد کو

جاننے اور محفوظ رکھنے اور ان کو خوش اسلوبی اور دل پسند طریقے سے ادا کرنے یعنی پڑھنے کو علم قرأت کہتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔ مذکر، فصیح و واضح

قول فیصل۔ تلاوت قرآن مجید میں ترتیل ضروری ہے۔ ترتیل کے معنی کتاب مجمع البحرین میں یہ لکھے ہیں کہ حروف کو ان کے مخارج سے ادا کرنا اس طور سے کہ ہر ایک حرف دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے اور اشتباہ باقی نہ رہے۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم قرآن کو اس طور سے پڑھو کہ اس کے الفاظ و معانی دوسروں کی سمجھ میں آجائیں۔ جلدی جلدی نہ پڑھو کہ جیسے اہل عرب اشعار پڑھتے ہیں اور نہ اس کے الفاظ پراگندہ کرو جیسے ریت متفرق ہو جاتی ہے بلکہ اس کی تلاوت سے اپنی سنگدلی دور کیا کرو اور تلاوت کے وقت تمہارا مقصد یہ نہ ہونا چاہئے کہ اسے جلد ختم کر دو۔

قرآن کا صحیح پڑھنا دو چیزوں پر موقوف ہے اول قرأت یعنی حروف کو ان کے مخارج سے اور صفات کے ساتھ ادا کرنا دوسرے وقوف و علامات وغیرہ کی شناخت۔

حروف ہجا قول صحیح کی بنا پر حروف ہجا انتیس ہیں۔ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی

مقامات مخصوص وہ مقامات جہاں سے حروف نکلتے ہیں دس ہیں۔ حلق، کوا، تالو، زبان، مسوڑھے، دانت، ہونٹ، ناک، جوف، ڈاڑھ۔

توضیح مخارج حروف ہجا کے نکلنے کے تفصیلی مقامات سترہ ہیں۔

پہلا مخرج گلے کا ابتدائی حصہ ہے جو سینے سے ملا ہوا ہے یہاں سے دو حرف نکلتے ہیں (ہ، ء) لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ہمزہ جھٹکے سے نکلتا ہے اور ہ کے خارج ہوتے وقت آواز کی دھمک سینے پر پڑتی ہے۔

دوسرا مخرج گلے کا درمیانی حصہ ہے اس جگہ سے بھی دو حرف نکلتے ہیں (ع، ح) عین کی آواز سے ح کی آواز کچھ نرم اور دبی ہوئی ہوگی۔

تیسرا مخرج گلے کا آخری حصہ ہے یہاں غ اور خ برآمد ہوتی ہے۔ ان تینوں مخارج کے چھیوں حروف حلقی کہلاتے ہیں۔

چوتھا مخرج کنارہ زبان اور ڈاڑھ ہے یہ ض کا مخرج ہے اس حرف کے خارج ہوتے وقت کنارہ زبان خواہ دہنا خواہ بایاں، ڈاڑھوں پر لگایا جاتا ہے اور زبان حلق کی طرف دراز کی جاتی ہے۔

پانچواں مخرج۔ سر زبان اور ثنایائے علیا کی جڑ ہے اس جگہ سے تین حرف (ت، د، ط) نکلتے ہیں اس طور سے کہ زبان کا سرا سامنے والے اوپر کے دو دانتوں کی جڑ سے ملا دیا جاتا ہے لیکن ط اور د میں وجہ امتیاز یہ ہے کہ ط ادا کرتے وقت زبان کی تھوڑی سی پشت جو نوک زبان کے قریب ہے تالو سے لگائی جاتی ہے اور ت کی یہ صفت نہیں ہے۔ طا کی آواز سے فضائے دہن پر ہو جاتی ہے ت کی یہ صفت نہیں ہے۔

چھٹا مخرج زبان کی نوک اور ثنایائے علیا کا درمیانی حصہ ہے یعنی زبان کی نوک سامنے والے اوپر کے دو دانتوں کے وسط میں لگا کر تین حروف نکلتے ہیں (ص، س، ز) ان تینوں حرفوں میں فرق یہ ہے کہ ص نکالتے وقت تھوڑی سی پشت زبان تالو سے ملتی ہے اس کی آواز سے فضائے دہن پُر ہو جاتی ہے "ز" اور "س" میں یہ بات نہیں ہے۔

ساتواں مخرج نوک زبان اور ثنایائے علیا کا سرا ہے یعنی نوک زبان اوپر والے سامنے کے دونوں دانتوں کے سروں سے ملا کے تین حرف نکالے جاتے ہیں (ذ، ث، ظ) لیکن فرق یہ ہے کہ ظ نکلتے وقت تھوڑی سی پشت زبان تالو سے مل جاتی ہے اور اس کی آواز سے فضائے دہن پر ہو جاتی ہے مگر "ذ" اور "ث" میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔

آٹھواں مخرج۔ زبان کی جڑ اور کوّے کا آخری سرا ہے جو حلق کی طرف ہے یہاں سے "ق" نکلتا ہے۔

نواں مخرج۔ کوّے کا سرا ہے یہاں سے "ک" نکلتا ہے قاف کو لہمی اور کاف کو عکری کہتے ہیں اس لیے کہ لہم یعنی کوّے کا آخری حصہ "ق" کا مخرج ہے اور عکرہ یعنی کوّے کا سرا "ک" کا مخرج ہے۔

دسواں مخرج پشت زبان کا درمیانی حصہ ہے اور اس کے مقابل کا تالو ہے جس پر لکیریں ہوتی ہیں۔ اس جگہ سے تین حرف نکلتے ہیں۔ (ج، ش، ی غیر مدہ) مگر جیم کا مخرج مقدم ہے

گیارھواں حصہ زبان کا کنارہ ہے اور اس کے مقابل اوپر والا مسوڑھا ہے جو کچلی کے اوپر ہے یہ لام کا مخرج ہے

بارھواں مخرج زبان کا سرا اور اس کے مقابل اوپر والا مسوڑھا ہے یہ نون غنہ کا مخرج ہے نون غنہ نون ساکن ہے جس کے بعد کوئی حرف حلقی نہ ہو اسے نون خفی بھی کہتے ہیں

وہ جن ان کے بعد حروف ... ہوا سے تنفس ... نون مخفی ظاہر
ہوتی ہیں۔ تیرھواں مخرج زبان کی پشت اور ثنایائے علیا کا
سرا ہو اس جگہ سے نکلتی ہے ... چودھواں مخرج ... ہونٹ کا شکم
اور ثنایائے علیا کا سرا ... پندرھواں مخرج دونوں ہونٹ
ہیں اس جگہ سے تین حرف نکلتے ہیں (ب ۔ و ۔ م) لیکن فرق ہے
سے تین حرف نکلتے ہیں (ب ۔ و ۔ م) لیکن فرق یہ
ہے کہ واو نکلتے وقت ہونٹ آگے بڑھ جاتے
ہیں اور دونوں کے درمیان ایک چھوٹا سا سوراخ
پیدا ہو جاتا ہے۔ ب اور میم کے پڑھتے وقت
دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں۔

سولھواں مخرج خیشوم یعنی ناک کا بانسا ہے
یہ مخرج نون غنہ اور میم ساکنہ کا ہے جو حروف
اس حالت میں غنہ کہلاتے ہیں۔ نون غنہ کی تعریف
بارھویں مخرج میں بیان کر چکا ہوں۔

سترھواں مخرج ۔ جوف ہے الف مدی
اور واو مدی اور یائے مدی یہاں نکلتے ہیں
حروف مدہ کی آواز پیٹ کے اندر سے ہوا
کی صورت میں نکلتی ہے اس لئے ان حروف کو
حروف ہوائی کہتے ہیں۔

تقسیم دندان۔ ہر آدمی کے بتیس دانت ہوتے
ہیں سولہ اوپر کے مسوڑھوں میں سولہ نیچے کے
مسوڑھوں میں لگے ہوتے ہیں اور ہر ایک کا نام
جدا جدا مقرر ہے۔ ثنیہ اور ثنایا اگلے چار
دانتوں کا نام ہے اوپر کے دانتوں کو ثنایائے
علیا اور نیچے کے دونوں دانتوں کو ثنایائے
سفلی کہتے ہیں۔ ان چاروں دانتوں کے پہلوؤں
میں ایک ایک کر کے جو چار دانت ہیں ان کو
رباعیات کہتے ہیں اور رباعیات کے چاروں
پہلوؤں میں جو ایک ایک کر کے چار دانت
ہیں ان کو انیاب کہتے ہیں انیاب ناب کی جمع ہے
ناب کچلی ہے۔ اس کے بعد بیس ڈاڑھیں جن کو
اضراس کہتے ہیں اضراس جمع ضرس کی یعنی ڈاڑھ
انیاب کے چاروں پہلوؤں میں جو ایک ایک کر کے
چار ڈاڑھیں ہیں ان کو ضواحک کہتے ہیں اور
ضواحک کے پہلوؤں میں ایک ایک کر کے جو
چار دانت ہیں ان کو طواحن کہتے ہیں انھیں کو
دندان آسیا بھی کہتے ہیں ان میں غذا نرم
ہوتی ہے۔ طواحن کے پہلوؤں میں ایک ایک
کر کے جو چار ڈاڑھیں ہیں ان کو نواجذ کہتے
ہیں یعنی عقل ڈاڑھ۔ یہ ڈاڑھیں دیر میں
نکلتی ہیں۔

حروف مشتبہہ چودہ حرف ہیں ا ۔ ع ۔ ہ
ح ۔ ث ۔ س ۔ ص ۔ ذ ۔ ز ۔ ض ۔ ظ جو لوگ
نماز پڑھتے ہیں اور حروف مشتبہہ کی قرات صحیح
نہیں کرتے ہیں ان کی نماز باطل ہوتی ہے۔

اقسام حروف بلحاظ مخارج یہ گیارہ ہیں۔
(۱) حلقیہ ۔ حلق سے نکلنے والے حروف چھ ہیں
ء ۔ ہ ۔ ح ۔ خ ۔ ع ۔ غ (۲) لہویہ وہ حروف
ہیں جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوا ہو ایسے
دو حروف ہیں ق ۔ ک (۳) شجریہ وہ حروف ہیں
جو بہ حرکت زبان تالو کی [illegible] سے نکلتے ہیں
تین حروف ہیں ج ۔ ش ۔ ی غیر مدہ ۔
(۴) جانبیہ وہ حرف ہے جو کنارہ زبان سے
نکلتا ہے وہ حرف ض ہے اس حرف کو ضرسی
بھی کہتے ہیں (۵) ذلقیہ وہ حروف ہیں جو زبان
کے کنارے اور ان کے مقابل اوپر کے مسوڑھے
سے برآمد ہوتے ہیں وہ تین ہیں ل ۔ ن ۔ ر
(۶) نطعیہ وہ حروف ہیں جو سر زبان اور ثنایائے
علیا سے باہر آتے ہیں۔ وہ بھی تین ہیں۔ د ۔ ت ۔ ط
(۷) اسلیہ وہ حروف جو سر زبان اور ثنایائے علیا
سے خارج ہوتے ہیں وہ بھی تین ہیں۔ ز ۔ س ۔ ص
(۸) لثویہ جو نوک زبان ثنایائے علیا کے سرے سے
نکلتے ہیں۔ وہ بھی تین ہیں۔ ذ ۔ ث ۔ ظ (۹)
شفویہ وہ حروف ہیں جو ہونٹوں سے نکلتے ہیں وہ
چار ہیں ۔ ب ۔ ف ۔ م ۔ و ۔ (۱۰) جوفیہ
وہ حروف ہیں جو حلق کے اندر سے فضائے دہن
میں بشکل ہوا نکلتے ہیں۔ وہ حروف مدہ ہیں
یعنی ۔ و ۔ ا ۔ ی ۔ ان حروف کو ہوائی بھی کہتے
ہیں (۱۱) خیشومیہ جو حروف کہ ناک کے نتھنوں
سے خارج ہوتے ہیں۔ وہ میم ساکن اور نون غنہ
ہیں۔

صفات حروف ۔ صفات مشہورہ دس
ہیں جن میں پانچ صفتیں پانچ صفتوں کی ضد
ہیں۔ (۱) ہمس ضد جہر کی ۔ ہمس آواز پست کو
اور جہر آواز بلند کو کہتے ہیں۔ (۲) شدید ضد رخوہ کی
شدید یعنی سختی ۔ رخوہ یعنی نرمی (۳) استعلا
ضد استفال کی ۔ استعلا یعنی طلب بلندی اور استفال
یعنی طلب پستی ۔ (۴) اطباق ضد انفتاح کی اطباق
یعنی [illegible] اور انفتاح یعنی [illegible]۔
(۵) اصمات ضد اذلاق کی ۔ اذلاق کے معنی [illegible]
[illegible] کی تیزی اصمات کے معنی [illegible] کرنے
[illegible]۔

ہمس کے حروف کو [illegible] کہتے ہیں
اور [illegible] حروف [illegible]
[illegible] ان حروف کا [illegible] ہے فحثہ شخص سکت [illegible] اگرچہ بعض
ان میں سے [illegible] قوت رکھتے ہیں کہ ان میں

ہو ایسی رخوت ہو کہ مطلق جریان نفس ہو اور نہ ایسی شدت
ہے کہ مانع جریان صوت جیسے ح اور س۔ لیکن ت
اور ک شدیدہ مہموسہ ہیں کہ بجست قوت دم رکتا ہے
باقی سب حروف مجہورہ ہیں مجموعہ ان حرفوں کا قال
ربّ اعوذ من عینہ لطف بجید ہے۔ حروف
شدیدہ آٹھ ہیں مجموعہ ان کا اجد ک قطبت ہے
اور باقی سب حروف رخوہ ہیں اقول بعض اس
کے سوا حروف ہیں مجموعہ ان کا [illegible]
شخص سکت ہے اور باقی پانچ حرف کہ
مجموعہ ان کا لن عمر ہے یہ متوسط ہیں صفات
شدیدہ اور رخوہ میں اس لئے کہ ان کے پڑھنے
میں نہ بہت سختی ہے اور نہ بہت سستی۔ حروف مستعلیہ
سات ہیں مجموعہ ان کا خص ضغط قظ ہے اور باقی سب حروف مستفلہ ہیں
حروف اطباق چار ہیں مجموعہ ان کا صضطظ ہے اور باقی سب حروف منفتحہ ہیں
حروف اذلاق چھ ہیں مجموعہ ان کا فر من لب ہے اور باقی
سب حروف مصمتہ ہیں۔

وہ حروف جو آپس میں ضد نہیں رکھتے چھ ہیں
(۱) صفیر جس کے معنی ہیں سیٹی کرنا۔ صفیر چڑیا کی آواز
کو کہتے ہیں جب وہ گرمیوں میں بولتی ہو اس کے حروف
ز۔ س۔ ص۔ ہیں (۲) تفشی جس کے معنی ہیں پراگندہ
پریشان ہونا اس کا حرف شین ہے۔ (۳) قلقلہ
جس کے معنی ہیں جنبش اور آواز بشدت [illegible]
اس کے پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ قطب جد ہے
ان کو حروف مقلقلہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے
ادا کرنے میں ضغط ہوتا ہے۔ (۴) لین جس کے معنی نرمی
اس کے دو حرف ہیں واؤ اور یائے ساکنین اس
حالت میں کہ ماقبل اس کا مفتوح ہو (۵) انحراف
جس کے معنی ہیں میل کرنا اور پھرنا اس کے حروف
دو ہیں ر اور ل، قرّاء بصرہ کے نزدیک حرف
مخرج منتقل ہو (۷) اس حرف مکرر ہو کہ وقت ادا
مخرج میں تکرار اور تشدید سی معلوم ہوتی ہے۔
(۶) استطالہ یعنی طلب درازی۔ حرف اس کا ضاد
ہے جو وقت ادا مخرج لام تک کھینچا ہے اس لئے
مستطیل کہلاتا ہے۔

یہ جاننے کے لئے کہ ہر حرف میں کون کون
سے صفات ہیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

(الف) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح،
اصمات، مدّہ
(ب) جہر، شدت، استفال، انفتاح، اذلاق، قلقلہ
(ج) جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات، قلقلہ
(د) جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات، قلقلہ
(ہ) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات۔
(و) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، لین
(ز) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، صفیر
(ح) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات
(ط) جہر، شدت، استعلا، اطباق، اصمات، قلقلہ
(ی) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، لین
(ک) ہمس، شدت، استفال، انفتاح، اصمات
(ل) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق، انحراف
(م) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق، رخوہ
بین الشدۃ۔
(ن) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق۔
(س) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، صفیر
(ع) جہر، استفال، انفتاح، اصمات،
رخوہ بین الشدت۔
(ف) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح،
اصمات، اذلاق۔
(ص) ہمس، رخوہ، استعلا، اصمات، اطباق، صفیر
(ق) جہر، شدت، استعلا، انفتاح، اصمات، قلقلہ
(ر) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق، انحراف،
تکرار، رخوہ بین الشدت۔
(ش) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح،
اصمات، تفشی۔
(ت) ہمس، استفال، انفتاح، اصمات
(ث) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح۔
(خ) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات
(ذ) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات
(ض) جہر، رخوہ، استعلا، اصمات، اطباق۔
(ظ) جہر، رخوہ، استعلا، اطباق، اصمات
اذلاق۔
(غ) جہر، رخوہ، انفتاح، اصمات، استعلا۔

حروف کے صفات عارضی دس ہیں جن میں چھ
صفات ایک دوسرے کی ضد ہیں جو صفات ایک
دوسرے کی ضد ہیں وہ یہ ہیں۔ (الف) اختلاس
ضد اشمام کی۔ اختلاس کے معنی ہیں حرکت کا گھٹانا
اور اشمام کے معنی ہیں حرکت کا بڑھانا (ب) تحقیق
ضد تسہیل کی۔ تحقیق کے معنی حرکت کا سخت اور
کامل پڑھنا۔ اور تسہیل کے معنی ہیں نرمی اور آسانی
سے حرف کا پڑھنا۔ تحقیق و تسہیل ہمزہ میں ہے
(ج) تفخیم ضد ترقیق کی۔ تفخیم کے معنی ہیں حرف کا
پُر اور غلیظ پڑھنا۔ اور ترقیق کے معنی ہیں حرف کا
باریک اور خفیف پڑھنا۔ اب وہ صفتیں بیان
ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کی ضد نہیں (۱) امالہ
جس کے معنی ہیں حرف یا حرکت کا نیچے کو جھکانا۔
(۲) ادغام۔ اس کے معنی ہیں ایک حرف کا
دوسرے حرف میں داخل کرنا (۳) مد اس کے معنی
ہیں طول دینا (۴) وقف اس کے معنی ہیں قطع کرنا۔

(ماخوذ از خلاصہ التجوید [illegible])

ذریعہ یہاں تک جو کچھ اس علم کے متعلق لکھا گیا اسے بطور نمونہ سمجھنا چاہیئے اس لئے کہ اس علم کی تفصیل کے لئے کئی مجلد درکار ہیں جو طوالت سے خالی نہیں لہذا اسی قدر ہی پر اکتفا کی گئی۔

علم قیافہ: (مصدر۔ پہچاننا) وہ علم جس سے آدمی کے حالات اس کے جسمی علامات یعنی صورت جسمانی ساخت سے شناخت کیے جائیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اس قدر علم قیافہ میں مہارت ہو مجھے
صورت حال سے دل کا بھید لیا راز ستیز کھلوں

قول فیصل: حکمائے دانشمند نے اخلاق نیک اور صفات پسندیدہ کو معلوم کرنے کے لیے جسم انسانی کے اعضا کو وسیلہ اور واسطہ مقرر کیا ہے اور تجربہ سے دریافت کیا ہے کہ انسان کا ہر عضو ظاہری اور باطنی صفات پر دلالت کرتا ہے۔ ذیل میں علامات اعضائے جسم انسانی الگ الگ درج کیے جاتے ہیں۔

علامات سر: بڑا سر ہونا اور گول اور ہموار ہو اور سر پر بال بہت ہوں تو عقل و دانائی اور فہم و فراست بہت و سخاوت کی نشانی ہے اور چھوٹا سر اور ناہموار یعنی بے ڈول اور بال سر کے تھوڑے سے ہونا یہ علامت حماقت اور جہالت اور کند ذہنی کی نشانی ہے۔

علامات پیشانی: پیشانی کا بہت بلند اور بے شکن ہونا دشمنی، بد خلقی اور غرور و نخوت کی نشانی ہے اور جو پیشانی بلندی اور فراخی میں متوسط ہو اور اس میں شکن بھی ہو تو محبت اور صدق اور عقل اور خوش نصیبی اور تدبیر کی نشانی ہے۔ تنگ پیشانی مفلسی، تکلیف، بے وقتی، نامرادی، افلاس اور بے حیائی کی علامت ہے اور اگر جانب سر سے ناک کی طرف دونوں ابرو کے بیچ میں شکن ہو تو غصہ، غضب اور رنج کی دلیل ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ پیشانی میں چین کا ہونا زیادتی عمر کی دلیل ہے یعنی اگر ایک خط ہو تو دس برس کی دلیل ہے اور اگر دو خط ہوں تو بیس برس اور جو تین خط ہوں تو تیس برس اور باقی کو اسی طرح قیاس کرنا چاہیئے۔

علامات ابرو: بھویں اگر بڑی بڑی اور دور تک کھنچی ہوئی ہوں اور بال بکثرت ہوں تو بد مزاجی، خود پسندی، مفلسی، غرور اور جہالت کی علامت ہے جفتی بھویں محبت اور مہربانی کی علامت ہے۔ اگر مرد ہے تو عورتوں سے بہت زیادہ راغب ہوگا اور جو عورت ہے تو اس کو مردوں کی طرف بہت رغبت ہوگی اور عرض و طول میں متوسط ہونا خوش مزاجی، بخشش، عقل اور دیانت کی نشانی ہے اور سرا ابرو کا اگر ناک کی طرف سے باریک ہو تو دشمنی کی دلیل ہے اور وہ شخص فتنہ ہائے عظیم برپا کرے گا اور جو بلند ہو تو غرور اور نہایت بے وقوفی کی دلیل ہے اور اگر بال بھوؤں کے دراز ہوں تو بہادری، ہمت، بد مزاجی اور جنگ و جدال کی دلیل ہے۔

علامات چشم: آنکھ کا بڑا اور سیاہ ہونا سستی اور کاہلی کی دلیل ہے۔ نیلگوں آنکھ خودرائی اور مکر و حیلہ اور شہوت پرستی کی دلیل ہے۔ گول آنکھ نحوست کی نشانی ہے آنکھ کا تل لمبا اور درازی ہونا نیک بختی اور مبارک ہونے کی علامت ہے اور متوسط ہونا آنکھ کا بزرگی اور کورنگی اور سرخی اور سیاہی اور درازی میں اخلاق نیک اور عادات مبارک کی علامت ہے۔

علامات گوش: بڑا کان خوبی، قوت، حافظہ، درازی عمر اور تندرستی کا نشان ہے بعض اوقات میں اور چھوٹا کان جہل و نادانی کا نشان ہے۔ متوسط کان عقل و دانائی و سعادت کا نشان ہے کان کی لو کا پرگوشت ہونا دولت کی دلیل ہے۔

علامات بینی: ناک کا باریک ہونا تیزی اور عقل کی نشانی ہے۔ چوڑی اور بڑے نتھنوں والی ناک بہت شہوت اور غضب ناکی کی نشانی ہے۔ ٹیڑھی ناک نفاق، شرارت کی علامت ہے لمبی اور بڑی اور نوک پر طوطے کی طرح خمدار ناک فراخی دولت کی دلیل ہے۔ ناک کا بلندی و پستی میں متوسط ہونا اس باطن کی صحت کی دلیل ہے اور کم پست ہونا ناک کا افلاس و تنگ دستی کی علامت ہے۔

علامات لب: ہونٹوں کا موٹا ہونا احمق اور درشتی طبع کینہ وری کی نشانی ہے اور باریک ہونا ہونٹوں کا دانائی اور لطافت طبع کی نشانی ہے۔ اور سرخی ہونٹوں کی نیک بختی اور خوش دلی کی دلیل ہے اور نیلگوں سیاہ ہونا ہونٹوں کا بد ذاتی اور بد اصلی کی نشانی ہے۔ اور سفیدی ہونٹوں کی بیماری کی نشانی ہے۔

علامات دہن: منہ کا فراخ ہونا شجاعت کی دلیل ہے منہ کا تنگ ہونا خوف و ہراس کا نشان ہے عورتوں کا منہ فراخ ہونا بدشہوت ہونے کی علامت ہے۔

علامات دندان: دانتوں کا بہت بڑا اور باہم ہونا خرابی کی دلیل ہے چھوٹا ہونا، جدا جدا ہونا صحت جسمی کی دلیل ہے ٹیڑھا ہونا اور ناہموار ہونا مکر و فریب کی نشانی ہے دانتوں کا نہ بہت بڑا ہونا نہ بہت چھوٹا ہونا نیک بختی کا

اور الفت کی دلیل ہو۔ تیس سے بتیس تک دانتوں کی تو زیادہ دولت اور دانائی کی علامت ہے تیس سے کم ہونا مفلسی اور ناداری کی دلیل ہو۔

علامات کام و زبان | تالو اور زبان کا سرخ ہونا نیک بختی اور شگی کی دلیل ہے سیاہ اور زرد ہونا نحوست کی نشانی ہے۔

علامات زنخ | ٹھوڑی کا باریک ہونا نیک خصلت کی علامت ہو اور پرگوشت ہونا جہالت اور غرور کی نشانی ہے اور متوسط ہونا ٹھوڑی کا عقل و تمیز کی علامت ہے۔

علامت گردن | کوتاہ گردن ہونا مکر و خیانت کی نشانی ہے باریک اور دراز گردن ہونا نامردی اور حماقت کی دلیل ہو اور موٹی گردن راستی و الفت اور تدبیر کی دلیل ہے اور گردن پر ایک خط ہو تو درازی عمر کی نشانی ہے اور دو خط ہنرمندی اور تین خط دولت کی علامت ہے۔

علامت چہرہ | چہرے کا پرگوشت اور معتدل ہونا سستی و فراموشی و جہل و سخت خوئی کی نشانی ہے اور خشک و کم گوشت ہونا پلیدی اور مردم آزاری کی علامت ہے۔

علامت محاسن و ڈاڑھی | گھنی ڈاڑھی ہونا ہوشیاری اور دانائی کی علامت ہو مگر ڈاڑھی گرانباری اور آبرو کی نشانی ہے اور بہت لمبی ڈاڑھی حماقت اور نادانی کی علامت ہے اور ڈاڑھی میں بہت بالوں کا ہونا کند ذہنی اور وحشی ہونے کی علامت ہے۔

علامت کتف یعنی شانہ | شانے کا لاغر ہونا زحمت عادت ہونے کی علامت ہو۔ شانے کا چوڑا ہونا حماقت کی نشانی ہے۔ شانوں پر بالوں کا ہونا بے رنگی یعنی مفلسی کی نشانی ہے۔ شانوں کا صاف اور ہموار ہونا عقل و دولت کی اور سعادت مندی کی دلیل ہو اور ایسا آدمی لطیف مزاج ہوتا ہے۔

علامت بغل و بازو | بازو دراز اور بغل پرگوشت نیک بختی اور فراخ روزی کی نشانی ہے۔ چھوٹا بازو اور خشک بغل ہونا بے دولتی کی علامت ہو۔

علامت سینہ | سینے کا فراخ اور پرگوشت ہونا نیک بختی کا نشان ہے۔ تنگ اور خالی سینہ نحوست اور بدبختی کی علامت ہو۔

علامت پستان | دونوں چھاتیوں کا بہت بڑا ہونا دولت اور اولاد کی ترقی کی نشانی ہے اور ایک چھاتی بڑی اور ایک چھاتی چھوٹی ہونا بدبختی کی علامت ہے

علامت شکم | پیٹ بڑا ہونا حماقت کی علامت ہے اور متوسط ہونا تیزی رائے اور صفائے عقل اور تیزی ہوش کی دلیل ہو جس کے پیٹ پر ایک خط ہوگا اس کی موت تلوار سے ہوگی۔ دو خط والا عورتوں کی صحبت سے نہایت رضامند ہوتا ہے اور تین یا چار یا پانچ خط کا پیٹ پر ہونا عقل و علم ہوشیاری کا نشان ہے جس کے پیٹ پر خط کا مطلق نشان نہ ہو تو وہ شخص صاحب اقبال ہوگا اور بڑی اور گہری ناف کا ہونا دولت و سعادت کی نشانی ہے۔

علامت رنگ | رنگ کا بہت سرخ ہونا جلد بازی اور زود رنجی کی دلیل ہو اور سبزہ رنگ ہونا بدباطنی کی علامت ہو اور سرخ و سفید رنگ خوش اخلاقی کی دلیل ہے اور سرخ رنگ سیاہی مائل ہو تو کج خلقی کا نشان ہے اور گندم رنگ ہونا خوش اخلاقی اور عقل و دانائی اور نیک بختی کی دلیل ہو۔

علامت پشت | چوڑی پیٹھ غضب اور غرور کا قوی ہونے کی دلیل ہے اور خمدار پیٹھ کج خلقی کی نشانی ہے۔ اور دراز ہونا پیٹھ کا نحوست کی نشانی ہو اور متوسط ہونا نیک بختی اور سعادت کی نشانی ہو۔

علامت اعضائے بدن | جسم کا ملائم ہونا قوت عقل اور نازکی مزاج کی دلیل ہے اور جس کا بدن سخت ہوگا وہ شخص زبردست اور کم عقل غلیظ مزاج ہوگا اور جلد کا ملائم اور باریک ہونا نیکی اور فرخندگی کی دلیل ہے۔

علامت موئے | بالوں کا نہایت سخت ہونا شجاعت اور مردانگی کی دلیل ہے اور بہت نرم ہونا خوف و ہراس کی علامت ہے اور جس کے بال متوسط ہوں یعنی نہ بہت نرم ہوں نہ سخت ہوں اس کا ظاہر و باطن نیک ہوگا۔ سینے اور پیٹ پر بہت بال ہونا بیوقوفی کی نشانی ہے اور کم ہونا دانائی اور ظرافت کی دلیل ہے۔ اور بالوں کا زرد رنگ ہونا حماقت کی دلیل ہے اور جو سرخ ہوں تو شجاعت اور دماغ کے صحیح و سالم ہونے کی نشانی ہے۔ اور سیاہی اور زردی اور سرخی میں متوسط ہوں تو مزاج کے معتدل ہونے کی دلیل ہے اور جس کے ایک مسام سے ایک ہی بال پیدا ہو تو دولت کی نشانی ہے اور دو پیدا ہوں تو ہنرمندی کی دلیل ہے اور اگر تین پیدا ہوں تو وہ شخص صاحب عبادت ہوگا۔ اور چار بال ایک جگہ سے پیدا ہوں تو مفلسی اور بے ہنری کی علامت ہے اور بالوں کا باریک ہونا حیا کی نشانی ہے اور گندہ و پیچ دار ہونا بالوں کا بدی کی دلیل ہے

علامت آواز | آواز کا بڑا اور بلند ہونا مردانگی کی دلیل ہے اور باریک اور نرم ہونا

اخلاق حمیدہ کی علامت ہے اور ناک میں بولنا
غرور اور تکبر کی نشانی ہے اور بد آواز ہونا
بدبختی اور حماقت کی دلیل ہے اور آہستگی اور
علامت سے باتیں کرنا عقل و دانائی کی دلیل ہے
اور گفتگو میں بہت جلدی کرنا کج خلقی کی علامت
ہے اور گفتگو کے وقت ہاتھ کو حرکت دینا دانائی
اور عقل کی نشانی ہے۔

علامت خندہ | قہقہہ مار کر ہنسنا بے حیائی
اور نالائقی کی دلیل ہے۔ تبسم کرنا شرم اور
عزت اور مرتبہ اور خوش اخلاقی کی نشانی ہے

علامت قد | بہت دراز ہونا قد کا بیوقوفی
کی نشانی ہے اور جس کا چھوٹا قد ہوتا ہے وہ
فساد برپا کرتا ہے دوتا یعنی کبڑا ہونا دشمنی
اور عداوت کی نشانی ہے اور میانہ قد یعنی
دراز ہو نہ کوتاہ ہو حکمت اور عقلمندی کی
علامت ہے اور اس کے اوصاف باطنی بھی
معتدل ہوں گے اور حکیموں نے کہا ہے کہ وہ قد
بہت اچھا ہے جو صاحب قد کے اپنے بیس
انگشت ہو اور اس مقدار سے جس قدر کم ہو
وہ خراب ہے۔

علامت رفتار | جس کی چال ٹھہری ہوئی
ہے وہ بزرگوں کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص
کمر اور سرین کو چلنے میں حرکت دیتا ہو اس کو
غرور و علت ابنہ ہوتی ہے اور تیز و تند رفتار
قہر و غضب اور جہالت کی علامت ہے اور آہستگی
کی رفتار غمگینی کی علامت ہو اور تیزی و آہستگی
میں متوسط ہونا علامت [illegible] اور باطن کی نیکی کی ہے
اور چلنے میں زور زور سے زمین پر پاؤں مارنا
بدبختی کی نشانی ہے اور لمبے لمبے قدم رکھنا علامت

اور حماقت کی علامت ہو۔

علامت کف دست | ہتھیلیوں کا موٹا
ہونا دولت کی علامت ہے اور سرخ رنگ
ہونا خوبی اور لطیف مزاجی کی نشانی ہے اور
زرد رنگی دلیل فسق و فجور ہے اور سپید و سیاہ
علامت بدبختی ہے اور بہت بڑے یا بہت خط
ہتھیلیوں پر ہونا نہایت برائی ہے مگر اوسط
درجے میں البتہ نشان نیک بختی اور سعادت
کا ہے۔

علامت انگشتان | لمبی انگلیاں زیادہ عمر
ہونے کی دلیل ہے اور باریک و نرم نیک
بختی کی علامت ہے۔ موٹی سخت اور ٹیڑھی
ہونا صاف بدبختی کی نشانی [illegible] ملا لینے میں
انگلیوں کے سوراخ نمایاں رہیں تو بے دولتی
اور فضول خرچی کی علامت ہو جو سوراخ سلوٹ
نہ ہوں تو جمع ہونے کی علامت ہے۔

علامت ناخن | ناخنوں کا سرخ رنگ
ہونا علم عقل و دانائی اور فراخ دستی کی علامت
ہے اور سیاہ اور زرد رنگ ہونا پریشانی
افلاس و بدبختی کی نشانی ہے۔

علامت ذکر | عضو تناسل کا بڑا ہونا فسق و
فجور کی علامت ہے اور کوتاہ ہونا صلاح و
راستی کی علامت ہے اس پر بہت رگوں کا
نمودار ہونا حسرت و افلاس کی علامت ہو۔

علامت خصیہ | ایک خصیہ بڑا اور ایک
چھوٹا ہونا غلبہ شہوت کی نشانی ہے اور
عورتوں کی صحبت کی رغبت کی علامت ہو اگر
داہنا خصیہ جس شخص کا چھوٹا ہوگا تو اس کے
نطفے سے لڑکے بہت پیدا ہوں گے اور جس شخص

کا بایاں خصیہ چھوٹا ہوگا اس کے نطفے سے
لڑکیاں بہت ہوں گی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ خصیہ
کا چھوٹا ہونا افلاس و دولت ہے اور بڑا ہونا فسق
و فجور کی علامت ہو۔

علامات ران و ساق | ران کا پرگوشت ہونا
عورتوں کے ساتھ عشق و عشرت کرنے کی علامت
ہے اور جس کی ران سخت ہو اور اس پر بال نہ ہوں
تو دولت کی علامت ہے اور جس شخص کی پنڈلی
موٹی ہو اور اس پر بال ہوں تو وہ اکثر پیادہ
چلے گا اور تنگ دست رہے گا۔ اور لمبی پنڈلی
کا ہونا غرور اور بدخواہی کی علامت ہے اور بہت
چھوٹی پنڈلی رذیل پن کی نشانی ہے اور دراز
و کوتاہ اور سطبر ہونے میں پنڈلی کا معتدل ہونا
شجاعت و سخاوت اور نیک بختی اور نیک نیتی کی
دلیل ہے۔

علامات کعب | ٹخنے پرگوشت کا ہونا آسودگی
کی علامت ہے اور اس پر بالوں کا ہونا ظلمت
و ادبار کی دلیل ہے اور جس کا ایک
ٹخنہ بڑا اور ایک چھوٹا ہوگا وہ شخص اکثر قید
میں رہے گا۔ اور چھوٹا اور گول ٹخنہ کا دولت
کی نشانی ہے اور ٹخنہ بلند ہونا بدبختی اور افلاس
کی نشانی ہے

علامت عقب یعنی پاشنہ | ملائم اور چھوٹی
ایڑی کا ہونا علامت دولت مندی کی ہے اور بڑی
نحوست کی نشانی ہے اور جس کی ایڑی
پرگوشت ہو اور چلنے میں چوڑی ہو جاتی ہو تو
یقینی وہ چور ہوگا

علامت پشت پا | پشت پا بلند ہوں اور
اس پر بال کم ہوں تو نیک بختی اور سعادت

اور مبارکی کی نشانی ہو اور اگر برعکس ہو تو نحوست کی نشانی ہے۔

علامت کف پا پاؤں کے تلوؤں کا زرد اور سیاہ ہونا قلت اولاد اور فسق و فجور کی علامت ہے اور خطوط سے خالی ہونا کف پا کا اکثر پیادہ چلنے کی علامت ہے اور کف پا کا سرخ و نرم ہونا عقل و دولت کی نشانی ہے اور کف پا میں جو اور برق اور ناقوس کا نشان ہو تو دولت اور حشمت کی علامت ہے اور جس کے دونوں پاؤں باہم ایک دوسرے کی طرف پھرے ہوئے ہوں اور کف پا پر گوشت ہوں تو ہمیشہ گھوڑے کی سواری اس کو میسر ہوگی۔

علامت انگشتان پا پاؤں کی انگلیاں اگر باریک ہوں تو عقلمندی کی علامت ہے موٹی اور چھوٹی کند ذہنی کی علامت ہے اور باہم متصل ہوں تو نیکی کی علامت ہو متفرق اور پریشان ہونا نحوست کی نشانی ہو اور انگوٹھے کے پاس کی انگلی اگر انگوٹھے سے بڑی نہ ہو تو نیک بختی اور اقبال اور مالدار ہونے کی علامت ہے اور وہ شخص بہت نکاح کرے گا اور اس کی عورت اس کے سامنے مرجائے گی اگر اس کے بالعکس ہو تو خود اپنی عورت کے سامنے مرجائے گا اور اگر سب انگلیاں چھوٹی ہیں تو بد اصلی اور بد بختی کی دلیل ہے اور جس کا انگوٹھا بہت چوڑا ہوتا ہے تو وہ شخص بہت ملکوں کی سیر کرتا ہے اور ناخن زرد اور سیاہ عیب کی دلیل ہے اور سرخ و صاف ہنر کی دلیل ہے اور عقلمند کو لازم ہے جس شخص میں علامتیں نیکی کی زیادہ ہوں اور نیکی کی علامتیں کمتر ہوں تو اس کی بد افعالی پر اعتبار کرتے اور جس میں علامتیں نیکی کی بیشتر ہوں اور بدی کی کمتر تو اس کے افعال نیک کی دلیل گردانے اور اگر دونوں برابر ہوں تو اکثر ایسے آدمی نیکی میں معتدل ہوتے ہیں اور یہ علامتیں اور دلائل کہ بیان ہوئے عورتوں اور مردوں میں مشترک ہیں۔

متفرق علامتوں کا بیان پیشانی پر سیاہ خال کا ہونا بخت مندی اور دولت کی نشانی ہے۔ قفا یعنی پس گردن اگر مثل ہاتھی کے گردن و پشت پر ایک پشتہ سا اٹھا ہوا ہو تو دولت کی علامت ہے اور جو بندر کی پس گردن کی طرح بے ڈول اور خالی اور بے مغز اور خشک ہو تو دلیل فلاکت ہے۔

دلائل استخوان پہلو پہلو میں آٹھ پسلیوں کا ہونا بادشاہی کی علامت ہو اور نو نشانی دولت کی ہے دس علامت فقیری کی اور گیارہ زہد و تقویٰ کی نشانی ہو اور بارہ علامت رنج و غم کی ہے اور تیرہ علامت دولت اور مال ملنے کی ہے اور چودہ اقبال کی بھی نشانی ہے اور چودہ علامت بدکاری اور فسق و فجور کی ہے۔

خال سیاہ بر سر ذکر سیاہ تل عضو تناسل کے سر پر ہونا علامت ہو کہ عورات کی صحبت سے بہت رغبت ہو اور وصل سے عورتوں کے کامیاب ہو۔

علامت بوئے منی منی میں جس کی مچھلیوں کی بو آتی ہوگی اس کے اولاد بہت ہوگی اور مویشی اور مال کی اس کے پاس کثرت رہے گی۔ منی میں شہد کی بو ہوگی تو اس مرد کو عورت کی خواہش بہت ہوگی منی میں دہی یا دودھ کی بو آئے تو دولت مندی اور امیری کی نشانی ہے منی میں بوئے تلخ آئے تو فسق و بدکاری کی علامت ہے۔

دلیل مسامات درستن موئے جس کے مسام میں ایک بال جا ہوگا دولت و حشمت ہمیشہ اس کی کنیز رہے گی۔ ایک مسام میں دو بال جمع ہوں تو علم اور زہد و تقویٰ اور خدا پرستی کی علامت ہو اور جس کسی کے تین یا چار بال ایک مسام سے نکلیں گے تو بدبختی اور افلاس کی نشانی ہے۔

علامت قامت جس کا قد پاؤں کے انگوٹھے سے پیر تک نوے انگشت کا طول میں اپنی انگلیوں سے ہوگا اس کی عمر تیس برس کی ہوگی نوے سے ایک سو بیس انگشت تک ہر انگشت پر پانچ برس بڑھانا چاہیئے مثلاً اکیانوے پر ۳۵ سال اور بانوے پر چالیس برس غرض اسی طرح ایکسو بیس انگشت کو قیاس کرنا چاہیئے۔

دلائل خطوط دست و پا و سائر اعضا ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک عرض میں پیشانی پر ایک خط کا ہونا دولت اور امیری کی علامت ہے اور دو خط علم و ہنر کی نشانی ہے اور تین خط سلطنت یا وزارت کا نشان ہے اور چار خط فقیری کی علامت ہے اور پانچ خط ہوں تو سو برس کی عمر ہو اور چار خطوں سے اسی برس کی اور تین خطوں سے ۶۰ برس کی اور دو خط چالیس برس کی علامت ہیں ایک خط بیس برس

کی عمر کی شناخت ہو اور پیشانی پر خطوں کا نہ ہونا کم عمری کی علامت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(ماخوذ از ترجمہ مطلع العلوم صفحہ ۶۳۰۵۶)

علم کرنا:- اونچا کرنا، بلند کرنا، تلوار، نیزہ، نیمچہ وغیرہ کو اونچا کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

یعنی سب اپنے ہاتھ میں سامان اوج ہیں
جب تیغ کی علم تو حسلہ ار نوج ہیں — تعشق

وہ اب نیمچہ کرچکے ہیں علم
اجل آچکی سر پہ کیونکر ملے — رند

علم کلام:- (باضافت) وہ علم جس میں معتقدات نقلی کو عقلی دلیلوں سے ثابت کریں کسی چیز کو طبعی اور سچی دلیلوں کے ساتھ زبان کے اپنے دل میں جمانے کا علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

آرام کر رہا ہے اس خوابگاہ میں اب
علم کلام تیری مجالس کا مسند آرا — عزیز لکھنوی

علم کیمیا:- (بہ اضافت یائے معروف و کسر میم) سونا چاندی بنانے کا علم، صنعت زرسازی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ حال کی اصطلاح میں اس علم کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کے اجزا کو جدا کرنے پھر ان کو ملا دینے یا ان کے تغیر و تبدل اور خواص سے بحث کی جائے انگریزی میں اس کو کیمسٹری کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ لغت میں کیمیا کے معنی اصل زر و سیم یا صنعت زرسازی کے ہیں چونکہ قلب ماہیت غیر ممکن ہے اس سے ثابت ہوتا ہے ایک دھات سے دوسری دھات تو نہیں بنا کرتی تھی مگر رنگ بے شک چڑھ جایا کرتا تھا چنانچہ ہمارے ایک دوست جو اس علم سے بخوبی واقف تھے کہتے تھے کیمیا گری انگریزی کا جس طرح پر لوگ بیان کرتے ہیں سب غلط ہے۔ ہاں اس کے ذریعے سے اشیا کی واقفیت خوب ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا عبارت میں "کیمیا گری انگریزی کا" کے فقرے سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کیمیا گری انگریزی زبان کا لفظ ہے بلکہ اس سے مولف مذکور نے یہ سمجھانا چاہا ہے کہ علم کیمیا انگریزوں کی ایجاد ہے۔ اس علم کو تنہا کیمیا بھی کہتے ہیں بلکہ زبانوں پر زیادہ تر یہی ہے۔

ع کیمیا ہے تو کاشتکاری ہے — اسمٰعیل

صاحب مطلع العلوم نے لکھا ہے کہ علوم دو طرح کے ہیں ایک علوم جلیہ یعنی علوم متداولہ جو مدرسوں وغیرہ میں پڑھائے جاتے ہیں دوسرے علوم خفیہ جن کو نااہلوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ علوم خفیہ کے پانچ شعبے ہیں۔ علم ریمیا، علم سیمیا، علم کیمیا، علم لیمیا، علم ہیمیا۔ ان پانچوں علوم کو علوم خمسہ مختفیہ کہتے ہیں۔ علم کیمیا یہ ہے کہ صاحب صنعت ناقص دھاتوں کو کامل تدبیروں سے اعلیٰ درجے پر پہنچائے۔

علم گاڑنا:- (دہلوی) میدان جنگ میں علم نصب کرنا۔

دامان صبح وجیب داماں پھاڑنے لگا
ہر بام پر جنوں کے علم گاڑنے لگا — جوش ملیح آبادی

قول فیصل۔ اس کا مقدم علم گڑونا بھی مستعمل ہے

سر کے نہ جھکے پھر جو وفا میں قدم گڑے
حاکم در یزید پہ اپنا علم گڑے — انیس

علم لدنی:- (بہ اضافت) خدا داد علم، وہ علم جو خدا کے مخصوص بندوں کو بغیر پڑھے لکھے محض خدا کی شفقت و رحمت سے حاصل ہو۔ وہبی علم۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

لوگ امی انھیں کہتے تھے کہ خود تھے دانا
جنہیں معلوم تھا یہ کیا ہے نبی کی منزل
علم بے واسطہ خالق سے کیا تھا حاصل
تک علم لدنی کے تھے ماہ کامل — سرتعجب
عالم الغیب تھا ہر شے کا بتانے والا
بے پڑھا خود تھا محمدؐ کا پڑھانے والا

قول فیصل۔ لدنی لدن سے مشتق ہے۔ عربی میں لدن کے معنی پاس اور نزدیک کے ہیں۔ اردو نظم کی ضرورت سے علم لدن بھی استعمال کیا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

اک روز باب علم لدن مرتش بارگاہ
تھا جلوہ بخش مسجد کوفہ شاہ ماہ — دبیر

علم لغت:- (بہ اضافت) کسی زبان کے الفاظ و محاورات کی تحقیق و تعریف، ڈکشنری لکھنے کا علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

علم لیمیا:- یہ علم قوائے سفلیہ سفلیات سے قوائے فاعلہ علویات کے ملنے سے عبارت ہے اس سے وہ اسما اور طلسمات مراد ہیں جن کے عمل سے عجیب و غریب و مثال و آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس علم میں حروف مفردات و حروف مرکبات کے خواص سے بحث کی جاتی ہے طوالت کے خوف سے ایک مثال حرف مفرد کی اور ایک مثال مرکب کی ذیل میں درج کرتا ہوں۔

الف۔ کے خواص میں لکھا ہے کہ جو شخص صبح کو بستر خواب سے اٹھ کے باتیں کرنے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ الف کو اپنی زبان پر جاری کرے گا تو صاحب ثروت ہو جائے گا۔ اور اگر ساعت مشتری میں کاغذ پر ہزار بار الف کو لکھ کے کوئی اپنے پاس رکھے گا تو وہی تاثیر بخشے گا۔ اگر وضع حمل کی سختی کے وقت حاملہ کے ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر یہ حرف

لکھ دیا جائے تو آسانی وضع حمل ہو جائے ۔ الف سے
ی تک حروف مفردات کے خواص لکھ کے صاحب
مطلع العلوم نے لکھا ہو کہ حروف مفردات کا عمل اس
وقت درست ہوگا جب اٹھائیس حروف کی زکوٰۃ
اٹھائیس دنوں میں دے ۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ
ہے کہ ہر حرف کو ہر روز اس کے عدد ملفوظی کے
حساب سے وقت معینہ میں باطہارت خلوت با احترام
میں پڑھے اور اٹھائیس دن میں زکوٰۃ سے فارغ
ہو تو عمل درست ہوگا ۔ اب ایک مثال حروف مرکبات
کی لکھتا ہوں ۔ اگر کسی سے خوف رکھتا ہو تو بجائے
خوف کھیٰعص حمعسق لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ
لکھے جس سے ڈرتا تھا اس سے مخوف ہو جائیگا
(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم مثلث :۔ (بہ اضافت) علم ریاضی کی وہ شاخ
جو مثلثوں کے ضلعوں اور اس کے زاویوں کے
باہمی تعلقات کو ظاہر کرتی ہے یا ان عام تعلقات
کو جو زاویوں اور قوسوں کے متعلق خطوں سے
واقع ہوتے ہیں تعلق ہے اور ان کی پیمائش کے
قاعدوں کو سکھاتی ہے ۔ ٹرگنامیٹری ۔ عربی الفاظ
فارسی ترکیب ۔ اصطلاح علم اقلیدس ۔

علم مجالس :۔ (بہ اضافت) محفل میں
نشست و برخاست باہمی گفتگو اور معاشرت
سے پیش آنے کے وہ قاعدے جو اخلاق پر مبنی
ہوں ۔ آداب مجلس ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب
مذکر، فصیح، رائج ۔

محل صرف : علم مجلس کو جزئیات مذکورہ کی ملاحظت
کے بعد حاصل ہوتا ہے اس کا جزو اعظم فصاحت
اور حسن تدبیر ہو ۔ اور وہ ایک خدا داد امر ہے ۔
(دربار اکبری)

علم مُدُن (بہ اضافت ۔ مُدُن بضم اول و فتح دوم)
شہری انتظام کی واقفیت ، امور سلطنت و ریاست
کا علم ، کسی ملک کی پر خلوص قومی تدبیریں ، وہ عمدہ
کار روائیاں جو کسی شہر یا ریاست سے متعلق ہوں ۔
عربی الفاظ ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
مذکر فصیح ۔ اسی کو علم تمدّن بھی کہتے ہیں اور
یہ نسبتاً زیادہ رائج ہے ۔ مُدُن اصل میں مدینہ
یعنی شہر کی جمع ہے لہذا علم مدن و تمدن کے معنی
ہوئے وہ علم جو شہروں کے انتظام سے متعلق ہو
یعنی پولیٹکل معاملات کا علم ۔

علم مرایا :۔ (بہ اضافت) وہ علم یا فن
جس سے سطح مستوی کا ہر ایک چیز کو شیشے یا آئینے
کی مدد سے کسی خاص زاویئے کے بغیر صحیح حال معلوم
کیا جائے یا ایک قسم کی مصوری یا قاعدہ ہیئت ۔
عربی الفاظ ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
مذکر فصیح ۔ مَرَایا (بالفتح) مراۃ کی جمع (آئینہ)
عربی جمع ہے چونکہ اس علم میں آئینوں سے کام پڑتا
ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ۔

علم مساحت :۔ (مساحت بکسر اول)
علم ہندسہ کی شاخ جس سے اضلاع کا طول
سطحوں کا رقبہ اور مجسمات کی جسامت وغیرہ معلوم
کی جائے ۔ پیمائش مجسمات کا علم اور زمین کی ناپ
جوکھ کا علم ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

علم معانی :۔ علم بلاغت کے تین شعبوں میں سے
ایک شعبے کا نام ہے ، اس علم کو کہتے ہیں جس سے مقتضائے
حال حسن تعبیر کی صفت اور کلام کی مطابقت معلوم
کی جاتی ہے ۔ فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ حسب
محل و مقام اور حسن الفت کلام میں ذہن انسانی
خطا سے محفوظ رہے ۔ مقتضائے حال سے مراد
یہ ہے کہ جس مقام پر جو لفظ آئے وہ اس جگہ کے
لئے مناسب ہو ۔ یہ نہ ہو کہ تہنیت کے مقام پر تعزیت
کے الفاظ ادا کر رہے ہیں اور تعزیت کے مقام
پر تہنیت کے الفاظ ادا کر رہے ہیں ۔

واضح ہو کہ حسن کلام کی دو قسمیں ہیں (۱)
حسن ذاتی (۲) حسن عرضی ۔ حسن ذاتی الفاظ فصیح
اور معانی بلیغ سے حاصل ہوتا ہے فصیح وہ لفظ
ہے جو اہل زبان کے محاورے اور روزمرہ کے
موافق ہو غیر مانوس نہ ہو ۔ معانی بلیغ یہ ہیں کہ مطلب
کے موافق مقام کے مناسب ہو ۔

حسن عرضی لطیف تشبیہوں اور صنعتوں کے
رعایت کرنے سے حاصل ہوتا ہے

جو شخص ان دونوں باتوں کی رعایت کرتا ہے
اس کا کلام فصیح و بلیغ ہوتا ہے ۔

جو چیزیں کلام کو پایہ فصاحت لفظی اور بلاغت
معنوی سے گرا دیتی ہیں ان میں سے کچھ تفصیل درج
کی جاتی ہے ۔

(۱) ضعف تالیف ۔ یعنی محاورے کے خلاف الفاظ
کا استعمال کرنا یا ضمیروں اور حروف رابط کو ایسی
تقدیم و تاخیر کے ساتھ لانا جو اہل زبان کے روز
مرہ کے خلاف ہو ۔

آدمی اب نہیں جہاں میں میر
اٹھ گئے اس بھی کارواں کے لوگ

محاورہ یوں ہے اس کارواں سے بھی لوگ
اٹھ گئے ۔

(۲) تواتر اضافات ۔ یعنی پے در پے چند اضافتیں
لانا مگر یہ اس وقت عیب ہے جب برا معلوم ہو
اور ثقالت پیدا کرے اگر ایسا نہ ہو تو ایک بار

ذہن جائے اس کو عکس تعلیل (الٹی تعلیل) کہتے ہیں۔

علت :- دو قسم کی ہوتی ہے۔ تامہ، ناقصہ۔ علت تامہ یہ ہے کہ وجود معلول کے لئے اس چیز کا وجود کافی ہو۔ اور علت ناقصہ کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) علت مادی جیسے لکڑی کا وجود تخت کے واسطے (۲) علت صوری تخت کا چوکور ہونا (۳) علت فاعلی بڑھئی کا وجود اور فاعل کے آلات علت فاعلی کے تابع ہیں (۴) تخت کے بنانے کا مقصد۔

ملازمت یہ ہے کہ ایک حکم سے دوسرا حکم دریافت ہو جائے جیسے انسان پر کوئی حکم لگائیں تو اس کے مفہوم میں حکم حیوان بھی شامل سمجھا جائے اس لئے کہ حیوان لازمہ انسان ہے اول کو ملزوم اور دوسرے کو لازم کہتے ہیں۔

دوران یہ ہے کہ علت کی استعداد رکھتا ہو دوسری چیز پہلی کو دائرہ اور دوسرے کو مدار کہتے ہیں۔ یہ علت یا وجودی ہوتی ہے یا عدمی۔ وجودی جیسے دن کا وجود سورج کا طلوع اور عدمی جیسے دن کا نہ ہونا۔ آفتاب کا طلوع نہ ہونا۔

معارضہ۔ یہ ہے کہ سائل دشمن کے برخلاف دلائل و براہین کے دلیلیں قائم کرے۔

سند یہ ہے کہ دشمن کی دلیلوں کو دفع کرنے کے لیے معتبروں کے اقوال کو دلیل کے طور پر پیش کریں۔

مبادی۔ دعاوی سے مراد ہے۔

وسائط۔ ان دلیلوں سے مراد ہے جن سے مناظر استدلال کرے اور مقاطع مقدمات بدیہی سے مراد ہے اس لئے کہ دلائل اور براہین انہیں پر ختم ہوتے ہیں۔

مناظر کو مبادی، وسائط اور مقاطع کی رعایت جملہ ضروریات سے زیادہ ضروری ہے اس لیے کہ ان تینوں مفیدہ کے بغیر بحث میں خلل واقع ہوتا ہے اور مجادلہ اور مغالطہ کی حالت میں دشمن کے الزام سے قاصر ہو جاتا ہے۔

آداب مناظرہ اول یہ کہ جس علم میں بحث کریں اس علم کے اصول و قوانین اور اصطلاحیں خوب یاد کرلیں اس لیے کہ ہر علم کے اصول اور اصطلاحیں جداگانہ ہیں۔ دوسرے یہ کہ کلام میں اتنا اختصار نہ کریں کہ مطلب پوشیدہ ہو جائے اور نہ اتنا طول دیں کہ ملال کا سبب ہو۔ تیسرے یہ کہ غیر مستعمل اور محاورے کے خلاف الفاظ تحریر و تقریر میں نہ لائیں۔ چوتھے یہ کہ درشت مزاج دشمن سے محفلوں میں مناظرہ نہ کریں اس لیے کہ اگر غالب آئے تو خیر اور اگر مغلوب ہوئے تو سخت ندامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ اس دشمن سے مناظرہ کرنے سے احتراز کریں جو صاحب شوکت و دبدبہ ہو اس لیے کہ اس کا جلال و شکوہ قوت مناظرہ کو ضعیف کر دے گا۔ چھٹے یہ کہ دشمن کو ذلیل و حقیر نہ سمجھیں کیونکہ ایسا کرنے سے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے یا کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکل جائے جس سے دشمن کی دلیل قوی ہو جائے اور وہ غالب آ جائے۔ ساتویں یہ کہ بحث میں حلم سے کام لیں غضب، غصہ اور سفاہت سے پرہیز کریں کیونکہ یہ رذیل لوگوں کی خصلتیں ہیں۔ آٹھویں یہ کہ دشمن کی بات کو جب تک اچھی طرح سمجھ نہ لیں جواب نہ دیں اگر سمجھنے کی ضرورت ہو تو احتراز نہ کریں۔ اس لئے کہ استفادت یعنی پھیرنا اس قدر عیب نہیں جس قدر سخن نامفہوم میں فکر کرنا عیب ہے۔ نویں یہ کہ جس وقت دشمن کے کلام پر اعتراض کریں تو پہلے اس کلام کو زوائد سے پاک کرلیں اس کے بعد ایراد کریں۔ دسویں یہ کہ جو باتیں خارج از بحث ہوں ہرگز نہ کریں اس لیے کہ خارجی باتوں سے خلط مبحث واقع ہوتا ہے۔ گیارھویں یہ کہ دشمن کی دلیلیں اگر قطعی ہوں تو ان کو بغیر کسی حجت اور تکرار کے قبول کرلیں اس لئے کہ برہان قاطع اور دلیل ساطع کا نہ ماننا حماقت اور جہالت کی علامت ہے۔ بارھویں یہ کہ جب دشمن عاجز ہو جائے تو اس کے ظاہر کرنے کی صریحی طور پر کوشش نہ کریں اس کی ذلت و اہانت سے احتیاط کریں۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم المنطق

علم المنطق :- (با اضافت) منطق بفتح اول و کسر دوم نطق سے مشتق ہے۔ یہ وہ علم ہے جو آدمی کے ذہن اور فکر اور خیالات کو غلطیوں سے بچائے، خیالات کو صحیح اور باقاعدہ رکھنے کا علم۔ وہ علم جس کے قاعدوں کے بموجب اشکال اربعہ اور صغریٰ و کبریٰ اور اشکال اربعہ کے ذریعے سے کسی بات کا تجزیہ کرکے اس کے نتیجے نکالنا اس علم میں تصورات و تصدیقات سے بحث کی جاتی ہے۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

حشو الفضلہ - اسے تنہا منطق بھی کہتے ہیں صاحب مطلع العلوم نے اس کی تعریف و تفصیل یوں لکھی ہے۔

علم منطق ایسا قانون ہے جس کے ذریعے سے فکر صحیح کو
فکر فاسد سے امتیاز کریں اور فکر توجہ ذہن ہو مبادی
کی طرف۔ مبادی کے لغوی معنی ہیں آغاز کرنے والا
اصطلاح میں۔ مبادی یعنی دعووں سے مراد ہو
ذہن قوت مدرکہ ہو جو جزئیات اور کلیات کا ادراک
کرتی ہو۔ قوت مدرکہ مثل آئینے کے صاف ہو اس میں
محسوسات و معقولات کی جملہ صورتیں منقش ہوتی ہیں
قوت مدرکہ جس چیز کو ادراک کرے اسے علم کہتے ہیں
علم دو طرح کا ہے ایک تصور دوسرا تصدیق
ذہن کے اس ادراک کو کہتے ہیں جو حکم سے خالی
ہو مثلاً زید کا تصور یعنی ذہن میں فقط زید کی صورت
آئے یہی تصور ہو۔ اگر صورت کے ساتھ ہی ساتھ
یہ بھی تصور ہو کہ زید نویسندہ ہے یعنی صورت
میں حکم شامل ہو گیا اس کو تصدیق کہتے ہیں ایک
چیز کو دوسری چیز سے نسبت دینے کو حکم کہتے ہیں
چنانچہ زید چیز دیگر ہے اور نویسندگی چیز دیگر جب
یہ کہا کہ زید نویسندہ ہو تو زید اور نویسندگی میں
ایک نسبت ظاہر ہو گئی حکم اسی نسبت سے مراد ہے
حکم دو طرح کا ہو حکم بالایجاب اور حکم بالسلب حکم
بالایجاب یہ ہے جیسے ہم کہیں زید نویسندہ ہے
ایجاب اثبات سے مراد ہو۔ حکم بالسلب جیسے
ہم کہیں زید نویسندہ نہیں ہو۔ سلب نفی سے مراد ہے
تصور کی دو قسمیں ہیں ایک تصور وہ جو فکری
اور نظری اشتغالات کے حصول کا محتاج نہ ہو جیسے
حرارت، برودت، سیاہی اور سفیدی وغیرہ کا
تصور۔ اس قسم کے تصورات کو تصورات بدیہی
اور ضروری کہتے ہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اس
کا حصول نظری اور فکری کا محتاج ہو جیسے ارواح
ملائک اور جنات وغیرہ کا تصور اس قسم کے تصورات
کو تصورات نظری کہتے ہیں۔

تصدیق بھی دو طرح کی ہوتی ہو ایک ضروری
کہ اس کا حصول نظری اور فکری کا محتاج نہ ہو
جیسے اس کی تصدیق کہ آفتاب روشن ہو۔ آب گرم
ہے وغیرہ دوسری یہ کہ اس کا حصول نظری اور
فکری کا محتاج ہو جیسے اس کی تصدیق کہ صانع عالم
قدیم ہو اور عالم حادث ہو انسان اگرچہ حیوانات کی
جنس سے ہے مگر کلیات اور جزئیات کا ادراک
رکھنے اور مجہولات کو معلومات دریافت کر سکنے کی
قوت رکھتا ہے اس وجہ سے سب حیوانات پر
اس کو شرف و امتیاز حاصل ہو علم منطق میں تصورات
اور تصدیقات سے بحث ہوتی ہے

تصور اور تصدیق کے اصطلاحات منطقیہ
کی اصطلاح میں ان چیزوں کے تصورات جو دوسری
چیزوں کے تصورات میں داخل کریں اس کو معرّف
اور قول شارح کہتے ہیں اور وہی دلالت الفاظ
معانی اور تعریفات ہیں۔ اگر تصدیقات دوسری
تصدیقات سے داخل ہوں تو اس کو حجت اور
دلیل کہتے ہیں پس معرف اور حجت کا جاننا اور
دریافت کرنا مقصود ہو۔ اس میں شک نہیں کہ معرف
اور حجت فی الحقیقت معانی ہیں نہ کہ الفاظ۔ مثلاً
انسان کے معانی اس کے حیوان ناطق ہیں پس
منطقی کا غرض لفظ سے نہیں اسی بنا میں پر صدور شاید
عالم کی حجت ہو لیکن جب ہو حال الفاظ میں ان
کی دلالت کے اعتبار معنی پر نظر ہو صورت
لفظی پر نہیں۔

معانی پر دلالت الفاظ جو لفظ کسی معنی پر دلالت
کرے اور وہی لفظ اس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو تو
اس کو دال بالمطابقت کہتے ہیں جیسے لفظ انسان
حیوان ناطق پر دلالت کرتا ہے ایسی صورت میں لفظ
انسان کے تمام معنی حیوان ناطق ہیں جو لفظ جزو معنی
پر دلالت کرتا ہے اس کو دال بالتضمن کہتے ہیں۔
جیسے لفظ انسان کے معنی کے دو جزو ہیں ایک
حیوان اور دوسرا ناطق۔ جو لفظ اپنے خارجی معنی پر
دلالت کرے وہ معنی اس لفظ کے لئے لازم ہیں
اس کو دال بالالتزام کہتے ہیں جیسے علم اور صنعت
کی قابلیت کی لفظ انسان کے واسطے ہے دلالت سے
مراد ہے کسی چیز کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس چیز
کا علم حاصل ہو شئے اول کو دال شئے دوم کو
مدلول کہتے ہیں وضع یہ ہے کہ ایک شئے کی تخصیص
دوسری شئے پر اس طرح ہو کہ شئے اول سے
شئے ثانی حاصل ہوتی ہو۔ وضع ایک سبب ہے
دلالت وضعیہ کے اسبابوں میں سے کہ وضع کو
اس میں سے دخل نہیں ہے اور وہ لفظ میں
ہوتا ہے جیسے لفظ انسان دلالت کرتا ہے
حیوان ناطق پر یعنی تمام معنی لفظ انسان کے
حیوان ناطق ہیں۔ دلالت وضعیہ غیر الفاظ میں
بھی ہوتی ہو جیسے خطوط و اشارات کی دلالت
لفظ وجود خطوط اشارات سے ان کے معنی فہم
میں آتے ہیں۔ دوسری دلالت عقلیہ کہ وہ از
عقل کے ہوتی ہے جیسے کوئی لفظ پس دیوار سے
سنا جاتا ہے دلالت کرتا ہے وجود لفظ پر اور
غیر الفاظ میں ہوتا ہے جیسے دلالت مصنوعات
کی صانع کے وجود پر۔ تیسری دلالت طبعیہ وہ
موافق طبع کے ہوتی ہے جیسے دلالت اح اح
مرض پر یعنی اگر کوئی اح اح کرے تو معلوم ہوتا
ہے کہ کوئی مرض رکھتا ہے اور بغیر الفاظ میں بھی
پائی جاتی ہے جیسے سرخ رنگ بشرہ کا غضب

کی حالت میں اور صفرت یعنی رنگ کی زردی خجالت کے وقت ان دلالت مذکورہ میں سے جو کچھ کہ متغیر زیادہ ہیں وہ دلالت لفظیہ اور وضعیہ ہیں اسواسطے کہ فائدہ اور استفادہ معانی اس کے متعلق ہے اور دلالت مطابقہ اور تضمن اور التزام کے صدر میں مذکور ہوئیں ان سے مربوط ہیں۔

الفاظ ومعانی کی تقسیم لفظ دو نوع پر ہے مفرد اور مرکب۔ مفرد ایک ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس کا جزو معانی کے جزو پر دلالت نہ کرے جیسے رجل کے معنی مرد۔ جزو رجل کے اجزا ر ج ل معنی مرد کے اجزا پر دلالت نہیں کرتے بلکہ تمام اجزا مل کے معنی پر دلالت کرتے ہیں۔ مرکب ایسے لفظ کو کہتے ہیں کہ اس کا جزو لفظ دلالت کرے اس کے جزو معنی پر جیسے رامی الحجارہ یعنی سنگ انداز۔ ایک جزو رامی ہے جو ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور دوسرا حجارہ ہے جو دوسرے معنی پر دلالت کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک لفظ ایک اعتبار سے مفرد ہوتا ہے اور دوسرے اعتبار سے مرکب ہوتا ہے جیسے عبداللہ علمیت یعنی نام ہونے کے اعتبار سے مفرد ہے یعنی کسی شخص واحد کا نام ہے اور اضافت کے اعتبار سے مرکب ہے یعنی باعتبار مضاف اور مضاف الیہ عبد جزو دیگر ہے اور لفظ اللہ کا جزو دیگر ہے لفظ مفرد دو نوع پر ہے مفرد کلی اور مفرد جزوی مفرد کلی یہ کہ اس کے معنی شرکت غیر سے متبرا نہ ہوں جیسے لفظ انسان کہ زید اور عمر اور بکر وغیرہ کو کہہ سکتے ہیں یا لفظ حیوان کہ کل فرد نوع حیوانی کی کیا انسان اور فرس اور کیا حمار اس کے معنی میں شریک ہیں اور مفرد جزئی یہ ہے کہ اس کے معنی شرکت غیر سے متبرا ہوں جیسے زید کا لفظ اس کی ذات سے مخصوص ہے دوسرے کو نہیں کہہ سکتے پس زید جزئیہ ہے کلیہ انسان سے اور مفرد کلی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کلی ذاتی دوسری کلی عرضی کلی ذاتی وہ ہے جو اپنی حقیقت کے جزئیات سے خارج نہ ہو۔ جیسے لفظ حیوان کا بہ نسبت انسان کے یعنی لفظ حیوان کا کلی ہے اور جزئیات اس کی افراد حیوانات ہیں اور کلی عرضی وہ ہے کہ اس کے خلاف ہو۔ یعنی اپنی حقیقت جزئیات سے خارج ہو۔ جیسے لفظ ضاحک نسبت کے ساتھ انسان ہے یعنی انسان بنفسہ ضاحک ہے بخلاف افراد حیوانات کے اور کلی ذاتی پانچ طرح پر ہے۔ جنس، نوع، فصل، خاصہ، عرض عام جنس اس کلی کو کہتے ہیں جو انسان کی ماہیت میں داخل ہے۔ گھوڑے اور اونٹ اور سور وغیرہ پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے جیسے لفظ حیوان کا اطلاق سب حیوانات پر ہوتا ہے۔ نوع اس کلی کو کہتے ہیں کہ کثیر پر محمول ہو۔ کہ عددوں میں مختلف ہوں اور معنی میں متفق جیسے لفظ انسان کا اطلاق زید، بکر پر کر سکتے ہیں۔ اور فصل اس کلی کو کہتے ہیں جو اصل ماہیت میں داخل ہو اور اس سے ایک نوع کی تمیز اور انواع سے حاصل ہو۔ جیسے ناطق کا لفظ کہ اس سے انسان کی تمیز ہے۔ دیگر حیوانات سے۔ اور خاصہ اس کلی کو کہتے ہیں جو کسی نوع میں موجود ہو جیسے ضحک انسان میں موجود ہے دیگر حیوانات میں نہیں پایا جاتا۔ اور عرض عام اس کلی کو کہتے ہیں جو انواع متعددہ موجودہ میں ہو جیسے مشی۔ یعنی چلنا کہ نوع انسان میں ہے۔ اور دیگر حیوانات میں بھی موجود ہے۔

لفظ مرکب بھی دو قسموں پر منقسم ہے مرکب تام اور مرکب غیر تام مرکب تام یہ ہے کہ سکوت اس پر صحیح ہو۔ یعنی اگر کلام کرنے والا خاموش ہو جائے تو مخاطب کو انتظار نہ ہو۔ ایسا انتظار جو مخاطب کو مبتدا میں بغیر خبر کے ہو یا خبر میں بغیر مبتدا کے ہو۔ جیسے ہم کہیں زید قائم ہے تو زید مبتدا ہے اور قائم خبر ہے منطقیوں کی اصطلاح میں مبتدا کو محکوم علیہ اور موضوع کہتے ہیں۔ اور خبر کو محکوم بہ اور محمول کہتے ہیں۔ اور مرکب غیر تام جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ متکلم کو اس پر صحیح سکوت نہ ہو مانند مرکبات دو اسم یا دو حرف یا دو حرف کے۔

معرف کی تعریفیں معرف اس کو کہتے ہیں کہ تصور میں اس کے کچھ اور کے اعتبارات امتیاز اس کا لازم ہے تصور کیا جائے اس کی چار قسمیں ہیں اول حد تام وہ مرکب ہے جنس قریب سے جیسے حیوان ناطق انسان کی تعریف میں ہے۔ دوسرا حد ناقص وہ جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہے جیسے جسم ناطق تعریف انسان میں ہے تیسرے رسم تام وہ مرکب ہے جنس قریب اور خاصہ سے جیسے حیوان ضاحک تعریف انسان میں ہے چوتھے رسم ناقص وہ مرکب ہے جنس بعید سے اور خاصہ سے جیسے موجود ضاحک تعریف انسان میں داخل ہو کہ تصورات میں الفاظ اور معانی سے اور تصدیقات میں قضایا سے بحث ہوتی ہے۔

تصدیقات اور اس کے قضایا بحث اول

قضیہ صدق اور کذب پر محمول ہوتا ہے یعنی ایک قول ہے کہ جس سے کہنے والے کو

صادق اور کاذب کہہ سکتے ہیں۔ قضیہ باعتبار
معنی تین چیزوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اول جس کو
اہلِ منطق اس کو محکوم علیہ یا موضوع کہتے ہیں۔
دوسرے خبر کو منطقی اس کو محکوم بہ یا محمول کہتے
ہیں۔ تیسرے نسبتِ حکمیہ جو محکوم علیہ کو محکوم بہ سے
ربط دیتی ہے جو لفظ دونوں کے ربط کے لئے آتا
ہے اس کو حرفِ ربط کہتے ہیں۔

قضیہ تین قسمیں رکھتا ہے حملیہ، شرطیہ متصلہ
اور شرطیہ منفصلہ ان تینوں میں ہر قضیہ یا موجبہ
ہوتا ہے یا سالبہ۔ موجبہ میں حکم بالایجاب یعنی
ثبات کے ساتھ حکم ہوتا ہے اور سالبہ میں حکم بالسلب یعنی نفی کے ساتھ
حکم ہوتا ہے قضیہ میں اگر دو لفظ مفرد ہوں تو اس کو قضیہ حملیہ کہتے ہیں۔
جیسے ہم کہیں زید قائم ہے پس زید اور قائم
دو مفرد لفظیں ہیں زید مبتدا یعنی محکوم علیہ
یا موضوع ہے اور قائم خبر یعنی محکوم بہ یا محمول
ہے اور ہے کا لفظ حرفِ ربط ہے اور وہ نسبت
جو زید کو قائم کے ساتھ اور قائم کو زید کے ساتھ ہے اس کو نسبتِ حکمیہ
کہتے ہیں اس قضیہ میں چونکہ حکم بالایجاب ہے اس وجہ سے اس قضیہ کو قضیہ
حملیہ موجبہ کہتے ہیں اگر ہم کہیں کہ زید قائم نہیں ہے تو یہ قضیہ حملیہ
سالبہ ہوا۔ قضیہ شرطیہ متصلہ دو قضیوں پر مشتمل
ہے اور وہ بھی موجبہ سالبہ ہوتا ہے۔ موجبہ جیسے ہم
کہیں اگر آفتاب نکلا ہے تو دن موجود ہے اور سالبہ
جیسے ہم کہیں ایسا نہیں کہ اگر آفتاب نکلا ہو تو
رات موجود ہے۔ اس قضیہ کو قضیہ شرطیہ متصلہ
اس سبب سے کہتے ہیں کہ اتصال کے ساتھ حکم
رکھتا ہے اس لیے کہ آفتاب کا نکلنا دن کے
وجود سے متصل ہے اور دن کا وجود آفتاب کے
نکلنے سے اتصال رکھتا ہے۔ قضیہ شرطیہ منفصلہ
بھی موجبہ اور سالبہ ہوتا ہے۔ موجبہ جیسے ہم

کہیں عدد زوج ہے یا فرد ہے۔ سالبہ جیسے ہم
کہیں یہ شخص یا انسان ہے یا حیوان اور قضایا
شرطیہ میں محکوم علیہ کو مقدم اور محکوم بہ کو تالی
کہتے ہیں اور موضوع قضیہ حملیہ میں اگر جزئی حقیقی
ہو تو اس کو قضیہ شخصیہ کہیں گے پس اگر موجبہ
ہو تو کہیں گے زید نویسندہ ہے۔ سالبہ ہو تو کہیں
گے زید نویسندہ نہیں ہے اگر کلی ہو اور اس کلی
کی تعداد افراد کا بیان نہ کیا جائے تو اس کو مہملہ
کہتے ہیں۔ قضیہ مہملہ موجبہ جیسے انسان نویسندہ
ہے اور قضیہ مہملہ سالبہ جیسے انسان نویسندہ نہیں
ہے۔ اور اگر بیان کمیت افراد کا کیا ہو تو اس کو
قضیہ محصورہ کہیں گے۔ قضیہ محصورہ کی چار قسمیں
ہیں۔ کلیہ محصورہ موجبہ، جزئیہ محصورہ موجبہ
کلیہ محصورہ سالبہ، جزئیہ محصورہ سالبہ قضیہ محصورہ
میں حصر کرنے والے چار لفظ ہیں جن کو حاصر کہتے
ہیں کل، بعض، لاشے، لیس۔ قضیہ محصورہ
کلیہ موجبہ جیسے کل انسان حیوان ہیں اور
قضیہ محصورہ جزئیہ موجبہ جیسے کہ بعض حیوان
انسان ہیں اور قضیہ محصورہ کلیہ سالبہ، جیسے
کچھ نہیں ہے انسان سے پتھر قضیہ محصورہ جزئیہ
سالبہ جیسے بعض انسان حیوان نہیں ہیں ان مذکورہ
کے علاوہ اور بھی قسمیں ہیں جن کو بخوف
طوالت ترک کیا گیا۔

بحث دوم۔ بیان تناقض

دو قضیوں کے
اختلاف ایجاب و سلب کو تناقض کہتے ہیں جیسے
ایک صادق ہو اور دوسرا کاذب مثلاً ایک کہے
کہ زید نویسندہ ہے اور دوسرا کہے کہ زید نویسندہ
نہیں ہے۔ تناقض میں موضوع، محمول، زمان،
مکان، جزو اور کل کا اتحاد شرط ہے اور موجبہ کا

نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے۔ جیسے ہم کہیں کل انسان
حیوان ہیں یہ قضیہ موجبہ کلیہ ہوا۔ اور اس کی نقیض
سالبہ جزئیہ ہے کہ بعض انسان حیوان نہیں۔ اور
سالبہ کلیہ کا نقیض موجبہ جزئیہ ہوتا ہے۔ جیسے
ہم کہیں انسان میں سے کوئی حیوان نہیں ہے یہ
قضیہ سالبہ کلیہ ہوا۔ اور بعض انسان حیوان ہیں
یہ قضیہ موجبہ جزئیہ ہوا۔ دو قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ
اور سالبہ میں تناقض صادق نہیں آتا بلکہ
دونوں کاذب ہوتے ہیں جیسے ہم کہیں کل
انسان کاتب ہیں۔ یہ قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ
ہے اور یہ قضیہ صادق نہیں ہے۔ اس لیے کل
انسان کاتب نہیں ہو سکتے اسی طرح نقیض
اس کی کہ قضیہ محصورہ کلیہ سالبہ ہے یہ بھی صادق
نہیں۔ جیسے ہم کہیں انسانوں میں کوئی ایسا
نہیں جو کاتب ہو یہ بھی کاذب ہے کہ یہ دونوں
کلیے مادہ امکان میں صادق نہیں ہوتے مگر
نقیضین، جزئیتین یہ دونوں کلیتین صادق
ہوتے ہیں۔ جیسے ہم کہیں بعض انسان کاتب
ہوتے ہیں۔ یہ قضیہ محصورہ جزئیہ موجبہ ہے اس
کی صداقت میں شک نہیں۔ قضیہ محصورہ جزئیہ
سالبہ بھی صادق ہوتا ہے۔ جیسے ہم کہیں
بعض انسان کاتب نہیں ہیں۔

بحث سوم۔ بیان عکس

عکس یہ ہے کہ موضوع
کو محمول اور محمول کو موضوع اس طرح سے کر دیں
کہ ایجاب، سلب، صدق اور کذب اپنے حال
میں باقی رہیں۔ عکس قضیہ کلیہ کا جزئیہ ہے اس
قضیہ میں عکس کیا جائے کہ کل انسان حیوان
ہیں تو یوں کہیں کہ بعض حیوان انسان ہیں۔
اور عکس نقیض مراد ہے اس چیز سے جو محکوم

علیہ کے مقابل محکوم بہ کو اور محکوم بہ کے مقابل محکوم
علیہ کو نقیض کرے اور اس کے ایسا کرنے سے
صدق اور کذب باقی رہے۔ جیسے ہم اس قضیہ
کو نقیض کرنا چاہیں کہ کل انسان حیوان ہیں
تو کہیں یہ کل جو حیوان نہیں ہیں انسان نہیں
ہیں۔

بحث چہارم۔ بیان حجت حجت تین قسم کی
ہے ایک قیاس اور استدلال ہے حال کلی
سے جزئی پر جیسے ہم کہیں کل انسان حیوان
ہیں اور کل حیوان جسم ہیں پس ہم نے حال حیوان
سے جو کلی ہے حال انسان پر استدلال کیا جو جزئی ہے
دوسرے استقرا اور وہ استدلال ہے حال
جزوی سے حال کلی پر جیسے ہم کہیں ہر ایک،
انسان و طیور اور بہائم چبانے کی حالت میں
نیچے کے جبڑے کو جنبش دیتا ہے پس چاہیے
کہ جمیع حیوانات چبانے کی حالت میں نیچے کے جبڑے
کو ہلاتے ہیں اور یہ دلیل ہے حال جزئیات سے
کہ انسان اور طیور اور بہائم حال حیوان پر
ہیں تیسرے تمثیل وہ استدلال ہے جو شرکت معنی
کی غرض سے حال جزئی سے حال جزئی پر ہو۔
جیسے ہم کہیں کہ عالم مؤلف ہے پس حادث ہے
جیسے کہ عمارت بھی مؤلف ہے اور حادث ہے
استقرا اور تمثیل مفید ظن ہوتے ہیں اور قیاس مفید
یقین تصدیقات کی تحصیل کے باب میں قیاس
عمدہ ہے قیاس یہ ہے کہ ایک قضیہ سے دوسرا
قضیہ لازم آئے۔

بحث پنجم۔ قیاس قیاس کی دو قسمیں ہیں
ایک قیاس اقترانی دوسرا قیاس استثنائی
قیاس استثنائی وہ ہے جس میں نتیجہ یا نتیجے
نقیض بالفعل بیان ہو۔ جیسے ہم کہیں اگر یہ آدمی
ہے تو حیوان ہے۔ لیکن آدمی ہے اس لیے حیوان
ہے لیکن حیوان نہیں ہے اس لیے آدمی نہیں ہے
قیاس اقترانی وہ ہے جس میں نتیجہ یا نتیجے کا،
نقیض بالفعل مذکور نہ ہو جیسے کہا جائے کہ کل انسان حیوان
ہیں اور کل حیوان حساس ہیں اور نتیجہ کہ کل
انسان حساس ہیں۔ مقدمات قیاس میں مذکور
نہیں ہے قیاس کے مقدمہ اول کو صغریٰ اور مقدمہ دوم
قیاس کو کبریٰ کہتے ہیں۔ اور موضوع نتیجہ کا اصغر
ہے اور محمول نتیجہ کا اکبر ہے۔ اور جو لفظ قیاس
کے دونوں مقدمات میں مکرر ہوتا ہے اس کو
حد اوسط کہتے ہیں۔ جیسے کہا جائے کہ کل انسان
حیوان ہیں اور کل حیوان حساس ہیں۔ پس کل
انسان حساس ہیں۔ اس مثال میں انسان کو اصغر
اور حساس کو اکبر اور حیوان کو اوسط اور مقدمہ
اول اور اس قیاس کا کہ کل انسان حیوان
ہیں مقدمہ صغریٰ کہلاتا ہے۔ اس قیاس کے،
دوسرے مقدمہ کو کہ کل حیوان حساس ہیں کبریٰ
کہتے ہیں اور وہ صورت جو حد اوسط
صغریٰ و کبریٰ میں حاصل ہوتی ہے اس کو شکل
کہتے ہیں۔ قیاس اقترانی سے چار شکلیں نکلتی
ہیں۔ پس اول یہ شکل ہے کہ اوسط محمول ہو
اور صغریٰ میں اور موضوع ہو کبریٰ میں،
جیسے کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان
حساس ہیں۔ پس کل انسان حساس ہیں دوسری
شکل یہ ہے کہ اوسط محمول ہو صغریٰ اور کبریٰ
میں جیسے کل انسان حیوان ہیں۔ اور کوئی
پتھر میں سے حیوان نہیں ہے نتیجہ یہ نکلا کہ
کوئی انسان پتھر نہیں ہے تیسری شکل یہ ہے
کہ اوسط موضوع ہے صغریٰ اور کبریٰ میں جیسے
کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان حساس
ہیں اور کل انسان ناطق ہیں۔ پس بعض،
حیوان ناطق ہیں۔ چوتھی شکل اوسط موضوع
ہو صغریٰ میں اور محمول ہو کبریٰ میں جیسے کل
حیوان انسان ہیں اور کل ناطق انسان،
ہیں پس حیوان ناطق ہیں۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم منطق الطیر۔ (طیر یعنی طائر) پرندوں
کی زبان سمجھنے کا علم جو خاصان خدا کے
لیے مخصوص ہے۔ عربی الفاظ فارسی و عربی
ترکیب تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم موسیقی (مرکب اضافت) راگوں اور
سروں کا علم، گانے بجانے کے قاعدوں کا
علم آواز کے زیر و بم یعنی اتار چڑھاؤ سے
واقف ہونے کا علم معرفہ سریانی الفاظ عربی
فصیح و درست۔

محل استعمال۔ ناصر حسین کشمیری علم موسیقی میں
اپنا جواب نہیں رکھتے۔

قول فیصل۔ لفظاً اور معناً دونوں صورتوں سے
موسیقی کہہ سکتے ہیں۔ موسیقی کہہ کر بھی علم
موسیقی مراد لیتے ہیں اس علم کی دو قسمیں ہیں
(۱) علم الاصوات اور (۲) علم المیزان، علم الاصوات
کو شریعت اسلامیہ نے حلال اور علم المیزان کو
حرام قرار دیا ہے چنانچہ لحن سے قرآن پڑھنا
احادیث کی رو سے مستحب ہے۔

لغت سریانی میں موسیقی کے معنی معلق لحن
کے ہیں مگر اصطلاحاً سریلی آواز کو کہنے لگے امام
فخرالدین رازی نے حکیم فیثا۔ غورث شاگرد

جناب سلیمانؑ کو اس علم کا موجد لکھا ہے۔ بعض کے نزدیک اس علم کے موجد جناب داؤد علیہ السلام ہیں جو نہایت خوش الحانی سے زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے بعض اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ ققنس جو ایک مشہور اور خوش الحان پرند ہے اس کی آواز سے حکما نے اس علم کو نکالا ہے اور آسمان کے برجوں کے موافق بارہ مقام (راگ) تجویز کر اس کے شعبوں (راگنیوں) کو رات اور دن کی گھڑیوں کے موافق چوبیس پر تقسیم کیا اور ہر ایک موسم کے لئے ان برجوں کے باعث اس کی تخصیص ہوئی۔ مولانا روم کے ایک شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ افلاک کی گردش سے یہ علم حاصل ہوا۔ واللہ اعلم

خوش حکیماں گفتہ اند ایں لحنہا
کز دوار چرخ بگرفتیم ما

مؤلف مطلع العلوم نے حکیم فیثا غورث ہی کو اس کا موجد مانا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں یونانی زبان میں مو آواز کو اور سیقی گرہ کو کہتے ہیں۔ اس علم کا موضوع لحن ہے۔ لحن آواز میں گرہ باندھنے کو کہتے ہیں۔ اسلئے اس علم کا نام موسیقی ہوا۔ حکیم فیثا غورث اس علم کا موجد ہے۔ اس کے ایجاد کرنے کا سبب یہ ہے کہ ایک روز حکیم موصوف نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سرہانے آکے بیٹھ گیا اور کہنے لگا کل ندافوں یعنی دھنیوں کے بازار میں جاکے دیکھنا حکمت الٰہی کے اسرار میں سے ایک بھید تجھ پر ظاہر ہوگا حکیم موصوف علی الصباح اٹھا اور بازار میں جاکے ان اسرار کو ڈھونڈھنے لگا۔ ناگاہ ایک نداف کی کمان کی آواز اس کے کان میں آئی جس سے اس نے بہت لذت پائی اور وہاں سے ایک گوشے میں جا کے ایک بال کو زور سے اپنے دانتوں میں پکڑ لیا اور ناخن سے اس پر ضرب لگائی تو ایک باریک آواز اس بال سے پیدا ہوئی اس کے بعد اس نے تار ریشم کو بجایا تو بال سے ریشم میں زیادہ آواز پائی اس وقت کسی آلے کے اختراع کی فکر کی کہ ریشم کا تار اس میں باندھا جاسکے۔ ایک دن دامن کوہ میں اس کا گزر ہوا۔ وہاں ایک کچھوے کی کھوپری دیکھی جس کے جوف میں ہوا جاتی تھی اور ایک آواز اس میں سے نکلتی تھی اس کو وہ آواز پسند آئی فوراً اس نے کھوپری کو اٹھا لیا اور بربط بنایا۔

ارباب شرع نے لحن کی حلت و حرمت میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے چند شرطوں سے حلال جانا ہے۔ بعضوں نے مخصوص عید میں اور نکاح وغیرہ میں مباح کہا ہے۔ صوفیوں نے لحن و نغمے کو کشود قلب اور صفائے باطن کا سبب کہا ہے بعض نے حرام مطلق جانا ہے۔ حکما کا قول ہے کہ نغمہ قوائے نفسانیہ کا محرک ہے اس لئے بعض کو صلاح کی طرف اور بعض کو فساد کی طرف کھینچتا ہے۔

واضح ہو کہ ہر اقلیم میں موسیقی کے ارکان و اصطلاح جداگانہ ہیں ذیل میں ہم بعض اہل فارس و اہل ہند کی اصطلاحیں بیان کرتے ہیں۔

اہل فارس کی موسیقی حکمائے فارس نے موسیقی کے بارہ مقام آسمان کے بارہ برجوں کے موافق اختراع کئے ہیں وہ بمنزلۂ اصول و ارکان ہیں بارہ مقامات کے نام یہ ہیں۔

(۱) راست (۲) اصفہان (۳) عراق (۴) کوچک (۵) بزرگ (۶) حجاز (۷) بوسلیک (۸) عشاق (۹) حسینی (۱۰) زنگولہ (۱۱) نوا (۱۲) رہاوی۔

ان بارہ مقامات کو بارہ برجوں سے منسوب کیا ہے۔ راست حمل سے، اصفہان ثور سے عراق جوزا سے کوچک سرطان سے، بزرگ اسد سے، حجاز سنبلہ سے، بوسلیک میزان سے، عشاق عقرب سے، حسینی قوس سے، زنگولہ جدی سے، نوا دلو سے اور رہاوی حوت سے منسوب ہے ان بارہ مقامات کے اوقات ذیل کے ابیات سے ظاہر ہیں۔

اے محبت گر از غالیہ زنجیر
آفتاب بزیر پردۂ تشیر
آخر شب رہ حسینی ساز
صبح دم پردہ رہاوی گیر
سپیر زہ بہ نیزہ چوں برسد
پردۂ راست گیر بے تاخیر
چاشت گہ در عراق ساز آہنگ
تا شوی بر سریر عیش امیر
راست گرم رہ مخالف را
در زوال اے صنم مدار حقیر
بوسلیک را نوا زبعد زوال
اے ضمیر تو آفتاب منیر
روے گلگوں خور چو زرد شود
ساز عشاق و پند من بہ پذیر
وقت خفتن مخالف بہ نواز
تا نکو رفتہ باشدت شب گیر
ورح از پردہ صفاہان ساز
چوں شہاب افگند ز آتش تیر
ساز ہنگام نیم شب اے ماہ
در حجاز از قلیل و کثیر

ان بارہ مقامات کی خاصیتیں بھی ہیں چنانچہ عشاق، بوسلیک اور نوا مردانگی کا فائدہ بخشتے ہیں۔ راست، اصفہان اور عراق خوشی پیدا کرتے ہیں۔ رہاوی، حسینی اور حجاز سے ذوق و

شو تو پیدا ہوتا ہے۔ بزرگ کوچک اور زنگولہ سے
دول پیدا ہوتا ہے۔

بارہ مقامات کے چوبیس شعبے دن رات کے
چوبیس گھنٹوں کے موافق مقرر ہیں۔ یعنی ہر مقام دو
شعبے رکھتا ہے۔ اہل ہند مقام کو راگ اور شعبہ کو
راگنی کہتے ہیں۔ ہر شعبہ چند نغمے رکھتا ہے نغموں کی تعداد
سال کے دنوں کے موافق تین سو ساٹھ ہے۔

مقام راست کے شعبے۔ اول ترنج دوم پنجگاہ
دونوں پانچ پانچ نغموں سے مرکب ہیں۔ مقام
اصفہان کے شعبے۔ اول شعبہ تبریز پانچ نغموں سے
مرکب ہے۔ دوسرا شعبہ نشاپورک پانچ نغموں سے مرکب ہے

مقام عراق کے شعبے۔ اول شعبہ مخالف جسے
مرکب عراق بھی کہتے ہیں۔ پانچ نغموں سے مرکب ہے
دوسرا شعبہ مغلوب آٹھ نغموں سے مرکب ہے۔

مقام کوچک کے شعبے۔ پہلا شعبہ اطرکب چھ
نغموں سے مرکب ہے۔ دوسرا شعبہ بیاتی پانچ نغموں
سے مرکب ہے۔

مقام بزرگ کے شعبے۔ پہلا شعبہ ہمایوں چار
نغموں سے مرکب ہے۔ دوسرا شعبہ نہفت دس نغموں
سے مرکب ہے اور بعض کے نزدیک دو نغموں سے
مرکب ہے۔

مقام حجاز کے شعبے۔ پہلا شعبہ سہ گاہ تین
نغموں سے دوسرا شعبہ حصار آٹھ نغموں سے
بعض کے نزدیک دو نغموں سے مرکب ہے۔

بوسلیک کے شعبے۔ پہلا شعبہ عشیران دس نغموں
سے دوسرا شعبہ صبا پانچ نغموں سے مرکب ہے
عشاق کے شعبے۔ اس کا پہلا شعبہ زابلی تین
نغموں دوسرا شعبہ اوج آٹھ نغموں سے
مرکب ہے۔

حسینی کے شعبے۔ پہلا شعبہ دوگاہ دو نغموں سے دوسرا
شعبہ محیر ہے آٹھ نغموں سے مرکب ہے۔

زنگولہ کے شعبے۔ پہلا شعبہ چارگاہ چار نغموں سے
دوسرا شعبہ عزال پانچ نغموں سے مرکب ہے۔

نوا کے شعبے۔ پہلا شعبہ نوروز خارا پانچ نغموں
سے دوسرا شعبہ ماہور چھ نغموں سے مرکب ہے۔

رہاوی کے شعبے۔ پہلا شعبہ نوروز عرب چھ
نغموں سے۔ دوسرا شعبہ نوروز عجم وہ بھی
چھ نغموں سے مرکب ہے۔

چھ آوازوں کے نام کی تفصیل یہ ہے۔

اول۔ سلک ہے وہ مقام اصفہان کی پستی اور مقام
زنگولہ کی بلندی سے ظاہر ہوتا ہے اور بارہ نغمے
اس سے حاصل ہوتے ہیں۔

دوسرا گردنیہ ہے وہ مقام عشاق کو پست
کرنے اور مقام راست کو بلند کرنے سے پیدا ہوتا
ہے اور چار نغمے اس سے حاصل ہوتے ہیں۔

تیسرے نوروز ہے جو بوسلیک کی پستی اور حسینی
کی بلندی سے اٹھتا ہے اور چار نغمے اس سے
حاصل ہوتے ہیں۔

چوتھے گوشت ہے جو حجاز کی پستی اور نوا کی بلندی
سے معلوم ہوتا ہے اور نو نغمے اس سے نکلتے ہیں۔

پانچویں بادہ ہے جو کوچک کے سر کو نیچا کرنے اور
اور عراق کے سر کو بلند کرنے سے پیدا ہوتا ہے پانچ
نغمے اس سے حاصل ہوتے ہیں۔

چھٹے شہناز ہے جو مقام بزرگ کی پستی اور مقام
رہاوی کی بلندی سے نکلتا ہے۔ چھ نغمے اس
سے پیدا ہوتے ہیں۔

ان بارہ مقامات مذکورہ میں ہر مقام چار
فرزند رکھتا ہے۔ یعنی بارہ مقامات کے اڑتالیس
فرزند ہوئے۔ اہل فارس ان فرزندوں کو اصطلاح
میں گوشہ کہتے ہیں جو جگر گوشہ کا مخفف ہو۔ ان
اڑتالیس گوشوں میں تیس مشہور گوشوں کے نام یہ ہیں
اول بہار نشاط، دوسرا غریب، تیسرا سوادہ،
چوتھا غزو، پانچواں نبات ترک، چھٹا سرفراز
ساتواں بستہ نگار، آٹھواں نبات گرداینہ، نواں
نہاوند ک دسواں صفا، گیارھواں، دیر، بارھواں
اوج، تیرھواں نگار، چودھواں وصال، پندرھواں
شہری، سولھواں حشیران، سترھواں عزال، اٹھارواں
طرب انگیز، انیسواں جگر کال، بیسواں اصلی
اکیسواں، اعتدال، بائیسواں گلستان، تیئسواں
سر برگیر، چوبیسواں جبران، پچیسواں حسبالی
چھبیسواں دروح افزا، ستائیسواں حنظلہ، اٹھائیسواں
حیلوی۔

بعض سازوں کے نام کی تفصیل:۔

بربط۔ فیثا غورث کی ایجاد ہے۔
ارغنوں۔ افلاطون نے بنایا۔
قانون۔ ابو نصر فارابی نے نکالا
طنبور۔ ترکان کا بنایا ہوا ہے۔
شہنائی کا موجد حکیم بو علی سینا ہے۔
موسیقار ساز کو حکیم ابو حفص سغدی نے بنایا
موسیقار ایک پرند کا نام ہے جس کی چونچ
میں ہزاروں سوراخ ہوتے ہیں۔ ہوا کی آمد و رفت
سے ان سوراخوں سے طرح طرح کی آوازیں
نکلتی ہیں۔ اسی جانور کی منقار سے یہ ساز
ایجاد کیا گیا اسی وجہ سے اسی نام سے موسوم ہوا
برھول۔ ترکی ساز کا نام ہے۔
چنگ کو اہل عرب صنج کہتے ہیں۔
ستار امیر خسرو دہلوی کی ایجاد ہے۔

بلبان ایک چھوٹا سا باجہ ہے جو لوہے سے بنتا ہے اور لب وہاں رکھ کے اس کو انگلی سے بجاتے ہیں۔ اہل ہند اس کو موچنگ کہتے ہیں۔ کاسہ اہل ہند اس کو جل ترنگ کہتے ہیں۔ چند کاسے چینی کے پانی سے بھرے ہوئے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور ان پر لکڑی مارتے ہیں تو ان کاسوں سے رنگین آوازیں نکلتی ہیں۔ چھوٹی بڑی آواز کا نکلنا پانی کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔

نشید ایک آواز ہے کہ گانے سے پہلے مطرب اس کو نکالتے ہیں۔ اہل ہند کی اصطلاح میں اس کو آلاپ کہتے ہیں۔

مد بہت بلند اور لمبی آواز کھینچنے کو کہتے ہیں۔

وشد آواز کے پست و کوتاہ کرنے کو کہتے ہیں۔

گرہ آواز میں پیچ دینا جس کو ہندی میں گٹکری کہتے ہیں۔

ترانہ جو مصرعہ راگ ہو جس کو رباعی کہتے ہیں جو استاد رود کی ایجاد ہو۔

اہل ہند کی موسیقی اہل ہند موسیقی کو سنگیت کہتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ نارد پسر برہما اس کا واضع ہے۔ اور مہیسر یعنی مہادیو نے اس میں تصرف کیا ہے جو کچھ مذہب مہادیو کے موافق ہو اس کو مہیسر مت کہتے ہیں (مت یعنی عقل) اس کے بعد بھرت نے اس میں غور و فکر کر کے کچھ کمی و بیشی اور پس و پیش کیا اس کو بھرت مت کہتے ہیں۔ پھر ہنومان جو راجہ رام چندر جی کے خاص معتقد تھے انھوں نے اس علم میں تصرف کر کے ایک علیحدہ مذہب اختیار کیا اسکو ہنومان مت کہتے ہیں۔ پھر کلاناتھ جو مشہور عابدوں میں تھا۔ اس نے اس میں تصرف کر کے ایک مذہب اور ترتیب دیا اس کو کلاناتھ مت کہتے ہیں۔ باقی اور شخصوں نے بھی تصرف کیا ہے لیکن اعتبار کے قابل یہی چار ہیں ان سب استادوں کے مذہب کے موافق سات چیزیں اس علم کے اصول سے ہیں۔ اہل ہند ان کو سپت ادھیا کہتے ہیں سپت سات اور ادھیا رکن اور اصل سے مراد ہے وہ سات رکن یہ ہیں۔

اول سرادھیا یعنی سرت اور آہنگ اور نغمہ آواز۔

دوسرے راگ ادھیا اور وہ راگ راگنی اور راگ پتر یعنی مقام شعبہ اور گوشے کو کہتے ہیں۔

تیسرے تال ادھیا وہ بحر یعنی وزنوں کا فن ہے۔

چوتھے نرت ادھیا وہ رقص کا فن ہے۔

پانچویں ارتھ ادھیا۔ نغمہ ادا کے معنی سمجھنے سے مراد ہے۔

چھٹے بھاؤ ادھیا۔ وہ ایک فن ہے جس سے ایما اور اشاروں سے معانی سمجھے جاتے ہیں۔

ساتویں ہست ادھیا۔ ساز بجانے کا فن ہے۔

ان ساتوں اصولوں سے چار اصل ہیں یعنی نرت ادھیا۔ ارتھ ادھیا۔ بھاؤ ادھیا اور ہست ادھیا۔ جن سے بعضے معیوب ہیں اور بعض غیر محتاج ہیں اس لیے اس کا بیان ترک کیا گیا۔

سرادھیا کا بیان سر آہنگ کو کہتے ہیں بقول اہل ہند سر سات ہیں۔ (۱) کھرج (۲) رکھب (۳) گندھار (۴) مدھم (۵) پنچم (۶) دھیوت (۷) نکھاد۔ ان ساتوں سروں میں معمولی تفاوت کے ساتھ بترتیب مذکور ہر سر تدریج بلند ہوتا ہے جیسے کھرج سب سے پست۔ رکھب اس سے بلند۔ گندھار اس سے بلند۔ مدھم اس سے بلند پنچم اس سے بلند۔ دھیوت اس سے بلند۔ نکھاد دھیوت سے بلند ان سات سروں کے ناموں کے حرف اول کو لیا جائے تو اس کا مجموعہ یہ ہوا ہے۔

س۔ ر۔ گ۔ م۔ پ۔ د۔ نی۔ اس کو سرگم کہتے ہیں۔

راگ راگنی پتر تمام سال کو اہل ہند نے چھ فصلوں پر تقسیم کیا ہے اور ان چھوں فصلوں کے موافق چھ راگ مقرر کیے ہیں۔ ہر راگ اور راگنی اور اس کے پتروں کو اسی کی فصل میں گاتے ہیں۔ چھوں فصلیں یہ ہیں۔

اول بسنت رت یہ چیت اور بیساکھ کے دونوں مہینے ہیں۔

دوسری گریکھم رت جیٹھ اساڑھ کے دونوں مہینے۔

تیسری برکھا رت ساون بھادوں کے دونوں مہینے۔

چوتھی شرد رت کنوار کاتک کے دونوں مہینے۔

پانچویں ہیم رت۔ اگہن اور پوس کے دونوں مہینے۔

چھٹی ششر رت ماگھ اور پھاگن کے دونوں مہینے۔

ہندوان رت کے موافق چھ راگ ہیں ان میں سے ہر راگ کی پانچ راگنی اور آٹھ پتر ہیں۔

اول بھیروں راگ اس کی فصل سرد رت ہے۔ وقت صبح کا ہے اس اول بھیروں جی کا

وقت صبح کا ہے۔ دوسری براری جس کا وقت آخر روز ہے۔ تیسری مدادا اس کا وقت ملا صباح ہے۔ چوتھی سندھو۔ اس کا وقت آخر روز ہے پانچویں بنگال اس کا وقت بھی آخر روز ہے۔ ان پانچوں راگنیوں کی فصل سرو رت ہے۔

دوسرا ہنڈول راگ۔ فصل اس کی بسنت رت وقت اس کا اوائل روز اس کی راگنیاں یہ ہیں۔ اول۔ رامکلی صبح کا وقت۔ دوسری دیوساکھ اوائل روز۔ تیسری للت صبح کا وقت۔ چوتھی بلاول۔ اوائل روز پانچویں پٹ منجری آدھی رات کو۔ ان راگنیوں کی بھی فصل بسنت رت ہے۔

تیسرا مالکوس راگ۔ فصل اس کی سسرت وقت آخر شب راگنی اس کی اول ٹوڑی دوپہر کا وقت دوسری گوری آخر روز۔ تیسری کنگلی صبح کو چوتھی کھماوتی۔ آدھی رات پانچویں ککب۔ آخر شب

چوتھا دیپک راگ فصل گریکھم رت وقت میانہ روز اس کی راگنی دیسی وقت اوائل شب۔ دوسری کاموو وقت دوپہر تیسری نٹ وقت آخر روز چوتھی کدارا وقت نصف شب۔ پانچویں کانھڑا وقت اول شب۔

پانچواں سری راگ۔ فصل ہیم رت وقت آخر روز اس کی راگنیاں اول باسنری دوپہر کا وقت دوسری مارو آخر روز تیسری دھناسری پہر دن چڑھے چوتھی بسنت نصف روز پانچویں اساوری پہر دن رہے۔

چھٹا میگھ راگ فصل برکھا رت وقت آخر شب اس کی راگنیوں میں اول ٹنک وقت آدھی رات دوسری ملاری نصف شب تیسری گوجری دوپہر کو چوتھی بھوپالی اوائل شب۔ پانچویں دیسکار آخر شب۔

ان چھیوں راگوں کی ہر راگنی کے آٹھ پتر ہیں۔ بھیرو راگ کے پتر یہ ہیں۔
بنگال۔ مدھو۔ پنچم۔ ہرکھ۔ بنک۔ للت۔ بلاول۔ مادھو۔ سوہا۔ پنچم

ہنڈول راگ کے پتر یہ ہیں۔
مارو۔ بسنت۔ بہار۔ برنی۔ چندر کنت۔ تند کھجور۔ ہستا منگ۔

مالکوس راگ کے پتر یہ ہیں۔
جیونت۔ سنگل۔ سوبھا۔ آنند۔ بنود۔ بردھن گوراگ۔ بجھاس

دیپک راگ کے پتر یہ ہیں۔
کشل۔ کمل۔ کالندرا۔ چنگ۔ کسم۔ رام بسنگ۔ ہمال۔

سری راگ کے پتر یہ ہیں۔
سندھو۔ مالوہ۔ ہمیر۔ گن ساگر۔ کنبھ۔ گمبھیر کھنکر۔ بچارا

میگھ راگ کے پتر یہ ہیں۔
جالندھر۔ سارنگ۔ نٹ نارائن۔ سنکرابھرن کلیان۔ گجدھر۔ گندھار۔ سہانا۔

یہ چھ راگ تیس راگنیاں اور اڑتالیس جو بیان کئے گئے ہیں یہ ہنومان مت کے موافق ہیں اور کلناتھ مت میں چھ راگ ہیں ہر ایک راگ کی چھ راگنی اور آٹھ پتر ہیں۔
اس کے بعد مؤلف مطلع العلوم نے کلناتھ مت کے موافق راگ راگنیوں اور ان کے پتروں کے نام لکھے ہیں اور پھر راگوں کے میل کا بیان درج کیا ہے۔ آخر میں تالوں کا بیان کیا ہے ہم اور سب بیان ترک کرتے ہیں صرف تالوں کا بیان درج کرتے ہیں۔

تالوں کا بیان | تال۔ نغمہ اور ساز رقص کا اصول ہے اور وہ آوازوں کے حرکات اور سکنات کے وقت کو ضبط کرلیتا ہے کہ دو چیزوں کے باہم ضرب سے یا ہاتھوں کی تالی سے وہ ہوتا ہے۔ تال کی قسمیں بہت ہیں۔ ان میں سے چند قسمیں درج کی جاتی ہیں۔

اول۔ اڈتال۔ یہ ایک تالہ ہے یعنی ایک ایک تال کی ضرب جو متواتر ہوں۔ ضربوں کا وقفہ یکساں ہو۔

دوسری۔ بیٹھا۔ وہ بھی ایک متواتر تال ہے مگر تینوں ضربیں اس کی اڈتال سے جلد تر ہوں۔

تیسری ترتیا تال۔ اس کی ضربیں بھی متواتر ہیں مگر تیوڑا سے جلد تر ہوں۔

چوتھی روپک تال۔ وہ دو ضرب یعنی دو تال ہوتی ہے۔

پانچویں دھمال۔ اس کی بھی تین ضربیں ہوتی ہیں۔ دو ضربیں متصل اور تیسری ضرب تھوڑے فاصلے سے ہوتی ہے۔

چھٹی۔ چوتال۔ اس کی ضربیں چار ہوتی ہیں اول ایک ضرب ہے اور تھوڑے وقفے سے متواتر تین ضربیں ہوتی ہیں۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم میں چلہ باندھنا:۔ منت کے طور پر علم کے نیچے میں ناڑا باندھنا۔ اردو صرف شیعہ عورتوں کی اصطلاح۔

علم حضرت عباس میں باندھا چلہ
پیر دیدار کا تیرے ہے کو نڈا مانا (رنگین)

علم نباتات:۔ وہ علم جس سے درختوں

یہ دونوں اور مختلف قسم کی جڑی بوٹیوں وغیرہ کے
اجزا کی قابلیت۔ نیز کے مقام اور صفات
کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اصطلاحیں معلوم
کی جاتی ہیں جن سے اس علم کے بیان کرنے اور
درختوں کی وجہ تسمیہ ظاہر کرنے میں کام پڑتا ہے۔
عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

علم نجوم :- (نجوم۔ بضم اول) وہ علم جس کی مدد سے اجسام فلکی۔ ان کی جسامت حرکات و سکنات ایک جرم سے دوسرے جرم تک کی دوری زمانے کی گردش۔ چاند گہن اور سورج گہن وغیرہ کا حال معلوم ہو۔ ستاروں کا علم جوتش۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

ہے اس کی نظر میں وہ مناظر
ہے علم نجوم جس سے قاصر — صفی

قول فیصل۔ سیاروں کی سعادت اور نحوست اور ان کی گردش کے موافق آئندہ ہونے والے واقعات کی پیشین گوئی۔ تقدیری امور پر ان کی چال کا اثر اور موسم کے اچھے یا برے ہونے کی خبر دینے والے علم کو بھی علم نجوم کہتے ہیں اس علم کا جاننے والا نجومی کہلاتا ہے۔

حکمانے فلک ہشتم کو بارہ حصوں پر تقسیم کیا ہے ہر حصے کو برج کہتے ہیں ہر برج کے تیس حصے کئے ہیں ان میں ہر حصے کو درجہ کہتے ہیں ہر درجے کے ساٹھ حصے کئے ہیں ان میں ہر حصے کو دقیقہ کہتے ہیں۔ ہر دقیقے کے ساٹھ حصے کئے ہیں ان میں ہر حصے کو ثانیہ کہتے ہیں ہر ثانیے کے ساٹھ حصے کئے ہیں ہر حصے کو ثالثہ کہتے ہیں۔ بارہ برجوں کے نام یہ ہیں۔
حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ
میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت

سات ستارہ ہائے سیارہ کے نام یہ ہیں۔
زحل۔ مشتری۔ مریخ۔ شمس۔ زہرہ۔ عطارد
قمر۔ ان سبعہ سیارہ میں آفتاب و ماہتاب کو نیرین کہتے ہیں۔ شمس کو نیر اعظم اور قمر کو نیر اصغر۔ زحل اور مشتری کو علویین کہتے ہیں زہرہ اور عطارد کو سفلیین۔ مشتری اور زہرہ کو سعدین کہتے ہیں۔ مشتری کو سعد اکبر۔ زہرہ کو سعد اصغر کہتے ہیں۔ زحل اور مریخ کو نحسین کہتے ہیں۔ زحل نحس اکبر اور مریخ نحس اصغر کہلاتا ہے اور عطارد کو ملا ہوا کہتے ہیں یعنی نحس ستارے کے ساتھ نحس اور سعد کے ساتھ سعد ہے۔ شمس و قمر کے علاوہ جو پانچ ستارے ہیں ان کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔ روز، ماہ و سال کا حساب آفتاب سے متعلق ہے اس کو ماہ شمسی اور سال شمسی کہتے ہیں اور اگر ماہ و سال کا حساب قمر سے متعلق ہے تو اس کو ماہ قمری اور سال قمری کہیں گے۔ شمسی سال برج حمل میں آفتاب کے تحویل ہونے کے دن سے شروع ہوتا ہے۔

آفتاب تیس روز میں ایک برج کو طے کرتا ہے اور وہ ماہ شمسی سے مراد ہے آفتاب حمل سے حوت بارہ برجوں کو بارہ مہینوں میں طے کرتا ہے یہی سال ہے۔ ماہ شمسی تیس دن سے کم اور اکتیس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ ماہ ہائے شمسی فارسی کے نام یہ ہیں
فروردین۔ اردی بہشت۔ خرداد۔ تیر
ماہ۔ مرداد۔ شہریور۔ مہر۔ آبان۔ آذر۔ دی
بہمن۔ اسفندار۔

فارسی مہینوں کے عدد تیس روز ہوتے ہیں آخر ماہ اسفندار میں پانچ روز زیادہ کرتے ہیں۔ اس کو خمسۂ مسترقہ کہتے ہیں۔ اہل ہند بھی بحساب شمس ماہ و سال کا حساب کرتے ہیں
اہل ہند میں ماہ ہائے شمس کے نام یہ ہیں۔
چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساون
بھادوں۔ کنوار۔ کاتک۔ اگہن۔ پوس
ماگھ۔ پھاگن۔

ماہ قمری ایک ہلال سے دوسرے ہلال تک مراد ہے آغاز سال ماہ محرم سے ہوتا ہے۔ قمری مہینوں کے نام یہ ہیں۔
محرم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔
جمادی الاول۔ جمادی الثانی۔ رجب۔ شعبان
رمضان۔ شوال۔ ذی قعدہ۔ ذی الحجہ۔

مگر نجوم میں ماہ و سال شمسی معتبر ہے۔ سال شمسی آفتاب کے بارہ برجوں کو طے کرنے سے مراد ہے۔ آفتاب کا یہ دورہ ۳۶۶ روز سے زیادہ اور ۳۶۵ روز سے کم نہیں ہوتا۔ سال فارسی کا اول ماہ فروردین ہے ماہ فروردین کے پہلے روز برج حوت سے انتقال کرکے برج حمل میں تحویل کرتا ہے اس روز کو نوروز کہتے ہیں جو بعض قوموں میں عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جب آفتاب برج حمل میں آتا ہے تو نجومی زائچہ کھینچتے ہیں اس زائچہ سے حالات آئندہ کی خبر دیتے ہیں۔ سعادت اور نحوست اور خیر و شر اس سال کے چھ ستاروں کی نظرات جو شمس کے ساتھ رکھتے ہوں استدلال کرتے ہیں۔

نظرات کواکب۔ دو ستارے ایک برج ایک درجہ اور ایک دقیقہ میں جمع ہو جائیں

تو اس کو قران اور مقارنہ کہتے ہیں۔ آفتاب و ماہتاب کے اس طرح جمع ہونے کو اجتماع کہتے ہیں اگر آفتاب اور خمسہ متحیرہ کے درمیان ایسا اتفاق ہو تو اس کو احتراق کہتے ہیں اگر ماہتاب اور خمسہ متحیرہ کے درمیان یہ اتفاق ہو یا خمسہ متحیرہ میں باہم اگر یہ اتفاق ہو تو اس کو قران اور مقارنہ کہتے ہیں۔ اگر دو کواکب کے درمیان دو برجوں کا بُعد ہو یعنی ششم حصہ فلک کا فاصلہ ہو تو یہ تسدیس ہے۔ اگر دو کواکب کے درمیان تین برجوں یعنی ربع فلک کا بُعد ہو تو یہ تربیع ہے۔ اگر دو ستاروں کے درمیان چار برجوں یعنی ثلث فلک کا بُعد ہو تو یہ تثلیث ہے۔ اگر چھ برجوں یعنی نصف فلک کا بُعد ہو تو یہ مقابلہ ہے۔ نیرین کے مقابلے کو استقبال کہتے ہیں۔
نظر تربیع اور مقابلے کو نحس مانا ہے مقابلے کی تمام دشمن اور تربیع کی آدھی دشمن اور تثلیث اور تسدیس کو سعد جانا ہے مگر تثلیث کی تمام دشمنی اور تسدیس کی آدھی دوستی نظر مقارنہ کے کواکب سعد کے ساتھ ہوتی ہے اور کواکب نحس کے ساتھ نحس۔ سعادت اور نحوست سال نظرات سے اور شرف ہبوط اور وبال اس کا استدلال کرتے ہیں۔ صاحب مطلع العلوم نے اس کی مثال بارہ خانوں کا زائچہ کھینچ کے لکھی ہے اس زائچے میں ایک برج اور ایک درجہ اور ایک دقیقہ میں شمس و قمر واقع ہوئے ہیں اور اجتماع سے یہی مراد ہے۔ اگر قمر کی جگہ کوئی ستارہ خمسہ متحیرہ میں سے ہوتا تو احتراق کہتے۔ زہرہ اور شمس کے درمیان میں نظر تسدیس ہے اس لئے کہ زہرہ جوزا میں ہے۔ زہرہ اور شمس کے درمیان میں دو برجوں کا فاصلہ ہے اور گیارھواں خانہ بھی نظر تسدیس ہے اس لئے کہ گیارھویں خانے سے پہلے خانے تک دو خانے درمیان میں ہیں یعنی بارھواں اور پہلا پس عطارد اور شمس میں بھی نظر تسدیس ہے زحل اور شمس کے درمیان میں نظر تربیع ہے اس لئے کہ زحل سرطان میں ہے اور سرطان سے حمل تک تین برجوں کا فاصلہ ہے۔ دسواں خانہ بھی تربیع کی نظر رکھتا ہے اس لئے کہ دسویں خانے سے پہلے خانے تک تین خانے درمیان میں ہیں یعنی گیارھواں، بارھواں اور پہلا مشتری اور شمس میں تثلیث کی نظر ہے اس لئے کہ مشتری برج اسد میں ہے اور اسد سے حمل تک چار برج درمیان میں ہیں یعنی دسواں گیارھواں بارھواں اور پہلا۔ مریخ اور شمس کے درمیان مقابلے کی نظر ہے کیونکہ مریخ برج میزان میں ہے اور میزان سے حمل تک چھ برجوں کا فاصلہ ہے یعنی سنبلہ، اسد، سرطان، جوزا، ثور اور حمل داہنی طرف سے بھی چھ برجوں کا فاصلہ ہے یعنی آٹھواں، نواں، دسواں گیارھواں، بارھواں اور پہلا خانہ ہے۔

اصلی شرف وہبوط کواکب شمس کا اصلی خانہ برج اسد ہے۔ قمر کا برج سرطان، زحل کا دلو اور جدی، مشتری کا قوس اور حوت اور مریخ کا حمل اور عقرب اور زہرہ کا ثور اور میزان اور عطارد کا خانہ اصلی سنبلہ اور جوزا برج مقابل خانہ اصلی کا برج وبال ہوتا ہے اور برج مقابل خانہ شرف کا برج ہبوط ہوتا ہے۔ زائچہ میں اگر کواکب شرف میں پڑے تو اس کا نتیجہ خیر ہے اور سعادت کی دلیل ہے۔ اگر کواکب وبال وہبوط میں ہو تو دلیل نحوست ہے۔

طالع وقت کی تحقیق اگر معلوم کرنا ہو کہ طالع وقت کا برج کونسا ہے تو پہلے یہ معلوم کریں کہ آفتاب کس برج میں ہے اور کتنے درجے اس برج سے طے کئے ہیں۔ دن کے کس قدر طاس (گھڑی) اور کتنے پاس (پہر) گزرے ہیں۔ جس برج میں آفتاب ہو طاسوں کو برجوں پر تقسیم کریں جس برج پر پہنچیں وہی برج طالع وقت کا ہوگا۔

اس کے بعد مؤلف مطلع العلوم نے تفصیل کے ساتھ دوازدہ خانوں کے منسوبات اور کواکب کے منسوبات کا بیان بعنوان متعلقات و منسوبات بروج لکھے ہیں متعلقات و منسوبات کے ذیل میں لکھا ہے کہ بارہ برجوں میں بعضے آتشی اور بعضے آبی اور بعضے برج خاکی اور بعضے بادی ہیں بعضے نر کے ساتھ منسوب ہیں بعضے مادہ کے ساتھ اٹھائیسوں حروف تہجی بھی بارہ برجوں سے منسوب ہیں اس کے بعد بارہ برجوں کے احکام بالتفصیل درج کئے ہیں۔ جو بخوف طوالت ترک کر دیئے گئے ہیں۔ آخر میں مؤلف نے قمر کی منزلوں کا بیان درج کیا ہے جو لکھا جا رہا ہے۔

قمر کی منزلیں حکما نے بارہ برجوں کے اٹھائیس حصے کئے ہیں اور ہر حصے کو منزل قمر کہتے ہیں اور ہر برج میں دو منزلیں اور ایک منزل کی تہائی ہوتی ہے قمر تقریباً دو شبانہ روز میں دو منزلیں قطع کرتا ہے تیسرے دن

ثت منزل گھومنے کرکے دوسرے برج میں جاتا ہے۔ اٹھائیسوں منزلوں کے نام اس ترتیب سے ہیں۔
شرطین، بطین، ثریا، دبران، ہقعہ، ہنعہ، ذراع، نثرہ، طرفہ، جبہہ، زبرہ، صرفہ، عوا، سماک، غفر، زبانا، اکلیل، قلب، شولہ، نعایم، بلدہ، ذابح، بلعہ، سعود، اخبیہ، مقدم، موخر، رشا۔ (ماخوذ از مطلع العلوم)

عِلم نظر:۔ (بہ اضافت) مناظرے کا علم جس میں آداب بحث بیان کئے جاتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر علم مناظرہ ہی ہے۔

عِلم و حکمت:۔ (مترادف) یہ مترادف لفظ نسبت سے علوم کے مجموعی نام کا فائدہ دیتا ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
خزانے علم و حکمت کے تیرے ہی گوشے گوشے میں
ابھی دیکھا ہے کیا تم نے ٹھہر کر دو گھڑی جا کر — قمر پرتگو

عِلم و دانش:۔ (مترادف) علم اور فہم، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
دین و دولت، علم و دانش ہم میں کچھ باقی نہیں
حق نے پوچھا کی حقی جو ہم پہ رحمت کیا ہوئی — حالی

عِلم و عمل:۔ عمل مطابق علم۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
زہد و علم و عمل و فضل میں شہ کی تقلید
اور فن جنگ میں عباس کے شاگرد رشید — وحید

علم و فضل:۔ علم اور بزرگی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قریہ قریہ تیرے علم و فضل سے معمور تھا
اب وہ اے اسلام تیری خیر و برکت کیا ہوئی — حالی

علم و فن:۔ علم و ہنر، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عِلم وَہبی:۔ (بہ اضافت) خدا داد علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل استعمال۔ جانوروں کو علم وہبی حاصل ہے۔ (نور اللغات)

عِلم و ہُنر:۔ (مترادف) علم و فن، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
اے جہان آباد اے گہوارۂ علم و ہنر
ہیں سراپا نالۂ خاموش تیرے بام و در — اقبال

عِلم ہندسہ (بہ اضافت) اعداد و رقوم کا علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح و رائج۔
قول فیصل۔ اہل لغات کی رائے ہے کہ لفظ ہندسہ دراصل اندازہ کا معرب ہے۔ ہمزہ بصورت الف کو ہائے ہوز سے بدل کے درمیانی الف کو حذف کیا۔ پھر زے کو سین سے بدل دیا اس وجہ سے کہ کلام عرب میں دال اور زے معجم بلا فاصلہ ایک کلمے میں جمع نہیں ہو سکتے اور لکھا ہے کہ علم ریاضی کی جڑ ہندوستان ہے۔ یہیں سے یہ علم مصر و عرب وغیرہ میں پہنچا ہے۔ حال کے محقق دانوں کے نزدیک یہ لفظ ہند سے متعلق ہے۔

عِلم ہَوا:۔ (عربی، فارسی) علم طبعی کا وہ حصہ جو ہوا اور اس کی خاصیت، استعمال اور حیوانات کے ساتھ تعلقات کو بتلاتا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عَلَم ہونا:۔ (بالفتح) مشہور ہونا، بدنام ہونا، رسوا ہونا، تشہیر ہونا۔ اردو مصدر، خاص و عام۔
شہرے نام خدا ان کے بلا سر کھینچا
میر سا ہے کوئی عالم میں علم کاہے کو — میر تقی میر

عَلَم ہونا:۔ تلوار، نیزہ اور شمشیر وغیرہ کا بلند ہونا، اونچا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح و رائج۔
تہیں علم جو تیغ تو گردن صاف کٹ کے پاٹھ

چلتے تھے پہلوؤں کی صفوں پر پلٹ کے ہاتھ — تعشق

عِلم ہونا:۔ (بالکسر) واقفیت ہونا، آگاہی ہونا، اردو مصدر، فصیح و رائج۔
قسم ہے میرے تئیں ان تمام قسموں کی
کہ مجھ کو علم ہے ان سب کا کیا کروں میں شمار — درد

عِلم ہیمیا:۔ علم تسخیرات۔ اس علم میں سیاروں کی قوت کو مسخر کرنے اور جنات کو اپنے موافق کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ علم نہایت شریف ہے مگر جب تک کوئی استاد کامل نہ ملے ایسے عملوں کی خواہش میں شتابی نہ کرے کیونکہ اس میں خوف جان ہے۔ ایک عمل بطور نمونہ درج ہے۔
نوچندی جمعرات کو بعد نماز صبح غسل کرے۔ پاکیزہ مکان میں بیٹھے۔ ہزار بار سورۂ توحید پڑھے اسی طرح نماز ظہر کے بعد بھی پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد بھی نماز خفتن کے بعد ہزار بار دو رکعت۔ شب میں ہزار بار اس سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور چودہ روز اسی ترتیب سے پڑھے کہ مجموع اس کا چودہ ہزار مرتبہ ہوتا ہے۔ تیسرے پنجشنبہ کو ہزار بار پڑھے اور بعد اس کے ہزار بار یہ دعا پڑھے۔
یاخالق انت الذی وسعت کل شیء رحمۃ وعلما
اور سو بار یہ دعا پڑھے۔
اللّٰھم انی اسئلک ان تسخرلی خدام ھذہ القبیلۃ الشریف من لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اس دعا کے ختم ہوتے ہی دیوار پھٹ جائے گی اس سے ایک فرشتہ عمل کے سامنے آئے گا اور کہے گا —
السلام علیک اے بندۂ صالح میرے اور تیرے برادری ہو گئی اب تو ہر چیز کے ڈر سے نہ ہونا

کسی کی غیبت نہ کرنا ہر پنجشنبہ کو مسلمانوں کے قبروں کی
زیارت کرنا - اور سورۂ اخلاص پڑھتے رہنا - میرا نام
عبداللہ ہے جب تو قل ھو اللہ پڑھے گا میں حاضر ہوں گا
اور چشم زدن میں تجھ کو ستے میں پہنچاؤں گا اور سے آزاد کروں
گا - پھر دوسرا فرشتہ آئے گا اور کہے گا میرا نام عبد [illegible]
ہے تو جب تو قل ھو اللہ پڑھے گا میں آؤں گا اور تیرے
روزی حلال لاؤں گا - اور پوشیدہ چیزوں
سے تجھے آگاہ کروں گا - پھر تیسرا فرشتہ آئے
گا - اور کہے گا میرا نام عبدالصمد ہے جب تو
قل ھو اللہ پڑھے گا تو میں جلد حاضر ہوں گا اور
تجھ کو کیمیا سکھاؤں گا - اور جس وقت کام کا ارادہ
کرے گا اس کو انجام دوں گا - اسی طرح
عہد و پیمان کر کے رخصت ہوں گے - لازم ہے کہ
ایام دعوت میں سفید کپڑے پہنیں اور جو کی
روٹی بے نمک اور انگور یا کے دانے اور مغز
بادام کھائیں - اور ہر صبح کو آگ میں عود و گگل
خدا کی مدد سے جلد مقصود برآری ہو گی - سبعہ سیارہ
اور جنات کی تسخیر کا عمل سخت دشوار ہے اور بڑا
جانکاہ ہے اس وجہ سے ان کا بیان ترک کیا -
(ماخوذ از مطلع العلوم)

عِلمِ ہَیئَت (ع با ضافت) وہ علم جس کے
ذریعہ سے اشکال فلکی اور مساحت کرۂ ارض
معلوم کریں - عربی الفاظ - فارسی ترکیب - مذکر
فصیح - رائج -

قسمل تفصیل - مؤلف مطلع العلوم نے اس علم
کو قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے - پہلے مقدمہ
علم ہیئت اور اس کی تقسیم کی تعریف یوں لکھی ہے
علم ہیئت علم ریاضی کا ایک ایسا شریف تر علم ہے
جس سے کرۂ زمین کے ٹکڑوں کے عرض و طول
کا حال - رات دن کی سیاہی اور نور کی کیفیت - چاند
سورج کے گہن کے موسم کا اختلاف - گردش کرنے
والے سات سیاروں اور ثابت تاروں سے
آسمانوں کے جرموں کی حقیقت اس علم سے دریافت
ہوتی ہے - علم ہیئت کے دو طریقے رائج ہیں ایک
حکیم بطلیموس کا نظام محدودی - دوسرا حکیم فیثا
غورث کا نظام نامحدود - بطلیموس کا نظام محدود
وہ ہیئت ہے جو حکیم موصوف نے حکمائے مشائین کی علم
حکمت کے موافق مرتب کی ہے - اس نظام میں زمین
کو مرکز عالم قرار دیا ہے اس لیے کہ تمام اجرام فلکی اس
کے گرد گھومتے ہیں اور جسموں کے تمام عالم کلی و جزئی
اور عنصری و فلکی اس نظام کے موافق تیرہ کرہ مقرر
کئے ہیں - کرۂ خاک - کرۂ آب - کرۂ باد - کرۂ آتش
سات آسمان سبعہ سیارہ - فلک البروج - فلک اطلس
یعنی فلک الافلاک - یہ سب کرہ باہم پیاز کے پوست کی
طرح تہ بتہ ہیں - ان کروں میں چار کرہ عنصری - ایک
کرہ خاک - دوسرا کرہ آب - تیسرا کرہ ہوا - چوتھا
کرۂ آتش اور نو فلکی ہیں - فلک اول پر چاند ہے دوسرے
پر عطارد ہے - تیسرے پر زہرہ - چوتھے پر سورج - پانچویں
پر مریخ - چھٹے پر مشتری - ساتویں پر زحل ہے ساتوں
تارے سبعہ سیارہ ہیں - ان ساتوں آسمانوں کو افلاک
کلی کہتے ہیں - سوائے ان ساتوں افلاک - اور افلاک
جزوی بھی سبعہ سیارہ اور ساتوں آسمانوں کے
درمیان فرض کئے ہیں اور آٹھواں فلک فلک البروج
ہے اس میں سب ثابت تارے ثبت ہیں نواں فلک
جو سب افلاک پر محیط ہے اس پر کوئی ستارہ نہیں
ہے اسی کو فلک اطلس اور فلک الافلاک کہتے ہیں
اگرچہ ہر فلک جدا حرکت کرتا ہے مگر آٹھوں فلک
اور سبعہ سیارہ فلک نہم کی حرکت وضعی سے دیکھتے ہیں
رات دن کی گردش اسی سے متعلق ہے سبعہ سیارہ کی
سالانہ حرکت حرکات فلک سے خاص ہر دو جسم
کے واسطے ہے یہی رائے ارسطو اور بطلیموس اور بہت سے
حکمائے ہیئت کی ہے - حکیم فیثا غورث کا نظام نامحدود
وہ نظام ہے جسے اس کے شاگردوں نے سن عیسوی سے
پانسو برس پہلے یونان میں رواج دیا تھا نظام شمسی کی تحقیق
عقل و ہوش حیرت زیادہ کرتا ہے - اس نظام میں آفتاب
کو مرکز قرار دیا گیا ہے اور سیکڑوں تاریک ستارے
مثل کرۂ زمین آفتاب کے گرد پھرتے ہیں جیسے سیارے
آفتاب کے گرد گھومتے ہیں - ان کی تین قسمیں ہیں ایک
سیارات اولی جن کے حرکات دوری کا مرکز آفتاب ہے
دوسرے اقمار جن کو سیارات ثانوی کہتے ہیں یہ سیارات
کے گرد گردش کرتے ہیں - ساتھ ہی ساتھ آفتاب کے
گرد بھی گھومتے ہیں تیسرے دنبالہ دار ستارے جن کو عوام
جھاڑو تارا کہتے ہیں نہایت طول دراز بیضی خطوط
بیضی کے آفتاب کے گرد گردش میں رہتے ہیں کبھی
آفتاب کے بہت قریب آ جاتے ہیں کہ اہل زمین کو نظر آنے
لگتے ہیں اور کبھی بہت دور چلے جاتے ہیں کہ دوربین
سے بھی نہیں نظر آتے ایسے ستاروں کی اب تک
صحیح انتہا نہیں معلوم ہو سکی حکمائے فرنگ کا قیاس
ہے کہ صدہا بلکہ ہزارہا ہوں گے -

یہ نکتہ سننے کے قابل ہے کہ اس نظام شمسی کو جس کا
ذکر مجمل بیان ہوا ہے فرنگستان کے متاخرین اہل ہیئت
نے قیاس کیا ہے کہ یہ تمام نظام شمسی ایک مملکت ہے
ان ملکوں میں سے جن کی گنتی عدد ستارہ ہائے
ثوابت کی طرح بے شمار ہے ثوابت میں سے ہر ایک
ثابت جو انتہا نہیں رکھتا مثل اس نظام شمسی کے
ایسا مرکز ہے کہ آفتاب کی طرح اس کے گرد بھی
ایسے ہی تین قسم کے ستارے یعنی سیارات اولی

سیارات ثانوی اور سیارات دنبالہ دار گردش کرتے ہیں بعض اہل ہیئت نے اس سے بھی زیادہ قیاس کیا ہے جس کو سن کے حیرت ہوتی ہو جیسے کہ گمان کیا گیا ہے کہ سیاروں کی ہر ایک جمعیت اپنے ثابت کی منتظم ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی احتمال ہو کہ ان سب ثوابت کثیرہ کے انتظام کے لئے ثابتہ اعظم ثوابت لائق لقب ثابت الثوابت یا شمس الشموس کے ہوا ہو کہ وہ سب موجودات سیارہ و ثوابت کا اکیلا مرکز ہو اور سب ثوابت مع اپنی جمعیت کے اس کے گرد گردش کریں۔ یہ نظام وہ ہو جسے شائیان عظیم کی حکمت ظاہر ہونے سے پہلے فلاسفہ اشراقیہ یونان نے اختیار کیا تھا۔ افلاطون اور شمس ہی نے بھی اس رائے کو پسند کیا تھا اور اس تین سو برس کی مدت میں یہی نظام فیثا غورث کا جو مذکور ہوا ہے سب ملک فرنگستان میں ارباب ہیئت کو بہت پسند آیا۔ فرنگستان کے اہل ہیئت نے دوربین وغیرہ کے عجیب عجیب آلے ایجاد کئے ہیں جن کی مدد سے بہت سیاروں اور قمروں کو جن کا نام و نشان سابق کے ہیئت دان نہ جانتے تھے دریافت کیا ہے کہ سیارات اصلی پانچ ہیں جن کو ورسرز دوربین اور پیش بین کے واسطے سے اس زمانے تک معلوم کیا ہو۔

عقل سلیم فیثا غورث کے نظام نامحدود کو بہت پسند کرتی ہو اس لئے کہ اس سے مخلوقات نامتناہی اور موجودات نامحدود خالق پر اطلاع و آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ذیل میں نظام فیثا غورث کے چند سہل و آسان مسئلے مختصر طور پر بیان کئے جا رہے ہیں۔

اصطلاحات علم ہیئت خط استوا۔ ایک بڑا دائرہ ہے جو زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ خط استوا ایک فرضی خط ہو۔ جب خط استوا پر آفتاب پہنچتا ہو تو دن رات برابر ہو جاتے ہیں۔ سارے عالم میں دو قطب ہیں ایک شمال کا قطب دوسرا جنوب کا قطب اور ایک سیدھا خط جو ایک قطب سے دوسرے قطب کی طرف مرکز کی طرف سے گزرتا ہے اس کو محور کہتے ہیں خط استوا کو فرض کرنے کی غرض یہ ہو کہ زمین کو دو برابر حصوں میں اس نے تقسیم کیا ہو۔ اور اس سے ہر ملک اور ہر مقام کا عرض معلوم کرتے ہیں۔ ریاضی دانوں نے ہر دائرے کو تین سو ساٹھ درجوں پر تقسیم کیا ہو۔ ہر درجے کے ساٹھ دقیقے ہیں نصف دائرہ ایک سو اسی درجے کا ہوتا۔ چوتھائی دائرہ نوّے درجے کا ہے۔ خط استوا سے قطب شمالی ہو یا قطب جنوبی نوے درجے یعنی چوتھائی دائرے پر ہو۔

خط سرطان۔ ایک دائرہ جو خط استوا کے مقابل ۲۳ درجے کے فرق و تفاوت پر شمال کی طرف زمین کے گرد فرض کیا گیا ہو۔ خط جدی ۲۳½ درجے خط استوا کے جنوب کی طرف فرض کرتے ہیں چنانچہ آفتاب خط سرطان سے جنوب کی طرف عود کرتا ہے اور خط جدی سے شمال کی طرف پھرتا ہے آفتاب کی راہ انہیں دو خطوں کے درمیان رہتی ہے اس سے تجاوز یا تفاوت نہیں ہوتا۔

خط منطقۃ البروج ایک خط ہے جو آفتاب کی راہ پر زمین کے گرد دائرہ فرض کیا گیا ہو یہ خط ایک مقام پر خط سرطان کو چھوتا ہو اور دوسرے مقام پر خط جدی کو مس کرتا ہے اور دو مقام پر اس نے خط استوا کو قطع کیا ہے۔

دائرۂ نصف النہار۔ ایک بڑا دائرہ ہو جو ایک جگہ کے سرے سے گزر کے دونوں قطبوں کی طرف جاتا ہو اور زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ایک حصے کو شرقی اور دوسرے کو غربی کہتے ہیں۔ عرض مکان بُعد مکان کو کہتے ہیں۔ خط استوا سے خواہ قطب شمالی کی طرف ہو خواہ قطب جنوبی کی جانب ہو۔ قطب شمالی کے بُعد کو عرض شمالی اور قطب جنوبی کے بُعد کو عرض جنوبی کہتے ہیں۔ اور طول مکان بُعد مکان ہے اول نصف النہار سے خواہ مشرق کی طرف ہو خواہ جانب مغرب بُعد مشرقی کو طول شرقی اور بُعد مغربی کو طول غربی کہتے ہیں اول نصف النہار وہ ہو جس جگہ سے طول شرقی اور طول غربی کا حساب کرتے ہیں۔ مذکور الصدر دائرے اور خطوط سب کے سب محض فرضی ہیں خارجاً ان کا کوئی وجود نہیں۔

زمین کی شکل کا بیان نظام محدود بطلیموس اور نظام نامحدود فیثا غورث کے معتقدین اس بات پر متفق ہیں کہ زمین نارنگی کی طرح گول ہو زمین کے مدور ہونے کی پہلی دلیل یہ ہو کہ جس چیز کو زمین کی سطح پر دور سے دیکھو تو پہلے اس کا سر دکھائی دیتا ہے اور وہ چیز جس قدر نزدیک ہوتی جاتی ہے اسی قدر اس کے اجزا زیادہ معلوم ہوتے جاتے ہیں جیسے خشکی کے مسافروں کو پہلے پہاڑ کی چوٹی یا درخت کی پھنگی یا مینار کا سر نظر آتا ہے اور دریا کے مسافروں کو جہاز کے مستول کی جھنڈی یا پھریرا پہلے دکھائی دیتا ہے اور جہاز جس قدر نزدیک ہوتا ہے

سب اجزا اس کے نظر آنے لگتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ سطح زمین مسطح اور ہموار نہیں ہے بلکہ محدب یعنی کوزہ پشت اور قبہ دار ہے۔ اگر سطح زمین مسطح اور ہموار ہوتی تو سب اشیا جس طرح نزدیک سے اوپر تا پا نظر آتے ہیں اسی طرح دوربین سے دور سے بھی نظر آتے۔ زمین کے گول ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ چاند گہن میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمین کا سایہ جرم قمر پر ہمیشہ گول نظر آتا ہے۔ اگر زمین گول نہ ہوتی تو اس کا سایہ کیوں مدور ہوتا اس لیے ہر چیز کا سایہ اس کی شکل کے موافق ہوتا ہے فرنگستان کے اہل ہیئت جو حکیم فیثاغورث کے پیرو ہیں انھوں نے اپنی دریافت سے آفتاب کو ساکن قرار دیا ہے اور زمین کو اپنے محور کے گرد گردش کرتا ہوا تسلیم کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس گردش کے سبب سے زمین کے ہر حصہ بسیط پر رات دن کا ظہور ہوتا ہے آفتاب فقط آدھی زمین کو جو اس کے مقابل ہوتی ہے ایک وقت میں روشن کرتا ہے۔ ایسی صورت میں لامحالہ دوسرے نیمۂ زمین میں جو اس کے مقابل نہیں ہوتا تاریکی ہوگی وہی تاریکی رات ہے۔ انگریزی میل کے حساب سے محیط زمین کی پیمائش چوبیس ہزار نو سو بارہ میل ہے۔ آفتاب زمین سے چودہ لاکھ درجے بڑا ہے۔ زمین کسی چیز پر قائم نہیں ہے بلکہ قوت جاذبہ وہ قوت طبیعی جو خالق کائنات کی طرف سے کل کائنات کو عطا ہوئی ہے۔ اس قوت کی تاثیر یہ ہے کہ ہر چیز اپنے قلب کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس قوت سے بجائے خود سلامت رہتی ہے اس قول سے زمین بھی سب چیزوں کو جو سطح زمین پر ہیں اپنے مرکز کی طرف کھینچے ہوئے ہے مثلاً اگر توپ سے آسمان کی طرف گولہ پھینکا جائے تو وہ گولہ پھر زمین کی طرف آئے گا۔ ہر جسم جو اپنے مرکز کی طرف مائل رہتا ہے اس کو میل مرکزی کہتے ہیں اور اس قوت کو جو اشیا کو میلان بخشتی ہے جاذبہ کہتے ہیں۔ اس قوت کی تاثیر ہے کہ سب حیوانات جمادات نباتات جو کرۂ زمین پر ہر طرف پائے جاتے ہیں وہ سب قائم رہتے ہیں اور گر پڑنے کے اندیشے سے مبرا ہیں۔

نظام شمسی کا بیان جس طرح قوت جاذبہ شمسی زمین کو حاصل ہے اور وہ ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اسی طرح آفتاب کو بھی یہ قوت حاصل ہے اس قوت کی تاثیر آفتاب کے گرد اگرد گردش میں رکھتی ہے۔ آفتاب جو زمین سے چودہ لاکھ درجے بڑا ہے بڑائی کے اعتبار سے اس میں قوت جاذبہ بھی زمین سے کہیں زیادہ ہے ایسی صورت میں احتمال ہے کہ زمین کو اپنی طرف اس قدر کھینچے کہ زمین اس سے مل جائے اس لئے کہ مادۂ آفتاب کی مقدار مادۂ زمین کی مقدار سے تین لاکھ تینتیس ہزار نو سو اٹھائیس (۳۳۳۹۲۸) حصے زیادہ ہے جو چیز زمین کو آفتاب سے ملنے نہیں دیتی اس کی شرح بیان کرتا ہوں۔

واضح ہو کہ جو جسم دائرے کے گرد گردش کرتا ہے وہ اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ دائرے سے باہر نکل جائے جسم کے اس میلان کو قوت تارک المرکز کہتے ہیں۔ اسی طرح دائرے کے مرکز کو بھی کہ اس میں جسم کا دورہ معلوم ہوتا ہے قوت جذب حاصل ہے اس قوت کی قوت مائل الی المرکز کہتے ہیں یہ دونوں قوتیں برابر ہوتی ہیں۔

اب جاننا چاہیے کہ زمین کی دو گردشیں ہیں ایک گردش محوری ہے جو ایک دن رات میں تمام ہوتی ہے دوسری حرکت وہ ہے کہ جس کو زمین آفتاب کے گرد سال بھر کی مدت میں تمام کرتی ہے۔ اگر زمین آفتاب کے گرد دورہ نہ کرتی تو اسے قوت تارک المرکز جو جذب آفتاب کے مخالف ہے کس طرح حاصل ہوتی اور اور زمین کو آفتاب کی آویزش سے بچاتی آفتاب بھی ایک حرکت دوری رکھتا ہے جس کی وجہ سے اس کو قوت تارک المرکز حاصل ہے۔ اگر آفتاب کو حرکت دوری نہ حاصل ہوتی تو لاکھ ڈیڑھ لاکھ برس میں زمین کی قوت جاذبہ اس کو اپنی طرف کھینچتی لیکن حرکت آفتاب کی مقدار بہ نسبت زمین کے بہت کم ہے۔ مقدار مادۂ آفتاب چونکہ زیادہ ہے اس سبب سے آفتاب اور زمین برابر زمانے میں اپنے مدارات کو طے کرتے ہیں۔ آفتاب اپنے بھاری پن کی وجہ سے تیز حرکت نہیں کر سکتا اور زمین اپنی تیز حرکت کی وجہ سے آفتاب سے نہیں ملتی دونوں کی قوت جاذبہ ایک دوسرے کو تصادم سے بچاتی ہے۔

فرنگستان کے اہل ہیئت کے قیاس کے موافق زمین ایک کوکب غلامی ہے۔ سال بھر کی مدت میں اپنے مدار کے ساتھ آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہے۔ گیارہ ستارے اور ہیں جو اپنے اپنے مدار کے ساتھ الگ الگ زمانوں میں آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں۔ ان گیارہ ستاروں کے نام یہ ہیں عطارد، زہرہ، مریخ، ہیبرس، پالس، جونو، وسٹا، مشتری، زحل، جارجیم، سیدرس۔

ان گیارہ ستاروں میں عطارد کا دورہ یا حلقہ اور زہرہ کا مدار یعنی دورہ زمین کے مدار یعنی حلقے کے درمیان واقع ہوا ہے اور مدارات یعنی دورے اور ستاروں کے مدارات زمین سے

خارج ہیں۔ اہل ہیئت نے فلک ثوابت پر ایک
دائرہ فرض کیا ہے جس کا نام خط البروج رکھا ہے
اور اسی کو طریقۃ الشمس بھی کہتے ہیں۔ خط البروج
کے جنوب و شمال میں نو نو درجوں کے فاصلہ پر ایک ایک
دائرہ مقرر کر کے ان کا مجموعی نام منطقۃ البروج
رکھا ہے۔ سیاروں میں سے کوئی ایک درجہ ان
اٹھارہ درجوں یعنی منطقۃ البروج سے خارج
نہیں ہوتا۔ منطقۃ البروج کو بارہ برابر حصوں پر
تقسیم کر کے ہر حصے کا نام برج رکھا ہے۔ اس
تقسیم کی شناخت کے لیے چند ثوابت ستارے جو
خط البروج کے حوالی میں واقع ہیں۔ ان کو باہم
ملا کے ہر برج کا خاص نام رکھا ہے اور ہر برج
کے تیس برابر حصے ہیں۔ ہر حصے کو درجہ کہتے
ہیں۔ ہر درجے کے ساٹھ حصے کیے ہیں ہر حصے کا نام
دقیقہ رکھا ہے۔ اور ہر دقیقہ کو ساٹھ حصوں پر
تقسیم کر کے ہر حصے کا نام ثانیہ رکھا ہے۔ عربی اور
ہندی میں ان بارہ برجوں کے نام یہ ہیں۔

حمل یعنی میکھ۔ ثور یعنی برکھ۔ جوزا یعنی متھن۔
سرطان یعنی کرکھ۔ اسد یعنی سنگھ۔ سنبلہ یعنی کنیا
میزان یعنی تلا۔ عقرب یعنی برچھک۔ قوس یعنی دھن۔
جدی یعنی مکر۔ دلو یعنی کمبھ۔ حوت یعنی مین۔

نیمۂ شمالی کا ہر مدار یعنی دورہ زمین سے بلند
ہوتا ہے اس کو اوج کہتے ہیں۔ اور نیمۂ جنوبی کا
مدار زمین سے پست ہے اس لیے اس کو حضیض
کہتے ہیں۔ جس طرح زمین کے ستارے تا یعنی انسان
اور حیوانات وغیرہ جاندار سکونت ہیں اسی
طرح ستارہ ہائے سیارہ بھی آباد ہیں وہاں ممکن
ہے کہ وہاں کے حیوانات زمین کی
طرح اور جنس کی طرح نہ ہوں۔ جس طرح زمین کے
باشندے حرارت آفتاب سے نفع اٹھاتے ہیں
اسی طرح سیارات کے باشندے بھی روشنی اور
دھوپ سے فیضیاب ہیں۔ جس طرح زمین کو محوری
گردش حاصل ہے جس سے دن رات ظاہر ہوتے
ہیں۔ اسی طرح سیارے بھی گردش مدار کے علاوہ
گردش محوری رکھتے ہیں۔ جس کے سبب سے وہاں بھی
روز و شب نمایاں ہوتے ہیں۔ جملہ گیارہ سیاروں
میں سے۔ مشتری، زحل، جارجیم اور سیدوس
آفتاب سے بہت دور ہیں۔ زمین کی نسبت نور
آفتاب ان تک کم پہنچتا ہے۔ اس لیے ان
سیاروں میں ہر ایک سیارہ کئی کئی قمر رکھتا ہے
چنانچہ مشتری کے چار قمر۔ زحل کے سات قمر جارجیم
اور سیدوس کے چھ چاند ہیں۔ ان سیاروں میں
جو سیارے آفتاب سے نزدیک ہیں وہ اپنا دورہ
جلد تمام کرتے ہیں اور جو سیارے دور ہیں ان کا
دورہ بہت دنوں میں طے ہوتا ہے۔ اتنا لکھنے
کے بعد مؤلف مطلع العلوم نے آفتاب سے جملہ
گیارہ سیاروں کا بعد لکھا ہے جو بخوف طوالت ترک
کیا گیا۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔

بعض کواکب ذوات الاذناب یعنی دنبالہ
دار ہیں جو آفتاب سے بہ نسبت جارجیم سیدوس
سات گنا زیادہ دوری رکھتے ہیں۔ لیکن بہ نسبت
اس دوری کے جو ثوابت کو آفتاب سے ہے
بہت نزدیک ہیں۔

زمین سال بھر میں جب مدار پر اپنا دورہ آفتاب
کے گرد تمام کرتی ہے۔ اس مدار کا قطر انیس کروڑ
میل سے زیادہ ہے یوں سمجھئے کہ زمین اپنے
باشندوں سمیت ہر سال انیس کروڑ میل
ثوابت کی طرف جاتی ہے۔ اور پھر پیچھے کو
لب انیس کروڑ میل ثوابت کی طرف سے دور ہو جاتی
ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے سیاروں کی سیر اور
ان کا قطر بالتفصیل لکھا ہے وہ بھی ترک
کیا گیا۔

ثوابت ستاروں کا بیان | ثوابت کی وجہ
تسمیہ یہ ہے کہ ثوابت ایک جگہ پر قائم ہیں۔ حرکت
نہیں کرتے۔ ان کے احوال میں تغیر و تبدل نہیں
واقع ہوتا۔ اہل زمین کی نظر میں ثوابت جو گردش
کرتے نظر آتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ زمین گردش
کرتی ہے۔ اور اہل زمین سمجھتے ہیں کہ ثوابت گردش
میں ہیں۔ حکماء نے قیاس کیا ہے کہ کل ثوابت
شمس ہیں۔ یعنی ہر ثوابت اپنی جگہ پر ایک آفتاب ہے
اور ہر ایک کا شمسی نظام اسی شمسی نظام کی مثل ہے
ستارہ ہائے ثابت کی کثرت اس قدر ہے کہ عقل ان
کے شمار سے قاصر ہے۔ مگر حکمائے متقدمین نے ایک
ہزار بائیس ثوابت کو اڑتالیس اشکال مختلفہ پر
تقسیم کیا ہے یعنی ہر ایک شکل میں چند ثابت ملے
ہوئے ہیں۔ ان سب ثوابت کو داخل الشکل کہتے ہیں
جو ثوابت ان اڑتالیس شکلوں سے خارج
ہیں ان کو خارج الشکل کہتے ہیں۔ اور سب
ایک ہزار بائیس ثوابت کو چھ قدروں پر تقسیم کیا
ہے۔ جو قد میں بزرگ ہیں ان کو ثوابت قدر اول
کہتے ہیں۔ جو ان سے کمتر ہیں ان کو ثوابت قدر دوم
کہتے ہیں۔ اسی طرح چھٹی قدر تک ہے۔ آسمان کو تین
حصوں پر یعنی نصف شمالی۔ اور نصف جنوبی۔ اور
منطقۃ البروج پر تقسیم کر کے اڑتالیس اشکال
مذکورہ پر تقسیم کیا ہے منطقہ پر بارہ شکلیں ہیں
نصف شمالی پر اکیس اور نصف جنوبی پر پندرہ
شکلیں ہیں۔ یہ اڑتالیس شکلیں بطلیموس اور

حکمائے متقدمین کی مقرر کردہ ہیں مگر حکمائے متاخرین فرنگستان نے جو حکیم فیثا غورث کے پیرو ہیں دوربین کے ذریعہ سے علاوہ اشکال مذکورہ کے چند شکلیں اور دریافت کی ہیں۔ کہکشاں جو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایک چادر سفید کے مانند ہے بذریعہ دوربین معلوم ہوا کہ اس کے سب ستارے ثابت ہیں۔

نصف شمالی کی اکیس شکلیں

اول دب الاصغر جو چھوٹے خرس کی صورت ہے۔ اس کو بنات النعش صغریٰ بھی کہتے ہیں۔ اس صورت میں سات ستارے داخل ہیں ان میں کے دو ستارے قدر دوم میں اور ایک قدر سوم میں جس کو جدی کہتے ہیں اور چار ان میں سے قدر چہارم میں داخل ہیں۔ قدر چہارم میں ایک ستارہ اس شکل سے خارج ہے۔

دوم دب الاکبر اس کو بنات النعش کبریٰ کہتے ہیں یہ بڑے ریچھ کی صورت ہے۔ ستائیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ چھ ان میں سے قدر دوم اور آٹھ قدر سوم میں اور آٹھ قدر چہارم اور پانچ قدر پنجم اور بنات النعش کبریٰ [illegible] سے بعض ستارے اور ہیں جن کے ستارہ دوسرے سے ایک بہت چھوٹا ستارہ ملا ہوا ہے اس کو سُہا کہتے ہیں اس کے دیکھنے سے آنکھ کی بینائی کی تیزی معلوم ہوتی ہے۔

تیسرے تنین۔ ایک پیچ در پیچ اژدہا ہے اکتیس ستارے اس میں داخل ہیں آٹھ قدر سوم میں سولہ قدر چہارم میں۔ پانچ قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں۔

چوتھے قیقاوس یعنی کیکاؤس۔ یہ ایک ایسے مرد کی شکل ہے جو کھڑا ہوا ہو اور اس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہوں اس صورت میں گیارہ ستارے داخل ہیں۔ آٹھ قدر سوم میں سات چہارم میں اور تین قدر پنجم میں۔

پانچویں عوا۔ ایک مرد کی شکل جو دونوں ہاتھوں میں سانپ لیے کھڑا ہے اس صورت میں بائیس ستارے داخل ہیں۔ چار قدر سوم میں۔ نو قدر چہارم میں، نو قدر پنجم میں۔ ایک ستارہ اس صورت کی قدر اول سے خارج ہے اس کو سماک رامح کہتے ہیں

چھٹے فکہ اس کو اکلیل شمالی بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک کاسہ کی صورت ہے اس صورت میں آٹھ ستارے داخل ہیں ایک ان میں کا قدر دوم میں، پانچ قدر چہارم میں ایک قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں ہے۔

ساتویں جاثی۔ ایک مرد کی صورت ہے جو ہاتھ دراز کئے زانو پر جھکا ہوا ہے۔ اٹھائیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں چھ قدر سوم میں، سترہ قدر چہارم، دو قدر ششم میں اور ایک قدر پنجم کا ستارہ اس صورت سے خارج ہے۔

آٹھویں شلیاق۔ یہ بربط کی صورت ہے۔ اس میں دس ستارے داخل ہیں۔ ایک ستارہ ان میں کا قدر اول میں ہے اس کو نسر واقع کہتے ہیں۔ دو قدر سوم میں اور سات قدر چہارم میں۔

نویں دجاجہ۔ یہ ایک لمبی گردن والے مرغ کی صورت ہے۔ سترہ ستارے اس میں داخل ہیں ایک قدر دوم میں، پانچ قدر سوم میں، نو قدر چہارم میں اور دو ان میں کے قدر پنجم اور دو ان میں قدر چہارم میں اس صورت سے خارج ہیں۔

دسویں ذات الکرسی۔ یہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک عورت کی صورت ہے۔ تیرہ ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ چار ان میں کے قدر سوم میں چھ قدر چہارم میں ایک قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں۔

گیارھویں برشاوش۔ اس کو حامل راس الغول بھی کہتے ہیں یہ ایک مرد ہے جو داہنا پاؤں اٹھائے ہوئے بائیں پاؤں پر کھڑا ہے۔ داہنا ہاتھ سر پر رکھے ہے اور بائیں ہاتھ میں ایک غول کا سر لئے ہوئے ہے۔ چھبیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں دو ان میں کے قدر دوم میں داخل ہیں جن میں ایک ستارے کو راس الغول کہتے ہیں اور پانچ ستارے قدر سوم میں سولہ ستارے قدر چہارم میں دو قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں ہے۔

بارھواں ممسک العنان۔ یہ ایک مرد ستادہ کی صورت ہے جس کے ایک ہاتھ میں تازیانہ اور دوسرے میں باگ پکڑے ہوئے ہے چودہ ستارے اس صورت میں داخل ہیں ایک ستارہ ان میں کا جس کا نام عیوق ہے قدر اول میں، ایک ستارہ قدر دوم میں، دو ستارے قدر سوم میں، سات ستارے قدر چہارم میں، دو قدر پنجم میں اور ایک ستارہ قدر ششم میں۔

تیرھویں حوا۔ ایک کھڑے ہوئے مرد کی صورت ہے جو چوبیس ستارے اس میں داخل ہیں پانچ قدر سوم میں تیرہ قدر چہارم میں چھ قدر پنجم میں اور پانچ ستارے اس صورت کے خارج قدر چہارم میں۔

چودھویں حیۃ الحوا۔ یہ ایک سانپ کی صورت ہے اس میں اٹھارہ ستارے داخل ہیں پانچ قدر سوم میں بارہ قدر چہارم میں اور ایک قدر پنجم میں۔

پندرھویں سہم۔ یہ ایک تیر کی صورت ہے۔ اس صورت میں پانچ ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر چہارم میں، تین قدر پنجم میں، ایک قدر ششم میں۔

سولھویں عقاب۔ یہ ایک اڑتے ہوئے گدھ کی صورت ہے اس میں نو ستارے داخل ہیں۔

نسر طائر نام کا ایک تارہ قدر دوم میں۔ چار تارے قدر سوم میں۔ ایک تارہ قدر چہارم میں تین تارے قدر پنجم میں۔ اس صورت میں سے چھ تارے خارج ہیں۔ ان چھ تاروں میں چار تارے قدر سوم میں ایک قدر چہارم، اور ایک تارہ قدر پنجم میں ہے۔

سترھویں۔ دلفین ایک دریائی جانور کی صورت ہے۔ دس تارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ ان میں سے قدر سوم میں دو قدر چہارم میں اور تین قدر ششم میں۔

اٹھارویں قطعۃ الفرس۔ صورت مقدم گھوڑے کی ہے چار تارے خفیہ اس میں داخل ہیں۔

انیسویں فرس اعظم اس کو ذوالجناحین بھی کہتے ہیں۔ یہ گرگ ایک گھوڑے کی صورت ہے بیس تارے اس صورت میں داخل ہیں۔ چار قدر دوم میں۔ چار قدر سوم میں۔ نو قدر چہارم میں اور تین ایک قدر پنجم میں۔

بیسویں۔ امراۃ المسلسلہ یہ ایک پابزنجیر عورت کی شکل پر ہے اس صورت میں تیئس تارے داخل ہیں۔ چار قدر سوم میں پندرہ قدر چہارم اور چار قدر پنجم میں۔

اکیسویں مثلث ہے اور مثلث متساوی الرجلین کی صورت پر ہے۔ اس میں چار تارے داخل ہیں۔ تین قدر سوم میں اور ایک تارہ قدر چہارم میں یہ اکیس شکلیں نصف شمالی آسمان میں واقع ہیں۔

منطقۃ البروج کی بارہ شکلیں ان بارہ شکلوں کو اثنا عشر کہتے ہیں۔

اول حمل ہے جو ایک بکرے کی شکل پر ہے جس کے دو سینگ ہیں۔ اس کا سر مغرب کی طرف، پاؤں مشرق کی طرف۔ شکم جنوب کی طرف۔ پشت شمال کی طرف ہے اور منہ اپنا پشت کی طرف رکھتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھجلاتا ہو۔ اس صورت میں تیرہ تارے داخل ہیں۔ دو قدر سوم چار قدر چہارم میں چھ قدر پنجم میں اور ایک ستارہ قدر ششم میں ہے۔

دوسرے ثور ہے جو ایک گائے کے جسم کے اگلے حصہ کی صورت ہے۔ گویا سینے تک جدا کر لیا ہے اس کا سر مشرق کی طرف اور پچھلا جسم مغرب کی طرف ہے تیس تارے اس کے ہم شکل ہیں۔ ایک تارہ قدر اول میں ہے اس کو عین الثور کہتے ہیں۔ اس کو دبران بھی کہتے ہیں۔ اور چھ تارے قدر سوم میں ہیں۔ بارہ قدر پنجم میں اور ایک تارہ قدر ششم میں [illegible] جو سات تاروں کا ایک گچھا ہے جو کوہان ثور پر واقع ہے۔

تیسرے جوزا یہ دو جڑواں لڑکوں کی صورت پر ہے اس صورت میں اٹھارہ تارے ہیں۔ دو قدر دوم میں ہیں جن کو راس التوأمین کہتے ہیں پانچ ان میں سے قدر سوم میں ہیں اور نو تارے قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں۔

چوتھے سرطان یہ ایک خرچنگ یعنی کیکڑے کی صورت پر ہے اگلا جسم اس کا مشرق کی طرف ہے اور پچھلا جسم مغرب کی طرف۔ اس صورت میں نو تارے ہیں۔ سات قدر چہارم میں ایک قدر پنجم اور ایک قدر ششم میں ہے۔

پانچویں اسد یہ شیر کی شکل ہے۔ سر اس کا مغرب کی طرف پشت شمال کی سمت ہے اس صورت میں ستائیس تارے ہیں دو قدر اول میں ہیں جن میں ایک کو قلب الاسد اور دوسرے کو صرفہ اور ذنب الاسد کہتے ہیں۔ اور دو تارے قدر دوم میں اور چھ تارے قدر سوم میں آٹھ قدر چہارم میں پانچ قدر پنجم میں اور چار قدر ششم میں۔

چھٹے سنبلہ ہے اس کو عذرا بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک عورت کی شکل ہے جو دامن پیچھے کو چھوڑے ہوئے ہے بایاں ہاتھ پہلو پر رکھا ہے اور داہنے ہاتھ میں ایک خوشہ ہے اس صورت میں چھبیس تارے ہیں۔ ایک قدر اول میں چھ قدر سوم میں سات قدر چہارم میں دو قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں ہیں۔

ساتویں میزان ہے جو ایک ترازو کی شکل ہے دونوں پلے اس کے مغرب کی سمت ہیں اور عمود یعنی چوٹی اس کی مغرب کی طرف ہے اس صورت میں آٹھ تارے ہیں۔ دو قدر دوم چار قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں۔

آٹھویں عقرب یہ بچھو کی شکل ہے سر اس کا جنوب کی طرف اور دم مشرق کی طرف مائل بجنوب ہے اس شکل میں اکیس تارے ہیں۔ ایک قدر دوم میں ہے اسے قلب العقرب کہتے ہیں۔ اور تیرہ تارے قدر سوم میں اور پانچ قدر چہارم میں دو تارے قدر پنجم میں ہیں۔

نویں قوس یہ دو جسم ہیں گردن سے نیچے کا جسم چارپایوں کا جیسا ہے اور مشرق کی طرف ہے گردن سے اوپر کا جسم مرد کا ہے کہ گویا مردوں کی پگڑی سر پر بندھی ہوئی ہے۔ اور ایک کمان ہاتھ میں لیے کھینچ رہا ہے اور ایک تیر جوڑے ہوئے ہے اس صورت میں اکتیس تارے ہیں۔ دو قدر سوم میں نو قدر چہارم میں اور اٹھارہ قدر پنجم میں اور دو قدر

ستارے قدر ششم میں ہیں۔

دسویں جدی اس کا اوپر کا آدھا جسم پہاڑی بکرے کا ہے اور نیچے کا جسم مچھلی کی کپچھلے جسم کے طور پر سر اور ہاتھ اس کے مغرب کی طرف ہیں۔ اور پشت شمال کی طرف۔ خاص اس صورت میں اٹھائیس ستارے ہیں۔ چار قدر سوم کے ہیں۔ ان چاروں میں ایک ستارہ ذنب الجدی ہے اور نو ستارے قدر چہارم میں۔ نو ستارے قدر پنجم اور چھ قدر ششم میں ہیں۔

گیارھویں دلو۔ یہ ایک کھڑا ہوا مرد ہے سر اس کا شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی جانب اور ہاتھ میں اس کے ڈول ہے جس سے پانی چھلک رہا ہے اور پانی اس کے پاؤں کے نیچے سے چلا جاتا ہے۔ اس صورت میں بیالیس ستارے ہیں۔ ایک قدر اول میں ہے وہی فم الحوت جنوبی ہے۔ اور نو ستارے قدر سوم میں اٹھارہ قدر چہارم میں تیرہ قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں۔

بارھویں حوت۔ یہ دو مچھلیوں کی صورت ہے ان میں سے ایک مچھلی کا سر مغرب کی طرف اور دم مشرق کی جانب ہے۔ دوسری کا سر شمال کی طرف ہے اور دم جنوب کی طرف ہے۔ ستارے اس کے چونتیس ہیں۔ دو قدر سوم میں بائیس قدر چہارم میں تین قدر پنجم میں۔ اور سات قدر ششم میں یہ ہیں سب بارہ شکلیں منطقۃ البروج کی ہیں۔

نصف جنوبی کی پندرہ شکلیں

پندرہ شکلیں نصف جنوبی کی اس ہیئت کی ہیں۔ اول قیطس یہ ایک دریائی جانور کی صورت ہے بائیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ دس قدر سوم میں اور آٹھ قدر چہارم میں۔ چار قدر پنجم میں۔

دوسرے جباریہ۔ ایک مرد کی صورت ہے جو شمشیر اور عصا ہاتھ میں لیے کمر کو کمر بستہ بیٹھا ہے۔ اڑتیس ستارے اس میں داخل ہیں دو قدر اول میں، چار قدر دوم میں، آٹھ قدر سوم میں، پندرہ قدر چہارم میں، تین قدر پنجم اور چھ ستارے قدر ششم میں ہیں۔

تیسرے نہر۔ ایک ندی کی صورت ہے۔ چونتیس ستارے اس میں داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں پانچ قدر سوم میں چھبیس قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں۔

چوتھے ارنب۔ یہ خرگوش کی صورت ہے۔ بارہ ستارے اس میں داخل ہیں دو قدر سوم میں چھ قدر چہارم میں اور چار قدر پنجم میں۔

پانچویں کلب الاکبر۔ ایک سگ درندہ کی صورت ہے اس میں اٹھارہ ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں، پانچ قدر سوم میں، پانچ قدر چہارم اور سات قدر پنجم میں۔

چھٹے کلب الاصغر۔ اس میں دو ستارے ہیں ایک قدر اول اور دوسرا قدر چہارم میں۔

ساتویں سفینہ۔ ایک کشتی کی صورت ہے اس میں پینتالیس ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں ہے جو اسے سہیل کہتے ہیں چھ قدر دوم میں اور گیارہ قدر سوم میں، انیس قدر چہارم میں، سات قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں۔

آٹھویں شجاع۔ ایک بڑے سانپ کی صورت ہے اس صورت میں پچیس ستارے ہیں ایک قدر دوم میں ہے اس کو عنق الشجاع کہتے ہیں۔ تین قدر سوم میں، انیس قدر چہارم میں، ایک قدر پنجم اور ایک قدر ششم میں ہے۔

نویں [illegible]۔ پیالے کی صورت ہے۔ قدر چہارم میں کے سات ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔

دسویں غراب۔ کوے کی صورت ہے سات ستارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ قدر سوم میں۔ ایک قدر چہارم میں اور ایک قدر پنجم میں۔

گیارھویں قنطورس۔ یہ ایک ایسے حیوان کی صورت ہے جس کا اوپر کا دھڑ آدمی کا سا اور نیچے کا دھڑ گھوڑے کی طرح کا ہے۔ اس صورت میں سینتیس ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں ہے جسے رجل القنطورس کہتے ہیں، پانچ قدر دوم میں، سات قدر سوم میں سولہ قدر چہارم میں اور آٹھ ستارے قدر پنجم میں ہیں۔

بارھویں ذئب۔ اس کو سبع بھی کہتے ہیں یہ ایک حیوان درندہ کی شکل ہے۔ انیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ دو قدر سوم میں گیارہ قدر چہارم میں اور چھ قدر پنجم میں۔

تیرھویں مجمرہ۔ ایک آتشدان کی صورت ہے سات ستارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں ہیں۔

چودھویں اکلیل جنوبی۔ اس کی شکل صنوبری ہے تیرہ ستارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ قدر چہارم میں، چھ قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں۔

پندرھویں سمکہ۔ اس کو حوت جنوبی کہتے ہیں۔ یہ ایک بڑی مچھلی ہے گیارہ ستارے اس میں داخل ہیں نو قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں ان سب اڑتالیس شکلوں کو حکمائے سلف اور بطلیموس نے بیان کیا ہے۔ فرنگستان کے حکمائے متاخرین جو حکیم فیثاغورث کے پیرو ہیں انھوں نے چند ثوابت اور دریافت کئے ہیں جن کی شکلیں ذیل میں درج ہیں۔

اول حمام النوح۔ اس شکل میں ایک ستارہ قدر اول کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہے۔

دوسرے تقنتن - یا عنقا اس شکل میں ایک ستارہ
قدر ثانی کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہو۔
تیسرے غزوقی - اس شکل میں ایک ستارہ قدر
دوم کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہو۔
چوتھے طاؤس - اس شکل میں تین ستارے قدر
سوم کے ہیں۔
پانچویں مثلث جنوبی - اس شکل میں ایک ستارہ
قدر دوم کا اور دو ستارے قدر سوم کے ہیں۔
چھٹے صلیب جنوبی - اس شکل میں ایک ستارہ
قدر دوم کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہو۔
ساتویں شبکہ - شاید یہ شکل سین ہو۔
آٹھویں ذباب جنوبی۔
نویں نفر عبار۔
یہ نو شکلیں قطب جنوبی کے قریب ہیں اور سوائے
ان کے نو شکلیں درمیان میں دریافت ہوئی ہیں
ان کے نام یہ ہیں۔
نتر گاؤ، یلگاث، اسد اصغر، گرش تبلث
شعر راس ابر نیتی، صطرلاب، برگدق، ذباب الشمالیہ
تمام ان شکلوں کے ست چھوٹے ہیں اس
واسطے ان کی تشریح نہیں بیان ہوئی۔
(ماخوذ از مطلع العلوم)

عِلمی :- (بالکسر) علم سے تعلق رکھنے والا، علم
سے نسبت رکھنے والا علم سے منسوب، علم سے
متعلق، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ذی علم کو بیر شناخت کیا ہے
علمی زیور کی ساخت کیا ہے   شفق

قول فیصل - عربی میں بہ تشدید یا اور اردو و
فارسی میں بغیر تشدید یا مستعمل ہو۔

عِلمِیَّت :- (یائے مشدّد) قابلیت، اظہار علم
علم، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف - میرے دوستو اتالیق کی علمیت کے
ساتھ رتنا اور یاد رکھو کہ وہ فقط پڑھا ہی نہ ہو
پڑھا بھی ہو اور گنا بھی ہو۔ (دربار اکبری)
قول فیصل - طنز کے محل پر جتانا کے ساتھ اس
کا صرف ہے۔

ذہن میں سب کے حاضر صورِ علمیہ
پر جتانا نہیں منظور مجھے علمیت   ذوق

بغیر تشدید یا اور بہ تشدید یا دونوں طرح زبانوں
پر ہے۔

علمیت بگھارنا :- موقع بے موقع اپنا صاحب
علم ہونا ظاہر کرنا، علم کی شیخی میں آکر عالمانہ
بحث کرنا، علم دکھانا، علم جتانا - اردو۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - یہ عوام کی زبان ہے اسی محل
پر علمیت جھاڑنا بھی بول دیتے ہیں۔

عَلَن :- (بفتحتین) آشکارا، ظاہر، عربی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عجب نہ کرتوت وطبیب سرِ علن
کرے ہے جب مرض الموت کی کسی کی دوا   سودا

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے بلکہ سرِ علن
کی ترکیب کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

عُلُوّ :- (بالضم اول و دوم) بلندی، اونچائی
برتری، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

بادشاہ کا نام لیتا ہے خطیب
اب علوِ پایۂ منبر کھلا   غالب

عُلُوِّ جاہ :- (بہ اضافت) مرتبے کی بلندی،
علوِ رتبہ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
کی زبان۔

قدر پر تیرے دو رتبہ ہے علوِ جاہ
زینۂ منبر کے واسطے بالا بر آسمان   ذوق

عُلُوِّ حوصلہ :- (بہ اضافت) حوصلے کی بلندی،
علوِ ہمت، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محلِ صرف - بادشاہ کو حال کی خبر ہوئی اس نے
علوِ حوصلہ سے کام لیا۔ (دربار اکبری)

عُلُوِّ رتبہ :- (بہ اضافت) علوِ رتبت، عزت کی
بلندی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محلِ صرف - ان کے بذل و کرم اور حسنِ اخلاق اور
علوِ رتبہ کے سبب اکثر شرفا خصوصاً شعرا آکر جمع
ہوتے تھے۔ (آب حیات)
قول فیصل - علوِ رتبت، علوِ ہمت وغیرہ
زبانوں پر ہے۔

عُلُوِّ شان :- (بہ اضافت) شان و شوکت کی
بلندی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف - بادشاہ کو بھی خبر پہنچی صدر عالی
کی قدر کی تعظیم اور علوِ شان سے تحفہ پر نہ لا سکے
(دربار اکبری)۔

عُلُوفہ :- عربی - خوردنی، خوراک، کھانا
طعام، کھانے کی چیز، روزینہ، وظیفہ، راتب
بھتّا، راتب (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق
نہیں۔

عُلُوق :- حمل رہنا - عربی، مذکر (نور اللغات)
قول فیصل - اردو زبان سے اس کا کوئی
تعلق نہیں۔

عُلُوم :- بالضم، بہت سے علم، مختلف
علم، عربی، مذکر، (علم کی جمع) تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

... بہت اس قرن کے علوم
... ہوا لازم بہ قوم — عزیز لکھنوی

علومِ جدیدہ ۔ (باضافت) وہ علوم جو زمانۂ حال میں ایجاد ہوئے ہوں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مبالغہ کرکے ... بیٹے ... فقط جو شے طرب ہیں ہوس
... علم ... سے یہی علومِ جدید کا ہیچ — عزیز

قولِ فیصل ۔ جب دینی علوم کو علومِ جدیدہ کہا جا سکتا ہے۔ علم آب۔ فوٹوگرافی۔ علوم ہوا۔ علم طبقاتِ الارض۔ ترقی یافتہ جیسے حکمت۔ ادب۔ مساحت۔ ریاضی۔ زراعت۔ ہیئت۔ کیمیا۔ طب۔ علم آب و ہوا۔ تاریخ اقوامِ ... اخلاق۔ سیاست۔ بدن۔ نباتات۔ حیوانات۔ جمادات اور حساب وغیرہ۔ اگرچہ ان میں علوم قدیمہ شامل ہیں۔ مگر اب ان کی ترکیب اور تجربہ نیا ہو گیا ہے۔

علومِ رسمی ۔ وہ علوم جو عام طور سے رائج ہیں۔ وہ علوم جن کی تعلیم ... بہت ضروری سمجھا ہو۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ نظر ۔ ... جن دنوں آگرہ میں علوم رسمی پڑھتا تھا
شیخ رسمی علوم اور ... ملا کلام کے ساتھ فقر کے
لباس میں نیچے — (دربارِ اکبری)

علومِ سینہ ۔ (باضافت) وہ علوم جو خاندانی صورت سے ورثے میں ملے ہوں اور عام نہ ہوں۔ وہ علوم جو راز کی حیثیت رکھتے ہوں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کتابوں کو پڑھو و کچھ تمھارے واسطے
سب علومِ سینہ اپنے کر دیے ہیں آشکار — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل ۔ یہ علم سینہ زیادہ تر زبانوں پر ہے۔

علومِ قدیمہ ۔ (باضافت) وہ علوم جو قدیم زمانے میں رائج ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علومِ متداولہ ۔ وہ علوم جو عام طور سے رائج ہوں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علومِ متعارفہ ۔ (اقلیدس) علم ریاضی میں کل بحث چند اصولوں پر مبنی ہوتی ہے جن کی صداقت ایسی ظاہر ہے کہ بغیر ثبوت مان لیے گئے ہیں۔ ان بدیہی اصولوں کو علوم متعارفہ کہتے ہیں۔ "مثلاً" جو چیزیں ایک ہی چیز کے برابر ہوتی ہیں۔ وہ آپس میں برابر ہوتی ہیں۔ عربی الفاظ مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ وہ مشہور و معروف اور صریح باتیں جو دلیل کی بنیاد قائم کرنے کے واسطے اختیار کی جائیں۔ جیسے جو چیزیں ایک دوسرے پر منطبق ہوتی ہیں۔ یعنی ایک ہی سطح گھیرتی ہیں۔ وہ آپس میں مساوی ہوتی ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ ... بولتا ہے۔

علومِ مروجہ ۔ (بہ اضافت) وہ علوم جو زمانۂ حال میں عام طور سے رائج ہوں۔ فارسی ترکیب مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علومِ مشرقی ۔ وہ علوم جو مشرقی ممالک یعنی ایشیائی ملکوں میں رائج ہیں۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علومِ مشرقی و مغربی سے ہو یہ فارغ جب
جہاز قوم کا لنگر ہو ان کے ہاتھوں میں یارب — عزیز

قولِ فیصل ۔ عربی، فارسی، اردو، سنسکرت وغیرہ میں جن ایشیائی علوم کا ذکر ہے وہ علوم مشرقی کہلاتے ہیں۔ عربی اصول کی پابندی سے یہاں علوم مشرقی کے بجائے علوم مشرقیہ بولتے ہیں۔

علومِ مغربی ۔ وہ علوم جو مغربی ممالک یعنی یورپ، انگلستان، امریکہ، فرانس، جرمنی وغیرہ میں رائج ہیں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علومِ مشرقی و مغربی سے ہو یہ فارغ جب
جہاز قوم کا لنگر ہو ان کے ہاتھوں میں یارب — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل ۔ عربی اصول کے پابند حضرات علوم مغربی کے بجائے علوم مغربیہ بھی کہتے ہیں۔

علوِ ہمت ۔ (باضافت) عالی ہمت، بلند ارادہ۔ عربی۔ صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ علوِ ہمت کے معنی ہیں عالی ہمتی، بلند ہمتی۔ ارادے کی بلندی۔ مذکر عالی ہمت وغیرہ پر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

علوی ۔ (بفتحتین) حضرت فاطمہ بی بی کے علاوہ دیگر ازواج سے حضرت علی کی اولاد کو اور ان کی نسل۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

قولِ فیصل ۔ حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے بطن سے جو اولاد اور ان کی نسل سے ہوں ان میں ذکور کو سید اور اناث کو سیدانی کہتے ہیں۔ ناموں کے ساتھ "سیدہ بیگم" "سیدہ خاتون" بھی زبانوں پر ہے۔

علوی ۔ (بضم اول و کسرۂ دوم) آسمانی، [illegible] سے تعلق رکھنے والا۔ جیسے فرشتہ، ستارہ وغیرہ۔ عربی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف ۔ مجھکو کہ عقل کا استاد ہوں تیرے مرتبے و [illegible] اوج بیان سے گرا دیا۔ عقل کی تک کہ وہ علویوں میں اعلیٰ سب انکا ادراک پہنچ سکتا ہے۔ (عودِ ہندی)

قولِ فیصل ۔ بسند فرہنگ آصفیہ کے ایک معنی ہیں اعلیٰ درجے کا، اعلیٰ رتبے کا مگر اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔ یا ممکن ہے علویں میں جو عمل مخصوص کے معنی میں ہے انھیں معنی کی رعایت ہو۔

علی اصغرؑ:- امام حسین علیہ السلام کے سب سے چھوٹے شش ماہے بچے کا نام جو عاشور کو کربلا میں تیر حرملہ سے شہید ہوئے۔ عربی، الفاظ۔

اکبرؑ کی نظر میں اصغرؑ کی نگاہ
جو بڑھ گیا جوان برابر کی نگاہ (سید آل رضا)

قول فیصل۔ کربلا کے بہتّر شہیدوں میں شش ماہے تین دن کے پیاسے بچے کا بھی شمار ہے جو یزیدی تیر ظلم کا بے خطا نشانہ بنا۔ یہ بچہ سب شہیدوں کے آخر میں حسینؑ سے پہلے قتل ہوا۔ انتہائی مجبوری کے عالم میں چونکہ بچہ تین دن سے پیاسا تھا، ماں کا دودھ بھی خشک ہو چکا تھا، جان کا بہرحال خطرہ تھا اس لئے اتمام حجت کے لئے گہوارہ سے ہاتھوں پر میدان کربلا میں لائے۔ فوج کے مقابل میں ایک بلندی پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں اگر تمہاری نظر میں قصوروار ہوں تو اس بچے نے تو کوئی خطا نہیں کی ہے یہ پیاس کے مارے ہلاک ہوا جاتا ہے مناسب سمجھو تو اسے تھوڑا پانی پلا دو۔ اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ میں اس کے بہانے سے خود پی لوں گا تو میں انسانیت کے بھروسے پر تمہارے حوالہ کر سکتا ہوں تم اسے خود سیراب کر دو۔ حسینؑ کی تقریر ختم ہوئی زمانے کے ذرّے ذرّے میں ایک انقلاب پیدا ہوا۔ فطرت ظلم پہلو بدلنے لگی۔ فوج کے صاحب دل لشکری منہ پھیر پھیر کے رونے لگے۔ سپہ سالار فوج عمر سعد کو خطرہ ہوا کہ یہ فوج ظلم کا شیرازہ کہیں منتشر نہ ہو جائے اس نے حرملہ کو جو اپنے وقت کا سب سے بڑا تیر انداز تھا حکم دیا کہ حسینؑ کے کلام کو قطع کر دو۔ اس نے اشارہ سمجھ لیا صف سے نکلا اور کمان شانے سے اتاری ترکش سے تین بھال کا تیر نکالا گھٹنا ٹیک کر تیر کمان میں جوڑا۔ نشانہ تاکا اور تیر چلا دیا وہ گلے کو توڑتا ہوا حسینؑ کے بازو میں پیوست ہو گیا بچہ باپ کے گلے سے لپٹ کر جان بحق تسلیم ہو گیا۔

حلق اصغرؑ بازوئے شہ مطلب زہرا چھد گیا
رن کہاں سنت کہاں اللہ رے یہ تیر سہ شعبہ

علی اکبرؑ:- امام حسین علیہ السلام کے نوجوان فرزند کا نام جو عاشور کو کربلا میں نیزہ کھا کے شہید ہوئے۔ عربی، الفاظ۔

فرمایا شہ نے عون و محمد کہاں ہو تم
عباسؑ نامدار علی اکبرؑ کہاں ہو تم (انیسؔ)

قول فیصل۔ کربلا کے بہتّر شہیدوں میں ان کا بھی شمار ہے۔ حسینؑ کے اٹھارہ سالہ فرزند جو شبیہ رسولؐ تھے ان کی درد انگیز شہادت میدان کربلا میں ہوئی۔ ان کی شہادت حسینؑ کے لیے بہت عظیم امتحان تھا۔ ان کا میدان میں جانا، جنگ کرنا، سینے پر برچھی کھا کے گھوڑے سے گرنا، حسینؑ کو آواز دینا، حسینؑ کا سینے کے ٹوٹے ہوئے برچھی کے پھل کو کھینچنا، علی اکبرؑ کی روح کا گلشن جنت کی طرف پرواز کر جانا یہ ایک ایسی داستان غم ہے جس کو قیامت تک دنیا احساس فراموش نہیں کر سکتی۔

علی الاتصال:- متواتر، لگاتار، مسلسل، پیہم، تار بر تار، یکے بعد دیگرے۔ عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جدائی سے تھا دل پہ صدمہ کمال
جھڑی آنسوؤں کی علی الاتصال (شاہ اودھ)

علی الاجمال:- مجمل طور سے، باختصار، مجملاً۔ عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اس کے پہلے بہت تفصیلی طور سے تقریر کر چکا ہوں۔ علی الاجمال یہ عبارتاً [illegible] پھر تقریر کئے دیتا ہوں۔

علی الاطلاق:- مطلق، بے قید، بالکل، محض۔ عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تم بیچ [illegible] سر حسب آفاق ہوا ہے
کیا فضل حکیم علی الاطلاق ہوا ہے (مصحفی)

علی الاعلان:- کھلم کھلا، علانیہ، ڈنکے کی چوٹ پر۔ عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ لاکھ کہا مگر کم بخت جب دیکھا علی الاعلان شراب پیتا ہے اور حکم خدا اور رسول کے خلاف کرتا ہے۔

علی الانفراد:- عربی، تابع فعل، صفت، جداگانہ، الگ الگ، علیحدہ علیحدہ۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

علی التواتر:- مسلسل، پے در پے، لگاتار، علی الاتصال۔ عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ خدا معلوم تم کس خواب خرگوش میں ہو کل سے اس وقت تک یہ خبر علی التواتر ملک میں پھیل رہی ہے کہ تمہارے حقیقی بھائی نے تم پر تمہارے خلاف فوجداری دعویٰ کر دیا۔

علی الحساب:- بن حساب ہی جو کام عمل میں آیا ہو، پیشگی، بغیر حساب کتاب۔ عربی، تابع فعل، فصیح، رائج۔

کبھی [illegible] کے وعدے ہم کو بہانے ہوئے
ہمیشہ ترجیح ہے علی الحساب ہوا (امیرؔ)

علی الحساب دینا:- فعل متعدی، از حساب بے حساب کتاب دینا، پیشگی طور پر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ امتیاز نے کہا یوں علی الحساب دینے سے کیا فائدہ پہلے ہر ایک کا قرضہ معلوم ہو تب سوچ سمجھ کر دینا چاہیے۔ (مرآۃ العروس)

علی دھت :- بت اوبگا، بڑا، قد آور، قوی ہیکل، اردو صفت، عوام کی زبان۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - قریب بہ متروک ہے۔

علی دیا :- ایک قسم کا چراغ، ایک قسم کا دیوٹ جس میں چراغ روشن ہوتا تھا - اردو، مذکر، متروک

روغن مل دیئے کی تو جوتی ہو گئی ہے

علیا چراغ نہیں حاتم کی گور پر جان تھا

علی رضا :- فرقۂ اثنا عشریہ کے عقیدے کے مطابق پیغمبر اسلام کے آٹھویں جانشین اور سلسلۂ عصمت کی دسویں کڑی ہیں - عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل - تنہا رضا بول کے بھی آپ کی ذات گرامی مراد لیتے ہیں۔

"تابع حکم حکیم وارثہ از نج عظیم

یعنی رضائے کریم ذات جناب رضا" تعشق

آپ کا نام نامی اسم گرامی "علی" تھا آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ کے مشہور القاب رضا، ذکی، ولی، رضی، وصی تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے اور والدہ ماجدہ ام البنین عرف جناب نجمہ خاتون تھیں جن کا شمار اشراف عجم میں تھا اور آپ عقل و دیانت کے لحاظ سے افضل النساء تھیں۔ آپ اپنے آبا و اجداد کی طرح بالخصوص معصوم اعلم زمانہ اور افضل کائنات تھے۔ آپ علم و حکمت سے بہرہ ور تھے۔ آپ ہر زبان اور ہر لغت میں فصیح و دانا اور مرجع عوام تھے۔ اور جو شخص جس زبان میں بات کرتا تھا اس کو اسی زبان میں جواب دیتے تھے۔

آپ کا تاریخ ولادت ۱۱ ذی قعدہ ۱۵۳ھ یوم پنجشنبہ بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کو اسم علیؑ سے موسوم فرمایا۔ آپ آل محمد میں تیسرے علیؑ ہیں۔ آپ کا نشو و نما و تربیت آپ کے والد بزرگوار حضرت موسیٰ کاظمؑ کے زیر سایہ ہوئی۔ چونتیس پینتیس سال آپ کو برابر اپنے والد کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔

جب آپ پیدا ہوئے تو منصور دوانقی کا زمانہ تھا پھر ۱۵۸ھ میں مہدی عباسی اور ۱۶۹ھ میں ہادی عباسی اور ۱۷۰ھ سے ہارون رشید اور ۱۹۳ھ میں امین عباسی اور ۱۹۸ھ میں مامون رشید خلیفہ وقت ہوتے رہے۔

مامون رشید نے مطلق امام رضا علیہ السلام کو ۲۰۱ھ میں باوجود ان کے انکار کے اپنا ولی عہد بنا لیا اور اپنی بیٹی ام حبیبہ کی شادی بھی آپ سے کر دی اور ان کا نام درہم و دینار میں سکوک کرایا۔ امام رضا علیہ السلام کا ولی عہدی قبول کرنا بالکل ویسا ہی تھا جیسا ہارون رشید کے حکم سے امام موسیٰ کاظمؑ کا جیل خانے چلے جانا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے جد امجد کے روضے سے بہ جبر جدا کیا جا رہا ہوں۔ اب مجھ کو یہاں آنا نصیب نہ ہوگا میں اسی مسافرت اور غریب الوطنی میں شہید کر دیا جاؤں گا۔ آپ نیشاپور خراسان، طوس، قریہ سناباد ہوتے ہوئے دار الخلافہ مرو پہنچے اور یکم رمضان ۲۰۱ھ بروز پنجشنبہ جلسۂ ولیعہدی منعقد ہوا۔ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ ۳۳ ہزار عباسی مرد و زن وغیرہ کی موجودگی میں آپ کو ولی عہد خلافت بنا دیا گیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین سے حضرت امام علی رضا کے لیے بیعت لی اور دربار کا لباس بجائے سیاہ کے سبز قرار دیا جو فرقۂ سادات کا امتیازی لباس تھا۔ اسی زمانے میں نصاریٰ کے ایک بہت بڑے عالم، جاثلیق، عالم یہود، راس الجالوت، عالم مجوس ہربذ اکبر وغیرہ سے مناظرے ہوئے۔ علما نے آپ کی تصانیف میں صحیفۃ الرضا، طب الرضا، صحیفۃ الرضویہ اور مسند امام رضا کا حوالہ دیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ آپ کی تصانیف ہیں۔

جب عباسیوں نے بغداد کی حکومت سے مامون کو بیدخل کر کے اس کی جگہ ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ بنانے کا اعلان کر دیا تو مامون خود بغداد کی طرف روانہ ہو گیا۔ پھر جب طوس پہنچا تو امام رضا علیہ السلام کو جن کو ولی عہد کرنے کے سبب بغداد میں بغاوت ہو گئی تھی انگوروں میں زہر دے کے شہید کر دیا۔

حضرت امام علی رضا کی شہادت ۲۳ ذی قعدہ ۲۰۲ھ مطابق ۸۱۸ء یوم جمعہ بمقام طوس واقع ہوئی ہے۔ چونکہ آپ کے پاس اس وقت اولاد عزیز اقربا میں سے کوئی نہ تھا ایک تو آپ خود مدینے سے غریب الوطن ہو کر آئے دوسرے یہ کہ دار السلطنت مرو میں آپ نے وفات نہیں پائی بلکہ آپ سفر کی حالت میں بہ عالم غربت فوت ہوئے اسی لیے آپ کو غریب الغربا کہتے ہیں۔

(جلاء العیون صفحہ ۲۸۰، نور الثقلین صفحہ ۱۲۰، جنات الخلود)

آپ بمقام طوس علاقہ سناباد میں مدفون ہیں جو آج کل مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے اور اطراف عالم کے عقیدت مندوں کے لیے ارفع و اعلیٰ زیارت کا مرکز ہے۔ امام علیہ السلام کی تعداد اولاد میں شدید اختلاف ہے لیکن شیخ مفید علیہ الرحمہ اپنی کتاب ارشاد صفحہ ۳۳۵/۴۷۱ میں اور علامہ طبرسی کتاب اعلام الوریٰ صفحہ ۱۹۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کان الرضا من الولد ابنہ ابو جعفر محمد بن علی الجواد لا غیر، حضرت محمد تقی

کے علاوہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے کوئی اور اولاد نہ تھی۔ یہی کچھ کتاب عمدۃ الطالب صفحہ ۱۸۶ میں ہے:
(دائرۃ المعارف [illegible] اردو دائرہ معارف۔ مولفہ حضرت مولانا [illegible] قبلہ کراروی)

علی رؤس الاشہاد:- (عل - اوپر، رؤس۔ راس بمعنی سر کی جمع۔ الاشہاد۔ شاہد بمعنی گواہ کی جمع) سب کے سامنے، علانیہ، کھلم کھلا۔ عربی مقولہ، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل استعمال۔ وہ لغت اور کلام الہیہ ہے جو جہل اور جھوٹ، باطل اور ناقص و کامل سے اطلاع رکھتا ہے اور سچے ہیں۔ وہ عمل خالص کا طالب ہے اگر ابتدائے زمانہ بلوغ سے بجائے کسی عمل پر نظر ڈالے اور سوال کرے تو بڑی مشکل پیش آئیگی بلکہ علی رؤس الاشہاد فضیحت اور رسوائی اور ذلت کی نوبت پہنچ گی۔
(الوصیۃ الشافی اعلاالکسا)

علی علی:- ایک نعرہ ہے جو مذہبی جنگ یا عام جنگ میں اہل اسلام حضرت سے شجاعت کی مدد مانگنے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں جیسے "اے دو یا علی مدد" کیجئے آپ ہی مشکل کشا ہیں۔ عربی اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب ایسے موقع پر "یا علی" ہی زیادہ زبانوں پر ہے۔

علی علی کرنا:- سجاد کرتے وقت یہ آواز بلند علی علی کہتے ہیں جیسے بازیچے کا وزن اٹھاتے وقت علی علی کہتے ہیں، تلوار اٹھاتے وقت بھی علی علی کہتے ہیں علم اٹھاتے وقت بھی علی علی کہتے ہیں۔
جب ہیجا بنگھے وہ ابرد علی علی کرکے
عرصہ کا ہاتھ نہیں ذوالفقار کے قابل راسخ
(نور اللغات)
قول فیصل۔ شیعہ حضرات اب ایسے محل پر زیادہ تر "یا علی" ہی کہتے ہیں۔

علی غول:- سلطان کے بچے باڑوں کا گروہ، اکر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بانک اور پٹے کا رواج عام تھا اس لئے اس لفظ کا استعمال بھی کثرت سے زبانوں پر تھا جتنا جتنا رواج کم ہوتا گیا اتنا اتنا اس کا استعمال بھی کم ہوتا گیا اب پرانے لوگ تذکرہ کرتے وقت بول دیتے ہیں۔

علی قدر:- (قدر۔ بفتح اول و سکون دوم) موافق، موافق مقدار، عربی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
خلق پر جتنی اس کی رحمت ہے
یہ علی قدر قابلیت ہے (دیوان نظم)
قول فیصل۔ اس کا استعمال ہمیشہ اضافت کے ساتھ ہوتا ہے تنہا نہیں بولتے جیسے علی قدر مراتب، علی قدر حیثیت وغیرہ زبانوں پر زیادہ تر علی قدر مراتب ہی ہے۔

علی قدر حال:- عربی۔ علی قدر مراتب، مقدور والوں کو علی قدر حال کچھ رشک بالا سر دیں ہو تو گوڑی کی کما میں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

علی قدر حیثیت:- حیثیت کے موافق، جتنی حیثیت ہو اس کی مناسبت سے، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
[illegible] شہزادی ڈومنی نے موقع وقت کو غنیمت سمجھ کر خوب جل دی جس کا آنچل پکڑا اس سے علی قدر حیثیت کچھ نہ کچھ لیا۔ (فسانۂ آزاد)

علی قدر مراتب:- حیثیت یا مرتبے کے موافق، حسب مرتبہ، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ہے علی قدر مراتب سب کو عشق
تھوڑا تھوڑا ہر کوئی دیوانہ ہے (کیف)

علی کا نرکا بیر:- نہایت بہت سخت دشمن، انتہائی عداوت رکھنے والا۔ مقولہ، عورتوں کی زبان۔
محل استعمال۔ اب تو میں بھی سمجھی ہوں کہ تم سے اور مجھ سے علی کا نرکا بیر پڑ گیا ہے مجھ کو بلاتے ہیں تو چھیر کا کہیں پتہ ہو چھیرو کو پاتے ہو تو مجھ کو نہیں پاتے اور یہ سب موئے جلنے والے خوش ہو رہے ہیں۔ (گلدستۂ ظرافت)
قول فیصل۔ چونکہ حضرت علی کو کافروں سے انتہائی دشمنی تھی اس مناسبت سے عورتیں بولنے لگیں۔ موجودہ دور میں کسی قدر کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

علیک السلام:- تم پر سلام، تجھ پر سلام، آپ پر سلام۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
اس نے سنا یا جو یہ قصہ تمام
آپ پڑھا کر گئے علیک السلام (قدر)
قول فیصل۔ علیک کا کاف ضمیر مخاطب اور مخاطب بھی واحد جب کوئی شخص سلام علیکم کہتا ہے اس کے جواب میں علیک السلام کہتے ہیں۔ تو تنہا واحد کے لئے بھی ضمیر جمع [illegible] بولتے ہیں جیسے علیکم السلام، اہلسنت حضرات زیادہ تر واو کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں وعلیکم السلام۔

علیک سلیک:- معمولی ملاقات، صاحب سلامت، اردو مونث، عوام کی زبان۔

محل نظم۔ ان میں سے ایک میاں آزاد کے خواجہ تاش تھے۔ علیک سلیک کے بعد ہاتھ ملایا۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ کرتا اور ہوا کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسے آداب بجا لاتا ہوں۔ خدا وند اور صاحبوں سے بھی علیک سلیک ہوئی۔ (سیر کہسار)

سلیک۔ سلام علیک کا مخفف ہے۔ اور علیک علیکم السلام کا مخفف ہے۔

عَلَیکُمُ السَّلام:۔ سب پر پیش۔ اسلام معرب۔ صحیح و رائج۔

محل نثر۔ وہ بڑے خلیق انسان ہیں۔ میں نے جیسے ہی کمرے میں پہنچ کے سلام علیکم کہا۔ وہ علیکم السلام کہتے ہوئے فوراً کھڑے ہو گئے اور اپنے پاس صوفے پر بٹھا لیا۔

قول فیصل۔ واحد کے لیے علیک السلام کہنا چاہیے لیکن تعظیم کے معنی میں جمع (کم) کا استعمال کرتے ہوئے۔ "علیکم السلام کہتے ہیں" میں شیعہ حضرات۔ "علیکم السلام اور اہل سنت حضرات "وعلیکم السلام" کہتے ہیں۔ عوام اہل سنت عموماً سلام کرتے وقت "سلاما لیکم۔ اور جواب میں "وا لیکم سلام" کہتے ہیں۔ حقیقتاً اسلامی شرع کی رو سے یہ سلام۔ یعنی سلام علیکم، سنت ہے جس کا جواب "علیکم السلام" واجب ہے۔

علی کی تیغ پڑے:۔ ایک قسم کا کوسنا۔ اردو۔ مرینہ۔ عورتوں کی زبان۔ متروک۔

علی کی تیغ پڑے جھوٹ اس کو جو کہے
عورتیں ہیں حیدری کی ذوالفقار کی مرتبہ صاحب

علی کی تیغ ٹوٹے:۔ ایک قسم کا سخت کوسنا۔ اردو۔ صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اللہ کرے ان بگوڑوں پر ان پر علی کی تیغ ٹوٹے۔ (فسانۂ آزاد)

علی کی تیغ کا پھل ٹوٹے:۔ بددعا۔

گرجب دشمن ہمارے ہیں تو ٹوٹے جو پھول کر
ٹوٹے علی کی تیغ کا پھل باغبان پر شاد

(نور اللغات)

قول فیصل۔ جناب شاد کا یہ صرف شاعرانہ صرف ہے جو انھیں کے لیے مخصوص ہے۔ اس طرح سے عام طور سے نہ کوئی پہلے بولتا تھا نہ اب بولتا ہے۔ اصل محاورہ "علی کی تیغ ٹوٹے" ہے۔

علی کی سنوار:۔ سنوار بروزن گنوار، بمعنی آپڑ کوسنا۔ اردو۔ صرف، عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔ محل صرف۔ اسے علی کی سنوار ایسی نزاکت پر چڑھی چوڑی پر تریان کردو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر "خدا کی سنوار" ہی بولتے ہیں۔ کبھی لطیفہ تراویہ حسن کلام کے محل پر بھی بولتے ہیں۔ جیسے ہم نے ریشمی کپڑا منگوایا تھا۔ تم پر خدا کی سنوار تم سوتی کپڑا اٹھا لائیں۔ یہ قوج کون تمہارے منگوالیا۔

علی کی کمان:۔ (کنایۃً) دھنک۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں عورتیں بولا کرتی تھیں۔ موجودہ دور میں قریب بہ متروک ہے۔

علی کی مار:۔ (اردو) دعائے بد عورتوں کی زبان۔ ایک کوسنا ہے جس کے معنی ہیں کہ اس پر حضرت علی کی پھٹکار پڑے۔

گو دیتی ہوں اس میں دم میں تجھکو
ہو تیغ علی کی مار تجھکو مومن

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "خدا کی مار" بولتی ہیں۔ صاحب نور اللغات نے جو شعر مثال میں پیش کیا ہے وہ مثال میں صحیح نہیں ہے۔

علیگ:۔ وضع اللغات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کا فارغ التحصیل اپنے نام کے آگے لکھتا ہے جو علیگڑھ کا مخفف ہے۔ اردو۔ رائج۔

کبھی پڑھتے ہیں ارکان لیگ۔ بفضل خدا ہیں یہ بھی کلیگ
مگر ان سے ہو مجھ کو تخصیص کیا۔ کہ ہو نام کے ساتھ جن کے علیگ

(اکبر الٰہ آبادی)

علی گڑھ:۔ یوپی کے ایک مشہور شہر کا نام۔ اردو۔ رائج۔

قول فیصل۔ ہندوستان کی مشہور معروف مسلم یونیورسٹی اسی شہر میں ہے۔ ١٨٧٥ء میں سر سید احمد خاں نے ایک کالج محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے نام سے قائم کیا جس نے بعد میں مسلم یونیورسٹی کی شکل اختیار کر لی۔ علی گڑھ کے بسکٹ اور قفل بھی بہت مشہور ہیں۔

عَلیل:۔ (بروزن جلیل) بیمار، مریض کسی مرض میں مبتلا۔ عربی صفت، مذکر۔ فصیح و رائج۔

تھی میں علیل کھیل کو بھی جا چکا نہ تھا
اس کے سوا ہنر سکینہ مزا نہ تھا تشفق

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع باعتبار محل علیلوں بھی استعمال ہوئی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہیں طبیبوں کے اور بھی اغراض
کہ وہ سب ہیں مستحق امراض
مرض تن کی کرتے ہیں وہ دوا
کہ علیلوں کو ہو حصول شفا تیغ

اب اس محل پر زیادہ تر "بیماروں" مستعمل ہے۔

ع سیما ہو کے بیماروں کو کس پر چھوڑا ستمگر ہو دشمن

علیل کا صرف ہونا و غیرہ کے ساتھ ہے۔

صبر کرتے ہیں بھرتے ہیں جو علیل
شکوہ کرتے نہیں کبھی و علیل تاج

علیل کی رائے علیل ہے:۔ مقولہ۔ بیمار کی رائے ناقص ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہی کے اضافے کے ساتھ بھی

بولتے ہیں۔ یعنی "علیل کی دلیل بھی علیل ہوتی ہے"۔

علیم (بروزن سلیم) جاننے والا، عالم، دانا، خدا کی صفت خاص ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خدا علیم ہے ہر شخص کی عادت کا — رائج

علی نحو :- منطق کے ایک فن کا نام۔ منطقی اور منطقی بحث کی ایک قسم کے فقرہ کا جواب سلیم، العلوم لیل الاستعمال۔

قول فیصل - یعنی منطق میں رائج نہیں۔

علی المرتضیٰ :- حضرت علی کا لقب، وہ علی جو قدرت کی نگاہوں میں منتخب اور پسندیدہ ہو، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عاشق شیدا علی مرتضیٰ کا ہو گیا
دل مرا خندہ تقدیر کے خدا کا ہو گیا — آتش

علی وجہ الکمال :- کامل طور پر پورے طور پر۔ عربی، تابع فعل، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

علیہ :- اس، وہ اس کے اوپر، عربی، تابع فعل

قول فیصل - علی حرف جار و ہ ضمیر غائب تنہا اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ثانیاً علیہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

علی ہذا القیاس :- اسی طرح، اسی قیاس پر، یونہی، مجموعہ عربی فقرہ، تابع فعل، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیری زلفیں ہیں بلا گیسو علی ہذا القیاس
سیب ہیں آنکھیں تری ابرو علی ہذا القیاس — راسخ

علیہ الرحمۃ :- اس پر خدا کی رحمت ہو، مرنے والے پر خدا کی رحمت ہو۔ عربی کلمہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر - شاہ جی نے سوز و گداز سے برابر کر حضرت نظام گنجوی علیہ الرحمۃ والغفران کے کلام معجز نظام کا خون اپنی گردن پر لے رہے تھے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل - ہمیشہ کسی بزرگ یا عالم وغیرہ کے لیے جو انتقال کر چکا ہو دعا مغفرت کے محل پر لکھتے اور بولتے ہیں گر وہ معصومین کے لیے اس کا استعمال نہیں کرتے - ذوق نے ضرورت شعری کے ماتحت خود حضرت کے قافیہ کے لحاظ سے علیہ الرحمت نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

علم سے لاکھ ہو شیخی پہ تری بے التقدیر
نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمت — ذوق

علیہ السلام :- اس پر سلام ہو، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر - خطہ عظیم الروضہ علیم اللہ خان شیدائے شہر یار ... کربلا میں جناب امام رضا علیہ السلام کے روضہ منورہ کی نقل بنائی ہے گرد قدم شاہ اماں کی آنکھوں کو سرمہ جبائی ہے۔ (فسانہ عبرت)

قول فیصل - عربی میں اس کا تثنیہ علیہما السلام ہو جاتا ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہو جیسے "اور یہ دونوں بزرگ نیک تھے بارہ سردار ان میں بنی اسرائیل کے ... دونوں حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے بھیجے پیغمبر ہوئے۔"

(خلاصۃ الانبیاء)

اس کا صرف خصوصیت سے معصومین علیہم السلام اور شہدائے کربلا کے لیے ہو جو صرف شیعہ حضرات ہی بولتے ہیں۔ شیعوں کا ایک طریقہ یہ بھی ہو کہ جب مذکورہ بزرگوں کا نام لکھتے ہیں تو اختصار کے طور پر نام کے اوپر اس طرح کا (؏) بنا دیتے ہیں جس سے علیہ السلام مراد ہوتی ہے۔ جیسے حضرت آدم؏، امام حسین؏، حضرت عباس؏ وغیرہم۔ عورتوں کے لیے مونث کی ضمیر (ہا) استعمال کرتے ہیں جیسے جناب فاطمہ علیہا السلام، حضرت زینب علیہا السلام

علیہ الصلوٰۃ :- (عربی دعا) اس پر خدا کی رحمت ہو (نور اللغات)

قول فیصل تنہا نہیں بولتے تعلیم یافتہ شیعہ حضرات علیہ الصلوٰۃ والسلام بولتے ہیں اور کبھی کے ساتھ علیہ التحیۃ والثنا اور علیہ آلاف التحیۃ والثنا بھی کہتے ہیں۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام :- اس پر خدا کی رحمت اور سلامتی ہو۔ عربی دعائیہ جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر - خدا نے جہاں اپنی قدرت کاملہ سے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا وہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر باپ کے ... [illegible]

علیہم :- ان سب پر، سبھوں پر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل تنہا نہیں بولتے بلکہ "علیہم السلام"، "علیہم الرضوان" وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ "علی" حرف جار ہے اور "ہم" ضمیر جمع غائب ہے۔

علیہم الرضوان :- ان سب پر خدا کی رضامندی ہو۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ "علیہم الرحمۃ والرضوان" زیادہ لکھتا ہے۔

علیہم السلام :- ان سب پر خداوند عالم کی طرف سے سلامتی ہو۔ دعائیہ کلمہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر - علمائے متقدمین و متاخرین خاص کر امام سید الشہدا میں ہمیشہ اہتمام رہا۔ باوجود یکہ عبادت خداوند علام اور اعانت اہلبیت علیہم السلام اور نشر احکام حلال و حرام میں مشغول رہتے تھے۔

(موعظۃ الحسنیٰ فی اہل الکساء)

قول فیصل شیعہ حضرات ہمیشہ معصومین اور شہدائے کربلا کے لیے استعمال کرتے ہیں یہ علیہ السلام کی جمع ہے۔

علیین :- (بالکسر و تشدید لام مکسور و یائے تحتانی مشدد و مکسور و یائے تحتانی ساکن) علی یا علیۃ کی جمع۔ بہشت کی کھڑکیاں۔ جنت کے اونچے اونچے مکان۔ بہشت کا نام، ساتواں آسمان (فارسیوں نے معنی بہشت بطور مفرد استعمال کیا ہے) عربی، مذکر، اسم مونث۔

ہم ہیں تہ سیف میں علقہ مدارک ہو
تمام وجد میں ہیں ساکنان علیین — جلال

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے مذکر اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے مونث لکھا ہے

مؤلف کے نزدیک ترجیح مذکر کو ہے۔

کسی کے ساتھ تنہا بھی نظم و نثر میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ نظم کی مثال اوپر موجود ہے اور نثر کی مثال درج ذیل ہے۔

۔ اگرچہ یہ ... شعر کو ملائے علیین کی سیر ... زعفران ... لیکن زیادہ تر زبانوں پر "ملائے علیین" ہی کی ترکیب ہے۔

عَمّ :- (بفتح اول و میم مشدد) چچا، باپ کا بھائی عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گرے کا تھا ایک فرزند عم
کہ تو اس کا وارث ہو اے محترم (... الالفاظ)

قول فیصل۔ باپ کا چھوٹا بھائی ہو یا بڑا دونوں عم کہلاتے ہیں فارسی والوں نے بغیر تشدید استعمال کیا ہے۔

عِماد :- بکسر ستون، تکیہ، وہ چیز جس پر ... عربی مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا واحد "عمد" اور "عمادہ" ہے لیکن لفظ "عماد" واحد اور جمع دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ عماد (ا)لملک، عماد الدولہ ترکیب سے اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے۔ جب سے عماد الملک ... سے گئے اس وقت سے صرف ایک بار لکھنؤ آنے کا اتفاق ہوا۔

عماد الدولہ :- (بالکسر) امرا کا خطاب جو شاہی زمانہ میں دیا جاتا تھا۔ مذکر، عربی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس قسم کے خطاب زمانۂ شاہی میں امرا اور رؤسا اور جاگیرداروں کو دیے جاتے تھے۔

عمارات :- (بالکسر) بہت سے مکانات ... مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

جب پہ ارباب علم و فضل کے دار السرور
تھے یہ تھے شایان شرقی کے عمارات و قصور (صفی لکھنوی)

قول فیصل۔ اردو زبان میں عام طور سے عمارت کی جمع عمارتیں، اور عمارتوں مستعمل ہے۔ عربی زبان میں "آبادی" آباد کرنا اور مرمت کرنا کے معنی بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

عمارت :- (بالکسر) تعمیر شدہ مکان، پختہ مکان، محل، گھر، کوٹھی، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بہت بنائے گئے قصر آسمان رفعت
کرے نہ عمارت بیت خانے کی (عزیز لکھنوی)

عربی زبان میں "آبادی" وغیرہ کے معنی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

دیکھتا تھا نہ عمارت کو نہ ویرانے کو
جس جگہ چھوڑ دیا خانہ آگہی دیوانے کو (آسی ...)

اس کی عربی جمع "عمارات" ہو جو دہلی میں تو نثر سے جیسے۔ باہر ایک باغ شاہی تیس ہزاری مشہور تھا عمارات قدیم تعمیر تھیں۔ (... دہلوی) اور لکھنؤ میں مؤنث ہے۔

جن پہ ارباب علم و فضل کے دار السرور
تھے میں تھے شایان شرقی کے عمارات و قصور (صفی لکھنوی)

عمارت اٹھانا :- مکان تعمیر کرنا، کوٹھی بنوانا اردو صرف مشترک۔

محل استعمال۔ اس دور اندیش اور عالی فہم تجربہ کار بادشاہ نے سمجھا کہ اس وقت تک بنیاد ڈال کر یہ عمارت عالی شان برف کے ستونوں پر گنبد قائم کرنا ہے۔ (دربار اکبری)

عمارت بنانا :- مکان تعمیر کرنا، قصر تیار کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہاں میں جہاں تک جگہ پا ...
عمارت بنا کے چلے سب ہیں (نواب ...)

عمارت بننا :- مکان تعمیر ہونا، پختہ مکان بننا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دانہ دانہ کو ہی کر لیں سے گئے کہ ... پیچھے
کاخ اور دار الاقامہ کی عمارت بن گئے (صفی لکھنوی)

عمارت تعمیر ہونا :- نیا مکان بننا، قصر تعمیر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ۱۲۰۹ھ میں شیخ سلیم چشتی کی خانقاہ کے پاس ایک عظیم الشان عمارت تعمیر ہوئی۔ (دربار اکبری)

عمارت کھڑی ہونا :- مکان بن جانا، محل تیار ہو جانا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ نواب صاحب بھی عجب انسان ہیں دو بالشت کی نیو پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کر لی ہے دیکھئے کہ برسات میں کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

عماری گر :- عماریوں کا گر، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے دونوں ... زبانوں پر صرف ... عماریوں کی اصطلاح ہے۔

عَمّاری :- (بتشدید) اونٹ کی محمل، ہودج عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

میں یہ نہیں کہتی کہ عماری میں بٹھا دو
بابا مجھے فضہ کی سواری میں بٹھا دو (انیس)

قول فیصل۔ عربی میں بہ تشدید میم (عمّاری) ہے چونکہ اس کے موجد عمار تھے اس لئے یہ نام رکھا گیا اور ہاتھی کے ہودج کے معنی میں بھی ہے لیکن قلیل الاستعمال ہے۔

سواری میں گھر بچھنے کے ... گرد و پیش علم ...
عماری اپنی کھڑا فیل ست ... نشان پر (...)

دیئے جاتے تھے۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

عُمدہ سے عُمدہ: ۔ بہتر سے بہتر، اچھے سے اچھا، اعلیٰ درجہ کا، اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

محل نقل۔ مرحوم بڑے صاحب ذوق تھے عمدہ سے عمدہ کھیلنے، عمدہ سے عمدہ کہانیاں ان کو یاد تھیں۔

عُمدہ عُمدہ: ۔ اچھے اچھے، سب میں منتخب، لاجواب، اردو، فصیح، رائج۔

وہ دلبری کی جوڑی وہ گاڑی کی باتیں
لگے صدر میں عمدہ عمدہ وہ باتیں — عزیز لکھنوی

عُمر: (بالضم اوّل بسکونِ دوم) (اعمار۔ جمع) سن و سال۔ پیدا ہونے سے مرنے تک کا زمانہ، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے — میر

قولِ فیصل۔ اس کی اردو جمع "وں" اور "یں" کے ساتھ، عمروں اور عمریں ہے۔

عمروں کا کرتے ہیں اسی سے حساب
پوچھئے تو ہر آدمی سے حساب — ناسخ

نئی بات آج تک اسے شاد دیکھی کچھ نہ عالم میں
وہی گھٹتی ہوئی عمریں وہی بڑھتی ہوئی دنیا — شاد

عوام اور جہلا بالضم اوّل و فتح دوم (عُمَر) بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

عُمر: عرصہ، مدت، زمانہ، وقت، عربی، فصیح، رائج۔

آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک — غالب

عُمَر: (بالضم اوّل و فتح دوم) حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق رسولؐ کے دوسرے خلیفہ کا نام، عربی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل۔ حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق الفیض کی کتاب سے حالات درج کئے جاتے ہیں۔

آپ کا نام عمر اور لقب فاروق اور کنیت ابوحفص ہے۔ باپ کا نام خطاب ہے چنانچہ عمر بن خطاب کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کا نسب نویں پشت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہے۔ آنحضرت کی نویں پشت میں ایک نام کعب ہے۔ کعب کے دو فرزند تھے مرہ اور عدی۔ مرہ کی اولاد میں آنحضرت اور عدی کی اولاد میں آپ ہیں۔ آپ واقعۂ فیل کے تیرہ برس بعد پیدا ہوئے۔ نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں اسلام لائے آپ سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔ آپ کا رنگ سفید مائل بہ سرخی تھا مگر قحط سالی میں رنگت میں سیاہی آگئی تھی۔ رخساروں پر گوشت کم تھا۔ قد دراز تھا جب لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے معلوم ہوتا سواری پر بیٹھے ہوئے ہوں۔

خلیفہ اول نے آپ کو وزارت کے ساتھ ساتھ مدینے کا قاضی بھی بنا دیا تھا ان کے بعد آپ ۱۳ھ میں خلیفہ ہوئے۔ دس برس چھ مہینے پانچ دن تختِ خلافت پر رہے۔ ابولولو کے ہاتھوں ۲۷ ذی الحجہ کو زخمی ہوئے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ صہیب نے نماز جنازہ پڑھائی روضۂ نبوی میں خلیفہ اول کے پہلو میں دفن ہوئے۔ کل ۶۳ برس کی عمر پائی۔ نکاح کئی کئے لیکن بوقت خلافت صرف ایک بی بی تھیں۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک لڑکی زوجہ رسولؐ حفصہ تھیں۔ اور لڑکوں میں عبداللہ، عبیداللہ، عاصم ابوشحمہ یعنی عبدالرحمٰن مجبر تھے۔ ابوجہل ان کا ماموں تھا۔ مزاج میں سختی زیادہ تھی غصہ بہت جلد آتا تھا خلیفہ ہونے کے بعد لوگوں نے آپ کو شروع میں خلیفۂ رسولؐ کہنا چاہا تو کہا کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنے لئے ایک سادہ لفظ "امیرالمومنین" پسند فرمایا۔ یہ لفظ سب سے پہلے آپ ہی کے لئے استعمال ہوا۔ آپ کے ملکی انتظامات اور سیاست و حکومت کے واقعات بھی بے شمار ہیں۔

آپ مدینے کی گلیوں میں پھرا کرتے تھے، اور صرف ایک درہ ہاتھ میں ہوتا تھا اور راستہ چلتے کوئی مجرم قابل سزا مل جاتا تو وہیں سزا دیتے۔ راتوں کو بھی گشت کرتے رہتے تھے آپ ہی کے زمانے میں ایران، عراق، شام، روم، مصر، اسکندریہ، حلب، ہمدان اور آذربائیجان وغیرہ بڑے صوبے کے ملک فتح ہوئے اور خراسان، قسطنطنیہ کی فتوحات کا بھی آغاز ہوا جس کی تکمیل خلیفہ سوم کے زمانے میں ہوئی۔ ابوعبیدہ ثقفی، مثنیٰ بن حارث، جریر بن عبداللہ بجلی، سعد بن ابی وقاص، ہلال بن علقمہ، عمرو بن معدیکرب، ابومحجن ثقفی وغیرہ آپ ہی کی فوج کے نمایاں افراد تھے۔ علمی کمالات کا ذکر ہوتا تو بھی اپنا شمار کسی درجے میں نہیں کرتے تھے دوسروں کا حوالہ دیا کرتے تھے اور **لولا علی لهلك عمر** یعنی اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔ اکثر و بیشتر موقعوں اور مسئلوں کے سلسلے میں کہا کرتے تھے۔

(ماخوذ از سیرت خلفائے راشدین)
(مولفہ مولوی عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی)

عُمَر: مرد عمر ابن سعد سے۔ سپہ سالار لشکر یزید، عربی، رائج۔

ع۔ وہ شور ہو کہ آج ہلاک عمر بنے — مشتاق

قولِ فیصل۔ اس کی سرگزشت ہی اردو اسی کے

عکس سے کربلا میں عاشور کے دن امام حسین علیہ السلام کا گھر بار تاراج ہوا خیموں میں آگ لگائی گئی۔ سید انیان اسیر ہوئیں دنیا کے غیر ذمہ دار ظالموں میں اس کا شمار ہوا اسی نے امام حسینؑ کی طرف پہلا تیر پھینکا۔

عُمرِ اَبد:۔ (بالفتح بضم اول و سکون دوم) وہ عمر جو کبھی ختم نہ ہو۔ فارسی۔ مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حضرت عمر ابد قیمت غم دیتے ہیں
اہل بازار محبت کا بھی کیا سودا ہے — مومن دہلوی

عِمران:۔ (بکسر اول و سکون دوم) حضرت موسیٰؑ اور جناب مریمؑ اور جناب ابو طالبؑ پدر حضرت علیؑ کے والد کا نام۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ اسی وجہ سے جناب موسیٰ کو موسیٰ عمران کہتے ہیں۔

یہاں اس غل کا روشن گر کون و مکاں ہوگا
جہاں رہیں گے وہاں موسیٰ عمران بھی ہیں گے — محشر لکھنوی

عربی زبان میں اس کے معنی معنی۔ آبادی کے ہیں۔ جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی جمع عمرانات ہے جیسے۔ تیری ذات ہو بایہ جنگل وحشت، انگیز بلا تیرے جہاں ہوئے عمرانات نہیں آتی۔ ورنہ یہ جناب یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عمر آخر ہونا:۔ زندگی کا آخری دور ہونا۔ موت کا قریب ہو اختتام ہونا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

حشر میں بھی وعدہ فردا دنیا ہو یا نہ ہو
عمر تو آخر ہوئی اپنی تری تاخیر میں — اکبر

عُمر آنا:۔ عمر گزرنا۔ ایک مدت اور زمانہ گزرنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ میری اتنی عمر آئی جو انقلاب زمانے کا اب دیکھ رہا ہوں کبھی نہیں دیکھا دنیا دوسری ہو گئی۔

عمر برابر کی لکھا لانا:۔ جب دو ہم عمر شخص ایک وقت میں فوت ہوں اس وقت عورتیں کہتی ہیں۔

عمر کیا دونوں برابر کی لکھا لائے تھے
یاد جب تک رہا عشرت کا زمانہ ٹھہر دو وفات — رشک

قول فیصل۔ یہ محاورہ لکھنے کے قابل نہیں ہے۔

عمر بڑھنا:۔ سن زیادہ ہونا۔ سن کا اعتبار ترقی کرنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ اے خدا اسے الہی کہنا چاہیئے کہ جوں جوں عمر بڑھتی گئی علم کا شوق بڑھتا گیا۔
(دقعہ۔ دیوان ذوقی مرتبہ آزاد)

عمر بڑی ہونا:۔ عمر زیادہ ہونا۔ عمر طولانی ہونا۔ سن و سال کا زیادہ ہونا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

دانتی رہتی ہے قاتل کی دراز
سانپ کی عمر بڑی ہوتی ہے — شعور

قول فیصل۔ ایک قسم کی دعا بھی ہے جو دو بیبیاں اپنے چھوٹوں کو خوش ہو کر دیتی ہیں جیسے الٰہی تمہاری عمر بڑی ہو یا بڑی عمر ہو۔

بیبیاں بفتح اول و فتح دوم دعمر بھی بولتی ہیں۔

عمر بسر کرنا:۔ زندگی کے دن گزارنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

شکر ہے صدقے میں نواب کے اب تک تسلیم
عمر کی ہم نے بسر عزت و توقیر کے ساتھ — تسلیم

عُمر بسر ہونا:۔ زندگی کٹنا۔ زندگی کے دن گزرنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

یارب اسی صورت سے مری عمر بسر ہو
جب ہوش ذرا آئے وہ دیوانہ بنا دے — لاعلم

عمر بہ پایاں رسیدہ ہونا:۔ زندگی کے آخری دور میں پہنچنا۔ ضعیفی کے زمانے کا زیادہ گزر جانا۔ فارسی ترکیب۔ اردو۔ صرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

اب اہل بزم مجھ کو اٹھا دو نہ بزم سے
شمع سحر ہوں عمر بہ پایاں رسیدہ ہوں — امیر مینائی

عمر بھر:۔ تمام زندگی۔ زندگی بھر۔ تا بہ حیات۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

عمر بھر تو نے پیمان وفا باندھا تو کیا
عمر کو بھی تو نہیں ہے پائداری ہائے ہائے — غالب

عمر بھر کو گیا:۔ ہمیشہ کے لئے خراب ہو گیا۔ پوری زندگی کے لئے بیکار ہو گیا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

بیٹھے بیٹھے ہی گیا گردش تقدیر کی
بیٹھا اس میں جو عمر بھر کو گیا — شاد

عمر بھر کی روٹیاں سیدھی کر لینا:۔ تمام عمر کے خرچ کے لائق کما لینا۔ بہت مال و دولت پیدا کر لینا۔ اردو۔ صرف۔ مردوں کی زبان۔

عمر بھر کی کمائی:۔ ما حصل زندگی۔ پوری حیات کی پونجی۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

یہ جو بے ہو دل ہمارا ان کو
عمر بھر کی یہی کمائی ہے — داغ

عُمر بھر یاد رہنا:۔ ہمیشہ یاد رہنا۔ زندگی بھر نہ بھولنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

چٹکیاں لے کے گیا غیرت صد من تن زار
عمر بھر یاد رہے گا یہ تمہارا اخلاص — شعور

عمر بیتنا:۔ عمر گزرنا۔ زندگی کے دن دھیرے دھیرے ختم ہونا۔ اردو۔ صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بہن! بڑا افسوس ہے کہ پوری عمر بیت گئی اور عقبیٰ کی کوئی فکر نہ کی۔ دیکھیے کیا انجام ہوتا ہے۔

عُمر بیکار کھونا:۔ زندگی کے دن بیکاری میں گزارنا۔ عمر بیکار ضائع کر دینا۔ زندگی میں کوئی کار نمایاں انجام نہ دینا۔ اردو۔ صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

عمر جو کار نہ بیری گو کھو تو رہے
اپنی لحد پر یہ رہا مٹی پہ تو　　مرزا رسوا

عمر پٹہ :- (فتح اول و دوم مشدد) عمر بھر کا اجارہ، ایسی تحریر کہ جس سے کسی زمین وغیرہ پر پوری زندگی بھر کے لئے حق تصرف حاصل ہو جائے۔ زندگی بھر کا ٹھیکہ۔ اردو صرف، مذکر، عوام کی زبان۔

اُسے لکھے ہم تو عمر پٹہ یاں لکھوا دیے
جب سیاہی پر سفیدی چڑھی تب خبر پڑی　　نظیر

قول فیصل: زیادہ تر بضم اول و فتح دوم (عُمَر) ہی بولتے ہیں نظیر نے تخفیف کیا ہے جو صحیح ہے۔

عمر تیر کرنا :- (تیر بکسر اول و یائے مجہول) عمر گزارنا، زندگی کے دن پورے کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل عمل: پرانے زمانے میں شریف زادیوں کو برا شوہر ملے یا اچھا ان کو ساتھ دینے اور عمر تیر کرنے سے مطلب تھا۔

قول فیصل: دہلی میں عمر ٹیر کرنا کہتے ہیں۔
صاحب فرہنگ آصفیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اہل لکھنؤ "عمر تیر کرنا" بولتے ہیں لیکن تیر کی کوئی نسبت نہیں۔ ٹیر کرنا اس سے لیا گیا ہے یعنی ٹالی کا ٹیلی ہوا، ٹیل سے حسب قاعدہ ٹیر ہوا کیوں کہ لام اور رے کا بدل ہو اس سے ٹیر کرنا بنا لیا۔ مولف کے نزدیک یہ وجہ خلاف قیاس ہو۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ بھی ہو۔

بیری تباہیوں کی گھٹیں اب خبر ہوئی
کیا پوچھتے ہو عمر یونہی تیر ہو گئی　　مرزا رسوا

عمر جاوداں :- (باضافت) ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی، کبھی نہ ختم ہونے والی عمر، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

شب وصال نہ ہو دور انتظار نہ ہو
تو پھر بھی فکر کرو عمر جاوداں کے لیے　　محشر

قول فیصل: اسی کو عمر جاودانی بھی کہتے ہیں

پیئیں گر خضر آگر بیاں کا پانی
تو پھر آخر ہے عمر جاودانی　　کرم رام پوری

داغ نے عمر جاوید بھی استعمال کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عمر جاوید تو خضر کو ملی
عیش جاوید سے فراغ ہوا　　داغ

عمر ختم کرنا :- زندگی گزارنا، زندگی کے دن تمام کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل عمل: منشی عبد الغنی سندیلوی یکتائے روزگار خوش نویس ہندوستان میں گزرے ہیں۔ یہ منشی عبد الستار سندیلوی کے بیٹے تھے۔ یہ رامپوری دربار میں ملازم تھے۔ بعد انقراض سلطنت شاہ برج میں جا کر رہے اور وہیں عمر ختم کی۔
(قدیم ہنر مندان اودھ)

عمر خضر :- (خضر بکسر اول و سکون دوم) دوامی زندگی، ہمیشگی حیات، فارسی، فصیح، رائج۔

حریف مطلب مشکل نہیں فسون نیاز
دعا قبول ہو یا رب کہ عمر خضر دراز　　غالب

قول فیصل: خضر بفتح اول و کسر دوم بھی بولتے ہیں جو صحیح و فصیح ہے۔
خواجہ الطاف حسین حالی نے بکسر اول و فتح دوم (خِضَر) بھی ضرورت شعری کے تحت متحرک کر کے قافیے میں نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

اپنے جوتوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت　　حالی

عمر خیام :- (باضافت) فارسی زبان کے ایک مشہور شاعر کا نام جس کی رباعیاں بہت مشہور ہیں۔ فارسی، رائج۔

قول فیصل: ابو الفتح عمر بن ابراہیم جس کا شمار ایران کے بہت بڑے شاعروں اور دانشوروں میں ہوتا ہے۔ سلجوقی دور میں بمقام نیشاپور پیدا ہوا۔
خیام کے حالات زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خراسان کے مختلف شہروں جیسے طوس، بلخ، بخارا اور مرو کی سیاحت کی تھی بلکہ وہ بغداد بھی گیا تھا اور ایک روایت کی رو سے اس نے حج بھی کیا تھا۔ خیام اپنے زمانے میں بہت بڑے علما اور فضلا میں شمار کیا جاتا تھا۔ دو ریاستوں کے حکمرانوں جیسے غزنوی اور سلجوقی سلاطین اور سلجوقی دور کے امرا جیسے ملک شاہ سلجوقی اور خواجہ نظام الملک طوسی سے تعلقات رکھتا تھا۔ سلطانی مجالس علمی اور عربی محافل میں عزت کے موقعوں پر بلایا جاتا اور احترام کے ساتھ صدر میں بٹھایا جاتا۔ ہمارا یہ حکیم شاعر اپنے زمانے کے اکثر علوم اور خاص کر نجوم، ہیئت، ادب اور حکمت میں یدطولیٰ اور مہارت رکھتا تھا۔
چنانچہ ملک شاہ نے تقویم کی اصلاح کے لیے جن بڑے بڑے منجموں کو مقرر کیا تھا ان میں سے ایک خیام بھی تھا۔ ملک شاہ کا بیٹا سنجر مرض آبلہ میں مبتلا تھا۔ خیام نے اس کا کامیاب علاج کیا۔ علم حکمت اور دوسرے علوم میں وہ حجۃ الاسلام امام غزالی جیسے علما سے مباحثے کیا کرتا تھا۔
خیام کی شہرت شعری کی بنیاد بڑی حد تک

عمل (۸) اثر، تاثیر۔
فقرہ: [illegible] کی دوا نے اب تک عمل نہیں کیا۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر عمل کی جگہ فعل ہے۔

عمل (۹) نشہ، نشے کا اثر، اردو، قلیل الاستعمال
کیا جنون خان [illegible] یار سنے یاد و مجھ کو
شب انہیں کھلا اپنے عمل میں مارا — نظیر

عمل (۱۰) حکومت، سلطنت، عملداری، اردو، مشترک
غرض جس کو بچایا تھا اجل سے
اسے باہر گیا اپنے عمل سے — (سراج اللغات)

عمل (۱۱) دخل، قبضہ، اردو، قلیل الاستعمال
سبقت سے بت تیلنگ پر دل ہے شیدا
بتوں کا عمل سو لسو جا بجا تھا — [illegible]

عمل (۱۲) وقت، اردو، قلیل الاستعمال
محل نظر۔ کوئی ایسا ہے کہ عمل جو تھا کسی نے دروازہ
[illegible] صبا میری آنکھ کھلی کنڈی کھولی تو دیکھا کہ
ایک شخص [illegible] کھڑا ہے۔ اس نے مجھے
ایک کاغذ دیا اور کہا کہ یہ تار آپ کے نام آیا ہے۔
قول فیصل۔ پرانے زمانے کے مرد اور عورت
جو اب تک باقی ہیں وہ کبھی کبھی بول دیتے ہیں یہ
صرف قریب قریب متروک ہے۔

عمل (۱۳) منتر، افسوں، جادو، اردو، فصیح، رائج
یاد آئی جان زلف کی ناگن
اچھا یہ عمل ہاتھ لگا رد بلا کا — امیر مینائی

عمل (۱۴) اسم جلالی ہو یا علوی یا سفلی، اردو، فصیح، رائج
محل نظر۔ جب وہ مدفون [illegible] (وقت ماورت)
زمین پر آئے تو لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ
کر دیا اور انہی زمانے کے پیغمبر کو ایک عمل بتلایا کہ
وہ لوگوں کو سکھا دیں کہ اس کی وجہ سے جادو کو دفع
کر سکیں اور یہ بھی بتلا دیا کہ ان کی بد دست لوگوں کو
ضرر نہ پہنچا۔ (حاشیہ کلام اللہ ترجمہ مولوی [illegible])

عمل (۱۵) شیاف، پچکاری دینا، [illegible] ہونا کے ساتھ
وہ رہ ہوتا دل نرگس کا شگفتہ کا بخار
ایک کو بھی تو عمل دو ایک کو جلاب اب — [illegible]

عمل اور فعل کا فرق۔ فعل سے مراد محض ایک کام ہے عمل سے مراد وہ فعل ہوتا ہے جو کسی قانون یا قاعدے کی پابندی کے لیے کیا جائے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ شیاف اور پچکاری کو عمل نہیں کہتے عمل دینے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔ ایک بڑا ڈبہ جس میں دوا وغیرہ کا گرم پانی بھرا ہوتا ہے ڈبہ میں ربر لگا ہوتا ہے ربر میں ٹونٹی لگی ہوتی ہے جو ٹونٹی مریض کے پیخانے کے مقام میں داخل کر دی جاتی ہے۔ دوا پیٹ میں پہنچ جاتی ہے۔ یہی عمل ہے۔

عملاً۔ از روئے عمل، کام کرکے، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
عملاً سی حاجات و دولات میں ہم
کوشش متفقہ کسب کمالات میں ہم — صفی لکھنوی

عمل اٹھا لینا۔ قبضہ اٹھا لینا، دخل اٹھا لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
تیرے جنوں کا حال جو لیلیٰ نے کہہ دیا
مجنوں نے دشت سے عمل اپنا اٹھا لیا — صبا

عمل اٹھنا۔ (لازم) قبضہ جانا، قبضہ نہ رہنا، دخل نہ باقی رہنا، اردو صرف، فعل لازم، فصیح، رائج
محل نظر۔ جب لیلائے شب کی زلف چلیپا تاب کر کھینچی
تو چاندنی کا عمل اٹھ گیا اور کانٹے کو سوئی تک گھٹتا
شب اندھیرا چھایا۔ (دستانہ آزاد)

عمل باطل ہونا۔ کلام میں خلل پڑنا، عمل میں فرق آ جانا۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
رہنے دشتانے جوں سب عامل
عمل اٹھانے ہوتے سب باطل — ناسخ

عمل بٹھانا۔ اثر جمانا، حکومت قائم کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
قوت تحریک کی حاجت نہ اب باقی رہے
شرق سے تا غرب بٹھلا دو اپنا عمل — [illegible]
قول فیصل۔ امتحان کی بھی صورت عمل بیٹھ جانا فصیح و رائج ہے۔
کشور دشت میں جرأت کا عمل بیٹھ گیا
اللہ کے طیر تو جا [illegible] میں کل بیٹھ گیا — [illegible]

عمل بد (بہ اضافت) برا کام، فعل شنیع، فارسی، فصیح، رائج۔
عمل بد جو ہوئے ہم سے سیہ کاری میں
گو ریہاں بن کے وہی یار خدا [illegible] ہیں — امیر مینائی

عمل بگڑنا۔ کسی عمل میں خلل واقع ہونا، جس اصول و پابندی کے ساتھ عمل پڑھا جاتا ہو اس کا باقی نہ رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
حکم العامات [illegible] ستیہ عالی کی طرح
اور بگڑا تا عمل ہم جلالی کی طرح — [illegible]

عمل بیچ جانا۔ (بہ اضافت) کسی کام کا بیچ ہو جانا، فارسی، فصیح، رائج

عمل پانی۔ نشہ پانی، جنگ، [illegible] افیون کو نشہ کھانے پینے سے مراد ہوتی ہے، اردو،
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب زیادہ تر اس عمل پر نشہ پانی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

عمل پانی کرنا :- بھنگ یا افیون وغیرہ کو پانی میں گھول کر پینا، نشہ کی چیزیں وقت پر پینا، نشہ جانا، نشہ پانی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب "نشہ پانی کرنا" کہتے ہیں۔

عمل پڑھنا :- کسی دعا یا آیت یا اسم باری کو بطور وظیفہ بپابندی وقت روزانہ پڑھنا۔ اردو، مصرف فصیح، رائج۔

اثر ری شب غم کی بیا ہی کہ سحر بھی
پڑھتی ہوئی آتی ہے عمل رد بلا کا — اکبر

عمل جاری ہونا :- سکہ بیٹھ جانا، اثر جم جانا، حکومت قائم ہو جانا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہو گیا جاری عمل عشاق کا اس ملک میں
اب زمیں شعر پر اس کا اجارا ہو گیا — لکھنوی

عمل جراحی :- (باضافت) چیر پھاڑ کرنا، زخموں کا علاج کرنا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب پھوڑا اوندھا ہو جاتا ہے اور دواؤں سے بیٹھنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی تو اس وقت عمل جراحی گویا دوبارہ زندگی کا ضامن ہوتا ہے۔

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر "آپریشن" ہے۔

عمل چلنا :- عمل کا کارگر ہونا، عمل کا اپنا پورا اثر دکھانا، مقصد پورا ہو جانا۔ اردو، مصرف فصیح، رائج۔

تاثیر محبت تو عجب حب کا عمل ہے
لیکن یہ عمل یار پہ چل جائے تو اچھا — ذوق

عمل خالص :- (باضافت) وہ کام جو خالص اللہ کے لئے ہو۔ وہ عمل جس میں ریا شامل نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ نقاد اور علام الغیوب جو ہر عمل اور نیت عامل اور ناقص و کامل سے اطلاع رکھتا ہے اور اپنے بندوں سے عمل خالص کا طالب ہے۔ (دعوۃ الخافی اہل الکساء)

عمل خیر :- (باضافت) نیک کام، اچھا کام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نیت نیک تری آئینہ حسن عمل
عمل خیر ترا جلوۂ حسن نیت — ذوق

عملدار :- حاکم، متعلق، ضلعدار، عامل، تحصیلدار، کارکن۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عملداری :- عہدہ، حکومت، تسلط، دخل، عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

عملداری :- حکومت، قبضہ، اختیار۔ عربی فارسی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ ناقوس اور وہ قرنا کی خطرناک آوازیں
وہ گھر اللہ کا اور لات و عزیٰ کی عملداری — عزیز لکھنوی

عملداری :- ضلع داری، کلکٹری، تحصیلداری۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عملداری اٹھ جانا :- حکومت ختم ہو جانا، قبضہ اور اختیار باقی نہ رہنا۔ اردو، مصرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور اگر کل کو عملداری اٹھ گئی تو کیا غضب کر لئے جاؤ گے۔ (دریائے لطافت)

عمل دخل :- (عمل دخل بفتح اول و دوم) حکومت، قبضہ، اختیار، اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہماری دنیا نے متعدد زمانے دیکھے ہیں ہر ایک زمانے میں جن نباتات یا حیوانات کے قبضے کا عمل دخل تھا، وہ علمی اصطلاح میں قبیلہ نباتات یا قبیلہ حیوانات کہلاتے ہیں۔ (رسالہ تنویر المشرق، ماہ جنوری ۱۹۳۵ء)

عمل درآمد :- کارروائی، حکم کا بجا لانا، تعمیل۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اردو زبان کا علمی ذخیرہ ابھی بالکل ہی نا قابل التفات حالت میں ہے مگر یہ سایہ نہیں ہے کہ اس ترکیب پر ابھی سے عمل درآمد شروع ہو جائے۔ (رسالہ اردو، معلی گڑھ)

عمل درآمد ہونا :- کاربند ہونا، قانون کی پوری پابندی ہونا۔ اردو، مصرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قانون شریعت پر اگر پوری طرح عمل درآمد ہوتا تو آج مسلمانوں کو زوال کے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتے جو دیکھ رہے ہیں۔

قول فیصل۔ "عمل درآمد کرنا" بھی بولتے ہیں۔

عمل دینا :- مریض کے پیٹ میں مقعد کے راستے سے اصول کے ماتحت دوا پہنچانا۔ اردو، مصرف، اطباء کی اصطلاح۔

ایک کو تو عمل دو ایک کو جلاب
علاج نرگس کی کھول جائے نبض جو کا کا — ناسخ

عمل صالح :- (باضافت) نیک کام، ثواب کا کام۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ زندگی کا زیادہ حصہ زمانہ تغلق گزارا اور کوئی عمل صالح جو لائق ہدیہ بارگاہ احدیت ہے وقوع میں نہ آیا۔ (دعوۃ الخافی اہل الکساء)

عمل طائر:۔ (باضافت) ایک خاص طریقے کا عمل جو بیماروں کے لئے کیا جاتا ہے، فارسی، قلیل الاستعمال

مرض بغض یا کے بعض طیور
آب دریا کا حصہ لیتی گئے فرود
بلکہ اطلاق کے پیر شطے ہیں
عمل طائر اس کو کہتے ہیں (ناسخ)

قول فیصل۔ اسی عمل کو عمل کبوتر بھی کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہو کہ باریک قلم سے سفید اور باریک کاغذ پر ایک مخصوص دعا جو تحفۃ العوام میں مندرج ہے لکھے اس میں مریض کا نام اور ماں کا نام لکھ دے۔ عورت اور مرد کے لئے دعا میں فرق ہے اور آٹے کی گولی میں اس دعا کو رکھ دے اور کبوتر صحرائی کے حلق میں وہی دعا تین مرتبہ پڑھ کے گولی کو رکھ دے اور مریض کے سر پر سے تین بار پھرا کے سے چھوڑ دے کہ اڑ جائے اور یہی عمل تین روز تک کرے۔

عمل کرنا:۱؎ تعمیل کرنا، بات ماننا، حکم کی پابندی کرنا، نیز جو ہے اصول پر چلنا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

صنعت جرئت یہ ہو جس کا ماحصل
کون اس تحریک پر کرتا عمل (مصحفی)

عمل کرنا:۲؎ اثر کرنا، تاثیر کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر عمل کی جگہ فعل بولتے ہیں۔ جیسے "اگر حکم خدا نہ ہو تو دوا اپنا فعل نہیں کرتی"

عمل کرنا:۳؎ کسی اسم یا دعا کا کسی خاص غرض کے لیے اصول، وقت اور زمانے کی پابندی کے ساتھ پڑھنا تاکہ عمل قبضے میں آجائے چلہ کشی، اردو مصرف فصیح، رائج۔

قلیل شیشے میں اترا نہ وہ پری رخسار
بہت عمل کئے لکھے ہزار ہا تعویذ (قلیل)

عمل کرنا:۴؎ قبضہ کرنا، تخت بٹھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عمل کرنا:۵؎ نشہ پانی کرنا، نشہ پینا، اردو ترکیب، متروک۔

عمل گندم:۔ ایک مخصوص عمل کا نام جو مریضوں کی شفا کے لئے کیا جاتا ہے۔ فارسی، شیعہ عاملوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک صاع گندم یعنی سوا تین سیر انگریزی سیر سے جن بنا کے بیمار اپنے سینے پر ڈالے اور ایک مخصوص دعا جو تحفۃ العوام میں درج ہو پڑھے اس کے بعد اٹھ بیٹھے اور گندم کو جمع کرے پھر وہی دعا پڑھے اور مستحق مومنین کو اپنے ہاتھوں سے دیدے اور پھر یہی دعا پڑھے۔

عمل گوسفند:۔ ایک عمل کا نام جو بیماری اور وبا کو دفع کرنے کے لیے کیا جاتا ہے فارسی ترکیب، شیعہ عاملوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ پہلا عمل دفع امراض کے لئے کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ تین یا پانچ یا سات گوسفند حلال نیت سے خریدیں اور ان میں کوئی عیب نہ ہو اور ایک ایک کو بیمار کے گرد پھرائیں اور یہ دعا پڑھتے جائیں۔

اللھم یا منزل الشفاء و مذھب الداء صل علی محمد و آل محمد و انزل علی ھذا المریض الشفاء و انک علی کل شیء قدیر۔

اس کے بعد ان کو ذبح کر کے گوشت مستحقین میں تقسیم کر دیں اور کھال وغیرہ بھی مستحقین کو دے دیں۔

دوسرا عمل دفع وبا کے لیے کیا جاتا ہے اور جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک گوسفند کے کان میں سات مرتبہ ایک مخصوص دعا جو تحفۃ العوام میں درج ہے پڑھے۔ پھر اس کو ذبح کر کے پکائے اور اس کا شوربہ یا بوٹی کھائے خدا اس کو محفوظ رکھے گا اور کلہ وغیرہ دفن کر دے۔

عمل میں آنا:۔ عمل درآمد کرنا، کام کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سب کی رائے یہ ٹھی کہ گنگا کے کنارے پر اہار کے قلعے میں اور امرا بھی لشکر لیے بیٹھے ہیں ان کے ساتھ مل کر لڑا جائے اور جو صلاح ہو سو عمل میں آئے۔ (دربار اکبری)

عمل میں لانا:۔ استعمال کرنا، روبکار ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہ جو تدبیریں مناسب تھیں عمل میں لائی ہیں
جا بجا حسن وفاداری پہ لٹ کر جائیے (مصحفی)

عمل ناشائستہ:۔ (باضافت) خراب حرکت، برا کام، فعل قبیح، نالائقی کا کام، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مرتے ہی نہ بطریق عتاب کے ان کو کہا کہ سفر میں جاؤ مگر بے حکم خدا کے سفر میں نہیں جا سکتے کیوں کہ عمل ناشائستہ کرتے تھے (قصص الانبیاء)

قول فیصل۔ اب زبانوں پر فعل ناشائستہ زیادہ ہے۔

عمل نامہ:۔ نامۂ اعمال، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ نامہ اعمال زبانوں پر ہے گو عمل نامہ کوئی نہیں بولتا۔

چچا، باپ کا بھائی، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب کہ عمو نے انتقال کیا
میں نے اپنا عجب حال کیا (نالۂ رسوا)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اصل میں عم تھا مگر فارسی والوں نے ایک واؤ بڑھا کر عمو کر لیا جس طرح خال سے خالو بنا لیا"۔ اب لکھنؤ و عام طور سے تنہا "عمو" نہیں بلکہ عمو جان کہتے ہیں۔

عمود ۱۔ (بفتح اول و ضم دوم و واؤ معروف) ستون، کھمبا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کو "چوب خیمہ" بھی کی معنی کے ساتھ کہتے ہیں۔

عمود ۲۔ عمود نما اس، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

الفت مردانگر ہمیشہ ہو سست
آسکیا فخر حرم میں وہ درست
وہ ہے استادہ رہا ہمیشہ اگر
گردش بدلیں خواب بیکار ہو کر
کس طرح سے کیے وہ جو پھرے
کیونکہ آ کے اس نے عمود بھرے (آتش) (مثنوی لطیفہ نظم)

عمود ۳۔ وہ خط مستقیم جو دوسرے خط مستقیم پر قائم ہو کہ وہ زاویہ متصلہ باہم برابر پیدا ہوں، تو اسے عمود اور ان زاویوں کو زاویہ قائمہ کہتے ہیں

عربی اصطلاح، علم ہندسہ

عمود ۴۔ ترازو کی موٹھ، شاہین ترازو، ترازو کے بیچ کی رسی یا کانٹا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

عمود ۵۔ گرز، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قلیل الاستعمال۔

لشکر سے جھک گیا دیکھ کر زمیں پر
غیرت سے سر عمود نے جھکا زمیں پر (دبیر)

عمود خیمہ ۱۔ خیمہ کی چوب، بیچ کا ستون، خیمے کا وہ بڑا ستون جس پر خیمہ ٹکا ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مثال۔ امام مظلوم عمود خیمہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ غالباً آنکھ لگ گئی کہ ماں جائی بہن زینب نے تڑپ کے جگایا۔ بھیا! بھیا! دیکھو حملہ ہو گیا۔

عمود وار ۱۔ سیدھا، خط مستقیم کے مانند، عربی، فارسی، الف لام، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ علم ہندسہ کی اصطلاح ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عموم ۱۔ (بضم اول و دوم و واؤ معروف) اکثر ہونے، سب جگہ ہونا، عام ہونا، بے قید ہونا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر "بالعموم" ہے۔

عموماً ۱۔ عام طور سے، بیشتر، اکثر، علی العموم عربی، تابع فعل، فصیح، رائج۔ (فرہنگ آصفیہ)

محل مثال۔ یہ مینہ میں بڑبڑانے کی حالت میں عجیب ہے۔ یہ عموماً انہیں طبقوں پر طاری ہوتی ہے جن میں دماغ سے زیادہ جذبات کام کرتے ہیں۔ (غبار خاطر از مولانا آزاد)

عمیق ۱۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) گہرا جس کی تھاہ نہ ہو۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مثال۔ دریا سے کاٹ کر ایک نہر لائے تھے جو قلعہ کی چاروں طرف جاری تھی۔۔۔۔۔۔۔ کچھ فاصلے پر خیمہ اڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔ خیمہ اڑی کے بعد جبل کا دہنت۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد ایک نہر بھی بہت عمیق۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ مذکر کے ساتھ بھی اس کا استعمال بصورت صفت "بمعنی گہرا" ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

خندق بھی گرد تا کہ مخالف نہ آ سکے
فکر عمیق جس کے عمق کو نہ پا سکے (ذوق)

قول فیصل۔ مذکر کے ساتھ بھی اس کا استعمال "پوری توجہ اور گہری نظر" کے معنی میں ہے۔ جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ جیسے "جو بیٹھے تھے لوگ عمیق نظر سے کام لیتے ہیں وہ مشکل ترین مسئلے کو بھی حل کر لیتے ہیں"۔

عمیم ۱۔ عام، سب پر حاوی، عربی، صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

شرط انصاف ہے اے صاحب الطاف عمیم
بوئے گل پھیلی کس طرح نہ ہوتی جو نسیم (ذوق)

قول فیصل۔ لفظ "خلق" کے ساتھ اس کا استعمال کسی حد تک زیادہ ہے یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

تا قیامت کوئی ابھرے گا نہ یہ خلق عمیم
رہ گیا دنیا میں لک، فسانۂ ذبح عظیم (گریۂ لکھنؤ)

عن ۱۔ از سے، طرف، جانب، سمت، عربی، مذکر، حرف جار، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عنّاب ۱۔ (بضم اول و تشدید دوم) ایک درخت کا نام جو بیر کی قسم ہے، اور نہایت سرخ ہوتا ہو۔ ولایتی بیر، عربی، مذکر، اطبائی اصطلاح

لبِ شیریں کی حلاوت پہ جو دے جاں عاشق
تو دمِ نزع بھی عناب کا چاہے شربت — مشفق

قولِ فیصل۔ شعرا استعارۃً و تشبیہ کے طور پر لبِ معشوق کو بھی کہتے ہیں۔

کس مرض کی ہے دوا عنابِ لب
خار رخ نسخہ ہے کس بیمار کا — بحر

مزاجاً معتدل، مائل بہ رطوبت، مصفّی خون، مسکّن صفرا، مسکّن تشنگی ہے۔

عُنّابی:۔ (بضم اول و تشدید دوم) مائل بہ سیاہی سرخ رنگ، گہرا سرخ رنگ، عناب کے مانند سرخ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ تم بھی عجیب طرح کے آدمی ہو تم سے زرد رنگ کو کہا تھا اور تم عنابی رنگ اٹھا لائے۔

قولِ فیصل۔ عربی زبان میں یائے مشدد سے ہے فارسی والوں نے تخفیف دوم بھی کہا ہو جو فصیح ہے یہ ناسپال، پھٹکری، پتنگ اور کتھا وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

عِناد:۔ (بالکسر) دشمنی، خصومت، عداوت، کینہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

انسان اس طرح اتر آئے عناد پر
لعنت خدا کی حشر تک ابنِ زیاد پر — جوش ملیح آبادی

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "ضد، اصرار" کے معنی بھی لکھے ہیں جو نہیں برتے۔

عَنادِل:۔ (بالفتح) عندلیب کی جمع، بلبلیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سب کی آنکھوں میں کھٹکتا ہوں میں وہ لاغر ہوں
باغ میں خار سمجھتے ہیں عنادل مجھ کو — نواب مشتاق لکھنوی

قولِ فیصل۔ مشہور ہے کہ یہ پھولوں کا عاشق اور

پیدا ہوتا ہے۔

دلوں میں غمِ عشق پیدا کیا
عقلوں پہ عناصر کو شیدا کیا — تسلیم لکھنوی

عَناصِر:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) آگ، پانی، خاک، ہوا۔ عنصر کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا — چکبست

قولِ فیصل۔ آگ، خاک، پانی، ہوا کے علاوہ مجازاً دوسری چیزوں کے لئے بھی عناصر کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے۔ حکومت تشدد پسند عناصر کا اس وقت تک مقابلہ کرے گی جب تک ان کا صفایا نہیں ہو جاتا، تخریبی اور دہشت پسند عناصر کو کچل دیا جائے گا۔

عَناصِرِ اربعہ:۔ (بالفتح) چاروں عنصر یعنی آگ، پانی، ہوا، خاک کا مجموعی نام۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ آہا! اب مجھ کو یاد آیا کہ تمھارے ان چار یاروں نے جن کو میں کرو فر کے عناصر اربعہ سمجھتا تھا تم کو بہکا دیا۔ (توبۃ النصوح)

عِنان:۔ (بالکسر) لگام، باگ، لجام، راس۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہائے خاک ہو برباد ستمگر خاکساروں کی
سمندِ ناز کی اس نے عناں پھیری یہاں بھی تو — بہادر شاہ ظفر

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "پھیرنا" کے ساتھ ہے جس کے معنی "موڑنا" کے ہیں جس کا مترادف پھیرنا بھی زبان زد ہے۔

جس شخص نے گھوڑے کی عناں مڑ کے پھرائی
اس تیغِ دو دم خوں میں اسے بھر کے پھر آئی — مونس

عِنان از دست رفتہ:۔ وہ شخص جس کے ہاتھ سے عنان چھوٹ گئی ہو جو بے ثبات اور بے قابو ہو، فارسی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم عناں از دست رفتہ ہیں بہ رنگِ موجِ گل
وہ بیاباں گل ہو اس کے گھوڑے پر اسوار ہیں — بحر

عنانِ انتظام ہاتھ میں رہنا:۔ (مجازاً) پورا انتظام قبضے میں رہنا۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ اس کا جانشین مسلمان ہو اور اس کی عنانِ انتظام بھی مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں رہے۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڑھ)

عنان تاب:۔ گھوڑا جو اشارے پر چلتا ہو۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں۔

عنان چھوٹنا:۔ گھوڑے کی باگ چھوٹ جانا، قابو نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہاتھوں سے صبر کی بھی عناں چھوٹ جائے گی
مر جائیں گے حسین کمر ٹوٹ جائے گی — دبیر

عنان چھوڑنا:۔ گھوڑے کی رفتار بڑھانے کے لیے باگ کو ڈھیلا کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چھوڑے ہوئے کمیت سبک تاز کی عناں
سمجھیں کہ لوٹنے کو یہ آیا ہے بدگماں — اوج

عنانِ حکومت ہاتھ میں آنا:۔ (مجازاً) حکومت مل جانا، حکومت کا قبضے میں آ جانا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سرفراز علی خاں قتل ہوا اور الہ وردی خاں کے دستِ تصرف میں عنانِ حکومت آ گئی۔ (رسالہ تنویر المشرق نومبر ۱۹۰۶ء)

عنان گسستہ:۔ گھوڑے کی باگ ٹوٹی ہوئی، قابو سے باہر، تیز رفتار۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہر موج ہوا عنان گسستہ
رنگ رخ یاسمن شکستہ — ہمتی لکھنوی

عِنان گیر:- باگ پکڑ لینے والا، چلنے سے روک دینے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا
آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا — غالب

عنان لینا:- باگ اٹھانا، باگ کو قبضے میں کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

حضرت نے لی عنان فرس تیز گام کی
پیچھے ہٹیں لرز کے صفیں فوج شام کی — مولف

عِنایات:- (بالکسر) عنایتیں، مرحمتیں (عنایت کی جمع) عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اب وہ الطاف نہیں ہم پہ عنایات نہیں
بات کیا ہو کہ وہ پہلی سی ملاقات نہیں — ڈاکٹر اقبال

قول فیصل۔ شعرائے متقدین اس جمع کو واحد کی شکل میں استعمال کرتے تھے۔

کس مرتبہ تم پر کرم ذات خدا ہے
لو ہر فن کا بچہ یہ عنایات خدا ہے — انیس

اس دور میں بھی یہ صورت قلیل الاستعمال بھی محتاط ہستیاں بصورت جمع ہی استعمال کرتی تھیں چنانچہ خود میر انیس نے بطور مفرد بجائے عنایات کے عنایت نظم فرمایا ہے۔

ع تو جانے لا علم یہ عنایت خدا کی ہو — میر انیس

اسی دور میں حضرت تعشق نے بھی بجائے اس کے کہ عنایات کو بصورت واحد نظم کرتے خود واحد (عنایت) ہی کا صرف کیا ہے۔

گویا ہوئے کہ مہر عجب کبریائی ہے
ہم لائے دیکھئے یہ عنایت خدا کی ہے — تعشق

اب عنایات بطور واحد متروک ہے بصورت جمع ہی بولتے ۔۔۔۔ اور لکھتے ہیں۔ دہلی میں مونث اور لکھنؤ میں مذکر ہے۔

عِنایت:- (بکسر اول و فتح چہارم) مہربانی، نوازش، کرم، شفقت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

لازم ہے چشم مہر و عنایت امیر پر
بارہ امام کا ہے یہ اے کردگار دوست — امیر لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اس لفظ کے لغوی معنی قصد و ارادہ کے ہیں مگر اردو میں نہیں آتے البتہ فارسی والوں نے برقرار رکھا ہے۔"

عِنایت:- فیض، بخشش، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نگاہ لطف و عنایت نے فیضیاب کیا
مجھے حضور نے ذرے سے آفتاب کیا — مقبول احمد پوری

عِنایت:- توجہ، الطاف، مہربانی، فصیح، رائج۔

یارب مجھے محفوظ رکھ اس بت کے ستم سے
میں اس کی عنایت کا طلب گار نہیں ہوں — اکبر الہ آبادی

عنایت رکھنا:- توجہ رکھنا، التفات رکھنا، مہربانی کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ داروغہ جی! آپ کو اختیار ہے جس کو چاہیں اس الزام میں گرفتار کرلیں مگر اس بوڑھے پر عنایت رکھیے گا یہ بے قصور ہے۔

قول فیصل۔ اس محل پر نظر عنایت رکھنا زیادہ بولتے ہیں۔

عنایت سے:- مہربانی سے، توجہ سے، شفقت سے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عنایت سے مجھ کو پڑھانے لگے
رہ علم و دانش بتانے لگے — امیر لکھنوی

عنایت فرما:- مہربانی کرنے والا، نوازش کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بڑی بڑی ہستیوں سے ملا مگر آپ کا ایسا عنایت فرما آج تک نہ ملا۔

عنایت کرنا:- مہربانی کرنا، کرم کرنا، نوازش کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عنایت کرنا:- دینا، عطا کرنا، بخشنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عنایت مجھے بھی کیا تحفہ
کیا میر منشی دیا تحفہ — امیر لکھنوی

عنایت کی نظر:- کرم کی نگاہ، خاص توجہ، خاص مہربانی، اردو، فصیح، رائج۔

عنایت کی مجھ پر رہی جو نظر
کیا کام میں نے سخن مختصر — امیر لکھنوی

عنایت کی نظر ہونا:- نگاہ لطف ہونا، خاص توجہ ہونا، چشم کرم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پر تو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک — غالب

عنایت نامہ:- خط، محبت نامہ، فارسی، فصیح، رائج۔

پڑھ نہ پڑھے تو کیا میرا محبت نامہ
اب تو قاصد کو عنایت ہو عنایت نامہ — جگر

عنایت ہو:- پھر پڑھیے، دوبارہ پڑھیے، مکرر ارشاد ہو، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ طرح میں آنا عنایت اور مطلع آپ نے نکالا ہے جس کا جواب نہیں پھر عنایت ہو واہ واہ سبحان اللہ۔

قول فیصل۔ اب زیادہ تر "پھر" کے اضافے سے بولتے ہیں۔

عنایت ہونا - دیا جانا، عطا کیا جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح و رائج۔

توجہ نہ ہو سوئے باطل مجھے
عنایت ہو ایمان کامل مجھے (منیر لکھنوی)

قول فیصل - اس کا استعمال نفی کی شکل میں بھی [illegible]

[illegible] کہ عنایت نہیں ہوتے
[illegible] مر جانے کا بیمار تمھارا (جلال)

عنایت سے - ا - مہربانی سے، نوازش سے، کرم سے۔ اردو۔ فصیح و رائج۔

ہم تو کیونکر کہیں کہ بوسہ دو
گر عنایت کرو عنایت ہے (درد لکھنوی)

عنب - (بکسر اول و فتح دوم) انگور۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل - زیادہ تر بہ نسبت عنب یا بنت العنب کی ترکیب مستعمل ہے۔ اور جب یہ ترکیب استعمال کرتے ہیں تو شیرۂ انگور یا شراب انگور سے مراد لیتے ہیں۔

زہے سطوت [illegible] خدا
کہ بنت عنب پارسا ہو گئی (امیر مینائی)

عنب الثعلب - مکو۔ عربی۔ مؤنث۔ حکما کی اصطلاح۔

قول فیصل - مزاجاً اول درجے میں بارد دوم میں یابس ہے۔ اورام حارہ کے واسطے نہایت مفید اور [illegible] کو ازحد مرغوب ہے۔

عنبر - (بفتح اول و سوم) (لفظاً [illegible]) ایک خوشبو کا نام جو آگ پر موم کی طرح پگھل جاتا ہے۔ جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور ادویات میں اس کا شمار ہے۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

گالوں پہ تو ہے کندن کی دمک بالوں میں ہے عنبر کی مہک
سینے پہ جواہر کی ہے چمک اور اس میں ہے نور اللہ اللہ
(اکبر الہ آبادی)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اسے بعض اشخاص ایک بحری جانور کا جو مچھلی کا سا دریا کے اندر ہوتا ہے گوبر قرار دیتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ دریا کے کسی چشمے یا منبع سے نکلتا ہے۔ بعض محققین کا قول ہے کہ یہ ایک قسم کا موم یا موم کی قسم کا مادہ ہے۔ جو ہند اور چین و حبش کے پہاڑوں سے ایک قسم کی شہد کی مکھیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ وہ طرح طرح کی خوشبو کھاتی ہیں۔ اس وجہ سے یہ خوشبو دار ہوتا ہے۔ برسات کے موسم میں پانی کی رو کے ساتھ بہکر دریا میں چلا جاتا ہے اور وہاں خوب جھکولے کھا کھا کر [illegible] اور دریائی جانوروں کے کھانے میں آتا ہے۔ چونکہ وہ اسے ہضم نہیں کر سکتے اس سبب سے سمندر یا دریاؤں کے کناروں پر آ کر اگل دیتے ہیں۔ پس اس وجہ سے لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان جانوروں کا گوبر ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ہم نے عنبر میں بال کا شہد دیکھا ہے۔ چونکہ عنبر آگ میں پگھل جاتا ہے۔ اس سے بھی ان کے قول کی تصدیق ظاہر ہے کہ یہ کسی قسم کا موم ہے۔

دانایان فرہنگ و انگریزی کی تحقیقات کے حوالے سے بھی موم کی آمیزش کا ایک قسم کا مادہ ہے جو کہ منجمد ہو کر لکڑی کے اوپر اور دوسرے حصوں میں بنا ہوا پایا جاتا ہے۔ اور نیز وہیل مچھلی کے اندر ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہے غالباً یہی عنبر ہے اور وہیل اس کو اپنے منہ سے خارج کرتی رہتی ہے۔

ایک مغربی کتاب میں لکھا ہے کہ تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ عنبر سپرم وہیل مچھلی کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ یہ مچھلی امریکہ کے جنوب سمندر میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس کی چربی سے تیل سے کہیں صاف ہوتی ہیں [illegible] اسی کی چربی سے تیار ہوتی ہے۔ پہلے کسی کو یہ نہ معلوم تھا کہ عنبر کیونکر پیدا ہوتا ہے۔ سمندر میں بہتا ہوا یا کنارے پر پڑا ہوا اٹھا لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ملاحوں کو ۲۵۰ سیر عنبر سمندر میں بہتا ہوا مل گیا تھا۔ اور وہ سب مالا مال ہو گئے تھے۔ اس کی رنگت سیاہ یا زرد یا سفید یا سنہری ہوتی ہے اور کبھی سنگ مرمر کے مانند بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی بڑی سے بڑی ڈلی بعض اوقات بھی [illegible] پونڈ سے لے کر ۲۲۵ پونڈ تک کی نکال کر تولی گئی ہے۔ جو تقریباً ۲۰ سیر سے ۱۱۲ سیر تک ہوتی۔

شعرا معشوق کی زلف کو بجائے خوشبو و سیاہی رنگ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ مزاجاً دوسرے درجے میں حار اور اول درجے میں یابس ہوتا ہے۔ مقوی حرارت غریزی و باہ، نافع [illegible] اور امراض دماغیہ و قلبیہ ہوتا ہے۔ عمدہ قسم جو عنبر اشہب ہوتا ہے۔

عنبر اشہب - [illegible] سیاہ رنگ کا عنبر، حبشی عنبر جو [illegible] ہوتا ہے۔ عربی۔ مذکر۔ [illegible] زبان۔

[illegible] عنبر اشہب و اگر
[illegible] (آتش)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے عنبر اشہب

کے وقت، بروقت دریافت۔ عربی۔ تابع فعل
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عند الضرورت:- ضرورت پڑنے پر، ضرورت کے وقت، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اردو لکھا ہے۔ خدا معلوم کیوں؟

عند الطلب:- طلب کرنے پر، بوقت مطالبہ مانگنے کے وقت، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "اردو" کا فیصلہ کیا ہے خدا معلوم کیوں؟ یہ درست دیگر عدالتی تحریروں میں خاص طور سے کافی اس کا استعمال ہوتا آرہا ہے اور اپنے لفظی معنی میں اس کا صرف ہے

عند الملاقات:- ملاقات کے وقت، ملاقات ہونے پر، یکجائی کے وقت، عربی، تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ عند الملاقات اس قصیدے کے باب میں باتیں ہوں گی۔ (از رقعات غالب)

عند اللہ:- (بکسر اول و فتح سوم) اللہ کے نزدیک اللہ کے واسطے، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ دوسری وجہ نزول ملائکہ کی زمین پر یہ کہ کوئی خصوصیت زمین کے لیے ایسی ہو جو آسمان کے لیے نہیں ہے مثل اطعام طعام، فقراء و مساکین کے یہ عبادت زمین ہی پر حاصل ہو سکتی ہے جو محبوب عند اللہ ہے۔
(رحمۃ المحتاج حل الکیا ہم)

قول فیصل۔ مجاز آ "فی سبیل اللہ" اردو ہے۔

خدا میں ان کے معنوں میں بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔ جیسے جو کچھ میں نے اب تک آپ کے ساتھ سلوک کیا وہ سب عند اللہ تھا میں آپ سے کوئی معاوضہ لینا نہیں چاہتا۔

عند الناس:- لوگوں کے نزدیک تمام انسانوں کے خیال میں عربی، تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عند الوقوع:- واقع ہونے کے وقت، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عندلیب:- (بفتح اول و سوم و یائے معروف) بلبل، بلبل ہزار داستان، عربی، مؤنث، فصیح، رائج

کیا کہہ کے عندلیب چمن سے نکل گئی
کیا سن لیا گلوں نے کہ رنگت بدل گئی — نسیم

قول فیصل۔ امیر لکھنوی نے مذکر نظم فرمایا ہے۔

طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے امیر
ہر سخن میں عندلیب حق بیاں رہتا ہمیں — امیر

لیکن شعرائے لکھنؤ کا اجماع ہے کہ عندلیب مؤنث ہو جیسا حضرت ناسخ کا شعر حسب ذیل ہو۔

ایک دن چہچہی تھی آکر وہ تری دیوار پر
چوستے ہیں غنچہ و گل آج تک وہ عندلیب — ناسخ

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "یہ لفظ بائے فارسی سے (عندلیپ) بھی غلط ہے جیسا قرآن السعدین سے امیر خسرو کے شعر کی مثال بھی دلیل میں پیش کی ہے۔

رہبر جان گشتہ گلزار طبیب
رہزن مشتاق شدہ عندلیب — امیر خسرو

بکثرت بالکل بہت زیادہ ہے جو غلط ہو لیکن اس کو اگر اردو مان لیں تو صحیح و فصیح ہی ہے۔

عندیہ:- مرائے، منصوبہ۔ مافی الضمیر، خیال اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ان باتوں کی تہیری سے بارگاہ یورپ جان بہت دیکھ میں در میٹھا لانے، اپنے کو حاضر کیا اور اس کو اپنے عندیے سے مطلع کیا۔
(رسالہ تنویر الشرق۔ ۵ نومبر ۱۹۰۹ء)

قول فیصل۔ "عندیہ" "عندی" یعنی میرے پاس، میرے نزدیک سے بنا یا گیا ہے اس کا رسم الخط ہائے ہوز سے ہو لیکن اردو ہونے کی وجہ سے اصولاً الف سے ہونا چاہیے تھا۔

عندیہ پانا:- منشا معلوم کرنا، مافی الضمیر دریافت کرنا، رائے معلوم کرنا، اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میاں نے بروقت ملاقات ان کا عندیہ پالیا تھا لیکن وہ چونکہ بزرگ تھے اس لیے اعتراض کرنے کی ہمت نہ پڑ سکی۔

قول فیصل۔ "عندیہ پایا جانا" بھی بولا جاتا ہے جو غیر فصیح ہے۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں "عندیہ کھانا" بھی لکھا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عندیہ دریافت کرنا:- دل کا حال معلوم کرنا، مافی الضمیر جان لینا، اردو مصدر، غیر فصیح رائج۔

محل صرف۔ تیمور نے نہایت ہوشیاری سے ان کا عندیہ دریافت کر لیا۔
(امیر تیمور۔ از لالہ رائے نظر لکھنوی)

عندیہ لینا:- منشا دریافت کرنا، رائے لینا، ارادہ دریافت کرنا، بھید لینا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

عندیہ دل کا لیتے ہیں جس دم
تو یہ کہتے ہیں صاحب عالم — قلق

عندیہ معلوم کرنا : مافی الضمیر دریافت کرنا۔ رائے لینا۔ ارادہ دریافت کرنا۔ بھید لینا (اردو) صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

عُنصُر :۔ (بضم اول وسوم) اصل۔ بنیاد۔ جزو۔ اصلی آگ، ہوا، پانی، خاک میں سے کوئی ایک (عربی) مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

دو تنتیں ہیں الماس گوہر خوشنمیٰ مرقّت لعل
رنگتیں کب کیا دکھاتا ہے یہ عنصر خاک کا

(قول فیصل) ۔ صاحب نور اللغات نے "بفتح سوم" بھی لکھا ہے۔ جو کوئی نہیں برتتا۔ اور صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اہل ہند پانچ عنصر مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک آسمان بھی عنصر میں شامل ہے"۔ یہ تحقیق اور یہ خیال، خیال خام ہے اہل ہند ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے لوگ چار ہی عنصر فرض کیے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں نے پانچ عنصر فرض کیے ہیں ان کو غلطی سے غلط ٹھہرایا ہے۔ داغ حضرت آتش عظیم سراج نظم نے اسرار حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

عنصروں کی یوں ہوئی ہر گم
کہتے ہیں اس کو جوہر مجسم
یعنی ہے چار عنصروں سے جدا
پانچواں عنصر اس کو ٹھہرایا (آتش)

عُنصُری : عنصر سے منسوب (عربی) صفت نعلیہ یا ختم ہونے کی زبان۔

محل استعمال۔ جس طرح ترکیب عنصری ہیں۔ مرکبات بمعانی پر صورت وحدت طاری ہوتی ہے۔ اسی طرح الفاظ کا معنی پر بھی ترکیب کے بعد ہی صورت طاری ہوتی ہے۔

(ادب الکاتب والشاعر۔ نظم طباطبائی)

عُنصُری : بلخ کے ایک مشہور شاعر کا تخلص جو محمود غزنوی کے دربار کا چوٹی کا شاعر تھا اس کا خطاب ملک الشعرا تھا۔ فارسی۔ رائج۔

عنصر نظم عنصری تری زبان کے ساتھ ہے
نور بیان انوری ترے بیان کے ساتھ ہے (شوق قدوائی)

(قول فیصل) ۔ ابوالقاسم حسن ابن احمد عنصری ۳۵۰ھ میں پیدا ہوا۔ بلخ اس کا وطن تھا۔ اس کا باپ تجارت کا پیشہ کرتا تھا۔ اس نے بھی باپ کا ہی پیشہ اختیار کیا۔ لیکن ایک سفر میں چوروں نے اس کا سارا سرمایہ لوٹ لیا۔ اس واقعہ کے بعد اس نے علم و ادب سیکھنا شروع کیا۔ اور اس میں شہرت پائی۔ یہ سلطان محمود کے چھوٹے بھائی نصر کے توسط سے سلطان محمود کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ سلطان محمود کے دربار میں پیش ہونے کے بعد سے روز بروز عنصری کو سلطان کا زیادہ سے زیادہ تقرب حاصل ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ملک الشعرا کا لقب پایا۔ وہ رودکی کی طرح بڑے جاہ و جلال کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا۔

عنصری کے اشعار کا بہترین حصہ اس کے قصائد ہیں۔ یہ قصیدے زیادہ تر سلطان محمود غزنوی اس کے بھائی امیر نصر سلطان کے بیٹے سلطان مسعود اور اس کے بھائی سلطان یوسف کی مدح میں لکھے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ اکثر قصیدوں میں عنصری نے داد سخن دی ہے اور نہایت ہی دقیق معنے کو بہترین روان فقرے اور محکم بندش میں ادا کیا ہے۔ اس کی طرز ادا نہایت ہی دلکش ہے اور تشبیہی طرز پر وہ یونانی کے قصیدہ گو شاعروں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ہمعصر ایک شاعر منوچہری نے جس کا استادوں میں شمار ہوتا تھا اس کی مدح کی ہے۔ عنصری سے پہلے قصیدہ گو شاعروں میں رودکی کے سوا اس کی ٹکر کا کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا تھا۔

عنصری اکثر اپنے قصیدے، غزل یا تشبیب سے شروع کرتا ہے۔ اور اس کے بعد ممدوح کی مدح ہے عنصری نے غزلیں بھی لکھی ہیں۔ لیکن اس فن میں اس نے رودکی کی برتری تسلیم کی ہے۔ عنصری کے قصائد کا دیوان باقی ہے۔ اور اس میں دو ہزار کے قریب اشعار ہیں۔ کہتے ہیں کہ اصل میں اس کے دیوان میں تیس ہزار شعر تھے۔ جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے۔ عنصری کا اصل کمال اس کی قصیدہ گوئی ہے۔ اس شاعر نے قصیدہ کے سوا دوسرے اصناف سخن میں کوئی خاص کمال پیدا نہیں کیا لیکن حق یہ ہے کہ اس فن کا بہت بڑا ماہر تھا اس نے نہایت ہی اچھی بندش کے ساتھ موزوں الفاظ کا انتخاب کیا ہے اور ان کو بڑی مہارت اور خوبی کے ساتھ نظم میں مربوط کیا ہے۔ اس نے اپنے کلام میں نازک اور دقیق مضامین پیدا کیے ہیں۔ اس کے اشعار نہ تو فرخی کی طرح سادہ ہیں نہ منوچہری کے بعض اشعار کی طرح مشکل الفاظ سے بھرے ہیں۔ بلکہ نہایت ہی معتدل اور متین ہیں۔ قصیدہ غزل اور رباعی کے سوا عنصری مثنوی کہنے میں بھی مہارت رکھتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے لیلی بارد امق اور عذرا کے قصے کو نظم کا جامہ پہنایا تھا۔ اسی طرح بعض اور مثنویاں یعنی سرخ بت اور خنگ بت شادبہر اور عین الحیات بھی اس سے منسوب کی گئی ہیں۔ عنصری نے

سنہ ۳۲۱ھ میں انتقال کیا۔

(اقتباس از تاریخ ادبیاتِ ایران)

عنصری گھروندا: — (کنایۃً) جسمِ انسان آدمی کا بدن۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عقلِ ہنیں بنائی سنم تو کیا بنایا
جو عنصری گھروندا یا چھ کھٹا بنایا ـــ شاد

عُنْف: — (بالفتح) سختی اور درشتی کرنا، تڑنا، تیزی، تندی، غصہ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کہا فاطمہ نے کہ شیرِ عرب
نہیں ہیں سزاوارِ عنف و غضب ـــ اکبر لکھنوی

عُنْفُوان: (بضمِ اول و سکونِ دوم و ضم سوم و فتح چہارم) ہر شے کا اولیں حصہ، جوانی کا آغاز۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ سوچیے کہ اب مصیبت میں پڑے خوبصورت، خوش طلعت خاتون، ابھی بیس برس کا سِن، عنفوانِ شباب۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ اردو زبان میں لفظ شباب کے ساتھ اس کا صرف خاص ہو گیا خاص ہے کہ اگر کوئی "عنفوانِ جوانی" بولے یا نظم کرے تو قابلِ اعتراض ہوگا۔

عَنْقا: — (بالفتح) سیمرغ۔ ایک لمبی گردن کا پرند جو کمیاب ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

اس ہمائے اوج کا عنقا مقابل ہو گیا
حق جو کچھ تھا حق، جو باطل تھا وہ باطل ہو گیا ـــ آتش

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یا نظم ہے جو مخلوق۔ عربی میں عنقا بمعنی لمبی گردن والی عورت کے ہیں۔ فارسی میں اسی کو سیمرغ کہتے ہیں چونکہ عربی میں عنق کے معنی گردن کے ہیں اور اس پرند کی گردن بھی بہت لمبی ہوتی ہے اس لئے اس کو عنقا کہنے لگے۔ فارسی میں اس کو سیمرغ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تیس پرندوں کی شباہت یا رنگ پائے جاتے ہیں۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ......

عبداللہ یافعی نے مرآۃ الخیال سے نقل کیا ہے کہ جوالی اصحاب الرس میں ایک میل اونچا پہاڑ تھا جس میں ہزار الوان طرح کے طیور رہا کرتے تھے ایک دفعہ کسی برس میں ایک پرند بزرگ خلقت طویل العنق جس کا منہ آدمیوں کا سا اور اعضا میں ہر ایک جانور کی شباہت پائی جاتی تھی اس پہاڑ پر آ نکلا۔ اول اول ان جانوروں کو ستانا اور ہلاک کرنا شروع کیا۔ پھر وہاں کے آدمیوں کے بچوں پر جھپٹ کرنے اور انہیں پکڑ پکڑ کے کھانے لگا۔ ساکنانِ اصحاب الرس اس پرند کو عنقائے مغرب کہا کرتے تھے۔ جب اس جانور نے حد سے زیادہ ستانے پر کمر باندھی تو وہ سب جمع ہو کر اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان علیہ الرحمۃ والرضوان کے پاس گئے اور ان کی دعا کے سبب اس آفت سے نجات پائی کہتے ہیں جب سے یہ جانور کسی جزیرے میں چلا گیا ہے۔

مورخ فرغانی اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ صعید مصر (شمالی مصر) سے ایک بہت بڑا پرند جس کی داڑھی اور شبغب آدمی سے مشابہ اور اس کے پر طرح بطرح کے رنگوں سے ملون اور اعضا اکثر جانوروں سے ہوئے تھے اور اسے عنقا کہتے تھے۔ عزیز کے سامنے لا لایا گیا۔

وہیبر لکھتا ہے کہ اسی خیالی جانور کا وجود شیر اور عقاب کی صورت سے مرکب ہے اس کے دو بازو ایک چونچ اور چار ٹانگیں ہوتی ہیں اوپر کا حصہ عقاب سے شباہت رکھتا ہے اور نیچے کا شیر سے اس کی تصویر زمانۂ قدیم کے تمغوں پر یا زرہ بکتر پر دیکھنے میں آتی ہے۔ نیز ایک قسم کا گدھ جو ترکستان کے پہاڑی اضلاع، شمالی افریقہ اور روم میں پایا جاتا ہے۔

روین اپنی تاریخ مصر میں لکھتا ہے کہ صوبہ ڈیلٹا (ڈیلٹا ایک یونانی حرف کا نام ہے جو شکل مثلث ہوتا ہے چونکہ اس صوبے کی شکل قریب قریب مثلث سے مشابہ تھی لہٰذا یہ نام پڑ گیا تھا) میں ہلیو پولس کے نام سے ایک مشہور شہر تھا جس کے معنی آفتاب کا شہر ہو سکتے ہیں۔ عربی جغرافیہ دانوں نے اسی کا نام عین الشمس لکھا ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس میں آفتاب کے نام کا ایک مندر بنا ہوا تھا ہیروڈوٹس صاحب اور دیگر مورخانِ یورپ نے اس مندر اور عنقا کا قصہ لکھا ہے۔ وہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ عنقا ایک پرند کا نام ہے۔ تمام دنیا میں وہ اکیلا ہی ہوتا ہے عرب کے ملک میں اس کی پیدائش ہے پانچ یا چھ سو برس تک زندہ رہتا ہے اس کا قد عقاب کے برابر اور سر نہایت چمکدار پرندوں کے تاج سے آراستہ ہوتا ہے گردن کے پر سنہری اور تمام جسم ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے دم سفید اور سرخ آنکھیں ستاروں کے مانند چمکتی ہوئی ہوتی ہیں۔

جب وہ بوڑھا ہو کے مرنے کے قریب پہنچتا ہے تو لکڑیوں اور خوشبودار چیزوں سے اپنا گھر جسے مرقد کہنا چاہیے بناتا ہے اور اسی میں گھس کر مر جاتا ہے اس کی ہڈیوں اور چربی سے ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے اور یہی کیڑا دوسرا عنقا بن جاتا ہے اور یہ دوسرا عنقا اس پہلے عنقا کو جس سے یہ پیدا ہوا ہے دفن کر دیتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ خوشبودار

جیز پر جمع کر کے بشکل بیضہ ایک بڑا انگولہ جسے وہ بخوبی
اٹھا سکے بناتا ہے۔ اور اس میں چھید کر کے اپنے ضعیف
کے بقیہ جسم کو اس کے اندر رکھتا اور اس سوراخ
کو خوشبودار چیزوں سے نہایت احتیاط کے ساتھ
بند کر دیتا ہے۔ اس کے اس عزیز اور محبوب بوجھ کو اپنے
کندھے پر اٹھا کر عین الشمس میں لے جاتا ہے اور جہاں
آفتاب کی پرستش کی چیزیں جلائی جاتی ہیں وہاں اسے
بھی جلا دیتا ہے۔

ایک محقق مورخ کا بیان ہو کہ ان دونوں جانوروں
کے حالات عجیب و غریب ہیں ہر طبقے کے شاعروں نے
ان کا حال بہت مبالغے کے ساتھ لکھا ہو اور ایرانی
اور ہندی، عرب شاعروں نے تو ان مضامین
کو اس کثرت کے ساتھ لکھا ہو کہ بیان نہیں ہو سکتا
علاوہ شاعروں کے اکثر مورخوں نے ان دونوں
جانوروں کے دلچسپ حالات سے بحث کی ہو۔

کسی کا کہنا ہے کہ یہ سب حال قصے کے طور پر ہو بعض
کہتے ہیں کہ نہیں یہ صحیح ہو۔ ٹیسیٹس جو ایک بڑا اچھا مورخ
گزرا ہے اس کی جانب رائے ہو کہ میں اس کے سارے
حالات کو تو صحیح نہیں کہہ سکتا مگر عنقا کے وجود کو صحیح
مانتا ہوں یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ مورخین نے طول طویل
حال اس کا لکھا ہو اس سے کم ہو۔ ہیرو ڈوٹس کی رائے
بھی یہی ہے مگر پلینی کہتا ہے کہ میں اس سارے بیان
کو سراپا غلط سمجھتا ہوں۔

اکثر کتابوں میں اس کا حال اس طرح لکھا
ہے کہ یہ صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے کسی جانور
کا وجود بہر حال ہو۔ ایک شخص کا قول کہتے ہیں اس
کی گردن بہت لمبی ہوتی ہو اور چونکہ عنق گردن کو
کہتے ہیں اس لیے اس کا نام عنقا رکھا گیا۔

جو چیز عجیب و نادر اور نایاب ہوتی ہے اس
کو عموماً عنقا کہہ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ جرونل نے
اکثر مواقع پر اس کا استعمال کیا ہے اور سینکلئر نے نیک
آدمی کو عنقا سے تعبیر کیا ہے۔ فاضل ازلی فیضی نے
خدا تعالیٰ کی تعریف میں یہ شعر نل دمن میں لکھا ہو۔

اے در رنگ بوئے تو ز آغاز
عنقائے نظر بلند پرواز

اکثر رسالوں اور کتابوں میں لکھا ہے کہ راج ہنس
مرنے کے وقت نہایت جرأت کے ساتھ مختلف سروں
میں گاتا اور خوش ہو کے چہچہاتا ہے۔ اکثر اس کو بھی
جھوٹ کہتے ہیں اور بہت اس کو سچ بھی بتاتے ہیں
صرف شاعروں نے ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے حکیموں
جیسے سسرو اور کراسس اور بقراط وغیرہ تک
نے اپنی تصنیفات و تقاریر میں بطور استعارہ و تشبیہ
استعمال کیا ہے۔ سسرو اور کراسس اپنی آخر وقت
کی تقریروں میں کہا کرتے تھے کہ —" ہماری آخر
عمر کی یہ تقریر ایسی ہی سمجھنی چاہیے کہ جیسے راج
ہنس آخری عمر میں خوش الحانی کرتا ہے" سقراط
کہتا ہے کہ آدمی کو راج ہنس کی تقلید کرنی چاہیے
کیونکہ وہ سمجھی روحانی عقل رکھتا ہے اور جانتا
ہے کہ مرنا اچھی بات ہے دنیائے ناپائدار سے
بہت خوشی کے ساتھ گاتا اور چہچہاتا ہوا چلا جاتا
ہے۔

بہر صورت جتنے بھی افسانے عنقا ققنس اور
راج ہنس کے بارے میں مشہور ہیں وہ سب ممکن
ہو سکتا ہے نہ صحیح ہوں لیکن کچھ نہ کچھ تو ان حالات
کی حقیقت بہر حال ہے۔

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا۔

جو بات مشہور ہو جاتی ہو یہ ممکن نہیں کہ وہ بالکل ہی
بے بنیاد ہو۔

غرض ہر طرح سے اس کا معدوم اور کمیاب
ہونا ثابت ہے۔ کسی وجہ سے معدوم شے اور نادر
چیز پر اس لفظ کا اطلاق ہونے لگا۔

عنقا ۔ (بالمد) ا۔ لاجواب، نایاب، بے نظیر
عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

کر عطا ہوئی عنقا دہن ملا نایاب
جو کچھ خدا نے دیا تم کو انتخاب دیا — (ذات)

عنقا ۔ ع بالمد (ا) معدوم، ناپید، عربی صفت
مذکر، فصیح، رائج۔

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا — غالب

عنقا ہونا ۔ ناپید ہونا، معدوم ہونا، نیست و نابود
ہونا، غائب ہونا، پتہ نہ لگنا۔ اردو مصدر،
فصیح، رائج۔

کوئی اے صیاد تیرے عشق میں زندہ نہیں
طائر جاں جس کو کہتے ہیں وہ عنقا ہو گیا — ناسخ

عنقا ہونا ۔ نادر و کمیاب ہونا، بے مثال ہونا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

درد دل پوچھنے والا کوئی میرا نہ رہا
ہو گئی صورت عنقا مرے غمخوار کی شکل — آتش

عنقا ہونا ۔ مشکل ہونا، دشوار ہونا۔ اردو
جیسے۔ روزگار تو اب عنقا ہے۔ (فرہنگ عظیم)
قول فیصل۔ اس جگہ بھی ناپید اور معدوم ہی
کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

عنقائے مغرب ۔ ع (مغرب بضم اول و کسر سوم)
یعنی عنقا جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے مغرب اس
وجہ سے کہا کہ طیور کو نگل جاتا تھا بلکہ آدمی کے
بچوں کو بھی۔ بعض لوگوں نے بفتح را اس کے
معنی نادر و عجیب و غریب لکھے ہیں چونکہ عدم کے تعلق

یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل ضرب - غرض پھر جو بادشاہ نے بلایا تو پہلے نقش شاکر درگاہ والا بن گئے اور عواطف گوناگوں سے عموں سے سبکدوش کر دیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل - دہلی میں مونث اور لکھنؤ میں مذکر بولتے ہیں۔

عواقب :- (عاقبت کی جمع) وہ چیزیں جو دوسری چیز کے پیچھے کام آئیں۔ کام کے انجام عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوم غافل نہیں بیدار رہے ماشاءاللہ
کچھ سے فائدہ؟ جو بے عواقب نگاہ (حقی لکھنوی)

قول فیصل - "عواقب" عاقبت بمعنی "آخرت" عقبیٰ" کی جمع نہیں ہے بلکہ اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے عاقبت کی جمع ہے۔

عوام ۱؎ (عامۃ کی جمع) عام لوگ، خواص کا مقابل، مخلوق، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آئے اجل عوام کی جانوں کے واسطے
دنیا ہے صرف چند گھرانوں کے واسطے (جوش ملیح آبادی)

عوام ۲؎ رعایا، پرجا، بازاری آدمی، جہلاء، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عوام الناس ۱؎ عام لوگ، ہمہ شما، تمام لوگ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ عوام الناس کی رگوں سے چلتا ہے پتا
یہ بیابان مرقوں خضر کا سمند بلوایا (صفی)

عوام الناس ۲؎ عام لوگ، بازاری آدمی، عامی، پست طبقے کے لوگ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - عام طور سے اس محل پر عوام بولتے ہیں۔

عوام کالانعام ا- (بے اضافت) عام لوگ جو مثل چوپاؤں کے ہیں۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عوامل ۱؎ عامل کی جمع۔ حاکم لوگ، کارکن لوگ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرب - میں کئی بار تمھیں سمجھا چکا ہوں کہ شاہی دور میں جو بادشاہ کی طرف سے دوسرے شہروں میں حاکم مقرر ہوتے تھے ان کو عوامل کہتے تھے۔

عوامل ۲؎ (عامل کی جمع) عمل کرنے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرب - عربی زبان کے قواعد کی رو سے مختلف عوامل ہوتے ہیں کوئی عامل اپنے معمول کو زبر دیتا ہے کوئی عامل اپنے معمول کو زیر دیتا ہے کوئی عامل اپنے معمول کو پیش دیتا ہے۔

عوائب ا- عیب کی جمع، عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو زبان ایسے ثقیل اور تقیل لغات کی متحمل نہیں۔

عوائق :- (عائقہ کی جمع) روکنے والی چیزیں، موانع حادثے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جہاں تک ہوں موانع اور عوائق
کسی صورت نہ ہونے پائیں لاحق (معراج الفکر)

عوج بن عوق :- ایک عظیم الجثہ طویل القامت شخص کا نام جو حضرت آدم کے وقت میں ان کی بیٹی سے پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ کے زمانہ تک زندہ رہا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

پیدا کیا وہ اس نے بشر عوج ابن عوق
تھی جس کے ساق پائے تنا ور دو سنبل کا (ظفر)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر عوج بن عنق ہے۔

بات ان کی چلی ہی جاتی ہے
ہے گر عوج بن عنق کی ٹانگ (میر)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سیہ (وہ بیابان جہاں آنے جانے والے آدمی ہلاک ہو جائیں، سرگردان پھرنے والا جنگل، اصطلاح میں وہ بیابان جہاں حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک میں پچاس ہزار آدمی تھے چالیس سال تک سرگرداں رہے) سے چلنے کا ارادہ کیا تو عوج نے ایک دو کوس کا پہاڑ اپنے سر پر اٹھایا" کہ حضرت موسیٰ کے لشکر پر دے مارے خدائے تعالیٰ نے ہدہد کو بھیجا اس نے اس پہاڑ میں اس انداز سے سوراخ کیا کہ وہ پہاڑ اس کی گردن میں آ پڑا جس سے وہ وہیں کھڑا رہ گیا تب حضرت موسیٰ نے دس گز کی بلندی پر چڑھ کر ستر گز (عمل کے ایک ستر گز لمبے) عصا سے اس پر وار کیا جس سے اس کے ٹخنے پر ضرب لگی اور وہ گر کر فوراً مر گیا۔

اب ہر ایک طویل القامت احمق شخص کو ظرافتاً عوج بن عنق کہہ دیتے ہیں۔"

کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ عوج بن عنق کا قد تئیس ہزار تین سو تینتیس گز کا تھا اور عمر اس کی ساڑھے تین ہزار برس کی ہوئی، پانی طوفان نوح کا اس کی نصف پنڈلی تک پہنچا تھا کہتے ہیں کہ اس کی پسلی کی ہڈی کو بطور پل کے دریائے نیل کے اوپر رکھ دیا تھا اور ہزارہا آدمی اور گھوڑے اس پر اترے تھے۔

عَوْد :- (بالفتح) بازگشت، واپسی، مراجعت، پلٹنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دنیا کو شان جلوۂ یوسف دکھائیے
عود شباب ہو کبھی اس پیر زال کا — منیر

قول فیصل - اطبا کی زبانوں پر اس کا صرف زیادہ ہے جیسے اگر تم مکمل طور سے علاج نہ کرو گے تو مرض پھر عود کر آئے گا۔

عُود :- (بالضم واو معروف) ایک سیاہ خوشبودار لکڑی کا نام، ایک قسم کا اگر، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

حسرت جو شاد ہے اسے پامال کیوں کرو دل جلتے ہیں
جہاں بزم ماتم وہاں مثل عود جلتا ہے — جرأت

قول فیصل - عود عنبر کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہے دور شاہی میں روسا اور شاہزادگان کے یہاں محفلوں وغیرہ میں خوشبو کے خیال سے عود و عنبر سلگایا جاتا تھا جس سے فضا معطر ہو جاتی تھی۔ موجودہ دور میں صاحب ثروت گھرانوں اور عزا خانوں میں اگر بتی قبیل چیزیں خوشبو کے لئے سلگائی جاتی ہیں اس کو اب بھی خاص ذوق رکھنے والے اپنی بزم خاص میں اب بھی کبھی خوشبو کی چیزیں جلا کے فضا کو معطر کر لیتے ہیں۔

عُود :- (بضم اول واو معروف) ایک قسم کا باجا، بربط، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - بربط زبانوں پر زیادہ ہے۔

عُود بلاؤ :- (صحیح اود بلاؤ ہے) مذکر، ایک قسم کی بلی جو پانی میں رہتی اور مچھلی کا شکار کرتی ہو، (۲) کتا بلی، بیوقوف، کم عقل۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے جب صحیح اود بلاؤ لکھا ہے تو اسے حرف کی ترتیب کے لحاظ سے اپنے محل پر لکھنا چاہئے تھا۔ اگر رسم الخط کے اعتبار سے لکھا ہے تو رسم الخط سے اس کوئی بحث نہیں موجودہ دور میں لفظ کے ساتھ واو مت بلاؤ کوئی نہیں بولتا بلکہ عام طور سے دال کے ساتھ واو (اود بلاؤ) بولتے ہیں کیونکہ یہ لفظ اردو ہے اس لئے اس کا املا لفظی ہونا چاہئے بعض لوگ [illegible] میں کبھی کبھی کوئی بول دیتا ہے۔

عود خام :- فارسی، مذکر، عود خالص (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عود سوز :- (بے اضافت) انگیٹھی، اگردان وہ ظرف جس میں خوشبودار چیزیں جلاتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - اب عام طور سے اگر سوز اور انگیٹھی کہتے ہیں۔

عود غرقی :- (با اضافت) ایک عمدہ قسم کا خاص عود جو پانی میں ڈالنے سے ڈوب جاتا ہے فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح - غلام زریں کمر سنہری روپہلی انگیٹھیاں ہاتھوں میں جن میں عنبر سارا عود غرقی بھرا دہکتا۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل - غرقی اس کی مشہور صفت خاص ہے اس لحاظ سے کہ اس قسم کے عود کی پہچان یہی ہے کہ پانی میں ڈالو تو غرق ہو جائے۔ یہ مزاجاً دوسرے درجے میں حار ہے یا بس اور بعضوں کے نزدیک دوسرے میں یابس۔ دافع بدبوئے دہن و سرفہ، مقوی اعصاب، حواس و قوائے دماغی وغیرہ ہوتا ہے۔

عود قماری :- (قمار بفتح اول) وہ عود جو شہر قمار سے آتا ہے۔ یہ بہت عمدہ قسم کا ہوتا ہے فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صحیح - یہ زلف چلیپا ہے یا عود قماری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے بضم اول بھی لکھا ہے۔ ممکن ہے کسی لغت میں نظر سے گزرا ہو۔

عود کرنا :- پلٹ آنا، واپس آنا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روح لیلیٰ کا جسد ہو تجھ کو مجنوں انتظار
بولے گل کب عود کرتی ہے گلستاں چھوڑ کر — ناسخ

قول فیصل - مرض کے لئے زبانوں پر زیادہ ہے۔

عُور :- (بضم اول و واو معروف) ننگا، عریاں، برہنہ، عربی، قلیل الاستعمال۔

عار ہم نور انیو کو ہے لباس ہیں نہیں
دیکھ لیں سب ہیں عقل برگشتگی ہو عور شمع — بحر

عَوَر :- (بالفتح) ایک آنکھ اندھی ہونا، کانا ہونا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عورات :- (بالفتح) بہت سی عورتیں، عورت کی جمع، اردو، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اک شخص غول تھا عورات ناشر کا

قول فیصل - فصحا اس محل پر عورتیں یا عورتوں استعمال کرتے ہیں بعض حضرات بفتح اول و دوم بھی بول دیتے ہیں جو صحیح نہیں۔ جب عورت بمعنی زن اردو ہے تو اس کی جمع بھی اردو ہی ہوگی خدا معلوم اساتذہ نے کیوں ترکیب سے نظم کیا۔

عورت :- آگا پیچھا، ناف کے نیچے کا وہ حصہ جس کا شرعاً اور اخلاقاً ہر مرد و عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے۔ عربی، اصطلاح فقہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - زیادہ تر محاورات "ستر" اس کا استعمال ہے۔ جیسے در ستر عورت۔

عورت :- (مجازاً) زن، فارسی، اردو، فصیح، رائج۔

عوض کرنا :- بدلہ دینا، کسی چیز کا بدل کی حیثیت سے دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اگر درحقیقت یہ احسان ہو تو میں بھی ان کے ساتھ اس کا عوض کرتی چلوں۔ (جنون انتظار)

عوض لینا :- انتقام لینا، بدلہ لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آگئیہ سامنے آتا ہے عوض لینے کو
ہوشیار اے مرے دیوانہ بنانے والے (اکبر بیابانی)

عوض معاوضہ :- ادلا بدلا، معاوضہ باہم اشا، مثلی جیسے۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد، اردو، مذکر۔

معاوضہ کے بجائے معاوضہ یا معاوضت لکھنا چاہیے مگر اردو کے لحاظ اور بول چال کے خیال سے معاوضہ لکھا گیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عام عورتیں معاوضہ کو (معاوضہ) بفتح واؤ بولتی ہیں اور "عوض معاوضہ گلہ ندارد" بھی بول دیتی ہیں۔

عوض معاوضہ :- ادلا بدلا۔

(نظر ثانی) دونوں صاحبوں میں کسی نہ کسی چیز کا روز عوض و معاوضہ ہوا کرتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

عوض معاوضہ گلہ ندارد (دیا)

عوض دارد گلہ ندارد :- مقولہ جس چیز کا بدلہ ہو سکتا ہے اس کی شکایت کیا، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے درست لکھا ہے کہ ... بازاروں پر عوض یا عوض گلہ ندارد پر بھی فیصل کا اندراج ہے۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبانوں پر عوض معاوضہ گلہ ندارد ہے۔

عوض ملنا :- بدلہ ملنا، قیمت ملنا، معاوضہ ملنا، جزا ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ کیوں مجھ کو اے نوح دم دے رہے ہیں
یہ کیا میرے دل کا عوض مل رہا ہے (نوح)

عوض میں :- بدلے میں، اجر میں، اردو تابع فعل، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تم نے جو کچھ خدمات انجام دیے ہیں ان کے عوض میں پانچ سو روپے دیتا ہوں خوشی سے قبول کر لو۔

قول فیصل۔ بیشتر میں کے اضافے کے بغیر بھی کبھی بول دیتے ہیں۔

ہوں وہ گریاں کہ بیں اثر گریہ مری تربت پر
سبزۂ تر کے عوض ہو مژہ تر پیدا (نامعلوم)

عوضی :- (بکسر اول و فتح دوم)

وہ شخص جو قائم مقام ہو، اصلی عہدے دار کی غیر حاضری میں کام کا انجام دینے والا، عربی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ امیدوار ہوں کہ میرا لڑکا مسمی محمد امیر اللہ کہ نوجوان ہوا اور پڑھا لکھا ہے میری نوکری پر عوضی مقرر کیا جائے۔ (حیات تیسیر)

قول فیصل۔ عوام کی زبانوں پر عیوضی ہے جو غلط ہے۔

عوضی دینا :- اپنی جگہ کام کرنے کے واسطے کسی دوسرا آدمی دینا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عوام کی زبانوں پر عیوضی ہے جو غلط ہے۔

عوضی کرنا :- قائم مقامی کرنا، دوسرے کا کام کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ مولوی صاحب نے ... ...

کا شکریہ ادا کیا اور وہ تحفہ کا مال جو کبھی عہدہ داروں کا خراج تھا اور چھوٹے چھوٹے عہدہ داروں کی بھوٹ خیانت کرتا تھا ...... ایک دم سے بے پایاں کا عہدہ دار ہو گیا۔ (مرآۃ العروس)

عوعو :- (بفتح اول و سوم) آواز سگ، بھوں بھوں کتے کی بھونکنے کی آواز، عربی، مؤنث، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

او کلب در عو عو تری کب لاتے ہیں ہم
کتے سے بھی اس گزر کو کم جانتے ہیں ہم (بہر بخش)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "اکتا بیتی" ..... "ٹنک" کے بھی لکھے ہیں اور مندرجہ ذیل مثال بھی پیش کی ہے۔

پہلے وہ تسکین تھی وہ عو عو وہ پھنکنا
اب شیر دوں کی دہشت سے پڑا رہ دبکنا (نفیس)

مثال سے بھی کتے کی آواز ثابت ہے، ٹنک کے معنی نہیں پیدا ہوتے۔

عون :- (بفتح اول و با فتح) مدد کرنا، معاونت کرنا، عربی، مذکر، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مددگار، مدد کرنے والا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال ہے

جس طرح غرق ہو گیا فرعون
اور وہ جو تھے اس کے عون (ناسخ)

ان معنوں میں عون کی جمع اعوان ہے۔

عون و محمد :- حضرت ... کی صاحبزادی جناب زینب علیہا السلام کے دو صاحبزادوں کے نام، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اردو میں مستعمل

نعرے لب پہ زینب کی جا دوستے کا
گھر میں بلاتے عون و محمد کو ... (مودب)

قول فیصل۔ ان دونوں شاہزادوں نے کربلا کے میدان میں عاشورہ کو اپنے ماموں سید الشہدا حضرت امام حسینؑ کی نصرت کی اور کم سنی کے باوجود بہادری کے جوہر دکھا کے مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

تیسرے شہیدوں میں ان کا بھی شمار ہے دونوں صاحبزادوں میں "محمد" بڑے تھے اور "عون" چھوٹے جناب محمد کو جعفر بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ عارف [illegible] فرماتے ہیں۔

بند آنکھیں ہیں مری دیکھو تم کون آتا ہے
پہلے جعفر مرا آتا ہے کہ عون آتا ہے — عارف

ہر دو لال صاحبزادے حضرت علیؑ کے نواسے امام حسینؑ کے بھانجے اور جعفر طیار کے پوتے تھے۔

عہد :- (بفتح اول) وقت، زمانہ، دور، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

طوق منت کے گلے میں پڑے وہ دن یاد کرو
تم پہ اس عہد میں بھی چاک گریباں ہم تھے — مصحفی

عہد :- سلطنت کا زمانہ، دور حکومت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

چلو اب آئینہ خانے میں نگار [illegible]
نشان عہد جمشید سکندر دیکھتے جاؤ — [illegible]

عہد :- قول و قرار، قسم و پیمان، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا — غالب

عہد :- وعدہ، اقرار، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وفائے عہد دم نزع اے جزاک اللہ
اب آپ جائیے آجائے گا قرار مجھے
([illegible] شاہجہاں پوری)

عہد الست :- (باضافت) روز اول کا وعدہ، روز ازل کا قول و قرار، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہے نے عجب دنیائے مست
فراموش ہے مجھ کو عہد الست — اسیر لکھنوی

عہد باندھنا :- عہد کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

سانس تک لینگے نہ باہر کہیں میخانے سے
عہد اس زہد سے اب باندھ لیں پیمانے سے — راسخ

عہد بندھنا :- (لازم) قول و قرار ہونا، اقرار ہونا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا — غالب

عہد پختہ ہونا :- عہد مضبوط ہونا، پکا وعدہ ہونا۔ اردو، [illegible]، فصیح، رائج۔

معشوق [illegible] نہیں [illegible] وعدہ خلاف ہو
چاہیے جو تجھ سے [illegible] عہد غلام ہے — آتش

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ "عہد غلام" بھی زبانوں پر ہے۔

عہد پر قائم رہنا :- وعدہ کو نہ توڑنا، قول و قرار کو نبھانا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

مرا جو عہد ہے اس عہد پہ قائم ہوں میں — رنگین دہلوی

عہد پیری :- (باضافت) بڑھاپے کا زمانہ، ضعیفی کا دور، فارسی، فصیح، رائج۔

جس نے کچھ ہوش سنبھالا وہ جوانی قتل ہوا
عہد پیری نہ ترے عہد میں تا حق آیا — داغ

عہد توڑنا :- قول و قرار کے خلاف کرنا، عہد شکنی کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا — غالب

عہد ٹوٹنا :- (لازم) اقرار جاتا رہنا، قسم ٹوٹنا، پابندی نہ رہنا، وعدہ خلافی کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عہد جدید :- (باضافت) نیا عہد، نیا زمانہ، موجودہ زمانہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ عہد قدیم کی تہذیب و خیالات اس عہد جدید میں بہت کچھ بدل گئی ہیں۔ اور نئے انداز ہیں سامنے آرہی ہیں۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے عہد جدید کے ایک معنی "انجیل" بھی لکھے ہیں۔ جو عام ہیں۔

عہد جوانی :- (باضافت) جوانی کا زمانہ، شباب، فارسی، فصیح، رائج۔

عہد جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا — میر

عہد حکومت :- (باضافت) حکومت کا زمانہ، ایام حکومت و بادشاہی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ میرامن باغ و بہار کے دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ اردو زبان کی بنیاد اکبر بادشاہ کے عہد میں پڑی جب [illegible] کیا۔
(گلستان ہزار رنگ)

قول فیصل۔ گزرے ہوئے دور حکومت کے لیے زیادہ مستعمل ہے۔

عہد رفتہ :- (باضافت) گزرا ہوا زمانہ، گزشتہ دور، فارسی، فصیح، رائج۔

ہر نگہ تھی جاں ستاں اور ہر نظر تھی دل فریب

عہد رفتہ تیرا وہ جاہ و حشم بھی ہو دیکھا ہوا — عزیز لکھنوی

عہد سے پھرنا:۔ قول و قرار پر قائم نہ رہنا، وعدہ کرکے مکر جانا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

عہد کرتے تو تری طرح پھرتے یا رب
اپنے دل سے نہ نکلتی جو سمائی ہوتی — آتش

عہدِ شباب:۔ (بااضافت) جوانی کا زمانہ، طفلی اور پیری کے درمیان کا زمانہ، فارسی، فصیح، رائج۔

ہر چیز پر بہار تھی ہر شے پہ حسن تھا
دنیا جوان تھی مرے عہدِ شباب میں — سیماب اکبر آبادی

عہد شکن:۔ وعدہ خلاف، قول پر قائم نہ رہنے والا۔ عہد کا توڑ دینے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سر کو تہِ شمشیر بتاں چھوڑ کے بھاگے
ٹوٹے ہوئے دل عہد شکن چھوڑ کے بھاگے — تسنیم

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی معنوں میں عہد گسل بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

عہد شکنی:۔ وعدہ خلافی، قول پر قائم نہ رہنا، عہد توڑنا، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اس آدمی۔۔۔ نے عہد شکنی کر کے احوال وہاں کو جو دیکھا۔۔۔ اپنی قوم سے کہہ دیا۔۔۔ گر وہ شخص۔۔۔ نے عہد شکنی نہ کی۔
(فی ہفتہ الانبیاء)

عہدِ شوق:۔ ارمانوں کا زمانہ، جوانی کا دور، قلیل الاستعمال۔

شباب رفتہ کے قدم کی چاپ سن رہا ہوں میں
ندیم! عہدِ شوق کی سنائے جا کہانیاں
(جوش ملیح آبادی)

عہدِ طفلی:۔ لڑکپن، بچپن، کمسنی کا زمانہ، فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: حضرت علیؓ ہی کی وہ ذات تھی جس نے عہدِ طفلی میں بلکہ گہوارے میں گلا اژدر کو دو کر ڈالا تھا۔

عہدِ طفولیت:۔ عہدِ طفلی، کمسنی کا زمانہ، بچپن کا دور، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب عمر کا پیش آئے قصہ
مہیا کردے فضول حصہ
خواب دماغی تعطل ہے
پھر عہدِ طفولیت کے دن کل — صفی لکھنوی
جب جی سے تو نکال ڈالے
رہ جائیں گے دل بہت ہی تھوڑے

عہدِ عتیق:۔ توریت، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

یہ عہدِ عتیق کا صحیفہ
ہر رمز معانی لطیفہ — صفی لکھنوی

عہد کاٹنا:۔ زمانہ گزارنا، وقت گزارنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا — میر

عہد کرانا:۔ اقرار لینا، قول لینا، قسم کھلانا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر "اقرار کرانا" بولتے ہیں۔

عہد کرلینا: کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا مستحکم ارادہ کرلینا۔ قسم کھا لینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: میں نے یہ عہد کرلیا ہے کہ اب کبھی عمر بھر نماز ترک نہیں کروں گا۔

عہد کرلینا: ۱۔ چھوڑ دینا، ترک کردینا، اردو، (متروک) زید نے میرے گھر آنے کا عہد کرلیا ہے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ جس طرح صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اس طرح نہیں بولتے۔ بلکہ اس جگہ "قسم کھالینا" بولتے ہیں۔

عہد کرلینا: ۲۔ قول و قرار لینا، وعدہ کرلینا، اقرار کرلینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

عہد کرنا: ۱۔ اقرار کرنا، مضبوطی سے وعدہ کرنا، قسم کھانا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دوست بن جاتے تھے جن کے اس سے کرتے تھے نباہ
عہد کرتے تھے تو عہدوں کو وفا کرتے تھے ہم — حالی

عہد کرنا: ۲۔ مستحکم ارادہ کرنا، ٹھان لینا، بہت باندھنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہاں پی، اور زندگی بھر پی، لیکن ایک سال ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ اب نہیں پیوں گا۔ چنانچہ آج تک نہیں پی۔

عہد کھونا:۔ وقت برباد کرنا، وقت رائیگاں کرنا، اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

غفلت میں ہم نے عہدِ جوانی کو کھو دیا
اب بیٹھے ہاتھ ملتے ہیں کھو کر تمام رات — آتش

عہدِ گزشتہ:۔ گزرا ہوا زمانہ، موجودہ دور سے پہلے کا دور، عہدِ رفتہ، فارسی، فصیح، رائج۔

کو عہدِ گزشتہ کو شریک غم امروز
خاکستر ماضی سے کوئی اٹھا کے دھواں بھی — فراق گورکھپوری

عہد لینا:۔ قول و قرار لینا، کسی امر کا وعدہ لینا، قسم لینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مجھے اپنی حماقت پر افسوس ہے کہ میں نے ان سے عہد تو لیا، مگر یہ پوچھا ہی نہ گیا کہ تم اس پر قائم

بھی رہو گے یا نہیں۔

عہد لکھنا: تحریری اقرار نامہ، عہد نامہ۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔

خدا عارض کو کیا ہو زلف کو الفت نے عہد
بقلم مسطور ہے جو کچھ پریشانی کرے — غالب

عہد معدلت عہد: وہ زمانہ جو عدالت سے بھرا ہو۔ وہ دور جس میں عدل ہی عدل ہو، وہ دور کہ جو انصاف کا گہوارہ ہو۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یہ خلیفہ بڑا عالی ہمت اور اولو العزم تھا اور اس کے عہد معدلت عہد میں عرب کی سلطنت امن و امان کے دور سے گزر رہی تھی۔

(رسالہ عالمگیر لاہور خاص نمبر)

عہد میں: زمانہ میں، دور میں، وقت میں۔ اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

جس نے کچھ ہوش سنبھالا وہ جواں قتل ہوا
عہد میں تیرے دور میں قاتل آیا — داغ

عہد نامہ: وہ کاغذ جو عہد و پیمان اور قول و قرار کے استحکام کے لئے لکھا جائے۔ وہ تحریر جو بادشاہوں کے باہمی معاہدہ کی لکھی جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ الغرض، دلاوں پر جان الفنسٹن صاحب شکار پور، سندھ وغیرہ سرحدات سے لے کر کابل تک عہد نامے کرنے کو چلے، انھیں ایک میر منشی کی ضرورت ہوئی۔ (آب حیات)

عہد واثق: مضبوط عہد، پختہ عہد، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عہد و پیمان: قول قرار، قسما قسمی، اقرار مدار، فارسی، فصیح، رائج۔

عہد و پیمان ٹوٹ جانا: قول و قرار کا قائم نہ رہنا، وعدہ برقرار نہ رہنا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

ساقیا بادہ کشی میں کٹی ساری برسات
عہد و پیماں مرے سب اب کے برس ٹوٹ گئے — ذوق

عہد و پیماں کرنا: قول و قرار کرنا، قسم کھانا، باہم کسی بات کا وعدہ کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عہد وفا: وفاداری کا اقرار، فارسی، فصیح، رائج۔

غم تو اس کا ہے کہ وہ عہد وفا ٹوٹ گیا
بے وفا کوئی بھی ہو تم نہ سہی ہم ہی سہی — بی جعفر رضا

عہد وفا کرنا: وعدہ پورا کرنا، اردو، صرف غیر فصیح، رائج۔

دوست بن جاتے تھے جب کہ اس سے کرتے تھے نباہ
عہد کرتے تھے تو عہدوں کو وفا کرتے تھے ہم — حالی

قول فیصل۔ اس محل پر وعدہ وفا کرنا فصیح ہے۔

عہد وفا لینا: وفاداری کا اقرار لینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس گھر سے پھر جو وقت نے عہد وفا لیا
بنت علیؑ نے بار امانت اٹھا لیا — سید آل رضا

عُہدہ[1]**:** بالضم درجہ، مرتبہ، عربی، متروک۔

عہدہ ترکوں کا بھی کیا تم کو خدا نے بخشا
تجر تنکوں کے عوض چلتے ہو گھنگر بجتر — بجتر

عُہدہ[2]**:** (لکھنؤ، قصبات) نیگ، وہ چیزیں جو تقریبات میں رشتہ داروں کو دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عُہدہ[3]**:** منصب، مرتبہ، سرکاری منصب۔ عربی، فصیح، رائج۔

پیغام مرگ قتل کا لکھا ہے جو خط ہیں
عہدہ ملک الموت کو دو نامہ بری کا — امیر لکھنوی

عہدہ[4]**:** بالفتح، ذمہ داری، جواب دہی، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو محاورہ میں کوئی نہیں بولتا۔

عہدہ برآ ہونا: بری الذمہ ہونا، فرض ادا کرنا، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ (نواب ظہیر الدولہ غلام یحییٰ خاں بہادر کے) بعد نواب منور الدولہ احمد علی خاں بہادر اس خدمت پر مامور ہوئے۔ مگر اس عہدے سے عہدہ برآ نہ ہوئے۔ رنجے پڑے، منفور ہوئے۔ (فسانۂ عبرت)

عہدہ برائی: تکمیل، بجا آوری، برتریت، انصرام، اہتمام، کارگزاری، انجام دہی، اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

عہدہ برائی: اپنے فرض سے سبکدوش ہونا، فرض ادا کرنا، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

رنج و غم و اندوہ کے نرغے میں ہوں یارب
کس کس سے اکیلا میں کروں عہدہ برائی — رند

عُہدہ پانا: منصب حاصل کرنا، درجہ پانا، افسری حاصل کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اجی حضرت! اب ان کو کیا پوچھتے ہو جب سے وزارت کا عہدہ پا گئے ہیں، سیدھی طرح بات ہی نہیں کرتے

عُہدہ جلیل: بڑا عہدہ، بڑا مرتبہ، بڑا منصب، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حیدرآباد میں ایک زمانہ ایسا تھا

جو کوئی لکھنؤ سے پڑھا لکھا جاتا تھا۔ وہ کسی نہ کسی عہدۂ جلیل پر فائز ہو جاتا تھا۔

عُہدہ دَار:۔ افسر، ذی رتبہ، صاحبِ منصب، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ آپ نے باوجود سرکاری عہدہ دار ہونے اور متعدد رسالوں میں مختلف مضامین بھیجتے رہنے کے ساتھ ہی ناچیز اور درد افتادہ "تنویر المشرق" کے حال پر عنایت فرماتے رہنے کا وعدہ کیا ہے۔

(رسالہ تنویر المشرق فروری ۱۹۱۰ء)

قولِ فیصل۔ عہدے دار زبانوں پر زیادہ ہے جو اردو ہے۔

عُہدہ دینا:۔ کسی خدمت کے لیے نامزد کرنا، کوئی منصب دینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کھاتے ہیں خدا میں نے یہ مجھ پر نصیب کو
انشا کا عہدہ ہم نے دیا ہے رقیب کو　　اختر

عُہدہ ملنا:۔ منصب ملنا، مرتبہ ملنا، افسر ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ دیکھا گیا ہے کہ آج عہدہ دار جس عہدے سے ہٹا ہے کل خوش نصیبی سے اس کو وہی عہدہ پھر ملا ہے۔

عُہدہ ہونا:۔ عہدہ پانا، عہدے پر فائز ہونا، اردو، صرف، متروک۔

نہ ہو سر سبز کیونکر کشتِ امید اپنے رونے سے
ہے عہدہ آب پاشی کا ہمارے دیدۂ تر کو

(نواب مشتاق لکھنوی)

عُہدی:۔ (بفتح اول و کسر سوم و یائے معروف) سست، کاہل، آرام پسند، جل کے پانی نہ پینے والا، الکسی کرنے والا، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

دل کے پانی تک ابھی پیتے نہیں
تم تو عہدی سے سوا مجہول رہو　　جانِ صاحب

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کی خاص زبان ہے۔

عُہدے:۔ (بضم اول و یائے مجہول) اردو۔ جمع۔ وہ چیزیں جو امیروں کے لازم یا ملازمہ ہاتھوں میں لے کر امیروں کے ساتھ چلتے ہیں جیسے خاصدان، علم وغیرہ (نور اللغات)

تحقیقِ فیصل۔ اب اس معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ "عہدے" بمعنی بہت سے منصب زبانوں پر کم جاری ہے۔

عہدے جو سو بچاس کو اچھے سے آ گیا
قائم نہ ہوگی قوم کبھی سو بچاس کو　　اکبر الہ آبادی

عُہدے پر قائم رہنا:۔ عہدے سے نہ ہٹنا، یا نہ ہٹایا جانا، منصب برقرار رہنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال

محلِ نثر: فلاں عہد آپ ناظر فوجداری مقرر ہوئے اور دس برس تک اس عہدے پر قائم رہے۔

(حالاتِ تسلیم)

قولِ فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ قائم کے بدلے فائز بولتا ہے۔

عُہدے پر مامور ہونا:۔ عہدے پر فائز ہونا، منصب پر ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ دیا شنکر نسیم، مثنوی گلزارِ نسیم کے مصنف بھی عہد امجد علی شاہ میں فوج میں بخشی گری کے عہدے پر مامور تھے۔

(قدیم شعرائے سخندانِ اودھ)

عُہدے سے باہر آنا:۔ کسی کام کی ذمہ داری کو پورا کر کے اس سے سبکدوش ہونا، اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

عہدے سے مدح ناز کے باہر نہ آ سکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں　　غالب

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ صرف سبکدوش ہونا ہی بولتے ہیں۔

عُہُود:۔ عہد کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عِیَادَت:۔ (بالکسر) بیمار کی احوال پرسی، بیمار کی خبر پوچھنا، مریض کو دیکھنے جانا، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کچھ نہ کچھ شکر ادائے رسمِ الفت چاہیے
تم کو بیمارِ محبت کی عیادت چاہیے　　میر بخش

قولِ فیصل۔ عام طور سے لوگ بفتح اول بولتے ہیں۔ حرکت بدل جانے کے بعد غلط العوام اردو کہا جاتا ہے۔

عیادت کرنا:۔ مزاج پرسی کرنا، مریض سے حالات پوچھنا، بیمار کے حالات جاننا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

باغِ عالم میں کہاں ہے کوئی مجھ سا رحم دل
روز کرتا ہوں عیادت نرگسِ بیمار کی　　ناسخ

عیادت کو آنا:۔ بیمار کی مزاج پرسی کو آنا، مریض کو دیکھنے آنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

وہ عیادت کو مری آتے ہیں لو اور سنو
آج ہی خوبیٔ تقدیر سے حال اچھا ہے　　داغ

عیادت کو جانا:۔ بیمار کی حالت دریافت کرنے جانا، مریض کی مزاج پرسی کے واسطے اس کے گھر جانا، اردو، فصیح، رائج۔

عیادت ہونا:۔ بیمار کی مزاج پرسی ہونا، مریض کی حالت دریافت ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے
لینے کو خبر اس کی اجل آئے تو اچھا　　ذوق

عیاذاً باللہ:- (بالکسر) خدا کی پناہ، میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کس قدر ہرزہ سرا ہوں کہ عیاذاً باللہ
یک قلم خارج آداب وقار و تمکیں — غالب

قول فیصل:- یہ در اصل "اعوذ، عیاذاً باللہ" تھا جس کو تخفیف کے ساتھ بولنے لگے بعض تعلیم یافتہ حضرات کبھی کبھی "العیاذ باللہ" بول دیتے ہیں۔ عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے جو صحیح نہیں ہے۔

عِیار:- (بکسر اول) سونے چاندی کا کس دیکھنا، چاشنی زر و سیم، کسوٹی پر کسنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سنگ شستہ کا ہوا ہو روشناس
اب عیار آبروئے زر کھلا — غالب

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے "سونا چاندی تولنے کے کانٹے" کے معنی بھی لکھے ہیں اور اس کو فارسی لکھا ہے جو عربی ہے۔ اور نمونہ بانگی کے بھی معنی لکھے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ حال، حقیقت، حالت، کیفیت، کھرا کھوٹا پن کے بھی معنی لکھے ہیں جو کسی حد تک بولے جاتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے بالفتح لکھا ہے جو از روئے لغت صحیح نہیں۔

عَیار:- عیاذ، اصل، حقیقت، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کب جانتے ہیں ہم آپ متاع سخن کے ساتھ
لیکن عیار طبع خریدار دیکھ کر — غالب

عَیّار:- بہت زیادہ چالاک، بہت زیادہ ہوشیار، فہم و فراست والا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تیری دزدیدہ نظر سا کوئی عیار نہ تھا
آنکھ ملتے ہی مرے بر میں دل زار نہ تھا — جلال لکھنوی

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "عیار کا مادہ عیر ہے جس کے معنی گھوڑے کے چوگان کے وقت ہر طرف پھیرنے اور دوڑنے کے ہیں چونکہ چالاک آدمی ہر ایک گھات اور ڈھنگ سے واقف ہوتا ہے اس وجہ سے یہ معنی اہل فارس نے اس سے نکال لیے۔"

عیّار:- مکار، فریبی، حیلہ ساز، دوسرے دل دینے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اس لیے کوچہ میں اگر مجھ کو پکارے گا رقیب
میاں بھی عیار ہوں آواز بدل جاؤنگا — مصحفی

قول فیصل:- اس کی اردو جمع "عیاروں" بھی مستعمل ہے

کر جاتے ہو دل جگر یہ دلداروں کی باتیں ہیں
تمہاری تو وہ باتیں ہیں جو عیاروں کی باتیں ہیں — داغ

"عیار" طلسم ہوشربا کا ہیرو، مسلمانوں کی فوج کا روح رواں، خواجہ عمرو، صفت خاص کو قریب قریب نام کا جزو ہو گیا۔

عیّاری:- چالاکی، دھوکا بازی، دغا فریب، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری — اقبال

قول فیصل:- شوخی اور شرارت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

عیاری اس کی دیکھیو لڑ کر چلا تو بس
پھر جاتے جاتے آنکھ وہ مجھ سے لڑا گیا — جرأت

عیّاش:- بہت عیش کرنے والا، اچھی طرح زندگی بسر کرنے والا، آرام کے ساتھ رہنے والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عیّاش:- تماش بین، اوباش، رنڈی باز، نفس پرست، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ایسی بھی کو بٹھا رکھتی نہ تم کو دیتی
جان جاتی ہے اگر جانتی عیاش نہیں — جان صاحب

عیّاشی:- عیش و عشرت، خوش گزرانی، تن آسانی، اردو، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عیّاشی:- تماش بینی، نفس پرستی، اوباشی، اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

عیاشی و نفس پروری سے
وہ دور کہیں پرے ہیں کھینچے — صفی لکھنوی

قول فیصل:- جناب صفی نے خدا معلوم کیوں ترکیب کے ساتھ نظم کیا ہے جب کہ یہ لفظ اردو ہے۔ اس کی جمع "عیاشیوں اور عیاشیاں" ہے۔

عیاشیوں سے ملے جو لذت
دیوانہ پن ہے وہ مسرت — صفی لکھنوی

اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔ جیسے بزرگوں سے سنا ہے کہ عیاشی کرنے والوں کا نتیجہ خراب ہی ہوتا ہے۔

عِیال:- (بکسر اول) زن، فرزند، بال بچے، متعلقین، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل ترکیب:- داراب اور بعض عیال شاہجہاں کے پاس تھے۔ یہ لشکر بادشاہی میں ادھر پڑے تھے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل:- عیال و مال کی ترکیب سے بھی نظم ہوا ہے۔

عیال و مال نے روکا ہے دم کو آنکھوں میں
یہ ٹھگ ہٹیں تو مسافر کا راستہ کھل جائے — شاد لکھنوی

لفظ "اہل" کے ساتھ اس کا استعمال زبانوں پر زیادہ ہے۔

نہ حفظ جان دمِ جنگ و جدال فرمائی
مگر حفاظتِ اہل و عیال فرمائی — میر عشق

عام طور سے زبانوں پر فتح اول ہے جسے قاعدہ حرکت بدل جانے سے اردو ہونا چاہیئے۔

عیالدار: کنبے والا، بال بچوں والا، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ جو معاش ایک مجرد آدمی کے لئے بس ہے کچھ ضروری نہیں کہ وہ ایک عیالدار کے واسطے بھی کافی ہو۔ (اردو زبان کی چوتھی کتاب از اسمٰعیل)

عیالدار ہونا: بال بچوں والا ہونا، صاحبِ اہل و عیال ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ صاحبِ دولت لوگوں کے لئے گرانی کا وہ تکلیف دہ نہیں ہوتا لیکن جو عیالدار ہوتے ہیں ان کے لئے موت کا پیغام ہوتا ہے۔

عیالداری: بال بچے، اہل و عیال، فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی دیکھے گئے ہیں کہ عیالداری کے جھگڑوں میں پھنسنے کے بعد بھی عبادتِ خدا سے غافل نہیں ہوتے۔

عِیاں: (بالکسر، فارسی) ظاہر، کھلا ہوا، واضح، عربی، فصیح، رائج۔

خط جاند سے جیرت سے عیاں ہو نہیں سکتا
نقطے سے پیٹ جائے دھواں ہو نہیں سکتا — خلیل ناکوری

قولِ فیصل۔ عام طور سے بالفتح زبانوں پر ہے اور اس کی تکثیر ہے کہ اگر بالکسر ہوئے تو دل و دماغ پر ایک چوٹ لگتی ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے فتح اول و استعمال کیا ہے تو فارسی کہلائے گا ورنہ اردو حکم کے بموجب دونی معنی آنکھ سے دیکھنے کے ہیں جو اردو زبان میں رائج نہیں۔

عیاں راچہ بیاں: جو بات ظاہر ہو اسے کہنے کی ضرورت نہیں جو بات واضح ہے اس کے بیان کرنے سے کیا فائدہ، فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

پوچھو تو حشر تو ہے موجود عیاں راچہ بیاں
اسی جنگل میں سے خروج تھا یہ کشتہ دہلی — (اکبر)

عیاں کرنا: ظاہر کرنا، واضح کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خدا کی عیاں شان آسی کی
کو اچھا ہی آپ کی رسالت بیہ دی — (مصابیح الفصاحت)

عیاں ہونا: ظاہر ہونا، واضح ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے تو ہے شیشے میں یہ رنگت جو باہر سے نمود
ہے عیاں پردے سے حسنِ دلستانِ دخترِ رز — (شاد)

عَیب: (بالفتح) برائی، خرابی، نقص، نقصان، مذکر، عربی، فصیح، رائج۔

عیب جو یاں ہنر ڈھونڈھتے ہیں عیب اکبر
جو ہنر مند ہیں وہ داد ہنر دیتے ہیں — اکبر

قولِ فیصل۔ اس کی اردو جمع عیبوں ہے۔

وہ عیبوں پر اپنے نظر گر کبھی
حاصل ہو اگر تو کیا خرابی — منشی گھنشیام

عیب اچھالنا: شہرت کے لئے عیب بیان کرنا، عورتوں کی زبان۔ دوسرے کے عیب بیان کرنا، دوسرے کے عیب کو شہرت دینا، اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محلِ استعمال۔ تم بڑی بے غیرت ہو دوسروں کے عیب اچھالنا تمہارا وطیرہ ہے، اپنی برائیوں پر نظر نہیں کرتیں۔

عیب آئینہ ہونا: عیب ظاہر ہونا، عیب پر کھل جانا، برائی واضح ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کو یاں چھپانا عیب ہوا سب پہ آئینہ
مرزا کی جامہ خانہ میں گرد اکر آئی نا — جان صاحب

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مصرعہ اول کو یوں پڑھا "گو یاں چھپا عیب ہوا سر پہ آئینہ" اور محاورہ "عیب سر پہ آئینہ ہونا" قائم کر دیا اور معنی "نقص ظاہر ہونا" لکھ دیا یہ اصولی طور پر غلط ہے۔

عیب بکھانا: رازفاش کرنا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کم کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں۔

عیب بیں: عیب جو، عیب تلاش کرنے والا، عیب پر نظر رکھنے والا، عیب ڈھونڈھنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

دشمن پہ بھی نگاہ رہے عیب بیں کو وہ
یہ کیا کہ صرف چاہنے والوں کو دیکھیے — عزیز

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انہیں معنوں میں "عیب تراش" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عیب بینی: عیب جوئی، عیب ڈھونڈھنا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ کبھی وہ اچھائیوں پر نظر نہیں کرتے دوسروں کی عیب بینی ہی ان کا پیشہ ہے۔

عیب پوش: (بواؤ مجہول) پردہ پوش، عیب چھپانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

دے تفضل دو از گوش کو دیکھ
حکمتِ حق عیب پوش کو دیکھ — ناسخ

عیب پوش:- اوپر کی عادہ پوشاک ، مذکر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

عیب پوشی:- پردہ پوشی ، دوسروں کے عیب چھپانا ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

چھپانے کے عوض چھپوا دیتے ہیں خود وہ عیب اپنے
نصیحت کیا کروں میں قوم کو اب عیب پوشی کی
(اکبر الہ آبادی)

عیب پیدا ہونا:- عیب ظاہر ہونا ، عیب عیاں ہونا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کیوں چرخ دیکھا تو سواری کے نہیں قابل
مدتوں سے ہے پیدا عیب ، اس کی بدلگامی کا
(درد)

قول فیصل ۔ عیب دار ہونے کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۔

عیب تھپ جانا:- الزام لگ جانا ، علاوہ کسی عیب کے ساتھ بدنام ہو جانا ، اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

عیب جو دنیا میں ہیں وہ ہم پہ تھپ جاتے ہیں سب
کیا زمانہ میں ہمیشہ تھے یوں ہی بدنام ہم
(حالی)

قول فیصل ۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں ۔

عیب تھوپنا:- کسی کے سر جھوٹا الزام لگانا ، کسی کے ذمے کوئی عیب لگانا ، اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

عیب جاننا:- برا سمجھنا ، برا خیال کرنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ صاحبان تہذیب راہ چلتے سڑک پر سگرٹ پینے کو اب بھی عیب جانتے ہیں ۔

عیب جو:- دوسروں کے عیب کی جستجو میں رہنے والا ، دوسروں کے عیب ڈھونڈھنے والا ، فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

کام نیکوں کو ہے نکوئی سے
عیب جویوں کو عیب جوئی سے
(سکینہ خیرآبادی)

عیب جوئی:- عیب نکالنا ، عیب ڈھونڈھنا ، عیب تلاش کرنا ، فارسی مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

کام نیکوں کو ہے نکوئی سے
عیب جویوں کو عیب جوئی سے
(سکینہ خیرآبادی)

قول فیصل ۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہو ۔ جیسے حکما نے کہا ہے کہ جو شخص عیب دار ہوتا ہو وہی اوروں کی عیب جوئی کرتا ہے ۔ (ترجمہ مطلع العلوم)

عیب چھپانا:- پردہ پوشی کرنا ، اپنی یا دوسروں کی برائی پر پردہ ڈالنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

وضعداری نے چھپایا عیب مجھ دیوانے کا
پردہ عریانی کا تا بت پیرہن میں ہو گیا
(ہجر)

عیب چینی:- عیب جوئی ، فارسی ، مؤنث
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

عیب دار:- جس میں کچھ عیب ہو ، ناقص عیب والا ، فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ حکما نے کہا ہے کہ جو شخص خود عیب دار ہوتا ہو وہی اوروں کی عیب جوئی کرتا ہو لیس عیب جوئی شیوہ عیب داروں کا ہے ۔
(ترجمہ مطلع العلوم)

عیب دار:- شریر گھوڑے کی نسبت بولچال میں ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عیب دار اور عیبی دونوں بولتے ہیں ۔

عیب ڈھانکنا:- عیب چھپانا ۔

ننگ پردہ تھا اہل زمیں کی پردہ پوشی کو
مگر اس دشمن جاں نے کسی کا عیب کب ڈھانکا
(داغ)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ڈھانکنا کی جگہ چھپانا زیادہ بولتے ہیں ۔

عیب ڈھک جانا:- عیب چھپ جانا ، عیب پوشیدہ ہو جانا ، اردو صرف ، غیر فصیح رائج ۔

رسوائے عشق کے لئے ہو ننگ زندگی
پیوند خاک میں جو ہوا عیب ڈھک گیا
(شاد)

عیب ڈھونڈھنا:- عیب تلاش کرنا ، عیب جوئی کرنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

عیب جویان ہنر ڈھونڈھتے ہیں عیب امیر
جو ہنر مند ہیں وہ داد ہنر دیتے ہیں
(امیر)

عیب سمجھنا:- عیب جاننا ، معیوب سمجھنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ہو گیا ہے اس قدر بے قدر عالم میں ہنر
کیا عجب گر عیب سمجھیں جوہر شمشیر کو
(ناسخ)

عیب سے بری ہونا:- الزام سے بری ہونا ، بے عیب ہونا ، عیب سے پاک ہونا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

معصوم ہے عیبوں سے زمانے کے بری ہے
وہ لالہ ہے بے داغ صد برگ اے دل
(آتش)

قول فیصل ۔ انھیں معنی میں ۔ عیب سے پاک ہونا بھی بولتے ہیں جو فصیح اور رائج ہے ۔

عیب فاش کرنا:- عیب ظاہر کرنا ، عیب عیاں کرنا ، اردو صرف ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عیب اپنے آپ کر دیتے ہیں ہم بدمست فاش
شیشۂ مے جس طرح سے کو نہاں کرتا نہیں
(ناسخ)

عیب کرنا:- الزام کرنا ، زنا کرنا ۔

دونوں نے کبھی یہ شرکت کی بھابی
جانے کے کرتی یاد ہیں عیب
(جان صاحب)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں اب عورتیں نہیں بولتیں

برائی کرنے کے معنی میں مستعمل ہو۔

پردہ جمال عیب کیا کرتے
مکتب حق میں ریب کیا کرتے — ناسخ

عیب کرنے کو ہنر چاہیے :- برائی بھی کرے تو اس کے لیے سلیقہ چاہیے۔ اردو، مقولہ، فصیح، رائج۔

شرط سلیقہ ہے ہر اک امر میں
عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے — میر

قول فیصل۔ یہ مقولہ اس طرح بھی زبانوں پر ہے:

رہتی ہے اپنی عزت اپنے ہاتھ
عیب بھی چاہیے ہنر کے ساتھ — تسلیم

عیب کو ہنر سمجھنا :- برائی کو اچھا سمجھنا، عیب کو خوبی سمجھنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دور جاتی ہی نہیں کوتاہ بینی سے نظر
بے تکلف اپنے عیبوں کو سمجھتے ہیں ہنر — منشی تعشق

عیب کھلنا :- عیب ظاہر ہونا، عیب آشکار ہونا، برائی، داغ ظاہر ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

جو چاہیں یار سے کہیں اغیار غم نہیں
خواجہ کو ہیں غلام کے عیب و ہنر کھلے — آتش

عیب کہنا :- عیب بیان کرنا، عیب بتانا، عیب ظاہر کرنا۔ اردو، مصدر، متعدی، فصیح، رائج۔

آئینہ ہے یہ جیسا دل بے غلاف صاف
کہتا ہوں عیب خلق کے منھ پر میں صاف صاف — اسیر لکھنوی

عیب کی بات :- معیوب بات، بری بات۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ بڑے عیب کی بات ہو۔ مرد آدمی ہیں اللہ جانے کیا کیا باتیں کرتے ہیں عورتوں کا عیب تعیب کے سننا کیا معنی۔ (سیر کہسار)

عیب گوئی :- عیب بیان کرنا، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ شاذ و نادر بول دیتا ہے۔

عیب گیری :- عیب جوئی، عیب نکالنا۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ بھی ہے۔

عیب لانا :- شرارت کرنے لگنا۔

(فقرہ) اب یہ گھوڑا عیب لانے لگا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

عیب لگانا :- متہم کرنا، تہمت لگانا، کسی خاص برائی کے ساتھ نسبت دینا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہیں
کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہاں ہو کر — [illegible]

قول فیصل۔ ایسا عیب لگانا جس سے عزت میں فرق آ جائے۔ کسی عورت کو مرد کی طرف برائی کی نسبت دینا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے۔ میں غریب کسی قابل میں نہیں جیسا مجھ کو عیب لگایا ہے خدا کرے ان کی لڑکیوں کے آگے آئے۔

عیب لگانا :- فرضی عیب پیدا کرنا یا دھبہ سقم دکھانا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

لگا کر عیب دو دن میرا آگے تم بھی پچھتاؤ گے
جو خط کش ہو تو ہم قیمت کا دل کی نام لکھتے ہیں — آتش

عیب لگنا :- برائی پیدا ہو جانا، عیب کی نسبت لگنا، بہتان لگنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

اک دامن ہی ہے ساقی کوثر سے حضور
دختر رز نے ہمیں عیب لگایا کیسا — شاد

عیبن :- (بفتح اول و سوم) عیب دار، بازاری۔ شوخ شریر یا دل آزار لڑکی یا عورت۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے ہزار بار کہا کہ تمھاری لڑکی بڑی عیبن ہے محلہ بھر عاجز ہے مگر تم اس کی خبر نہیں لیتیں۔

عیب ناک :- عیب سے بھرا ہوا، مجسمۂ عیب۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

کہا اس نے کیا جرم ہوں نا چیز خاک
کہ عاجز ہوں اور سر بسر عیب ناک — [illegible]

عیب نکالنا :- برائی نکالنا، نکتہ چینی کرنا، عیب ڈھونڈھنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

یوں جو دانا ہے اس کو دیکھے گا
عیب بے شک نہیں نکالے گا — [illegible]

قول فیصل۔ زور دینے کے محل پر اس صرف کے قبل سو، سیکڑوں، ہزار، ہزاروں یہ چار الفاظ لاتے ہیں بلکہ اسی صورت سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

لیکن جو ہو خدا کی مرضی
سو عیب نکالتا ہے فرضی — [illegible]

عاشق کی قدر کیا چمن روزگار میں
گل نے ہزاروں عیب نکالے ہزار میں — داغ

عیب نکلنا :- عیب ظاہر ہونا، عیب پیدا ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

عیب نکلا جو ہنر پیدا کیا
ہم نے کھویا جو خریدا پیدا کیا — داغ

عیب و ثواب :- برائی اور بھلائی، عیب اور ہنر، مذکر، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عمل صرف۔ تعجب چاہئے تھا کہ لڑکی کے نکاح کے وقت
گر سے کم چائے شیر مال مہمانوں کو کھلاتے پلاتے۔
لیکن شادی ہونے کے بعد جو آج ٹی پارٹی کر رہے ہو
یہ تمہاری کون سی حماقت ہے۔ وہی مثل ہو۔
عید پیچھے ٹر برات پیچھے دھونسا:

عید دیکھنا :۔ عید کرنا، عید منانا، اردو، صرف
فصیح، رائج۔

عیش بل بہار دیکھو تم
زندگی کی بہار دیکھو تم
آج کی عید پر ہی کیا موقوف
ایسی عیدیں ہزار دیکھو تم (ناسلم)

عید شجاع :۔ اہل تشیع ۹ ربیع الاول کو حضرت
عمر فاروق کی شہادت کی یادگار میں عید کرتے ہیں
انکے قاتل کا نام ابو لولو اور لقب بابا شجاع الدین
شہادت ۲۶ ذی الحجہ کو ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ غرا
بیہ واقعہ شہادت کی اطلاع ۹ ربیع الاول
کو ہوئی۔ اور اسی روز خوشی کی گئی۔ ماخوذ از کتاب
اسما جہ مصنفہ وزیر ایران)

وہ ساقی غضب کرتا ہے اب تو عید شجاع
ہمارے آگے محرم کی ہے نویں تاریخ (رنگ)
(از نور اللغات ومعین الشعراء)

قول فیصل۔ حضرات شیعہ کی کے ساتھ "عید شجاع"
کہتے ہیں۔ عام طور سے زبانوں پر عید زہرا ہے:

عید غدیر :۔ وہ خوشی کا روز جس دن رسول اللہ
نے حضرت علی کو بحکم خدا ۱۸ ذی الحجہ کو حج آخر
کی واپسی میں غدیر خم کے میدان میں تقریباً ایک
لاکھ سے زیادہ حاجیوں کے مجمع میں اپنا جانشین
اور خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
شیعہ کتے وصال کے دن میا روز وصال ہیں

شیعہ کو یہ خوشی نہ ہو عید غدیر کی (آتش)

عید قرباں :۔ عید نحر، بقر عید، ذی الحجہ کی
دسویں تاریخ۔ وہ عید جس میں قربانی کی جائے۔
فارسی، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عجیب ماجرا ہے کہ بروز عید قرباں
وہی ذبح بھی کرے ہو وہی لے ثواب الٹا (انشا)

قول فیصل۔ عورتیں اس مہینے کو کیٹا کیٹا کا
مہینہ کہتی ہیں:

عید کا چاند :۔ رمضان المبارک کے بعد کا چاند شوال
کے مہینے کا چاند۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ساقی ہوں تیس روز سے مشتاق دید کا
دکھلا دے جام مے میں مجھے چاند عید کا (آتش)

عید کا چاند ہونا (کنایتہ) وہ شخص جسے
مدت مدید یا عرصہ بعید کے بعد عین انتظار یا حالت
اشتیاق میں دیکھیں، وہ جس کو بہت عرصے کے بعد
عین انتظار میں دیکھیں، اردو، صرف،
فصیح، رائج۔

کبھی دکھاتا ہے صورت ہمیں برسویں دن
غرض وہ رشک قمر چاند عید کا ٹھہرا (ظفر)

قول فیصل۔ عورت اور مرد دونوں کے لیے مستعمل ہے

عید کا چاند نکلنا :۔ (کنایتہ) جس دوست
کا مدت سے اشتیاق ہو۔ اس کا نظر آجانا،
جس چیز کے مشتاق ہوں اس کا دکھائی دینا، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

سب یہ کہتے ہیں کہ نکلا ہے عجب عید کا چاند
جب سے وہ صورت ہلالی ہے ہلال ابرو دل (بجر)

عید کا چاند ہو جانا :۔ (کنایتہ)
بہت کم نظر آنا، گاہے ماہے ملنا، اردو،
صرف، فصیح، رائج۔

کب سے شب فراق ہوں مشتاق دید کا
خورشید ہو گیا ہے مجھے چاند عید کا (داغ)

عید کا دوگانہ :۔ عید کی نماز وہ دو رکعت نماز
جو عید کے روز پڑھی جاتی ہے۔ اردو، صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

عید کرنا :۔ (کنایتہ) خوشی کرنا، خوشی منانا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

ہم عاشقوں سے رتبہ عبادت کا پوچھیے
جس دم چھری گلے سے ملی ہم نے عید کی (بجر)

عید کے پیچھے ٹر :۔ ٹر۔ عید کے دوسرے
روز ایک میلہ پنجاب میں ہوتا تھا جو غدر کے بعد دہلی میں
بڑی دھوم سے ہوتا ہے) مثل موقع اور محل نکل جانے
کے بعد کسی کام کرنے پر یا بے محل کسی کام کرنے پر بولتے
ہیں۔ برات کے پیچھے دھونسا۔ وقت گزرنے کے بعد
یا بے موقع کسی کام کا کرنا کیونکہ جب تہوار گزر گیا
تو خوشی کیسی اور جب برات چڑھ چکی تو باجے کس
کام کے۔ اردو، کہاوت۔

ٹر ایک پنجاب کا میلہ تھا جو عید کے دوسرے
روز باغوں میں جا کر منایا جاتا تھا۔ ایام غدر میں جو
سپاہی دہلی میں آئے تو انھوں نے بعد از فتح دہلی یہاں
بھی یہ میلہ مقرر کر دیا اور اب وہ دھوم سے
ہونے لگا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عید کے دوسرے روز شاہی زمانے
سے یہ میلہ بمنزلہ الوداع بڑی دھوم دھام سے ہوتا
چلا آرہا ہے اس میں خاص طور سے اپنی رنگ لیے
اور اسی قسم کے دوسرے لوگ خاص طور سے جمع ہوتے
ہیں اور اپنی اپنی ٹولیوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور
داستان امیر حمزہ بیان کرتے ہیں اور افیون پیتے
جاتے ہیں اب اس میلے میں پہلے جیسا زور نہیں رہا
بار ڈالی گنج میں ایک تیسرے روز جو میلہ ہوتا ہے اس کو ٹر کہتے
ہیں۔

عید کے پیچھے چاند مبارک ؏ :- مثل دہلی۔ تہوار کے بعد مبارک باد دینے کی جگہ، جب موقع گزر جائے کے بعد کسی بات کا ذکر کیا جائے اس وقت بھی بولتے ہیں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

عید کی نماز :- وہ مخصوص دو رکعتی نماز جو عید کے دن پڑھی جاتی ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عمل فصیح۔ پرسوں دہلی کا قصد ہے — چونکہ امریکن فوج کے جرنل نے ...... اپنے خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے ...... اس لیے ڈھائی گھنٹے میں دہلی پہنچ جاؤں گا۔ وہاں عید کی نماز پڑھ کر بمبئی کے لیے روانہ ہونا ہے۔

(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

عیدگاہ :- وہ مقام جہاں عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ بحذفِ الف، عیدگہ بھی نظم ہوا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہمدم کوئی تو کوئی عیدگہ روانہ ہوا
کہیں نماز جنازہ کہیں دوگانہ ہوا — شاد لکھنوی

عید مبارک ہونا :- ایک قسم کی دعا جو عید کے موقع پر دی جاتی ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں
با شکوہ و حشم و جاہ و تجمل و حشمت — ذوق

عید منانا :- عید کا تہوار منانا، عید کرنا، عید کے دن کی خوشی کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

شاہا ترے جلوس سے ہے یہ عید کو رونق
عالم نے تجھے دیکھ کے ہے عید منائی — ذوق

عید منانا :- خوشی کرنا، عید کا سا جشن کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قتل کی سن کے خبر عید منائی تو نے
آج جس سے مجھے ملنا تھا گلے مل آیا — داغ

عید مولود :- بارھویں تاریخ ربیع الاول کی جس میں مجلسیں کر کے بیان ولادت آنحضرت کا کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں۔ مؤنث (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلسنت حضرات اس تاریخ مجلسیں نہیں کرتے ہیں بلکہ محفلیں اور جلسے کرتے ہیں عام طور سے اس کو بارہ وفات کہتے ہیں جو اہلسنت حضرات ہی کی اصطلاح ہے۔ عید مولود عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عید ہونا :- عید کرنا، عید منانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نصیب جن کو ترے رخ کی دید ہوتی ہے
وہ خوش نصیب ہیں خوب ان کی عید ہوتی ہے — [illegible]

قولِ فیصل۔ عید کے ایسی خوشی اور مسرت کے معنی میں بھی فصیح و رائج ہے۔

الفت جو واں کی خاک سے تھی اس جناب کو
اک عید ہو گئی خلف بوتراب کو — میر نفیس

عیدی کو دھوبی کا گھر سوجھتا ہے۔ ایسے خسیس ہیں کہ صرف عید ہی کے لیے کپڑے دھلواتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ کسی کے ساتھ عوام کی زبانوں پر ہے۔

عیدی :- عید کا انعام، وہ رقم جو بچوں کو عیدی کے نام سے دی جائے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دیے دینار عیدی اور بہت سا پیار فرمایا
کیا خاموش روتے سے تسلی دے کے سمجھایا — [illegible]

قولِ فیصل۔ اس نظم کو بھی کہتے ہیں جو بچوں کو ایک خوشنما کاغذ پر لکھ کر عید کی مبارک باد میں استاد عید سے ایک روز پیشتر دیتا ہے اور اس کے عوض میں حق استاد لیتا ہے۔ اور اس کاغذ کو بھی کہتے ہیں جس پر یہ نظم لکھی جاتی ہے۔

ہیں وہ مجملہ ہوں کہ میرا کاغذ تصویر بھی
مثل عیدی باعث خوشنودی اطفال ہے — ذوق

اور اس مٹھائی یا جوڑے کو بھی کہتے ہیں جو دولھا والوں کے یہاں سے دلھن کے گھر اور دلھن والوں کے گھر سے دولھا کے یہاں بھیجی جاتی ہے۔

کل جو عیدی آئی لاڈو جان کی سسرال سے
دیکھ کر باجی نے کیا خاطہ اور کیا پھر گیا — [illegible]

عیدی آنا :- عید کی تقریب میں عروس کا مانجھے سے سسرال آنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عیدی بانٹنا :- عیدی کے دن خوشی میں بطور انعام عزیزوں اور بچوں کو نقد کی شکل میں دینا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

صدقے میں یا دہری، غیروں کو بانٹی عیدی
جان صاحب کا یہی حق آپ کو مرزا بھولا — جان صاحب

عیدی جانا :- عید کی تقریب میں عروس کا مانجھے سے سسرال جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عیدین :- (بکسر اول و فتح سوم) دو عیدیں، عید الفطر اور عید الضحیٰ۔ عربی، تثنیہ، فصیح، رائج۔

تمہارا چہرہ ہے وہ چاند جس کی ابروؤں کو
ملا ہے مرتبہ عیدین کے ہلالوں کا — بحر

عیسائی :- نصرانی، حضرت عیسیٰ کے پیرو، اور ان کے ماننے والے، کرسچین۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

یہ مسلمان تھے وہ عیسائی
کچھ نہ ہرگز دلوں میں بات آئی — مرزا شوق

عیسائی :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب
فارسی، فصیح، رائج۔

خاکسار۔ ابھی آپ اپنی تقریر کے عنوان میں بیان
کر چکے ہیں کہ عیسائی ایک مذہبی آدمی تھا اور
وہ عیسائی مذہب کا پیرو تھا (میر ابلا گناہ)

عیسائیت :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
ماننے والوں کا مذہب، فارسی، مونث، فصیح، رائج
اہل قلم۔ اس اختراع کو ترجیح کہئے یہ مذہب عیسائیت
پر کیا منحصر ہے خود ہم مسلمانوں کے یہاں دیکھئے کہ
کیسے تفاوت مکئی میں جن کو کہہ سکتے ہیں کہ عالم انسانی میں
مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ (میر ابلا گناہ)

عیسائی ہونا :- عیسائی مذہب اختیار کرنا، کرسچین
ہوجانا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

خاکسار۔ اضلاع حیدرآباد میں بہت سے مقامات ایسے
ہیں جہاں ذہیڑ قوم کے لوگ کل کے کل عیسائی ہوگئے

عیسوی :- یکی، حضرت عیسیٰ سے منسوب وہ سنہ
جو حضرت عیسیٰ کے انتقال سے شروع ہوا، عربی
فصیح، رائج۔

محاسن۔ مسٹر گرنبرگ کے خیال کے مطابق برج
جنت میں تعمیر پر رہویں صدی عیسوی کے اواخر
شروع ہوا۔ (تمہید از گلستان زار دگی)

قول فیصل۔ فرہنگ صفدر نے لکھا ہے۔ وہ سنہ جو
حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شروع ہوا۔ مگر انگریزی
تاریخ کے موافق ان کے انتقال سے یہ سنہ شروع
ہوا ہے۔

عیسیٰ :- ایک پیغمبر کا نام، جن پر انجیل نازل
ہوئی۔ عربی، رائج۔

حق میں یوسف کے بنی لطف و کرم کا دریا
تم تک حضرت عیسیٰ ہیں ابھی سے زندہ (مولف)

قول فیصل۔ یہ لفظ سریانی زبان کا ہے عبرانی زبان
میں اس کے معنی گناہوں سے بچانے والے
کے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ یہ پیغمبر
مقام بیت اللحم میں جو بیت المقدس کے قریب ایک
گاؤں ہے وہاں پیدا ہوئے۔

قم باذن اللہ کہہ کر مردہ کو زندہ کرنا، اندھے اور
جذامیوں کو شفا بخشنا ان کے معجزات تھے چونکہ
بحکم خدا حضرت مریم کے بطن سے بے پدر پیدا
ہوئے تھے اس لئے ان کا لقب روح اللہ ہے
ان کو عیسیٰ مریم بھی کہتے ہیں۔ یہودی ان کے سخت دشمن
اور جان کے درپے ہوگئے تھے۔ اس لئے قادر مطلق
نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا قیامت کے قریب نزول
فرمائیں گے۔

صاحب فرہنگ صفدر لکھتے ہیں کہ پیغمبر آخر زماں
انھیں کے بعد ہوئے ہیں جن کی خبر آپ نے
انجیل میں بھی دی ہے۔ جنگاڈر کو انھیں سے
منسوب کرتے ہیں جس میں مقعد کے جوڑ جانے سے
یہ نقص رہا کہ وہ اپنے منہ سے بیٹ کرتی ہے
چونکہ آپ نے یہودیوں کو ہدایت کی تھی کہ ہفتہ ہوتے
وقت میں ہفتہ کا دن مبارک اور عبادت کا خیال کیا جاتا
ہے اب میرے زمانے میں اتوار کا دن ایسا ہے کہ اس
دن کام کاج کرنا حرام اور عبادت کرنا واجب ہے۔ وہ لوگ
اس امر سے ناراض ہوئے کہ ہمارے اتنے دنوں
کے مانے ہوئے پیغمبر کے احکام کو رد کئے ہیں اس وجہ
سے ان کو مار ڈالنے کی فکر میں رہنے لگے۔ ایک
روز کسی مکان میں گھیر لیا۔ وہاں شیموع نامی
ایک شخص جو یہودیوں کا سردار تھا ان کے قتل کو
گھس گیا۔ خدا نے چھت پھاڑ کر ان کو تو اٹھا
لیا اور اس کی صورت حضرت عیسیٰ سے مشابہ
کر دی جس کو لوگوں نے عیسیٰ سمجھ کر مار ڈالا عیسائی
لوگ کہتے ہیں کہ وہ اُمت کے گناہوں کا کفارہ
ہوئے اور صلیب پر چڑھائے گئے۔ اہل اسلام عیسیٰ
کے نام سے پکارتے ہیں اور عیسائی کرسچ کہتے ہیں
حضرت عیسیٰ کو کرائسٹ کہتے ہیں۔ فارسیوں
نے بر وزن شیشی استعمال کیا ہے۔ اردو والوں
نے بھی ان کی پیروی کی ہے

رنگیا صورت عیسیٰ جنبش لب غالب
ناتوانی سے حریف دم عیسیٰ نہ ہوا (غالب)

شیعوں کے عقیدے کے مطابق آپ زندہ ہیں اور
فلک چہارم پر ہیں جب مہدی آخر الزماں ظہور فرمائیں
گے تو آپ بھی زمین پر تشریف لائیں گے۔ اور خود امام
کی اقتدا میں نماز جماعت پڑھیں گے۔ قرآن مجید
میں آپ کا ذکر سورہ مریم میں بالتفصیل ہے۔

عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود :-
عیسیٰ اپنے دین پر اور موسیٰ اپنے دین پر یعنی ہر شخص کے
خیالات جدا ہوتے ہیں۔ اختلاف رائے پر جھگڑا نہ چاہئے
فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم۔ میرا بھیجا تو ان جاہل ہندو مسلمان
دونوں کو بُرا ہے کہ اور دل عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود
اللہ اکبر کیسی عداوت ہے یہ آخر اس قدر اختلاف
مذہب کیوں ہے (میر کیہاں)

عیسیٰ دوراں :- اپنے وقت کا گویا عیسیٰ یعنی اپنے
زمانے کا مسیح، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان :

امیر اس عیسیٰ دوراں کو خدا رکھے جو یہ کہتا ہو
فلک سے مانگ کر خضر مطارت لے لو (امیر)

قول فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ حکیم حاذق کے لئے اس
کو صورت سے لکھتا ہے جیسے جناب عمدۃ الحکما حکیم
فلاں عیسیٰ دوراں دام ظلکم۔ اسی جگہ عیسیٰ

رستے کی طرف نظر لڑی ہے
کہتی ہے کہ آؤ جلد آؤ — صفی لکھنوی
بس عیش کو دہرے اڑاؤ

عیش گاہ :- عیش کی جگہ ، عیش کا مکان ، مونث (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

عیش محل :- عشرت گاہ ، خواب گاہ ، عربی ، مذکر (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

عیش منانا :- عیش اڑانا ، مزا کرنا ، لطف حاصل کرنا ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

عیش منزل :- عیش کا گھر ، مونث

شاد ہے کس کو اُرے دل جاہ ہے — جلیل
مری جان تری عیش منزل یہی ہے (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عیش کا منزل کے ساتھ کوئی خاص صرف نہیں البتہ معنی کی حیثیت سے صحیح ہے ۔

عیش و آرام :- دہرہ ور مترادف ، آرام و آسائش ، راحت و سکون ، سکھ اور چین ، فارسی فصیح ، رائج ۔

عیش و آرام ہو گا حاصل — صفی لکھنوی
حسن انجام ہو گا حاصل

قولِ فیصل ۔ انھیں معنوں میں "عیش و راحت" بھی بولتے ہیں ۔

عیش و راحت کے ہیں سبھی محتاج — ناسخ
استراحت کے ہیں سبھی محتاج

"عیش و طرب" بمعنی عیش و عشرت ، راحت و خوشی بھی بولتے ہیں ۔

ہے مبارک یہ تیرے قصرِ عیش و طرب

اے جوانی اے شاہدِ فرخ لقائے صبحِ عید — عزیز لکھنوی

انھیں معنوں میں "عیش و عشرت" بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے ۔

وہ زمانہ بھی غرض کیا تھا زمانہ لطف کا — حسرت
دل کو جب حاصل تھے سارے عیش و عشرت کے مزے

عیش و عشرت کا صرف ۔ گزارنا اور گزرنا کے ساتھ ہے ۔

اپنے گھر میں وہ بیٹھے راحت سے — ناسخ
گزرے دن رات عیش و عشرت سے

عیش و عشرت میں بسر کرنا یا بسر ہونا بھی بولتے ہیں "عیش و نشاط" بمعنی عیش و طرب عیش و عشرت بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے ۔

کیا عیش و نشاط و شادمانی کرتے — ضیاء الدین ضیا
کیا ناز و نیاز جاودانی کرتے

عین :- (بالفتح) آنکھ ، چشم ، دیدہ ، عربی ، قلیل الاستعمال

احمدِ صدیق اٹھا گئے سب نورِ عین کی — گھنشن
امت نے لاش بھی نہ اٹھائی حسین کی

قولِ فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے "ہمشیہ" نورِ عین نورالعین ، عین اللہ کی ترکیب سے استعمال ہوتا ہے ۔ صاحبِ لغات کشوری نے حسبِ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جن کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ۔

پانی کا چشمہ ، آفتاب کا چشمہ ، اشرفی ، زرِ سرخ ، مال ، مینھ ، باران ، وہ ابر جو قبلہ کی طرف سے اٹھے ، سرکردہ ، سردار ، ہر چیز عمدہ ، ہر شے کی ذات ، وہ بھائی جن کے ماں باپ ایک ہوں ، شخص ، آدمی ، نفس ، حقیقت ہر چیز کی ، اہلِ خانہ ، قوم ، جاسوس ، دیدبان ، پانی جاری ہونے کی جگہ ، دیدار ، نظر کرنا ، اہلِ شہر ، کسی چیز کو نظر لگانا ، پیشوا ، انگور ، زانو ، گھٹنا ، وغیرہ ۔

عربی زبان میں تقریباً ستر معنی ہیں ، اس کا مرضا ہو ۔

عین :- بےشک ، خاص ، ٹھیک ، بالکل ، عربی فصیح ، رائج

اے میری شکلو! تم نے بھی کیا دھوکا دیا ، جوش
عین دلچسپی کا عالم تھا کہ آساں ہو گئیں بلیج آباد

قولِ فیصل ۔ صاحبِ نور اللغات نے اصل اور اصلی کی جگہ لکھ کر ذوق کا یہ شعر لکھا ہے ۔

دیتی تربت ہو گئے زہر بھری آنکھ تری — ذوق
عین احسان ہے وہ زہر بھی گر دیتی ہو

مثال سے بھی ، خاص ، ٹھیک ، بالکل ، کے معنی پیدا ہو رہے ہیں ۔

عین :- بجنسہ ، بالکل ، عین میں ، عربی فصیح رائج ، محلِ صرف ۔ جب تم دونوں بھائی ایک ہی خیال کے ہو تو اس کا فعل عین تمہارا فعل کیوں نہ سمجھا جائے ۔

عین :- ایک حرف کا نام جو عربی کا اٹھارواں فارسی کا اکیسواں ، اردو کا چوبیسواں ، ہندی کا سولھواں حرف ہو ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ فرض کیجئے کہ کلام اچھا ہے ، پر جوش بھی ہو لیکن غلطیاں بھری ہیں ، عین گرتا ہو ، وزن ٹوٹتا ہے تو نتیجہ کیا ہو ۔ (مقدمہ دیوان نظم طباطبائی)

قولِ فیصل ۔ چونکہ اس میں نقطہ نہیں ہوتا اس لئے اس کو عین مہملہ اور عین غیر منقوط کہتے ہیں ۔ اس کی آواز حلق سے نکلتی ہے ۔ حروفِ حلقی کے چھ حرفوں میں ایک یہ بھی ہو حساب جمل میں اس کے ستر عدد فرض کئے گئے ہیں ۔

عین اتحاد :- (بہ اضافت) اصل اتحاد ، گہرا یارانہ ، پکی دوستی ، خالص محبت ، فارسی فصیح ، رائج ۔

عین الاعیان :- اچھوں کے اچھے ، بڑی ہستیوں کا خلاصہ ۔ عربی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قولِ فیصل ۔ بڑی ہستیاں ، مقتدر شخصیتوں

کے لیے بصورت القاب کہتے ہیں۔

عَیْنُ العَیْن :- بالکل ٹھیک، بالکل ایک طرح، ہو بہو، ایک جیسا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یعنی کہ یہ ہے جو بین الدفتین
ان کے نزدیک ہے وہ عین الیقین

عَیْنُ الکَمَال :- نظر بد، بری نگاہ، چشم زخم، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تیری طرف سے کوئی بلائیں تو لینے جائے
عین الکمال سے تجھے نیکے خدا بچائے

عَیْنُ اللہ :- لقب حضرت علیؑ، گویا خدا کی آنکھ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علیؑ کی رضی تھی مرضی کبریا پہ نگاہ
علیؑ تھے خوش تو پیمبر خوشی تھے عین اللہ

قول فیصل۔ جہاں حضرت علیؑ کو "وجہ اللہ، ید اللہ، نفس اللہ" وغیرہ کہتے ہیں وہاں آپ کا ایک لقب "عین اللہ" بھی ہے۔ یہ شیعوں کی خاص اصطلاح ہے۔ عربی زبان میں اس کے لغوی معنی، حفظ خدا کے ہیں۔

عَیْنُ المَال :- پونجی۔ اصل مال، اصلاً، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تحسین جس قدر روپیہ لایا ہے سب بنک میں رکھدو۔ عین المال میں ہاتھ نہ لگانا، صرف سود اور منافع سے اپنی بسر کرنا۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں، خاص سرکاری خزانہ، دولت شاہی، وہ روپیہ جو زمین کے خراج سے وصول ہو۔ خراج۔

عَیْنُ الیَقِین :- کسی چیز کو دیکھنے کے بعد نہایت یقین کے ساتھ اس کی کیفیت اور ماہیت کو بخوبی دریافت کرلینا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عین الیقین کی شکل کا عرفان ان کے ساتھ ہے
قرآن کے ساتھ یہ ہیں تو قرآن ان کے ساتھ

قول فیصل۔ یقین کے تین درجے ہیں۔ (۱) علم الیقین یعنی بغیر دیکھے کسی چیز کی کیفیت اور ماہیت کا معلوم کرلینا اور اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہ ہو جیسے آدمی جانتا ہے کہ زہر کھانے سے موت واقع ہو جائے گی۔ (۲) عین الیقین۔ جیسے کسی کے روبرو کسی نے زہر کھا لیا اور مرگیا۔ (۳) حق الیقین جس کا درجہ سب سے زیادہ ہے یعنی وہ شخص اس چیز میں داخل ہو گیا یا وہ چیز خود دب گیا یا اس میں محو ہو گیا جیسے خود زہر کھا لیا اور مرنے لگا۔

عَیْنِ صَوَاب :- (مرکب اضافت) بالکل ٹھیک، نہایت درست، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عَیْن غَیْن [1] :- ہم شکل، ہم صورت، قریب قریب مشابہت صرف نقطہ کا فرق، اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

عَیْن غَیْن [2] :- اول، بھینگا، اینچا تانا، بھلی والا، اردو صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَیْنَک :- (بفتح اول و سوم) آنکھ کا چشمہ، فارسی، فصیح و رائج۔

کہو یعقوب سے ہر دم نہ دیکھے گال یوسف کے
یہ اس عینک کے شیشے ہیں جو لوٹا کھوٹ کا کھوتی ہو

قول فیصل۔ اس کا صرف لگانا کے ساتھ ہے۔

اے نفل دیکھتا ہے ترے رخ کو پیر چرخ
عینک لگا لگا کے مہ و آفتاب کی

صاحب فرہنگ آصفیہ نے عینک کے معنی "بی شراب در بادہ" لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ "جو شخص شراب کا عادی ہوتا ہے اس کے کلام کی نسبت کہتے ہیں کہ اس سے عینک بغیر کام نہیں ہوتا یعنی بن شراب پیئے اسے کوئی بات نہیں سوجھتی"۔ اور صاحب نور اللغات نے نشان میں دو شعر بھی دیئے ہیں اور لکھا ہے کہ چڑھانا، چڑھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

چڑھا نشہ کی عینک دیکھ واعظ
ابھی دونوں جہان کی دید ہو جائے

نشہ ئے کی جب چڑھی عینک
خوب حل مطلب کتاب ہوئے

ان معنی کو عمومیت حاصل نہیں ہے بہر حال قلیل الاستعمال ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "رشوت" کے بھی لکھے ہیں اور تفصیل میں یہ لکھا ہے کہ "یہ اہل علم کی اصطلاح ہے جب منصف سے مانگتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بن عینک نظر نہیں آتا یا ہم تو عینک گھر ہی بھول آئے"۔ اس معنی میں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

عَیْن مَیْن :- (تشبیہ کی تاکید کے لئے) ہو بہو، بعینہٖ، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اصغری نے ملکہ (وکٹوریہ) کی تصویر نکال کر دکھائی اور سب لڑکیوں نے نہایت شوق سے ملکہ کی تصویر کو دیکھا۔ بعضوں نے کہا، کیا اچھی تصویر ہے عین مین ملکہ کھڑی ہیں۔ (مراۃ العروس)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کی تحقیق یہ ہے کہ "لفظ مین اس جگہ تابع مہمل ہے جو بہ لحاظ قافیہ عوام الناس نے لگا لیا ہے۔ عین کے معنی خود ہو بہو کے آتے ہیں"۔ فلین صاحب نے یا ان کے پیرو نے محاورہ دانوں نے جو اسے من وعن کا بگڑا ہوا خیال کیا ہے محض غلط ہے۔ اگر اس کا بگڑا ہوا ہوتا تو من عن ہو سکتا تھا نہ کہ عین مین ہو کر پھر عین مین ہو گیا۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بعض اہل لکھنؤ کو عین مین بھی بولتے سنا گیا ہے۔

غ

غ:- عربی کا انیسواں، فارسی کا بائیسواں اور اردو کا چھبیسواں حرف۔ اس کو غین معجمہ، عین منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ فارسی میں یہ حرف بہت کم پایا جاتا ہے۔ حساب جمل میں اس کے ہزار عدد فرض کئے گئے ہیں۔

طوئے حق الحمد ہو اور ظوئے پاک لفظ بھی زانشا
عین بے عیب ہو اور کان میاں غین ہوئے

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کی آواز غرغرہ کی آواز سے مشابہ اور کنٹھ کے اوپر سے نکلتی ہے۔ کاف کے ساتھ اس کو ایسا لگاؤ ہے جیسا خ کو کاف کے ساتھ یا جیسا بے کو پے سے یا ذ کو ت سے د کو س سے گاف کو کاف سے ہے۔ بعض اوقات شاعر لوگ غ سے بجز ہزار دو شانی بھی باعتبار اعداد مراد لیتے ہیں لغت میں اس کے معنی گھٹا یا تیزگی کے ہیں اگرچہ فارسی میں بھی یہ حرف پایا جاتا ہے مگر شاذ و نادر جیسے غازہ، غول، غوک، غوغا، غنودگی وغیرہ یہ حرف اپنے موقع پر حروف ذیل سے عربی فارسی ترکی اور دو میں بدل جاتا ہے اور کبھی زائد بھی آتا ہے۔ ج چ خ ق ک گ م و ہ۔

غاٹیا:- موٹا تازہ اور پستہ قد آدمی اور صفت، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انہیں معنی میں غاٹیا اور غاٹیر لکھا ہے صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ غاٹیا کے بجائے لکھنؤ میں غاٹیر بولتے ہیں۔ ورنہ الحقیقہ لکھنؤ کے عوام غاٹیا اور غاٹیر دونوں بولتے ہیں۔

غادِر:- (بکسر سوم) بے وفا، جو عہد پورا نہ کرے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

غار:- گڑھا، کھڈ، پہاڑ کی کھوہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شب ہجرت جناب رسول خدا غار میں پوشیدہ ہوئے تھے۔ جس کے منھ پر مکڑی نے جالا تن دیا تھا اور کبوتری نے انڈے دیے تھے۔

غار:- گھاؤ۔ کاری زخم، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

جس کا کہ پاس تھا مجھے دل ان سے ہٹ گیا
سینے کا غار گرد کدورت سے پٹ گیا (بحر)

غار:- ایک قسم کی نباتات جو جلانے سے عمدہ خوشبو دیتی ہے اور اس کے بیج کو حب الغار اور درخت کو شجرۃ الغار کہتے ہیں۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اطبا کی اصطلاح ہے۔

غار پڑ جانا:- (لازم) زخموں کا گہرا ہو جانا، گھاؤ ہو جانا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس لڑکے کے بہت زبردست چیچک نکلی تھی بڑے بڑے غار پڑ گئے تھے اب تم اچھی حالت میں دیکھ رہی ہو۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے گڑھا پڑ جانا کے معنوں میں بھی غار پڑ جانا لکھا ہے۔ مگر اہل لکھنؤ اس جگہ غار ہو جانا بولتے ہیں۔

غارَت:- (بفتح اول و سوم) لوٹ مار، بربادی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رخصت محفل سے ہونے والی ودارہو
غارت کو فوج آتی ہے جلدی سوار ہو (مصحفی)

غارت:- تباہ، برباد، ہلاک، اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

چھیڑ سے اب وہ کہتے ہیں کہ سنبھلو حسرت
صبر و تاب دل بیتاب کو غارت کر کے (حسرت)

سن کے آواز مرے رونے کی جھنجلا کے کہا
یا الٰہی اسے موت آئے یہ غارت ہو جائے (رند)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ویران، اجاڑ، خراب، کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غارت جانا:- تباہ و برباد ہونا، غارت ہونا، اردو، صرف، متروک۔

بحر آہی میں اٹھا جس کے سر غارت گیا

قول فیصل۔ ان کا انتقال ۵۳۲ھ میں بہرائچ میں
عین عالم شباب میں کافروں سے لڑتے ہوئے ہوا
عوام حضرات ان کے نام کی چھڑیاں کھڑی کرتے اور
پوجتے ہیں۔ چھڑیوں کا میلہ ہر سال ابتدائے مئی
یعنی جمادی الاول میں ہوا کرتا ہے۔

غازی میاں دم مدار:۔ دم مدار، مکن پور میں
شاہ مدار مدفون ہیں جن کا انتقال ۸۳۲ھ میں
ہوا۔ وہاں کے فقرا اکثر دم مدار علی الاعلان کہتے
رہتے ہیں۔ (نور اللغات)

غاشیہ:۔ (بکسر سوم و فتح چہارم) وہ کپڑا
جو چارجامے کے اوپر ڈال لیتے ہیں، زین پوش
یالان، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اک نور سے ہر چار طرف دشت بھرا ہے
اور حسن سے خود غاشیہ کاندھے پہ دھرا ہے — میر ضمیر

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل غاشیۃ ہے
جس کے معنی ہیں چھپانے والی۔ اس کی جمع غواشی
ہے جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

غاشیہ بردار:۔ زین پوش کاندھے پر لے کے
چلنے والا خدمت گار، مطیع، فرماں بردار،
سائیس، خادم، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

غاشیہ بردار تھے جبریل ہمراہ رکاب
جب ہوا راکب براق آسماں رفتار کا — ناسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مطیع و فرماں
بردار کے معنی میں صرف "غاشیہ بردوش" اور
انھیں معنی میں محض "غاشیہ بردار" لکھا ہے۔ عام طور سے
پڑھا لکھا طبقہ "غاشیہ بردار" ہی بولتا ہے۔ "غاشیہ
بردوش" قلیل الاستعمال ہے۔

وہ شہسوار حسن جو معراج کو چلا
جبریل ساتھ غاشیہ بردوش ہو گئے — امیر

غاصب:۔ (بکسر سوم) زبردستی کسی کا حق چھیننے
والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

عملی مثال۔ تم آج کل جس کے یہاں ٹھہرے ہو وہ
غاصب ہے اس کا مکان غصبی ہے نماز تمہاری کیونکر
صحیح ہوتی ہوگی۔

غافر:۔ (بکسر سوم) گناہ بخشنے والا، خدا کا نام
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

رحیم و غافر و ستار نام تیرا ہے
گناہگار کو بخشے یہ کام تیرا ہے — میر حسن

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال صرف خدا ہی
کے لئے ذنوب کی اضافت کے ساتھ ہے۔ جیسے
"پروردگار عالم کی صفت جہاں ساتر العیوب ہے
وہیں غافر الذنوب بھی ہے"

غافل ۱:۔ (بکسر سوم) بے خبر، عربی، صفت
فصیح، رائج۔

دیر میں غافل نہیں اس سے صنم بھی ایک دم
زاہد و بت بن گئے ہیں سب خدا کی یاد میں — امیر

قول فیصل۔ بچے کی نیند کے لئے بھی اس کا استعمال
ہے جیسے اگر تمہیں چلنا ہو تو بچے کو تھپک کر سلادو
جب غافل ہو جائے چپکے سے چلی جاؤ۔ گہری نیند کے
لئے بھی اس کا استعمال ہے۔

غافل ۲:۔ ناعاقبت اندیش، بے احتیاط
بے پروا، غفلت کرنے والا، عربی، فصیح، رائج۔

خالی فنائے دہر سے غافل نہیں حباب
ہر دم کو جانتا ہے دم واپسیں حباب — امیر

غافل ہونا:۔ بے خبر ہونا، بے ہوش ہونا،
اردو، قلیل الاستعمال

شانہ سے دم غمخواری کے سر ملنے سے کیا حاصل
سرہانے بیٹھنے والے ترا بیمار غافل ہے [illegible]

غالب ۱:۔ (بفتح اول، بکسر سوم) مغلوب کرنے والا
جیتنے والا، فتح یاب، غالب آنے والا،
زبردست، زیر کرنے والا، شکست دینے والا
سر کرنے والا، عربی، فصیح، رائج۔

چمن میں دھوم ہے اب اپنی خوش سخنی کی
کہ دو ہی نالوں میں غالب رہے ہزار پہ ہم — امیر

غالب ۲:۔ بڑھ جانے والا، سبقت لے جانے والا
فائق، حاوی، عربی، فصیح، رائج۔

شوق شہادت دل پہ ہے غالب، ڈھونڈھتا ہے یہ کوچہ قاتل
روز سے دیکھیں اسکو جو آتے دوڑتے رکھتے ہیں [illegible]

غالب ۳:۔ اکثر، عموماً، اردو، قلیل الاستعمال — امیر

غالب کہ دل خستہ شب ہجر میں مر جائے
یہ رات نہیں وہ جو کہانی میں گزر جائے — [illegible]

غالب ۴:۔ شیر کردگار حضرت علی علیہ السلام
کا لقب، عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ غالب کل
غالب علیؑ ابن ابی طالب یا اسد اللہ الغالب
کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

غالب ۵:۔ مرزا اسد اللہ خاں کا تخلص، عربی
فصیح، رائج۔

ریختہ کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا — غالب

قول فیصل۔ غالب کا پورا نام مرزا اسد اللہ
خاں تھا۔ مرزا نوشہ آپ کی عرفیت ہے۔ ابتدا
میں اسد تخلص تھا۔

یہ لاش بے کفن اسدؔ خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا — غالب

بعد میں غالب رکھا، اور اسی تخلص سے مشہور رہے

سنہ ۱۷۹۶ء میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ باپ کا نام عبداللہ بیگ خاں تھا۔ آگرے سے دہلی آئے اور یہیں کے ہو رہے۔ انھیں اپنی فارسی دانی پر ناز تھا اور بجا ناز تھا۔ اردو میں بھی مسلّم الثبوت استاد مانے جاتے ہیں۔ اردو مراسلات کو مکالمے کا جامہ پہنایا۔ مرزا اردو میں شعر کہنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اصل جولانی طبع فارسی میں دکھلاتے تھے۔ لیکن کیا خبر تھی کہ یہی نامرغوب چیز ان کی شہرت کا باعث ہو گی۔ اردو کے ابتدائی اشعار مغلق اور عام فہم سے بالاتر ہوتے تھے۔ لیکن دوستوں کی نکتہ چینی اور چھیڑ چھاڑ سے ایسے سنبھلے کہ اردو کا کلام جذبات انسانی کا بہترین مرقع ہو گیا۔ خیالات کی جدت، مضمون کی بلند پردازی اپنی مثال آپ ہے۔ عامیانہ اور مبتذل تشبیہوں سے کلام پاک ہے۔ متانت اور سنجیدگی کو شوخی اور ظرافت سے ایسا پیوست کرتے ہیں کہ شعر میں جان آ جاتی ہے۔ ۷۳ برس کی عمر پا کر سنہ ۱۸۶۹ء مطابق سنہ ۱۲۸۵ھ میں دنیا سے انتقال کیا۔ "آہ غالب بمرد" تاریخ انتقال ہے۔ شریف الحسن عثمانی نے غالب کے خطوط سے ان کے حالات زندگی لکھے ہیں۔ جو غالب صدی (سنہ ۱۹۶۹ء) کے موقع پر مختلف اخبار و رسائل میں شائع کیے جا چکے ہیں۔ اس مضمون کا عنوان ہے "غالب کی کہانی غالب کی زبانی"۔ ذیل میں اس کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

"میں آٹھویں رجب سنہ ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوا ہوں۔ میں نے ایام دبستان نشینی میں شرح مائۃ عامل تک پڑھا۔ بعد اس کے لہو و لعب اور آگے بڑھ کر فسق و فجور، عیش و عشرت میں منہمک ہو گیا میں قوم کا ترک سلجوقی ہوں۔ دادا میرا ماوراءالنہر سے شاہ عالم کے وقت میں ہندوستان آیا۔ سلطنت ضعیف ہو گئی تھی۔ صرف پچاس گھوڑے نقارہ نشان سے شاہ عالم کا نوکر ہوا۔ ایک پرگنہ سیر حاصل ذات کی تنخواہ میں پایا۔ بعد انتقال اس کے جو طوائف الملوکی کا ہنگامہ گرم تھا وہ علاقہ نہ رہا۔ باپ عبداللہ بیگ خاں لکھنؤ جا کر آصف الدولہ کا نوکر رہا۔ بعد چند روز حیدرآباد جا کر نظام علی خاں کا نوکر ہوا۔ تین سو سوار کی جمعیت سے ملازم رہا۔ وہ نوکری ایک خانہ جنگی کے بکھیڑے میں جاتی رہی۔ والد نے گھبرا کر الور کا قصد کیا۔ راجہ بختاور سنگھ کا نوکر ہوا۔ وہاں کسی لڑائی میں مارا گیا۔ نصراللہ خاں میرا حقیقی چچا مرہٹوں کی طرف سے اکبرآباد کا صوبیدار تھا اس نے مجھے پالا۔ سنہ ۱۸۰۶ء میں جنرل لیک صاحب کا عمل ہوا۔ صوبیداری کمشنری ہو گئی اور صاحب کمشنر ایک انگریز مقرر ہوا۔ میرے چچا صاحب کو جنرل لیک صاحب نے سواروں کی بھرتی کا حکم دیا۔ چار سو سواروں کا بریگیڈیر ہوا۔ ایک ہزار ذات کا لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا تمغا برطرف ہو گیا۔ ملک کے عوض نقدی مقرر ہو گئی وہ اب تک پاتا ہوں۔ پانچ برس کا تھا باپ مر گیا۔ نو برس کا تھا کہ چچا مر گیا۔

نوابی کا خطاب ہے نجم الدولہ اور اطراف جنوب کے امرا مجھ کو نواب کہتے ہیں۔ میں موحد خالص اور مومن کامل ہوں۔ انبیا سب واجب التعظیم اور اپنے اپنے وقت کے سب مفترض الطاعۃ تھے۔ محمد علیہ السلام پر نبوت ختم ہوئی۔ یہ خاتم المرسلین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ مقطع نبوت کا مطلع امامت اور امامت نہ اجماعی بلکہ من اللہ ہے اور امام من اللہ علی علیہ السلام ہیں ثم حسن ثم حسین اسی طرح تا مہدی موعود علیہ السلام۔ بریں زیستم ہم بریں بگذرم۔ ہاں اتنی بات اور ہے کہ... زندقہ مردود اور شراب کو حرام اور اپنے کو عاصی گنتا ہوں۔ اگر مجھ کو دوزخ میں ڈالیں گے تو میرا جلانا مقصود نہ ہو گا بلکہ میں دوزخ کا ایندھن ہوں گا اور دوزخ کی آنچ کو تیز کروں گا۔ تاکہ منکرین و مشرکین نبوت مصطفوی اور امامت مرتضوی اس میں جلیں۔

۷ رجب سنہ ۱۲۳۵ھ کو میرے پاس حکم دوام حبس صادر ہوا۔ ایک بیڑی پاؤں میں ڈال دی اور دلی شہر کو زندان مقرر کیا اور مجھے اس زندان میں ڈال دیا۔ اللہ اللہ ایک وہ کہ دو بار ان کی بیڑیاں کٹ چکی ہیں اور ایک ہم ہیں کہ کچھ اوپر پچاس برس سے جو پھانسی کا پھندا گلے میں پڑا ہے تو نہ پھندا ہی ٹوٹتا ہے نہ دم نکلتا ہے۔

میں لم یلد ولم یولد ہوں۔ چھہتر (۷۶) برس کی عمر میں سات بچے پیدا ہوئے۔ لڑکے اور لڑکیاں بھی اور کسی کی عمر پندرہ مہینے سے زیادہ نہ ہوئی۔ چچا کی جاگیر کے عوض میرے اور میرے شرکائے حقیقی کے واسطے شامل جاگیر نواب احمد بخش دس ہزار روپیہ سالانہ اس میں میری ذات کا حصہ ساڑھے سات سو روپیہ سال۔ بادشاہ دلی نے پچاس روپیہ مہینہ مقرر کر دیا ان کے ولی عہد نے چار سو روپیہ سال۔ ولی عہد تقرر کے دو برس بعد مر گئے۔ واجد علی شاہ بادشاہ اودھ کی سرکار سے بصلہ مدح گستری پانچ سو

غامض :- مشکل کلام، دور فہم، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کے دریافت کچھ غامض مسائل
بے زادہ سند گردی سہل مشکل (مرزا جان شائق)

قول فیصل۔ عربی زبان میں گڑھا، گہرا، زمین پست پست معنی میں بھی بولتے ہیں۔

غانی :- تونگر، دولت مند، بے نیاز، عربی صفت قلیل الاستعمال۔

غانی تھا مشہور تھا سالی دماغ تھا
گویا ہوا کے دوش پہ اک زندہ باغ تھا (انیس)

قول فیصل۔ عربی زبان میں راگ گانے والے کو بھی کہتے ہیں۔

غائب :- دیکھو سوم، غیر حاضر، پوشیدہ، مخفی چھپا ہوا، حاضر کی ضد۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

حال نہ پوچھو عشق کر میں گھس گئے پاگل ہوگئے دفعۃً
سب کی نظر سے اب تو ہیں غائب بن گئے گویا نظر عجم (انجم)

غائب :- ایک طرح کی شطرنج جو شطرنج باز پس پردہ بیٹھ کر یا بساط شطرنج کی طرف پیٹھ کر کے کھیلتا ہے فارسی صفت، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

غائبانہ :- شطرنج کی بازی جو حریف اور بساط کی طرف منہ موڑ کر کھیلتے ہیں۔ فارسی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ بھی شطرنج بازوں کی اصطلاح ہو عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

غائبانہ :- پیٹھ پیچھے، پس غیبت، عدم موجودگی میں۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا (آتش)

غائبانہ تعارف :- عدم موجودگی میں تعارف، اردو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جب رفاقت محمد سے تنہا سانی ہوئی
کچھ فوائد بھی تجارت غائبانہ ہوگیا (سید آل رضا)

غائب باقی :- ایک قسم کی گالی جو عورت کے حق میں دی جاتی ہے۔ جیسے نجو، قطامہ، وغیرہ اس کا مفہوم ہے۔ غائب بانہ، مزہ اڑانے والی عورت، اردو، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "غیبانی" کہتے ہیں۔

غائب باز :- غائبانہ شطرنج کھیلنے والا، وہ شطرنج کھیلنے والا جو پس پردہ بیٹھ کر شطرنج کی بساط کی طرف پیٹھ کر کے شطرنج کھیلے ایسی بازی کو غائبانہ کہتے ہیں فارسی صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

غائب غلّہ :- بالکل غائب۔ اس طرح غائب جیسے غلہ غلیل سے نکل کر نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سنتے ہیں انھوں نے جلتیا ری سے پوچھا کہ کیوں بی جلتیا۔ ری تمھیں کچھ معلوم ہے بھلا تو جی کہاں چلے گئے۔ اس نے کہا میاں میں اب کیا بتاؤں کہ کہاں غائب غلہ ہو گئے اتنا جانتی ہوں کہ انھیں کا سا کوئی مردوا آیا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا، ہونا کے ساتھ ہے۔

غائب کرا دینا :- مخفی کرا دینا، اڑا دینا، چوری کرا دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمھارے حقیقی بھائی نے دشمنی سے تمھاری ہزاروں بیش قیمت چیزیں غائب کرا دیں تمھیں کوئی اطلاع نہ ہو سکی۔

قول فیصل۔ اس کا لازم۔ غائب کر دینا بھی مستعمل ہے۔

غائب کھیلنا :- بے دیکھے شطرنج کھیلنا حافظے کی قوت اور کمال مہارت سے (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہو اس شطرنج کھیلنے کا یہ قاعدہ ہو کر حریف کی پیٹھ کے پیچھے بساط شطرنج بچھا کر مہرے رکھ دیتے ہیں جب دوسرا حریف مہرہ چلتا ہو تو اسے بتا دیتے ہیں کہ یہ فلاں مہرہ کو فلاں خانے سے فلاں جگہ چلا ہے تب وہ اپنے خیال سے بتا دیتا ہو کہ تم میری طرف کے فلاں مہرے کو فلاں جگہ رکھ دو غرض اسی طرح ذہن میں نقشہ جما کر دوسرے حریف کو مات کر دیتا ہو اہل فارس اسے غائبانہ کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

غائب ہونا :- پوشیدہ ہونا، روپوش ہونا، چھپنا، حاضر نہ ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

موجود ہم میں ہے یہ غائب ہو سب کی روح
جلوہ اسی طرح ہے جہاں میں حضور کا (نوشہ لطافت)

غائب ہونا :- چوری ہو جانا، جاتا رہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ تعجب کی بات ہے کہ صندوقچے میں قفل لگا رہا اور کڑے کی جوڑی غائب ہو گئی۔

غائر :- گہرا، دقیق، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اگر آپ میرے مضمون کو نظر غائر سے ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ اپنی نوعیت کا واحد مضمون ہے۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہر چیز جو نیچے چلی جائے، زمین پست گھس جانے والی شے وغیرہ کے ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں۔

غائی :- غرض، غایت، وجہ، سبب، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس کا استعمال لفظ علت

کے ساتھ ہوتا ہو جیسے "اس کی علت غائی کیا ہے؟"

غایت مؤنث غرض، مطلب۔ عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کی غایت کو سمجھ لیجئے تو ہم — اختر
مانگئے پر اس کو دل دیجئے تو ہم دشاد اور دھ

غایت مؤنث انتہا، انجام، نہایت، آخر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جور وستم کی ان کے جو غایت نہیں رہی
اپنی بھی مری وفا کی نہایت نہیں رہی — رشک علی

غایت مؤنث از حد، بے حد، بہت، بے شمار، بحیثیت عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر:- نگار مرغوب اور دلدار مطلوب نے عاشق دلدادہ کی گردن میں یہ دست نگیں ڈال کر جتایا کہ عین سی اور غایت جوش حسن پرستی میں رخسار جاناں کو چوم لے — (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- روز مرہ کے ایک معنی علم، خاص جھنڈا بھی ہیں اور اس معنی کا ...

غایتُ الامر :- انجام کار، آخر کار، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غایت درجہ :- آخر درجہ، انتہائی درجہ، درجہ، آخر تو، حدیث، حد، آخرالامر، انتہا پر۔

(نقشہ) آپ اس مکان کی قیمت غایت درجہ پانچ ہزار دیجئے۔

قول فیصل:- اب شاید ہی کوئی بولتا ہو (نور اللغات)

غایت مانی الباب :- اس معاملے میں انتہائی بات۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر:- اول تو بلا مرنے کی بعض مصلحتیں ظاہر فرمادیں اور پھر تورات وغیرہ پچھلی کتابوں کی پیشین گوئیوں سے اس کی تصدیق کی اور آخر کو امان کے خطاب سے اس کو ایسا لپٹا کر دکھایا کہ گویا یہ بات اس قابل ہی نہیں کہ اس پر اتنا زور دیا جائے غایت مانی الباب، شرط نازی سو آدمی کسی نہ کسی طرف کو تو منہ کرے ہی گا۔

(ترجمۂ القرآن از نور اللغات)

غَبّ :- (بکسر اول و بائے مشدد) تپ نوبتی، باری کی تپ، وہ تپ جو ایک روز درمیان دے کے آئے عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- حکماء کی اصطلاح ہے جمہوریت کا اس سے واسطہ نہیں ہے۔

غُبار مذکر (بالضم) گرد، دھول، گرد ملی ہوئی ہوا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

گرد نگاہ یار سے دل ہو گیا تباہ
رہرو کو سوجھتی نہیں منزل غبار میں — امیر

غُبار مذکر (مجازاً) ملال، کدورت، رنج، اندوہ عربی، فصیح، رائج۔

صبا اڑا نہ سکی آسمان اٹھا نہ سکا
وہ گرد دل میں ان کے ہمارا غبار باقی ہے — داغ

غُبار مذکر عداوت، بغض، دشمنی، کینہ، بیزاری، اردو، فصیح، رائج۔

جلے ٹھکرا کے میری تربت کو
جو خاک سے بھی مری غبار رہا — وزیر

غُبار مذکر ایک قسم کا خط جو دو انگشت کا فاصلہ وں پر لکھا جاتا ہو اور ان دونوں کا خط دل کر ملانے سے پڑھا جاتا ہو ورنہ ایک غبار سا معلوم ہوتا ہے اور پڑھنے میں نہیں آتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے اس کا صرف خط کے ساتھ ہی ہے۔

کس پردے میں کدورت دل کا اشارہ ہے
وہ لکھا ہو خط بھی اس نے تو خط غبار میں — امیر مینائی

غُبار مذکر کہر، شب دود، دھند، بخارات غلیظ، دھواں، دھار، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا غبار بول کے یہ معنی نہیں مراد لیتے بلکہ آنکھوں کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

غُبّارا مذکر ایک قسم کی آتشبازی، باریک کاغذ کا بنا ہوا تھیلا جس کے اندر تیل کی بھیگی ہوئی گدی روشن کر کے ہوا میں اڑاتے ہیں۔ اس میں کبھی ایسے پڑاکے بھی رکھ دیتے ہیں جو اوپر جا کر چھوٹتے اور اس میں سے مختلف رنگوں کے پھول گرتے ہیں۔ مذکر۔

سوز دل لے گیا مجھی آتشکدہ ہو گیا
جب غبارا اٹھا ہمارا آگ غبارا ہو گیا — بحر

شیخ امداد علی بحر نے ایک جگہ بہ تشدید دوم بھی کہا ہے۔

اڑے گا گنبد افلاک بن کے غبّارا
جو میری آہ جہاں سوز کا دھواں نکلا

اب فصحا کی زبانوں پر بغیر تشدید ہو۔ (نور اللغات)

صاحب فرہنگ آصفیہ فرماتے ہیں فصحا جو ہیں فرماتے ہیں زبان دہلی میں بھی تخفیف کے ساتھ ہے۔ غبّارہ بالتشدید دو یا شعر میں بوقت پر زبان کو قربان کرتے ہیں۔ قلق نے بھی غبارا (بہ تشدید) نظم کیا ہے۔

بعد مرنے کے بھی باقی ہے وہی سوز فراق
خاک کے میری بگولے نہیں غبارے ہیں — قلق

مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک یہ لفظ اردو ہے اور عوام و خواص کی زبانوں پر بہ تشدید بائے ہے۔ زیادہ تر رسم الخط بجائے الف کے ہائے ہوز کے ساتھ بھی ہے۔ اس کی جمع "غبارے" اور "غباروں" ہے۔

تب فرقت میں نکل کر مری آنکھوں سے حضور
لطف دکھلاتے ہیں اڑتے ہوئے غباروں کا — فرخ علی

غُبّارا مذکر ایک قسم کا ہوائی جہاز، ایک قسم کا ہوا پر اڑنے کا بورن جو ریشمی کپڑے یا کسی ایسی چیز

سے بنا کر اس میں بیٹھ کر جن بھتی ہوا کے لطیف و گرم بھر کر اڑا دیتے تھے اور اس کے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھ کر آدمیوں کو بٹھا دیتے ہیں۔ اس کا رواج یورپ میں بہت ہے۔ جنگ فرانس اور جرمن میں اس کے ویلے سے فرانس والوں نے بہت سے کام نکالے تھے۔ بیلون یا ایر بیلون۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کو بھی "ب" بہ تشدید "با" بھی بولتے ہیں۔

غُبّارا :- بشکل غبارا، تیشے کا گول ظرف۔ ایک قسم کا بم کا گولا جس میں آتش بازی بھر کر چھوڑتے ہیں اور وہ اوپر جا کر پھٹ جاتا ہے۔ اور طرح بطرح کے پھول کھلاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے گولے کو غبارا نہیں کہتے۔

غبار اٹھنا :- زمین سے گرد کا بلند ہونا، ہوا سے خاک کا اڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بھرے ہیں کدورت سے دلوں کو مفسد
آئینہ چھپاؤ کہ غبار اٹھتا ہے — میر عشق

غبار اٹھنا :- ابخرات کا اوپر کو چڑھنا۔ ابخرات غلیظہ کا صعود کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غبار اڑنا :- گرد اڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم ہیں بعد از مرگ بھی محو تماشائے بہار
جب غبار اپنا اڑا دیوار گلشن ہو گیا — جگر

غبار آلود :- گرد میں بھرا ہوا، گرد آلودہ، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محاورہ۔ معلوم ہوتا ہے تم بہت دور سے چلے آرہے ہو۔ تمہارا چہرہ غبار آلود ہے۔ منہ دھو ڈالو۔

قول فیصل۔ اسی محل پر غبار آلودہ بھی بولتے ہیں۔

غبار آنا :- رنج یا کدورت پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم خاک میں ملے تو ملے حشم گریہ سے
دل میں ترے غبار کہیں آگیا نہ ہو — وزیر

غبار بڑھانا :- ملال زیادہ کرنا، کدورت بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم خاک ہو گئے تو کدورت وہ ہو گئے
افسوس ہے غبار بڑھایا غبار نے — (لاادھم)

غبار بھرنا :- غبار آلود ہونا، بنی تنگ حب [illegible]۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جھڑکے ہیں نے دہیں ڈال دی سپر تلوار
کیا اسلام یہ جھک کر بھرا جیب میں غبار — میر عشق

غبار بیٹھنا :- اڑی ہوئی گرد کا بیٹھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بانی پہ ہے ہماری قسمت سفر میں بھی دستر کی رحمت
کہیں جو بیٹھا غبار غربت تو شعلہ اٹھا غم وطن کا — جگر

غبار جھاڑنا :- گرد و غبار کا دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روئے یوسف پہ بنا حسن و بہار عارض — لطافت
میرے محبوب نے جھاڑا جو غبار عارض — (نزاکت)

غبار چھانا :- گرد کا پھیل کر کسی جگہ اکٹھا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نظروں میں یہ چھایا ہے غبار دل وحشی
ہر آنکھ میں آنسو مجھے میلا نظر آیا — منیر

غبار خاطر :- (بہ اضافت) ملال خاطر، رنج دل کی کدورت، رنجش، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پیری میں ہو گئے ہیں عمری کی عزت — بھلے ہیں ہم سحری کی صورت
ہم بیٹھے ہیں غبار خاطر کی طرح — اٹھتے ہیں تو درد جگر ہی کی صورت

غبار خاطر :- مولانا ابو الکلام آزاد کی ایک

مشہور کتاب ادبی تصنیف کا نام جو انہوں نے جیل کے اندر خطوط کی شکل میں لکھی۔ [illegible]

غبار دھونا :- کدورت دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جھڑ گئی شوخی تری روبرو جیسے — رشک
تو غبار اس کے نہ دل سے کبھی دھو کر آیا — رشک

غبار راہ :- راستے کی گرد، راستے کی دھول۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مجھے نقش پا آل حیدر بنا
غبار رہ آل حیدر بنا — (ربیع القدال)

غبار رکھنا :- کدورت رکھنا، رنج رکھنا، کینہ رکھنا، عداوت رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تو اکے خط کو بوسہ دارض عطا کرو
رکھتے ہو دل میں صاف دوں کے غبار کیا — انیس

غبار گھٹنا :- تاریکی اور گرد کا کم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نگاہ چھانے فضا کے تمام تار
رہنے لگی شعاع گھٹنے لگا غبار — جوش ملیح آبادی

غبار نکالنا :- کدورت نکالنا، دشمنی نکالنا، کینہ نکالنا، بغض کا بدلہ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خاک دل سے کیا ہم کو جدا کیا بارگی
آسماں کو تھی ضرورت سو نکالا یہ غبار — میر

قول فیصل۔ اس کا صرف دل کے ساتھ زیادہ ہے۔

غبار نکلنا :- دشمنی ادا ہونا، کینہ نکلنا، بدلہ نکلنا، عداوت پوری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آندھی سے سیاہ ہو گا چرخ پہ دل اب تو کچھ غبار نکلے گا — میر

غبار ہونا : ہے آسمان پر گرد ہونا، فضا کا مکدر ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم: آندھی تیز آ رہی ہے ایسا غبار ہے کہ آج چاند کا نظر آنا مشکل ہے۔

غبار ہونا : ہے دو شخصوں میں باہم رنجیدگی ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زمیں کو ہم سے غبار آسمان ہم سے خلاف
نہ ہم زمیں کے لئے ہیں نہ آسماں کے لئے — اجر

غبار ہونا : ہے آنکھوں سے کم نظر آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غباوت : کند ذہن ہونا، غبی ہونا، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غبطہ : بکسر اول و فتح سوم) کسی کے مال یا مرتبے کی بلندی پر ایسا رشک کرنا جس میں اس کے زوال کا ہلکا سا شائبہ بھی نہ ہو، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

حبذا عزت رسول کریم
نہ کریں غبطہ کیوں جناب کلیم — ناسخ

غبغب : (بفتح اول و سوم) موٹے تازے آدمی کی ٹھوڑی کے نیچے کا لٹکا ہوا گوشت جو خوبصورتی میں داخل ہے۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ آنکھیں جلد رشک سحر سامری جنون
خط نورستہ شہر سبز غبغب چاہ بابل ہو — انشا

قول فیصل: شعراء چاہ غبغب و چہ غبغب کی ترکیب کے ساتھ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

چاہ غبغب سے نکلتے ہی ہوئی قید نصیب
یوسف دل کے لئے ہو گئیں زنداں زلفیں — جلال

علم بلاغت میں اہل لکھنؤ اسی کو غبغبا کہتے ہیں اور زیادہ تر بصیغۂ جمع غبغبے بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ صاحب فرہنگ جہانگیری نے غبب بھی لکھا ہے۔

غبن : (بفتح اول و سکون دوم و سوم) خیانت تصرف بیجا، امانت برد، سپرد کئے ہوئے مال کی چوری، خرد برد، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل: پڑھا لکھا طبقہ غبن بفتح اول و سکون دوم و سوم بولتا ہے اور عوام بفتحتین بولتے ہیں۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

غبی : (بالفتح) کند ذہن۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل نظم: تمہارا لڑکا بہت غبی ہے آٹھ دن میں چار مصرعے آدھا سے کے یاد نہ کر سکا۔

غپ : ہے (بالفتح) (دیکھو) جھوٹی بات، شیخی کی بات اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل: فارسی میں گپ ہے اہل لکھنؤ زیادہ تر "غپ" ہی بولتے ہیں۔ دیہاتی گپ بولتے ہیں۔ غپ کا صرف۔ اڑانا، مارنا، ہانکنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ صاحب نور اللغات نے بجائے فارسی بھی لکھا ہے جو صحیح نہیں۔ بصیغۂ جمع (غپیں) زبانوں پر زیادہ ہے جیسے بلا وجہ دو گھنٹے سے بیٹھے غپیں اڑا رہے ہو اور وقت برباد کر رہے ہو (یا) تمہیں سوائے غپیں ہانکنے کے دنیا کا اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔

غپیں مارنا نسبتاً زبانوں پر کم ہے۔

غپ : ہے جلدی سے حلق میں گیرہ میں اتارنے کی آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل: حلق کی قید نہیں بلکہ جہاں بھی جلدی کرنا ہوتا ہے تو بول دیتے ہیں جیسے۔ میں جیسے ہی ڈیوڑھی میں پہنچا اس نے غپ سے ڈیوڑھی میں گھس کر کنڈی لگا لی۔ یہ بھی غیر فصیح ہے۔

غپا : ہے (بفتح اول و تشدید دوم) دھوکا، فریب، اردو، مذکر، متروک۔

قول فیصل: اب اس کا صرف زیادہ تر جمع کے ساتھ غپے پٹنے۔ جائیں جیسے کے معنی میں زبانوں پر ہے جاہل عورتوں کی زبان ہے۔

غپا : ہے جب اڑتا ہوا پتنگ پھٹ جاتا ہے تو ڈور تیزی سے کھینچنے کو غپا کہتے ہیں۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ ہم ناواقف ہیں نہ کسی سے سنا، غپا دینا بمعنی دھوکا دینا البتہ رائج ہے۔ مگر خواص کی زبان ہے۔ خواص غچہ دینا بولتے ہیں۔ مؤلف کے نزدیک غچہ دینا خواص کی زبان نہیں ہے بلکہ یہ بھی عوام کی زبان ہے۔ کنکوے کھیلنے والے غپا کوئی نہیں بولتا۔

غپا : ہے تخفیف ذکر جیسے "لگتی ہوا ہی غچہ" بڑھاپا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غپا غپ : ہے (بفتح ہر دو غین) متواتر، پے در پے، اردو، عوام کی زبان۔

محل نظم: تم شاید شریفوں کی تہذیب سے واقف نہیں کھانے سے پہلے برفی کی ڈلیاں غپا غپ کھائے چلے جا رہے ہو۔

غپا غپ : ہے بکثرت، افراط، جیسے غپا غپ نور برس رہا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غپا غپ : ہے کسی چیز کا کسی ملائم چیز کے اندر آنے اور جانے کی آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غپا کھانا : دھوکا کھانا، اردو مصدر، متروک۔

محل نظم ۔ اپنے حافظہ پر ذہانت کمال کر رہ جاتے تھے کس روز کا نام کیوں نہ یاد آیا بٹ اپنا کھایا پڑھتے تھے تکتے تھے ۔ (فسانۂ آزاد)

غپ چپ ۔ خاموش، چپ چاپ ۔ (دکّی لغت)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ایسے موقع پر گپ چپ ہی بولتے ہیں ۔

غپڑ غپڑ کھانا ۔ (غپڑ بفتحتین) جلدی جلدی، بد تمیزی کے ساتھ کھانا ۔ اردو، عوام کی زبان ۔

محل نثر ۔ خدا سمجھے کیا مزے سے غپڑ غپڑ کھاتے چلے جاتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

غپ شپ ۔ بیہودہ اور لغو باتیں ۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج ۔

محل نثر ۔ میں پرانی تہذیب کا آدمی ہوں مجھے تمہاری غپ شپ باتوں سے انتہائی تکلیف ہوتی ہے

قول فیصل ۔ اس کا صرف "اڑانا" اور "اڑنا" "ہونا" کے ساتھ ہے ۔

غپّی ۔ بفتح اول و تشدید دوم، جھوٹا، گپیا، غپ ہانکنے والا، ڈینگ مارنے والا ۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان ۔

محل نثر ۔ تم ہندو تو ایسا کسی بات کو سچ نہ سمجھنا اور بڑے غپّی انسان ہیں ۔

غپیا ۔ غپّی ۔ اردو، مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غتر بود ۔ بفتح اول و دوم (دونوں معروف) غلط ملط، ملا جلا، گڈمڈ، خراب ۔ اردو غیر فصیح ۔ رائج ۔

محل نثر ۔ یہ مضمون ہے یا غتر بود کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ کہتے ہیں کہ ایک بوقلمون جاہل نے سعدی کے شعر ذیل کی نسبت استاد سے کہا کہ سارا شعر تو سمجھ میں آ گیا لیکن غتر بود سمجھ میں نہیں آیا ۔

کہ سعدی کہ گوئے بلاغت ربود
در ایام بوبکر بن سعد بود

چوں کہ اس نے بلاغت میں سے صرف "غت" لے کر دوسرے لفظ "ربود" کے ساتھ ملا دیا، اس وجہ سے غلط ملط کے موقع پر بولنے لگے ۔ اس کا صرف "کرنا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے ۔ عورتیں اور عوام اس کو "غتر بود" اور "غتر نا بود" بھی بول دیتے ہیں ۔

غتر بود کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہی ۔

لیا وجود اپنا کچھ وجود ہوا
گیا مری ان میں غتر بود ہوا ۔ قمر آر

غٹ ۔ (بالفتح) لوگوں کا ہجوم، اژدہام، غول، جتھا ۔ اردو، مذکر، متروک ۔

نکلا ہو کس ادا سے گھونگھٹ
اربابِ مجلس کا گروہ کی غٹ ۔ ظفر (شاہ اودھ)

غٹ ۔ نگلنے یا حلق میں اتارے جانے کی آواز ۔ اردو غیر فصیح، رائج ۔

محل نثر ۔ میں کہتا رہا کہ داخت کی دوا زہر ہلاہل ہے کلی کر ڈالو ۔ وہ ایسے بیوقوف تھے کہ غٹ سے نگل گئے ۔

غٹ ۔ قلقل مینا، اردو مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غٹا غٹ ۔ بفتح ہر دو غین، متواتر پینے کی آواز، اردو، غیر فصیح، رائج ۔

ساقی بھی پیمانہ بھی ہے اور رنگ چمن بھی
کس لطف سے آتی ہے صدا کے غٹا غٹ ۔ تجلی

غٹا غٹ ۔ پینا اور صراحی کی قلقل ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان ۔

دھوم ہے بادہ کشوں کی تری میخانے میں
مست جاتے ہیں صراحی کی غٹا غٹ سن کر ۔ آتش

غٹا غٹ پینا ۔ رقیق چیز کے گھونٹ حلق کے نیچے اتارنا ۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج ۔

ع ۔ پی لیے دو آتشہ کے جام غٹا غٹ (چمن بے نظیر)

غٹ پٹ ۔ (بفتح اول و سوم) کشتی کے دو لڑائی جو آپس میں لپٹ کے ہو گتھم گتھا ۔ اردو، قریب بہ متروک ۔

قول فیصل ۔ ہو جانا کے ساتھ صرف کرتے تھے ۔

دیکھ کے ابرو لب پوشیدہ پہ ہوتا تھا گماں
پہلواں دو ہیں کہ کشتی میں ہوئے ہیں غٹ پٹ ۔ امیر

غٹ پٹ ۔ ہمرو جینا، مل جانا، قریب ہو کے لڑنا ۔ اردو، قریب بہ متروک ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف بھی ہو جانا کے ساتھ ہے ۔

لیں بلائیں ادھر بھی سب نے جھٹ پٹ
بس ہو گئیں دونوں وہیں غٹ پٹ ۔ اختر (شاہ اودھ)

غٹ پٹ ۔ لپٹ چپٹ ہونا، مختلط ہونا ۔ اردو، قریب بہ متروک ۔

قول فیصل ۔ "ہونا" اور "ہو جانا" کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

جوانان چمن سے ہو کے غٹ پٹ
الٹ ڈالا عروس گل نے گھونگھٹ ۔ نسیم

رنگیں سے اور مجھ سے ہو جائے جس میں غٹ پٹ
بتلا دے کوئی ایسی تدبیر میرزا باجی ۔ رنگین (ہو جانا)

(فرہنگ اثر)

گئے چپ:

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ لیکن لکھنؤ میں اب "چھپکے" "اڑ زنایا" "گا" نہیں بولتے۔

غچا: (بفتح اول و تشدید دوم) دھوکا، اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "دینا اور کھانا" کے ساتھ ہے۔ جیسے، چھوٹے بھائی نے دھوکے سے سارے کا مقدور دستخط کرا کے غچا دیا۔ "بڑے بھائی جو نہیں سمجھتے تھے، غچا کھا گئے۔"

غچاغچ: (بلا تشدید) تلوار وغیرہ کے متواتر جسم پر پڑنے کی آواز، چھپاک، پاق، خنجر، برچھی یا تلوار کی لڑائی کی وہ آواز جو آدمی کے گوشت کے اندر گھسنے سے نکلتی ہو، اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے خچاخچ کہتے ہیں۔ البتہ چاقو کا ایک بھونک دینے کو غچ سے یا گپ سے کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

مؤلف "فرہنگ اثر" کی تائید کرتا ہے لیکن ایک دم سے چاقو بھونک دینے کو "غچ" سے نہیں غپ سے بولتے ہیں۔

غچاغچ: کھچوں کھچوں، گھٹنے یا پاؤں دلدل میں رکھ کر نکالنے کی آواز، اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غچاغچ: جماع کرنے سے جو آواز نکلتی ہے اردو، بازاری زبان۔

غچاکا: موٹا تازہ، معشوق، گبرا ابھرے جسم کا پر گوشت، اردو، صفت، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ کبھی کبھی بازاری لوگ محبوب یا معشوق سے خطاب کرتے وقت وہ جان من غچا کا کہتے ہیں اور انگوٹھے سے اپنے سینے کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں۔

غچ پچ: (اصل میں کچ پچ ہے) انبوہ، ہجوم، اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کچ پچ (بالکسر)

غچلی: خبیثا، کثیف، کثیف الطبع، گھنونا، میلا، گندا، وہ آدمی جو اپنے جسم کی صفائی نہ رکھے، اردو، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غدّار: (بفتح اول و تشدید دوم) بہت غدر کرنے والا، نہایت بے وفا، سرکش، مفسد، باغی، نمک حرام، عربی، صفت، فصیح و رائج

رہے گا کہ پر پیر اظہار سے
نہ کہ حال اندرائے غدار سے (سراج اللغات)

قول فیصل۔ یہ غدر کا اسم مبالغہ ہے۔

غدّارہ: بہت بڑا، (جمع)، اردو، رائج۔

محل استعمال۔ میری زندگی ایسی گزری میں اندھی زندگی ہے آخرکار اتنا بڑا غدّارہ شہر تباہی و بربادی کا حال میرا حال۔ (ابن الوقت)

قول فیصل۔ شہر کے لیے اس کا استعمال مخصوص ہے اب کسی قدر کے ساتھ بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے:

"زیادہ تر ایسے موقع پر بولتے ہیں۔ کہ جب کوئی شخص یا کوئی چیز گم ہو جائے۔ اور تلاش میں وسعت شہر کے باعث عاجز ہوں۔ شاید یہ معنی اس وجہ سے لیے گئے ہوں کہ جس طرح بے وفا سے حصول مراد غیر متصور ہے۔ اسی طرح بہت بڑے شہر میں گم شدہ چیز کا دستیاب ہونا غیر ممکن ہو یا یوں کہو تھا وہ شہر، بہت بڑا بے وفا، سے عرض بہت ڑا سنی سے غیر مستعمل کرتا ہے۔"

غُدَد: (بضم اول و فتح ثانی) گوشت کے اندر کی گٹھلیاں، گلٹیاں، جلد کے اندر کی گرہیں، عربی، مذکر، طب یا علم طب کی زبان۔

قول فیصل۔ غدّہ بضم اول و تشدید دوم کی جمع ہے۔ عام طور سے اسی کو غدود کہتے ہیں۔ جو اردو ہے۔

غدر: (بفتح اول و سکون دوم) عہد شکنی، بد عہدی، بے وفائی کرنا، بے وفائی، عربی، مذکر، فصیح، رائج

دل دعا سے لیتے ہیں وہ مجھے
غدر کیا ایک عشق میں — میر

غدر: (اہل ہند) ہنگامہ، دنگا، فساد، فتنہ، خلفشار، بلوہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج

محل استعمال۔ رات کو شادی میں وہ بد انتظامی تھی کہ کوئی برتن لیے جاتا ہے کوئی لڑ رہا ہے غل مچا رہا ہے یہ شادی نہیں تھی۔ غدر تھا۔

قول فیصل۔ عوام اسی کو "غَدَر" بفتح دوم بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

اس کا صرف "کرنا اور ہونا" کے ساتھ ہے۔

غدر: ۱۸۵۷ء کی بغاوت، انگریزوں کے خلاف آزادی کی پہلی لڑائی، اردو، رائج۔

غدر میں کر کے اپنے گھر میں نہاں
دشمنوں سے بچائی تھی جاں — نالہ رسا

غدر پڑ جانا: لوگوں کا بدحواسی میں ادھر ادھر بھاگنا، بھگدڑ مچ جانا، یہ بھی بفتح اول و دوم ہے۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ فصحا بفتح اول و سکون دوم بولتے ہیں و عوام بفتح اول و دوم بولتے ہیں۔

غدر پڑنا:۔ عوام کا غدر ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بالفتح لکھا ہے بول چال میں بفتح اول و دوم ہے (فرہنگ اثر) فصحا بسکون دوم ہی بولتے ہیں جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

غدر کرنا۔ غدر مچانا:۔ ہ۔ ۱: غل غپاڑا کرنا، شور و غل کرنا ۲: بد انتظامی کرنا ۳: لوٹ مچانا ۴: ہنگامہ برپا کرنا، فساد اٹھانا۔ بلوہ کھڑا کرنا، فتنہ برپا کرنا ۵: سرکشی کرنا، بغاوت کرنا، سر اٹھانا، باغی ہونا، برگشتہ ہونا، منحرف ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ بھی بفتح اول و دوم ہے (فرہنگ اثر) فصحا بسکون دوم اور عوام بفتح دوم بولتے ہیں۔

غُدُود:۔ (بضم اول و واو معروف) گوشت کی گرہ، گلٹی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بے سلم حسن سے ہر چند بیشی کائنات
گر ترے ہم جسم دیکھے تو ہے پہلو کا غدود　　سودا

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ صحیح عربی غُدَد ہے (بضمتین) ہے اور غدود (بواو معروف) عوام اور جہلا کی زبان ہے۔

مولف کے نزدیک زبان اردو کے اعتبار سے غدود ہی صحیح و فصیح ہے لکھنؤ کے عوام و خواص سب یہی بولتے ہیں۔ "غدد" اردو کے لئے بالکل غیر مانوس ہے۔

غَدِیر:۔ ہ۔ وہ نشیب جس میں برسات کا پانی جمع ہو۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

غدیر:۔ ہ۔ عرب کے ایک مقام کا نام جو حوالی جحفہ میں واقع ہے اسی کو غدیر خم اور خم غدیر اور تنہا خم بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام بالکل میدان میں واقع ہے۔ میدان بھی کہاں کا، حجاز عرب کا وہ کوسوں کا ریگستان۔ نہ کہیں سایہ نہ سایہ دار درخت۔ اگر کہیں ہوں گے بھی تو وہی کھجوروں کے درخت جن کا سایہ دو فٹ مربع زمین سے زیادہ نہیں چھپا سکتا۔ یہیں سے مختلف مقامات کو راستے گئے ہیں اور وہ قافلے جو حج کے مراسم ادا کر کے مکے سے ایک ساتھ ہو کے نکلتے ہیں وہ یہیں سے منتشر ہونے لگتے ہیں۔ عربی، مذکر، رائج۔

جتنی نے بھر لیا قدح آفتاب کو
ایسا بہا غدیر میں دریا شراب کا　　بحر (غدیریہ)

ہے غدیر خم کے متوالوں کا گنگا پر جماؤ
محتسب کا زور کچھ چلنے پہ تا قاضی کا دباؤ　　صفی (غدیر خم)

قولِ فیصل۔ مولف سراج المبین نے معتبر تاریخ کے حوالوں سے حجۃ الوداع کے بعد واقعہ غدیر خم کو بالتفصیل سے لکھا ہے۔ ذیل میں اس کا اقتباس پیش کر رہا ہوں:۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے تمامی در کاسات [?] سے فارغ ہو کر اور اہل اسلام کو دینی و دنیاوی نشیب و فراز نیک و بد کے امور سے ان کو ارشاد اور اصلاح کے مختلف طریقے بتلا کر مدینے کی طرف مراجعت فرمائی۔ مکے سے پھر وہ اہل اسلام کی کثیر جماعت جس کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار بلکہ اس سے زیادہ ہوگی کیونکہ اطراف کے اہل اسلام جو مسافت کی وجہ سے مدینے پہنچ کر اسلامی قافلے کے ہمراہ نہیں ہو سکے تھے مکے سے ہمراہ ہو گئے اور خاص وہ لوگ بھی جن کا حج کے بعد رسول اللہ کی زیارت اور تعلیم و ہدایت پانے کی غرض سے مدینے جانا معمول تھا۔ فوج اسلامی کے ہم رکاب ہوئے بہرحال جب یہ کثیر التعداد قافلہ جس کا سواد کوسوں کی مسافت سے دکھائی دیتا تھا حوالی جحفہ غدیر خم کے قریب پہنچا تو آیۂ ربانی ہدایہ [?] یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (اس کا ترجمہ) اے رسول پہنچا دو اس کو جو تم پر نازل کیا گیا ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا پس تم نے رسالت ہی نہیں پہنچائی اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ اس واقعے سے پہلے یہاں کوئی منزل نہیں تھی لیکن اس سفر میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درگاہ احدیت کا یہ عتاب آمیز خطاب سن کر اتر پڑے اور اس وقت سے منزل قرار پا گیا۔۔۔۔

جناب رسول خدا کو جب ایسا تاکیدی حکم آیا تو آپ نے اس کی تبلیغ ۔۔۔ میں بھی نہایت ہی جلد کوشش فرمائی ۔۔۔۔۔ اپنے چند دنوں [?] اصحاب کو حکم دیا کہ وہ تمام حجاج کو اطلاع دیں کہ آنحضرت پر خدا کا ایک سخت تاکیدی حکم پہنچایا گیا ہے سب لوگ اس مقام پر جمع ہوں۔ جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں واپس بلائے جائیں اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کا انتظار کیا جائے۔ وہ لوگ جو قافلے کے پیچھے رہ گئے تھے پہنچ گئے اور جو آگے بڑھ گئے تھے واپس بلائے گئے۔ تمام اہل اسلام اپنے ضروری اور سخت حکم کو سننے کے لیے ایک جگہ جمع ہوئے۔ اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنایا گیا جب کسی کا انتظار باقی نہیں رہا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور ایک طولانی خطبہ

ارشاد فرمایا ...... اور علی مرتضیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اور اتنا بلند کر کے کہ سفیدی زیر بغل کی نمایاں ہوئی فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے خدا دوست رکھ اس کو جو اس کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اس کو دشمن رکھے اور مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے اور نہ مدد کر اس کی جو اس کی مدد نہ کرے اور ذلیل کر اس کو جو اس کو ذلیل کرے ۔ حاضرین حسنی[ؑ] کے بارے میں خدائے سبحانہٗ تعالیٰ نے اس مضمون کی وحی فرمائی ہے کہ یہ سید المسلمین ہے ، پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کا امام ہے اور ان لوگوں کا پہچاننے والا ہے جن کی پیشانیاں نورانی ہیں جو کچھ خدا نے مجھے حکم دیا وہ میں نے تمھیں پہنچا دیا اور میں تم لوگوں میں ان کو سپرد کرتا ہوں اور اپنے اور تمھارے لئے استغفار کرتا ہوں ۔

بہر حال جناب رسالتمآب جس وقت یہ طولانی خطبہ ارشاد فرما چکے اسی وقت ...... یہ دوسری آیت نازل ہوئی ....

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ (ترجمہ)

آج کے دن میں تمھارے دین سے بہت مطمئن ہوا پورا کیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کیا اور تمھارے دین اسلام سے راضی و خوشنود ہوا ۔ یہ تہنیت سن کر رسولؐ مطمئن ہوئے اور شکر خدا بجا لائے اور کل مسلمانوں نے حضرت علیؑ کو مبارکباد دی ۔ حسان بن ثابت نے ایک قصیدہ مدح امیر المومنین میں پڑھا ۔ ازواج رسولؐ نے بھی تہنیت دی ۔ (ماخوذ از سراج المبین)

غدیری :- غدیر خم سے منسوب ، غدیر والا غدیر والی ، فارسی صفت فصیح ، رائج ۔

محب میر کوثر ہے مرا دل
غدیری ہے کا ساغر ہے مرا دل ‎ — اوجِ علم

غِذَا :- (بالکسر) کھانا ، خوراک ، عربی مؤنث فصیح ، رائج ۔

حاتم یہ ہے نہ غیر ہے نازی ہے جیسے طعام
مہمانوں نے دو دن سے غذا بھی نہیں پائی ‎ — انیس

غذا بند ہونا :- بیمار وغیرہ پر کھانا بند ہونا اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

لینی ہے خبر اس کی تو لے رشک مسیحا
بیمار ہے تیرے ہوئی دوا بند غذا بند ‎ — رند

غذا کرنا :- کھانا کھانا ، ایسی چیزیں کھانا جس سے پیٹ بھر جائے ۔ اردو فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ باوجودیکہ میں نے رات کو غذا نہیں کی مگر تخمہ ابھی تک موجود ہے ۔

غذا کھانا :- کھانا نوش کرنا ۔ اردو مصرف فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ بعضیں ضعف معدہ کی شکایت ہے ہر گز غذا بالکل نہ کھانا

غذا لگنا :- غذا کا جزو بدن ہونا ۔ غذا کا بدن پر اثر کرنا ۔ اردو ، غیر فصیح ، رائج ۔

غم فراق نے کھایا ہے مجھ کو گھن کی طرح
غذا بتاؤ تو کیونکر مرے بدن کو لگے ‎ — رند

غذا نوش کرنا :- کھانا تناول کرنا ، کھانا کھانا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ سرکار ! اب تو حکیم نے اجازت دے دی غذا کیوں نہیں نوش کرتے ۔

غذا ہضم ہونا :- کھانا پچنا ، کھانا تحلیل ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ مولی سے غذا تو جلد ہضم ہو جاتی ہے مگر خود مولی دیر میں ہضم ہوتی ہے ۔

غذائے ثقیل :- یعنی ثقیل الہضم چیز ، مرغن خوراک ، دیر ہضم غذا ، عربی الفاظ ، فارسی ترکیب مؤنث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

غصہ نہ کھا کہ تیرے ہی حق میں ہے کچھ ضرر
ہوگا شکم میں درد غذائے ثقیل ہے ‎ — اسیر

غذائے لطیف :- ہلکی غذا ، زود ہضم خوراک جو جلد ہضم ہو جائے ۔ سریع الہضم چیز ، فارسی ترکیب ، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم غلط کہہ رہے ہو بھلا مونگ کی کھچڑی سے کہیں پیٹ میں درد ہوتا ہے وہ تو یہی غذائے لطیف ہے کہ ادھر کھاؤ ادھر ہضم ۔ تم نے کوئی بہت ثقیل غذا کھائی ہے ۔

غَرّا :- (بفتح اول و تشدید دوم) مشہور ، جید ، عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ ایک شاعر غرا نے ماناً اشاد دولھا کی شادی کا خاکہ یوں اڑایا (فسانۂ آزاد) قول فیصل ۔ یہ لفظ اردو میں لفظ شاعر کے ساتھ بطور صفت استعمال ہوتا ہے یعنی شاعر غرا کہتے ہیں ۔ لفظ شاعر کے علاوہ اور کسی لفظ کے ساتھ اس کا استعمال نہیں نہ تنہا بولتے ہیں عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں عظیم روشن جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں

غُرّا :- ۲ گھمنڈ ، تمکنت ، فخر ، غرور ، خود بینی ، نخوت ۔ اردو مذکر ، فصیح ، رائج ۔

بیجا نہیں مدح شہ میں غرّا میرا
بھرتی سے کلام ہے مبرّا میرا ‎ — انیس

قول فیصل ۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

لاکھیں تو دکھا دیں گے عشق کا جنگل
بہت ہی خضر کو سراغ ہے رہنمائی کا — بحر

غُرَاب: (بالضم) زاغ، کوا۔ عربی۔ اردو کے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ خانہ ہوں کہ میں جس کی بہار شفقا ہو
وہ کشت ہوں کہ جسے ہو پر غراب گھٹا — بحر

قول فیصل۔ صاحب لغات کشوری لکھتے ہیں، "ایک قسم کی کشتی جو دریا میں چلتی ہے"۔ مگر اردو میں رائج نہیں۔

غُرَابُ البَین: (لفظاً غراب بمعنی لفظی) معنے فراق کا کوا۔ اہل عرب کا خیال تھا کہ جس مکان پر یہ کوا بولتا ہے اس گھر کے باشندے متفرق اور جدا ہو جاتے ہیں۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لڑتے ہیں گورے کالے عبدہ میں باہم غضب آیا
ہر غراب البین کے سائے سے پھیلی ہو ویرانی — بحر

غَرَّا بَتانا: (مصدر متعدی) (خیر) چاند کا وعدہ کرنا، بند تاریخ کا وعدہ کرنا، چاند دیکھنے یا پہلی تاریخ کا وعدہ کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

روز رہا یار یہ ہمیں نہیں نصیب
غرہ بتا رہا ہے ہمیں بار بار حیف — بحر

غَرَّا بَتانا: (مصدر) ٹال ٹولا، لطائف الحیل سے چھٹی آنا، بہانہ کرنا، آج کل کرنا۔ اردو صرف۔

تیس دن وعدے پر غصے کے بھرتا ہی مجھے
جب ہوا چاند تو غرا ہی بتایا مجھے — ظفر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غَرَّا بَتانا: (مصدر) صاف جواب دینا، بالکل انکار کرنا، دھتا بتانا، دھتکارنا۔

تقاضا ہے چاند رات کا اس ماہ سے غرارہ
غرا بتا کے رہ گیا یہ وہ ہزار حیف — جعفر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں برتتے۔

غَرَّا بَتانا: (مصدر) ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، ناغہ کرنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

غَرّا دُھینا: (بالفتح اول و تشدید دوم) (لازم) تری تمام ہونا۔ سیخی جھڑنا، غرور ٹوٹنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "دُھینا" کی جگہ "دُھانا" بولتے ہیں، زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

غَرَارَہ: (بالفتح اول و دوم) ناآزمودہ کار ہونا، فریب کھانا۔ عربی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غَرَارَہ: حلق میں پانی ڈال کے غرغر کی آواز نکالنا اور کلی کر دینا، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

شراب خلد کی خاطر دہن کو رکھنا صاف
وضو میں ورنہ یہ زاہد غرارہ کیا کرتا — آتش

قول فیصل۔ فارسیوں نے یہ لفظ غرغرہ سے بنا لیا ہے۔

اگر مجھے بدنام حدیث تو بردو
زہے طہارت آزابہ غرارہ کنم — (حافظ شیرازی)

اہل لکھنؤ غرارہ اور غرغرہ دونوں حلق میں پانی گھمانے کی آواز کو کہتے ہیں۔

غَرَارَہ: غرغرہ کرنے کی دوا۔ یعنی اردو صرف (فقط) غرارہ ہوں نکالو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غَرَارَہ: شامیانے کی چوب اور چھڑ وغیرہ کا غلاف۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل مثل۔ تمہاری بد احتیاطی سے چھڑیوں کے جتنے غرارے تھے سب کو کیڑوں نے چاٹ لیا۔

غَرَارَہ: کپڑے کی تھیلی جو اکثر ٹاٹ یا دریائی کی ہوتی ہے۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

غَرَارَہ: کلی دار پیجامہ، ڈھیلے پائنچوں کا پیجامہ، بیگمی پیجامہ، عرض کا پیجامہ۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بیگمات شریف زادیاں غرارے استعمال کرتی تھیں، جو کئی گز کے پائنچے کے ہوتے تھے۔ لیکن ان میں الگ سے گوٹ نہیں لگتی تھی، وہ ایسی کلیوں کا ہوتا تھا جو اوپر سے کم اور نیچے سے زیادہ چوڑی ہوتی تھیں۔ اس کا رواج ختم ہو چلا تھا، موجودہ دور میں پھر غرارے کا استعمال کسی حد تک ہو چلا ہے۔ گوٹے دار پائجامے یعنی کھڑے پائنچے کو کسی کے ساتھ غرارہ کہتے ہیں۔ زیادہ تر زبانوں پر کھڑا پائجامہ ہی ہے۔

غرارے دار پائجامہ: ڈھیلے پائنچوں کا پائجامہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قریب بہ متروک ہے۔

غَرّا کرنا: (مصدر) تعطیل منانا، چھٹی منانا، ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، جو کام روز مرہ ہوتا ہو اسے کسی دن روک دینا۔ اردو صرف دہلی کی زبان، قلیل الاستعمال۔

وہ ماہ آج جو آیا تو کل کیا غرا
نشاط و عیش میں گزرا کبھی نہ سارا چاند — آتش

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "غرا کر دینا" بھی رائج تھا مگر اب بہت کم بولتے ہیں۔

دیکھ کر تیری نگاہ مست متوالے ہوئے
آج میخواروں نے میخانوں کا غرا کر دیا — صفدر

غَرّا کرنا: (مصدر) ناغہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جیسے ہی نعمت نور ملا لطیف نور سے جوش
اپنے کو کردگار نے دیکھا غرور سے [illegible]

غرور کرنا:- اترانا، فخر کرنا، گھمنڈ کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ غرور کرنا، اثباتی صورت سے بہت کم کہتے ہیں۔ منفی صورت غرور نہ کرنا بکثرت رائج ہے۔ جیسے "قمر الدین نے کہا استاد زادہ رکھتے ہیں ہم غرور آدمی گئے پی صہبا کا نشہ اتار دیں گے اس پر غرور نہ کرنا کہ ان عیاروں کو بے ہوش کیا۔ (طلسم خیال سکندری)

غرور کھونا:- گھمنڈ [illegible] تکبر [illegible]

کھونے غرور حسن کو کھویا ہے ہجر یار نے
مجبور ہو گئے ہیں قضا و قدر سے آپ — آتش

غرور ہونا:- (لازم) گھمنڈ ہونا، اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

تھوڑے سے حسن پہ بہت یار کو غرور ہے
ابرو جو کج ہوئے تو ادا ہو گئی — بحر

غرہ:- (بضم اول و تشدید دوم) ہر چیز کا اول، چاند رات، ہر مہینے کی وہ رات جس میں چاند پہلی مرتبہ طلوع کرتا ہے۔ اول روز کا چاند، ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سن کر منتقم - یار نگار دگران است
چوں غرہ شوال کہ عید دگران است — فردوسی

عید ترک نا قدر شناسی سے ہوئی ہم کو اسیر
ترک کا ابرو بن گیا غرہ مہ شوال کا — امیر

قول فیصل۔ عربی میں غرہ کے معنی ہیں گھوڑے کی پیشانی کی وہ سفیدی جو ایک درہم سے زیادہ ہو۔

غرہ:- معمول کے مطابق روز ہونے والے کام کا ناغہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

فاقہ کش ہیں ترے دیدار کے بھوکے کب سے
اے مہ عید یہ اچھا نہیں غرہ تیرا — امیر

قول فیصل۔ صاحب سرمایہ زبان اردو نے الف کے ساتھ لکھا ہے (غرا) اصولاً یہی صورت صحیح ہے۔

غرہ:- فاقہ، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل عوام - میری صحت خراب ہو چکی ہے جب بھی کچھ گرانی پاتا ہوں بالخصوص شب کو غرہ کر جاتا ہوں۔

غرہ:- (بفتح اول و تشدید دوم) مغرور ہونا، غرور، گھمنڈ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بجا نہیں مدح نشہ میں غرہ ابرا
بھرتی ہے کلام ہے سحر ابرا — انیس

قول فیصل - عربی میں اس کے معنی ہیں "مغرور ہونا" بھی ہیں۔

غرہ بتانا:- (۱) فعل متعدی (۱) اخیر چاند کا وعدہ کرنا، نئی تاریخ کا وعدہ کرنا، چاند دیکھنے یا پہلی تاریخ کا وعدہ کرنا۔

روز دعائے یار ہمیں ملنا نہیں نصیب
غرہ بتا رہا ہے ہمیں بار بار چاند — بحر

(۲) ٹال مٹول کرنا، لطائف الحیل سے پیش آنا، بہانہ کرنا، آج کل کرنا، صاف جواب دینا، بالکل انکار کرنا، دھتا بتانا، دھتکارنا۔

تیس دن وعدے پہ غرے کے پھراتا ہے مجھے
جب ہوا چاند تو غرہ ہی بتاتا ہے مجھے — ظفر شاہ

تھا مجھ سے چاند رات کا اس ماہ سے قرار
غرہ بتا گئے وہ گیا پردہ ہزار حیف — جعفر

(۳) ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، (۴) فاقہ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

غرہ توڑنا:- کسی کے غرور کو زک دے کے ذلیل کرنا۔ اردو، متروک۔

آئے غرے کو جو وہ مغرور یہیں توڑ کر
آپ رکھ دوں اپنے دست و پا رگڑ دوں [illegible]

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "غرہ توڑ دینا" بھی تھی۔

ہے جی میں اپنے غرہ جو ہر کو توڑ دوں
آئینہ خیال مگر زنگ توڑ دوں — ذوق

غرہ دینا:- غرہ کرنا۔ اردو، صرف، متروک۔

کیجئے تجلی اب کوہ طور اگر
غرہ نہ دے زمانے کو [illegible] چاند — بحر

غرہ دینا:- فاقہ کرانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے بچے کا پیٹ بہت خراب ہے جب تک دو ایک دن غرہ نہ دو گے صحت ٹھیک نہیں ہو گی۔

غرہ ڈھینا:- غرور ٹوٹ جانا، نیچا دیکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے، صاحب فرہنگ آصفیہ نے غرہ ڈھینا دی کے ساتھ لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غرہ کرنا:- جو کام روزمرہ ہوتا ہو اسے کسی روز ترک دینا، ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، تعطیل کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

وہ ماہ آج جو آیا تو کل گیا غرہ
نشاط و عیش میں گزرا کبھی نہ [illegible] — آتش

اپنے شہر سے دور، عربی، فصیح، رائج۔

آیا ہے حکم حاکم جنت شعار کا
لاشہ ہو پائمال غریب الدیار کا — نفیس

غریب الغربا — بہ فتح اول و ضم چہارم و فتح ششم) آٹھویں امام جناب علی رضا علیہ السلام کا لقب۔ عربی، شیعوں کی اصطلاح۔

ع تابوت انقلاب ہے غریب الغربا کا — (دبیر)

قول فیصل۔ اس غریب الغربا کے معنی ہیں پردیسیوں میں سب سے بڑا پردیسی، چونکہ امام رضا علیہ السلام کو وطن سے بہت دور ایسے عالم میں شہید کیا گیا کہ آپ کے پاس آپکے اہل و عیال، عزہ و اقربا میں سے کوئی نہیں تھا۔ اس وجہ سے آپ کا یہ لقب ہوا۔

آپ کی شہادت کا واقعہ لفظ رضا کے ذیل میں درج کر چکا ہوں۔

غریب الوطن — اپنے وطن سے دور عالم مسافرت میں، عربی ترکیب فصیح رائج۔

گزارہ یوں جھک کے ہیں ملک الموت سے خطاب
پرسان حال آپ غریب الوطن کے ہیں — نواب مرزا عاشق

قول فیصل اس کی جمع " و ن " کے ساتھ ہو سکتی ہے —

بوند پانی کی نہ تشنہ دہنوں نے پائی
قبر بھی گور نہ غریب الوطنوں نے پائی — شوکت لکھنوی

غریب الوطنی — وطن سے دوری، وطن کے علاوہ کی بود و باش، عالم مسافرت، عربی ترکیب۔ مونث، فصیح، رائج۔

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے — حفیظ

غریبا مئو — غریبوں کا ساجیت سادہ غریبوں کے لائق، روکھا سوکھا، ادنیٰ درجے کا، اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ تم اچھی طرح بیٹھ گئیں، ہم حاتم و سجاب کس کے گھر سے لائیں غریبا مئو اچھی بسر کر لیتے ہیں
(میر کمیار)

قول فیصل۔ اس ترکیب میں جو "مئو" کا لفظ ہے اس کے متعلق صاحب فرہنگ آصفیہ کا یہ قیاس ہے کہ یہ لفظ "موج" یا "موافق" کی بگڑی ہوئی صورت ہے یعنی اس ترکیب کی اصلی صورت "غریبا موج" یا "غریبا موافق" ہوگی کثرت استعمال سے غریبا مئو ہو گئی۔

غریب آزار — مفلس و نادار کو ستانے والا، غریب کو ستانے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

صبر کو کھو کر نہ ہوگا تو بھی اے دل باغ باغ
پھولتے پھلتے نہیں دیکھا غریب آزار کو — آتش

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال مختلف صورتوں سے ہے۔ مثلاً غریب آزار کو پھولتے پھلتے نہیں دیکھا جیسا کہ آتش کے مندرجہ بالا شعر میں ہے۔

غریب آزار کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔
غریب آزار کا انجام کار اچھا نہیں ہوتا

بس بچے آہ چرخ پیر پر بھی نہ کر سید ھی
غریب آزار سر سبز نہیں ہوتا۔ — آتش

ع وہ نہیں سر سبز ہوتا جو غریب آزار ہو — دبیر

غریب آزار کی عمر طولانی نہیں ہوتی۔

سخت جانی سے مری تلوار ٹوٹی یار کی
عمر طولانی نہیں ہوتی غریب آزار کی — عاشق (جلال)

غریب آزاری — غریب کو ستانا، نادار پر ستم ڈھانا، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یاد رکھو اگر تم نے غریب آزاری چھوڑی تو ایک دن سر پر اتفاق کھو گے رو رو کے اس لئے کہ غریب کی آہ خالی نہیں جاتی۔

غریب پرور — بے کسوں کی پرورش کرنے والا حکام یا اعلیٰ مرتبے کے اشخاص کے لئے مستعمل ہے فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ میں نے حضور کی کوئی خدمت نہیں کی مگر جواب عرض ہے غریب پرور مجھ پر بھی نظر عنایت کیجئے۔

قول فیصل۔ پرانے رسم و رواج کے مطابق ابھی تک اردو کی خط و کتابت میں لکھا جاتا ہے "غریب پرور دام سلامت"۔

غریب تیرے تین نام، جھنو، باجی بے ایمان — مفلس آدمی کو سب کچھ ناحق ہے (دیکھو اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام اردو زبانوں پر نہیں ہے

غریب حرام زادہ — وہ شخص جس کی صورت تو مسکینوں کی سی ہو اور افعال بدذاتوں کے سے ہوں۔ بہت ساد آدمی، گر بہ مسکین، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غریب خانہ — اظہار انکساری کے محل پر اپنے مکان کو کہتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہزار شکر کہ تقدیر نے رسائی کی
ہم حضور کے آئے غریب خانے میں — (امیر)

غریب خانہ — مسافر خانہ، سرائے ع + ف، مذکر۔ محتاج خانہ، لنگر خانہ۔ وہ مکان جہاں غریبوں کو کھانا ملے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غریب زادہ — مسافر زادہ، فارسی

صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غریب غربا:۔ (غربا بسکون دوم) محتاج، ننگے بھوکے، پریشان حال، اردو، عوام کی زبان۔

مستوفی ہر بغل میں محبوب سیم بر ہیں
اور سب غریب غربا دلشاد اپنے گھر ہیں (نظیر اکبر آبادی)

غریب کی جوانی گرمی کی دھوپ جاڑے کی چاندنی:۔ یہ سب اکارت ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محاورہ کو اس طرح بولتے ہیں "جاڑے کی چاندنی، مفلس کی جوانی، خواجہ سرا کی دولت"

غریب کی جورو سب کی بھابی:۔ مفلس بیکس کو ہر ایک برا بھلا کہتا ہے۔ غریب پر سب کا بس چلتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ رسالہ بازاری زبان میں مثل اس طرح لکھی ہے "غریب کی جورو سب کی بھابی، زبردست کی جورو سب کی دادی" خزینۃ الامثال میں لکھا ہے۔ غریب کی جورو سب کی سرہج۔ اہلِ لکھنؤ۔ غریب کی جورو سب کی سلہج بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ اثر مؤلف نور اللغات کی رد میں لکھتے ہیں۔ مثل میں بھابی کی جگہ سلہج یا سرہج ہے۔ بھابی بھائی کی بیوی ہو۔ سرہج کی بیوی، مذاق کے پردے میں تو ہتک اور حقارت، سالے کی بیوی کی ہو سکتی ہے۔ مگر بھابی، بھائی کی بیوی کی۔ مثل کا نتیجہ مطلب ہے کہ غریب کی کوئی عزت نہیں کرتا ہے سب دل کے پردے اس کے اندر میں کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ اہلِ لکھنؤ سرہج کی جگہ سلہج کہتے ہیں۔

غریب کی جورو عمدہ خانم نام:۔ مفلسی میں نام سے عزت نہیں بڑھتی۔ اردو مثل۔ (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس مثل کو نہیں بولتے بسند فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے۔

غریب نواز:۔ خصوصیت پر درویش، غریب کو سرفراز کرنے والا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت کی اصطلاح میں یہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہو۔ مرحوم کی یہ رباعی بہت مشہور اور زبان زد خلائق ہو۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دیں است حسین دیں پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

آپ ۵۳۶ھ میں ملک ایران کے شہر اصفہان میں سنجر نامی محلے میں پیدا ہوئے۔ موصوف کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدین اور والدہ کا نام بی بی ماہ نور تھا۔ آپ کا شجرہ اس طرح ہے۔ خواجہ معین الدین بن خواجہ غیاث الدین بن خواجہ نجم الدین طاہر بن عبد العزیز بن سید ابراہیم بن سید ادریس بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آٹھ یا نو برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اس کے بعد فقہ، حدیث اور دیگر علوم شرعیہ کی تحقیق و تفتیش حاصل کی۔ جب دنیا ترک کی تو سمرقند پہنچے وہاں سے بخارا گئے اور پھر بغداد میں حضرت غوث الاعظم سے ملاقات کی جب ۲۷ سال کے ہوگئے تو عراق کے قصبہ ہارون پہنچے اور وہاں کئی سال تک رہے وہاں سے حرمین شریفین و مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد اپنے وطن واپس آئے اور پھر مدینہ منورہ چلے گئے وہاں سے ہرات، سبزوار، بلخ، قلعہ شادماں، ملتان، لاہور، دہلی، ہوتے ہوئے ۵۸۶ھ میں عاشورہ کے دن اجمیر آ گئے۔ اس وقت پرتھوی راج ملک کا راجہ تھا اس کی ماں کاہنہ تھی اس نے پیشین گوئی کی کہ اس کے ہاتھوں یہ حکومت ختم ہوگی۔ اس لئے راجہ نے انھیں اجمیر سے نکال دیا اور آپ اور ان کے بھتیجے بعد میں غزنی گئے اور شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان آئے۔ شہاب الدین کے ساتھ رہنے کے بعد الگ ہو گئے وہاں سے لاہور اور پھر دہلی چلے گئے اور جب اجمیر واپس آئے تو مسلمانوں کا اقتدار ہو چکا تھا آپ نے وہیں پر مستقل سکونت اختیار کر لی ۶ رجب ۶۳۳ھ بروز دوشنبہ نصف رات کے بعد اپنے حجرے میں انتقال فرمایا اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کا عرس یکم رجب سے ۶ رجب تک ہر سال بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

آپ بے نظیر شاعر اور لاجواب ادیب بھی تھے۔

(اقتباس از سوانح عمری خواجہ غریب نواز مرتبہ فاروق ارگلی)

غریب نوازی:۔ غریب پروری، غریب کو سرفراز کرنا، فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ کئی دن سے خبر تھی کہ حضرت آتی ہے غریب نوازی فرمائی ہو، کچھ خطرے کا مقام نہیں۔ (دربار اکبری)

غریبوں کا بیڑا پار کرنا:۔ غریبوں کی مدد کرنا، غریبوں کو ابھارنا، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہم غریبوں کا وہی پار کرے گا بیڑا
جس نے دریا جال پر پل گردوں باندھا (امیر)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں غریبوں کا بیڑا پار ہونا بھی رائج ہے۔

- غزیو برپا ہونا" بھی بولتے تھے جواب رائج نہیں۔
- مصاحب تڑپا کر بیویوں میں غزیو برپا ہوا:
(طلسم ہوشربا)

غڑاپ :- بہت جلدی سے، بہت پھرتی سے، صحیح، رائج۔
محل نظر: دنیا منع کرتی رہی۔ بدنصیب غڑاپ سے میں کود گیا جیسے بیچ میں غث کے گھاٹ اتر گیا۔

غڑغڑ :- (بفتحتین) ڈوبنے کی آواز، کسی چیز کی اندر داخل ہونے کی آواز، اردو، مؤنث (حقیقت) ۱ غضب خدا کا پانی پینے کا آبخورہ جو غڑاپ سے کنویں میں پڑے مرغی کے ڈربے میں پڑا ہے
۲ زید غڑپ سے کوٹھڑی میں چلا گیا۔
۳ جوآ اغڑپ سے آبخورہ ڈال، پانی پی چلتا ہوا۔ (نوراللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں اس کا استعمال جلدی سے نگل جانے کی آواز کے معنی میں ہوا اور عورتوں کی زبان ہے۔ جلدی جلدی بڑے بڑے نوالے حلق سے اتارنے پر عورتیں تکرار کے ساتھ کہتی ہیں۔
- اس نے نعمت خانہ کھول کے غڑپ غڑپ دس بارہ نوالے کئی منہ اور بھاگ گیا۔

غڑپ شڑپ :- جلدی کھا جانا، جلد جلد باتیں کرنا، اردو صفت۔ (نوراللغات)
قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غزا :- (بفتحتین) دین کے دشمن کے ساتھ جنگ کرنا، مذہبی جنگ، جہاد، عربی، مؤنث، ثقیل الاستعمال
محل نظر: اس نے فرض کی غزا کی آرزو ہے، سب نے مل کر پوچھا۔ ابت بی جی جانتا ہو، غرض کی ہیبت فرمایا سبب کیا ہے؟ غرض کی دعا ہو کر سیاہ ڈاڑھی کو ہوا خواہی میں سرخ کروں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل: لکھنؤ میں بالکل نہیں بولتے۔

غزال :- (بفتحتین) ہرن کا بچہ جو دوڑنے کے قابل ہو جائے۔ عربی، مذکر۔ (نوراللغات)
قول فیصل: ان معنی پر اس لفظ کا استعمال شعرائے اردو نے ہرن کے بچے کے معنی میں کیا ہو اور ترکیب کہا ہے۔

خوش ہوگئے غزال پری رو کو دیکھ کے
دوڑے وہیں سے بچہ آہو کو دیکھ کے (آتش)

فارسی والے مطلق طور سے آہو (ہرن) کے معنی میں استعمال کرنے لگے اور اردو والوں نے فارسیوں کی تقلید کی۔

چشم صنم سے ہوکے خجل راہ دشت لی
آنکھیں دکھائیں شہر میں آکر غزال کیا (لطافت لکھنوی)

یہ لفظ عربی میں بفتحتین (غَزَال) ہو مگر اردو میں بکسر اول و فتح دوم (غِزال) زبانوں پر ہے۔ واو نون کے ساتھ اس کی جمع غزالوں بھی رائج ہے۔

جنون عشق میں جب آئے جستہ جستہ ہم
قدم نہ بڑھنے دیا دشت میں غزالوں کا (آتش)

شعرائے قدیم، غزالوں کی جگہ "غزالاں" کہتے تھے ولی دکنی کا مشہور شعر ہے۔

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سے کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سے کہوں گا

استعارۃً خوبصورت آنکھوں کو بھی غزال کہتے ہیں۔

پھر کر ہمارے کعبۂ دل میں غزال یار
کہتے ہیں دیکھ رہیو غزال حرم مجھے (ذوق)

غزال چشم :- (صفت، اضافت) بڑی بڑی آنکھوں والا جس کی آنکھیں ہرن کی سی ہوں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غزال چیں :- (صفت اضافت) ملک چین کا ہرن فارسی ترکیب ثقیل الاستعمال

وہ زلفیں بکھری ہوئی ہوائیں ہیں زشک نافہ کی خاک اڑائیں
حیا کا پردہ اٹھا کے آنکھیں نہ پہت کھینچیں غزال چیں کا
(میر امداد علی بحر لکھنوی)

قول فیصل: بطور استعارہ محبوب کی آنکھ کو بھی "غزال چیں" کہتے ہیں۔

غزال ختن :- ملک چین کے خاص اس شہر کا ہرن جس کا نام ختن ہے جس کے ہرن کی ناف سے مشک نکلتی ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

گرا سے بھی دکھی آنکھیں ذرا دکھا
آنکھیں دکھا رہا ہے غزال ختن مجھے (ذوق)

قول فیصل: غزال ختن، کنایۃً معشوق کو بھی کہتے ہیں۔ ناسخ نے معشوق کو غزال شہری بھی کہا ہے۔

مجھ سے رخنا ہے رمیدہ وہ غزال شہری
صاف سیکھا ہے چلن آہوئے صحرائی کا (ناسخ)

غزال رم دیدہ :- بھاگتا ہوا ہرن، چوکڑی بھرتا ہوا ہرن، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، ثقیل الاستعمال۔
غزال رم دیدہ بن گیا ہے جو خواب آنکھوں میں رہ جاتا ہے کو پچھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے، پلنگ تجھ بن پلنگ کر
(ذوق، دہلوی)

غزال کعبہ :- کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایک آہو بچہ سونے کا چاہ زمزم میں سے نکلا تھا اس کو خانہ کعبہ میں لٹکا دیا تھا۔ اسی کو غزال کعبہ کہتے ہیں۔ عربی، مذکر۔ (نوراللغات)
قول فیصل: غزال کعبہ عام طور سے نہیں بولتے البتہ غزال حرم کہتے ہیں۔

پھر کر ہمارے کعبۂ دل میں غزال یار
کہتے ہیں دیکھ رہیو غزال الحرم پرے (ذوق)

غزالہ :- بچہ آہو، جو مادہ ہو، عربی، مونث۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو میں صرف نام کی حیثیت سے اس لفظ کو غزالہ (بالکسر) استعمال کرتے ہیں۔

کہنے لگی رو کے یہ غزالہ
بدبخت نے پھر غضب میں ڈالا
(شاہ آثم)

غزالی :- (بفتح اول) منسوب بہ غزالہ، جو طوس کے علاقہ میں ایک قریہ ہے۔ امام محمد غزالی جن کی تصنیف احیاء العلوم وغیرہ ہیں۔ ان کی جائے پیدائش ہے۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب تاریخ ادبیات ایران لکھتے ہیں کہ سلجوقی دور کے بلند پایہ مشاہیر علما میں ایک امام ابو حامد محمد بن محمد بن احمد غزالی بھی ہیں۔ غزالی ۴۵۰ھ میں بمقام طوس پیدا ہوئے طوس اب جرجان اور نیشاپور میں آپ نے علوم کی تحصیل کی اور مختلف علوم خاص کر فقہ اور حکمت میں اجتہاد کا مقام حاصل کیا۔

غزالی کا ابتدائی حصہ آپ نے تعلیم اور مشائخین صوفیا سے اکتساب فیض میں گزارا نیشاپور میں آپ کے اولین معلموں میں امام الحرمین ابو المعالی جو تعلیم ختم کر دینے کے بعد غزالی وعظ درس و تدریس و تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے اور آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ آپ کی شہرت سن کر مشہور وزیر نظام الملک طوسی نے آپ کو اپنے پاس طلب کیا اور اسی وزیر کے توسط سے امام غزالی کو سلطان ملک شاہ کے دربار میں تقرب حاصل ہوا۔ ۴۸۴ھ میں آپ خواجہ نظام الملک طوسی کی دعوت پر مدرسہ نظامیہ میں درس دینے کے لیے بغداد تشریف لے گئے اور چار سال تک وہاں درس دیتے رہے یہاں آپ کی مجلس درس میں تین سو سے زیادہ طالب علم حاضر رہتے تھے یہیں آپ نے اپنی بعض اہم کتابیں تصنیف کیں۔ علم ظاہری کی تزئین کے بعد آپ نے عالم باطن کی صفائی کی طرف رجوع کیا اور آپ کی روحانی حالت میں زبردست انقلاب پیدا ہو گیا اس انقلاب کے وقت آپ کی عمر ۳۹ سال کے قریب تھی پھر آپ اعتزال کی طرف مائل ہوئے۔ امام احمد غزالی کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ اور بغداد سے الگ ہو کر سفر حج پر روانہ ہوئے ایک عرصہ تک شام میں مقیم رہے یہاں عزلت اور گوشہ گیری میں زندگی بسر کی۔ آپ کی ایک مشہور کتاب جو احیاء العلوم کے نام سے موسوم ہے اور فقہ احکام، کلام، مذاہب اور خاص کر اسلامی اخلاق پر لکھی گئی ہے۔ اسی مقام پر لکھی گئی ہے فقہ علم قرآن، حدیث اور حکمت پر امام غزالی کی کئی کتابیں ہیں ان میں حکمت پر "مقاصد الفلاسفہ" "تہافت الفلاسفہ" اور "معیار العلم" منطق پر لکھی ہے غزالی کے ایسے رسالے جن میں ان کے روحانی تجارب اور عقائد پر روشنی پڑتی ہے ان میں سب سے اہم رسالہ المنقذ من الضلال ہے سوریہ سے واپس ہونے کے بعد امام غزالی ایک عرصہ تک نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ میں درس دیتے رہے پھر آپ نے عزلت اختیار کر لی اور صرف مشائخ صوفیہ اور علماء کے حلقہ کی حد تک ہی وعظ و تدریس میں اپنی زندگی کے آخری دن بسر فرمائے۔

آپ نے ۵۰۵ھ میں بمقام طوس ۵۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(از ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

غزل :- اسم (مونث) لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا یعنی "سخن با زنان گفتن" ہے اصطلاحی معنی میں وہ باتیں جو متعلق عشق ہوں۔ جیسے "اصلی فراق حسن و عشق، درد، تصویر اشک و تبسم وغیرہ" (عربی) فصیح و رائج۔

زمزمہ زمزمہ حضرت صفدر کیا ریختی کلام
آسماں پر کل غزل نہ پڑھنے لگی آپ کی
(صفدر)

قول فیصل۔ غزل ان اشعار متفق الوزن و قوافی کو کہتے ہیں جن کی بیت اول کے دونوں مصرع مقفیٰ ہوں ان دونوں مقفیٰ مصرعوں والی بیت کو مطلع کہتے ہیں۔ باقی غزل کے شعروں میں صرف مصرع ثانی میں قافیہ ہوتا ہے۔ مطلع اول کے بعد اگر دوسرا مطلع لاتے ہیں تو اسے حسن مطلع کہتے ہیں مؤلف بحر الفصاحت نے زیب مطلع بھی اس کا نام لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں برتتے۔ ایک غزل میں دو یا تین یا اس سے بھی زیادہ مطلعے ہو سکتے ہیں بعض شعراء نے پوری پوری غزلیں کہی ہیں۔ جن میں سب شعر مطلع ہیں۔ سب سے آخر کے شعر کو جس میں شاعر اپنا تخلص نظم کرتا ہے مقطع کہتے ہیں مؤلف بحر الفصاحت نے اس کا ایک نام تتمہ غزل بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بعض شعراء مطلع میں بھی اپنا تخلص نظم کرتے ہیں۔ اور آخر شعر میں بھی اپنا تخلص لاتے ہیں۔ جیسا کہ ناسخ نے کہا ہے:

گرائے ناسخ ابھی رہے کچھ کام نہیں
بخدا اس بت مغرور سے کچھ کام نہیں

آخر کا شعر مقطع کہتے ہیں:

رات دن نور خدا کو مجھ سے ہے عیاں
مجھ کو ناسخ جل طور سے کچھ کام نہیں

غزل میں کم سے کم سات شعر ہونا چاہئیں زیادہ کی

پھیکا ہونا۔ غزل کا ڈھیلا ہونا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

بے سست مضامین سے اتنی غزل سست
ہے نا خلف اولاد سے اس گھر کی خرابی — امیر

قول فیصل:۔ غزل سست کہنا بھی مستعمل ہے وہ بھی غیر فصیح نہیں ہے۔

یہ غزل تو نے بہت سست کہی واہ رشید
شق جاتی رہی کو فن ترا آتا ہی ہے — رشید

غزل بیر کہنا:۔ بہت بڑی غزل کہنا۔ غزل بہت زیادہ سے زیادہ شعر کہنا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج:

بیر کہنا تو غزل کچھ نہیں دشوار امیر
خوف یہ ہے کہ نکل جائے نہ پیمانے سے — امیر

غزل کہنا:۔ غزل تصنیف کرنا۔ نئی غزل کہنا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

میں غزل کہنے کے قابل نہیں پیری میں رشید
میرے احباب سمجھتے ہیں کہ حال اچھا ہے — رشید

قول فیصل:۔ اس کا معنی پر غزل کہلانا بھی رائج ہے۔ جیسے " خدا مرحوم استاد کی غزلیں اپنی یا مجھ پر کہلواتے تھے اور فرمائش کر کر کے کہلواتے تھے۔ (آب حیات)

غزل کی زمین:۔ غزل کی طرح جس بحر میں غزل کہی گئی ہو۔ اردو۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔

لکھوں جو میں کوئی مضمون ظلم چرخ برین
تو رولا کے زمین ہو مری غزل کی زمین — ذوق

غزل گانا:۔ تال سُر کے ساتھ غزل پڑھنا۔ اردو۔ رائج۔

بیٹھ کر رفتہ حضرت مضطر کہاں پہنچا کلام
اسمان پر کل غزل از سر نو گائی آپ کی — مضطر خیرآبادی

غزل گو:۔ غزل کہنے والا۔ اردو۔ مذکر۔ جو غزل کہتا ہو۔ فارسی صفت۔ فصیح۔ رائج۔

محل نصیحت:۔ دورِ آخر کے غزل گو شعراء میں آرزو لکھنوی کی استادی مسلّم ہے۔

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "اگرچہ کبھی مطرب بھی ہوتے ہیں اہل لکھنؤ نہیں بولتے اور غزل گانے کو "غزل گوئی" کہتے ہیں۔

اہل گلدستہ بہت تکلیف دیتے ہیں رشید
اب غزل گوئی کہاں وہ دل نہیں وہ دم نہیں — رشید

غزل لکھنا:۔ نئی غزل تصنیف کرنا۔ اردو۔ مصرف۔ دہلی کی زبان۔

کرکے بحر و قافیہ تبدیل لکھو اور اک غزل
بیٹھ کوئی دم تو اے ذوق اور دل بھر [illegible] — ذوق

اس زمیں میں اور بھی اے داغ لکھو تم غزل
جب طبیعت راہ دے پھر کیا کمی اشعار کی — داغ

قول فیصل:۔ ذوق اور داغ کے دو شعر مثال میں پیش کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ واضح ہو جائے کہ دہلی کا قدیم صرف ہے۔ اس طرح نہ اہل لکھنؤ پہلے بولتے تھے نہ اب بولتے ہیں۔ کچھ عرصے سے دہلی کے تارک وطن حضرات جو لکھنؤ کے باشندے نہیں ہیں۔ کہیں اور سے یہاں آکے مقیم ہو گئے ہیں وہ بولتے ہیں۔

غزل ہونا:۔ نئی غزل کہنا۔ اردو۔ مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

حسرت یہ رنج بحر پہ قید اور یہ جور غیر
اس کشمکش میں آج غزل ہو تو جانیے — حسرت

غزلیات:۔ بہت سی غزلیں۔ غزل کی جمع۔ مؤنث۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

غزلیت:۔ تغزل۔ غزل کا رنگ۔ عربی۔ مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نصیحت:۔ ایک ایسا شعر کہ مطلع ہو اور اس میں ایسا مضمون چار گو اہوں سے قائم ہو۔ اس پر غزلیت کے اوصاف سے متصف ہو وغیرہ وغیرہ۔ سامعین کر جو پڑھتے تو سمجھے کہ مطلع پڑھتے۔ (دیوان ذوق ترجمہ آزاد)

غزوات:۔ (بفتحتین) وہ لڑائیاں جو رسول کی حیثیت میں کافروں سے لڑی گئیں۔ غزوہ کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل کو مرغوب وہی تھی جو ادا تھی ثابت
کبھی حیدر کی مناقب کبھی ذکر غزوات — میر وحید

غزوہ:۔ فتح اول و سکون دوم و فتح واو۔ جہاد اسلامی۔ رسول اسلام کی حیثیت میں مذہب کی حفاظت کی غرض سے مسلمانوں کا کفار سے جنگ کرنا۔ یا جنگ کرنے کے ارادے سے نکلنا۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے وارد اس سے نعت اللفظ پہ گلکا
یعنی حیدر جو غزوہ خیبر پہ مستعفا — میر وحید

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے غزوہ کے معنی لکھے ہیں "جہاد مسلمانوں کا کفار سے ساتھ مذہب کی حفاظت کے واسطے لڑنا جب رسول ساتھ ہوں۔ اور اگر یہ جنگ کسی صحابی کے ساتھ ہو تو اس کو سریہ کہتے ہیں۔" (نور اللغات)

مؤلف سراج المبین نے غزوہ اور سریہ کا فرق ان الفاظ میں واضح کیا ہے " غزوہ سریہ دونوں کے معنی جنگ کے ہیں " غزوہ اس کو کہتے ہیں جس میں جناب رسول خدا خود شریک ہوں " اور سریہ ایسے کہتے ہیں جس میں جناب رسالت مآب کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے ہوں: بلکہ آنحضرت نے مقام جنگ پر اہل اسلام میں سے کسی مہاجر یا انصار کو سردار لشکر بنا کے لشکر کے ہمراہ بھیج دیا ہو۔"

(از: فوق بلگرامی مرحوم)

ذیل میں غزوات رسول اسلام جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور ان کے اسباب و علل اور محل وقوع مختصر طور

سے درج کیے جارہے ہیں۔

(۱) غزوۂ ودان (یا) اَبْوَا:- یہ غزوہ ماہ صفر سنہ ۲ ہجری میں واقع ہوا۔ ودان مقام حجفہ سے ملی ہوئی ایک بستی کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام فرع کی طرف واقع ہے حجفہ سے وہاں سے چھ میل اور ابوا آٹھ میل ہے۔ ابوا فرع کے متعلقات سے ہے اور یہیں آنحضرتؐ کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون کی قبر مطہر ہے۔ جناب علی مرتضیٰؑ کو ہمراہ لے کے ان کی طرف تشریف لے گئے۔ قبیلہ بنی بکر جن کا خاندانی سلسلہ رسولِ خداؐ سے عبد مناف اور کنانہ کی پشت میں ملتا ہے وہاں بستے تھے۔ وہ فوج اسلامی کی آمد دیکھ کر کچھ ایسے خائف ہوئے کہ فوراً صلح پر راضی ہوگئے اور طرفین میں یہ طے پایا کہ وہ اسلام اور کفار دونوں فریق میں کسی کی طرف نہ ہوں اور نہ ان کے شریک ہوں۔ ان کے اس معاہدے کے بعد آپ اپنی جماعت کے ساتھ مدینے کو واپس ہوئے۔ (کامل ابن اثیر صفحہ ۴۵)

(۲) یہ غزوہ ودان کے بعد بمقام بواط ربیع الاول میں واقع ہوا۔ بواط ایک چھوٹی سی بستی ہے جو کوہ جہینہ سے ملی ہوئی رضوی نامے پہاڑ کے پاس واقع ہے۔ آنحضرتؐ کو خبراً معلوم ہوا کہ کفار قریش پورے سامانِ جنگ کے ساتھ یہاں پہنچ چکے ہیں اور مدینے پر حملے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اسلامی فوج کو تیاری کا حکم دیا اور علی مرتضیٰؑ کو علمدارِ لشکر بنایا۔ فوج اسلامی جب بواط کے قریب پہنچی معلوم ہوا یہ خبر محض افواہ تھی۔ (کامل ابن اثیر صفحہ ۴۵)

(۳) غزوہ سفوان یا بدر الاولیٰ:- بواط کے بعد ہی یہ غزوہ واقع ہوا۔ بدر ایک چشمے کا نام ہے جو وادی صفرا کے آخری حصے میں مکہ اور مدینے کے مابین واقع ہے۔ وہاں سے سمندر کا کنارہ ایک ہی رات کا راستہ ہے۔ چشمہ بدر پر عرب کے دو مشہور قبیلے بنی مدلج اور حلیف بنی ضمرہ آباد تھے۔ اس غزوہ کا یہ سبب تھا کہ کرز بن جابر الفہری نے مدینہ والوں کے مویشی لوٹ لیے۔ مدینے والوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی۔ آپ نے مجرموں کی تنبیہ کے لیے اسلامی لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ اور حضرت علیؑ کو علم فوج سپرد کرکے ان کی طرف چلے۔ چشمۂ بدر پر پہنچے تو دونوں قبیلے اپنے قصور پر منفعل ہو کر مصالحت کے خواستگار ہوئے اور غزوہ ودان والے معاہدے پر صلح ہوگئی۔

(۴) غزوۂ ذوالعشیرہ:- یہ غزوہ جمادی الآخر سنہ ۲ھ میں واقع ہوا۔ ذوالعشیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ینبوع کی طرف واقع ہے۔ یہاں بھی وہی قبائل بستے تھے جو چشمہ بدر پر آباد تھے۔ آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ بھی اہل اسلام سے خصومت رکھتے ہیں اور مدینے پر حملہ کرنے والے ہیں۔ آپ علی مرتضیٰؑ کی علمداری میں لشکر اسلام کو لیے ہوئے جب مقام ذوالعشیرہ میں تشریف لائے تو یہ خبر افواہ ثابت ہوئی اور وہ لوگ خود سے صلح پر راضی ہوگئے۔

(کامل ابن اثیر صفحہ ۴۶)

(۵) غزوہ بدر الکبریٰ:- یہ غزوہ عام طور سے جنگ بدر کے نام سے مشہور ہے۔ بدر وہی چشمہ ہے جس کا ذکر غزوہ سفوان (یا) بدر الاولیٰ میں ہو چکا ہے۔ یہ بہت تفصیلی جنگ ہے تفصیل بخوف طوالت ترک کی جاتی ہے۔ اجمالاً یوں ہے کہ جس وقت مدینے میں یہ خبر پہنچی کہ قریش بڑی آمادگی کے ساتھ مدینے پر حملہ کرنے والے ہیں اور ابوسفیان تیس ہزار سواروں کے ساتھ ہزار آدمیوں کے قافلے کے ہمراہ شام سے اسباب تجارت لا رہا ہے اس طرح سے مسلمان دونوں طرف سے دشمنوں میں گھر جائیں گے۔ جناب رسالتمآبؐ (۳۱۳) ہمراہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور مقام بدر پر جا اترے قریش نو سو پچاس (۹۵۰) آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ ابوسفیان کے استقبال کو روانہ ہوئے۔ لڑائی ہوئی خدا نے مسلمانوں کو مدد بھیجی اور مسلمان فتح یاب ہوئے ستر کفار مارے گئے اور ستر ہی اسیر و مقید ہوئے چھتیس (۳۶) کافروں کو تنہا حضرت علیؑ نے تلوار کے گھاٹ اتارا۔ اس لڑائی میں ابوجہل اور اس کا بھائی عاص اور عتبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ اور بہت سے قدیمی دشمنان اسلام مارے گئے۔ یہ پہلا غزوہ ہے جس میں اہل اسلام کو کفار قریش کے مقابلے میں تلوار اٹھانے کا موقع ملا اس پہلی اسلامی جنگ کے بھی علمبردار حضرت علیؑ ہی تھے قیدیوں میں نضر بن حارث عقبہ بن ابی معیط قتل کر دیے گئے باقی اسیروں کو زرِ فدیہ لے کے رہا کر دیا گیا حضرت ابوبکر نے اس غزوہ میں جنگ نہیں کی غزوہ بدر کے بعد کفار کا ہر گھر ماتم کدہ بن گیا اور مقتولین کے انتقام کا جذبہ مکہ کے ہر پیر و جوان میں پیدا ہو گیا۔ یہی جذبہ احد کی جنگ کا پیش خیمہ تھا۔ مولوی نجم الحسن کراروی نے اپنی کتاب چودہ ستارے میں لکھا ہے کہ یہ جنگ ماہ رمضان سنہ ۲ ہجری میں واقع ہوئی اس سنہ ۲ھ میں روزے فرض کیے گئے اور عید الفطر کے احکام نازل ہو گئے۔ حضرت ذوقی بلگرامی کی سراج المبین میں اس جنگ کا سنہ و تاریخ یوں لکھا ہے: رمضان کی سترھویں تاریخ تھی اور سنہ اول ہجری کے ختم ہونے کو کل تین

جیسے اور بہت سے وعدے تھے۔ (سراج مبین صفحہ)

غزوہ بنی قینقاع :- یہودیوں میں سب سے پہلے اسلام کے دشمن بنی قینقاع ہوئے ہیں جو شہر مدینہ ہی میں رہتے تھے بنی قینقاع عالم سے ایک بازار بھی تھا جسے سوق بنی قینقاع کہتے تھے اہل اسلام میں سے کسی کی عورت کسی ضرورت سے ان کے بازار میں آئی کسی یہودی نے اس سے نہایت بےحیائی اور بداخلاقی سے مذاق کیا بلکہ اس کی پردہ دری کی اس حرکت پر ایک مسلمان کو غیرت اسلام کا جوش آگیا اور اس نے بڑھ کے اس یہودی کو ایک ہی ضرب لگائی کہ وہ مر گیا یہودیوں نے یہ واقعہ دیکھا تو وہ جمع ہو گئے اور اس کو انہوں نے مسلمان کو بھی شہید کر ڈالا۔ یہ واقعات ہو رہے تھے جب حضرت جنگ بدر سے تشریف لائے تو یہودیوں نے سوچا کہ رسول خدا ابھی غزوہ سے آئے ہیں۔ یہ سوچ کر انہوں نے معاہدے توڑ ڈالے اور عہد نامے واپس کر دیئے اور نہایت ہی گستاخانہ الفاظ میں کہلا بھیجا کہ تم اپنی قوم کو شکست دے کر نازاں نہ ہو تم کو ایسے لوگوں سے سابقہ ہوا تھا جو فنون جنگ سے ناواقف تھے۔ اگر تم ہم لوگوں سے کبھی لڑائی کرو گے تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے یوں لڑتے ہیں۔ اس پر آنحضرت کو اشتعال پر آمادہ کر دیا۔ فوج درست ہوئی نشان لشکر جناب حمزہ کو عطا ہوا۔ فوج نے بنی قینقاع کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ فوج اسلامی کی شوکت اور شیر گردگار کی ہیبت سے بنی قینقاع ایسے ڈرے کہ گھروں میں چھپ گئے۔ چندرہ روز تک فوج اسلامی محاصرے میں رہی۔ مگر ادھر آخرکار عبد اللہ ابن ابی سلول جو یہودیوں کا سردار اور ان کا حلیف تھا، ظاہر میں مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسی کے ذریعہ اس بات پر صلح ہوئی کہ بنی قینقاع سب کے سب مدینہ چھوڑ دیں چنانچہ وہ لوگ اپنا مال و اسباب کر خیبر کی طرف چلے گئے۔ اور لشکر اسلامی واپس ہوا۔ یہ غزوہ ماہ شوال میں واقع ہوا

(۷) **غزوہ قرقرۃ الکدر** :- عراق سے مکہ کو جانے والے راستے پر کدر نام کا ایک چشمہ ہے جو مدینہ منورہ سے تین منزل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بنی قینقاع کی جلاوطنی کے بعد پیغمبر اسلام کو معلوم ہوا کہ یہودیوں کے دو قبیلے یعنی بنی سلیم اور بنی غطفان فساد پر آمادہ ہیں اور شب خون کے ارادے سے چشمہ کدر پر اکٹھا ہو رہے ہیں۔ آپ حضرت علیؓ کی علمداری میں فوج اسلامی کو لے کر پہنچے چشمہ کدر پر پہنچ کر یہودیوں پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ مصالحت کر لی۔

(۸) **غزوہ احد** :- جنگ بدر کا انتقام لینے کے لیے ابوسفیان نے تین ہزار کی فوج سے مدینے پر چڑھائی کی اور ایک حصے کا عسکر عکرمہ بن ابی جہل اور دوسرے کا خالد بن ولید سردار تھا۔ آنحضرت کے ساتھ پورے ایک ہزار آدمی بھی نہ تھے۔ احد پر لڑائی ہوئی جو مدینے سے تھوڑی ہی دور واقع ہے۔ آنحضرت نے مسلمانوں کو تاکید کر دی تھی کہ کامیابی کے بعد بھی پشت کے تیر اندازوں کا دستہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے مسلمانوں کو فتح ہو گئی یعنی کفار بھاگ کھڑے ہوئے گر تیر انداز مسلمانوں کا وہ دستہ جس کو ہٹنے کی ممانعت تھی خلاف حکم خدا و رسول مال غنیمت کی لالچ میں اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ جس کے نتیجہ میں شکست ہوئی اور جناب حمزہؓ شہید ہو گئے۔ بڑے بڑے دعویداران شجاعت میدان سے فرار کر گئے کسی نے رسول اسلام کی طرف توجہ نہ دی۔ ایک شخص نے گوپھن میں پتھر رکھ کے آنحضرت کی طرف مارا جس کی وجہ سے آپ کے دو دانت شہید ہو گئے اور جبین مبارک مجروح ہو گئی تلواروں کے ستر زخم بھی آئے اور آپ ایک گڑھے میں گر گئے جب سب بھاگ رہے تھے تو حضرت علیؓ تنہا ہی سینہ سپر رہے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ تحفظ رسالت بھی کر رہے تھے۔ بالآخر کفار کو بھگا کے آنحضرت کو پہاڑی پر لے گئے۔ رات ہو چکی تھی۔ دوسرے دن صبح کے وقت مدینے کو روانگی ہوئی اس جنگ میں ستر مسلمان مارے گئے اور ستر ہی زخمی ہوئے۔ کفار صرف تیس قتل ہوئے جن میں بارہ کو علیؓ نے قتل کیا۔ اس جنگ میں بھی علمدار کا عہدہ علیؓ کے سپرد تھا۔

مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت علیؓ جو جنگ احد میں آپ کے جسم مبارک پر سولہ ضربیں لگیں۔ اور آپ کا ایک دست اقدس شکستہ ہو گیا تھا آپ سب سے زیادہ مجروح ہوئے مگر باوجود تلوار چلاتے اور صف دشمن کو الٹتے جاتے تھے۔ (سیرت النبیؐ جلد اول، صفحہ)

اسی دوران میں آنحضرت نے فرمایا علیؓ تم کیوں نہیں بھاگ گئے۔ عرض کی مولا کیا ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیتا تھا تو آپ پر قربان ہوتا ہے اسی موقع پر حضرت علیؓ کی تلوار ٹوٹی تھی۔ اور ذوالفقار دستیاب ہوئی جناد خفی کا نزول بھی ایک روایت کی بنا پر اسی میں ہوا تھا۔ مورخین کا کہنا ہے کہ آنحضرت کے زخمی ہوتے ہی کسی نے یہ خبر اڑا دی کہ رسولؐ شہید ہو گئے اس خبر سے آپ کے فدائی تمام مدینہ آپہنچے جن میں آپ کی لخت جگر جناب فاطمہؑ بھی تھیں۔

کتب تواریخ میں ہے کہ دشمنان اسلام کی عورتوں نے مسلم اموات کے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ امیر معاویہ کی ماں ہندہ نے مسلمانوں کی لاشوں کے ناک کان کاٹ لیے۔ اور ان کا ہار بنا کر اپنے گلے میں ڈالا۔ اور امیر حمزہ کا جگر نکال کر چبایا اسی لیے ہندہ کو ہندہ جگر خوارہ کہتے ہیں۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ آنحضرت مدینے میں تشریف لائے تو تمام مدینہ ماتم کدہ تھا۔ آپ جس طرف سے گزرتے تھے گھروں سے ماتم کی آواز آتی تھی۔ رقت کے جوش میں آپ کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ: اما حمزۃ فلا بواکی لہ (افسوس) حمزہ کو رونے والا کوئی نہیں۔ انصار نے یہ الفاظ

سنے تو تڑپ اٹھے سب نے جا کے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ آنحضور کے رسالت کدے پر جا کے حمزہ کا ماتم کریں۔ جب رونے کی آواز بلند ہوئی تو آنحضرت نے دعا فرمائی کہ بار الہٰا تو ان رونے والیوں اور ان بلند ہونے والی آوازوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔

یہ جنگ یوم شنبہ مورخہ ۱۵ شوال سنہ ۳ھ میں واقع ہوئی۔ اسی سن میں سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۹) غزوہ حمرۃ الاسد۔ جنگ احد کے بعد مدینے پہنچ کے رسولؐ نے خیال فرمایا کہ قریش اپنے زعم میں آ کر ممکن ہو مدینے پر حملہ آور ہوں۔ اس لئے آپ نے لشکر اسلامی کو پھر چلنے کا حکم دیا حضرت علیؑ انتہائی زخمداری کی حالت میں تھے مگر اسی طرح علمداری کا منصب سنبھالے ہوئے مع لشکر مقام حمرۃ الاسد پر وارد ہوئے۔ یہ مقام مدینے سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ قریش چونکہ تیزی میں مکے کا احرام باندھ چکے تھے اس لئے کسی مقام پر رک نہ سکے تیزی سے مکے کی طرف چلے گئے پھر مدینے کی طرف مڑ کے بھی نہ دیکھا مگر اتفاق سے ابو عزہ حجمی کا مشہور شاعر جس کی شوخ بیانی نے اسی جنگ میں ابو سفیان کو قبائل عرب سے مدد دلوائی تھی قافلے سے پیچھے رہ گیا۔ فوج اسلام نے اسے گرفتار کر لیا۔ مغیرہ ابن شعبہ کا بھی ایسا ہی حال ہوا۔ ان دونوں کی گرفتاری کو غنیمت سمجھ کے لشکر اسلام مدینہ واپس آیا۔

(۱۰) غزوہ بنی نضیر۔ عمرو بن امیہ نے قبیلہ عامر کے دو آدمی قتل کر دیئے تھے اور ان کا خون بہا اب تک باقی تھا۔ بروایت طبری اس کے مطالبے کے لئے آنحضرتؐ چند اصحاب کے ہمراہ بنی نضیر کے پاس گئے (بنی نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ) انھوں نے مطالبہ تو قبول کر لیا لیکن آنحضرتؐ کو قتل کر دینے کا یہ خفیہ پروگرام بنایا کہ ایک شخص کوٹھے پر جا کر ایک بھاری پتھر آپ پر گرا دے۔ حضرت کو اس کی اطلاع مل گئی اور آپ وہاں سے مدینے تشریف لے آئے۔ بنی نضیر زہرہ نام کے ایک قلعے میں رہتے تھے جو مدینے سے تین میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ حضرت نے اس کی ناشائستہ حرکت کی وجہ سے جلا وطنی کا حکم دے دیا آپ نے کہلا بھیجا کہ دس یوم کے اندر یہ مقام خالی کر دو مگر انھوں نے اس حکم کی سرتابی کی قلعہ کا محاصرہ کر لیا بالآخر وہ لوگ چھ یوم میں منتشر ہو گئے یہ غزوہ ربیع الاول سنہ ۴ھ میں واقع ہوا۔ اسی سال جناب فاطمہ بنت اسد کی وفات اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

(۱۱) غزوہ ذات الرقاع۔ سنہ ۴ھ ماہ جمادی الاول میں قبیلہ انمار و ثعلبہ نے مدینے پر حملہ کرنا چاہا۔ آنحضرتؐ اصحاب کو لے کے ان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے آگے بڑھے لیکن وہ سامنے نہ آئے اور بھاگ نکلے اسی سنہ ۴ھ میں غزوہ بدر ثانی بھی پیش آیا لیکن جنگ نہیں ہوئی اس جنگ میں بھی حضرت علیؑ علمدار تھے

(۱۲) غزوہ مریسیع (یا) غزوہ بنی مصطلق
بنی مصطلق یہودیوں کے ایک قبیلہ کا نام ہے مریسیع ایک چشمہ ہے جو قدید کی طرف واقع ہے آنحضرتؐ کو اطلاع ملی کہ قبیلہ بنی مصطلق مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ اسے روکنے کے لئے شعبان سنہ ۵ھ کو ان کی طرف بڑھے حضرت علیؑ علمبردار لشکر تھے۔ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ مسلمان کامیاب ہوئے۔ اسی کے موقع پر حضرت عائشہ اسی جنگل میں رہ گئیں جو بعد میں ایک شخص صفوان ابن معطل کے ساتھ ناقہ پر بیٹھ کر آنحضرتؐ تک پہنچیں۔

(۱۳) غزوہ خندق:۔ اس جنگ کو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں۔ یہ جنگ ذیقعدہ سنہ ۵ھ میں واقع ہوئی اس کی تفصیل کے متعلق ارباب تواریخ لکھتے ہیں کہ مدینے سے نکلے ہوئے بنی نضیر کے یہودی جو خیبر میں سکونت پذیر تھے وہ شب و روز اور صبح و شام مسلمانوں سے بدلہ لینے کے منصوبے بنایا کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ کوئی ایسی شکل پیدا ہو جائے جس سے وہ بالکل فنا ہو جائیں۔ نتیجہ ان میں سے کچھ لوگ مکہ چلے گئے اور ابو سفیان کو ملا کر بنی غطفان اور قیس سے رشتہ اخوت قائم کر لیا اور ایک معاہدے میں یہ طے کر لیا کہ ہر قبیلے کے سوار اکٹھا ہو کے مدینے پر حملہ کریں تاکہ اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کا قلع قمع ہو جائے۔ اسکیم مکمل ہونے کے بعد اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ابو سفیان چار ہزار کا لشکر لے کے مکہ سے نکلا اور یہود کے دیگر قبائل نے چھ ہزار کے لشکر سے پیش قدمی کی غرض سے دس ہزار کی جمعیت نے مدینے پر حملہ کر دیا۔

آنحضرتؐ کو اس حملے کی اطلاع پہلے ہو چکی تھی اسی لئے آپ نے مدینے سے نکل کے کوہ سلع کو لشت پر لے لیا اور جناب سلمان فارسی کی رائے سے پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق کھدوائی اور خندق کھودنے میں خود بھی کمال جانفشانی کے ساتھ لگے رہے اس جنگ میں اندرونی خلفشار

اور منافقوں کی ریشہ دوانیاں بھی جاری رہیں۔ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ اندرونی حالات تحقیق کرنے کے لئے آنحضرتؐ نے جناب ابوبکر پھر عمر کو بھیجنا چاہا لیکن ان حضرات کے انکار کر دینے کی وجہ سے حضرتؐ نے حذیفہ کو بھیجا۔

(در منثور ج ۵ صفحہ ۱۸۵)

خندق کی کھدائی کا کام چھ روز تک جاری رہا۔ خندق تیار ہوئی ہی تھی کہ کفار کا لشکر عظیم آ پہنچا۔ لشکر کی کثرت دیکھ کر مسلمانوں کے حواس جاتے رہے۔ کفار یہ ہمت تو نہ کر سکے کہ دفعتاً حملہ کر کے مسلمانوں کو تباہ کر دیتے لیکن مخالف سمت سے خندق پار کر کے حملہ کرنے کی کوشش ہوتی رہی۔ یہ سلسلہ بیس روز تک جاری رہا۔ ایک دن عمرو بن عبدود جس کو ہزار بہادروں کے برابر مانا جانے والا پہلوان خندق پھاند کر لشکر اسلام تک آ پہنچا اهل من مبارز کی صدا دی اس کی آواز سنتے ہی ایک صحابی نے کہا، یہ تو ایک ہزار قزاق کا مقابلہ کرتا ہو یعنی بہت بڑا بہادر ہے۔ یہ سن کے مسلمانوں کے حواس جاتے رہے۔ تاریخ خمیس، روضۃ الاحباب اور روضۃ الصفا میں ہے کہ تین مرتبہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو مقابلے کے لئے نکلنے کی دعوت دی مگر حضرت علیؑ کے سوا کوئی نہ بولا تیسری مرتبہ آپ نے علیؑ سے کہا کہ یہ عمرو بن عبدود ہے آپ نے عرض کی میں بھی علی ابن ابیطالب ہوں۔

الغرض آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو میدان میں نکلنے کے لئے آمادہ پا کے آپ کو اپنی زرہ پہنائی۔ اپنی تلوار کمر میں حمائل کی، اپنا عمامہ اپنے ہاتھوں سے علیؑ کے سر پہ باندھا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی۔ خدایا جنگ بدر میں عبیدہ کو اور جنگ احد میں حمزہ کو تیری راہ میں قربان کر چکا ہوں۔ پالنے والے اب میرے پاس صرف علیؑ رہ گئے ہیں میرے مالک! تو علیؑ کی حفاظت کر۔ دعا کے بعد علیؑ کو پیادہ روانہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ کہا۔

"آج کل ایمان کل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے۔"

(حیوۃ الحیوان جلد اول صفحہ ۲۴۰۔ سیرت محمدیہ جلد دوم صفحہ ۱۰۳)

یہ کلام سن کر آپ روانہ ہوگئے عمرو بن عبدود کے مقابل پہنچے۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے عمرو سے پوچھا کہ کیا واقعاً تیرا یہ قول ہے کہ میدان جنگ میں اپنے مقابل کی تین باتوں میں سے ایک بات ضرور قبول کرتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں! آپ نے فرمایا اسلام قبول کر۔ اس نے کہا نا ممکن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا! اچھا جنگاہ سے واپس جا۔ کہا! یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمایا۔ اچھا گھوڑے سے اتر آ اور مجھ سے نبرد آزما ہو۔ وہ فوراً اتر پڑا لیکن کہنے لگا مجھے امید نہ تھی کہ آسمان کے نیچے کوئی شخص بھی مجھ سے یہ کہہ سکتا ہے جو تم کہہ رہے ہو۔

الغرض جنگ شروع ہوئی اور تلواروں کی نوبت آئی۔ آخر اس کی تلوار علیؑ کی سپر کاٹتی ہوئی آپ کے فرق مبارک تک پہنچی آپ نے سنبھل کے ہاتھ مارا تو عمرو بن عبدود زمین پر لوٹنے لگا۔ مسلمانوں کو اس دست بدست لڑائی کی بڑی فکر تھی ہر ایک دعائیں مانگ رہا تھا۔ جب عمرو سے حضرت علیؑ لڑ رہے تھے تو خاک اس قدر اڑ رہی تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ گرد و غبار میں ہاتھوں کی صفائی تو نظر نہ آئی۔ البتہ تکبیر کی آواز سن کے مسلمان سمجھے کہ علیؑ نے فتح پائی عمرو بن عبدود تو مارا گیا اور اس کے ساتھی خندق کود کر بھاگ نکلے فتح کی خوشخبری آنحضرتؐ تک پہنچی آپ کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ اسلام کے تحفظ اور علیؑ کی سلامتی کی مسرت میں آپ نے فرمایا۔ ضربت

ضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین الی یوم القیامۃ

یعنی آج کی ایک ضربت علیؑ دونوں جہان کی عبادتوں سے قیامت تک بہتر ہے۔

بعض کتابوں میں ہے کہ عمرو بن عبدود کے سینے پر حضرت علیؑ سوار ہو گئے اس کا سر کاٹنا ہی چاہتے تھے کہ اس نے چہرۂ اقدس کی طرف لعاب دہن پھینکا۔ آپ کو غصہ آ گیا۔ اس کے سینے سے فوراً اتر آئے کہ کار رضائے خدا میں جذبۂ نفس شامل ہو رہا تھا جب غصہ فرو ہو تو سر کاٹا، اور اس کی زرہ اتارے بغیر خدمت رسالت میں پہنچے۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کو سینے سے لگا لیا جبرئیل علیہ بروایت سلیمان قندوزی آسمان سے ازار لا کر بطور تحفہ حضرت علیؑ کو پیش کیا وہ ازار جبہ سبز رنگ کے رومال میں بندھا ہوا تھا اس رومال پر عطائے ولی اللہ لکھا ہوا تھا۔

حضرت علیؑ میدان جنگ سے کامیاب و کامران واپس ہوئے اور عمرو بن عبدود کی بہن بھائی کی لاش پر پہنچی اور کہا۔ اسے کسی بہت ہی معزز بہادر نے قتل کیا ہے اس کے بعد چند شعر پڑھے جن کا مطلب یہ ہے کہ۔ اے عمرو اگر تجھے اس قاتل کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا تو میں ساری عمر تجھ پر روتی۔

اسی سنہ میں تیمم کا حکم نازل ہوا ہے بقول [illegible] غزوہ اسی سنہ میں یا بوقت خندق آنحضرتؐ نے خود اذان میں حی علی خیر العمل کا حکم دیا ہے۔

(۱۳) غزوۂ بنی قریظہ۔ اسی سنہ میں اہل اسلام سے بنی قریظہ نے بد عہدی کی ان کے سردار کعب بن اسید نے تمام بنی قریظہ کو یکجا کر کے قلعہ میں روپوش کر دیا۔ فوج اسلامی علیؑ [illegible] کی قیادت میں مدینے سے بھیجی گئی۔ بنی قریظہ میں اور تو کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ فوج اسلامی کو روک سکے مگر کعب بن اسید اسلام کے مقابلہ پر اپنی قلعہ کے باہر میدان میں

آئے اور برا بھلا کہنے لگے۔ فوج اسلام رسول کی منتظر تھی
جب رسالتمآب تشریف لائے فوج کو تیاری کا حکم دیا
مسلمانوں کی فوج قلعہ کے برابر پہنچی آنحضرت کا مشہور
و معروف نشان جس کا نام عقاب تھا علی مرتضیٰ کے
ہاتھ میں تھا۔ (تاریخ ابو الفدا صفحہ ۳۶)

یہودی لشکر اسلام کی ہیبت اور علی مرتضیٰ کی صورت
کو وحشت زدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ علی مرتضیٰ کو
دیکھتے ہی آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ ارے
یہ وہی جوان ہے جس نے عمرو ایسے زبردست پہلوان
کو مارا ہے۔ اور پھر سب قلعہ میں روپوش ہو گئے آپ نے
ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا اس خدا کا شکر ہے جس نے
اسلام کی مدد فرمائی۔ اور کفر کو نیست و نابود کر دیا۔
(روضۃ الصفا جلد ثانی) یہودی دہشت کے مارے قلعہ
بند ہو گئے مگر فوج اسلامی نے محاصرہ نہ اٹھایا۔ آخرکار
بنی قریظہ نے رسول سے صلح کی درخواست کی آپ نے
سعد بن معاذ کو حکم بنایا اور وجہ یہ تھی کہ وہ قبیلہ اوس سے تھا اور
زمانہ سابق میں قبیلہ اوس اور بنی قریظہ باہم حلیف تھے۔ سعد بن
معاذ نے بنی قریظہ کے قتل کا فیصلہ کر لیا۔ اور بنی قریظہ
قتل کر دیئے گئے۔ سعد بن معاذ کا یہ فیصلہ نہایت
منصفانہ تھا کیونکہ بنی قریظہ انتہا درجے کے
فتنہ پرداز اور اسلام کے شدید ترین دشمن تھے

(۱۵) غزوہ بنی عیان: یہ غزوہ بھی ۵ھ
میں واقع ہوا۔

(۱۶) غزوہ خیبر: یہ غزوہ ۷ھ
میں واقع ہوا خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً سو
میل کے فاصلے پر یہودیوں کی بستی تھی اس کے
باشندے یوں ہی اسلام کے عروج و اقبال
سے جل بھن رہے تھے کہ مدینے میں جو جلا وطن
یہودیوں نے ان سے مل کر ان کے حوصلے اور
اور بلند کر دیئے۔ انھوں نے بنی اسد اور بنی
غطفان کے بھروسے پر مدینے کو تباہ و برباد کرنے
کا منصوبہ باندھا۔ اور اس کے لیے مکمل تیاریاں
کر لیں۔ جب آنحضرت کو ان کے ارادے کی خبر ہوئی
تو آپ مورخہ ۱۲ صفر سنہ ۷ھ میں چودہ سو پیدل
اور دو سو سوار لے کے قلعے کو فتح کرنے کے لیے مدینے
سے برآمد ہوئے اور خیبر میں پہنچ کے قلعہ بندی کر لی
مسلمان انھیں محاصرہ میں لیے ہوئے ان سے مسلسل لڑتے
رہے لیکن قلعہ قموص فتح نہ ہو سکا۔

"تاریخ طبری و خمیس اور شواہد النبوۃ صفحہ ۸۵
میں ہے کہ آنحضرت نے فتح قلعہ کے لیے حضرت عمر کو
بھیجا۔ پھر حضرت ابوبکر کو روانہ کیا پھر حضرت
عمر کو حکم جہاد دیا۔ لیکن یہ حضرات ناکام واپس
آئے۔ تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۹۳ میں لکھا ہے
کہ تیسری مرتبہ جب کہ لشکر اسلامی پوری طرح
ہزیمت کے ساتھ آنحضرت کی خدمت میں پہنچ رہا
تھا لشکر والوں نے سپہ سالار کی بزدلی پر احتجاج کر لیا
اور سالار لشکر لشکریوں کو بزدل کہہ رہا تھا۔ ان
حالات کے دیکھتے ہوئے آنحضرت نے فرمایا۔ کل
میں علم ایسے بہادر کو دوں گا جو مرد اور [illegible]
بڑھ بڑھ کر حملے کرنے والا ہوگا۔ اور کسی حال میں
میدان جنگ سے نہ بھاگے گا وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور خدا
اور رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے اور اس وقت تک میدان
سے نہ پلٹے گا جب تک خداوند عالم اس کو فتح نہ
دے دے۔

پیغمبر اسلام کے اس فرمانے سے اہل اسلام
میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو گئی۔ اور ہر ایک کے
دل میں امنگ پیدا ہو گئی کہ کل علم اسلام کسی
صورت سے مجھ کو ملنا چاہیئے۔ تمام اصحاب نے
انتہائی بے چینی سے رات گزاری اور علی الصباح
اپنے آپ کو آنحضرت کے سامنے پیش کیا صحابہ
کو اگرچہ توقع نہ تھی لیکن بتائے ہوئے صفات کا
تقاضہ یہ تھا کہ علی کو آواز دی جائے۔ چنانچہ
زبان رسالت نے اَینَ عَلِیُّ ابنُ ابی
طَالِب۔ (کہاں ہیں علی ابن ابی طالب) کی آواز
بلند کی۔ لوگوں نے کہا حضور وہ تو آشوب
چشم میں مبتلا ہیں حکم ہوا کہ جا کے کہو کہ رسول
خدا بلاتے ہیں۔ چنانچہ یہ آواز رسالت گوش
امیر المومنین تک پہنچا دی۔ اور آپ اٹھ بیٹھے
سلمانؓ و ابوذرؓ کے کندھوں کے سہارے لیے
ہوئے خدمت رسول میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے
علی کا سر اپنے زانو پر رکھا۔ خود آپ دفع ہو
گئی۔ لعاب دہن آنکھوں میں لگایا آشوب چشم
جاتا رہا۔ حکم ہوا علی میدان جنگ میں جاؤ علی نے
چلتے چلتے پوچھا حضور کب واپس ہوں فرمایا جب تک
فتح نہ ہو۔

حکم رسول پا کر علی میدان میں داخل ہوئے
پتھر پر علم نصب کیا، ایک یہودی نے پوچھا آپ کا
نام کیا ہے؟ فرمایا "علی ابن ابی طالب"
اس نے انہوں سے کہا کہ توریت کی قسم یہ شخص
ضرور فتح کرے گا۔ کیونکہ اس فاتح کے صفات
جو توریت میں بیان کیے گئے ہیں بالکل درست ہیں
الغرض حضرت علی کے مقابلے کے لیے لوگ نکلنے اور
تلوار کے گھاٹ اترنے لگے۔ سب سے پہلے حارث
مقابلے کو آیا اور ایک دو وار دن کے رد و بدل
میں جہنم واصل ہوا۔ حارث کے بعد اس کا بھائی
مرحب مقابل ہوا آپ نے اس کے تین بھالے
کے نیزے کے وار کو رد کر کے ذوالفقار کا ایسا

دار کیا کہ آہنی خود کٹا، سر اور سینہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ جب
کے مرنے سے اگرچہ ہمتیں پست ہو گئی تھیں لیکن جنگ جاری
رہی اور عنتر، ربیع، یاسر جیسے پہلوان میدان میں
آتے اور موت کے گھاٹ اترتے رہے آخر یہ بھگدڑ مچ
گئی۔ مورخین کا بیان ہے کہ دوران جنگ میں ایک شخص نے
آپ کے دست مبارک پر ایسا حملہ کیا کہ سپر چھوٹ کے
زمین پر گر گئی اور ایک دوسرا یہودی اسے لے بھاگا حضرت
کو جلال آ گیا آپ نے آگے بڑھ کے قلعہ خیبر کے آہنی دروازے
پر ہاتھ رکھ کے زور سے دبایا آپ کی انگلیاں اس کی
چوکھٹ میں دھنس گئیں اس کے بعد ایک جھٹکا دیا اور
خیبر کا وہ دروازہ جسے چالیس آدمی حرکت نہ دے
سکتے تھے اور جس کا وزن بروایت مدارج النبوۃ آٹھ
سو من اور بروایت روضۃ الصفا تین ہزار من تھا
اکھڑ کے آپ کے ہاتھ میں آ گیا۔ آپ کے اس جھٹکے نے
قلعے میں زلزلہ ڈال دیا اور صفیہ بنت حی بن اخطب منہ
کے بل زمین پر گر پڑی۔ چونکہ یہ عمل انسانی طاقت سے
باہر تھا اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں نے در قلعہ خیبر کو قوت
ربانی سے اکھاڑا ہے اس کے بعد آپ نے اس در کو سپر
بنا کے جنگ کی اور اسی کو پل تختہ بنا کے لشکر اسلام
کو پار اتار دیا۔ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ میں ہے کہ جب
تکمیل فتح کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے تو پیغمبر اسلام
آپ کے استقبال کے لئے نکلے اور آپ کو سینے سے لگا کے
پیشانی چومی اور فرمایا کہ اے علی! خدا اور رسول اور جبرئیل
میکائیل اور تمام ملائکہ تم سے راضی اور خوش ہیں۔
ینابیع المودۃ میں لکھا ہے کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا
کہ اے علی تمہیں خدا نے وہ فضیلت دی ہے کہ اگر میں
اسے بیان کر دوں تو لوگ تمہاری خاک قدم بطور تبرک
اٹھا کے رکھیں۔ "تاریخ" میں ہے کہ فتح خیبر کے دن حضور کو
دوہری خوشی ہوئی تھی۔ ایک فتح خیبر کی اور دوسرا جناب
جعفر طیار کے واپس آنے کی۔ "تاریخ میں مرقوم ہے
کہ اسی موقع پر ایک عورت زینب بنت حارث
نے آنحضرت کو بھنے ہوئے گوشت میں زہر دیا تھا
اور اسی جنگ سے واپسی میں بمقام صہبا رجعت شمس
ہوئی تھی۔ (شواہد النبوۃ ص ۱۸۰)

(۱۷) غزوۂ حُنین: حنین ایک وادی کا نام ہے
جو مکہ سے تین میل کے فاصلے پر طائف کی طرف واقع
ہے۔ بنی ہوازن، بنی ثقیف، بنی مضر اور بنی ہلال نے
باہم سازش کر کے اس بات کا فیصلہ کیا کہ سب مل کے
مسلمانوں سے لڑیں۔ انہوں نے اپنا سردار لشکر مالک
بن عوف نضری اور علمبردار ابوجرول کو قرار دیا اور
اپنے ہمراہ "درید ابن صمہ" ایک سو بیس (۱۲۰)
سالہ تجربہ کار سپاہی کو برائے مشورہ لے کے پانچ ہزار
(۵۰۰۰) آدمیوں پر مشتمل لشکر لئے ہوئے حنین اور طائف
کے درمیان آ کے مقام اوطاس میں جمع ہو گئے جب
آنحضرت کو اس اجتماع کی اطلاع ملی تو آپ بارہ
ہزار (۱۲۰۰۰) یا بروایتے سولہ ہزار (۱۶۰۰۰)
کا لشکر جس میں مکہ کے دو ہزار نو مسلم بھی شامل تھے
لئے ہوئے مورخہ ۶ شوال ۸ھ کو دلدل پر سوار
ہو کے نکلے علمدار لشکر حسب معمول حضرت علی تھے
میدان میں پہنچ کے حضرت ابوبکر نے کہا کہ ہماری جمعیت
اتنی زیادہ ہے کہ آج ہم شکست نہیں کھا سکتے
ابھی یہ صفیں باندھی ہی جا رہی تھیں کہ پہاڑ کی وادیوں
میں چھپے ہوئے دشمن نکل نکل کے سامنے آ گئے تیروں
نیزوں اور پتھروں سے ایسے حملے کئے کہ بزدلوں
کی جان کے لالے پڑ گئے سب سر پر پاؤں رکھ کر
بھاگ کھڑے ہوئے۔ کسی کو رسول خدا کی خبر نہ تھی
رسول آواز دے رہے تھے۔ "اے بیعت رضوان
والو! کہاں جا رہے ہو" لیکن کون سنتا ہے
غرض کہ ایسی بھگدڑ مچی کہ اصولی جنگ شروع ہونے
سے پہلے ہی حضرت علی، حضرت عباس، ابن حارث
اور ابن مسعود کے علاوہ سب فرار ہو گئے۔
(سیرت حلبیہ جلد سوم صفحہ ۱۰۹)

اس موقع پر ابوسفیان جو نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہہ رہا
تھا کہ ابھی کیا ہے؟ مسلمان سمندر پار بھاگیں گے
حبیب السیر اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ سب سے پہلے خالد
بن ولید بھاگے ان کے پیچھے قریش کے نو مسلم پھر ایک
ایک کر کے مہاجرین و انصار نے راہ فرار اختیار کی۔ اسی
دوران میں دشمنوں نے آنحضرت پر حملہ کر دیا جسے جناب
[illegible] نے رد کیا۔ حالات کی نزاکت دیکھ کے خود
رسول اللہ جنگ کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے
مگر حضرت عباس نے گھوڑے کی لگام تھام لی اور مسلمانوں
کو پکارا۔ آپ کی آواز پر سو مسلمان واپس آ گئے اور
دشمن بھی سب کے سب مقابل ہو گئے۔ گھمسان کی جنگ
شروع ہوئی ابوجرول علمدار لشکر کفار نے اپنا
مقابل طلب کیا علمدار لشکر اسلام حضرت علی اس
کے مقابلے میں تشریف لائے اور ایک ہی وار میں
اس کو واصل جہنم کیا۔ اب مسلمانوں کے حوصلے بڑھے
بڑھ بڑھ کے دشمنوں پر حملے کئے یہاں تک کہ کامیابی
حاصل کی۔ سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں
لکھا ہے کہ اس جنگ میں چار مسلمان شہید ہوئے
اور ستر کافر مارے گئے جن میں چالیس کافر حضرت
علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

اس کے بعد مقام اوطاس میں جنگ ہوئی جو سریہ
اوطاس کے نام سے مشہور ہے وہاں بھی مسلمان کامیاب
ہوئے۔ ان دونوں جنگوں میں بہت مال غنیمت ہاتھ
آیا۔ اور طائف میں حضرت کی رضاعی بہن اسماء
بنت حلیمہ سعدیہ بھی ہاتھ آئیں۔

(۱۸) **غزوۂ طائف**۔ حنین کی بقیہ فوج طائف میں جا کے پناہ گزین ہوئی۔ آنحضرتؐ نے محاصرہ کر لیا۔ اور کچھ دن کے بعد محاصرہ اٹھا کے حضرتؐ واپس تشریف لے گئے۔ اسی زمانے میں حضرت علیؓ کے ساتھ کچھ اصحاب آنحضرتؐ سے اجازت لے کے گئے۔ اس نواح کے بتوں کو توڑ ڈالا اور دیگر نامی پہلوان حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ حضرت علیؓ اس کامیابی کے بعد آنحضرتؐ کے پاس واپس آئے تو آنحضرتؐ نے تکبیر کہی اور تنہائی میں دیر تک جناب امیرؓ سے باتیں کرتے رہے اس راز داری کی گفتگو میں "آخر ہونی تو صحابہ بگڑنے لگے کہ رسولؐ ایسے کون سے راز اپنے چچا زاد بھائی سے کہتے ہیں جو دوسروں سے نہیں کہتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں خود راز نہیں کہتا بلکہ خدا حکم دیتا ہے۔

حنین کا مال غنیمت تقسیم کرنے کے بعد آنحضرتؐ ۸ ذی قعدہ کو مکہ معظمہ واپس تشریف لائے اور عمرہ بجا لا کر بکم ذی الحجہ کو مدینے پہنچ گئے۔

(۱۹) **غزوۂ تبوک**:۔ تبوک مدینہ اور دمشق کے درمیان ۱۲-۱۴ منزل پر تھا۔ آنحضرتؐ کو اطلاع ملی کہ شام کے نصاریٰ نے ہرقل بادشاہ روم سے چالیس ہزار فوج منگا کر مدینے پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے حفظ ماتقدم کے خیال سے پیش قدمی فرمائی مدینے کا نظام حضرت علیؓ کے سپرد فرمایا اور تیس ہزار فوج لے کے شام کی طرف روانہ ہو گئے روانگی کے وقت حضرت علیؓ نے عرض کیا تھا۔ مولا! آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ یا علیؓ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں تمھیں اسی طرح اپنا جانشین بنا کے جاؤں جس طرح موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا قائم مقام بنا کے جایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی) (اے علیؓ حکم خدا ہے کہ مدینے میں یا میں رہوں یا تم رہو) (فتح الباری جلد ہشتم صفحہ ۳۰۸)

غرضکہ آپ روانہ ہو کے منزل تبوک تک پہنچے وہاں دشمنوں کا بیس یوم تک انتظار کیا لیکن کوئی مقابلے کے لئے نہ آیا۔ دوران قیام میں اطراف و جوانب سے دعوت اسلام کا سلسلہ جاری رہا۔ بالآخر واپس تشریف لائے۔ یہ واقعہ رجب ۹ھ کا ہے۔

غَسّال (بالفتح، اول و تشدید دوم) نہلانے والا دھونے والا عربی مذکر، اسم مبالغہ۔

قول فیصل۔ اب لکھنؤ عام طور سے غسال ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مردوں کو نہلانے کا کام پیشے کے طور پر کرتا ہے اور اس کو نہلانے کی اجرت دی جاتی ہے۔

> کوئی ہیچ تیرا معتقد ہو تو آتش
> دے رکھا جوڑہ دست غسال دگورکن میں
> — آتش

غَسّالہ:۔ (بالفتح و تشدید دوم و فتح چہارم) غسال کی تانیث وہ عورت جو مردہ عورتوں کو نہلانے کا پیشہ کرتی ہے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام ایسی عورت کو "غسالن" یا "غسالن" کہتے ہیں۔

غُسالہ:۔ (بضم اول و فتح ثانی) وہ پانی جو ہاتھ منہ دھونے کے بعد پھینک دیا جائے دھوون۔ عربی، فقہی اصطلاح۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غُسل:۔ (بضم اول و سکون دوم) تمام بدن کا دھونا، نہانا، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

> ساحل پہ بہر غسل آتا ہر دم نہ پیرہن
> دیکھے نہ تم کو آنکھ بچا کر کہیں حباب
> — امیر مینائی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں غسل اس نہانے کو کہتے ہیں جس میں نیت بھی شامل ہو اور حکم شرع کے بموجب ہو جیسے جاڑے کی وجہ سے آج صبح کو غسل جنابت نہیں کر سکا تیمم سے نماز پڑھ لی۔ مردے کو نیت کر کے حکم شرع کے بموجب نہلانے کو بھی غسل کہتے ہیں۔ جیسے ــــ

> بیٹوں نے تو پایا بھی کفن آب رواں کا
> اور باپ کو کیا کفن اور غسل کہاں کا
> — انیس

کچھ تربیت سے بڑے لوگوں کے ملازمین اور چپراسی وغیرہ بضم اول و فتح دوم (غُسَل) بولنے لگے ہیں جیسے "صاحب بیٹے ڈاڑھی بنائیں گے پھر غسل کریں گے پھر آپ سے ملاقات ہو سکے گی"۔

غسل ٹوٹنا:۔ ایسا امر جس سے غسل جنابت ٹوٹ جائے جیسے ریاح کا خارج ہونا، پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ یا سو جانا، وغیرہ وغیرہ۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

> وہ فتنہ دور کے وہ انداز دکھائے سر نیم
> رات بھر بیٹھ کے وہاں غسل دو چار ٹوٹ گئے
> — ذوق

غسل جنابت:۔ حکم شرع کے بموجب نیت کر کے نہانا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ غسل چند صورتوں سے واجب ہوتا ہے۔ ۱۔ سوتے یا جاگتے میں منی کا نکلنا ۲۔ جماع کرنا۔ ۳۔ مجوبت سر حشفہ اس کی ترکیب یہ ہے۔ پہلے جسم کو ہر قسم کی نجاست سے پاک کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں یہ غسل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) غسل ترتیبی (۲) غسل ارتماسی۔ یہ اصطلاح صرف اہل فقہ تک محدود ہے۔

غسل خانہ:۔ (بضم اول و سکون دوم) حمام۔ نہانے کی جگہ بیت کے غسل دینے کی جگہ فارسی مذکر (دفتر اللغات)

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دو پہر تک تو تھے وہی جاری
بعد پھر اس کے غش ہوا طاری — شوق

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر غشی طاری ہونا ہے۔

غش کرنا: لازم۔ بے ہوش ہونا، ایسی حالت طاری ہونا کہ حواس خمسہ کام نہ کر سکیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تنہا نہ اس کو دیکھ کے مجھ کو نے غش کیا
اپنی بھی جان لوٹ پوٹ دل نے غش کیا — انشا

قول فیصل۔ اب زیادہ تر اس محل پر غش کھانا بولتے ہیں۔

غش کرنا: متعدی۔ عاشق ہونا، کسی چیز کو دیکھ کر اس کی خوبی سے حیرت میں بیخود ہو جانا۔

قدسی بھی کریں غش تو اگر جلوہ نما ہو
صورت ہے وہ تصویر کو محبوب خدا ہو — شرف

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے عاشق ہونے کے معنی لکھے ہیں جو شعر سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ بیہوش ہو جانے کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

غش کرنا: متعدی۔ اترانا، اردو، متروک۔

غش کرنے ہو جھکانے پہ جوبن کے مری جاں
شوق آپ سے یہ بات ذری کا نہیں جاتا — رند

غش کھا کے گرنا: بیہوش ہو کے گرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غش کھا کے گرے سب وہیں تنہا بہ میلہ
جس رات کو وہ ماہ لب بام پہ آتا — ظفر

غش کھانا: لازم۔ بیہوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب قیس غش کھا کر گرا یعنی نہ رو رو کر گرا
بے ناتواں مجنوں مرے آیا تھا کیوں محمل کے پاس — اسیر

غش کھانا: متعدی۔ عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، (مخفف) اس کتاب کو جو دیکھے غش کھا دے جو سنے لوٹ جائے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عاشق ہونا کے معنوں میں نہیں برتتے۔

غش لانا: بے ہوش ہونا، اردو صرف، متروک۔

محفل سے اٹھانے کا جب قصد کیا ان نے
دانستہ میں غش لایا تو دیوار کے تئیں — ناسخ

غش میں پڑا ہونا: بے ہوش پڑا ہونا، غش کے عالم میں لیٹا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پڑے ہیں غش میں کیا مردہ ہے آتش آنکھ تو کھولو
حسب کے واسطے بھیجا ہے اس بت نے برہن کو — آتش

قول فیصل۔ تیر نے غش پڑے رہنا بھی نظم کیا ہے۔

اب کیا کریں کیا صبر ہے دل کو نہ جی کو تاب
کل اس گلی میں آ کے غش پڑے رہے — تیر

اب اس محل پر غش میں پڑے رہے بولتے ہیں

غش میں رہنا: بیہوش رہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس معنی میں غشی کے عالم میں رہنا بولتے ہیں۔

غش ہو جانا: بیہوش ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر پیٹ لیے سب نے وہ رقت ہوئی طاری
غش ہو گئے بچے نہ رہی طاقت زاری — عشق

غش ہونا: لازم۔ بے ہوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نالے مجھ بلبل کے سن کر باغ میں غش ہو گیا
نکہت گل نے نہ کھایا کچھ سیاد کو — صبا

غش ہونا: متعدی۔ دل از دست دادہ ہونا، عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، شیفتہ ہونا، مرنا، دم دینا، معشوق ہونا

گل پر مرتے ہیں وہ خورشید پر بھی غش ہیں — ناسخ
جب کہا میں نے کہ غش ہوں میں ستمگر تجھ پر

ہنس کے بولا کوئی غش میں بلا کرتا در رنگ — معشق

قول فیصل۔ نکھنؤ کے سوا شاعروں میں آتش یا میاں کا شعر ہے اور متاخرین میں مرزا دبیر کا بھی شعر ہے لیکن اہل لکھنؤ اب اس معنی میں نہیں بولتے صرف عورتیں "جان" کے ساتھ برتتی ہیں جیسے "لڑکے کی اماں پر جان غش ہے"۔

بے تکلف ہو تو ہم شعر و سخن پر غش ہیں
کوئی معشوق ہو بے ساختہ پن پر غش ہیں — اسیر

اپنی تصویر پہ تم خود غش ہو
ہم سے پھر کیوں اسے بہتر سمجھا — مرزا رسوا

غشی: ع، بالفتح و کسر دوم۔ بے ہوشی، حواس خمسہ پر قابو نہ رہنا، اردو، فصیح، رائج۔

وہ دو اپنی غشی کے ہیں شدت سے نہ جب
ٹھہرے گا ہوش فرض ادا کے پڑے — میر انیس

قول فیصل۔ اس کا صرف مختلف طریقوں سے ہے (۱) غشی طاری ہونا جیسے۔

بہ جذب شوق اٹھو اے عندلیبو دیکھا کے
ہوئی نرگس پہ برق حسن گلشن سے غشی طاری — محشر لکھنوی

(۲) غشی ہونے کے ساتھ جیسے۔

دونوں کو حشر میں وہ ادا حضرت موسیٰ
غشی بجا ہے مجھے انکھوں پر اٹھائے ہے — شاد

(۳) لفظ "عالم" کے ساتھ جیسے "وہ دلائے مریض

دولت خراب ہے، غشی کا عالم ہے خدا خیر کرے۔
عربی میں بفتح اول و سکون دوم دوم ہے:

غصب:۔ دبا لینا، مار لینا، زبردستی کسی کے مال و اسباب یا جائداد وغیرہ پر قبضہ کر لینا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ اس کی تیغ کی تیزی ہے غصب وہاں وزور
مولا علی تو دل سے کی گواہی سکے واسطے — سلطان علی

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ ہے:

غصباً:۔ غصب سے، جبراً، عربی۔
(فقرہ) مجھ کو اس سے ہزار درجے زیادہ افسوس ہوگا اگر غضب بیگم کا حق غصباً میرے پاس رہے۔ (اردو کی تصحیحات)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے:

غصب کرنا:۔ ظلم یا زبردستی سے لینا، کسی کا حق مار لینا۔ دوسرے کے مال و اسباب یا جائداد پر قبضہ کر لینا، اردو، فصیح، رائج۔

تم پہ صدقے دین بھی ایمان بھی
ہم غصب کر لو دل کے ہمراہ جان بھی — نسیم

غصبی:۔ غصب کیا ہوا مال، یا جائداد، عربی، صفت، فصیح، رائج۔
حل صحیح۔ فقہی کتابوں میں صاف صاف لکھا ہے کہ غصبی مکان یا غصبی زمین پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

غُصّہ:۔ (بضم اول و تشدید دوم) طیش، تاؤ، خفگی، غیظ، عتاب، غضب، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں
دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے — داغ

قول فیصل۔ خداوند عالم و بزرگ و مقدس ہستیوں کے لیے اس لفظ کو استعمال نہیں کرتے بلکہ قہر، غضب، غیظ، جلال وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔

غصہ اتارنا:۔ کسی پر خفا ہونا، کسی کو سرزنش کرنا، دل کا بخار نکالنا، کسی پر آئے ہوئے غصے کا نشانہ کسی اور کو بنانا، اردو، صرف، عورتوں کی زبان
حل صحیح۔ شوہر کا عالم خواب میں زخمی کر کے بہت جھنجھلاتا ہے۔ عورت پر غصہ اتارتا ہے:
(طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ کبھی کبھی عوام مرد بھی بول دیتے ہیں صرف "غصہ کرنے" اور "عتاب" کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

ہیں بہت مرنج بیں دو چار کو ماریں گے ہم
خیر غصہ ہے رقیبوں پہ اتاریں گے ہم — سحر

اس کا لازم "غصہ اترنا" بھی کسی کے ساتھ زبان پر ہے:

غصہ اٹھانا:۔ کسی کی خفگی یا عتاب کا متحمل ہونا، کسی رنجش کا برداشت کرنا، اردو، صرف، متروک۔

غصہ اٹھا اٹھا کے یونہی بار بار کا
اے دل مزاج تو نے بگاڑا ہے یار کا — طپش

غصہ آنا:۔ غضب آنا، جلال آنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے — مومن

غصہ بڑا عقلمند ہوتا ہے:۔ زبردست پر غصہ کبھی نہیں آتا۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غصہ بہت زور تھوڑا، مار کھانے کی نشانی:۔ کمزور کا غصہ اس کی ذلت کا موجب ہے مثل (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہی کے معنی کے ساتھ "غصہ بہت زور تھوڑا مار کھانے کی یہی نشانی" لکھا ہے۔
اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے بجائے اس کے "دو کمزور مار کھانے کی نشانی" بولتے ہیں۔

غصہ پی جانا:۔ جوش غضب کو روک لینا، اردو، صرف، صحیح، رائج۔
حل صحیح۔ سلیم شاہ کو غصہ آیا مگر پی گیا اور کہا اچھا علمائے اپنے مسائل میں گفتگو کریں۔
(دربار اکبری)

غصہ تھوک دینا:۔ خفگی سے باز آنا، جانے دینا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

تجھے مری جھکتی ہے غصے کو تھوک دو
صدقے گئی جی ادھر آؤ کہ مر چلے — راسخ

قول فیصل۔ انہیں معنوں میں غصہ تھوک ڈالنا بھی مستعمل ہے:

بہلانے لگی کہ غم کو ٹالو
منہ کھول کے غصہ تھوک ڈالو — شوق قدوائی

غصہ چڑھنا:۔ طیش آنا، عتاب ہونا، غضب ہونا، خفگی چڑھنا

آپ کا ہر برادر کو — منظور تو تقصیر ہے
غصہ چڑھا ہو تو وہ بھی آنکھ کی تقصیر ہے — مرزا عابد
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

غصہ حرام ہے:۔ غصہ اچھی چیز نہیں ہے، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں
دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے — داغ

غصہ دلانا:۔ برافروختہ ہونا، ایسی بات کر

اس کا صرف "اترنا" کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ شعر میں ہے۔ یا لبیبہ منتظری غصے کا جن سر سے اتار ڈالے ہیں۔

غصے کی آنکھ:۔ ایسی نگاہ کرنا جو غضب میں بھری ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ غصے کی دکھاتے ہیں وہ اللہ رے غضب
دل پر جیسے یہ در پردہ نظر ہوتی ہے — بیخود

قول فیصل۔ اس معنی میں شعرا "غصے کی نظر" بھی استعمال کرتے ہیں۔

جان آدھی رہ گئی، دیکھی جو غصے کی نظر
دل پہ اک بجلی گری جب ہنس گئے ابرو دیکھ — [illegible]

غصے کی جھانجھ:۔ غصہ، تیزی، تندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غصے کے مارے بھوت ہو جانا:۔ بہت خفا ہونا، غصے کے باعث اپنے سے باہر ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

غصے کے مارے تھر تھرا اٹھنا:۔ غصے کی شدت سے تھر تھرا اٹھنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

مثال نثر۔ محمد عاقل یہ سن کر غصے کے مارے تھر تھرا اٹھا۔ (مراۃ العروس)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔ تھر تھرانا، تھر تھرانے لگنا، بھی بول دیتے ہیں۔

غصیل، غصیلا:۔ بدمزاج، مغلوب الغضب۔ اردو، صفت، دلی کی زبان۔

اس غصیلے سے کیا کسو کی نبھے
مہربانی ہے کم عتاب بہت — میر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "غصہ ور" کم اور "غصے ور" زیادہ مستعمل ہو۔ غصیلا اور غصیل نہیں بولتے۔

غصے میں:۔ حالت طیش میں، غضب میں، حالت خفگی میں۔ اردو، ظرف، فصیح، رائج۔

ہرن کب ہیں یہ تنے ہیں آنکھیں تمھاری
یہ دو شیر غصے میں نکلے ہوئے ہیں — امیر مینائی

غصے میں آگ رہنا:۔ غصے میں بھرا رہنا۔ اردو، صرف، متروک۔

غصے میں رہو گے آگ کب تک
تو جوش میں آؤ آدمی ہو — میر

غصے میں آنا:۔ غصہ کرنا، خفا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر غصے میں آ کر آپ کیا باہر نہ ہو
کچھ تو آنکھ کو تو سوچو بھائی کیا انسان ہو — یوسف ظفر? (دہلوی)

غصے میں برائی بھلائی نہیں سوجھتی
غصے میں عقل جاتی رہتی ہے:۔ انسان کو غصے میں برائی بھلائی کا خیال نہیں رہتا، بدحواس ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔ وقت پر بولا جا سکتا ہے۔

غصے میں بوٹیاں کاٹنا:۔ (کنایۃً) کمال برافروختہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی کوئی خاص صرف نہیں۔ "غصے میں دانتوں سے بوٹیاں کاٹنا" بھی کبھی بول دیتے ہیں۔

غصے میں بھرا ہونا:۔ سخت غصہ ہونے کی جگہ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

وہ غصے میں ہر وقت بھرے رہتے ہیں مجھ سے
ہیں خوش ہوں کہ عدو شکر تو بھر بھر کے [illegible] — امیر

غصے میں بھر جانا یا بھرنا:۔ نہایت خفا ہونا۔

دل سے بیزار ہیں غصے میں بھرے بیٹھے ہیں — سحر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ "بھر جانا" کے ساتھ لکھنؤ کی زبان نہیں جیسے "وہ مجھے دیکھ کے غصے میں بھر گئے"۔ "بھرنا" کے ساتھ زبانوں پر [illegible]

میں نے سینے کی گھبرا کر دل میں جو بات رکھی
غصے میں بھر کے کہا کیا وہ بڑی [illegible] — داغ

"بیٹھنا" کے ساتھ زبانوں پر بہت زیادہ ہے جیسے "بیگم اس وقت بیگم کے سامنے نہ جانا وہ غصے میں بھری بیٹھی ہیں"۔

غصے ہونا:۔ خفا ہونا، ناراض ہونا۔ اس فعل میں "کو" علامت مفعول کی جگہ پر مستعمل ہو (خفطو؟) "تو اس پر کیوں غصے ہوتی ہو" (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "غصے" نہیں بولتے، دوسرے مقام کے لوگ جو لکھنؤ میں کچھ عرصے سے آباد ہیں وہ کبھی کبھی بول دیتے ہیں ان کی وجہ سے عوام لکھنؤ بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

غَضَب:۔ (بفتح اول و دوم) غیظ، غصہ، طیش، جلال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تیوروں سے جو بڑا ہے غضب رب حضور کا
گردش میں تیلی کی شعلہ ہے اسد کا — مونس

غضب:۔ آفت، بلا، مصیبت، فتنہ، فساد۔ اردو، فصیح، رائج۔

چاہتا ہوں کہ خفا ہو کے مجھے قتل کریں
وہ غضب میں بھی [illegible] — امیر

غضب:۔ نہایت بری بات، بہت خراب بات، [illegible] بری بات۔ اردو، فصیح، رائج۔

اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
ہم چاہیں قضا سے اگر آ وا غضب ہے — ذوق

غضب ۶ :- رضا کے ساتھ لعنت، مار، پھٹکار، دھتکار، عذاب۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

غضب ۷ :- اندھیر، زبردستی، ستم۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صحیح - زندگی دشوار ہو گئی ہے۔ کیا غضب ہے کہ کل ایک بدمعاش نے زبردستی میری جیب سے روپیے نکال لئے۔ میں دیکھتا رہ گیا۔

غضب ۸ :- کلمہ تحسین، بہت اچھا، قیامت کی، آفت کی۔ اردو، فصیح، رائج۔

گر ایک غضب ہو تو کرے کوئی گوارا
رفتار غضب ہو تری گفتار غضب ہے — مصحفی

غضب ۹ - بڑھ چڑھ کے۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال

کیا غمزہ ترا پُر سر بیداد غضب ہو
جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہو — ذوق

غضب ۱۰ :- بلانے کے لئے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

بھولا ہے مجھے قتل کر عام میں قاتل
اللہ رے ترا حافظہ کیا ہے غضب ہے — ذوق

قول فیصل - اہل لکھنؤ غضب کا اور غضب کی بولتے ہیں

غضب ۹ :- پُراثر، کارگر، پسندیدہ، اعلیٰ۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صحیح - باتیں ہی وہ اس غضب کی کرتی ہیں کہ گنجائش انکار باقی نہیں رہتی۔

غضب ۱۰ :- عقیدت سے بے بسی، مجبوری۔ اردو، فصیح، رائج۔

مرے بیان کو سن کے کانپ اٹھے
غضب ہے یہ کہ کھلا نہیں زبان صیاد — (رند)

غضب ۱۱ :- آفت کا پرکالہ، فتنہ فساد پیدا کرنے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

خوبان جہاں یاد رہے تجھ کو بھی یہ بات
تشہیر بھی کم بخت اک آزار غضب ہے — تشہیر

غضب ۱۲ :- نہایت بدشکل، نہایت ناگوار، کالی شکل۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

یہ بجا کہ شیخ ہو گا رمضاں میں کیسے دانہ
یہ غضب کہ تیسوں دن نکلنا بیٹھا خرابہ بگڑ — داغ

غضب ۱۳ :- حیرت، تعجب ظاہر کرنے کے لئے جو انوکھی اور نادر بات پر۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

کبھی تو سو بار دیکھا کر کبھی وہ لپٹا گئے تیرے ہے
بڑا غضب ہے کہ ایک شب میں فراق بھی ہو وصال بھی ہو — (کمال)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے بلکہ دوسری چیز کے ساتھ بولتے ہیں جیسے "غضب ہے" "بڑا غضب ہے"۔

غضب ۱۴ :- ناراض، خفا، رنجیدہ۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

اللہ رے خیر سے شیشہ دل کی
پھر آج وہ مست ہے بیداد غضب ہے — ذوق

غضب ۱۵ :- عجیب، انوکھا، حیرت افزا، تعجب خیز۔ اردو، دہلی کی زبان۔

دیں ہوش بھلا مردم ہشیار کے لیں ہیں
آنکھوں کو تمہاری یہ فسوں یا غضب ہے — ذوق

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "کا" کے اضافہ کے ساتھ "غضب کا" بولتے ہیں۔

غضب ۱۶ :- خوب ہی کیا، کمال حسین، نہایت خوبصورت، پُرکشش۔ اردو، دہلی کی زبان۔

مرتے نہیں حور پہ تری طرح سے واعظ
ہم جس پہ ہیں عاشق وہ پری زاد غضب ہے — ذوق

غضب ۱۷ :- ضرر رساں، مضر، بہت برا۔ اردو، فصیح، رائج۔

تو ہو اگر شاخ کو کثرت سے ثمر کی
دنیا میں گرانباری اولاد غضب ہے — ذوق

غضب ۱۸ :- فراط ظاہر کرنے کے لئے۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

خون تمام جسم کا دم میں ہوا ہرا کیوں
دل میں غضب سما گیا روح رواں سبز رنگ — صبا

غضب ۱۹ :- خوفناک، ہیبتناک، بھیانک، مہیب۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صحیح - میں جنگل میں جا رہا تھا کہ آندھی آ گئی ایسا غضب کا اندھیرا چھایا کہ قریب تھا کہ میرا ہارٹ فیل ہو جائے۔

غضب ۲۰ :- نڈر، دلیر، جری جیسے وہ بڑا غضب کا ہے جو جی چاہتا ہے بے دھڑک کر بیٹھتا ہے۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غضب ۲۱ :- بہت برا، بے حد خراب۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

دقت کو اٹھ سے کھو نہ یہ غضب غفلت میں
مشتے کم نہیں کچھ نیند کا آنا شب وصل
(فرہنگ آصفیہ)

غضبِ الٰہی :- خدا کا قہر، خدا کا غضب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ اب زیادہ تر دوکا ۔ کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔ یہ صرف غضب میں تعریف کے لیے نہیں ہے بلکہ مذمت کے محل پر بھی بول دیتے ہیں

غضب سے :- بہت بڑھنا ، خلاف اصول تو اندھیر ہونا ، قہر ہونا ، اردو ۔ صرف ، فصیح ، رائج

غضب ہے یار سے ہم خواب ہو کے منہ پھیروں
رہے بغل میں نہ دل قصد ہو جو کروٹ کا

غضبی ۔ (۱) مرد خشم ناک ، غضبناک ، بدمزاج ، تندمزاج ، اردو صفت مذکر ۔ (۲) آفت ، آفت کا ٹکڑا ، بیڈھب (۳) وہ شخص جو کسی خوف و اندیشے کے مقام پر بیدھڑک کوئی کام کر بیٹھے اور ذرا نہ ڈرے جیسے وہ بڑا غضبی یعنی نڈر ، بیباک اور جری ہے ۔ اردو صفت مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غضبی ۔ ظالم ، مردم آزار ، غلطی ، اردو صفت ، عورتوں کی زبان

فقرہ ۔ بڑا غضبی مردوا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غضبی آنا :- آفت آنا ۔

(فقرہ) تمہاری وجہ سے تمام ملازمین پر غضبی آئی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

غضبی باندی :- وہ لونڈی جو زیر عتاب ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل لکھنؤ میں نہیں بولتے

غضبی خانہ :- غصہ ، غضب ، قہر ، عتاب ، مذکر ۔ بیگمات قلعہ دہلی کی زبان ۔ (نور اللغات)

غضبی خانہ اتارنا :- غضب ناک ہونا ، آفت لانا ، غصہ ہونا ، عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ دہلی کا خاص صرف ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غضبی خانہ اترنا :- عتاب نازل ہونا ، قہر ٹوٹنا ، آفت آنا ، اردو صرف دہلی کی زبان ۔

محل صحیح ۔ ادھر ہاتھ تنگ ہوا ادھر نوکر چاکر لونڈی غلاموں پر غضبی خانہ اترا ۔ (نور اللغات)

غضبی میں آنا :- معتوب ہونا ، حاکم کے عتاب و خطاب کا نشانہ بننا ، اردو صرف دہلی کی زبان

محل صحیح ۔ مشہور کر دیا کہ خان خاناں حضور کی غضبی میں آیا ۔ بات منہ سے نکلتے ہی دور پہنچ گئی ۔ (دربار اکبری)

غضروف :- (بفتح اول و ضم سوم و واو معروف) ایک عضو کا نام جو ہڈی سے نرم تر اور پٹھے سے سخت تر ہوتا ہے ، کری ، عربی ۔ اطبا کی اصطلاح ۔

غضنفر :- (بفتح اول و دوم و چہارم) شیر درندہ ، شیر نر ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

رخصت ہوش ہوئی آمد صاحب علی
بزدلوں نے بھی جانا کہ غضنفر آیا ۔ — دبیر

قول فیصل ۔ مجازاً جری بہادر ، دلیر کے لیے بولتے ہیں ۔ لفظیں مجازی معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہے

سب تجمع و غازی و صفدر کہاں ہو تم
جنگ آزما دلیر و غضنفر کہاں ہو تم — سید آل محمد

غضنفری :- دلاوری ، بہادری ، دلیری ، فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

غضنفری کی خوش آغاز پرتا ہی ہو
کہ اس جناب کا عباس نام نامی ہو — ادج

غف :- (لفظ غفف کا مخفف) دبیز ، دل دار ، کلھ جو جب ٹھوک کر بنا گیا ہو ۔ اردو صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے اس محل پر "گف" بولتی ہیں ۔

غفار :- (بضم اول و تشدید دوم) بہت زیادہ عفو کرنے والا ، معاف کرنے والا ، بہت زیادہ بخشنے والا ، خدا کا نام ، صفت ، مذکر ، فصیح ، رائج

رزاق اے جان کے کہتی ہی تو کل
کرتا ہے گنہ جیسے کہ غفار سمجھ کر زندگانی — لطافت

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے اس کی حسب ذیل تشریح کی ہے ۔

غفار اور غفور دونوں مبالغے کے صیغے ہیں مگر غفور میں زیادہ مبالغہ ہے یعنی جو بڑے بڑے گناہوں کو بخشنے اور اس کی بخشش اتم و اکمل ہو دوسرے معنی یہ ہیں کہ بندوں کے گناہ اعمال نامے سے محو کر دے یعنی حساب نہ لے اور مواخذہ نہ کرے یا دنیا میں پردہ فاش نہ کرے کیونکہ غفر کے معنی ڈھانپنے اور چھپانے کے بھی آیا کرتے ہیں ۔

غفران :- (بضم اول) بخشش ، گناہ معاف کرنا ، آمرزش ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

یہ چشم تر سبب ہو جائے یا رب میرے غفراں کا
وگرنہ ورجہ تو سر پہ بہت بھاری ہے عصیاں کا — تجبیر

غفراں پناہ ... صف۔ مذ۔ بخشش، جزا یا عفو پناہ، فارسی ترکیب، عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کہ قطرہ خون ہو کے نمک سے ٹپک پڑا
شعر یہ کچھ ہوا دل غفراں پناہ کا — میر

غفراں مآب ... صف۔ بخشش اور عفو سے کھلا ہوا۔ مخ۔ بحذ۔ عفو، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع بس خیال تاریخ غفراں مآب آیا گیا۔ تاریخ

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ اس محل پر غفراں مکان وغیرہ کہتے ہیں۔

غفراں مآب ... لکھنؤ کے ایک مشہور و معروف شیعہ مجتہد عالم کا خطاب، عرفی، رائج، قول فیصل۔ امامیہ مشن لکھنؤ کے سلسلۂ اشاعت ۲۵۹ میں لکھا ہے کہ مولانا السید دلدار علی معروف بہ دلدار علی ابن سید محمد معین ابن سید عبدالہادی نصیر آبادی سادات نقوی میں ... ابن جعفر ابن حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے مورث اعلی سید نجم الدین سبزوار سے سالار مسعود غازی کے ساتھ ایک فوج کے سردار کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لائے اور ضلع رائے بریلی میں قصبہ جائس کو فتح کر کے اس کا نام "جائے عیش" رکھا جو کثرت استعمال سے "جائس" مشہور ہو گیا۔ پھر آپ کی اولاد میں سے سید ذکریا نے قلعہ دریا کو مسخر کر کے اس کا نام اپنے بزرگ سید نصیر الدین کے نام پر نصیر آباد رکھا۔ اسی قصبہ نصیر آباد میں ۱۱۶۶ھ میں ایک شب جمعہ کو جناب سید دلدار علی صاحب کی ولادت ہوئی اور نصیر آباد میں نشو و نما اور ابتدائی تعلیم ہوئی۔ پھر ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کر کے سندیلہ میں شاگرد ملا حمد اللہ کے صاحبزادے ملا حیدر علی سے، الہ آباد میں سید غلام حسین دکنی سے، رائے بریلی میں مولوی باب اللہ شاگرد ملا حمد اللہ سے صرف نحو، معانی و بیان وغیرہ اور علوم عقلیہ منطق و فلسفہ و ریاضی کی تکمیل کی۔ پھر فیض آباد تشریف لے گئے اور وہاں بحر العلوم مولوی عبدالعلی صاحب سہالوی سے بعض مسائل عقلیہ پر مباحثہ ہوا۔ وہاں سے لکھنؤ تشریف لائے۔ یہاں اس وقت نواب آصف الدولہ کی حکومت تھی۔ اور نواب سرفراز الدولہ مرزا حسن رضا خاں صاحب کا اقتدار تھا جن کی مدد سے آپ تکمیل علم کے لیے عتبات عالیات کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے عراق پہنچے اور کربلائے معلی میں صاحب ریاض آقا سید علی طباطبائی اور آقا سید مہدی موسوی شہرستانی نیز خود ان بزرگواروں کے استاد اکبر آغا باقر بہبہانی سے اور نجف اشرف میں بحر العلوم آقا سید مہدی طباطبائی سے فقہ و اصول اور علم حدیث کی تکمیل کی اس کے بعد ۱۱۹۴ھ میں مشہد مقدس (ایران) کی طرف رخ کیا اور جناب سید محمد مہدی ابن سید ہدایت اللہ اصفہانی سے اکتساب علوم کیا اور بعد تکمیل مراجعت فرمائے ہندوستان ہوئے اور مرزا حسن رضا خاں کی خواہش سے لکھنؤ میں قیام فرمایا اور سلسلۂ تصنیف و تدریس و تبلیغ شروع کیا۔

اس وقت ہندوستان میں فرقہ شیعہ کے افراد بڑی جہالت سے گزر رہے تھے چنانچہ امام کبیر کی گائے، شیخ سدو کا بکرا، میراں جی کے گلگلے اور دکھوانی جی کی صحنک ایسے رسوم رائج تھے۔ آپ نے ان سب کا قلع قمع کیا دوسری طرف شیعیت کے خلاف اہلسنت کے علما کا مقابلہ کیا اور صحیح تعلیمات شریعت کے خلاف اخباریت کے ناطقے بند کر دیے اور تیسری طرف بعض صوفیت کو ناکوں چنے چبوا دیے جس کے نتیجے میں پیری مریدی کا زور تھا۔

اخباریوں کی مایۂ ناز کتاب اس وقت محمد امین استر آبادی ملا محمد امین کی فوائد مدنیہ تھی۔ چنانچہ اس کی رد میں اساس الاصول لکھی صوفیت کے مقابلے میں شہاب ثاقب لکھی عزائے امام حسینؑ کی ترویج و اشاعت میں اثارۃ الاحزان علی قتیل العطشان اور مسکن القلوب عند فقد المحبوب لکھی۔ ایک عزا خانہ لکھنؤ میں حسینیہ غفرانمآب کے نام سے تعمیر کرایا اور دوسرا حسینیہ اپنے وطن نصیر آباد میں بنوایا۔

فلسفہ میں شرح ہدایۃ الحکمۃ ملا صدرا کا حاشیہ، اور منطق میں حمد اللہ کا حاشیہ تحریر کیا (۱) عماد الاسلام (۲) شہاب ثاقب (۳) ذوالفقار (۴) صوارم الٰہیات (۵) حسام الاسلام (۶) خاتمۂ کتاب صوارم (۷) احیاء السنہ (۸) رسالۂ غیبت (۹) اساس الاصول (۱۰) مواعظ حسینیہ (۱۱) شرح حدیقۃ المتقین مؤلفہ علامہ مجلسی (۱۲) شرح حدیقۃ المتقین (کتاب الزکوٰۃ) (۱۳) رسالہ در باب نماز جمعہ (۱۴) حاشیہ صدرا (۱۵) رسالہ ذخیرۃ یا تکریریہ (۱۶) منتہی الافکار (۱۷) اثارۃ الاحزان علی القتیل العطشان (۱۸) مسکن القلوب عند فقد المحبوب۔

(۱۹) اجازۂ سلطان العلما طاب ثراہ مع وصیت نامہ (۲۰) رسالہ در جواب سوالات محمد سمیع صوفی (۲۱) رسالہ حنین عربی (۲۲) رسالہ ذبیحہ (۲۳) رسالہ روضہ زری (۲۴) سطارق (۲۵) رسالہ در ادعیہ کفن موصوف کے مشہور تصانیف ہیں۔

آپ نے اس عظیم الشان ذخیرے کے ساتھ ساتھ تقریباً کتابیں جلیل القدر شاگرد بھی چھوڑے۔ جن میں بڑے صاحبزادے سلطان العلما مولانا سید محمد رضوان مآب دوسرے بیٹے مولانا سید علی صاحب غفران مآب تیسرے بیٹے مولانا سید حسن صاحب چوتھے بیٹے مولانا سید مہدی صاحب — اور مفتی محمد قلی صاحب، سبحان علی صاحب، سید العلما سید حسین جنت مکان، علامۃ العلما سید احمد علی صاحب محمد آبادی، سید جاہت حسین عرف میر علی بخش صاحب لکھنوی، مولانا سید عبد العلی دیو کھٹوی، مولانا حسام الدین حسین صاحب، مرزا زین العابدین خاں صاحب، مولانا سید علی صاحب، مولوی یاد علی نصیر آبادی اور مولوی سید حسن علی صاحب بگرامی بہت مشہور ہوئے۔

لکھنؤ میں جیتے رہے کامل اس جہاد زندگی میں مصروف رہ کر تقریباً ستر برس کی عمر میں ۱۹ رجب سنہ ۱۲۳۵ھ کو رحلت فرمائی اور اپنے بنا کردہ امام باڑے کی صحنچی میں دفن ہوئے۔ مولانا سید احمد علی صاحب محمد آبادی نے تاریخ نظم فرمائی۔

سرو قد غیب بہار وقت ناگہاں خم بود
ستون دین ز زمین اوفتاد و داویلا
۱۲۳۵ھ

غفص ۔ (بالفتح) ایذا، اکڑا ہوا، عربی صفت متروک۔

اس کو کیا نار بہ پردے سے بنا
جیسا بنا غفص تو کپڑا (صلاح نظم)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ فردوس اللغات کے علاوہ کسی کتاب میں نہیں پایا گیا بقول صاحب غیاث اللغات ظاہراً بمعنی ستبر و قوی تھا حسب قاعدۂ فارسی کاف عجمی غین معجمہ سے بدلی تو وقدہ نامے گچہ سے، رائے مہملہ سین مہملہ سے بدل کر غفص ہوا اور سین مہملہ حسب قاعدۂ عربی صاد مہملہ سے بدل گیا اور غفص ہو گیا۔ یہ گچبر کا معرب ہے۔ بہرحال اب اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

غفلت (بالفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) بے خبری، عدم توجہ، بے پروائی، بھول۔ عربی مؤنث، فصیح و رائج۔

ہر وقت غفلت نہیں ہو جاتی کوئی گھڑی کا ہو جو بنگال
شکار رہتا ہو طائر جاں لگا ہے صیاد دم بہ دم جگر

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

غفلت (۲) غشی کا عالم، بے ہوشی کی کیفیت، اردو، فصیح و رائج۔

غفلت کی بہت از سر نو آگہی چلی
سونے کا انتقال سرہانے زندگی چلی　　جوش ملیح آبادی

غفلت (۳) نیند، بے خبر سو جانا، غنودگی، نیند کی سی کیفیت، اردو، فصیح و رائج۔

بن پڑی کیسی کہ غفلت میں لیا بوسۂ رخ
جاگ اٹھے بخت مرے میں جو سوتے دیکھا　　امیر مینائی

غفلت پیشہ (یا) **غفلت کار**۔ غافل، بے خبر، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غفلت زدہ۔ نہایت غافل، اور بے خبر، فارسی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا واسطہ نہیں۔

غفلت سے۔ بے پروائی سے، تغافل سے اردو، فصیح و رائج۔

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی　　مومن

غفلت شعار۔ غفلت کرنے والا۔ غفلت جس کی عادت ہو۔ عربی، الفاظ فارسی ترکیب، ۔

دیکھیے اب بھی کہیں اگر ہو وہ غفلت شعار
کس قدر ہو جائے مرجانے میں آسانی مجھے　　حسرت موہانی

قول فیصل۔ غفلت کرنے کے معنی میں غفلت شعاری رائج و فصیح ہے۔

بے وفائی آپ کی غفلت شعاری آپ کی
میرے دل نے عادتیں سیکھی ہیں ساری آپ کی

غفلت کا پردہ۔ کسی کام سے بے پروائی اور بھول کا خیال ہونا، اردو، فصیح، رائج

پردے پہ غفلتوں کے اگر دل سے دور ہوں
حائل ہوئے تجود سر پہ غرور ہوں　　آتش

غفلت کا پردہ پڑ جانا۔ بے خبر ہو جانا اردو، مصدر، فصیح و رائج۔

بیدار بجز آنکھ ذرا کھولتا نہیں
غفلت کا پردہ اب تو پڑا ہے　　داغ

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی بھول جانا کے بھی ہیں۔

بقول مصرع استاد اسے صرف کیا گیا ہے
تری آنکھوں پہ غفلت کا پڑا ہے بے خبر پردا　　معروف

اس کا صرف زیادہ تر آنکھوں اور جسم کے ساتھ ہے جیسے۔ یہ مری قسمت کی برائی کہ میری آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑ گئے۔

غفلت کرنا۔ کوتاہی کرنا، بے پروائی کرنا تساہل کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ادھر بھی ہو گئے بیگانہ وہ غفلت کر کے
آزمایا جو انھیں ترک محبت کر کے　　حسرت موہانی

غفلت کی نیند سونا۔ غافل ہو کے سونا بے خبر ہو کے سونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "بہت غافل سونا" بولتے ہیں۔ جیسے جب میں آیا تو تم بہت غافل سو رہے تھے میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا۔ کنایۃً "موت" کے ساتھ کنایۃً "موت سے ہے" "غفلت کی نیند سونا" بولتے ہیں۔

غَفُور۔ بالفتح (اول و واو معروف) معاف کرنے والا۔ خطا بخشنے والا۔ قصور معاف کرنے والا عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ پروردگار عالم کی خاص صفت ہے اس صفت حضرات نامون میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "غفور دلدار نے ہم طور ان کا کتب بنا کر دیا۔"

غفور الرحیم۔ بخشنے والا۔ رحم کرنے والا۔ خدا کا اسم صفت، عربی، صفت۔

عفو کر سب جرم وگناہ بندے کا
الٰہی! تجھ کو غفور الرحیم کہتے ہیں
(خواجہ وزیر)

قول فیصل۔ اس کا صرف خدا ہی کی ذات کے لئے ہے۔

پرستش کے قابل ہے تو اے کریم
کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم
(سحر البیان)

غَفِیر۔ بالفتح (اول و یائے معروف) اتنی بڑی جماعت کہ جہاں تک نظر کام کرے وہی نظر پڑے۔ عربی صفت جیسے "جم غفیر"۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ "جم غفیر" کی ترکیب مستعمل ہے۔

غُل (بالضم) شور و غوغا۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

کیا نے فریاد میری وہ کیسی نازک دماغ
باغ میں غنچہ اگر چٹکے کہے غل کیوں ہوا (ظفر)

مری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے
قیامت آگئی کیونکر یہ کیسا غل مچا رہے (مومن)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "بعض محقق اس لفظ کو فارسی بھی نہیں مانتے ان کے نزدیک اردو یا ہندی ہے اگرچہ ملا نظامی نے صفت چکر میں یہ لفظ بمعنی شور باندھا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ اس میں انہوں نے اہل ہند کی پیروی کی ہے۔ اگر یہ لفظ فارسی کا ہوتا تو ایران وہاں کی تصانیف میں پایا جاتا ہمارے رائے میں بھی یہ لفظ فارسی تو نہیں مگر "غلغل" کا مخفف ہو سکتا ہے۔ اگر ہندی قرار دیں تو یہ "گل" ہو سکتی ہے۔ عجب نہیں یہ لفظ بدلی گل "بالفتح" بمعنی بات سے "گل" (بالضم) ہو کر "غل" ہو گیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ "فارسی تو نہیں مگر غلغل کا مخفف ہو سکتا ہے"۔ مؤلف "بہت زالحرف" (غل) کو لفظ غلغلہ کا مخفف خیال کرتا ہے اصل یہ ہے کہ یہی لفظ اردو میں رائج ہے۔ لفظ غلغل کوئی نہیں بولتا۔ بہرحال یہ صرف قیاسات ہیں ان کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

غُل (بالضم) ہنگامہ، شورش، بلوہ، اردو، مذکر فصیح، رائج۔

مری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے
قیامت آگئی کیونکر یہ غل کیسا زمیں پر ہے (مومن)

غُل (بالضم) شہرہ، چرچا، دھوم، بتعریفی طور پر کثرت کے ساتھ کسی بات کا تذکرہ، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہم مر گئے تو دنیا میں نہ انصاف رہے گا
اس جنگ کا غل تا قاف رہے گا (انیس)

غُل (بالضم) لوہے کا طوق، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اڑ گئی زنجیر ٹکڑے ہو کے سب غل ہو گیا
تیری طاقت کا اس آدست جنوں قائل ہو گیا (آبرو لکھنوی)

قول فیصل۔ "صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ فارسی میں تو بلا تشدید آیا ہے مگر اردو والوں میں حضرت آباد لکھنوی کے علاوہ کسی نے استعمال ہی نہیں کیا ہے۔ زنجیر کے ٹکڑے اڑنا اہل زبان بھول کر بھی نہیں بولتے کیونکہ لوہا ایک ایسا کثیف اور ثقیل جسم ہے کہ جب تک کہ اڑنا کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ اردو والوں میں حضرت آباد لکھنوی کے علاوہ کسی نے استعمال ہی نہیں کیا۔

شاید مولف مذکور کی نظر سے سودا کا یہ شعر نہیں گزرا ورنہ ایسا بے بنیاد دعویٰ نہ کرتے۔

رہے تپ اور ہوا کی یہ تاثیر
غل دیوے انہیں قلادہ شیر (سودا)

عربی میں یہ لفظ بہ تشدید لام ہے سودا کے شعر میں یہ لفظ بہ تشدید لام و بہ تخفیف لام دونوں صورتوں سے پڑھا جا سکتا ہے کیونکہ ترکیب اضافی میں اکثر فارسی شعراء نے عربی کی تشدید کو برقرار رکھا ہے اردو والوں نے بھی ان کی تقلید میں ایسا کیا ہے۔

غل اٹھنا۔ شور برپا ہونا، دھوم ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

اٹھے جب یہ محل میں غل اٹھا
لینے آتا دلہن کو ہے دولہا (جان صاحب)

قول فیصل ۔ اب ایسے محل پر غل ہونا یا غل مچنا زیادہ زبانوں پر ہے۔

غِلَاظَت ۔ (بکسر اول و فتح چہارم) گندگی، نجاست، ناپاکی۔ عربی۔ مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ نجاست، کثافت، ناپاکی، گندگی، چرک، میلا، بول و براز۔ "اشتنا" عام طور سے اہل لکھنؤ "پیخانے اور اجابت" کے لئے بولتے ہیں اور ان معنی میں "اردو" ہے۔

غِلَاظَت ۔ رقت کا نقیض، گاڑھا پن۔ عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غِلَاظَت ۔ لغوی معنی سطبری، موٹائی، دبیز پن۔ عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو میں ان معنی میں نہیں بولتے۔

غِلَاف ۔ (بالکسر) پوشش شمشیر، نیام، میان۔ عربی، کثیر الاستعمال۔

نکلی جوش میں تیغ حسینی غلاف سے
اڑنے لگے شرر دم خارا شگاف سے — انیس

تیغ قاتل پہ خون جم جم کر
مخمل سرخ کا غلاف ہوا — آتش (دھوکا)

قول فیصل ۔ تعلیم یافتہ طبقہ، پوشش آئینہ و شیشہ کے معنی میں بھی اس لفظ کو استعمال کرتا ہے۔ ان معنی میں بھی عربی ہے۔ دراصل اس کے معنی ہیں اوپر کا پردہ، خول، پوشش۔ اردو میں پوشش شمشیر و پوشش آئینہ وغیرہ کے معنی میں اصطلاحاً رائج ہوگیا۔

غِلَاف ۔ تکیہ، لحاف، اور گدے وغیرہ کے اوپر کا کپڑا جو تھیلے کی شکل کا ہوتا ہے۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نئی تشبیہ بے نقاب کو ہم کہتے ہیں
بے غلاف آنکھے کی تکیہ کا میلا اترا — آباد لکھنوی

یہ لفظ عربی ضرور ہے مگر عربی میں مندرجہ ذیل معنی کی تخصیص نہیں ہے لہٰذا یہ لفظ اردو ہے۔

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی "جزدان" کے بھی لکھے ہیں۔ جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غِلَاف ۔ وہ پوشش جو ہر سال کعبے پر چڑھائی جاتی ہے اور جس کو غلاف کعبہ بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا "غلاف" بول کے "غلاف کعبہ" مراد نہیں لیتے بلکہ "غلاف کعبہ" یا "کعبہ کا غلاف" ہی بولتے ہیں۔

دامن وحشی کی وسعت دیکھئے
بن گیا ہے بڑھ کے کعبے کا غلاف — حمید

غِلَاف ۔ شفنے کے اوپر کا چمڑا۔ جس کا ختنہ کیا جاتا ہے۔ گھونگھٹ۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غِلَاف ۔ خول عربی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ "خول" کے معنی میں "غلاف" کا استعمال زبانوں پر نہیں ہے۔

غِلَاف ۔ سحاب بالاپوش، رضائی، اردو، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غِلَاف اتارنا ۔ تکیہ یا لحاف وغیرہ سے اس کی پوشش کا علیحدہ کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال ۔ تکیے کا غلاف بہت میلا ہوگیا ہے اس کو اتار لو اور دوسرا اجلا غلاف چڑھا دو۔

غِلَافِ کَعْبَہ ۔ خانہ کعبہ کی پوشش۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غلاف کعبہ تا ہے سارے عالم کو
یہ اس کا گھر ہے جسے پردہ پوش کہتے ہیں — ادب

غَلَاغَنَا۔ غَلِیغْنَا ۔ پاگنا، شیرے میں غوطہ دینا، شکر کا قوام دینا، شیرہ چڑھانا، حلوائیوں کی اصطلاح۔ دہلی کی زبان۔ لکھنؤ میں پاگنا بولا جاتا ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ "پاگنا" ہی بولتے ہیں جو بچوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسے "تربوز کے بیج بہت سے جمع ہیں، کسی دن پاگیں گے"۔

غِلَافی آنکھ ۔ وہ بڑی اور حسین آنکھ جس کے پپوٹے بھاری اور نگینیں گٹھی ہوں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل استعمال ۔ مشہور ہے کہ نورجہاں کی آنکھ "غلافی آنکھ" تھی، جس کی وجہ سے تمام عالم میں شہرت ہوگئی۔

لطیفہ ۔ "غلافی آنکھیں" نسبتاً زیادہ بولتے ہیں۔

غُلَام ۔ سادہ رو نوجوان لڑکا امرد۔ انسان کے پیدا ہونے سے بلوغ تک مستعمل ہے۔ اطلاقاً اس کا مرد پر ہوتا ہے۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں بسبب برتے فارسی اور اردو میں بھی بندہ و بیبر(?) استعمال کرتے ہیں جیسے اپنی ذات کے لئے۔

گھر سے تم کیوں نکالے دیتے ہو
کیا قصور اس غلام کا نکلا — داغ

دلبیر نکلے) حضور کا سب سے چھوٹا غلام جو میری اولاد میں سب سے زیادہ عزیز ہے ماشاء اللہ اب اسے میں بڑھ رہا ہے۔

غلام بچہ (ہ) زرخرید چھوکرا جو بے تنخواہ گھر کا کام کاج کرے۔ بندۂ زرخرید کسی عمر کا ہو۔ (نور اللغات)

عبد، بندہ، چیلا، بردہ، داس، خانہ زاد، وہ زرخرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس کا رواج تھا عورتوں کو 'کنیز' اور مردوں کو 'غلام' کہتے تھے اس کی باقاعدہ تجارت ہوتی تھی اس کام کے کرنے والے کو بردہ فروش کہتے تھے۔ اب یہ رواج ختم ہو گیا۔

یہ داغ کیوں دے رخ ماہتاب پیارے چرخ
جو میرے یار کا لعبت نگار ہوا غلام نہیں — ابجر(?)

غلام (ہ) مجرد انکسار کے محل پر کہنے والا اپنی ذات کے لئے کہتا ہے۔

غلام [illegible] سے لکھا
[illegible] رسول سے لپٹا — عشق

غلام بنانا (ف) مطیع، فرماں بردار، فارسی فصیح، مروج۔

گھر سے تم کیوں نکالے دیتے ہو
کیا قصور اس غلام کا نکلا — داغ

غلام (ہ) تاش کے ایک پتے کا نام جو درجہ میں بیر اور بیگم سے کم اور دہلے سے زیادہ فرض کیا گیا ہے۔ اردو، تاش اور جوا کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

غلام (ہ) گنجفے کے کھیل میں ایک رنگ کا نام ہے اردو، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

ہو بزم وہ ہے کہ داخیر(?) کا مقام نہیں
ہمارے گنجفے میں بازی غلام نہیں — آتش

غلام بچہ (ف) تحقیر کے ساتھ، غلام کا بیٹا، کم اصل اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جملہ [illegible] اس خط کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ہمیں لونڈی بچہ یا غلام بچہ کہتے ہوں گے۔ (دربار اکبری)

غلام بنا لینا (ف) اپنے اچھے طرز عمل سے کسی شخص کو زرخرید غلام کی طرح اپنا مطیع بنا لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

کلام جس شخص نے کیا ہو غلام اپنا بنا لیا ہے
حقیقت ہے شاد یا ہو اثر سلیمانی کے نگیں کا — بھر(?)

غلام بے درم (ہ) بن دام کا غلام، ادنیٰ غلام، بندۂ بے دام، ایسا خادم جو زرخرید غلام کی طرح خدمت و اطاعت کرے۔ فارسی ترکیب مذکر، متروک۔

ترے در کی گدائی اور غلام بے درم ہونا
ہمیں تعظیم بہتر ہے [illegible] سے — عاشق

قول فیصل۔ اب اس محل پر 'بندۂ بے دام' بولتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

غلام پرور (ف) (باضافت) غلام کا پالنے والا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تڑپتے دور سے دیکھا جو [illegible] کو سر در نے
کیا اشارہ امام غلام پرور نے — عشق

قول فیصل۔ زیادہ تر محترم اور بڑی ہستی کے لئے بطور صفت استعمال کرتے ہیں۔

غلام زرخرید (ہ) خریدا ہوا غلام، چیلا، مول لیا ہوا، دام دے کر لیا ہوا، بردہ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ تلفظ اس کا استعمال ہوتا ہے۔ عام بول چال میں زرخرید غلام کہتے ہیں جو ترکیب اردو ہو جیسے ہیں کوئی ان کا زرخرید غلام ہوں جو ان کی ہر بات مانا کروں

غلام کا غلام (ہ) غلام کا غلام، ادنیٰ درجے کا غلام، داس کا داس، [illegible] کا خادم (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غلام کرنا (ہ) شیفتہ، فریفتہ بنانا، مطیع بنانا، فرماں بردار بنانا، اردو صرف، متروک

اک نگہ میں غلام کرتے ہیں
خوب رو خوب کام کرتے ہیں — دلی

(۲) شگفتہ دل سے غلام کرتا ہو
کن فریبوں سے رام کرتا ہو

قول فیصل۔ اس محل پر غلام بنانا بولتے ہیں۔

غلام کرنا (ہ) حسن اخلاق سے کسی کو اپنا مرید کر لینا۔ اردو صرف، متروک۔

نہیں کچھ اور لیاقت تو پاؤں دابیں گے
ہمیں کو بندہ بنا یا غلام کر لینا — ناسخ

قول فیصل۔ اب اس محل پر غلام بنانا بولتے ہیں۔

غلام کو اور چپے کو منہ نہ لگا دے

غلط بیانی:۔ خلاف واقع بیان کرنا، دروغ گوئی، حقیقت کے خلاف بیان کرنا۔ اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صَرف۔ آپ نے عدالت میں غلط بیانی سے کام لیا جس کو جج سمجھ گیا اور فیصلہ آپکے خلاف کیا۔

قولِ فیصل۔ غلط بیانی سے کام لینا دینا، نہ لینا اس کا خاص صرف ہے۔

غلط بیں:۔ (یائے معروف) غلط انداز، فارسی اسم فاعل، قلیل الاستعمال۔

ع۔ جادۂ آئینہ ہے جسم غلط بیں کو ہے گماں　　تشنتق

غلط پڑھنا:۔ کسی عبارت کو صحیح نہ پڑھنا اردو، صرف، فصیح، رائج۔

حافظ کی بیٹی ناظرہ گیا ہی غلط پڑھی
سورہ وہ گانہ کل جو تھا عام سیم کا　　جان صاحب

غلط ٹھہرانا:۔ غلط ثابت کرنا، نادرست قرار دینا، رد کرنا، جھوٹا ٹھہرانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

غلط ٹھہرا دیا سر سبزیوں نے قول سعدی کو
بنی ہو ہر زمیں شور تختہ سنبلستاں کا　　محشر لکھنوی

قولِ فیصل۔ عوام بولتے تھے اب کم کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

غلط در غلط:۔ اس غلطی کی نسبت مستعمل ہے جس کی بنا کسی دوسری غلطی پر ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صَرف۔ اور چونکہ تشخیص میں غلطی تھی اسی وجہ سے جو تدبیر کی جاتی تھیں غلط در غلط۔ (محصنات)

غلط سلط:۔ گڑبڑ، غلط۔ اردو صفت غیر فصیح، رائج۔

محل صَرف۔ بچپنے سے تمہاری یہی عادت ہے کہ جو کچھ تمہارے منہ میں آتا ہے غلط سلط ارشاد کرتے ہو۔

قولِ فیصل۔ "سلط" کا لفظ تابع مہمل ہے جو اردو کا ہے، اصولاً اس کا املا تائے قرشت سے ہونا چاہئے لیکن اردو رسم الخط میں اس کا املا طائے حطی ہی سے رائج ہے۔

غلط سمجھنا:۔ نادرست سمجھنا، کچھ کا کچھ سمجھنا غلط رائے قائم کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صَرف۔ تم میری بات کو ہمیشہ غلط سمجھتے رہے

[illegible]

غلط فہم:۔ ناسمجھ، کج فہم، فارسی صفت، قلیل الاستعمال

لاکھوں خدا اس نگار غلط فہم کو لگے
ایک ایک سے زیادہ ہوا دوسرا غلط　　رشک

غلط فہمی:۔ ناسمجھی، کج فہمی، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج

کیا یوسف نے یوں تب ہو کے مضطر
غلط فہمی ہے تیری یہ سراسر　　وزیر نیشا دہلوی

قولِ فیصل۔ اس کی جمع "اں" اور "وں" کے ساتھ ہے۔

شامل ہوا جو میری غلط فہمیوں کا حال
اشیائے کائنات ہوئی جا بجا غلط　　رشک

غلط فہمی دور کرنا:۔ کسی کے غلط سمجھ لینے پر اس کو اصل حقیقت بتا کر مطمئن کر دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صَرف۔ چونکہ فرشتوں کو اپنے حسن خدمات تسبیح تقدیس کا خیال تھا اور جنات و نسناس پر مقابلہ کر کے انسان کے آئندہ اور دلی حالات کا اظہار کیا تھا اور اپنے کو مستحق عہدہ نیابت الٰہی قرار دیا تھا۔ اسی وجہ سے خدا نے ان پر الزام دینے اور غلط فہمی دور کرنے کے واسطے فرمایا کہ جب دلی اور آئندہ حالات پر اطلاع رکھتے ہو تو مخلوقات عالم کے نام بدرجۂ اولیٰ تم کو معلوم ہونا چاہیے لہٰذا اگر تم اپنے خیالات میں سچے ہو تو ان کے نام ہی بتا دو۔

(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی حاشیہ)

غلط فہمی ہونا:۔ صحیح بات کو غلط سمجھ لینا اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صَرف۔ اس کے جواب میں خدا نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ یہ منافقین کی غلط فہمی ہے انھیں کی وجہ سے تو اور پھیلتا جاتا ہے (کلام اللہ مترجمہ فرمان علی حاشیہ)

غلطک:۔ فارسی غلتک کا مبدل، گاڑی کی دھری، سو راخدار لکڑی جس کو کنوئیں پر چرخی کے بجائے لگا کر پانی نکالتے ہیں۔ ثروت، بحرث انفاس اللغات

قولِ فیصل۔ جب فارسی کے غلتک کا مبدل ان لیا تو اور وجہ تھی جب اردو میں غلطاک بطائے حطی سے لکھنے کی کوئی وجہ نہیں۔

منیٰ میں ایک کُرۂ بالکل نہیں بولتے۔ منیٰ ما غلطک انا۔ (یعنی ورث لگا) تھا جیسے طائران سحر سانے طرف آنے اور انسان کی صورت غلطک ادرکنبے۔ (طلسم ہوش ربا)

غلط کار:۔ غلط نتیجہ نکالنے والا، غلطی کرنے والا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جانتے ہو کہ غلط کار ہے حس
امر تحقیق میں ناچار ہے حس　　مرزا رسوا

غلط کاری:۔ بدنتیجگی، روافض، اسم صرف، فصیح، رائج

محل صَرف۔ بچپن کی غلط کاری کا یہ نتیجہ ہے کہ آج صاحبزادے اس قابل ہی نہیں رہے کہ ان کی شادی کر دی جائے۔

قولِ فیصل۔ بد اعمالی کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے مردو نگاہ پہلی مادہ اپنی غلط کاریوں سے، داغ و ضعیف اور برباد کر کے کیک طرفہ ڈگری حاصل کر لی۔　　(گورشتہ ظرافت)

غلطاک کی کھا جانا:۔ دھوکا ہو جانا، بہت بڑی غلطی ہو جانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل نثر۔ میرے جنازے پر دیئے باقی تھے انھوں نے
آج مجھ سے ایک ہزار روپیہ کا سود منگوایا چاہیئے
تھا کہ میں اپنے سود روپیے اصل میں سے جو رقم باقی تھی
واپس کر دی، بڑی غلطک کی کھا گئے۔

غلط گوئی:۔ غلط بیانی، غلط بات کہنا۔ فارسی
ترکیب، اسم مؤنث، فصیح، رائج۔
محل نثر۔ تمھاری پرانی عادت ہے کہ گناہ کم جتنے،
ہوئے زیادہ تر غلط گوئی سے کام لیتے ہو۔
قول فیصل۔ غلط کہنے والے کو "غلط گو" کہتے ہیں یہ
بھی فارسی ترکیب ہے۔

غلغلط:۔ ایک قسم کا موٹا کپڑا ہے۔ تلوار کا
چمڑے کا میان، غلاف شمشیر۔ اردو، مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ متروک ہے۔ کوئی نہیں بولتا۔ صاحب
فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کو عربی لکھا ہے۔

غلطوا:۔ ایک قسم کی محراب دار چھائی جو اس
غرض سے بناتے ہیں کہ پانی نہ ٹھہرے۔ معماروں
کی اصطلاح۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غلطی:۔ (بفتحتین ونیز بالفتح) بھول چوک،
نادرستی، خلاف بیانی، ناسمجھی۔ اردو، مؤنث
(نکالنا، نکلنا کے ساتھ)

سارے بیاں میں ہے غلطی کس کو مانیے
آپ نہیں موڑش نہیں جس کو مانیے (مذاق)

یہ لفظ مستند فارسیوں کے کلام میں نہیں پایا جاتا
ہے۔ البتہ فارس میں عوام کی زبانوں پر ہے
فارسی ترکیب سے اس کا استعمال مستند نہیں۔
ایسا لفظ غالب نے ایک جگہ کہا ہے۔

غلطی ہائے مضامیں مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں۔ (غالب)

(نور اللغات)
قول فیصل۔ غلطی بسکون دوم ہر حال غلط ہے
اور بتحقیق چونکہ مستند اساتذہ کے کلام میں نہیں
پایا جاتا۔ لہٰذا اردو ہے۔ جیسا کہ فرہنگ آصفیہ
کی تحقیق ہے۔ جس کی مؤلف تائید کرتا ہے۔ چونکہ
لفظ غلط خود مصدر اور بمعنی "خطا کرنا" ہے لہٰذا
یائے مصدری کی ضرورت نہیں یا سلامتی خلاصی
وغیرہ کی طرح اہل فارس کے موافق مانو۔ بلکہ
تا وقتیکہ اہل فارس کے کلام میں یہ لفظ نہ پایا جائے
اردو ماننا چاہیئے۔

غلطیاں:۔ (غلطی کی جمع) اردو، مؤنث
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس کی جمع "و۔ ن" کے ساتھ بھی
ہے۔ جیسے "یہ تمھاری چند غلطیوں کا نتیجہ ہے
کہ تم دنیا میں کوئی ترقی نہ کر سکے۔ فصحا "غلطیوں
اور غلطیاں" بتحقیق بولتے ہیں۔ عوام کی زبان
پر بسکون دوم ہے جو غیر فصیح ہے۔

غلطیاں نکالنا:۔ اعتراض کرنا، نقص
نکالنا، عیب نکالنا، حرف گیری کرنا۔ اردو، مصدر
فصیح، رائج۔
محل نثر۔ یہ تمھارا محض خیال ہے کہ اب تم بے
عیب کہنے لگے ہو۔ میں خود تمھارے کلام میں
دس غلطیاں نکال سکتا ہوں۔
قول فیصل۔ کسی عیب کے درست کر دینے
کے معنی میں بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے میں نے تمھارا
لکھا ہوا افسانہ پڑھا۔ دو تین مقام پر معمولی
غلطیاں تھیں۔ میں نے نکال دیں۔

غلطی پڑنا:۔ بھول پڑنا، سہو ہونا، چوک ہونا

میری قسمت سے بڑی کچھ غلطی روز حساب
سب کہیں کاتب اعمال تبسم بھول گئے (نوح)

قول فیصل۔ یہ اعتبار لفظ غیر فصیح ہے۔

غلطیدہ:۔ لوٹا ہوا، بکھرا ہوا۔ فارسی
اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غلطیدہ فصل گل کی گھٹا چشم ناز میں
روداد شب نوح زلف دراز میں (جوش ملیح آبادی)

غلطی سے:۔ بھولے سے، بھول کے، سہواً
اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل نظم۔ بیشک حضور نے وہ سیاہی یاں لگائی
تھی بہ غلطی سے مگر یاں سے آیا حکم ہو تو بدل
لاؤں۔

غلطی کرنا:۔ خطا کرنا، چوک جانا، دھوکا
کھانا، بھول جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ غلطی کرنا ایک خطا اور پھر اس کا
اقرار نہ کرنا دوسری خطا کہلاتی ہے۔

غلطی کھانا:۔ خطا کھانا، بھول جانا۔ اردو
صرف، دہلی کی زبان۔
محل نثر۔ یہاں غلطی یہ کھائی کہ تلوار میان سے
نہیں نکلی۔ گولی بندوق میں نہیں پڑی، وہ نہتا
ہو کر بیٹھ گیا۔ (دربار اکبری ص ۲۳۹)

غلطی میں پڑنا:۔ بھول میں پڑنا، دھوکا کھانا
چوک جانا، سہو ہونا۔ اردو۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔ بلکہ
فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کا صرف ہے۔

غلطی میں ڈالنا:۔ غلط فہمی پیدا کرنا، دھوکے
میں ڈالنا، مغالطہ دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
محل نثر۔ اس دھوکے نے دانوں کو غلطی میں ڈال دیا

جو کہتے ہیں کہ ان کے ہاں عالی مضامین نہیں بلکہ سیدھی باتیں اور صاف صاف خیالات ہوتے ہیں۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

غِلَظ، غِلْظَت:- (غِلَظ بکسر اول و سکون دوم، غِلْظَت بکسر اول و سکون دوم و فتح سوم) (۱) گندگی (۲) گاڑھا پن۔ عربی اول مذکر دوم مؤنث۔ (صحیح) قرار دیے ہیں اب تک غلظ پایا جاتا ہے یا غلظت پائی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے غلظت کے ساتھ غلظ (بکسر اول و سکون دوم) کو بھی عربی لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے صرف غلظت لکھا ہے غلظ نہیں لکھا۔ منتخب میں غلظ بکسر اول و فتح دوم لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں۔ سطبری و سطبر شدن یعنی موٹا پن اور دل دار ہونا، مولف لغات کشوری نے بھی یہ لفظ منتخب کے اعراب کے مطابق لکھا ہے اور معنی بھی وہی لکھے ہیں جو منتخب میں ہیں بہرطور لکھنؤ کا تعلیم یافتہ طبقہ نہ غلظ (بسکون دوم) بولتا ہے نہ غلظ (بفتح دوم)۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کا اس لغت کو نہ لکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اہل دہلی بھی اس لفظ کو استعمال نہیں کرتے۔ لکھنؤ میں غلظت کے معنی گاڑھا پن لیے جاتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے گندگی، ناپاکی، کثافت (ور غلاظت بھی معنی لکھے ہیں جو دہلی تک محدود ہیں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے غلظت کے معنی سطبری، موٹائی اور دبیز پن بھی لکھے ہیں ان معنی میں بھی یہ لفظ اہل لکھنؤ کی زبان پر نہیں ہے۔

غُل غَپاڑہ:- (بضم اول و فتح سوم) شور، غوغا، شور و غل، بہت زیادہ چیخ پکار۔ اردو، غیر فصیح و رائج۔

علیجاہ جاؤ کرنا نہ تکرار پھر
ہو غل غپاڑہ غیر دار پھر (شوق قدوائی)

غُل غَپاڑا:- آہ و واویلا، آہ و فریاد۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غُل غَپاڑا مچانا:- غل شور کرنا، بے تکی چیخ پکار کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ عورتیں خواہ کتنا ہی غل غپاڑا مچائیں مگر وہ فرق نہیں مٹ سکتا۔

(دریائے صادقہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر غل مچانا زیادہ بولتے ہیں۔

غُلْغُل:- (بضم ہر دو غین) پرندوں خصوصاً بلبلوں کا شور کرنا مستی سے۔ فارسی۔

(لغات کشوری)

قول فیصل۔ مومن دہلوی نے اس لفظ کو صدائے نقارہ کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اپنے ایک قصیدے میں کہتے ہیں۔

دم مصاف ترے دشمنوں کے لشکر میں
صدائے کوس و شیون ہے شور غلغل کوس

صاحب فرہنگ آصفیہ و مولف نور اللغات نے اس لفظ کو درج نہیں کیا۔ بہرصورت اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

غُلْغُلہ:- (بضم ہر دو غین) شور، غوغا۔ فارسی مذکر، فصیح و رائج۔

ڈرتا ہوں جب نہ شیخ کا مرض کے غلغلہ
پہنچ جائے دخت رز نہ کہیں خانقاہ میں (امیر مینائی)

غُلْغُلہ:- شہرہ و ہجوم، اردو، مذکر، فصیح و رائج۔

سکہ باغ جب سے دین مصطفیٰ کا ہو گیا
غلغلہ ساری خدائی میں حسد اکا ہو گیا (امیر مینائی)

غُلْغُلہ اُٹھنا:- شہرہ ہونا، اعلان ہونا۔ اردو مصدر، فصیح و رائج۔

مومن جھکیں گے شکر کے سجدے کو قبلہ رو
کہتے ہیں غلغلہ جو اٹھے گا بلند کا (لقا)

غُلْغُلہ بپا ہونا:- مسلسل شور ہونا، کثرت آواز یا بلند ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یہ غلغلہ یہ شور جو لشکر میں ہے بپا
ہوتے ہیں ایک دیو سے جنگل مصطفیٰ (تشنہ)

غَلْغِشْ:- (بضم اول و کسر سوم) بے جا شور، بہت زیادہ اور بے تکا شور، غل۔ اردو مؤنث۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میں کسی شادی میں اس لیے شریک نہیں ہوتا کہ دماغ کی کمزوری کی وجہ سے بچوں کی غلغش کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

غُلّاک:- (بضم اول و فتح سوم مشدد) کوزہ کی شکل کا ایک ظرف جس کے منہ پر چیڑا مڑھ کر ایک سوراخ اس میں رکھتے ہیں اور روپے پیسے اس میں ڈالتے ہیں۔ فارسی۔ مؤنث۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اس کو "غُلّک" بتشدید لام بولتے ہیں۔ فصحا کسی صورت سے نہیں بولتے۔

غُلّاک:- وہ ظرف جس میں بڑی محصول سائر یا نذر وغیرہ کی آمدنی ڈالتے رہتے ہیں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ جناب آثر لکھنوی نے اپنی فرہنگ میں لکھا ہے کہ لکھنؤ میں اسے گولک کہتے ہیں بالضم واوِ مجہول۔ حالانکہ لکھنؤ میں گولک کوئی نہیں بولتا البتہ عوام لکھنؤ گُلّک بضم کاف فارسی و تشدید لام بولتے ہیں۔ بعض کسی صورت سے نہیں بولتے۔

غلک اِ۔ وہ برتن جو بچے اپنی جمع علیحدہ جوڑنے کے واسطے دیوار یا زمین میں بنا لیتے ہیں۔ کبھی آب خورہ یا اور کوئی ایسا ہی ظرف روپیہ جمع کرنے کے واسطے زمین یا دیوار میں گاڑ دیتے ہیں۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اس کو بھی عوام اور بچے گُلّک بضم کاف فارسی و بتشدید لام ہی کہتے ہیں۔

غلک اِ۔ وہ صندوقچہ جو فارخانہ میں آمدنی جمع کرنے کے واسطے رہتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عوام اور بازاری لوگ اسے بھی گُلّک بضم کاف فارسی اور بتشدید لام ہی کہتے ہیں۔

غل کرنا شور کرنا، چیخنا، چلانا، شور و غوغا کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

روتے روتے سو گئی ہے غلبل نالاں اگی
غنچۂ دل کیوں چٹک کر کرتے ہیں غل باغ میں — امیر

غلک میں دھرنا جمع کرنا، جیب میں رکھنا، اپنے پاس رکھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں بطور مشکہ "دھر غلک" میں کہتے ہیں۔ حالانکہ اہل لکھنؤ اس کو "دھر گُلّک" کہتے ہیں۔ لفظ غلک زبانوں پر نہیں ہے۔

غلمان اِ۔ (بالکسر) وہ نوجوان خوبصورت لڑکے جو اہلِ جنت کی خدمت کے لیے بہشت میں پیدا کیے گئے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

غلمان ادب کے ساتھ لیے جامِ زرنگار — جوش
بلبل گراں کے طرف ہیں جوانانِ گل عذار — شیخ آبادی

قولِ فیصل۔ عربی میں غلام کی جمع ہے۔ اور فارسی والوں نے بصورت واحد استعمال کیا ہے۔

آنجا کہ ساعدے تو برآید ز آستین
دم غلمان رود ز دست دگر حور فیت دست — صائب

غلمٹا اِ۔ (بالضم اول و فتح دوم و سکون سوم) غلام کی تصغیر، علاوہ ازیں تاش کے ایک پتے کا نام جس کو غلام کہتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کسی کے ساتھ عورتیں حقارت کے طور پر بولتی ہیں۔

غل مچانا اِ۔ مختلف قسم کی آوازیں بلند کرنا، چیخنا، چِلّانا، شور کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سرد عاشق ہو گیا اس غیرتِ شمشاد کا
غل مچایا قمریوں نے بے بہار کرا دکا — ذوق

قولِ فیصل۔ اس کا لازم "غل مچنا" بھی زبانوں پر ہے۔

وہ بنگلے میں غل مچا آندھی سے چھپر اڑ گیا — رشک

غلو اِ۔ ۱۔ ہاتھ بلند کرنا جہاں تک ہو سکے۔ ۲۔ ہجوم۔ ۳۔ شور و غوغا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں استعمال کرتے۔

غلو اِ۔ (بالضم اول و واوِ معروف) حد سے گزرنا، مبالغے کی ایک قسم۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اللہ رے غلو کفر میں مجھ رند کا اے شیخ
کعبے کی طرف ہو کے کلیسا نہیں جاتا — رند

غلو اِ۔ ایسا مبالغہ جو عقلاً اور عادتاً محال ہو۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم معانی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ایسے محل پر اہل لکھنؤ "غلو" نہیں "مبالغہ" ہی بولتے ہیں۔

غلو اِ۔ شدت، بے حد اصرار، کسی خیال میں بے حد مشغولی۔

(تشریح) ان کو منطق میں غلو ہے
اک قطرہ جوش پہ ہے جو شی کا
عالم اک اچھا فراموشی کا — مومن (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب ان معنوں میں متروک ہو چکا ہے کوئی نہیں بولتا۔

غل و غش اِ۔ کدورت، کینہ، عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عربی میں غِل بکسر اول و تشدید دوم بمعنی کینہ اور غش بالکسر بمعنی کینہ، خیانت، کدورت۔ اردو میں مترادف صورت میں بمعنی کدورت رائج ہے اور بہ تخفیف زبانوں پر ہے۔

غلول اِ۔ وہ کمان جس سے غلولہ پھینکیں، غلہ مارنے کی کمان۔ فارسی، مذکر۔ اردو والوں نے غلیل اسی سے بنا لیا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غلولہ اِ۔ گولہ، غلہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اس کو بضم اول ہی لکھا ہے۔ حالانکہ فارسی میں بفتح اول (غَلولہ) ہے۔ بہر حال اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

غلولہ اِ۔ (بالضم) انگاکر کے بالوں کا

جمع، اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی یہ معنی نہیں لکھے کہ اس کو دلی کی زبان کہا جا سکے۔

غُلُولہ :- (بالضم) گوٹیاں جو بزاروں پر چڑھاتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں، فرہنگ آصفیہ نے بھی ان معنی میں نہیں لکھا۔

غُلّہ :- (بضم اول و تشدید دوم) مٹی کی خاص طور سے بنی ہوئی بڑی گولی جو غلیل کے ذریعے سے نشانے پر مارتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

جو بازوؤں میں سکت ہو کسی شکاری کے
کرے غلیل سے غلّہ بھی ٹھنڈی گولی کو (فرحت لکھنوی)

غَلّہ :- (بفتح اول و تشدید دوم) اناج، زمین کی پیداوار، جیسے گیہوں، جو، باجرہ وغیرہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے جو مدعی کی منت دکھائے وہ دانہ غلّہ کا
خوب بارش ہو تو پھر غلّہ گراں رہتا نہیں (اکبر)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع غلّے بھی مستعمل ہے اور یہ غلّے، غلّہ کی مغیرہ صورت ہے۔

روپے کو اپنے کریں صرف وہ جو غلّے میں
تو کام آئے غریبوں کے اس غلّے میں (اکبر الہ آبادی)

غُلّہ :- (بالضم) تاجروں، دکانداروں، خوانچہ فروشوں کی بکری کے روپے پیسے رکھنے کا صندوقچہ یا ظرف۔ اردو، مذکر، دکانداروں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں: "وہ قیمت جو دن بھر کے مال بکنے اور فروخت ہونے سے وصول ہو یعنی بکری کی رقم" یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غَلّہ :- وہ اناج کی مٹھی جو چکی کے گلے میں پیسنے کے واسطے ڈالتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غَلّہ :- نیم کا پھل، نمکولی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غَلّہ :- وہ درخت سے ٹپکے اور گرے ہوئے تخمی آم جو باغ والے چن کر ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر تخمی آم کے اس ڈھیر کو کہتے ہیں جس میں مختلف درختوں کے ہر قسم کے چھوٹے بڑے کھٹے میٹھے آم شامل ہوں۔ جیسے "تم سے کہا تھا کہ غلے رہنے دو اور بیجو ایک درخت کے آم لانا۔ تم غلّہ ہی اٹھا لائے۔"

غلّہ بھرنا :- اناج کا ذخیرہ کرنا، گودام میں اناج کا جمع کرنا۔ اردو، مصدر، رائج۔

غلّہ پھٹکنا :- سوپ کے ذریعے سے غلّے کو صاف کرنا، سوپ کے ذریعے اناج میں ملے ہوئے کوڑے کرکٹ کو علیحدہ کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بڑھا جو باجی نہ پھر دانہ بال آنچ کا
کہ جس کی ماں نے سدا غلہ ہے گھر پھٹکا (جان صاحب)

غلّہ چوں ارزاں شود امسال ستیدی شوم
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو مرتبے بے موقع و محل بدلتا ہے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔ صاحب خزینۃ الامثال نے مثل اس طرح لکھی ہے۔ "غلّہ گر ارزاں شود امسال سیدی شوم"

غلّہ ڈالنا :- اناج بھرنا، اناج کا ذخیرہ جمع کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

غلّہ ڈالنا :- چکی کے گلے میں اناج کی مٹھی ڈالنا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غلّہ ڈالنا :- تھوڑا تھوڑا یا ایک ایک مٹھی اناج روز نکال کر دیوی دیوتا کے واسطے جمع کرتے رہنا، نقدی جمع کرنا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غلّہ سی آنکھیں نکالنا :- غصے کی زیادتی میں ایک خاص انداز سے دیکھنا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ غصہ تمھاری ناک پر رکھا رہتا ہے، ذرا ذرا سی بات پر غلّہ سی آنکھیں نکال لیتی ہو۔

غلّہ فروش :- بنیا، بقال، آڑھتیا، اناج بیچنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ غلّہ فروخت کرنے کو غلّہ فروشی کہتے ہیں۔

غُلّہ مارنا :- غلیل کے ذریعے سے نشانے پر غلّہ مارنا۔ اردو، رائج۔

محل استعمال۔ میری مشق اب اس حد تک پہنچی ہے کہ جب نشانہ تاک کے غلّہ مارتا ہوں وار خالی نہیں جاتا۔

غلّہ مارنا :- (دکانداروں) خوش ہونا، غلّہ انداز ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام اکثر بولی میں "غلّہ مارنا" بولتے ہیں۔ تنہا غلّہ مارنا ان معنی میں مہمل فقرہ ہے۔

غلغلی:- (بالفتح اول و دوم مشدد و مفتوح) وہ نشان جو غلّے کی صورت میں ڈالا جائے۔ اردو کاشتکاروں اور زمینداروں کی اصطلاح۔

محلِ نظر۔ "کوئی تو ہوا ہے یہی کھیت بٹائی کے ہیں غلغلی لوگ یہاں نہیں ٹھہر سکتے"۔ (طلسم ہوش ربا)

غُل مچنا:- دھوم مچنا۔ اردو صرف فصیح و رائج۔

عیش و عشرت میں جھگڑے ہیں سبھی دیوانے

سے کے جھگڑے سے غل ہوں گے مبارک دے کے

غُل ہونا:- بچے دھوم ہونا، شور و غل ہونا۔ اردو صرف فصیح و رائج۔

غل ہے شعف اوروں میں مبارز طلبی کا

نشتہ ہے جیسا سید رسولِ عربی کا (انیس)

غَلَیَان:- (بفتحتین) جوش خون، جوش مارنا۔ عربی مذکر۔ اطبا کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ فارسی والے بسکون لام بھی استعمال کرتے ہیں۔ (غلیان)

غلیان:- (بفتح اول و سکون دوم) حقہ جس پر چلم رکھ کے پیتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:

"گویا حقہ بغیر چلم رکھے بھی پیا جا سکتا ہے! البتہ چلم حقے بغیر پی جا سکتی ہے۔ غلیان بمعنی حقہ بھی میری نظر سے نہیں گزرا، جس میں اس کا مترادف جوش درج ہے۔

فارسی میں غلیان بسکون لام قلیان کا بدل ہے اور بس"۔

تعجب ہے کہ صاحب فرہنگ اثر کی نظر سے غلیان نہیں گزرا۔ مؤلف غیاث اللغات نے منتخب اللغات سے بمعنی حقہ لکھا ہے۔ لفظ غلیان لکھ کر لکھتے ہیں۔ (بالفتح و حرف سوم یائے تحتانی بمعنی جوش بدن جوش از منتخب و مؤید۔ اس کے بعد لکھتے ہیں نیز لفظ غلیان بمعنی حقہ مستعمل شود بہر حال لفظ غلیان کو حقے کے معنی میں قلیان کا بدل ہی سمجھنا چاہئے۔

غَلِیظ:- (بفتح اول و کسر ثانی و یائے معروف) گاڑھا، موٹا، دبیز۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ "ابر غلیظ" وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

غلیظ:- گندہ، نجاست، براز۔ اردو مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نظر۔ "تین دن سے مہتر کمانے نہیں آیا۔ خدا کی "غلیظ" سے کوٹھی بھر گئی ہے"۔

غلیظ:- گندہ، دھندلا، گدلا۔ عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اس محل پر "کثیف" زبانوں پر زیادہ ہے۔

غُلیل:- (بالضم اول و کسر ثانی و یائے مجہول) ایک قسم کی کمان۔ وہ دو تانت کی کمان جس کے ذریعے سے غلہ مارتے ہیں۔ اردو مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل۔ ایک قسم کی ایسی لکڑی جس میں پکڑنے کے لئے موٹھ اور دو چیرا بر کی شاخیں بھی ہوتی ہیں جن کے سرے پر دو ربڑ کے تقریباً ایک بالشت کے دو ٹکڑے باندھ کر ربڑ کے دونوں سروں کو کسی چمڑے سے ملا کر باندھ دیتے ہیں اور اس چمڑے میں ڈھیلا، کنکری اور مٹی کا چھوٹا غلہ رکھ کے نشانے پر مارتے ہیں۔

غلیلا:- غلہ۔ اردو، متروک۔

گل بازی کی مہر نے جب آ

آکے گریباں میں غلیلا لگا (مثنوی گلزار)

غلیل اتارنا:- غلیل کی تانتوں کو کسی ایک جانب سے علیحدہ کر دینا تاکہ وقت ضرورت کمان کا کھنچاؤ برقرار رہے۔ اردو، (غلیل الاستاد)

غلیل باز۔ غلیلچی:- وہ شخص جو غلیل چلانے میں مشاق ہو۔ غلہ مارنے والا، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ "غلیل باز" بولتے ہیں اور دلی "غلیلچی"۔ یہ دونوں صورتیں دہلی میں رائج ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے غلیلچی کا املا "غلیل چی" لکھا ہے۔

غلیل چلانا (یا) چھوڑنا، مارنا (یا) لگانا:- غلہ کا نشانہ مارنا۔ اردو فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف "غلیل چلانا" ہی برتتے ہیں۔

غلیل کو جھٹکنا:- غلیل کی تانت کو کھینچ کر چھوڑنا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ غلہ مارنے وقت یہ پورا کام دے سکتی ہے۔ اردو شکاریوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل جھٹکنے کا فعل متعدد بار کیا جاتا ہے۔

غلیلہ:- مٹی کی گولی، جو غلیل میں رکھ کر چلاتے ہیں، گٹھلی، غلولہ کا مخفف۔ اردو اسم مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ غلہ بولتے ہیں۔

غلیواز:- (بفتح اول و یائے مجہول) چیل

میں بولا جاتا ہے اور زبان پر ملفوظ نہیں ہوتا اس کو اخفا کہتے ہیں۔ عربی، رائج۔

قول فیصل۔ واؤ، الف اور یے کے بعد نون ساکن آتا ہو وہ بھی اکثر نون غنہ ہو جاتا ہے۔ جیسے زرین، باد، آسمان پر شعراء اس نون کو تقطیع میں شمار نہیں کرتے۔

غنی: (ع) (باتح) مالدار، تونگر، عربی، بصفت فصیح، رائج۔

غنی ساتھ دنیا سے کیا لے گیا
مگر جو کسی کو دیا لے گیا ۔۔ نیر

قول فیصل۔ یہ لفظ اکثر فقیر و محتاج وغیرہ الفاظ کی ضد کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

(فقیر) فقیر کی ہے نہ کچھ قید یاں غنی کی ہے ۔۔ (ناظم)

محتاج نہیں شہ کی عنایت سے غنی ہوں
(محتاج) میں بندۂ احسان امام مدنی ہوں ۔۔ انیس

ہر کسی کا کام جاری ہے بہر صورت یہاں
(بے مقدور) آہ چلتا ہے غنی کا پاؤں بے مقدور کا ۔۔ نجر

غنی: (ع) بے پروا، بے نیاز، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل فقیر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے
دنیا کے زر و مال پہ میں تف نہیں کرتا ۔۔ ذوق

غنی: (ع) خدا تعالیٰ کا نام، عربی، رائج۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال کبھی کبھی تعجب کے محل پر "اللہ" کے اضافے کے ساتھ بھی ہوتا ہے، اس صورت میں اللہ کے الف ہمزہ کو بالضم بولتے ہیں۔ (اللہ غنی)

رفتار تری دیکھ کے کہتے ہیں فرشتے
اللہ غنی ایک ہی فتنہ ہے بشر بھی ۔۔ اکبر

غنیم: (بسر رابع اول و یائے معروف) لوٹنے والا، غارت گر، لشکر۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عربی کے مصباح اللغات اور منتخب اللغات وغیرہ میں ان معنی میں یہ لفظ نہیں ملا۔ مصباح میں الغنیم بمعنی غنیمت لکھا ہے اور اعراب نہیں دیے ہیں۔ البتہ صاحب فرہنگ آصفیہ و صاحب لغات کشوری نے نور اللغات کے تحریر کردہ معنی لکھے ہیں۔ بہر صورت اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

غنیم: مجازاً دشمن، حریف، بیری، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات و لغات کشوری)

قول فیصل۔ اردو میں اس دشمن کو کہتے ہیں جو ملک پر فوج کشی کرے جیسے "وقت رستخیز بھی کوشش کرنا چاہیے کہ غنیم کو بیدریغ تہ تیغ کریں۔" (فسانۂ آزاد)

غنیم چڑھ آنا: دشمن کا غیر ملک پر چڑھائی کرنا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

غنیمت: (ع) (بفتح غین، کسر نون و سکون یے، بروزن عزیمت) لوٹ کا مال، وہ مال جو کافر دشمن کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

فرمایا یہ جا اس نہیں ان کے کام کا
کھینچ گئے اس کو مال غنیمت نہ بے حیا ۔۔ سید آل رضا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے اس لفظ کی تحقیق یوں ہے کہ غنم عربی زبان میں بکری کو کہتے ہیں۔ چونکہ عرب کی زمین بنجر اور غیر آباد تھی اور ایسی صورت میں ان کی پرورش معاش چوپایوں پر زیادہ منحصر تھی کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے ملک کے سوا دنیا میں اور کوئی ملک نہیں۔ لہٰذا ان کی دولت یہی تھی جس طرح ہندوستان میں دھن کا لفظ مویشی کے واسطے مستعمل ہے اسی طرح وہاں غنیمت اونٹ بکری وغیرہ کو کہتے ہیں۔

غنیمت: (ع) بغیر رنج و مصیبت ملی ہوئی چیز، مال مفت، وہ مال جو بے محنت ہاتھ آئے، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مطلب یہ ہے کہ کوئی محنت و مشقت تو کی نہیں تھی جس قدر دولت ہاتھ آئی اس کو غنیمت سمجھو۔

غنیمت: (ع) قدر کے قابل، قدر کرنے کے لائق، فارسی، فصیح، رائج۔

سخن مشتاق ہے عالم ہمارا
غنیمت ہے جہاں میں دم ہمارا ۔۔ میر

غنیمت: (ع) کافی، بہت، اردو، فصیح، رائج۔

وہ پیاسا ہوں غنیمت ہے مجھے اک بوند بھی پانی
گلا خود جا کے رکھ دیتا ہوں خنجر کی کناری پر ۔۔ (امیر مینائی)

غنیمت: (ع) بہتر، عمدہ، مفید، فائدہ مند۔ فارسی، فصیح، رائج۔

غنیمت شمر صحبت دوستاں
کہ گل چند روز است در گلستاں ۔۔ سعدی

بے کسی میں مجھے ہوتی ہے غنیمت وہ بھی
کوئی جس وقت مرے سر پہ بلا آتی ہو ۔۔ عادل

غنیمت جاننا: بہتر جاننا، قدر کرنا، قابل قدر سمجھنا، عزت کرنا، مغتنم سمجھنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سوائے رنج کچھ حاصل نہیں ہے اس خرابے میں
غنیمت جان جو آرام تو نے کوئی دم پایا ۔۔ آتش

غنیمت سمجھنا: غنیمت جاننا، مغتنم جاننا، قابل قدر جاننا، بہتر جاننا، اچھا سمجھنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کام کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل محاورہ۔ بیٹھے ہو کہ غور و فکر سے کام لینے والے صحیح نتیجے تک پہنچ جاتے ہیں۔

غورہ :- کبوتروں کا ایک رنگ، اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ مؤلف نور اللغات نے کچے ترش شربت بنانے والے انگور بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ وہ بھی اردو میں رائج نہیں۔

غوری (بضم اول و واو مجہول) غور کا باشندہ، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل محاورہ۔ سلطان محمد غوری اور سلطان شہاب الدین غوری دو بھائی تھے۔

قول فیصل۔ ناواقف حضرات اس کو (بالفتح) غَوری بولتے ہیں۔

غوری (واو مجہول) ایک قسم کی چینی کی رکابی جو غور سے ہندوستان میں آیا کرتی تھی۔ اردو، مونث، رائج۔

محل محاورہ۔ خان خاناں نے کر دل جمعیت ایک درخت کے نیچے اتر پڑا۔ دسترخوان بچھ گیا۔ تین سو پیالیاں شربت کی اور سات سو غوریاں کھانے کی موجود تھیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس رکابی میں یہ صفت ہوتی تھی کہ زہر ملا کھانا اس میں رکھ دیا جاتا تھا تو فوراً ٹوٹ جاتی تھی۔ بادشاہ شاہزادگان اور رؤسا شاہی دور میں غوری استعمال کرتے تھے۔ خیال کہ اگر کھانے میں کوئی زہر ملا دے گا تو غوری ٹوٹ جائے گی یا بال پڑ جائے گا۔

علم طور سے زبانوں پر فتح اول ہے۔

غوری تانبے کی کنگرے دار رکابی، اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "کہ رنگت بہت کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئی کیوں کہ اصل غوری رکابی کنگرے کی شکل کے چاروں طرف پھول بوٹے بنے ہوتے ہیں"۔ ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

غوریانا :- غور سے دیکھنا، اردو مصدر، عوام کی جہ بد اصطلاح۔

قول فیصل۔ کبھی کبھی اس کا استعمال ہوتا ہے مگر اب تک اس لفظ کو اردو زبان نے قبول نہیں کیا۔

غوز گپ، زٹل، لغو اور بیہودہ بات، ڈینگ، شیخی، مبالغہ، اردو مونث، عوام کی زبان۔

یہ لفظ عوام الناس میں بولا جاتا ہے۔ اس کی اصل دریافت کرنے کے لیے مختلف زبانوں کی طرف خیال کیا گیا مگر کوئی مادہ دل کو نہیں لگا۔ عربی میں غوز قصداً آہنگ کرنے کے معنی میں آیا ہے جس سے کسی بے بنیاد بے اصل بات کا ارادہ کرتے ہیں۔ انگریزی میں ایک لفظ [illegible] کے معنی لگے ہیں۔ عجب نہیں انگریزی [illegible] اور خدمت گار خانساماں وغیرہ نے انگلش اس کو حسب قاعدہ رائے مجہول سے بدل کر لیا ہو تو کوئی تعجب نہیں۔ اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں مگر ان کے معنی بھی یہاں جیسا ہی نہیں ہوتے۔ جب تک کوئی عمدہ مادہ ہاتھ نہ لگے اسی کو بعض دوڑ میں ہے کوئی کا بگڑا ہوا سمجھے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

غوزہ :- روئی اور خشخاش کے پھل کا چھلکا، فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

غوزیا :- گپی، یاوہ گو، ژاژخا، شیخی باز، ڈینگیا، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوزیں اڑانا، غوزیں ہانکنا، غوزیں مارنا :- زٹل ہانکنا، لغو اور شیخی بگھارنا، گپ اڑانا، بے ہودہ بک بک کرنا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

غوط اڑتے ہوئے کنکوے کا اوپر سے نیچے کی طرف آنا، اردو مذکر (دینا، مارنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ میں لکھا ہے کہ عربی میں بفتح اول کسی چیز کے اندر گھسنے سمانے اور گڑھا کھودنے کے معنی میں آیا ہے۔ بضم اول اس کی جمع ہے۔ لفظ غوطہ ماخوذ ہے۔ بس لفظ عربی الاصل ٹھہرایا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غوط سکوت کا عالم، غشی، بے ہوشی، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل محاورہ۔ خدا ہی جان بچائے، بیماری نے طول پکڑ لیا ہے، ہر وقت غوط پر غوط آتے رہتے ہیں۔

غوط استغراق۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوط پسینے کی شدت کے لیے بھی مستعمل ہے۔ (نقرہ) پسینے کے غوط پر غوط چلے آتے ہیں۔ (نور اللغات)

بیٹھے بیٹھے اپنے دل کی غیر حالت ہوگئی
دوستو جلدی خبر لینا قیامت ہوگئی — تعشق

غیر خاندان :۔ (بے اضافت) دوسرا خاندان، دوسرا گھرانا، اردو ترکیب، فصیح و رائج۔

محل صرف۔ بعض جگہ کا دستور ہے کہ غیر خاندان میں لڑکی کی شادی نہیں کرتے کہتے ہیں کہ غیر خاندان کا مزاج معلوم کس مزاج اور کس قماش کا ہو۔

قول فیصل:۔ پڑھے لکھے اور نحا کا حضرات بااضافت بھی بول دیتے ہیں۔

غیر خاندانی :۔ (بااضافت) وہ فن کار بالخصوص شاعر جس نے ورثے میں اکتساب فن کیا ہو اور اس کے آباء و اجداد میں ایسے نہ گزرے ہوں۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ میر انیس خاندانی شاعر تھے اور مرزا دبیر غیر خاندانی تاہم دونوں کا پایہ برابر ہے دونوں آسمان شاعری کے آفتاب و ماہتاب تھے۔

غیر ذالک :۔ (بفتح اول و ضم سوم) اس کے سوا، اس کے علاوہ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غیر ذالک :۔ (بالمعنی جگہ) عربی ... تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اپنوں کا گلہ نہ غیر ذالک کا ہے
کیوں دل میں مری قصور سالک کا ہے

شعر: سالک

تقدیر دے یا خدا گرائے ریاکم
سلوک یہ اختیار مالک کا ہے — انیس

غیر ذمہ دار :۔ (بااضافت) جس کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہ ہو۔ لاابالی، بے پروا، فارسی ترکیب، اردو صرف، غیر فصیح و رائج۔

محل صرف۔ تم بہت غیر ذمہ دار آدمی ہو کہہ دیا تھا کہ دیکھو یہ رجسٹری بہت ضروری ہے آج ہی روانہ کر دینا مگر تم ٹال گئے۔

قول فیصل:۔ "ذمہ داری کا احساس نہ ہونا" کے معنی میں غیر ذمہ داری بھی بولتے ہیں جیسے "اس معاملے میں تم نے بڑی غیر ذمہ داری برتی یا دیکھو آگے چل کے پچھتاؤ گے"۔ انہیں معنی میں نازک سے فرق کے ساتھ "غیر ذمہ دارانہ" بھی زبانوں پر ہے جیسے "یہ تمہارا بات غیر ذمہ دارانہ اقدام ہے کہ وعدہ کر کے شادی میں نہیں جا رہے ہو"۔

غیر ذی روح :۔ (بااضافت) بے جان، جو جاندار نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ دھوپ کے اثرات، گرمی کے شدائد یقیناً ہر ذی روح کے دل کے لئے پیام جیتا ہی ہوتے ہیں۔ انتہا پسند شاعر دلتعشق نے غیر ذی روح کے لئے اپنی بلندی تخیل وقف کر کے یوں فرمایا ہے

کیا دل جب ہو سوزش بے تابی نہیں ممکن
پانی ہے مگر شعلہ کو اٹھاتی نہیں ممکن — تعشق

غیر زبان :۔ (بے اضافت) دوسری زبان مادری زبان کے علاوہ۔ اردو ترکیب، فصیح و رائج۔

محل صرف۔ میں اپنی مادری زبان کے علاوہ کسی غیر زبان کا لفظ کبھی اپنی زبان پر نہیں لاتا۔

غیر رائج :۔ (بااضافت) جو رائج نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غیر سبب :۔ بے وجہ، بے سبب۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

غیر جن کہیں عشق میں بھی بے جرم نہ مجرم
کشتے تری آزردگی غیر سبب کے — امیر

غیر سرکاری :۔ جس کا تعلق حکومت سے نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غیر سنجیدہ :۔ (بااضافت) ہنسی مذاق اور ظرافت پسند والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یوں تو ہر وقت وہ سنجیدہ رہتے ہیں مگر جب اپنے بے تکلف دوستوں میں بیٹھتے ہیں تو تھوڑی دیر کیلئے ہی سہی غیر سنجیدہ ہو جاتے ہیں۔

غیر سید :۔ جو اولاد علیؑ و فاطمہؓ سے نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غیر سید کا نطفہ سید نہیں ہو سکتا۔

غیر شادی شدہ :۔ (بے اضافت) جن بیاہی، بن بیاہا۔ جس کی شادی نہ ہوئی ہو، کنوارا، کنواری۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گذشتہ زمانے میں غیر شادی شدہ لڑکیوں کی بڑی نگہداشت کی جاتی تھی۔

غیر شاعرانہ بات :۔ (بے اضافت) کھڑی بات، سادی بات، جس میں کوئی جدت یا تخیل نہ ہو، عام بات۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تعجب ہے کہ آپ شاعر ہوتے ہوئے ایسی غیر شاعرانہ بات کر رہے ہیں:

غیر شافی :۔ تسکین دینے والا جواب یا عذر، جس جواب سے سکون نہ ہو سکے۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بہرحال میرے اعتراضات معقول اور مدلل ہیں۔ آپ نے جو جواب دیئے ہیں سب غیر شافی ہیں۔

غیر شریفانہ :۔ (بااضافت) شرافت سے

کرنا پڑتی ہے۔

غیر مستحق :- (با اضافت) جو حقدار نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے میں یہ کچھ لیتا ہوں کہ مستحق کون ہے اور غیر مستحق کون؟ اس کے بعد جو کچھ بھی راہِ خدا میں دینا ہوتا ہے دے دیتا ہوں۔

غیر مستعمل :- (با اضافت) جو استعمال میں نہ آتا ہو۔ کورا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ سونے کے غیر مستعمل زیورات غیر مستعمل ہیں ان کو بیچ ڈالو اور انھیں پیسوں سے کوئی تجارت کرلو۔ بکار پڑے رہنے سے کیا فائدہ۔

غیر مستعمل :- جس کا استعمال ترک کردیا گیا ہو۔ غیر مروج جس کا اب رواج نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غیر مستقل :- (با اضافت) جس میں استقلال اور ٹھہراؤ نہ ہو جو کسی ایک نظریے پر قائم نہ رہ سکے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ تم ایک غیر مستقل مزاج آدمی ہو اسی لیے تمھیں کامیابی نہیں ہوئی اگر استقلال کے ساتھ کوئی کام جم کے کرو تو ضرور کامیاب ہو سکتے ہو۔

قول فیصل۔ اس کا صرف اس ملازم یا نوکر کے لیے بھی ہوتا ہے جو عارضی طور پر چند دنوں کے لیے کام کے لیے رکھا گیا ہو۔

غیر مسکوک :- (با اضافت) وہ چاندی یا سونا جو سکے کی صورت میں نہ ہو۔ فارسی ترکیب (نور اللغات)

قول فیصل۔ زر غیر مسکوک کی ترکیب کبھی کبھی تحریراً استعمال کر دیتے ہیں عام بول چال میں نہیں ہے۔

غیر مشخص :- جس کی تشخیص نہ ہوئی ہو۔ غیر متعین، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر مشروط :- (با اضافت) بغیر کسی شرط کے، بلا شرط، جو مشروط نہ کیا گیا ہو، شرطی یا مشروط کا نقیض۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ وہ جن شرائط پر صلح کرنا چاہتے ہیں ان شرائط کے ماننے کا مطلب تو یہ ہوا کہ میں اپنے نظریات کو بدل کے ان کے نظریات کا قائل ہو جاؤں۔ میں ہرگز صلح نہیں کروں گا۔ البتہ غیر مشروط صلح کرنا چاہیں تو میں حاضر ہوں۔

غیر مشروع :- (با اضافت) ناجائز، ناروا خلاف شرع۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ تمھیں نہیں معلوم کہ شرع کا کیا حکم ہے تمھارا داڑھی کا منڈانا بالکل غیر مشروع فعل ہے۔

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں نامشروع بھی بول دیتے ہیں۔

غیر مشکوک :- (با اضافت) جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہ ہو۔ بے شک و بے شبہہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ عاجان احتیاط۔ یہ غیر مشکوک ہمیشہ صرف میں لاتے ہیں کبھی شک کے قریب کو ہاتھ نہیں لگاتے۔

غیر مشہور :- جو مشہور نہ ہو۔ جو عام نہ ہو جس کی شہرت نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صرف۔ دیکھو تمھیں ایک غیر مشہور شاعر کا شعر سناتے ہیں تم خوش ہو جاؤ گے۔

وہ صبح شب وصل یہ کہہ گئے
جو ارمان اب رہ گئے رہ گئے ؎ ۱۵ھ

غیر مطبوع :- (با اضافت) جو چھپا نہ ہو، بے چھپا، غیر شائع شدہ۔ فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو "غیر مطبوعہ" بھی کہتے ہیں جیسے حضرت تشنؔ کا غیر مطبوعہ بہت سا کلام دوسروں کے ہاتھ میں پہنچ کے کالعدم ہو گیا اسی کو "غیر شائع شدہ" بھی کہتے ہیں جیسے رسائل و جرائد کو ہمیشہ غیر شائع شدہ کلام بھیجا جائے۔

غیر مطمئن :- (با اضافت) جس کو اطمینان نہ ہو، جس کو بھروسہ نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم لاکھ کہو میں ان کی طرف سے غیر مطمئن ہوں۔ ان پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔

غیر معتبر :- ناقابل اعتبار، بے اعتبار جس پر اعتبار نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کسی غیر معتبر آدمی کے ہاتھ اتنا روپیہ کس طرح بھیج دیا۔ ڈاک کے ذریعے روانہ کر دیا ہوتا۔ چار روز میں تمھیں مل جائے گا۔

غیر معروف (با اضافت) جو مشہور نہ ہو، جو عام نہ ہو جس کی شہرت نہ ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں جن کی مدح و ثنا کر رہا ہوں وہ ایک گوشہ نشین اور غیر معروف انسان ہیں آپ انھیں نہیں جانتے۔

غیر معقول :- (با اضافت) نامعقول، عقل کے خلاف، وہ بات جس کو عقل سلیم قبول نہ کرے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم پڑھے لکھے ہو کے ایسی غیر معقول گفتگو کرتے ہو، حیرت ہوتی ہے۔

غیر معمولی ۔ معمول سے ہٹا ہوا۔ معمول جو مقرر ہو اس سے بڑھا ہوا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ جو مسئلہ دریافت کرو وہ اسی وقت جواب دیتے ہیں۔ بہت غیر معمولی استعداد کے مالک ہیں۔

غیر مفید ۔ (باضافت) جس سے فائدہ نہ ہو۔ جو فائدہ بخش نہ ہو۔ جس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ آج جلسے میں انھوں نے جو تقریر کی وہ عوام کے لیے بالکل غیر مفید تھی۔

غیر مکلف ۔ (باضافت) جس پر شرعی تکلیف یا شرعی پابندیاں عائد نہ ہوں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ غیر مکلف کا اطلاق نابالغ اور مجنون وغیرہ پر ہوتا ہے۔

غیر مکمل ۔ (باضافت) ناکامل، ادھورا، ناقص۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر "نامکمل" زیادہ بولتے ہیں۔

غیر ملفوظ ۔ وہ حرف جو لکھنے میں آئے اور بولنے میں نہ آئے۔ جیسے "خواب، خواہش" میں واؤ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ باعتبار معنی اس کو "غیر ملفوظی" بھی کہتے ہیں۔

غیر ممکن ۔ صفت (بے اضافت) دشوار، محال۔ اردو، فصیح، رائج۔

نظر آ جائے لاغر آپ کا یوں غیر ممکن ہے
جو بے خطر ڈھونڈھے ہر تار بستر میں (رشید)

غیر ممکن ۔ صفت۔ وہ زمین جو کاشت کے قابل نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ (یہ) لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

غیر مناسب ۔ (بے اضافت) نامناسب، بے جا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زبانوں پر نامناسب زیادہ ہے۔

غیر منظم ۔ (باضافت) بے ضابطہ، بے نظم و نسق، منتشر، بے ترتیب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ اس کی فوج نے غیر منظم طریقے سے دشمن پر حملہ کر دیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود ہی شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

غیر منقولہ ۔ (باضافت) وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر نہ لے جا سکیں۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ بھائی بہنوں میں طے پا گیا ہے کہ باپ کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد برابر تقسیم کی جائے۔

غیر منکوحہ ۔ (باضافت) داشتہ، وہ جس سے نکاح نہ ہوا ہو۔ بن بیاہی عورت جو گھر میں ڈال لی جائے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غیر منہضم غذا ۔ (بے اضافت) وہ کھانا جو ہضم نہ ہو۔ وہ کھانا جو معدے میں تحلیل نہ ہو سکے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اہل طب کی اصطلاح۔

محل صحیح۔ تمھارے قارورے میں غیر منہضم غذا شامل ہے۔ تم کو انتہائی پرہیز اور احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

غیر موروثی ۔ صفت (باضافت) وہ جائداد جو ورثے میں نہ آئی ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ والد مرحوم کی جو موروثی جائداد ہے اس کو آپ میں برابر سے تقسیم کر سکتا ہوں۔ لیکن جو ان کی غیر موروثی جائداد ہے اس میں اکبر کے اور دوسرے کی تقسیم ہوگی۔

غیر موروثی ۔ صفت (باضافت) ایک قسم کا کاشتکار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کاشتکاروں کی اصطلاح ہے۔

غیر مہذب ۔ (باضافت) بد تہذیب، جس میں تہذیب و اخلاق نہ ہو۔ تہذیب و تمدن سے ناواقف۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اردو میں صرف۔

محل صحیح۔ دنیا اتنی ترقی کر چکی ہے لیکن اب بھی غیر مہذب قوموں میں برہنہ ہونا کچھ معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

قول فیصل۔ عربی زبان میں مہذب کے لغوی معنی ہیں "عیوب سے پاک کیا گیا" اور اردو والے "مہذب" "تہذیب یافتہ" کے معنوں میں بولتے ہیں۔ اس لیے ان معنی میں اگر اس لفظ کو اردو سمجھا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔ اور انھیں کو بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ بھی بولا کرتے ہیں۔
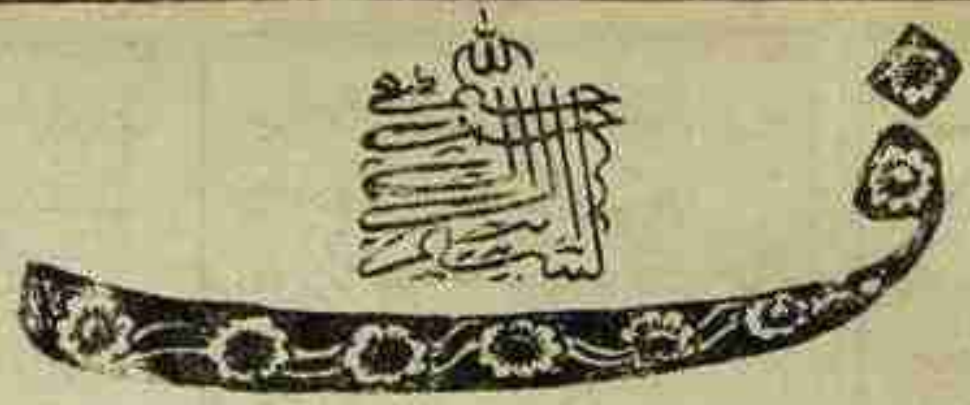
ف :- عربی کا بیسواں، فارسی کا تیئیسواں اور اردو کا چھبیسواں حرف جسے فائے سعفص بھی کہتے ہیں۔ اس حرف کے لغوی معنی ہیں عنبور، دریا۔ حساب جمل میں اس کے اسّی (۸۰) عدد مانے گئے ہیں۔ اردو میں اس کا تلفظ "فے" کیا جاتا ہے فارسی اور عربی میں "فا" کہتے ہیں۔

چمن سے بعد ہمیں جیسے بین و فاف قفس
قفس میں بند ہیں ہم جیسے قاف قفس (ذوق)

ف :- لغات وغیرہ میں فارسی کا مخفف قرار دیا جاتا ہے یعنی کسی لفظ کے آگے "ف" لکھ کے اس بات کا اشارہ مقصود ہوتا ہے کہ یہ لفظ فارسی زبان کا ہے۔

ف :- یہ حرف عربی میں نتائج کا بھی کام دیتا ہے اور پس، پھر، تب، برائے، واسطے جیسے اور چنانچہ وغیرہ کے معنی میں آتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ف :- یہ حرف عربی اور فارسی میں اپنے اپنے محل پر نیچے لکھے ہوئے حرفوں سے بدل جاتا ہے
ب، پ، خ، د، ح، ک، و، ہ، ی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

ف :- فائدہ کا مخفف - اکثر پرانی کتابوں میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب اس کا عام طور سے رواج نہیں ہے۔

ف :- فصلی کا مخفف یعنی فصلی سنہ کاشتکاروں اور پٹواریوں کی اصطلاح۔

فَاتَ الشَّرطُ فَاتَ المَشرُوط :- شرط فوت ہو گئی مشروط بھی فوت ہو گیا۔ اگر کوئی ارادہ کوئی وعدہ یا کوئی عہد کسی شرط پر کیا جائے اور وہ شرط پوری نہ ہو تو اس ارادے یا وعدے یا عہد کا پورا کرنا بھی واجب نہیں ہوتا۔ عربی جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاتح :- (بکسر سوم) فتح کرنے والا، تسخیر کرنے والا، جیتنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

فاتح ہے سادات کی آتش کی اٹکلیں
وہ ریت جو آساں بھی ہو جائے گی دشوار (اکبر الہ آبادی)

قول فیصل - اس کی اردو جمع باعتبار محل فاتحوں رائج ہو جیسے "دنیا کے ان ہیبتناک فاتحوں میں جن کی تلواریں خون کا مینہ برساتی رہی ہیں۔ امیر تیمور سب سے زیادہ زبردست، اولو العزم اور خونخوار فاتح گزرا ہے۔"
(دولت ہائے تفکر کے ایک مضمون سے)

زیادہ تر "فاتحین" زبانوں پر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں کھولنے والا، افتتاح کرنے والا، شروع کرنے والا، شروع کرنے والا، آغاز کرنے والا۔ لیکن اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فاتحانہ :- فاتح - فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف - تاتاری مغلوں کا یہ قدیم اصول تھا جس پر چنگیز اور ہلاکو کی فاتحانہ عظمت کی بنیاد قائم ہوئی تھی۔ تیمور نے بھی اسی اصول کو اپنا دستور العمل بنایا تھا۔
(دولت رائے نظر - رسالہ تنویر المشرق)

فاتح خیبر :- (با فک اضافت) خیبر کو فتح کرنے والا حضرت علیؓ کا لقب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہے جوش قلزم غضب ذوالجلال کو
آیا ہے غیظ فاتح خیبر کے لال کو (تعشق)

قول فیصل - فاتح بدر و حنین و فاتح بیر العلم وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی شعرا حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے مراد لیتے ہوئے اکثر نظم فرماتے ہیں۔

غلغلہ تو پایا فاتح بدر و حنین سے
دو ماں فاطمہؓ کا بیٹا حسین ہے (دبیر)

بجا ہے جلد اگر تو شہا بیابان سے چلے
کہ جان فاتح بیر العلم جہاں سے چلے (میر خلیق)

فاتحہ :- سورۂ الحمد، وہ سورہ جس سے قرآن مجید شروع ہوتا ہے۔ عربی، مونث، دہلی کی زبان۔

محل صرف - میں نے عصر کی نماز پڑھ کر فقط دعا پڑھی

اُکتفا کی۔ الحمد نہ پڑھی۔ مرزا نے اعتراض کیا کہ حمد
کیوں نہیں پڑھی۔ میاں نے کہا کہ آنحضرتؐ کے عہد
میں نماز کے بعد فاتحہ کا معمول نہ تھا۔

(دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ عربی میں فاتحۃ یعنی فاتح کا مونث ہے
فارسیوں نے فاتحہ کو بطور مجاز "اول" "آغاز"
"دیباچہ" "ابتدا" کے معنی میں استعمال کیا۔
اہلِ لکھنؤ سورۂ مذکورہ کے معنی میں تنہا فاتحہ نہیں
"سورہ فاتحہ" یا پھر "فاتحۃ الکتاب" کہتے ہیں۔

آیا تو سورۂ فاتحہ کا ورد لب کیا
یعنی جو آل عبا پر شکرِ رب کیا — دبیر

فاتحہ (ا-مث) کسی مردے کی روح کو ثواب
پہنچانے کی غرض سے تین مرتبہ صلوات پڑھ کے
ایک مرتبہ سورۂ الحمد پڑھنا۔ اور پھر تین مرتبہ
صلوات پڑھ کے مردے کی روح کو ایصالِ ثواب
کرنا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

فاتحہ تھا کسی شہیدِ عشق کا
رات بھر درگاہ میں ماتم رہا — جگر

قولِ فیصل۔ دہلی میں یہ لفظ مونث ہے۔" جیسے "غزل
بے اصلاح عشقِ دل کے پہرا اس نے روک دیا کہ
ابتدا کا ہے۔ احتیاط شرط ہے۔ قریب
تمام کے افسردگی اور مایوسی کے عالم میں جا رخ
تک جا پہنچے۔ آستانہ شریف میں فاتحہ پڑھی عوض پر آئے"

(مقدمہ دیوانِ ذوق، مرتبہ آزاد)

نسیم دہلوی نے مذکر بھی نظم کیا ہے:

مذاق خدمتِ صیاد ہے قفس میں لاہم کو
مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے وطن کا — نسیم

لکھنؤ کی عورتیں اور عوام مونث بولتے ہیں۔ نظم
طباطبائی لکھنوی نے بھی مونث نظم کیا ہے۔

خضر کو فاتحہ دینا ہے گر ہم مرنے والوں کی
تو پہنچ جتنا آب بقا سے کلیاں کریں

زیادہ تر ثواب پہنچانے کے لیے فاتحے میں بجائے ایک
تین مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ بھی پڑھتے ہیں۔

فاتحہ (ا-مث) دعا۔ اردو (دہلی کی)
زبان:
نقلِ فصیح۔ "زبا معفول کا آفتاب سا خاصا ہو تو تجھے بھی
دعائے خیر سے یاد کرنا کہ بموجب حدیث صحیح کے
قبولِ دعا کا وقت ہوتا ہے ...... قبول
کرنے میں نے بھی فاتحہ (دعا) چاہی اور
گھوڑا کس یاران یکدل کے ساتھ وہ کے روانہ ہوا۔"

(دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں "فاتحہ خیر" کی ترکیب کے
ساتھ بولتے ہیں — تنہا ان معنوں میں نہیں
بولتے۔

فاتحہ (ا-مث) مجلسِ عزا شروع ہونے سے قبل
حدیث خوان یا مرثیہ خوان کہتا ہے "فاتحہ"
اور خود اور حاضرین ہاتھ اٹھا کر درود اور الحمد
کا سورہ یعنی سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ عربی
شیعوں کی اصطلاح۔

فاتحہ پڑھنا (ف-ل) نیاز دینا۔

فاتحہ پڑھنے کو آئے قبر پر آتش زیار
دو ہی دن میں پاس الفت اس قدر جاتا رہا — آتش

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ شعر میں سورۂ فاتحہ پڑھنا کے معنی
ہیں۔ سورۂ فاتحہ ایصالِ ثواب کے لیے زبان پر جاری
کرنا۔ ذکر نیاز دینا۔

مرے مقتل پہ رکھ کر اپنا جو جب دیکھا مل کر وہ
کہا خوش ہو کے اس نے فاتحہ پڑھنا ہو رخصت کر — [illegible]

فاتحہ پڑھنا (ف-ل) (کنایۃً) مایوس
ہو جانا۔ امید منقطع ہونا۔ توقع نہ رکھنا۔ اردو فصیح
دہلی کی زبان۔

عدو پڑھتے ہیں سینے حضرت داغ
پڑھو اب فاتحہ تم اپنے دم کی — داغ

قولِ فیصل۔ پر کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

جان دینے پر اجازت ہے وہاں بسم اللہ
دل بیتاب پہ تو فاتحہ پڑھنا اچھا ہے — داغ

لکھنؤ میں بصیغۂ مذکر استعمال کرتے ہیں۔ مگر اب ان
معنوں میں نہیں بولتے:

رقیب بسر چلے ہیں فاتحہ پڑھتے
کسی کی قبر کسی کی نیاز دیتے ہیں — شاد لکھنوی

مندرجہ بالا داغ کے شعروں اور ذیل کے شعر
سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہلِ دہلی بصیغۂ مذکر و
بصیغۂ تانیث دونوں صورتوں سے استعمال
کرتے تھے:

مذاق خدمتِ صیاد قدرت میں لاہم کو
مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے وطن کا — نسیم دہلوی

اس کے ایک معنی ہیں دعا کرنا۔ جو دہلی کی زبان
ہے۔ جیسے پھر کہا گیا بندگانِ حضرت کے دوام
دولت کے لیے فاتحہ پڑھو۔ نہایت
ادب سے فاتحہ پڑھی پھر کہاں تو اشرفی
سے لب فرش تک اس کا گزر ہوا۔

(دربارِ اکبری)

فاتحہ خوانی (ا-مث) مردے کے نام فاتحہ
پڑھنا۔ نذر فاتحہ دلانا۔ فارسی۔ ترکیب،
مونث، فصیح۔ رائج۔

ان کی تختی تختہ تابوت ہم کو ہو گئی
ان کی بسم اللہ ہماری فاتحہ خوانی ہو گئی

فاتحہ خیر :- (عف) خیر، خیریت کی دعا، فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

فرقت دشت پڑھ رہے ہیں فاتحہ خیر
کہتے ہیں انا العبد لرز کر صنم دیر
جاد خیر ہے تن خیر ہمان خیر سکیں خیر
نے چرخ کا ہے دور نہ سیاروں کی ہے سیر
سکتے میں فلک، خوف سے نامرد زمیں ہے
جز بحث یزیداب کوئی گردش میں نہیں ہے — دبیر

فاتحہ خیر :- (عف) (مجازاً) نکاح، عقد، عربی مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فاتحہ دلانا :- (متعدی) فاتحہ پڑھوانا، نیاز دلانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دلایا فاتحہ قاتل نے اگر آپ آ کر
یہیں مردوں بھی یاد اس کو مری تشنہ دہانی ہے — وزیر

قول فیصل۔ اس کا متعدی المتعدی "فاتحہ دلوانا" فصیح ہے۔

کبھی تو عرس میں دلواتے فاتحہ احباب
کبھی تو عرس ہمارا بہار میں ہوتا — تجر

اس متعدی کی مجہولی صورت ہے "فاتحہ دلایا جانا" جو غیر فصیح ہے۔

دلایا گیا فاتحہ جام پر
ہوا میکدہ میں پیالہ ہمارا — صبا

اس جگہ "فاتحہ دلوایا جانا" شستہ فصیح ہے۔ جیسے "جس روز والد مرحوم کا فاتحہ دلوایا گیا تھا اسی روز بڑے بھائی نے انتقال کیا تھا۔"

فاتحہ دینا :- نیاز دینا، مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانے وغیرہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فاتحہ عاشق کا دیتا ہے تو واجب ہے ادب
اپنے کفش اکر رکھوے پائے باہر زیر پا — ذوق

فاتحہ نہ درود کھا گئے مردود :- مثل کسی شے کا عبث ضائع ہونا۔ اردو کہاوت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاتحہ نہ درود کھانے کو موجود :- (مثل) بے محنت و مشقت مزدوری مانگنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ محمد منیر لکھنوی نے محاورات ہندوستان میں اس مثل کا مفہوم لکھا ہے: "کچھ کام نہ کاج فاتحہ کے طالب" یہ بہت کم کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

فاتحہ نہ درود مرگیا مردود :- مثل شریر اور بد مزاج کی موت پر بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "مرگیا مردود جس کا فاتحہ نہ درود" اور عوام بصورت تانیث "جس کی فاتحہ نہ درود" بولتے ہیں۔

فاتحہ ہونا :- فاتحہ دلایا جانا، فاتحہ دلائے جانے کی رسم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرا ہی دل نہ ہوا اس میں نہ ہوا سے مرگ بوسی
خدا جانے یہ کس کی فاتحہ آج یاروں میں — داغ

فاتحے سے یاد کرنا :- کوئی عزیز یا دوست یا اور کوئی محبوب شخص یاد آئے تو سورۂ فاتحہ پڑھ کے اس کی روح کو ایصال ثواب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنو جو کوئی اس کو باعتقاد
کرے مجھ کو بھی فاتحے سے وہ یاد — (نورتن)

فاتحے کا کھانا :- وہ کھانا جس پر مردے کا فاتحہ ...

اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ نے کیا مجھ کے بھیجا۔ ہیں لاکھ نادار اور غریب ہی لیکن فاتحے کا کھانا کبھی میرے بزرگوں نے بھی نہیں دیکھا۔

فاتحے کو ہاتھ اٹھانا :- سورۂ فاتحہ پڑھ کے مردے کی روح کو ایصال ثواب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مہری :- آغا، آپ ابھی جیتے جاگتے ہیں۔ بھیا کی یاد دو۔

آزاد :- زندہ تو ہوں مگر زندہ درگور۔ اب جینا محال ہے۔ زندگی وبال ہے۔

مہری :- ہم ابھی سے فاتحے کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

فاتر :- (بکسر سوم) سست، عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ فاتر العقل کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

فاتر العقل :- جس کی عقل میں فتور آ گیا ہو۔ جس کی عقل پورا کام نہ دے۔ عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اگر صحیح عبارت نقل کر دیتے تو معارضہ ثابت کرتا اور کتاب پڑھنے والا ہمارے دوست کو شاید فاتر العقل کہتا۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

فاجر :- بدکار مرد، زناکار مرد، بدچلن آدمی۔ عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دفعتاً غیظ میں گویا ہوئے شاہ ابرار
بے حیف فاسق و فاجر نہ کرو دل کا غبار — ادیب

قول فیصل۔ فاسق و فاجر کی عطفی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔

فاجِرہ:۔ بدکار عورت، فاحشہ، قحبہ، زانیہ۔ عربی صفت، مونث، قلیل الاستعمال تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ فاسقہ و فاجرہ ایک ساتھ بولتا ہے۔

فاحِش (ع۔ بکسر سوم) (مجازاً) شرمناک، بھاری، قبیح۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں بدی میں حد سے گزرنے والا، برا، بدکار، گالیاں بکنے والا، مرد زشت سخن۔ اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔ صرف مجازی معنی میں بولتے ہیں جیسے۔ عیب فاحش۔

فاحِشہ:۔ (بکسر سوم) زانیہ، بدکار عورت، قحبہ، ایک قسم کی گالی، صفت۔ مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دختر رز سے تو ہرگز نہ بنوں گا ساقی
کیونکہ وہ فاحشہ ہر ایک سے جا لگتی ہے — میر سوز

قول فیصل۔ دنیا کو بھی استعارۃً فاحشہ کہا گیا ہے۔

دنیا وہ فاحشہ ہے کسو سے نہیں بچی
دیکھا جسے تو اس کے یہ مردار سا لگتی — درد

عربی میں اس کی اصل فاحشۃ ہے حالت وقف میں فاحشہ کر لیتے ہیں۔

لفظ دنیا کی طرح لفظ جہان کو بھی استعارۃً فاحشہ کہتے ہیں۔

صحبت سے اس جہاں کی کوئی خلا نہیں گا
اس فاحشہ پہ سب کو امساک ہو گیا ہو — میر

لفظاً اس لفظ کو استعمال کرنے سے احتیاط کرتے ہیں یہ لفظ عام ہو گیا ہو عوام و خواص بھی بولتے ہیں۔

فاختہ:۔ (بسکون سوم) قمری اور کبوتر کی قسم کا ایک پرند جو سرخی مائل خاکی رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی گردن میں حلقہ بنا ہوتا ہے جسے طوق کہتے ہیں۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

فاختہ بیٹھی حوض پہ آ کر
خاک پہ لوٹی پر کو پھیلا کر — گلشن عشق

قول فیصل۔ یہ چڑیا سرو و شمشاد کے درختوں پر زیادہ بیٹھتی ہے اسی سبب سے شعرا جب فاختہ کا ذکر کرتے ہیں تو سرو و شمشاد کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

باغ میں دیکھا جو سرو قامت صیاد کو
فاختہ سولی سمجھتی ہے ہر اک شمشاد کو — ناسخ

فاختہ کے طوق کو بھی شاعرانہ طور پر نظم میں لاتے ہیں۔

وہی بیٹھے ہو جو شمشا و قد دوں کا عاشق
فاختہ طوق گلو گیر لیے پھرتی ہے — منیر

عربی زبان میں اس لفظ کی اصل فاختۃ (بکسر سوم) ہے ہندی میں اسے پنڈکی کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ دہلی میں اسکو ناخوڑی بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ استعارۃً عاشق کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

چوں فاختہ قد حسینوں دیکھ اے دل
وہ سرو ہی کا ہے یہ شمشاد ہی کا — رنگین

اب ان معنی میں قریب قریب متروک ہے۔ موجودہ دور میں عام طور سے جو فاختائیں پائی جاتی ہیں ان کے گلے میں طوق نہیں ہوتا۔ اردو میں فاختہ کی جمع فاختائیں رائج ہے۔

فاختہ اڑانا:۔ (دہلی) نکمے کام کرنا، مزے اڑانا، عیش کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں اس لفظ کا ایک خاص مفہوم ہے جو۔۔۔
۔۔۔ کسی کے بے تکلف دوست ملنے آئے اور وہ بیخبر سو رہا ہو اس کو جگانے کے بدلے اس کے گال پر باریک توی ہوئی روئی لا کر دیا سلائی دکھا دیتے ہیں ادھر روئی پھرے ہوئی گویا فاختہ اڑی ادھر وہ ہڑبڑا کر گال سہلاتا ہوا اٹھا اور دوستوں نے قہقہہ مارا۔

لکھنؤ میں ایک طریقہ فاختہ اڑانے کا یہ بھی ہے کہ پیر کے انگوٹھے اور انگلی کے بیچ میں توی ہوئی روئی پھنسا کے دیا سلائی دکھا دیتے ہیں۔

فاختئی:۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) ایک قسم کے رنگ کا نام۔ خاکستری، خاکی، کرنجی، ایک طرح کا رنگ جو مانجو، کتھ اور کیشکری سے بنایا جاتا ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف۔ بوا! ذرا پیر سے لئے سینڈرہ جیسے کا فاختئی اور سینڈرہ پیسے کا گلابی رنگ لیتی آنا۔

فاختئی: (ع۔) خاکستری رنگ کا، خاکی رنگ کا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میری فاختئی سلوار کیا ہو گئی۔ اسی پیٹی میں رکھی ہوئی تھی۔

فاخِرہ (ع۔ بکسر سوم) تحفہ، نادر، قیمتی، عمدہ، بیش بہا، گرانمایہ، بیش قیمت، عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاخِر (ع۔ بکسر سوم) قابل فخر (۲) فخر کرنے والا۔ معزز، نازاں۔ عربی۔ صفت، قلیل الاستعمال۔

فاخِر (ع۔) سید نواب اصغر حسین کا تخلص۔ ناسخ کے شاگرد تھے۔

قول فیصل۔ آپ سید نواب باقر حسین کے صاحبزادے تھے

دلی خاص جو کسی (فیض آباد) تھا میر مہدی حسین صاحب آپ
حقیقی چچا اور شاد تھے۔ تاج محل کی صاحبزادی نواب
شمس آرا بیگم سے شادی ہوئی۔ نواب انور حسین صاحب آپ
کے فرزند تھے عقد ثانی سے نواب مظفر حسین صاحب، نواب اشرف حسین
صاحب اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں آپ کی حقیقی بہن نواب
حضور عالم بیگم کی شادی میر وارث حسین صاحب رئیس نصیرآباد سے ہوئی
جن کے صاحبزادے سید فرزند حسین داغ تھے جو آپ کے شاگرد تھے
فروری ۱۹۱۰ء میں انتقال فرمایا حسینیہ غفران مآب میں دفن ہیں۔

فاخرہ :- (بکسر سوم و فتح چہارم) عمدہ
نادر، قیمتی، بیش قیمت۔ عربی، صفت، مونث
فصیح، رائج۔

اک اک نے زیب جسم کیا فاخرہ لباس
باندھے عمامے آئے امام زماں کے پاس — انیس

قول فیصل۔ یہ لفظ تنہا مستعمل نہیں فاخرہ لباس
یا لباس فاخرہ کی ترکیبیں زبانوں پر ہیں اور ملبوس
فاخرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ انیس نے فاخرہ
پوشاک بھی کہا ہے جو شستہ زبانوں پر کم ہے۔

رنجیدہ ہوں گی ہم کو فرشاک دیکھ کر
شرمائیں گی یہ فاخرہ پوشاک دیکھ کر — انیس

اس کے معنی دلکش اور دلچسپ بھی لئے گئے ہیں جیسے
فارسی کی غزلیں دلکش اور فاخرہ گائی جاتی ہیں
مونث میں ڈوبی ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)
یعنی اب بالکل متروک ہے۔

فادر :- (بفتح سوم) باپ۔ والد۔ انگریزی
رائج۔

وہ مس بولی جب کرتی آپ کا ذکر اپنے فادر سے — اکبر
مگر اب اللہ اللہ کرتا ہوں پاگل کا مالک ہے اللہ بیلی

فادزہر :- (معرب پادزہر کا) (بفتح سوم)
پک کنندۂ زہر، تریاق، حافظ روح۔ عربی، مذکر
عث زہر مہرہ۔ زہر مہرہ خطائی۔ حجرالتیس، عربی،
مذکر۔
قول فیصل۔ چونکہ پادزہر بمعنی شستن و محافظ آیا ہے
اس وجہ سے ہر ایک تریاق کو پادزہر کہتے ہیں
مگر اصطلاح میں دو قسم کی دواؤں کا نام پادزہر
ہے ایک تو پادزہر معدنی جیسے زہر مہرہ خطائی کہتے
ہیں دوسری حیوانی جس کی نسبت خیال ہے کہ حیوانات
کے معدے سے ایک قسم کا پتھر نکلتا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)
یہ لفظ تعلیم یافتہ طبقے سے مخصوص ہے عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

فار :- چوہا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان۔
قول فیصل۔ سم الفار کی ترکیب زبانوں پر ہے تنہا نہیں
لیتے۔

فارخطی :- فارغ خطی، طلاق۔ اردو،
مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔
مثال نثر۔ میں نے لاکھ سمجھایا مگر کمبخت ماری شوہر
سے میل کرنے پر راضی نہیں ہوتی۔ فارخطی دینے پر
تلی ہوئی ہے۔
قول فیصل۔ یہ فارغ خطی کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

فارس :- (بکسر سوم) گھوڑے کا شہسوار
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بخدا فارس میدان تہور تھا حُر
ایک دولہ کو سواروں میں تھا حُر — انیس

قول فیصل۔ گھوڑے کو فرس کہتے ہیں اسی سے فارس
بنایا گیا ہے۔

فارس :- (بکسر سوم) ملک ایران کو
کہتے ہیں۔ پارس کا معرب۔ فصیح، رائج۔

تا خراسان و عراق و زابلی تبریز سے
تخم ریز فارس آبادانی کرے اپنے مقام — ذوق

قول فیصل۔ مؤلف برہان نے لفظ پارس کے ضمن
میں لکھا ہے کہ یہ لفظ بسکون ثالث و بروزن [illegible]
فارسی ہے۔ صاحب غیاث نے بکسر سوم لکھ کے معنی
لکھنے کے بعد لکھا ہے کہ رسالہ معربات میں لکھا ہے کہ فارس
بکسر را، معرب پارس بسکون را ہے۔
صاحب فرہنگ آصفیہ نے را سے موقوف سے
لکھا ہے۔ تحقیق میں عام طور بکسر سوم ہی ہے

فارس :- (را سے موقوف) پسر پہلو
بن سام بن نوح کا نام جس نے شہر اصطخر کو
آباد کر کے اس ملک کو اپنے نام سے منسوب کیا
فارسی، مذکر۔

فارسٹ :- (بکسر سوم و سکون چہارم)
(FOREST) جنگل۔ انگریزی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

فارسی :- فارس بن پہلو بن سام
بن نوح کی زبان۔ وہ زبان جو ملک ایران میں
بولی جاتی ہے۔ ملک فارس کی زبان۔ فارسی، مونث
فصیح، رائج۔

مصحفی فارسی کو طاق پہ رکھ
اب ہیں اشعار ہندوی کا رواج

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا
ہے کہ "محققین نے فارسی زبان کو سات
قسم پر تقسیم کیا ہے۔ ایک خاص فارسی جو
اصطخر دارالملک ایران میں بولی جاتی ہے اور
اب اصفہان و طہران میں بولی جاتی ہے۔ دوم
پہلوی جسے ساکن [illegible] اور اردگرد

کے باشندے بولتے ہیں یہ زبان منسوب بہ پہلو ہے جس کے معنی شہر کے آئے ہیں یعنی شہری زبان ۔ چونکہ زمانۂ سابق میں یہی تین شہر مشہور تھے اس وجہ سے انھیں کی زبان کو پہلوی کہنے لگے۔ سوم دری جو کوہ روستا کے دروں میں بولی جاتی تھی چونکہ ان درہ ہائے کوہ میں دیگر اقوام کا گزر نہ تھا اس وجہ سے یہ خالص اور غیر مخلوط خیال کی جاتی اور فصیح مانی جاتی تھی چنانچہ سب سے زیادہ یہی زبان بول چال میں آئی اور مروج ہے باقی چار زبانیں یعنی ہروی، سگزی، زاولی اور سغدی اب متروک ہیں ۔

رسالہ ناجی میں لکھا ہے کہ شیخ ابن حجر شارح صحیح بخاری کہتا ہے کہ زبان فارسی منسوب بہ فارس بن غاسور بن یافث بن نوح علیہ السلام ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ زبان منسوب بہ فارسیان ہے جو بیٹے عم بن راجن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام کے دس بیٹے اور سب کے سب شہسوار تھے چونکہ عربی زبان میں فارس سوار کو کہتے ہیں پس یہ لوگ اسی نام سے ملقب ہو گئے ہیں اور ان کی زبان فارسی کہلانے لگی لیکن ہماری نظر میں یہ قول خفیف ہے ۔

فارسی صفت۔ باشندۂ ایران، فارس کا رہنے والا۔ فارسی، قلیل الاستعمال ۔

کیا جانیے کہ بولیں گے کیا وہاں کے فارسی
جرأت گئے جو شعر ترے اصفہان کو

قول فیصل - اردو میں سلمان فارسی کے علاوہ اور کسی نام کے ساتھ ان معنی میں اب فارسی نہیں بولتے البتہ اس کی جمع فارسیوں بولتے ہیں ۔

فارسی اسم۔ غیر ملک کی یا اپنی خاص زبان، اردو، عوام کی زبان۔ جیسے "وہ اپنی ہی فارسی بولتا ہے"۔ اس کی فارسی ہماری سمجھ سے باہر ہے، وہ اپنی فارسی میں جو جا بتا ہے سو کہہ لیتا ہے۔" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

فارسی بگھارنا: ف۔ بے موقع بے محل فارسی بولنا۔ فارسی زبان میں کلام کرنا، فارسی کو کسی کے دکھانے کے واسطے فخریہ بولنا کہ ہم کو بھی یہ زبان آتی ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - دوسرا فقرہ فارسی بھونکنا جو وہ درج ہیں فرہنگ آصفی... اب اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

فارسی بگھارنا: ف۔ ایسی زبان بولنا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے۔ زرگری بولنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

فارسی بولنا: ف۔ زبان فارسی میں کلام کرنا، فارسی زبان میں گفتگو کرنا، اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

فارسی بولنا: ف۔ ایسی بولی بولنا جو اوروں کی سمجھ میں نہ آئے۔ کوئی خاص زبان بولنا۔ زرگری بولنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس موقع پر صاحب مخزن المحاورات نے گلشن فیض کے سبب ان معنی کی مثال میں بڑا دھوکا کھایا انھوں نے جرأت کا یہ شعر پیش کیا ہے۔

کیا جانیے کہ بولیں گے کیا واں کے فارسی
جرأت گئے جو شعر ترے اصفہان کو — جرأت

یہاں بولنے کا فاعل اہل فارس ہیں یا شعر؟ اگر اہل فارس ہیں تو مثال غلط اور جو شعر ہیں تو شعروں کا بولنا کوئی محاورہ ہی نہیں وہ دوسروں کی نقل بے سمجھے بوجھے کر دینے سے ایسی ہی قباحتیں پیش آتی ہیں - اس شعر میں فارسی سے مراد ساکنان فارس صاف ظاہر ہے۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ۔

فارسیت: - فارسی زبان کا اثر - اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف - کیا اچھا شعر کہا ہے - فارسیت ٹپک رہی ہے۔ (دار اردو جان آزاد)

فارسی خواں: - فارسی جاننے والا، فارسی پڑھنے والا - فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال -

محل صرف ۔ چند سال کے عرصے میں بہت سے ہندو فارسی خواں فارسی داں ہو گئے اور دفتروں میں اہل ولایت کے پہلو بہ پہلو کام کرنے لگے۔ (دربار اکبری)

فارسی داں: - فارسی جاننے والا، فارسی زبان سے واقف، فارسی ترکیب، صفت فصیح، رائج -

محل صرف - میرے جنت مقام باپ میر مدد علی تھے محب نبیؐ و علیؑ، شیعہ پاک و صاف اعتقاد، عالی وقار، بڑے فارسی داں۔ حضرت عباسؑ علم بردار کی اولاد میں۔ کبھی کبھی شعر کہتے تھے مائل تخلص تھا۔ (انیس کے خود نوشت حالات)

فارسی کی ٹانگ توڑنا: غلط سلط فارسی بولنا، ٹوٹی پھوٹی فارسی بولنا - چنانچہ ظرفا کہتے ہیں - "فارسی را ٹانگ توڑم تا کہ وا لنگڑی شود" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ غلط فارسی بولنے والے کی نسبت کبھی کبھی ساقط بول دیتے ہیں۔ مگر جو فارسی اردو آمیز فقرہ کہا گیا ہو وہ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فارِغ ۔ (بکسر سوم) آسودہ، مطمئن، بے فکر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اندیشۂ ہم آشیاں و خوفِ صیاد
مرغانِ چمن بھی فارغ البال نہیں (انیس)

قول فیصل۔ زیادہ تر فارغ البال کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

فارِغ ۔ وہ شخص جو کام سے فرصت پا چکا ہو۔ شاغل کی ضد۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ فصیح۔ نواب صاحب کا یہ طریقہ ہے کہ ملازم ایک کام سے فارغ نہیں ہوتا کہ دوسرا کام بتا دیتے ہیں۔

فارِغ ۔ نجات پانے والا، آزاد، بری، مرفہ، خلاص، عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنی میں نہیں بولتے۔

فارِغ البال ۔ آسودہ حال، مرفہ حال، خوش حال، عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

خبر شہر میں جب ہوگئی عام
صبح پاک میں آگئے سرِ شام
زن و مرد و جوان و پیر و اطفال
پریشاں دل اگر اگر نہ فارغ البال [illegible]

قول فیصل۔ ہونا کے اس کا صرف یہ جیسے "ان صحبتوں سے کیا ملا؟ سرخرو ہوئے یار و بیاہ، فارغ البال ہوگئے بادشاہ۔" (فسانۂ آزاد)

اس ترکیب کے لغوی معنی ہوئے آسودہ دل اس لئے کہ بال عربی میں دل کو کہتے ہیں۔

فارِغ البال ۔ بے فکر، مطمئن، خوش خوش۔ عربی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

فارغ البال اپنے گھر کو چلا
دیکھئے تو جاکے وہاں پر کیسی ہو [illegible]

قول فیصل۔ ایک معنی ہیں بلا خوف و بے کھٹکے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں

پڑھی حضرت نے یکجے فارغ البال
نماز حق حفظ ہم نے کئی سال (معراج المضامین)

فارِغ البال کرنا ۔ مطمئن کرنا، بے فکر کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

فارغ البال کیا مجھ کو پریشانی نے
رشتۂ دیکھ نظر زلف عنبر کے موصل (وزیر)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی ہیں خوشحال کرنا۔

فارِغ البال ہونا ۔ مطمئن ہونا۔ بے فکر ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع فارغ البال ہوئے خوب فراغت پائی (قائم)

قول فیصل۔ خوش حال ہونا بھی اس کے ایک معنی ہیں جیسے "ان صحبتوں سے کیا ملا؟ سرخرو ہوئے یار و سیاہ، فارغ البال ہوئے بادشاہ" (فسانۂ آزاد)

فارِغ البالی ۔ اطمینان، بے فکری، عربی ترکیب، فارسی صورت، فصیح، رائج۔

تیرہ بختوں کی پریشانی کا جانا ہو محال
فارغ البالی نصیب کاکل پُر خم نہیں (شاد لکھنوی)

فارِغ البالی ۔ خوش حالی، مرفہ الحالی، آسودگی، فارسی صورت، عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ فصیح۔ جب تک کسی کو اصل حال کی خبر نہ ہو ہرگز نہ معلوم کر سکتا کہ اردو میں پر کیا گزر رہی ہے۔ یہی جانتا تھا کہ بالکل حالت فارغ البالی سے ہے۔ (جہانگیری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بر معنی یہیں اس کو اردو لکھا ہے۔ اور مولف نور اللغات نے اس کو فارسی تحریر کیا ہے:

فارِغ التحصیل ۔ تحصیل علم سے فراغت پایا ہوا وہ جس نے مکمل طور سے تحصیل علم کرلی ہو۔ عربی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ فصیح۔ فارغ التحصیل جوانوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر لیا کرتا تھا اور ان جلسوں میں شامل کرتا تھا اگر زمانے کی آب و ہوا نے انھیں بگاڑا۔ (دربار اکبری)

فارِغ الحال ۔ آسودہ حال، مرفہ حال، بے فکر، بڑا امامی، عربی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بے فکری کے معنی میں "فارغ الحال" بولتے تھے۔ جیسے "خوش حال یا فارغ الحال کو دولت بڑے مزے دکھاتے ہیں" (اودھ پنچ) اب فارغ الحال بھی نہیں بولتے۔

فارِغ بالی ۔ فراغ بالی، مرفہ حالی، خوش حالی، بے فکری، آسودگی، فارسی مونث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فارغ البالی بولتے ہیں اور بہت کم کے ساتھ فراغ بالی بھی بول دیتے ہیں۔ فارغ بالی کوئی نہیں بولتا:

فارِغ خطی ۔ (بکسر سوم و سکون چہارم و فتح پنجم) طلاق نامہ بے تعلقی کی تحریر جو میاں بیوی کے درمیان ہو۔ فارسی ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنا، لکھوانا اور لینا کے ساتھ اس کا مرکب ہے۔ جیسے۔ گھر والا کتابیہ ترتیب دے دیں کہ میں کرن کو ایک لاکھ روپیہ بخشا ہوں۔ یعنی نواب صاحب ایک لاکھ روپیہ دیں تو فارغ خطی لکھ دے۔ (دبیر کہیار)

میرے آگے نہ ایسا ذکر کرو۔ حق
دے سے فارغ خطی ابھی لے لو (طلسم الفت)

لکھنؤ کی عورتیں اور عوام فارخطی (بحذف غین) کہتے ہیں۔

فارغ خطی ع۔ مطالبہ بھر پانے کا تحریری اقرار، بیباقی کی رسید، فارغی، مونث۔ دیکھو لینا اور لکھوانا کے ساتھ (نوراللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں ایک لفظ نہیں بولتے۔

فارغ خطی لکھوانا ف۔ زبردستی اقرار کرانا۔ دھمکی سے رسید لینا۔ اس معنی کی نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ کسی ساہوکار نے کسی بھلے مانس پر اس قدر سود چڑھایا تھا کہ اس سے ادا کرنے کی [illegible] تھا کہ تقاضہ برابر چلا جاتا تھا۔ ایک روز اس شخص نے کہا کہ آج آپ اپنا بہی لے کر آ [illegible] حساب بے باق کر جائیں اور ادھر تماشے والوں کو جا کر سمجھا دیا کہ جس وقت ہم کہیں تماشا شروع کر دینا جب لالہ صاحب آئے تو ان کو مکان کے اندر لے گیا اور ہاتھ پاؤں باندھ کر بیٹھا شروع کیا اور کہا کہ لکھو فارغ خطی ادھر تماشے والوں کو حکم دیا کہ بجانا شروع کریں۔ جب لالہ صاحب کی آواز کوئی نہ سن سکا تو مجبوراً بہی میں بھر پایا لکھ کر ایک رسید ان کو دے دی اور اپنے گھر چلے گئے۔ اتفاق سے ایک روز کسی کی بارات کا باجا بج رہا تھا کسی نے کہا کہ لالہ جی بات دیکھ لا۔ انھوں نے مذاق سے جواب دیا کہ ہمیں چپکا ہو رہ کسی کی فارغ خطی لکھوائی جاتی ہوگی۔ بس جب سے عوام میں یہ فقرہ بطور مذاق مشہور ہو گیا ورنہ کوئی محاورہ نہیں ہے۔ اور نہ اس قصے کی کوئی تحریری سند ہے صرف عوام ہی کا بیان ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فارغ کرنا ف۔ چھٹکارا دینا، خلاص کرنا۔ آزادی بخشنا، چھٹی دینا۔ حساب باق کرنا صفائی کرنا۔ چکانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بصورت متعدی نہیں بولتے۔

فارغ ہونا ف۔ آزاد ہونا۔ آسودہ ہونا۔ مطمئن ہونا۔ چھٹکارا پانا۔ فرصت پانا۔ دہلی میں اس جگہ "فراغت ہونا" ہے۔

واعظا اب شیخ کو بلاؤں گا
ہو چکا ہوں حجاب سے فارغ (داغ عظیم آبادی)

(نوراللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے جو لکھا ہے کہ دہلی میں فراغت ہونا ہے تو یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اس پہ کہ دستاں میں داغ کا شعر پیش کیا ہے جو دہلی کے شاگرد تھے۔

فارغ ہونا ف۔ جنگل ہو آنا۔ [illegible] انزال ہونا۔ خلاص ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب ان معنی میں صرف تعلیم یافتہ طبقہ کسی کے ساتھ بولتا ہے۔

فارق ع۔ (بکسر سوم) فرق کرنے والا عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فارم (بالفتح و سکون دوم) نقشہ، نمونہ وضع، انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ سب پڑھا لکھا طبقہ بفتح سوم (فارَم) بولتا ہے۔

فارم ۱۔ صفحے جو ایک مرتبہ میں چھاپے جائیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ اہل مطبع اور جلد سازوں کی اصطلاح خاص ہے۔ انگریزی ہے۔ واقف حضرات [illegible] (فارم) بولتے ہیں۔

فارم ۲۔ چھپا ہوا کاغذ جو خانہ پری کے لیے [illegible] یا دفتر سے ملے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل استعمال۔ اگر تمھیں تعلیمی سلسلہ جاری رکھنا ہے اور پیسے کی ضرورت ہے تو آپ وظیفہ کے واسطے ان کا فارم بھر کے بھیج دو، ممکن ہے تمھارا وظیفہ ہو جائے۔

قول فیصل۔ فارم بھرنا اس کا خاص صرف ہے۔

فارم ۳۔ وہ قطعہ آراضی جو کاشت کے لیے مخصوص کی جائے۔ انگریزی، رائج۔

محل استعمال۔ نواب صاحب زمینداری کا کوئی اثر تم پر اس لیے نہیں کہ تمھارے پاس [illegible] فارم ہیں جن میں کاشت ہوتی ہے۔

فارم ۴۔ طریقہ، صورت، طور، انگریزی مذکر، انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

محل استعمال۔ میرا ایک گناہ میں [illegible] مصنف نے اس بات کو کہنے کے ہیں اور اس فارم کو اپنایا ہے اس کے تحت [illegible] حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (میرا ایک گناہ [illegible])

فارم (بالفتح و سکون دوم و سوم) [illegible] کاشت کار، انگریزی [illegible] رائج

فارم کھولنا ف۔ کاشت کے لیے کسی قطعہ آراضی کو منتخب کرنا۔ اردو، صرف انگریزی داں طبقہ کی زبان

فارمولا :- (بواؤ مجہول و فتح) مقررہ قاعدہ، کلیہ۔ انگریزی، مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فارمولا بنانا اس کا خاص مرکب ہے۔

فارمیسی :- (بیائے معروف) انگریزی دواؤں کی دکان۔ انگریزی دواخانہ، انگریزی، مؤنث، رائج۔

فارن :- (رائے مکسور میں یائے مجہول کی خفیف سی جھلک) غیر ملک، ولایت۔ انگریزی، مذکر۔ رائج۔

مثل منتج۔ پہلے یہ دوا فارن سے آتی تھی مگر اب ہندوستان ہی میں بننے لگی ہے۔

فارن آفس :- امور خارجہ کا دفتر۔ انگریزی، مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

فارورڈ :- (FORWARD) آگے بڑھنا۔ انگریزی، رائج۔

فارورڈ بلاک :- سبھاش چندر بوس کی کانگرس، نیم فوجی جماعت جو ہندوستانیوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لئے قائم کی تھی۔ اس جماعت کے سربراہ سبھاش چندر بوس تھے۔ انگریزی، مذکر۔ انگریزی دانوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

فارورڈ کرنا :- کسی درخواست وغیرہ کو سفارش کرنا یا بلا سفارش درجہ بدرجہ افسر بالا تک پہنچوانا۔ اردو، مرکب، انگریزی دانوں کی زبان۔

فارورڈ مارچ :- تیز دوڑ۔ انگریزی، رائج۔ انگریزی دانوں کی زبان۔

فارق :- حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاروق :- خلیفۂ دوم عمر ابن خطاب کا لقب، حضرات اہل سنت کی خاص اصطلاح۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ بالعموم "عمر فاروق" اور "فاروق اعظم" کی ترکیب بولتے ہیں۔

فاروق :- ایک تریاق کا نام جو صحت اور امراض میں جدائی کرنے کا شفا بخش ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

فاروق :- ایک قسم کے تیزاب کا نام جس سے سونے چاندی کا کھرا کھوٹا پرکھتے ہیں۔ اس کو تیزاب فاروقی بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

فاروقی :- حضرات اہل سنت کے خلیفہ دوم کی اولاد، فاروق سے منسوب، عربی صفت، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے اپنے ناموں کے ساتھ حضرات اہل سنت لکھتے ہیں۔ جیسے "شمس الرحمن فاروقی"۔ اور جو حضرات شیعہ ہو گئے ہیں۔ وہ بھی اپنے نام کے ساتھ لکھتے ہیں جیسے ڈاکٹر حسین فاروقی۔

فارہ :- جوالی، جاری، دہن درہ، فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کا تعلق اردو سے نہیں ہے۔

فاسٹ :- (بفتح اول و سکون دوم سوم و چہارم موقوف) سست کا نقیض، تیز، زیادہ۔ انگریزی، مذکر۔ رائج۔

مثل منتج۔ تمھاری گھڑی پانچ منٹ فاسٹ ہے۔ اسے درست کر لو۔

قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر گھڑی کے لیے زیادہ بولتا ہے۔

فاسٹ پسنجر :- وہ تیز چلنے والی ریل گاڑی جو پسنجر ٹرین سے نسبتاً تیز رفتار ہو اور میل ٹرین کے مقابلے میں کم رفتار ہو۔ انگریزی ترکیب، مؤنث، رائج۔

فاسخ :- (بکسر سوم) فسخ کرنے والا۔ تباہ اور فاسد کرنے والا۔ تباہ اور فاسد ہونے والا۔ بیاہ وغیرہ کا فسخ کرنے والا۔ یعنی پھیرنے والا۔ ارادے اور قصد کا توڑ دینے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

فاسد :- (بکسر سوم) تباہ، برباد، عربی صفت، قلیل الاستعمال

جو میراں نہ بہ عدل شاہ انام
تو فاسد ہوں افراد عالم تمام — امیر

فاسد :- خراب کرنے والا۔ عربی صفت، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاسد :- بدخراب، ناقص، بگڑا ہوا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ اب تجھیں کرتا ہے ارادہ
خوشامد کی مرکا حد سے زیادہ — (سراج الفضائل)

قول فیصل۔ اس کا استعمال "خون فاسد" "خیال فاسد" وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ زیادہ ہے۔

فاسد :- شریر، بدمعاش، فتنہ انگیز، فسادی جھگڑالو۔ عربی صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاسد کرنا :- خراب کرنا، بگاڑنا، اردو، مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مثل منتج۔ آپ نے ڈاکٹر کی ہدایات کو ترجیح دی

نتیجہ یہ ہوا کہ گرم دوا نے آپ کے خون کو فاسد کر دیا۔

فاسد ہونا:۔ بگڑ جانا۔ خراب ہونا۔ صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاسفورس:۔ پرانی ہڈیوں وغیرہ کی راکھ کا جوہر۔ انگریزی۔ مذکر۔

فاسفورس نکلتا ہے کیونکر
آپ ہی آپ جلتا ہے کیونکر — (نظم طباطبائی)

فاسق: (بکسر سوم) نافرمان، بدچلن۔ عربی صفت، مذکر

کرے کفران جو وہ ہے فاسق
بےگماں ہے نیاز ہے خالق — (ناسخ)

فاسق:۔ بدکردار، بدکار، زانی، بدذات۔ عربی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ جو لوگ پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں اس کے بعد گواہ نہیں پیش کرتے ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی نہ قبول کرو وہ فاسق ہیں۔ (ترجمہ آیت)

قول فیصل۔ یہ لفظ اپنے قریب المعنی لفظ "فاجر" کے ساتھ ملا کے زیادہ بولا جاتا ہے۔ جیسے حاتم کی تمام نمائشیں اور دنیا رسانی کی تمام صورتیں امام حسین کو مجبور نہ کرسکیں۔ کہ ایک فاسق و فاجر بادشاہ کو اپنا پیشوا تسلیم کرلیں۔ (مقدمہ روح انیس) مونث کے لیے فاسقہ کہتے ہیں وہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ عربی میں اس کی جمع فساق اور فسقہ ہے۔

فاش:۔ ظاہر، آشکارا، کھلا۔ فصیح، رائج۔

مخمر ہے جو مرے رشتہ رحمت کا ظہور
ہو خطا فاش اگر تقصیر ہو تقصیر میں — (امیر)

قول فیصل۔ بجائے خطا کے غلطی کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔ یعنی "فاش غلطی"۔

فاش غلطی:۔ صریح غلطی، کھلی غلطی۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ "کرنا" کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "اگر آپ قواعد عربی سے واقف ہوتے تو کبھی ایسی فاش غلطی نہ کرتے"۔

فاش کرنا:۔ ظاہر کرنا، کھولنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ میں نے تم کو امین سمجھ کے کہا تھا۔ تم نے دشمنوں میں میرا راز فاش کر دیا۔

قول فیصل۔ پردہ فاش کرنا، راز فاش کرنا، اس کے مخصوص صرف ہیں۔

بزم جاناں ہی میں آنکھوں کو ٹپک پڑنا تھا
فاش کرنا تھا یہیں آنکھ کو پردہ میرا — (اعلیٰ)

فاش ہونا:۔ ظاہر ہونا۔ طشت از بام ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرنے پہ اشک وا ہیں تکلیف کیوں عبث
ہو جاتا راز دل تو کہاں ہوں میں فاش ہو — (ذوق)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اس لفظ کا صرف "راز" کے ساتھ ہے۔ کبھی کبھی لفظ پردہ کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں

برقع جو اٹھ گیا تھا رخ آفتاب کا
پردہ تھا فاش صبح لمع نقاب کا — (مرزا دبیر)

فاصل:۔ (بکسر سوم) جدا کرنے والا، فرق کنندہ، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے زیادہ تر "حد فاصل" کی ترکیب سے بولتے ہیں:

فاصلہ:۔ دو چیزوں کا فصل، فرق، مذکر، [illegible] فصیح، رائج۔

فاصلہ ہو کر شمع در پہ دراز ہوئے آپس میں ایک
عشق کمال کے سبب سے فاصلہ جاتا رہا — (تعشق)

قول فیصل۔ اس کا صرف مختلف طریقوں سے ہے جیسے فاصلہ بہت ہونا، فاصلہ زیادہ ہونا، فاصلہ رہنا، فاصلہ کم رہ جانا، فاصلہ کم ہونا، فاصلہ گھٹنا، فاصلہ گھٹ جانا۔ جیسے [illegible] (لغات)

شوق دل بڑھ گیا ہے حد سے سوا
فاصلہ گھٹ گیا ہے منزل کا — (عزیز لکھنوی)

منزل بستی کی سمجھے تھے بہت دور و دراز
رو کے گرما شوق کو بہت فاصلہ کم کر دیا — (عزیز لکھنوی)

(آ بکو دکا) سے جدا کر "فاصلے" بھی اردو میں رائج و فصیح ہے۔ "امرائی لگا دیں گھنٹوں سے بہت فاصلے رہے۔ شام تک آپ نہیں پہنچ سکیں گے۔

فاضل: (بکسر سوم) افزوں، زیادہ، حساب سے زیادہ، زائد، بڑھا ہوا۔ عربی، صفت۔

یاں بخشا جو کام تم نہ سمجھو گے حساب
دفتر حشر میں سب باقی و فاضل ہووے گا — (سودا)

قول فیصل۔ نکلنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "پندرہ دن مسلسل تم نے جو کام کیا ہے روپیہ دینے کے بعد حساب کرنے پر سب دس روپے تمہارے ذمہ فاضل نکلتے ہیں"۔

فاضل:۔ (کنایتہً) فضول، زائد، بیکار، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ بیاکسب آدمی کام میں مشغول ہو کوئی فاضل نہیں ہو سکتا ہے۔ یا عجب (نور اللغات)

فاضل: [illegible] دانا، پڑھا لکھا، صاحب فضیلت، عالم، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ شیر شاہ کے عہد میں شیخ عسکری بڑا ہی ایک فاضل تھا۔ وہ جس طرح علم و فضل میں صاحب کمال تھا۔ اسی طرح پرہیزگاری میں حد سے گزرا ہوا تھا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ ان معنی میں عالم و فاضل کی ترکیب

تواریخ بھی علم نہ ہوتا کہ مرحوم کا تخلص فن آ تھا۔ مولانے موصوف ۔ محرم ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۵ء بروز پنجشنبہ انتقال کیا اور امام باڑے غفران مآب لکھنؤ میں دفن ہوئے۔ یہ شعر آپ ہی کا فرمایا ہوا ہے:

سوز پوچھو ہے سوا اور مکین خانہ زہرا
اس سے پوچھو جس کا گھر جلتا ہو اور پانی نہ ہو

فاطمہ (ع۔ ا۔ مؤنث) بچے کو دودھ چھڑانے والی عورت۔ بچے کو دودھ سے باز رکھنے والی عورت۔ وہ عورت جس نے دو برس میں بچے کا دودھ چھڑا دیا ہو۔ عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ) قول فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔

فاطمہ ع: پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی کا نام نامی جو جناب خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تھیں اور حضرت علی کی زوجہ تھیں حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی مادر گرامی تھیں عربی، فصیح، رائج۔

حور و ملک ہیں بندۂ احسان فاطمہ
عرش بریں ہے کرسی ایوان فاطمہ — انیس

قول فیصل۔ اس کا مادہ فطم ہے جس کے معنی ہیں منع کرنا، چھڑانا، منقطع کرنا۔ ارشاد رسول ہے کہ میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے ہے کہ وہ میرے دوستوں کو جہنم اور دوزخ سے چھڑائے گی۔ حضرات شیعہ کے عقیدے کے مطابق جس طرح رسول و علی اور دیگر ائمہ معصوم اور باعصمت تھے ویسے ہی عورتوں میں صرف جناب فاطمہ کی ذات تھی جو انھیں اوصاف سے متصف تھیں۔ چہاردہ معصومین میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ گیارہ اماموں کی ماں ہیں

وہ شبیہ نہ یہ کسی کا نہ یہ احتشام ہے
گیارہ پسر امام ہیں شوہر امام ہے — انیس

آپ کی مشہور کنیت ام الائمہ، ام الحسنین، ام السبطین، اور مشہور القاب زہرا، سیدہ، بتول وغیرہ ہیں۔

زہرا کے واسطے سے دعائیں قبول ہیں
تسبیح عابدوں کی جناب بتول ہیں — انیس

آپ معراج رسالت مآب کے بعد ۵ بعثت میں بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی یوم جمعہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا سال ولادت عام الفیل کے لحاظ سے ۴۵ھ اور عیسوی اعتبار سے ۶۱۵ء ہے۔ جناب سیدہ میں بچپن کے وہ آثار ہی نہ تھے جو عام لڑکیوں میں عموماً ہوا کرتے ہیں۔ آپ کی شادی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے یکم ذی الحجہ ۲ھ کو ہوئی چنانچہ خود پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ اگر علی نہ ہوتے فاطمہ کا کوئی کفو ہی نہیں ہوتا۔ جہیز میں آپ کو مندرجہ ذیل چیزیں ملیں (۱) ایک قمیص جس کی قیمت سات درہم تھی۔ (۲) ایک مقنع (۳) ایک سیاہ کمبل۔ (۴) کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ایک بستر (۵) دو موٹے ٹاٹ (۶) چمڑے کے چار تکیے (۷) آٹا پیسنے کی چکی (۸) کپڑا دھونے کی لگن (۹) ایک مشک (۱۰) لکڑی کا بادیہ (۱۱) ایک برتن کھجور کے پتوں سے بنا ہوا (۱۲) دو مٹی کے آبخورے (۱۳) ایک مٹی کی صراحی (۱۴) چمڑے کا فرش (۱۵) ایک سفید چادر۔ (۱۶) ایک لوٹا۔ اس مضمون کو میر انیس نے اس طرح نظم کیا ہے۔

تھا اس میں ایک بادیہ اور ایک مشک آب
دو چادریں تھیں اور مصلیٰ جو خوش جناب
لوٹا تھا ایک نقطہ کہ وضو سے ہو ثواب
تکیے تھے لیف خرما کے دو ایک فرش خواب
زیور تھا فقر فاطمہ خوش صفات کا
تھا یہ جہیز بنت شہ کائنات کا — انیس

آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں ۱۵ رمضان ۳ھ کو امام حسن ۳ شعبان ۴ھ کو امام حسین ۵ھ میں جناب زینب اور ۹ھ میں جناب ام کلثوم پیدا ہوئیں ۱۱ھ میں پہلو پر دروازہ گرنے کی وجہ سے بطن مبارک میں محسن کی شہادت ہو گئی۔ علما نے لکھا ہے کہ جناب زینب کا عقد عبداللہ بن جعفر طیار اور ام کلثوم کا عقد محمد بن جعفر سے ہوا۔

۲۸ صفر ۱۱ھ کو رسول اسلام کا انتقال ہوا اس کے بعد آپ کے اہلبیت کے اور مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے چنانچہ رسول کے بعد جناب معصومہ بنت پیغمبر بروایتے ۹۵ دن زندہ رہ گئیں۔ شب و روز گریہ کرتیں اور فرمایا کرتیں۔

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

(ترجمہ) اے بابا آپ کے بعد مجھ پر وہ مصائب پڑے کہ اگر دنوں پر پڑتے تو وہ بھی رات تاریک ہو جاتے۔

۳ جمادی الثانیہ ۱۱ھ بروز یکشنبہ آپ کی شہادت ہوئی جناب امیر نے حسب وصیت غسل دیا، کفن پہنایا اور شب کو جنازہ اٹھایا اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

فاطمہ بنت اسد: حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی والدہ گرامی کا نام جو اولاد ہاشم کی بیٹی تھیں۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ علامہ حجر ابن مکی نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ابن عبد مناف پہلی زن ہاشمیہ ہیں جن سے پہلا ہاشمی شخص متولد ہوا۔ اور زہری نے لکھا ہے کہ فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جو آپ کی برادری یا باپ سے حاملہ ہو کر ہاشمی بچہ جنی یعنی علی رضی اللہ وہ پہلے شخص ہیں جو باپ کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں اور ماں کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں۔

آپ آنحضرتؐ کے ہمراہ ہجرت میں شریک تھیں اور سابقات الاسلام کی فہرست میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بعد انھیں کا نام درج ہے۔ رسول اسلام ان کو اپنی والدہ کے برابر سمجھتے تھے چنانچہ جب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوگیا تو آپ نے ان کے سرہانے بیٹھ کر ارشاد فرمایا: "اے میری مادر مہربان! خدا آپ پر رحم کرے آپ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں۔" پھر ان کے غسل کا حکم دیا اور اپنا پیراہن پہنایا۔ جب قبر کھد چکی تو اپنے ہاتھوں سے لحد بنائی اور مٹی نکالی پھر اس میں لیٹ گئے اور دفن کے وقت یہ دعا پڑھی۔

"اے میرے پروردگار میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو کشادہ فرما، اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے طفیل میں۔" فاطمہ بنت اسد کی وفات غزوہ احد کے بعد سنہ ۴ھ میں واقع ہوئی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار: اے صاحبان بصیرت و بصارت! عبرت حاصل کرو۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گو قبر میں بھی سب ہیں یہ حال ان کا کھلا ہے
پڑھو فاعتبروا یا اولی الابصار لکھا ہے — دبیر

قول فیصل۔ جب کوئی عبرتناک واقعہ سامنے پیش آتا ہو بیان کرتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

فاعل ۱۔ دیکھو سوم ۲۔ کام کرنے والا، فعل بجا لانے والا۔ عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موجد، مخترع، مرتکب، مجرم، واردات کرنے والا۔ پر لفظ کارکن کرنا کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاعل ۲۔ وہ اسم جو اپنے فعل سے متعلق ہو اور فعل اس سے متعلق ہو۔ عربی، مذکر، ۱۔ اصطلاح علم صرف۔

قول فیصل۔ کسی فعل کی نسبت جس کی طرف ہو اس کو اسم فاعل کہتے ہیں جیسے "حامد نے پانی پیا" اس جملے میں حامد فاعل ہے کیونکہ اسی سے پینے کا فعل سرزد ہوا ہے۔

اردو میں عموماً فاعل کی کوئی علامت نہیں ہوتی ہاں صرف متعدی مصدروں کے ماضی کے فاعل کے ساتھ "نے" علامت فاعل کا ہونا ضروری ہے جیسے میں نے پان کھایا لیکن لانا، لے جانا، بولنا، بھولنا وغیرہ مصدروں کے ماضی کے فاعل کے ساتھ "نے" علامت فاعل نہیں آتی جیسے میں لایا، ہم لے گئے، تم بولے تھے۔ سمجھنا، پکارنا، سیکھنا، پڑھنا ایسے افعال ہیں جن کے فاعل کے ساتھ "نے" آتا بھی ہے اور نہیں بھی آتا ہے۔

فاعل ۳۔ غلام باز، اغلام کرنے والا، مرد کے ساتھ فعل شنیع اور برا کام کرنے والا۔ اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہتے ہیں گو سرا سر فعل نا معقول ہے
مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے — معروف دہلوی

فاعل حقیقی: ۱۔ دنیا کا خالق، خدا، خداوند عالم، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ میاں صاحبزادے! کوشش تو میں ضرور کروں گا لیکن وہ فاعل حقیقی ہے تمھارے لیے جو بہتر ہوگا وہی کرے گا۔

فاعل مختار: (دیکھو فاعل) وہ کام کرنے والا جس کو اختیار کامل حاصل ہو۔ جسے کام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہو۔ انسان۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

تیری ہی حیثیت سے ہوا فاعل مختار
اب تو ہی بتا دے مجھے ترکیب کا ذات — محشر

فاعل و مفعول ۱۔ کام کرنے والا، اور اس کام سے متاثر ہونے والا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اصطلاح علم صرف۔

کہتے ہیں گو سرا سر فعل نا معقول ہے
مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے — معروف دہلوی

قول فیصل۔ اردو میں اس کے ایک معنی فعل بد کرنے اور کرانے والا، شعر بالا میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

فاعل و مفعول ۲۔ عاشق و معشوق۔ ۳۔ راکب و مرکب۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاعلی: ۱۔ فاعل سے منسوب، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے جیسے میں نے تمھیں ہزار مرتبہ سمجھایا کہ ہر چیز کی ایک علت فاعلی ہوا کرتی ہے لیکن اب تک تمھاری سمجھ میں نہیں آیا۔

فاعلیت: ۱۔ فاعل ہونا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ یاد رکھو عربی قواعد کے اعتبار سے

علامت مفعول زیر ہے اور علامت فاعلیت پیش ہے۔

فَاہِم :- سمجھدار، ادراک والا، عربی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

فاق :- تیر کا سوفار، اصل میں فاق اس کھانچے کا نام ہے جو کمان کے چلے کے واسطے بقدر ایک انگشت بنتے ہیں تاکہ سوفار کو اس پر بند کرکے زہ کھینچیں۔

ہاتھ تیرا بہ صفائے تیر میں مشہور ہے
فاق بھی جائے تو وہاں شہرۂ آفاق ہو (نور اللغات) رشک

قول فیصل۔ گو رشک نے استعمال کیا ہے مگر اردو کے لئے یہ لفظ غیر مانوس ہے۔

فاقِدُ البصر :- اندھا، نابینا، عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خالص عربی ترکیب ہے۔ اردو میں رائج نہیں۔

فاقوں پر فاقے گزرنا :- فاقوں پر فاقہ ہونا لگاتار کئی دن تک بھوک کی حالت میں رہنا، روز بھوکا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سید صاحب بڑے خوددار انسان ہیں فاقوں پر فاقے گزرتے ہیں مگر پھر تو عزیزوں سے بھی کبھی اس کا اظہار نہیں کرتے۔

فاقوں کا مارا :- وہ جو فاقے کرتے کرتے دبلا ہو گیا ہو۔ فاقہ زدہ، نہایت بھوکا۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل تک خدا کا دیا سب کچھ تھا۔ آج غریب فاقوں کا مارا ایک پیسے کو محتاج ہے۔ یہ انقلاب زمانہ نہیں تو اور کیا ہے۔

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں صاحب نور اللغات نے "فاقوں کا ٹوٹنا" بھی درج کیا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاقوں مرنا :- بھوکوں مرنا، فاقے پر فاقہ ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بچے فاقوں مر رہے ہیں اور تعیش کا سلسلہ ہو رہا ہے۔

فاقہ اٹھانا :- بھوک کی تکلیف برداشت کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

فقیروں کو کھانا کھلا دیئے گئے۔ گر آپ فاقے اٹھا لیے گئے (انیس)

فاقہ تُڑوانا :- بھوک میں کھانا کھلوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فاقہ توڑنا :- بھوک میں کھانا کھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فاقہ ٹوٹنا :- بھوک کی تکلیف ختم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گردنکروائے تو تفت نہیں۔ گر اطفال کا فاقہ ٹوٹے نہیں (انیس)

فاقہ دینا :- کھانے کو نہ دینا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے آج بلا وجہ بچوں کو فاقہ دے دیا۔

فاقہ :- بھوکا رہنا، بھوکا مرنا، کھانا نہ ملنا یا نہ کھانا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صحرائے کربلا میں سوا کیا بری چلی
فاقہ تھا سنبھر آکے گلے پر چھری چلی — انیس

فاقہ پڑنا :- فاقہ ہونا، کھانا نہ ملنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بیچارہ تنہا کمانے والا ہے۔ ساتھ کھانے والے۔ آج پھر فاقہ پڑا ہوا ہے۔ بچے بھوکے ہیں۔

فاقہ ڈال دینا :- بھوکا رکھنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دن بھر کے بعد دو روپے کما کے لایا لیکن گھر میں فاقہ ڈال دیا اور خود سینما چلا گیا۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں فاقہ دینا بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

فاقہ شکنی :- فاقہ توڑنا، کھانا دینا جو فاقے سے ہو اس کو کھانا کھلانا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع محتاجوں کی فاقہ شکنی کون کرے گا — انیس

کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے روزہ دار غروب آفتاب کے بعد افطار کرنے کے بعد تین غروب آفتاب کچھ دن رہے کھانا کھانے کو فاقہ شکنی کہتے ہیں جو شیعوں کی خاص اصطلاح ہے۔

فاقہ کرنا :- بھوکا رہنا، کھانا نہ کھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حکیم صاحب نے بھی منع کر دیا دوسرے مجھے کوئی خواہش بھی نہیں تھی اس لئے رات کو فاقہ کر لیا اب طبیعت ٹھیک ہے۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "کھانا نہ ملنے کے باعث بھوکا رہنا" کے لکھے ہیں زیادہ تر اس محل پر "فاقہ ہونا" بولتے ہیں یا جمع کے ساتھ "فاقے کرنا" بولتے ہیں جیسے "غریب کہاں تک مصیبت برداشت کرے گا ایک دن فاقے کرتے کرتے مر جائے تو کوئی تعجب نہیں"۔

فاقہ کش :- بھوکا رہنے والا، فاقے کی سختیاں سہنے والا۔ فارسی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سکھیں ہوں فاقہ کش ہوں غریب و فقیر ہوں
بے آدم و پدر ہوں یتیم و اسیر ہوں — دبیر

فاقہ کشی :- بھوکا رہنا، فاقے کی سختیاں سہنا۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

فاقہ کشی میں رہتے ہیں فارغ البطن ہے
تنبیہ کیا جو شیشہ کا خالی شکم ہوا — قدر

فاقہ کشی کی نوبت آنا :- اس درجہ افلاس بڑھ جانا کہ کھانے کو بھی نہ ملے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ نظم۔ اگر تمھارے بے جا مصارف کی یہی حالت رہی تو دیکھ لینا ایک دن فاقہ کشی کی نوبت آجائے گی

قولِ فیصل۔ اس محل پر "فاقہ کشی کی نوبت پہنچنا" بھی بولتے ہیں جو فصیح و رائج ہے:

فاقہ گزرنا:۔ فاقہ ہو جانا، فاقے سے رہنا بھوکا رہنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیوں منصفو! یہی کوئی جہاں سے کرتا ہے
شبدیز آج تیرا جو فاقہ گزرتا ہے — مرزا دبیر

فاقہ مست:۔ تنگی میں بھی مگن رہنے والا، عالمِ افلاس میں خوش رہنے والا، فارسی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
ڈھنگ کھانے کے ہیں ہزار طرح کے — داغ

قولِ فیصل۔ اردو میں اس کا تلفظ "فاقے مست" ہے جو عام طور سے اہلِ لکھنؤ کی زبانوں پر ہے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا، مفلسی میں امیری کی حرص کرنے والا بھی لکھے ہیں جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے:

فاقہ مستی:۔ تنگ دستی میں خوش رہنا، بے فکری سے بسر کرنا، مفلسی میں خوش رہنا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن — غالب

فاقہ ہونا:۔ بھوکا رہنا، بھوکا ہونا، کھانا نہ ملنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

معرکے کربلا میں ہوا گرم بری جلی
فاقہ تھا تیر اک گلے پر تھری جھیلی — انیس

قولِ فیصل۔ بصیغہ جمع "فاقے ہونا" بھی رائج و فصیح ہے:

ماہِ رمضان میں فاقے ہیہات ہوئے
گئی گزشت سے محروم بد قسمت ہوئے — دبیر

فاقے پر فاقے ہونا:۔ (لازم) مسلسل کھانے کے اوقات پر کھانا نہ ملنا، پے در پے کئی یا کئی دن بھوکا رہنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ واہ ری شرافت اور واہ ری خودداری فاقے پر فاقے ہوتے ہیں مگر دستِ سوال دراز نہیں کرتا:

قولِ فیصل۔ بصیغۂ لازم "فاقے پر فاقے کرنا" بھی استعمال کیا ہے۔ جیسے

شعر فاقے پر فاقے کرتے ہیں دن رات مصطفیٰؐ — مونس

فاقے رہ جانا:۔ وقت پر کھانا نہ کھا سکنا، وقت پر غذا سے محروم رہ جانا، اردو، صرف، متروک

جان شیریں ہو فراق یار سے کیونکر عزیز
مرگ صاحب خانہ ہے فاقے جو مہماں رہ گیا — آتش

فاقے سے مرنا:۔ بھوک سے مرنا، کھانا نہ ملنے کی وجہ سے مرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

آب و طعام جن سے سب نوش کرتے ہیں
سادات آج تیرے فاقے سے مرتے ہیں — دبیر

فاقے سے ہونا:۔ وقت پر کھانا نہ کھا سکنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ تم کو خدا پر ترس نہیں آتا کہ سارا گھر فاقے سے ہے: (توبۃ النصوح)

فاقے کا مارا:۔ بھوک کا ستایا، اردو۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل۔ اس کا استعمال جمع کے ساتھ یعنی "فاقوں کا مارا" زبانوں پر ہے:

فال:۔ شگون، غیب کی بات، نیک و بد کا شگون، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جب نظر کیجئے اس قرعۂ گوہر ڈالی نئی
یہ وہ جوڑے کہ ہر بار ہو فال پیالی — انیس

فال آنا:۔ فال نکلنا، اردو، صرف، فصیح، رائج

جز زلفِ بتِ دل شکن آئے گی درست
فال نیک آتی ہے ناسخ کی شکن سے — ناسخ

قولِ فیصل۔ "تنہا" "فال آنا" زبانوں پر ہی کے ساتھ ہے عام طور سے لفظ "بد" یا "نیک" کے ساتھ اس کا استعمال ہوا ہے:

فالِ بد:۔ (بافاضت) برا شگون، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہجر کا سامان کرنا اصل میں ہے فال بد
اس لیے تصویر جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں — لطافت

فال بد منھ سے نکالنا:۔ بد شگونی کرنا، اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ نثر۔ ناحق گھبرا گئی ہو فالِ بد منھ سے نکالتی ہو (طلسمِ ہوشربا)

قولِ فیصل۔ منھ کی جگہ "زبان" بھی زبانوں پر ہے:

فالتو:۔ (بفتح و سکون لام و واو معروف) ضرورت سے زائد، فضول، بے کار، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

لگائے ان دل آزاروں سے وہ دل
جو کوئی اپنے گھر سے فالتو ہو — [illegible]

قولِ فیصل۔ جو چیز بھی ضرورت سے زیادہ ہو ان سب کے لئے اس کا صرف ہے۔ جیسے فالتو باتیں، فالتو وقت، فالتو کپڑے وغیرہ۔

فالتو:۔ (۲) پہاڑی لوگ، قلی، مزدور، اردو صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فالتو وقت:۔ بے کار وقت، فضول وقت، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ میں دوڑ دوڑ کے تمھارے پاس بار بار آؤں۔

فالج:۔ ایک بیماری کا نام جس کی وجہ سے وہ حصہ جس پر اس کا اثر ہوتا ہے بے کار ہو جاتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

لقوہ و فالج اسے ہے پیرزال
کرتے ہو کیوں قتل کا اس کے خیال — سودا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی لکھے ہیں۔ ادھرنگ، آدھے جسم کا ڈھیلا یا سست پڑ جانا، استرخا، خلط بلغم کی زیادتی سے آدمی کے نصف جسم کا سست اور بیکار ہو جانا۔

فالج گرنا:۔ فالج کا مرض ہو جانا، یکدم سے فالج کے مرض میں مبتلا ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ ہمارے شہر میں ہزاروں جیادار چل بسے مگر تم اور بھی موٹے ہو گئے تم پر فالج تک نہیں گرتا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ادھرنگ کی بیماری کا ہونا دفعتاً بدن کا سست اور ڈھیلا پڑ جانا کے معنی بھی لکھے ہیں۔

فال دیکھنا:۔ خاص طریقے سے کلام اللہ یا فال نامے وغیرہ سے کسی امر کے لیے فال دیکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کب نظر میری پڑے گی اس کے رخ خوب پر
ہم نشیں تک تو بھی مصحف کھول کر تو فال دیکھ — جرأت

قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت "فال دیکھ لینا" بھی رائج ہے۔

جاتے ہیں گرد [illegible] کا سا نہیں ہو پاس آنکھ فال نامہ
ہم اپنے نقطوں سے داغ دل ہی کے فال مدت نہ دیکھیں گے — ذوق

دیوان حافظ شیرازی سے بھی فال دیکھی جاتی ہے تسبیح سے بھی فال دیکھتے تھے جیسا کہ ذوق دہلوی نے کہا ہے۔

اٹھائی آنسوؤں نے کس پہ آج یہ تسبیح
سفر ہے جان کا جو فال سفر کو دیکھتے ہیں — ذوق

فال زبان:۔ (باضافت) زبان کی فال، زبان کا کہا، فارسی، فصیح، رائج

ہوئے گا وہی جو کہ ہے تقدیر الٰہی
قائل نہ شگونوں کا ہوں نہ فال زباں کا — رند

فال زبان یا فال قرآن:۔ (باعلان ہر دو نون) عورتیں ایسے محل پر بولتی ہیں جب کوئی شخص بری بات اپنے یا دوسرے کے لئے زبان سے نکالتا ہے تو کہتی ہیں ایسا نہ کہو فال زبان یا فال قرآن، یعنی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو کہو وہ ہو جاتا ہے۔ اردو مقولہ، عورتوں کی زبان۔

فالسائی:۔ اودا رنگ، ایک رنگ کا نام جو سرخی مائل بہ سیاہی ہوتا ہے، فالسے کے رنگ کا، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کاندھوں پہ وہ ڈوپٹہ ململ کا
فالسائی رنگا ہوا ہلکا — (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر فالسئی بولتے ہیں۔ جیسے اب بی مہری کی چال ڈھال اور جوڑے کا حال سنیے۔ فالسئی اطلس کا لہنگا۔ ناز سے پائنچے اٹھائے ہوئے۔ (فسانہ آزاد)

یہ رنگ نیل، شہاب اور پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے۔

فالسہ:۔ (بسکون سوم) ایک قسم کا جھربیری کے برابر سیاہی مائل ترشی لئے پھل۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جوبن تھے بھبھوکوں میں غضب کے بھرے ہوئے
تھے فالسے انار دی کے اوپر دھرے ہوئے — لا اعلم

قول فیصل۔ فالسے کی دو قسمیں ہوتی ہیں ترش و شیریں۔ ترش کو شربتی فالسہ کہتے ہیں جو زیادہ تر بھورے رنگ کا ہوتا ہو اور شیریں کو فالسہ ہی کہتے ہیں جو زیادہ تر سیاہ ہوتا ہے شربتی فالسے کا شربت بناتے ہیں۔

وہ کیوڑہ سو بجا ؤ گری کا
شربتی میوہ فالسہ ٹھنڈا — (مروج اللغت)

مزاجاً درجہ سوم میں بارد اور اول درجے میں یابس ہوتا ہے۔ اس کا شربت صفرا کے لئے مفید ہے۔ فارسی میں اس کی اصل پالسہ ہے اردو والوں نے فالسہ کر لیا۔

فال طغرا:۔ وہ فال جس میں قرآن مجید کے کسی صفحے کی ابتدا میں بسم اللہ یا خدا کا نام نکل آئے یہ بہت مبارک فال ہے۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فال قرآن:۔ (باضافت) قرآن کی فال وہ فال جو قرآن سے دیکھی جائے۔ فارسی، فصیح، رائج

ہو گئی بارے زیارت مصحف رخ کی نصیب
آج میں نکلا تھا گھر سے فال قرآن دیکھ کر — رند

فال کھلوانا:۔ شگون نکلوانا، غیب کی بات دریافت کرانا، آئندہ کی بات پوچھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فال کہنا:۔ پیشین گوئی کرنا، آئندہ کی

بات بتانا، اردو مصدر، متروک۔

گھوڑے نخاس میں جو دیتے ہیں
وہ بہت شگیف فال کہتے ہیں (عروج الفت)

فال کھولنا:- فال دیکھنا۔ فالنامے یا کلام اللہ سے فال دیکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بیدل جی اب تو یقین راہ میں ہو (نقی)
آج حافظ کی فال تو کھولو (ظلم الفت)

فال کھولنے والا:- وہ شخص جو فال کھولنے کا کام کرے۔ فالیا، فال دیکھنے کا پیشہ کرنے والا، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فال کھولنے والے کو "فالیا" نہیں کہتے۔ بل فال کھولنے والا کہتے ہیں۔

فال کی کوڑیاں ملا کو حلال ہیں:- مشقت کی اجرت جائز ہے۔ محنت کی اجرت متقی کو بھی جائز ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ میں بھی کے اضافے کے ساتھ ..... کو بھی حلال ہیں، لکھا ہے۔ مولوی محمد منیر لکھنوی نے ملک کی "زبان المعروف، محاورات ہندوستان" میں اس مثل کا مفہوم لکھا ہے۔ مفت کا طفیل مال لے لینا جائز ہے۔ اب بہر حال بہت کمی کے ساتھ یہ زیادہ تر ایسے موقع پر "مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہوتی ہے" بولتے ہیں۔

فال گو، فال گیر:- فال بتانے والا، شگون بتانے والا، فال دیکھنے والا، فارسی صفت۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فال گوش:- وہ فال جو کسی بات کے لئے گھر سے نکلتے وقت راہگیروں کی آواز سننے سے راہ چلتے آدمیوں کی باتوں کو آواز غیب سمجھ کے شگون لینا۔ فارسی، مونث، دہلی کی زبان۔

محل نظم۔ ماں بے چاری کہیں عشق مانگی پھرتی ہیں کہیں کوئی فال گوش لے رہا ہے۔ (مرآۃ العروس)

فال لینا:- (فارسی فال گرفتن کا ترجمہ) شگون لینا۔

لینی تھی فال نیک جو کوثر کے باب میں
دنیا تھا غسل نعش کو مری شراب میں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

فال نامہ:- وہ کتاب جس سے فال دیکھتے ہیں، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بلائے گردانیاں کا سارا ہنسی ہی پاس اپنے فال نامہ
ہم اپنے نقشوں سے داغ دل کی نکالی دو کو دیکھتے ہیں [illegible]

قول فیصل۔ عوام "فالنامے کی کتاب" بھی بولتے ہیں۔

فال نکالنا:- (۱) قرآن مجید یا فالنامے وغیرہ سے کسی امر کے لیے فال دیکھنا (دیوان حافظ سے بھی فال دیکھتے ہیں) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ [illegible] ان معنوں میں "فال دیکھنا" بولتے ہیں۔

فال نکالنا:- (۲) منہ سے بد شگونی کی بات نکالنا، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) ایسی فال نہ نکالو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں زیادہ تر ایسی فال بد منہ سے نہ نکالو ہی استعمال کرتے ہیں۔

فال نکلنا:- فالنامے یا اور کسی کتاب کی عبارت کے مضمون سے اپنے مطلب کے موافق نکلنا، کلام اللہ میں کسی آیت کا مضمون اپنے مطلب کے موافق نکلنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

"تا فال نیک نکلے زیارت کے باب میں
پہروں ہی دیکھتے ہیں خدا کا کلام روز"

قول فیصل۔ "فال نکلنا" بھی زبانوں پر ہے۔

فال نیک:- (باضافت) اچھا شگون، اچھی بات، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

"تا فال نیک نکلے زیارت کے باب میں
پہروں ہی دیکھتا ہوں خدا کا کلام روز" (آتش)

قول فیصل۔ فال نیک نکلنا کی جگہ پر "فال نیک بر آمد ہونا" بھی بطور تشبیہ آیا ہے:

بیت الشرف سے مہر عرب نے کیا ظہور
مانند فال نیک بر آمد ہوئے حضور

فالودہ:- (واؤ معروف) [illegible] ہوئے نشاستے کو کھچڑی میں سوئی کی صورت سے [illegible] کے اور شربت میں ڈال کے گرمی میں پیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ بابا تو آج کل شہر بھر فالودہ بیچتے اور دادا جوتے کی دکان رکھتے تھے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ پرانے زمانے میں فالودہ [illegible] ترکیب پر بنتی کہ [illegible] اور جمے ہوئے نشاستے کو [illegible] پاروں کی طرح بار بار یک کاٹ کے شربت میں [illegible] تھے اور ان تک پارہ ناگنے ہوئے باریک [illegible] "فالودے کے قطے" کہتے تھے۔ [illegible] نے بھی یہی ترکیب لکھی ہے۔

صاحب فرہنگ جعفری کی تحقیق کے مطابق فالودہ پالودہ کا معرب ہے۔ یعنی گندم کا صاف کیا ہوا مغز جو اس کی گری سے بنایا جاتا ہے۔

فالودہ کھاتے دانت ٹوٹیں تو [illegible]:- بھلا [illegible] کرتے برا ہو [illegible] اردو، مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ "مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے: یہ بیت
اس شعر کو اس طرح بنا کر معاملہ فالودہ کھاتے
نٹ ٹوٹے تو اسے کیا کیجیے، اور اس کا مطلب
ہوتا ہے کہ کسی کام بھی نہیں ہو سکتا"۔ بہرحال
بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

فنالیز (بکسر سوم و یائے مجہول) اصطلاحاً
حریبوں کا کھیت، فارسی، مؤنث، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

اب تو زبان ار ہے انھیں کا تیر
اور سب کچھ سیاہی فنالیز — انشا

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں کشت
زار، باغ، بوستان اور یہ پالیز کا معرب ہے۔

فام ؛ تشبیہ، مانند، شکل، رنگ کا
فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل ہمارا جانب زلف سیہ فام آئے گا
یہ مسافر آج منزل پر سر شام آئے گا — رشید

قول فیصل۔ تنہا فام نہیں بولتے۔ ترکیب
کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے گلفام
لالہ فام، سیہ فام، شفق فام وغیرہ۔

بوسہ لیا ہے میں نے جو اس لالہ فام کا
زردی کے بدلے رنگ ہو تجھ حجاب کا — لطف

سودائے عشق بادۂ گلفام ہو گیا
گردن میں طوق عکس خط جام ہو گیا — خواجہ وزیر

جو مینی نظر وہ گل اندام ہو گا
تو دامن نگہ کا شفق فام ہو گا — نظیر اکبرآبادی

فانوس ؛ ایک قسم کا ظرف دان، ایک
قسم کی بڑی قندیل، ایک قسم کی لالٹین۔ باریک
کپڑے یا کاغذ سے منڈھا ہوا پنجرہ کی شکل کا
چراغدان، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا تجلی میں کہوں اس سایۂ پر نور کی
آستین یار ہے فانوس شمع طور کی — برق

قول فیصل۔ بحر نے تذکیر و تانیث دونوں طرح کہا ہے

طبیعت بحر کی روشن ہوئی جب صفا بردے
(تذکیر) ہوا فانوس معراج نو تیغ مضموں کا — بحر

داغ سودائی محبت سے ضیائے قلب ہے
(تانیث) شمع جب روشن ہوئی فانوس نورانی ہوئی — بحر

ممکن ہے ابتدائے دور میں مذکر استعمال کرتے ہوں اور
آخری دور میں مؤنث بولنے لگی ہو جس کا سلسلہ
اب تک چلا آتا ہے۔ مرزا دبیر نے لفظ فانوس اور اس
کی جمع فانوسیں بھی تانیث ہی کے ساتھ استعمال کیا ہے

پہونچی تھی وہ دہ دیدہ گئے دامن
پھولوں کی فانوسیں دو جانب ہوئیں روشن — مرزا دبیر

دہلی میں بھی تانیث کے ساتھ اس کا استعمال ملتا ہے۔

"ایک چراغ بھر پور اٹھا رہا ہو ہرگز ہوا اس کو نہیں لگی گو فانوس
اس کی آسمان بنا ہو کب خطر جاتا ہے۔" (باغ و بہار)

فانوس کی جمع۔ فانوسوں بھی زبانوں پر ہے۔ صاحب نوراللغات نے فانوس
کے لغوی معنی شمع جس کے گھر میں جو اردو میں رائج نہیں۔

فانوسِ خیال ؛ (با اضافت) ایک قسم کا
کاغذی فانوس جس میں ہاتھی گھوڑے وغیرہ کاغذ
کے بنا کر اس طرح رکھ دیتے ہیں کہ وہ ہوا سے
خودبخود گردش کرتے رہتے ہیں۔ اکثر ہوا یا چراغ
کے دھوئیں سے گردش کرتے
ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

آنے لگے بیچ میں جیسے چکر
فانوس خیال بن گیا گھر — گلزار نسیم

قول فیصل۔ اسی کو فانوس خیالی بھی کہتے ہیں۔

گردش میں ہر اک آنکھ ہے فانوس خیالی
بندش میں ہیں سب شکل رباعی ہلالی — دبیر

صاحب نوراللغات نے انھیں معنی میں فانوس گردان
بھی لکھا ہے جس کی کوئی مثال نہیں دی۔ اردو
زبان میں فانوس گردان نہیں بولتے۔

فانہ ؛ ایک چھپٹی لکڑی جس کے ذریعے
سے لکڑی کی درز زیادہ بڑھاتے ہیں۔ فارسی
مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق
نہیں۔

فانی ؛ فنا ہونے والا، عربی صفت
فصیح، رائج۔

دنیا بھی عجب سرائے فانی دیکھی
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی — (رباعی)
جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی — انیس

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس
لفظ کی مثال میں یہی رباعی پیش کی ہے لیکن دوسرے
مصرع کو پہلا مصرع قرار دیا ہے اور دوسرے
مصرع کی جگہ "دنیا بہ غرض کہ ہم نے فانی دیکھی"
یہ مصرع لکھا ہے۔ باقی دونوں مصرعے من و عن
ہیں نیز اس کو قطعۂ دبیر لکھا ہے درآں حالیکہ
مشہور یہی ہے کہ یہ رباعی میر انیس ہی کی ہے۔

اس کی اردو جمع "فانیوں" بھی استعمال
ہوئی ہے جو غیر فصیح ہے۔

کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہو یا قدیم
کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم — عرش

فانی ؛ (کنایۃً) نہایت بوڑھا، معمر
عمر رسیدہ جیسے شیخ فانی۔ عربی، صفت
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔ صاحب

دربار اکبری نے اسے "فنا فی اللہ" کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔ "ہم تو شیخ عبدالقادر کو جوان فانی صوفی مشرب سمجھے ہوئے تھے وہ تو آپ فقیہ متعصب نکلا جس کے تعصب کی رگ گردن کو کوئی تلوار کاٹ ہی نہیں سکتی"۔ ان معنی میں بھی اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فانی ۔ اردو کے ایک مشہور شاعر کا تخلص۔

فانی ہم تو جیتے جی وہ میت ہیں بے گور و کفن
غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا (فانی بدایونی)

قول فیصل ۔ شوکت علی خاں فانی ۱۳ ستمبر ۱۸۷۹ء کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ ان کے بزرگ شاہ عالم کے زمانے میں کابل سے آئے تھے۔ دہلی والوں نے بہت نوازا ان کے پردادا نواب بشارت خاں صوبہ بدایوں کے گورنر تھے مگر رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ان کے والد شجاعت علی خاں پولیس کی معمولی ملازمت پر مجبور ہو گئے۔ فانی نے آنکھ کھولی تو جو کچھ رہا سہا تھا وہ بھی جا رہا تھا ۱۹۰۱ء میں انھوں نے بی اے اور ۱۹۰۸ء میں ایل ایل بی علی گڑھ سے کیا۔ وکالت ایک عمر تک کی مگر کامیابی کبھی نہ ہوئی اس کی وجہ یہ نہ تھی فانی نالائق تھے بلکہ وہ اس پیشے سے نفرت کرتے تھے۔ بار بار یہ دیکھا گیا کہ بڑے جبر کے بعد وہ موکلوں کی طرف متوجہ ہوئے مگر کوئی ملنے والا آ گیا تو سب کو چھوڑ چھاڑ کر شعر و شاعری کا شغل شروع کر دیا لکھنؤ، بریلی، بدایوں اور آگرہ میں عرصے تک برائے نام وکالت کی مگر دراصل وہاں کے شاعروں اور ادبی صحبتوں کے روح رواں بنے رہے۔

آگرہ میں فانی نے کافی عرصہ گزارا گو وہ مالی مشکلوں میں برابر مبتلا رہے ۱۹۳۲ء میں مہاراجہ کشن پرشاد شاد کی دعوت پر حیدرآباد گئے اور وہاں ۱۹۳۹ء تک صدر مدرس رہے حیدرآباد میں آخر میں فانی کی زندگی جیو والی بھی کم سوگوار نہ تھی اور بھی تلخ ہو گئی۔ لڑکوں نے کچھ نہ کیا۔ جوان لڑکی ۱۹۳۲ء میں مر چکی تھی۔ ۱۹۳۰ء میں بیوی بھی رخصت ہو گئیں۔ اس عالم میں ان پر جو گزری اس کا اندازہ اس مادہ تاریخ سے ہو سکتا ہے جو انھوں نے اپنی موت کا نکالا تھا:

آہ از جہاں رفت کہ آخر خدا نبود
او ہم جہاں زیست دگر کی خدا نداشت
طغیانِ ناز بین کہ بہ لوحِ مزارِ او
ثبت است سالِ رحلتِ فانی خدا نما (سنہ ۱۳۶۰ھ)

آپ کا مجموعہ سب سے پہلے دیوانِ فانی کے نام سے ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا پھر باقیات ۱۹۲۶ء میں چھپی باقیات فانی کی اشاعت کے بعد سے فانی دورِ حاضر کے ممتاز شاعروں میں سمجھے جانے لگے۔ عرفانیات ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئی۔ مرنے سے چند ماہ قبل وجدانیات کے نام سے ایک اور چھوٹا سا مجموعہ شائع ہوا۔ اس میں عرفانیات کے بعد کے اشعار تھے۔ "ان کی زندگی اور شاعری میں اتنی ہم آہنگی ہے کہ دوسری جگہ کم نظر آئے گی"۔

فانی بڑے خلیق اور متواضع آدمی تھے مگر ان میں ایک سچے شاعر کی خودداری اور غیرت پوری طرح موجود تھی۔ انھوں نے کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی کبھی، معاوضہ کی برائی کر کے دنیا دل [illegible] نہیں کیا"۔ ان کی ابتدائی شاعری میں لکھنؤ کا اثر نمایاں ہے بعد میں غالب کے اثر سے بعض فلسفہ غم سے دلچسپی ہو گئی۔ غالب کا اثر فانی کے یہاں ساری عمر غالب ہے: "گر جنھوں نے فانی کو فانی بنایا وہ غالب نہیں میر ہیں" آخر یہ پرستار شب ہجر، یہ شہید ستم، دل سوگوار باقیات کا یہ امام ۲۶ اگست ۱۹۴۱ء میں اس دنیا سے رخصت ہوا اور حیدرآباد میں قبر بنی۔

اک عمر پرستار شب ہجر رہا تھا
استغراق بیمار تم فانی میں بکھر جا (از تنقیدی اشارے)

فائدہ ۔ نافع، منفعت، نقصان کا نقیض عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال ۔ اگر انسان نیک نیتی اور ایمانداری سے کوئی تجارت کرے تو فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

قول فیصل ۔ اس کی جمع "فائدے" بھی مستعمل ہے۔ جیسے "وہ ایک صاحب ثروت رئیس ہیں۔ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ محض چند ہزار کے فائدے کے لیے ایسی ذلیل حرکت کا مرتکب ہو سکے۔" (از منشی پریم چند)

فائدہ ۔ نتیجہ، حاصل، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

گزری شب فراق بری یا بھلی طرح
اس گفتگو سے فائدہ پیارے گزر گئی (اسلم)

قول فیصل ۔ "زیادہ تر "کیا" کے اضافے کے ساتھ اس کا استعمال ہے:

گر کاہ نے فائدہ کیا کوہ کنی سے
میں کاہ کو گل کرتا ہوں رنگین سخنی سے (مرزا دبیر)

تھوڑے فرق کے ساتھ "غرض، مطلب، واسطہ" کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جو اردو ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ "وصف، خاصیت، اثر، گن، سود، لابھ، آمدنی، پیداوار"۔

فائدہ ۔ [illegible]، نفع، مطلب، عربی

فصیح، رائج۔

محل نثر۔ حضرات! اگر آپ لوگوں نے میری تقریر کو غور سے سن لیا تو میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ فائدے سے خالی نہ ہوگی۔

فائدہ :- بھلائی، نفع۔ عربی۔ فصیح، رائج

جا لگیے تب کو تو دل بھی حسرت یار رہے
تس سنگ فائدہ پھر کیا ہو جو بیدار رہے (میر دردؔ ہی نکلی)

فائدہ بش۔ افاقہ، آرام، صحت۔ عربی۔ فصیح، رائج۔

فائدہ دے ترے بیمار کو کیا خاک دوا
اب تو اکسیر بھی دیجئے تو ضرر دیتی ہے (ذوقؔ)

فائدہ :- بہتری، بھلائی۔ عربی۔ فصیح، رائج

محل صرف۔ میری رائے یہ ہے کہ باہمی صلح کر لو اس میں دونوں کا فائدہ ہے۔

فائدہ اٹھانا :- منفعت حاصل کرنا، نفع اٹھانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ جب ہم انگلینڈ میں ہیں اور ہمارے آقا کمال شوق سے آداب و تعلیم کے خریدار ہیں تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے میں کیا عذر ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے آرام پانا صحت پانا کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فائدہ بخش :- نفع پہنچانے والا۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ اسے تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں نے آج تک جتنے بھی مشورے دیے وہ سب آپ کے حق میں فائدہ بخش ثابت ہوئے۔

قول فیصل۔ دوا، پھل اور دیگر اشیا کے لئے بھی اس کا استعمال ہو جیسے اگر صوت کی گولی روزانہ استعمال کرتے رہیں تو اکسیر میں فائدہ بخش ضرور ثابت ہوگی۔

فائدہ پہنچانا :- نفع پہنچانا، فیض پہنچانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ خدا بخشے مرحوم نے اپنی زندگی میں مجھ کو بہت فائدے پہنچائے ہیں تاحیات شکریہ ادا کرتا رہوں گا۔

فائدہ پہنچنا :- نفع پہنچنا، فیض پہنچنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ نواب شجاع الدولہ کی ۔ ۔ ۔ فن موسیقی کی ترقی اور سرپرستی میں کثیر رقم صرف ہوتی تھی اور بظاہر یہ اسراف معلوم ہوتا ہے کہ لیکن نوابی دولت پر نظر کرکے ہزاروں بندگان خدا کو فائدہ پہنچتا تھا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فائدہ دِہ :- فائدہ دینے والا۔ مفید، فائدہ مند، سود مند۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ اس کے مطالعے میں تعلیم نسواں فائدہ دہ ثابت ہوگی۔ (گلدستۂ ظرافت)

فائدہ دینا :- فائدہ پہنچانا، فائدہ دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

فائدہ دے ترے بیمار کو کیا خاک دوا
اب تو اکسیر بھی دیجئے تو ضرر دیتی ہے (ذوقؔ)

فائدہ رساں :- فائدہ پہنچانے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ ہونے والے زمانے میں مشرقی زیادہ فائدہ رساں ثابت ہوں گے۔ (میر اسلامی ادا)

فائدہ کرانا :- نفع کرانا، کسی سے کچھ دلوانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ خود ان کی بات نہیں ہوری تھی لیکن میں نے نواب صاحب سے کہہ کے ان کا فائدہ کرا دیا۔

فائدہ کرنا :- مفید ہونا، کارگر ہونا، موثر ہونا، صحت بخشنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ جب تم پرہیز نہیں کر سکتے تو اپنے دل سے یہ امید نکال ڈالو کہ یہ انگریزی یا یونانی دوا تم کو فائدہ کرے گی۔

فائدہ لینا :- نفع حاصل کرنا، فیض اٹھانا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

محل نثر۔ فن طب کو حاصل کیا مگر اس سے فائدہ صرف اتنا لیا کہ بندگان خدا کو معالجے سے فیض پہنچاتا تھا اور کچھ اجرت نہ لیتا تھا۔ (دربار اکبری)

فائدہ مند :- منفعت بخش، مفید، سود مند، کارگر۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ غرض وہ فائدہ مند اور عمدہ بندوبست غلط ملط ہو کر سراپا نقصان ہو گیا اور جو مطلب تھا وہ حاصل نہ ہوا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عام بول چال میں اس کا تلفظ فائدے مند ہے جو غیر فصیح ہے۔

فائدہ و بے فائدہ :- کوئی فائدہ ہو جائے نہ ہو خواہ ہر حالت میں۔ فارسی ترکیب۔ دہلی کی زبان۔

محل نثر۔ یہ بھی طبعی امر ہے کہ جب ہمارے دشمن کا کوئی حریف با اقبال پیدا ہوتا ہے تو اسے اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ فائدہ و بے فائدہ اس سے دل کو دل خوش ہوتا ہے اور زبان خود بخود اس کی مدح و ثنا پر حرکت کرتی ہے۔ (دربار اکبری)

فائدہ ہونا :- نفع ہونا، منافع ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب سے میں نے نوکری چھوڑ دی اور کاروبار شروع کیا الحمد للہ مجھے کافی فائدہ ہوا اور آئندہ بھی فائدہ ہونے کی امید ہے۔

فائدہ ہونا :- آرام ہونا، مرض میں افاقہ

ہونا، مریض کا روبہ صحت ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ جیسے بھر ڈاکٹری علاج کیا لیکن بے سود جب سے یونانی علاج شروع کیا ماشاءاللہ کافی فائدہ ہوا۔

فائدہ ہونا: حاصل ہونا، ہاتھ لگنا۔ ملنا، پانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فائدہ کیا ہے ہاتھا پائی میں
اے دل موچ آگئی کلائی میں — نواب مرزا شوق

فائدے کا ساتھی: بھلائی چاہنے والا، فائدہ چاہنے والا، بہی خواہ، اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف۔ آپ ہمارا اعتبار کریں یا نہ کریں ہم آپ کے فائدے کے ساتھی ہیں نقصان کے ساتھی نہیں۔

فائدے کی بات: نفع والی بات، سود مند بات، فائدہ پہنچانے والی بات، اردو صفت، فصیح، رائج۔

یہ تساہل یہ تغافل، فائدے کی بات میں
وقت اکثر صرف ہوتا ہے لغویات میں — صفی

فائدے میں رہنا: نفع میں رہنا، فائدہ ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ تم کو اس سے کیا بس نقصان ہوا یا فائدہ بہرحال تم فائدے میں رہو گھڑی گھڑی ذکر بیکار ہے۔

فائر: گولی، گولی چلانا، گولی چلنا، انگریزی اسم۔
قول فیصل۔ انگریزی سے ناواقف حضرات فیر کہتے ہیں۔

فائر بریگیڈ: (بریگیڈ) بکسر اول و یائے اول معروف (دوم مجہول) آگ بجھانے والا دستہ جو سرکاری طور سے کام کرتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔
محل صرف۔ ہٹو ہٹو۔ دیکھو فائر بریگیڈ والا موٹر آرہا ہے شاید کہیں آگ لگ گئی ہے۔

فائرمین: انجن یا کسی مشین یا بھٹی میں کثیر تعداد میں کوئلہ جھونکنے والا، انگریزی، رائج۔
محل صرف۔ چوکیدار نے "جمعدار جمعدار! پھاٹک کھولو" کی صدا آہستہ آہستہ دینا شروع کی اور فرزند کی کوٹھری کی طرف جاکر مرغی وغیرہ کو یہ کہہ کر بیدار کرنا شروع کیا کہ اٹھو فائرمین نے تو اگر میں کوئلہ جھونکنا شروع کر دیا ہے۔ اسٹیم اٹھ رہی ہے۔ (میرا پہلا گناہ جلد اول)

فائرنگ: بکسر سوم و چہارم و سکون نون غنہ و کاف فارسی، فیر کرنا، فیر ہونا، گولی چلانا، گولی چلنا، انگریزی، مونث، رائج۔
محل صرف۔ جیسے ہی فائرنگ کی آواز آئی میرے کان کھڑے ہوئے گھر سے نکل کے سڑک پر آیا وہاں لوگوں سے پوچھا مگر کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ صبح کو اخبار سے معلوم ہوا پولیس والوں کی ڈاکوؤں سے مڈبھیڑ ہو گئی تھی جس میں ڈاکو بچ کے نکل گئے اور پولیس والے ناکام رہے۔
قول فیصل۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

فائز: پہنچنے والا، کامیاب، فتح پانے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ حضرت اسمٰعیل کی اولاد بھی اپنے آبائے کرام کی طرح مکے کی حکومت، قبیلہ [illegible] کی ریاست و امارت حرم محترم کی تمام مقدس خدمتوں پر فائز رہی۔ (سراج المبین)

فائز: جناب سید محمد حسن صاحب عرف لڈن صاحب کا تخلص۔
قول فیصل۔ آپ جناب دولہا صاحب عروج کے اکلوتے صاحبزادے تھے جو حضرت نفیس کے فرزند تھے۔ آپ میر انیس کے حقیقی پرپوتے تھے۔ لاولد ہونے سے حضرت انیس کی نسل کا آپ پر خاتمہ ہوگیا۔ آپ نے ۵۶ سال کی عمر میں صرف گیارہ مرثیے کہے۔ بہت تھوڑے سلام اور چند رباعیات۔ آپ کو غزل سے خاص تعلق نہ تھا۔ آپ نے منشی کا امتحان الہ آباد سے دیا تھا۔ اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے تھے۔ منشی فاضل کا امتحان دیا تھا فیل ہوگئے تھے۔ آپ نے بقول جناب لائق صاحب حضرت عارف مرحوم سے اصلاح لی تھی۔ وہ ایک مرثیہ دکھائے تھے کہ حضرت عارف کا انتقال ہوگیا۔ کسی وجہ سے اپنے پدر بزرگوار حضرت عروج کو اپنا کلام کبھی نہیں دکھایا۔ حضرت عروج کے بعد ان کے جانشین ہوئے۔ دلارام کی بارہ دری چوپٹیاں لکھنؤ میں ۲۵ رجب کی وہ مجلس پڑھی جس میں حضرت انیس پڑھتے تھے مرثیہ حضرت حرؑ کے حال کا تھا۔ آپ کی طرز خوانی بہت سادہ تھی۔

دو شادیاں کیں مگر کسی سے اولاد نہیں ہوئی بعارضہ دق ۵۶ سال کی عمر میں سنہ ۴۲ء میں رحلت فرمائی۔ مقبرہ میر انیس میں دفن ہوئے۔

فائز: دہلی کے ایک قدیم شاعر کا تخلص۔
قول فیصل۔ حال ہی میں ان کا دیوان پروفیسر مسعود حسن رضوی نے مرتب کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دلی کے [illegible] میں شمالی ہند میں بھی اردو کے شعرا موجود تھے جن میں فائز کی حیثیت صاحب دیوان ہونے کی وجہ سے نمایاں ہے۔ فائز کا دیوان ۱۱۲۸ھ میں یعنی فرخ سیر کی سلطنت کے پانچویں سال مرتب ہو چکا تھا۔ وہ دلی کے [illegible] تھے ان کا نام صدرالدین محمد [illegible] تھا جو [illegible] خان کے نام سے مشہور تھے۔ ان کے [illegible] وقت کے بادشاہوں کے یہاں منصب [illegible]

تھے چنانچہ ان کے والد عالمگیری عہد کے چالیسویں سال میں بظم اور وہ مقرر ہوئے تھے بعد میں کچھ پنجاب اور کبھی اجمیر کے صوبہ دار رہے۔ فائز کے وطن کا پتہ قطعی طور پر معلوم نہیں لیکن جب انھوں نے اپنے کلام میں اہل دہلی کا ذکر کیا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ وہ دہلی کے باشندے تھے۔ وہ نہایت ذی علم اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ نثر و نظم فارسی و اردو دونوں میں ان کا قلم یکساں رواں تھا۔ ان کی تصنیفات کا اب تک پتا لگایا جا سکا ہے۔ ان کے دیوان میں صرف بتیس غزلیں ہیں نظمیں زیادہ ہیں۔

فائز کے کلام میں تغزل کے عناصر نہیں پائے جاتے وہ سیدھی سادی باتوں کو نظم کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی غزلوں کا عام موضوع ظاہری حسن ہے یا مجازی محبت۔ کلام میں مقامی خصوصیات بہت ہیں۔ سند گوان کے ہاں رنگینی جوش و خروش کم ہے لیکن محبوب کی اداؤں کے بیان اور عاشق کی محبت کے اظہار میں کبھی کبھی کلام میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

فائز المرام:۔ مطالب اور مقصد کو پہنچنے والا، بامراد، کامیاب، مراد پانے والا۔ عربی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مگر افسوس کہ بہت نامراد ناکام رہے کوئی فائز المرام نہ ہوا اور کبھو اگر ہوتا وہ تو دھوکے کی ٹٹی تھی۔ (فسانۂ آزاد جلد اول)

قول فیصل۔ کامیابی اور حصول مراد کے معنی میں فائز المرامی بھی استعمال کیا ہے جیسے "وہ کون سا کام ہے جو استقلال اور مستعدی سے جاری رکھا جائے تو فائز المرامی کے زینے پر انسان کو نہیں پہنچاتا"۔ (رسالہ تنویر الشرق۔ فروری ۱۹۰۶ء)

فائز کرنا:۔ مرتبے پر پہنچانا، منصب اور عہدہ کی منزل پر پہنچانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حق پر جان دینے والے مجاہد ہمیشہ یہی دعا کرتے رہے کہ مالک! میدان جنگ میں درجۂ شہادت پر فائز کرنا۔

فائز ہونا:۔ مرتبے پر پہنچنا، منصب اور عہدہ یا رتبہ پانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض معمولی حیثیت کے لوگ ترقی کرتے کرتے بڑے عظیم عہدے پر فائز ہو گئے ہیں۔ یہ سب قسمت کی بات ہے۔

فائق بِالْکَسْر بلند ہونے والا، فوقیت رکھنے والا، برگزیدہ۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم۔ یہ سب شریف زادے تھے اہل قلم، عالی خاندان، عالی دودمان، لائق فائق، بذلہ سنج، خوش فکر، تربیت یافتہ دن بھر اپنے کام میں رہتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

فائق:۔ جناب سید ظفر حسن صاحب عرف بابو صاحب کا تخلص۔ عربی۔ رائج۔

قول فیصل۔ آپ حضرت عارف رحمۃ اللہ کے بڑے فرزند و جانشین تھے جو حضرت نفیس رح کے حقیقی نواسے تھے۔

بقول حضرت لائق صاحب آپ نے عمر بھر میں صرف ۱۶ مرثیے کہے مختصر سلام و رباعیات ہیں ابتدائے جوانی میں آپ کو غزل سے بھی تعلق تھا مشاعروں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔

آپ خاص طور سے خاندانی طرز خوانندگی پر قادر تھے۔ صاحب تلامذہ تھے۔

آپ نے مڈل کا امتحان الہ آباد یونیورسٹی سے پاس کیا تھا۔ آپ کی شادی جناب حکیم سید مظفر حسین صاحب طبیب کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں۔ بہت وجیہ اور کسی قدر خوبصورت اور جامہ زیب تھے۔ ۱۷ رجب ۱۳۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ کسی کا مصرع تاریخ ولادت ہے۔

(سر زور دل علم۔ پائے لغت)
۱۳۰۴ھ

۵۵ سال کی عمر میں بعارضہ استسقا انتقال فرمایا مقبرۂ میر انیس میں لکھنؤ کا مایہ ناز مرثیہ خوان دفن ہوا۔

فائق بِالْکَسْر عالی، معزز، ممتاز، برتر۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ کہنہ دنیا، وہ خوش رنگ نوبہ نو
فائق ہو کیا سبو جو ساقی پیاسا ہے (ذوق)

فائل بِالْکَسْر لائن، سلک، لڑی، قطار، سلسلہ۔ انگریزی، مونث، قلیل الاستعمال۔

فائل بِالْکَسْر سلک، نتھی۔ انگریزی، مونث، رائج۔

فائل بِالْکَسْر مسل۔ انگریزی، مونث، رائج۔

فائل بِالْکَسْر وہ کاغذات جو بالترتیب رکھے جائیں۔ انگریزی، مونث، رائج۔

فائل بک:۔ کاغذات کے لگانے کی دفتی کی جلد۔ انگریزی، مونث، رائج۔

فائل کرنا:۔ مسل میں شامل کرنا، نتھی کرنا، منسلک کرنا، فائل میں رکھنا۔ اردو مصرف، سرکاری دفاتر کی زبان۔

فائن بِالْکَسْر (بکسر سوم) عمدہ، اچھا۔ انگریزی، صفت، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے۔

فائن بِالْکَسْر جرمانہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے۔

فائنل :- آخری، فیصلہ کن۔ انگریزی صفت انگریزی داں طبقے کی زبان

فائنل رپورٹ :- آخری رپورٹ، تحقیقات کی آخری تفصیلی تحریری رپورٹ۔ انگریزی، مونث رائج۔

قول فیصل۔ اس کا اطلاق زیادہ تر پولیس اور ڈاکٹروں کی رپورٹوں پر ہوتا ہے۔

فائنل کرنا :- کسی بات کو طے کرنا، کسی امر کا آخری فیصلہ کرنا، اردو مصدر، رائج۔

فائنل میچ :- (بالفتح شش شم) مقابلے کا آخری کھیل جس کے فیصلے پر تقسیم انعامات ہو۔ انگریزی مذکر، رائج۔

فاؤل :- (بالضم ہمزہ) فٹ بال، ہاکی وغیرہ کے کھیل میں کوئی حرکت خلاف قاعدہ ہونا مثلاً کسی دوسرے کھلاڑی کو دھکا دینا یا اڑنا یا گیند کو کسی عضو سے روکنا یا کھیلنے کی فضا میں گیند یا چڑیا کا غلط جگہ لگ جانا وغیرہ، انگریزی مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

فاؤنٹن پین :- (بضم سوم) ہے ہندی میں یا محبوں کی جھلک، (بائے فارسی مکسور) ایک قسم کا انگریزی قلم جس میں روشنائی بھر کر لکھتے ہیں۔ انگریزی، مذکر رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو پین بھی کہتے ہیں۔

فبہا :- (بفتح اول و کسر دوم) بہتر، بہت خوب، اچھا، ٹھیک، مناسب، اردو، رائج۔

گر قبول آپ نے کیا فبہا
ورنہ قدموں پہ فدا ہوگی فدا (عروج الغفتہ)

قول فیصل۔ یہ عربی لفظ ہے۔ حرف ف تفریع کا ہے، حرف با جار ہے، حرف ہا ضمیر مونث غائب ہے جس کے معنی وہیں اس کے ساتھ ہے، اردو والوں نے متذکرہ بالا معنوں میں استعمال کرنا شروع کیا لہٰذا اس لفظ پر اردو کا حکم لگایا گیا۔ اصل میں یہ پورا فقرہ "فنعما ہا" تھا یعنی ہم اس پر راضی ہیں، ہم کو منظور ہے۔ کثرت استعمال سے نعم حذف ہو گیا اور فبہا رہ گیا۔

فتا :- جوان آدمی، شجاع، عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ حرف "لا فتیٰ الا علی" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ تنہا نہیں بولتے۔

فتاح :- بڑا کھولنے والا۔ حکم کرنے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ خدا کے لاتعداد ناموں میں سے ایک نام ہے جو بصورت صفت، دعاؤں وغیرہ میں رائج ہے لیکن اس کا صرف "یا" کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

فتاح :- بڑا فاتح۔ عربی قلیل الاستعمال۔

فتاح :- بڑا خباب قبرگا (؟) ایام جاہلیت کا نام جو

فتادگی :- (بکسر اول و فتح چہارم) انکسار، تواضع، اپنے کو کچھ نہ سمجھنا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فتادگی ہی عیب ہے دیکھ اے سرکش
کہ زنگ دہ نے کیا نقش پا کو راہ نما — سودا

قول فیصل۔ "فتادگی" کے بجائے "افتادگی" زبانوں پر زیادہ ہے۔

لاجھنس العنیں افتادگی سے اوج ملا
جب انھیں نے کھائی ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے — میر انیس

فتان :- (بفتح اول و تشدید دوم) آفت خیز، فتنہ انگیز، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اکثر محبوب کی صفت میں مستعمل ہوتا ہے اور شعرا معشوق کی آنکھوں کی نسبت بھی اشعار میں استعمال کرتے ہیں۔

بعد مردن بھی بیاں چشم فتاں ہی رہا
سبزۂ تربت مرا دشنۂ مژگاں ہی رہا — ذوق

فتاوے :- (بالفتح) فتویٰ کی جمع، بہت سے فتوے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

اک عمر سے شیخ و برہمن کے فتاوے
اب ذہن پہ ہیں اور بہت منفرد مقالات — محشر

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے اس کے ایک معنی "فتووں کا مجموعہ" بھی درج کیے ہیں، مگر ان معنی میں تنہا اس کا استعمال نہیں۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کے کسی مجموعے کا نام رکھتے ہیں جیسے "فتاوائے عزیزی" جو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ قدیم زمانے میں فتاوے کی جمع الجمع فتاویٰ اردو فتاووں بھی استعمال کرتے تھے چنانچہ مولوی محمد حسین آزاد کہتے ہیں "عالم علما، بیان سبائی اور فتاووں میں ملائے مخدوم اور شیخ صدر کا منہ دیکھتے چلے گئے۔ شیخ مبارک پر دو ابھی ذکر آتا ہو گا" (دربار اکبری) اب یہ جمع الجمع بالکل ترک کر دی۔

فتح :- (بالفتح) (مجازاً) جیت، ظفر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جا اس کے عناصر تو گئے چار طرف کو
کی فتح نے تسلیم دو عالم کے شرف کو — مرزا دبیر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع فتحیں اور فتوح بھی مستعمل ہے جیسے "جب تک ان کی قوم میں ایسی ایسی باتوں کا رواج رہے گا جب تک ان

قول فیصل ۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو یعنی فتحیاب کرنا اور فتح یاب ہونا۔

اکیلا دل مرا فوج تمنا کے مقابل ہے
الٰہی کیجیو تو فتح یاب اس مرد غازی کو — ناسخ

فتح یابی :۔ جیت، ظفر، ظفر یابی، کامیابی فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ بادشاہ کو انکار ناگوار معلوم ہوا۔ ملا صاحب نے پروا نہ کی۔ مباحثوں کی فتح یابی اور ترجمے کا غدود کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے رہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل ۔ کسی اسم یا ضمیر کے آگے "پر" (حرف جار) کا اضافہ کر کے بھی اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔

بجوشش نامہ سبزے ہیں پنہاں ہوگئیں قبریں
مبارک فتح یابی خضر کو شہر خموشاں پر — شمشیر

فتراک :۔ (بالکسر) چمڑے کے تسمے جو زین کے ادھر ادھر شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہیں۔ شکار بند، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھو لیا جو کسی روز کیا قصد شکار
بیٹے فتراک میں ہم نے سر گردوں باندھا — اکبر

قول فیصل ۔ مولف مبین الشعرا نے لکھا ہو کہ اس کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہو۔ تذکیر کی مثال میں سرور لکھنوی کا شعر اور تانیث کی مثال میں امیر کی بیت پیش کی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مذکر انسب ہے۔

جو نخچیر تڑپے گا مشتاق تیرا
سلامت رہے گا نہ فتراک تیرا — (مذکر) سرور لکھنوی

فتراک بھی جائے اگر آگے دی اڑی
یوں اڑ گیا کہ سبنے ہو جانا بری اڑی — (تانیث) امیر

آتش لکھنوی اور ان کے ہمعصر مرزا غالب دہلوی نے بھی مذکر ہی کہا ہے۔

کون سا صید زبوں صید افگن نے مارا
خون ناحق نے کیا کس کے یہ فتراک سفید — آتش

تو نے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دوں
کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا — غالب

مولف مبین الشعرا آفاق بنارسی۔ امیر لکھنوی کے شاگرد تھے اس سے ثابت ہوا کہ آخر کے دور میں بھی یہ لفظ مذکر استعمال ہوتا تھا۔ سرور لکھنوی شاگرد آتش تھے۔ ان کے شعر سے اس قول کی تائید ہوتی ہو۔ جلال لکھنوی نے مفید الشعرا میں اس لفظ کو مذکر لکھا ہو اور اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا کہ اس کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہو۔ ان سب دلیلوں کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ امیر مینائی نے اس لفظ کو خلاف جمہور تانیث کے ساتھ نظم کیا ہے۔ نہ ان کے دور میں کسی نے کہا نہ ان سے پہلے کسی نے استعمال کیا اور نہ ان کے بعد والوں نے نظم کیا۔

فترنیہ :۔ (بالکسر اول و فتح سوم) ضعف، سستی، ناتوانی وہ زمانہ جو دو پیغمبروں کے درمیان ہو۔ عربی، مونث، قلیل الاستعمال

جلوۂ حق کو چھپائے ہوئے تھا ظلمت میں
عہد فترت کا اندھا دھند جو ہو فترت قتل دیا لکھا — نظم

فتق :۔ (بالفتح) ایک مرض کا نام جس میں فوطے بڑھ جاتے ہیں۔ (انگریزی ہرنیا) عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل ۔ اکثر حضرات بالکسر (فتق) بھی بولتے ہیں جو صحیح نہیں۔ عربی میں اس لفظ کے لغوی معنی کشادگی ہیں جس کا استعمال رتق یعنی جوڑنا کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ یعنی رتق و فتق کہتے تھے اور درست کرنا نیز درست ہونا معنی لیتے تھے مگر اب کوئی نہیں استعمال کرتا۔

فتوق :۔ (بالفتح اول و تشدید دوم مفتوح) مشک کی خوشبو نکالنا۔ مشک کی خوشبو نکالنے کی صورت حال، نافہ مشک کو پھاڑ اجانا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شکر آمیختہ با دام مقشر دنداں
سیب فردوس زنخداں لب خنداں فتوق — ذوق

فتنت :۔ (بکسر اول و سکون دوم و فتح چہارم) گمراہی، بیچارگی، شرارت، عربی، مونث، و ذو اللغات

قول فیصل ۔ حضرت آروح نے اتفاقیہ نظم فرمایا ہے حالانکہ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ادھر تھے خطاب یہ انداز لطف سرو چلن
یہ بپا فتنت و شر میں ادھر تھے مکر و فتن — آروح

فتن :۔ (بکسر اول و فتح دوم) فتنہ کی جمع عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں ہے درست اس کا ہر گز چلن
ابھی سے یہ برپا کیے ہیں فتن — قمر

فتنہ :۔ (بکسر اول و سکون دوم) ہنگامہ، آشوب، غوغا، شورش، جنگ و جدل، فساد، عربی، مذکر، فصیح، رائج

حشر میں اٹھے ہیں مردے قبر سے
یہ بھی ہے فتنہ تری رفتار کا — رضا

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "آزمائش، گمراہی، دیوانگی، عذاب، گناہ" وغیرہ کے بھی معنی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں "مال اور اولاد" کے معنی میں تعلیم یافتہ طبقہ بھی کبھی بول دیتا ہے۔ "عاشق و فریفتہ" کے بھی معنی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں اور ایک معنی "معشوق" اور دلبر" کے بھی لکھے ہیں جو سوائے شعرا میں اکثر و بیشتر اصطلاحاً استعمال کیا کرتے تھے۔

آئی اس فتنۂ عالم کی سواری آئی —
پاکستاں کی طرف بادِ بہاری آئی   صفدر

موجودہ دور میں اس کا ان معنوں میں رواج کم ہو گیا ہے۔

فِتنہ (صفت) نہایت شریر، شوخ، آفت کا پرکالہ، قیامت کا، غضب کا، فارسی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

جواں ہوئے تو قیامت ہوئے خدا کی پناہ —
بھی تھے فتنہ کہ جب عالم شباب نہ تھا   داغ

قولِ فیصل۔ عورتیں کمسن بچے کو جو بہت چالاک اور شوخ، شریر ہو اس کو فتنہ کہتی ہیں اور لڑکی کے لئے فتنی بولتی ہیں جو اردو ہے۔ اس کے علاوہ … کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خدا کے سامنے بھی پانچ ہاتھ کی ہو گی
گو ذری فتنی قیامت ہے یہ زبان دراز   جان صاحب

نور اللغات نے "بڑا مفسد" کے معنی میں بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فِتنہ (اسم) ایک قسم کے عطر کا نام، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ کمروں میں عطر سہاگ مہک رہی تھی، کہیں نصیر الدین حیدری، اور کہیں محمد شاہی فتنے کی بو جیالا سوز عفران کا ساتختہ کھلا۔ (فسانۂ عجائب)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے ان معنوں میں اردو لکھا ہے جو کسی حد تک درست ہے تاہم عطر فتنہ زیادہ کہتے ہیں جس کی ترکیب اصولاً صحیح نہیں چونکہ عطر فتنہ زبانوں پر تھا لہٰذا بعض اساتذہ نے بصورت اضافت ترکیب سے نظم کر دیا۔

پسند ہو میں بھی ہیں اس کو رنگِ فتنہ گری —
کہ عطرِ فتنہ خریدا ہے عطر دان کے لئے   امیر

فتنے کا عطر بھی نظم ہوا ہے۔

قسمت سے ناز میں سینی وہ تن میں
ملا تب عطرِ فتنے کا بدن میں   (ذخیرۂ اردو)

صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے ایک پھول کا نام بھی فتنہ لکھا ہے اور گل فتنہ معنی لکھے ہیں لیکن اہلِ لکھنؤ نہ فتنہ بولتے ہیں نہ گلِ فتنہ۔

فتنہ اٹھانا:- ہنگامہ برپا کرنا، فساد ڈالنا، ہلچل مچانا، غدر مچانا، جھگڑا کھڑا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ محمود ناحق بیٹھے بٹھائے فتنہ اٹھاتا ہے اور غریبوں کو پریشان کرتا ہے۔ (گلدستۂ محاورات)

قولِ فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے "فتنہ اٹھانا" بصیغۂ واحد لکھ کے مثال میں بصیغۂ جمع "فتنے اٹھانا" کا مندرجہ ذیل شعر درج کیا ہے۔

کوئی پٹکتا ہے سر کوئی جان کھوتا ہے —
ترے خرام نے فتنے اٹھائے ہیں کیا کیا   مصحفی

دو شعر اور بھی ملے ہیں جو بصیغۂ جمع بھی ہیں۔

جس نے تم کو دکھایا ہو دے اسے آنکھیں مار دو تم —
ایک نگاہ متین کر کے تم سو سو فتنے اٹھاتے ہو   میر

کیا کہتے ہو آپ گئے سرِ خاکِ شہیداں —
کچھ فتنے اٹھانے ہوں ہزاروں سے تو لیجے   ذوق

دراصل فتنہ اٹھانا بصیغۂ واحد کم اور فتنے اٹھانا بصیغۂ جمع زیادہ بولتے ہیں۔

اٹھنے سے صرف بزم میں محشر بپا ہوا —
فتنے اٹھانے کی تری رفتار اور بھی   [illegible]

فتنہ اٹھنا:- (لازم) قیامت برپا ہونا، فساد اٹھ کھڑا ہونا، ہنگامہ برپا ہونا، غدر مچنا، جھگڑا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ فتنہ جس کا حشر پہ اٹھنا ہے منحصر —
ہر بار تیری چال سے بیدار ہو گیا   داغ

فتنہ انداز:- جھگڑا ڈالو، آگ لگاؤ، وہ شخص جو لڑائی دنگا کرا دے، دنگئی، فسادی، جھگڑا کرا دینے والا، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحبِ نور اللغات نے فتنہ اندازی یعنی شرارت، فساد ڈالنا، جھگڑا کرنا بھی لکھے ہیں وہ بھی زبانوں پر نہیں ہے۔

فتنہ انگیز:- (انگیز بروزن انگریز) فتنہ اٹھانے والا، شورش برپا کرنے والا، حشر برپا کرنے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

زندگی کی کون سی صورت فراقِ یار میں —
فتنہ انگیز آہ ہے نالہ بلا انگیز ہے   آتش

فتنہ انگیزی:- فتنہ اٹھانا، فساد برپا کرنا، شورش برپا کرنا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس کا بیٹا صاحب بیگ کہ شرارت اور فتنہ انگیزی میں بے اختیار تھا خانخاناں نے ایک مفسدانہ جرم پر اسے مروا ڈالا۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے جیسے۔ بعض اشخاص پرانی چھاؤنی سے نکل کر فتنہ انگیزی کرنے لگے۔ (دربارِ اکبری)

فتنہ بازی:- شر انگیزی، مفسدہ پردازی، فارسی، قلیل الاستعمال۔

آسماں تھا فتنہ بازی میں جو مشہورِ جہاں
سرزمینِ حسن نے کھینچی ہے غمزے کی کماں   مصحفی

فتنہ برپا کرنا:- فساد اٹھانا، ہنگامہ برپا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ قریب تھا کہ خاسوں کا دستور اس آگ کا روپ بدل کر فتنہ برپا کر دے کہ اتنے میں فیضی بھی آن پہنچے، بے حیا، بے شرم شرمندہ ہو گئے۔ (دربارِ اکبری)

قول فیصل :- فتنہ بپا کرنا بھی اسی محل پر بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے ۔

پائے نازک کو جو پابند حنا کرتے ہو
کس طرح آؤ گے تم فتنہ بپا کرتے ہو (قدر)

فتنہ برپا ہونا :- فتنہ اٹھنا، ہنگامہ ہونا، اردو مرف، فصیح، رائج ۔

ہماری خاک پہ برپا ہو ذرا فتنۂ حشر
سمند ناز یہ کیوں آیا فتنہ گر چڑھ کر (خلق)

قول فیصل ۔ اسی محل پر بپا ہونا بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے ۔

لطف کچھ تو فتنوں کو اجڑا دو مجھ سے
سیر دیکھو تو کوئی فتنہ بپا ہونے دو (داغ)

صیغۂ جمع :- فتنے برپا ہونا بھی رائج و فصیح ہے ۔

شیخ صاحب کچھ نہ پوچھو خلق ہے وہ پر فساد
جس جہاں اصلاح سے بھی فتنے برپا ہو گئے (درد)

فتنے بپا ہونا بھی فصیح ہے ۔

فتنہ برطرف کرنا :- فساد رفع کرنا، شورش اور جھگڑا ختم کرنا، اردو مرف، فصیح، رائج ۔

فتنوں کو برطرف شہ دوراں نے کر دیا
سر رخ سب کتابوں کو قرآن نے کر دیا ([illegible])

فتنہ بننا :- باعث فساد بننا ۔

وہ فتنہ بنتے جاتے ہیں جوانی چڑھتی آتی ہے
رنگینیں ہوا بھی جوبن یہ جوبن ہے رنگین پر ([illegible])

قول فیصل ۔ اول تو یہ کوئی ایسا صرف نہیں ہے کہ بطور لغت قائم کیا جائے ۔ دوسرے یہ کہ اس کا مفہوم ہے کسی حسین الھڑ لڑکی پر جوانی آنا، ایسی جوانی جو دیکھنے والوں کو بیتاب کر دے ۔

فتنہ بیدار ہونا :- دفعتہ فتنے کا اٹھ ہونا، از سر نو فساد کا اٹھنا، اردو مرف، فصیح، رائج ۔

وہ فتنہ جس کا حشر پہ اٹھنا ہے منحصر
ہر بار تیری چال سے بیدار ہو گیا (داغ)

فتنہ پرداز :- فتنہ برپا کرنے والا، حشر اٹھانے والا، فارسی، فصیح، رائج ۔

قول فیصل۔ حشر اور فتنہ اٹھانا کے معنی میں فتنہ پردازی بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے ۔

فتنہ پردازی تمھاری روز ہے عیاں
حضرت آدم سے چھوٹا گلشن خلد بریں (محشر)

فتنہ پرور :- فتنے کا پالنے والا، شورش برپا کرنے والا، فارسی، قلیل الاستعمال ۔

خدا کے واسطے کیا رہ گئی خدائی سے جدا دشمن
مزاج فتنہ پرور طبع اہل شر ہے انداز (محشر)

فتنہ جاگنا :- سوئے ہوئے فتنے کا بیدار ہونا، شورش جو کم ہو گئی ہو اس کا دوبارہ اٹھ کھڑا ہونا، اردو مرف، فصیح، رائج ۔

زمانہ ختم کر کے اٹھوں جو اب عدم سے
یہیں محشر بپا بولیں جب فتنہ جاگا (محشر)

فتنہ جگانا :- اس فساد کو جو رفع ہو چکا ہو از سر نو برپا کرنا ۔ وہ فتنہ جو سو گیا ہو اس کو دوبارہ اٹھانا، اردو مرف، فصیح، رائج ۔

سونے نہ جاؤ فتنہ جگا کر تمام رات
وعدہ ہو میرے آپ کے وصل کا تمام رات (آتش)

قول فیصل ۔ اس کا صرف جمع کے ساتھ "فتنے جگانا" بھی زبانوں پر ہو ۔

کہتے ہیں حشر وہ رفتار سے برپا کر کے
ایسے کتنے ابھی فتنے ہیں جگانے ہم کو (امیر)

اسی جمع کو مختلف طریقوں سے شعرا نے نظم کیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے مثلاً فتنے اٹھا فتنے کھیلنا وغیرہ

وقت خرام ناز تعجب نہیں اگر
فتنے بھی اٹھ کے چوم لیں اس فتنہ گر کے پاؤں (داغ)

آفت کی شوخیاں ہیں تمھاری نگاہ میں
محشر کے فتنے کھیلتے ہیں جلوہ گاہ میں (امیر)

فتنہ جو :- فتنہ برپا کرنے کی کوشش کرنے والا، فساد اور شورش کو ڈھونڈھنے والا ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فتنہ چونکنا :- فتنے کا دفعتہ بیدار ہونا، فتنہ برپا ہونا، اردو مرف، قریب بمتروک ۔

آنکھ کھولے ابھی کہیں وہ شوخ خواب ناز سے
فتنہ چونکے نرگس جادو کہیں بیدار ہو (رند)

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے "فتنہ چونکانا" بصورت متعدی لکھا ہے وہ بھی قریب بمتروک ہے ۔

فتنۂ خوابیدہ :- سویا ہوا فتنہ ۔ وہ شورش جو قریب ختم ہو، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف بیدار کرنا اور بیدار ہونا کی ترکیب کے ساتھ ہے ۔

ہوا کھینچے کی خوابیدہ ورنہ پر وہ اک جنبش میں
کریں سو فتنۂ خوابیدہ کو بیدار دامن سے (ذوق) (دکرنا)

کیک صبح دو انکھیاں دکھلیں نیند سے ہرگز
صد فتنۂ خوابیدہ کو بیدار نہ چھوڑے (سودا) (دہونا)

جاگنا اور جگانا کے ساتھ بھی صرف کرتے ہیں جیسے "جب آدھی رات گزری ایک کو نیند آنے لگی دوسرے نے کہا سونا مناسب نہیں، ایسا نہ ہو کوئی فتنۂ خوابیدہ جاگ اٹھے ہم سے کوئی چوک ہو جائے ۔ (فسانۂ عجائب)

جگا گئے نہ مرے بخت خفتہ کو وہ کبھی
ہزار فتنۂ خوابیدہ جو جگا کے چلے (ندیم)

فتنہ خیز :- شورش اٹھانے والا، فتنہ پیدا کرنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کی چتون سحر آگیں اس کی باتیں فرمائے جاں
اس کی فتنہ خیز اس کی نگاہیں برقِ پاش انداز کے

فتنۂ دوراں :- شورش اٹھانے والا زمانے میں ایک بے نظیر کار کن حسین معشوق، مذکر، مرکب، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جو کہو چھا جائے ان آنکھوں میں مستی کی طرح
فتنۂ دوراں کہو ساقی کہو جو کچھ کہو — اقبال

قول فیصل۔ انہیں معنی میں فتنۂ روزگار بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

فتنے کہتے ہیں دیکھ کر اس کو
فتنۂ روزگار آتا ہے — امیر

فتنۂ زمانہ اس نسبت کلمے کے ساتھ مستعمل ہے جیسے
ایک آگیا جو وہاں تھی دنیا سے نرالی فتنۂ زمانہ
آفت ڈھانے والی۔ سب دیکھو نور کا عالم
(فسانۂ آزاد)

فتنہ زا :- آفت اٹھانے والا، فتنہ برپا کرنے والا، حشر بپا کرنے والا (کنایۃً) معشوق۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

وہ چشم سرمہ سا کی آپ ہی تعریف کرتے ہیں
خرام فتنہ زا کی آپ ہی تعریف کرتے ہیں — راسخ

قول فیصل۔ آنکھ کی صفت قرار دیتے ہوئے بھی نظم کرتے ہیں۔

نگاوٹ بہت سے تری آنکھ میں
اسی سے تو یہ فتنہ زا ہو گئی — اکبر الہ آبادی

انہیں معنی میں۔ فتنہ افزا۔ بھی مستعمل ہے۔
کیجئے اپنی نگاہ فتنہ افزا کا علاج

نرگس بیمار کو بسیار رہنے دیجئے — اکبر الہ آبادی

مؤلف نور اللغات نے انہیں معنوں میں "فتنہ سنج اور فتنہ سگال" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فتنہ سو جانا :- شورش کا فرو ہو جانا، ہنگامے کا دب جانا، اردو مصدر فصیح، رائج

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں غضب دیپ ناز ہے
فتنہ تو سو گیا ہے در فتنہ باز ہے — ذوق

قول فیصل۔ فتنہ کا صرف سونے کے ساتھ آنکھوں کے لیے بصورت صفت کیا جاتا ہے۔

کٹتے خون آج ان آنکھوں پہ نہ سونے دیکھا
فتنہ سایہ تلے نرگس کے مگر سوتا ہے — سودا

فتنۂ عالم :- دنیا میں حشر برپا کر دینے والا۔ جہاں کے لئے باعثِ حشر (مجازاً) معشوق فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

آئی اس فتنۂ عالم کی سواری آئی
یا گلستاں کی طرف بادِ بہاری آئی — مصحفی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انہیں معنوں میں "فتنۂ جہاں" بھی لکھا ہے جو ہمارا تو درست ہے لیکن بولتے نہیں۔

فتنہ فرو کرنا :- (متعدی) فساد کو ختم کرنا، شر کو دبانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چاہیے فتنہ فرو کرنے میں ہم کو جدوجہد
مرد آخر بیں ہو مرد ہوشمند و ہوشیار — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ اس کا لازم فتنہ فرو ہونا بھی رائج ہے۔

فتنہ جس وقت تک فرو نہ ہوا
چین اس بے گناہ کو نہ ہوا — نظم طباطبائی

فتنہ گر :- فتنہ برپا کرنے والا، فسادی شورش اٹھانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔ بمعنی معشوق۔ جو فتنہ گر ہار کر بیٹھ رہے تھے جیسن پھر لگا کر جڑ کا دیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عام طور سے معشوق ہی کے لئے اس کا صرف کرتے ہیں جو فسادی کو فتنہ گر نہیں بولتے

ہماری خاک پہ برپا ہے روز فتنۂ حشر
ستم ناز پہ کیوں آیا فتنہ گر چڑھ کر — ذوق

معشوق کے لئے فتنہ قد، فتنہ چشم، فتنہ خرام بھی کہتے تھے

کمالات باکی برن سڈول تمام
فتنہ قد فتنہ چشم، فتنہ خرام — داغ

حضرات شعراء آسمان کی صفت میں بھی استعمال کرتے ہیں

دل پہ جب بے غبار سجھلا یا
چرخ سے فتنہ گر کو رحم آیا — مومن

فتنہ گری :- شورش پیدا کرنا، فساد پیدا کرنا، فتنہ اٹھانا، فارسی مونث فصیح، رائج

پسند ہو میں بھی ہو اس کو رنگ فتنہ گری
کہ عطر فتنہ خریدا ہے عطر والے نے — امیر

فتنے :- جمع ہے فتنے۔ اردو، فصیح، رائج

جوڑا جو کھلا دو ڈپٹے سیکڑوں فتنے
لیں بڑھ کے بلائیں ترے بالوں کی بلائے — امیر

قول فیصل۔ ہر وہ عربی یا فارسی لفظ کہ جس کے آخر میں (ہ) ہائے ہوز ہو اس کو (ے) سے بدل کے جمع بنا لیتے ہیں ایسی صورت میں جو لفظ اردو ہو جاتا ہے کبھی (ہ) کو (ے) سے بدلتے تو ہیں لیکن بدلی ہوئی صورت میں بھی وہ لفظ واحد ہی رہتا ہے اور وہ اردو ہو جاتا ہے

اس کی رفتار قیامت کی خبر دیتی ہے
حشر کے فتنے کو پیغام سحر دیتی ہے — لاعلم

فتوت :- (بفتح اول وضم ثانی و واو مشدد مفتوح

شجاعت، جوانمردی، مردانگی۔ عربی، مؤنث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جبیں سے جلوہ گر نورِ فتوت
ہویدا دوش سے مہرِ نبوت (مدراج المقاصین)

قول فیصل: مروت اور سخاوت کے معنی بھی لغت میں ہیں مگر اردو میں ان کا استعمال نہیں ہے۔

فتوح :- (بضمتین) کشائش، فراخی، خوشی۔ عربی مصدر، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کیا امید فتوح ہو اس سے
آپ مکسور لفظ ہے دل کا — صابر

قول فیصل: تنہا زبانوں پر نہیں ہے پر فتوح کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ جیسے: ان سوروں کا ثواب ان کی روح پر فتوح کو پہنچے۔ بصیغہ واحد بھی استعمال کرتے تھے۔

ہوا باب مطلب کو حاصل فتوح
ہوئی شہ پہ قرباں مسیحا کی روح (مدارج الفضائل)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں (کمائی، بالائی یافت، مفت کا روپیہ، وہ منفعت جو معاوضے کے علاوہ ہو)۔ اور مثال میں مندرجہ بالا شعر پیش کیا ہے لیکن اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فتوح :- (بالضم اول و دوم و واؤ معروف) بہت سی فتحیں، فتوحات، بہت سی کامیابیاں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فتوحات :- بہت سی فتحیں، بہت سی کامیابیاں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: اس کے سارے فتوحات کا نچوڑ یہی مہم تھی اور اس نے اعلانیہ کہہ دیا تھا کہ میں چین پر فتحیابی کے بعد ہی دین اسلام جاری کر دوں گا۔ ([illegible] لکھنوی)

قول فیصل: فتوح جو خود فتح کی جمع ہے یہ اس کی جمع ہے یعنی فتح کی جمع الجمع ہے۔

فتوحی :- (بفتح اول و ضم دوم و واؤ مجہول) بے آستینوں کی مرزئی جو کمر تک ہوتی ہے اور جس کو مرد پہنتے ہیں۔ ایک قسم کی صدری، ایک قسم کا شلوکا۔ اردو، مؤنث، دیہاتیوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے فارسی اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے عربی لکھا ہے۔ تلاش سے کہیں لغات میں پتہ نہیں چلا۔ لہٰذا اردو کا فیصلہ کیا گیا۔

فتور :- (بضمتین و واؤ معروف) خلل، نقص، کمزوری، خرابی، برائی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کشندہ باپ بنا ہے اب بیٹے کا
یہ تیرے عہد میں ظالم فتور دیکھا ہے — سودا

قول فیصل: زیادہ تر یہ اہل زبانوں پر ہے جو غلط ہے۔ عربی میں سستی، سست ہونا، اعضا کی سستی کے معنی بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

فتور :- شرارت، فساد، فتنہ، ہنگامہ، دنگا، بلوہ، شور شرابہ، جھگڑا۔ اردو

میرا تو نہیں قصور ہے کچھ
شاید اس کا فتور ہے کچھ (گلزار نسیم)

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اب ان معنوں میں قلیل الاستعمال ہے۔

فتور اٹھانا :- جھگڑا کھڑا کرنا، فساد کی بات کرنا، ہنگامہ برپا کرنا۔ اردو مصدر، متروک

بیٹھے بیٹھے فتور اٹھایا ہے
کچھ قضا کا پیام آیا ہے — شوق

فتور آنا :- خرابی پیدا ہو جانا، نقصان پیدا ہو جانا، بگڑ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پیام بر سے شب وعدہ وہ جو بگڑ بیٹھے
ہوئے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا — داغ

فتور برپا کرنا :- فتور اٹھانا، فتنہ برپا کرنا، فساد پیدا کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

قول فیصل: اس کا مصرف برپا ہونا کے ساتھ بھی تھا وہ بھی اب متروک ہے۔

کہ یہ ڈرے اس سے بے شعور کوئی
کہیں برپا نہ ہو فتور کوئی — تعشق (طلسم الفت)

فتور پڑنا :- خرابی واقع ہونا، خلل پڑنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

شاید کہ ہضم لقمہ میں ہے پڑا فتور
آتی ہیں ہر گھڑی جو ڈکاریں جلی ہوئی — امیر

فتور پڑنا :- اونچ نیچ ہونا، کسی آفت کا سامنا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: دو ایک معتبر اور ہوشیار آدمی بھی ان کے ہمراہ جائیں تاکہ راستے میں کوئی فتور نہ پڑنے پائے۔ (دبیر گلہار)

فتور ڈالنا :- رخنہ ڈالنا، خلل انداز ہونا، مخل ہونا، جھگڑا نکالنا۔ اردو مصدر، فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔

فتورِ عقل :- (باضافت) عقل کی کمی، عقل کی خرابی، دیوانگی کی علامت۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر عقل کا فتور ہے۔

فتور کرنا :- فساد کرنا، فتنہ اٹھانا، شورش برپا کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف: اس نے کہا اس کو ہوشیار [illegible]

(ورنہ بڑا فتور کرے گا۔ (طلسم ہوشربا)

فتورِ مغز :- (باضافت) بددماغی، سودائے مغزی، الٹی سمجھ، پھیر، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اطبا کی زبانوں پر عام طور سے اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر خاص طور سے ہے۔

فتور ہونا :- خلل ہونا، نقص ہونا، خرابی ہونا، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ میں اس کو اچھی بات سمجھاتا ہوں وہ برا سمجھتا ہے، یہ اس کی خطا نہیں اس کی عقل کا فتور ہے۔

فتوری :- (بفتحتین) فتنہ انگیز، مفسد، فسادی، جھگڑالو، لڑاکا، اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ انہیں معنوں میں "فتوریا" بھی قائم کیا ہے۔ "فتوری، یا فتوریا" اہلِ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

فتویٰ :- (بفتح اول و سوم) شرع کے حکم مطابق مفتی کا فیصلہ یا حکم، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تشنۂ عدل پہ تھا کفر کا فتویٰ حضور
دیکھیے اب سر پہ ہے کس کے خدا کا کرم (محشر)

قولِ فیصل۔ فتویٰ کا املا (ی سے) اور (ے) دونوں طرح کتابوں میں موجود ہے۔ (ی) کو ترجیح ہے۔ فارسی میں اکثر جب اس لفظ کو صورتِ مضاف لاتے ہیں تو یائے مقصورہ کو الف سے بدل کر اس کے آگے حسبِ قاعدہ یائے تحتانی کا اضافہ کرتے ہیں۔

فتوائے کفر دینا، واعظوں کا سب سے ہے البتہ
یہ عشقِ بتہ نہیں ہے اکبر کی پالیسی ہے (اکبر الٰہ آبادی)

اس کی اردو جمع فتوے اور باعتبارِ عربی "فتاویٰ" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے

چنانچہ یہ فیصلہ عقوبات سے بڑھ کر احکامِ سلطنت تک انہیں کے فتووں پر منحصر تھے۔
(دربارِ اکبری)

فتویٰ دینا :- مفتی یا مجتہد کا شریعت کی رو سے کسی فعل کو جائز یا ناجائز قرار دینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ بالآخر یزدی و قاضی القضاۃ جون پوری نے فتوے دیا کہ بادشاہِ وقت بدمذہب ہو گیا۔
(دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ فتویٰ دینے والے عالم کو مفتی کہتے ہیں جو زیادہ تر علمائے اہلسنت کے ناموں کا جزو ہوتا ہے۔ مفتی عتیق الرحمٰن، مفتی محمد رضا وغیرہ۔

عشق کے مفتی نے یوں فتویٰ دیا
دیکھنا خوباں کا درشن خوب ہے (ولی گجراتی)

فتویٰ لگانا :- فتویٰ دینا، اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محلِ نثر۔ چاہتے تو احکامِ سلطنت پر مخالفت کا فتوے لگا کر خاص و عام میں ولولہ ڈال دیتے۔
(دربارِ اکبری)

فتویٰ لینا :- کسی معاملے میں عالمِ شرع سے اس کا فیصلہ معلوم کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں یہی ٹھیک ہے اگر یقین نہ ہو تو کسی مجتہد سے فتوے لے لو۔

فتوے جاری ہونا :- شریعت کے مطابق حکم دینا، اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محلِ نثر۔ جو کچھ ان کے جابرانہ احکام اور سفیر زور فتوے جاری ہوتے تھے اس کو تحقیق کا ذوق اور مطالعہ کا عرق ریز شوق زیادہ ہوتا تھا۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں "فتوے" کے ساتھ "جاری ہونا" کا صرف نہیں ہوتا۔

فتیل سوز :- شمع دان، ڈیوٹ، روشنی کا چوکھا ظرف جو اکثر پیتل یا لوہے کا ہوتا ہے۔ فتیلہ سوز، عربی، فارسی الفاظ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحبِ نور اللغات نے فتیل سوز کا فیصلہ اردو کیا ہے۔ قدیم زمانے میں گھر گھر اس کا استعمال تھا۔ موجودہ دور میں چونکہ اس کا استعمال نہیں ہوتا تھا اس لیے یہ لفظ بھی زبانوں پر نہیں ہے۔ اسی کو "فتیلہ سوز" بھی کہتے تھے۔

فتیلہ :- موٹی بتی، چراغ کی بتی، بٹی ہوئی بتی، کپڑے اور گودڑ کی بٹی ہوئی بتی۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اس کے دانتوں کی چمک سے رہی جو نسبت بن گیا
رشتۂ گوہر فتیلہ روزنِ گوہر چراغ (امیر)

قولِ فیصل۔ صاحبِ نور اللغات نے لکھا ہے کہ فتیل صفت مشبہ کا مفرس ہے اور یہ لفظ فتل سے ماخوذ ہے جس کے معنی بٹنا اور بل دینا ہیں۔ عوام لکھنؤ اسی کو فلیتہ بھی کہتے ہیں جو اردو ہے اور بتی بھی کہتے ہیں۔ فتیلہ کی اردو جمع فتیلے بھی رائج ہے۔

سوزِ غم سے یاں جلا کرتے ہیں روغن چراغ
پر فتیلے [illegible] جلائے تن [illegible] چراغ (منیر)

فتیلہ :- وہ بتی جو زخم کے اندر رکھتے ہیں (نور اللغات)

پلیتہ

قول فیصل۔ اب عام طور سے ان معنوں میں فلیتہ اور بتی ہی کہتے ہیں۔

فتیلہ ؛۔ توپ یا بندوق کا توڑا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کو بھی عام طور سے فلیتہ ہی کہتے ہیں۔

فتیلہ ؛۔ وہ بٹا ہوا ڈورا جو انگرکھوں وغیرہ میں دے کر اوپر سے سی دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فتیلہ ؛۔ تعویذ کی بتی جس کی دھونی بیمار یا آسیب زدہ کو دیتے ہیں اور کبھی اس کے سامنے جلاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ اس کو بھی "فلیتہ" کہتے ہیں۔

فتیلہ ؛۔ زردوزوں کی اصطلاح میں ایک بالشت کی لمبی خاص قسم کی چوبیل بنی ہوئی لکڑی کو کہتے ہیں جس پر کشتی اور کب وغیرہ پیٹ کے کپڑے پر ٹانکتے ہیں۔ اردو، زردوزوں کی زبان۔

فتیلہ جلنا :۔ فلیتہ جلنا، بتی جلنا۔ اردو، صرف، متروک۔

آہ کا اپنی فتیلہ نہیں کس رات جلا
عمل حُب کی بہت ہم نے بھی دعوت دی ہے　(آتش)

فتیلہ داغنا :۔ (کنایۃً) آتش کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

فتیلہ عنبر :۔ عنبر کی بتی جو خوشبو کے لئے جلاتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں برتتا۔

فتیلہ لکھنا :۔ فلیتہ لکھنا، تعویذ لکھنا جس کو موڑ کر بتی کی شکل بنائی جائے۔ اردو، صرف، متروک۔

بار ہا اس کو آزمایا ہے　(قلق)
اک فتیلہ وہ ایسا لکھتا ہے　(طلسم الفت)

فتیلہ ناک میں دینا :۔ ناک میں بتی کرنا (دق کرنا)

فتیلہ اس کا اس کی ناک میں دیتا ہوں میں مجنوں
مری دیوانگی دم بند کرتی ہے پری خواں کا　(آتش)

قول فیصل۔ اب اس جگہ "فلیتہ" ہی بولتے ہیں۔

فِتّین :۔ (بکسر اول و دوم مشدد) چار سو بیس کرنے والا، چالاک، عیار، بہت تیز۔ اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تم اپنے لڑکے کی نگرانی نہیں کرتے یہ بڑا فتین ہو، سمجھ لینا آگے بڑھ کر غضب ڈھائے گا۔

قول فیصل۔ عربی "فطین" بمعنی تیز، دانا سے مشتق ہے۔

فُٹ :۔ (بالضم) بارہ انچ کا پیمانہ، گز کا تہائی حصہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ پختہ چبوترے بھی کئی بنے ہوئے ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول ڈیڑھ سو فٹ سے کم نہ ہوگا۔　(میرا پہلا گناہ ۵)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے اس کے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا ۱۔ پاؤں۔ ۲۔ پایہ میز کرسی وغیرہ کا۔ ۳۔ نیچے کا حصہ، بنیاد۔ ۴۔ فوج کا پیادہ۔ ۵۔ عوام بمعنی بارہ انچ یا گز بھی بول دیتے ہیں جو اردو ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "تھا (بھٹ کا گرا ہوا)" بھی لکھے ہیں۔ جاہل لکھنؤ نہیں بولتے، مگر اس محل پر "بھٹ اور پھٹیلی (بالضم اول)" ہی عوام بولتے ہیں۔

فِٹ :۔ (بالکسر) ٹھیک جس میں کوئی کسر نہ ہو۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا یہ کوٹ میرے بالکل فٹ ہو رہا ہے۔

فُٹا :۔ (بالضم) فٹ، بارہ انچ کی پٹری جو لوہے یا لکڑی کی ہوتی ہے۔ اردو، نجاروں، لوہاروں، زردوزوں وغیرہ کی اصطلاح۔

فٹا فٹ :۔ (بفتح ہر دو فا) جلدی جلدی، تابڑ توڑ، فوراً۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ یہ جو پیالیاں رکھی ہیں فٹا فٹ ان کو دھو ڈالو۔

قول فیصل۔ یہ جدید صرف ہے جو ابھی کسی زبان میں داخل نہیں ہے۔

فُٹ بال :۔ ربڑ کا گولا، یا گول گیند جس پر چمڑے کا خول ہوتا ہے اسی گیند میں ہوا بھر کر پیروں سے کھیلتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کھیل کو بھی فٹ بال کہتے ہیں۔

فٹ پاتھ :۔ سڑک کے دونوں طرف پیدل چلنے والوں کے لئے بنا ہوا راستہ۔ انگریزی، مونث، رائج۔

محل صرف۔ وہ فقیر جو خاص فٹ پاتھ پر بیٹھا ہوا کل تک بھیک مانگ رہا تھا۔ آج بے چارہ مر گیا۔

قول فیصل۔ اسی کو اردو میں "فٹ پٹری" بھی کہتے ہیں وہ بھی مونث ہے۔

فِٹر :۔ (بکسر اول و فتح ثانی) درست کرنے والا مشین کا مستری۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ جو ائلر کی اسٹیم تیار ہوئی گر در ڈرائیور نے تیری کا سیٹی دی اور فرح فٹر کو آواز دے کر۔۔۔ جنبش دینے والے پہیے پر ہاتھ رکھ کر اس نے فلاں دھیل کو حرکت دے دی۔　(میرا پہلا گناہ جلد اول)

فِٹ فِٹ :۔ (بکسر ہر دو فا) چونکہ چند چڑیوں کی آواز، ان جیسے ہونوں کی آواز جن نے

زد ہونے سے خطرہ پیدا ہوں کا شکار ہوتا ہے۔ اردو،
مونث، رائج۔

قول فیصل۔ یونانی کے ساتھ اس کا عرف
ہے۔ جیسے شکار گاہ میں رات کے وقت اپنی
اپنی مچانوں میں جب ہم فٹ فٹ بولتے ہیں تو بڑا لطف
آتا ہے:

فٹم فٹ :۔ (بکسر اول و فتح دوم) بالکل ٹھیک
ٹھیک ٹھاک۔ اردو، عورتوں کی زبان:

محل استعمال۔ میں سمجھتی تھی کہ یہ جمپر بڑا ہوگا لیکن جب پہن
کے دیکھا تو بالکل فٹم فٹ تھا:

فٹن :۔ (بکسر اول و فتح دوم) ایک مخصوص قسم
کی بنی ہوئی چار پہیوں والی گاڑی جو اوپر سے
کھلی ہوئی ہوتی تھی۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال
محل استعمال۔ فٹن گھڑ گھڑاتی ہوئی آئی لوگوں
نے غل مچایا کہ وہ سواری آئی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ انگریزی فٹین، بمعنی بر وزن سین
بگڑ کر بنا ہے:

فٹنگ :۔ (بکسر تین و سکون نون غنہ و کاف
فارسی) درستی، ترتیب دینا، انگریزی
مونث، رائج۔

فٹ نوٹ :۔ (بضم اول و واؤ مجہول)
وہ شرح جو حاشیۂ کتاب پر لکھی جاتی
ہے۔ انگریزی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب حاشیۂ کتاب پر فٹ نوٹ
لکھنے کا رواج قریب قریب متروک ہے۔ موجودہ
دور میں کتاب کے متن کا کچھ حصہ اس کے
لیے مخصوص کر لیا جاتا ہے۔

فجار :۔ (بالضم و تشدید دوم) فاجر بمعنی فاسق
کی جمع، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان قلیل الاستعمال۔

فجر :۔ (بالفتح) نور کا تڑکا، صبح صادق، صبح
کی سفیدی، صبح، سحر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ لاؤ ایک نیند اور لے لوں۔ فجر کو ابھی بہت
دیر ہے۔ یہ کہہ کر سونے والے نے لحاف سے سر اوڑھ
لیا۔ (میرا پہلا گناہ)

قول فیصل۔ شیعہ حضرات فجر کی جگہ پر صبح اور سحر
استعمال کرتے ہیں۔ اہلسنت حضرات اس لفظ کو کثرت
سے استعمال کرتے ہیں عوام اور عورتیں بفتحتین اور
بفتح اول و کسر دوم بولتی ہیں جو اردو ہے۔

فجر :۔ صبح کی نماز۔ اردو، حضرات اہلسنت
کی اصطلاح۔

نور کے تڑکے سے وہ اٹھا جوان
فجر پڑھی اور کیا اپنا دھیان (قدر بلگرامی)

فجر ہونا :۔ صبح ہونا، نور کا تڑکا ہونا، روز روشن
ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فجر ہوتے ہی کھل گئی آنکھ مری آج جھپک
دی دہائی آکے خوشی نے در دل پر دستک ([illegible] دہلوی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ اہلسنت حضرات کی
اصطلاح ہے۔

فجر ہونا :۔ آنکھیں کھلنا، غفلت دور ہونا، تنبیہ
شدید کے سبب غفلت کا دور ہونا۔ جیسے اتنی جوتیاں
لگیں گی کہ فجر ہو جائے گی۔ (تڑکا ہو جانا بھی اسی محل
پر بولتے ہیں) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر گھگھیلی صورت
سے صبح ہو جانا مستعمل ہے اور تڑکا ہو جانا بھی
لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

فجور :۔ (بضمتین و واؤ معروف) زناکاری، گناہ
جرم، قصور، بدکاری، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فسق و فجور کی ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں
تنہا مستعمل نہیں ہے جیسے میں نے ایام دبستان نشینی میں شرح
مائۃ عامل تک پڑھا بعد اس کے لہو و لعب اور آگے
بڑھ کر فسق و فجور، عیش و عشرت میں منہمک ہو گیا۔
(خطوط غالب)

فجور :۔ (بفتح اول و واؤ معروف) فاجر، عربی،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

فجری :۔ (بالفتح) ایک قسم کے مشہور قلمی آم کا
نام جو آخر فصل میں تیار ہوتا ہے۔ اردو مونث رائج
قول فیصل۔ یہ آم وزن میں آدھ سیر سے لے کے ایک
سیر تک ہوتا ہے۔

فحاش :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) فاحش کا اسم مبالغہ
بڑا فحش، بڑا بدکار، بڑا بدزبان، بہت بداخلاق،
نہایت بگوس۔ ہر وہ چیز جو بہت زیادہ حد سے بڑھ جانے
والی ہو۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان،
قلیل الاستعمال۔

فحش :۔ (بضم و سکون دوم) وہ بات جس کو صاحبان تہذیب
سننا نہ پسند کریں تہذیب سے گری ہوئی بات
گالی، قابل شرم بات۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل استعمال۔ ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی ادھر دوسری
ٹکڑی میں فحش اور پھکڑ کا چھترا چلتا تھا۔
(فسانۂ آزاد۔ جلد اول)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں برا ہونا، قبیح ہونا
فحش باتیں اور فحش کلام کی ترکیب سے بھی زبانوں پر
اس کا عرف ہے۔ اردو والوں نے لفظ صرف عربی
اس کی جمع فحشیات بنا لی ہے۔

فحش بکنا :۔ بے حیائی اور بے شرمی کی باتیں کرنا

گالیاں بکنا، غیر مہذب باتیں کرنا۔ (ا) مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ وقت قہر و غضب کے اپنی زبان کو اور ہاتھوں کو فحش کہنے اور گالی کے آزار پہنچانے سے نگاہ رکھے۔ (مطلع العلوم)

فحوا (ع۔ بالفتح) اس کلام کا مضمون۔ عربی، مذکر، رائج۔

محلِ استعمال۔ بفحوائے آیہ کریمہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن و انس کی غرض خلقت عبادت ہے۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی طرز، ڈھنگ، انداز بھی ہیں مگر ان معنی میں اردو ہو۔

فحوائی اجازت: بغیر اجازت کوئی ایسا کام کرنا جس میں اجازت مل جانے کا یقین ہو اور مالک کا منشا بھی ہو۔ اردو ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جڑھ کے رگ رہتے اگر وہ کہتے تم کو بھائی
کچھ نہ کہتے تم اجازت تھی یہی فحوائی — رشید

قول فیصل۔ عام طور سے اجازت فحوائی زبانوں پر ہے خاص فقہی اصطلاح ہے۔

فحوائے کلام: مضمون کلام، کلام کا مطلب، انداز کلام، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ استعمال۔ پری نے شہزادے کے فحوائے کلام سے دریافت کیا کہ جناب کسی کا عاشق زار ہے۔ (فسانۂ آزاد)

فخر (ع۔ بالفتح) ناز، گھمنڈ، غرور، شیخی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بجا ہے گر کوئی کرتا ہو خاندان پہ فخر
ہے سب درست بزرگوں کی آن بان پہ فخر — دبیر

فخر (ع) ایسا جوہر، ایسی خوبی، ایسا ہنر یا ایسی چیز جس پر ناز کیا جائے، مایۂ ناز۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذکر اس کے سخن کا سبب فخر فصحا ہے
جو آیۂ رحمت ہے سخن وحی خدا ہے — دبیر

فخر (ع) بزرگی، شرف، مرتبہ، عزت، مذکر، فصیح، رائج۔

مجھ کو رتبہ کہاں سلامی کا
فخر کافی ہے بس غلامی کا — [illegible]

فخرا: اردو کے فخرہ، فخر سے، فخریہ معنوں سے

عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ استعمال۔ نامی جرنیل اپنے دوستوں میں فخراً حالات جنگ بیان کرتا ہے۔ (مخصصات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر فخریہ بولتے ہیں۔

فخر انبیاء: (بالاضافت) جناب رسالت مآب کا لقب، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

آنکھیں ملا کے نانا نے ارشاد یہ کیا
شہ نے گلے میں ڈال کے بانہوں کو بھینچ لیا
سب نے یہ پیار دیکھ کے سر کو جھکا لیا
مڑ کر مخاطب آپ ہوئے فخر انبیاء
صورت جو اس کی جد سے ملتی ہے اس کی بیٹے
پیارو حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے — دبیر

فخر البشر: (بالاضافت) انسان کے لئے وجہ شرف، پیغمبر اسلام جناب رسول خدا محمد مصطفیٰؐ کا لقب، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

امت فخر بشر ہوں صد شکر
ہے یہ وہ رشک تھا خضر مجھ کو — رشک

فخر جاننا: فخر سمجھنا، باعث عزت و افتخار جاننا، قابل ناز و شرف جاننا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو برائی پر برائی کرتے ہیں لیکن اپنے لئے باعث فخر جانتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "فخر سمجھنا" زبانوں پر ہے۔

فخر حاصل ہونا: رتبہ پانا، شرف ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ اس برآمدے میں ایک شخص نہایت پر تکلف مسہری کے اندر مشغول خواب ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ یا تو کارخانے کا مالک ہو یا منیجر۔ ظن غالب ہے کہ مالک ہونے کا اس کو فخر حاصل ہے۔ (میرا ایلاگ ...)

فخر خاندان: (بالاضافت) وہ ذات جو خاندان کے لئے باعث افتخار ہو۔ وہ شخص جس کی ذات سے خاندان کو عزت حاصل ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ جو ہستیاں کسی فن میں کمال کی آخری حد تک پہنچ جاتی ہیں وہ فخر خاندان کہلانے کی مستحق ہوتی ہیں۔

فخر رازی (ع) ابو عبداللہ فخرالدین محمد رازی کے نام کا مخفف، فارسی ترکیب۔

نالہ اپنا ہے یہ مولانا جلال الدین رومی
پوچھا اس کا نہیں کچھ فخر رازی کا مقام — اقبال

قول فیصل۔ آپ فرقہ اہل سنت والجماعت کے بہت بڑے عالم و امام گزرے ہیں۔ آپ کی لکھی ہوئی قرآن مجید کی تفسیر (تفسیر کبیر) بہت مشہور ہے۔ تاریخ ادبیات ایران میں لکھا ہے کہ آپ اپنے زمانے کے ائمہ، حکماء، متکلمین، فقہاء اور علوم اسلامی کے بہت بلند پایہ بزرگ اور عالموں میں شمار ہوتے ہیں۔ رازی نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہرات میں گزارا اور یہاں ان کی مجالس درس و وعظ خاص و عام کی زیارت گاہ اور مقصد انام بنی ہوئی تھیں۔ آپ کی اہم کتابوں میں نہایۃ العقول اور کتاب المحصل کلام اور حکمت پر ہے۔ کتاب المباحث المشرقیہ تصوف پر ہے۔ کتاب المحصول اصول فقہ پر اور شرح اشارات ابو علی سینا منطق اور حکمت پر لکھی گئی ہے۔ رازی ۵۴۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۰۲ھ میں بمقام ہرات وفات پائی۔

فخر کرنا (ف) ناز کرنا۔ اپنے لئے قابل شرف سمجھنا، باعث عزت و بزرگی خیال کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیا عجب سر جو رکھوں میں قدم جاناں پر
فخر کرتے ہیں فرشتے بھی جبیں سائی کا۔ برق

قول فیصل۔ پر کے اضافے کے ساتھ بھی اس کو استعمال کرتے ہیں:

بجا ہے گر کوئی کرتا ہو خاندان پہ فخر
ہے سب درست بزرگوں کی آن بان پہ فخر۔ دبیر

فخر کرنا (ف) اترانا، گھمنڈ کرنا، غرور کرنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم وہ ہیں دیتی ہیں حوریں ہمیں کوثر کے قدح
فخر اسے پر خدا بات نہیں کرتے ہیں۔ آتش

فخر کی بات: شرف کی بات، عزت کی بات، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ یوں تو میں آپ کا مسلم ہوں، آپ جیسے نورانی اوصاف بزرگ کی خدمت کرنا میرے لئے فخر کی بات ہے۔ (از منشی پریم چند)

فخر و مباہات کرنا: ناز کرنا، خوش ہونا، اردو، صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ زمانے کے دست برد سے عمارات شاہی کے جو حصص باقی رہ گئے ہیں منجملہ ان کے ایک خام جس ہے... جس پر... تہذیب اسلامی فخر و مباہات کر سکتی ہے۔ (دہرا بیلا گڑھ)

فخریات: غرور، گھمنڈ، ڈینگ، نازیبا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صحیح۔ عادی شطحیات، و فخریات و کفریات میں مشہور سلیقہ رکھتا تھا۔ (دربار اکبری)

فخریہ: (بفتح اول و کسر سوم فتح چہارم) فخر کی صورت سے، فخر سے، از روئے فخر، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ نیچے بیچے رئیس زادے فخریہ مصاحبت کر رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ بتشدید یا، بھی استعمال کرتے ہیں

دل سے کہتا ہے جسم فخریہ
قفس طبل خوش کمال ہوں۔ رشک

بغیر تشدید یا اور تشدید یا دونوں طرح صحیح ہے۔ انھیں معنوں میں "بفخر" بھی استعمال کرتے ہیں:

بفخر کہتے ہیں جبرئیل سب فرشتوں سے
کریم علی سے ہیں استاد کے پڑھائے ہوئے۔ لطافت

فخیم: (بفتح اول و کسر دوم) بزرگ و بلند قدر، صاحب مرتبہ، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فدا (ف) (بالکسر) عاشق، نثار، فریفتہ، مفتوں، دلدادہ، عربی، فصیح، رائج۔

فدائے بادشہ بے نظیر ہیں دونوں
دلیر قلعہ شکن، قلعہ گیر ہیں دونوں۔ ادب

فدا (ف) قربان ہونے والا، جاں نثار، دوسرے کی طرف سے جان دینے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

یا حسن! تجھ پہ ہیں صدقے مرا لشکر بھی نثار
دل فدا، روح فدا، جان فدا سر بھی نثار
علی اکبر بھی فدا اور علی اصغر بھی نثار
تجھ پہ باقر بھی فدا تھا، جو مظفر بھی نثار
میں نے جو کچھ ترے دربار سے پایا مولا!
سب تری راہ میں خوش ہو کے لٹایا مولا!
(مرزا دبیر)

قول فیصل۔ عربی زبان میں فدا کے لغوی معنی ہیں "سربہا" سر یا جان کی قیمت، جو چیز جان کے عوض دی جائے: وہ صلہ یا عوض جس کے وسیلے سے خود کو یا کسی دوسرے شخص کو بچا دیں۔ اور جو چیز کہ تصدق کی جائے: لیکن اردو زبان سے ان معنوں کا کوئی تعلق نہیں۔

فداکار: جاں نثار، جان فدا کرنے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

حسن دانائی و حکمت ہو یہ نادانی دل
ہمسر عشق فداکار کا ہوتا ہے یہی۔ حسرت

قول فیصل۔ جان فدا کرنے کے معنی میں فداکاری بھی بولتے ہیں۔

فدا کرنا: تصدق کرنا، قربان کرنا، نثار کرنا، نچھاور کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اپنے کو بات بات پہ یوں تو فدا کیا
میں بھی تو یہ سنوں کہ وہاں جا کے کیا کیا۔ شیفتہ

فدا ہونا (ف) نثار ہونا، قربان ہونا، جان دینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سر رکھ قدم شمع پہ پروانے نے دی جان
عاشق اسے کہتے ہیں جو اس طرح فدا ہو۔ نظیر

فدا ہونا (ف) عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، والہ و شیدا ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ تم لاکھ سمجھاؤ، وہ باز نہیں آئیں گے۔ ان پہ دل سے فدا ہیں۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں "محبت اور خلوص" کو ظاہر کرنے کے معنی پر تکرار کے ساتھ "فدا فدا ہونا" بولتی ہیں، جیسے "وہ اپنا باقی روپیہ ان سے زندگی میں نہیں مانگیں گے اس لئے کہ وہ ان پر فدا فدا ہیں"۔

فدائی: اپنے محبوب پر جان دینے

والا، محبوب سے دلی محبت کرنے والا، جاں نثار، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

جہاں عشق میں شاید ہی ہو ربط وفا
میں جس کا دل سے فدائی وہی ہوا قاتل — محشر

قول فیصل۔ اس کی جمع۔ فدائیان۔ بھی استعمال ہوئی ہے جو فارسی اور فصیح ہے۔

فدائیان شہ دیں پناہ حاضر تھے
ہماری قوم کے سب بادشاہ حاضر تھے — [illegible]

فدک:۔ (بفتح اول و دوم) خیبر کے علاقے میں رسول خدا کا ایک باغ تھا جس پر دختر رسول نے باپ کے انتقال کے بعد ملکیت کا دعویٰ کیا تھا اور مسئلہ آج تک سنیوں اور شیعوں میں اختلافی بنا ہوا ہے۔ عربی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول و فتح دوم ہے۔

فدوی:۔ (بالکسر) سر کھینچنے والا، قربان ہونے والا، عربی صفت، قلیل الاستعمال

ممتاز ہے فدوی سے جو زہرا کے پسر کا
شان اس کی بڑھے فخر ہو جو عبد و پدر کا — انیس

قول فیصل۔ خادم یا ملازم اپنے آقا اور مالک سے بات کرتے وقت انکسار کے طور پر اس لفظ کو "میں" کی جگہ بھی استعمال کرتا ہے جیسے۔ خداوندا! اب حضور سے تو فدوی زبان نہیں ہلا سکتا۔ (دبیر کہسار)

فدوی کی جگہ غلام اور خادم اب چلن زیادہ ہے مرزا دبیر نے تینوں الفاظ کو انھیں معنوں میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

مشغول تھیں دعا میں بھی اشرف النساء
زنجیر در ہلا کے کسی نے جو دی صدا
زہرا پکاریں کون ہے؟ کہا بندۂ خدا
فدوی، غلام، خادم اولاد مرتضےٰ
خادم ہوا ہوں حضور کے ہر نور عین کا
طالب ہوں حسن اور حسین کا — دبیر

قدیم زمانے میں عام طور سے خط یا عرضی کے خاتمے پر نقطہ کے بعد نام سے پہلے لفظ فدوی لکھنے کا رواج تھا۔ اب بھی پرانے خیال کے حضرات کبھی کبھی لکھ دیتے ہیں۔ اس لفظ کی فارسی جمع فدویان بھی اردو میں رائج ہے مگر ترکیب اضافی کے ساتھ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔

فدویان خاص میں ہوں میں بھی اے سلطان عشق
چاہیے لطف کے ہر ادنیٰ مرے منشور کو — شعور

اس کی اردو جمع فدویوں بھی استعمال ہوئی ہے۔

دعوے ہیں فدویوں کو تمھارے بڑے بڑے
بس گئے اسی گھر میں سے پیڑے گڑے گھڑے — [illegible]

فدیہ:۔ (بالکسر و فتح سوم) صدقہ، تصدق، عربی، فصیح، رائج۔

شور ہے عالم بالا پہ قد رعنا کا
سر افلاک ہے فدیہ قدم والا کا — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ ایک ذرا سے فرق کے ساتھ جاں نثار کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے

عہد و پیماں ہے حسنین کے عاشق صحابی کا
فدیہ ہے جو ازل سے خدا کے فدائی کا — دبیر

فدیہ:۔ وہ مال یا روپیہ جو کسی قیدی کے عوض دیا جائے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فدیہ:۔ دیت۔ جان کا معاوضہ، خوں بہا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر "دیت" (بکسر اول و فتح دوم) ہی ہے۔

فدیہ:۔ وہ ٹیکس جو بادشاہ کی طرف سے غیر مذہب کے لوگوں سے لیا جائے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے "جزیہ" کہتے ہیں۔

فدیہ:۔ صدقہ فطر کو بھی فدیہ کہتے ہیں عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

فذالک:۔ (بروزن سالک) اہل حساب کی اصطلاح میں وہ جمع جو بعد تفصیل کے دی جائے (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فر:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) رفعت، شکوہ، شان و شوکت۔ دبدبہ، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

جو کہ سمجھے گا تجھ کو فر و فروغ
کیا نہ دے گا مجھے مئے گلفام — غالب

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ بہار عجم میں بہ تشدید دوم بمعنی ہیبت و شکوہ لکھا ہے۔ اور صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "نور، روشنی، چمک بھی معنی ہیں مگر صرف فارسی میں آتے ہیں۔ ضرورت شعری یا بعض ترکیب کے سبب رعب داب دبدبہ کے معنی میں مشدد بھی کر لیتے ہیں" بہر حال تنہا نہیں بولتے بلکہ "کر و فر" ہی کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

دنیا سے لے کے چلیے گناہوں کی بھیڑ بھاڑ
دوزخ کو جائیے تو بڑے کر و فر کے ساتھ — صبا

دیگر شعرا نے "با کر و فر" اور "بکر و فر" بھی استعمال کیا ہے۔

ہے عبث عمر دو روزہ پہ یہ سارا طمطراق
خاک ہوگا اگر باکر و فر پیدا ہوا — وارث

رواں سواری شاہ عرب بکر و فر
رکاب تھامے ہوئے جبرئیل گھوڑے پر — (مؤلف)

اور کوی کے ساتھ فریدوں شکوہ کی ترکیب بھی مستعمل ہے جیسے: الغرض بادشاہ زادہ آگئیں اور حسینا لندیرہ جبیں اور اسکے فریدوں فر بیگمیں۔ (فسانۂ آزاد)

فرشاہی کی ترکیب بھی استعمال ہوئی ہے۔ "ملکہ کی نگاہ چہرہ بے نظیر صورت دل پذیر جانفزا پر پڑی دیکھا ایک جیب رشک مہر پیکر کنعان رعنا سرو قامت بہی بالا بحر حسن خوبی کا دریکتا۔ کلاہ سر سے فرشاہی نمایاں ہے"

(فسانۂ عجائب)

فَر:۔ (عر۔ فرار بھاگنا) سے ماخوذ ہے۔ اڑنے کی آواز۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں تنہا نہیں بولتے۔ فرفر ہی زبانوں پر ہے۔

دونوں جہان کے جوش برابر رواں ہوئے
طائر فضائے عرش میں فر فر رواں ہوئے — مولوی دبیر

فُرات:۔ (بضم اول) ایک نہر کا نام جو کوفہ سے کربلا ہوتی ہوئی گزرتی ہے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "ایک دریا کا نام جو ایشیا سے روم کو بہتا اور کوہ آرمینیا کے پہاڑوں سے دو مقاموں سے نکل کر خلیج فارس میں جا گرتا ہے ۱۳۰ میل کی مسافت پر دریائے دجلہ بھی شامل ہو جاتا ہے پھر بہہ کر ۵۰ میل آگے بڑھ کر خلیج فارس میں گرتا ہے۔ اس کا طول مع دجلہ ۱۸۰۰ میل ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید سے جنگ حق و باطل اسی دریا پر ہوئی۔ اس دریا کو اپنے اوپر افسوس کرنا چاہیے کہ اس کے ہوتے ہوئے نواسۂ رسول پیاسا شہید ہوا۔ اس کے لغوی معنی بہت میٹھے اور صاف پانی کے ہیں

چونکہ روم میں اس سے عمدہ کسی دریا کا پانی نہیں ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ مگر اردو میں تنہا فرات بغیر نہر فرات دریائے فرات اور شط فرات بھی کہتے ہیں

ع ساحل سے سر پٹکتی تھیں موجیں فرات کی — انیس
ع نہر فرات بیچ میں مانند کہکشاں — انیس
ع دریائے فرات آب ہوا شبیر کو پانی دے نہ سکا — نجم
خونچکاں آنکھوں سے گر قطرہ گرے تو ہوا بھی
رو دیں دو جلد و شط فرات و گنگ — شرر

فَرّاٹا:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) کسی چیز کے اٹھنے کی آواز، ہوا کے طمانچوں کی آواز، جیسے جھنڈے کے کپڑے کی آواز جو لگاتار سنائی دیتی ہے۔ ہوا کا تیز جھونکا۔ ہوا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرّاٹا:۔ بہت تیزی سے پڑھنے کی آواز، اردو، عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "جلد جلد ورق الٹنے کی نسبت بھی کہتے ہیں۔" اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

فرّاٹا:۔ بہت تیز دوڑنا، اردو، عورتوں کی زبان۔

فرّاٹے اڑانا:۔ بہت تیزی سے کام کرنا، جلدی جلدی کام کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ ہم امید واری کرتے ہیں۔ تین مہینے سے روز یہاں کام سیکھتے ہیں اب فرّاٹے اڑاتے ہیں

قول فیصل۔ اب زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں

فرّاٹے بھرتا ہے:۔ بڑا چالاک اور چلتا ہوا ہے۔ بہت تیز ہے۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

فرّاٹے بھرنا:۔ جلد جلد پڑھنا۔ بے اٹکے پڑھنا۔ بہت تیزی سے پڑھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ دوسرے بڑے زبان دراز ہیں۔ وہ فرّاٹے بھرتی ہیں کہ بھلا چنگا آدمی گھن چکر ہو جائے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ ان معنی میں صاحب نور اللغات نے "فرّاٹے لینا" بھی لغت قائم کیا ہو جو متروک ہے۔

فرّاٹے بھرنا:۔ نہایت تیزی سے دوڑنا، تیزی سے اڑنا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

گرش دیں سے تو رکتا رہے یہ اڑنے لگا
فرّاٹے بھر رہا ہے جنوں میں رسا مرا — مصحفی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی محل پر "فرّاٹے لینا" بھی لکھا ہے جو متروک ہے۔ مؤلف مذکور نے فرّاٹے بھرنا اور فرّاٹے لینا کے ایک معنی لکھے ہیں۔ جھنڈے یا پھریرے کا ہوا میں پھرانا اب ان معنی میں بھی متروک ہے۔

فرّاٹے کے ساتھ:۔ تیزی سے، جلد جلد۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ تین مہینے میں اردو فرّاٹے کے ساتھ پڑھنے لگے ہیں۔

فرّاٹے مارنا:۔ تیزی سے کبھی ادھر کبھی ادھر آنا جانا، ایک جگہ قیام نہ کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ وہ نہ ماں کی سنتی ہے نہ باپ کی سنتی ہے جب سے جوانی آئی ہے چاروں طرف فرّاٹے مارتی پھرتی ہے۔

فرّا جانا:۔ چلا جانا، اس پار سے اس پار کود کر چلا جانا، اردو صرف، متروک۔

محل نثر۔ گڑھا کود کر خندق اس پار

پھینکیے پھر آپ مرکب سے اتر خندق فراخی ۔
(طلسم ہوشربا)

فَراخ :- (بالفتح) کشادہ، وسیع، چوڑا، لمبا چوڑا، کھلا ہوا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

جگہ حرم میں نہ راہب کو شیخ کو نہ بتدبیر
ہے صورتِ خانۂ منبر یہ کس قدر ہو فراخ — سودا

قول فیصل - مکان میدان وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسے فراخ و وسیع میدان میں ایک ریوان سپر ہا ہے جو طرفہ سبزہ روئیدہ کی مہک اور گلہائے خشک بیزی کی مہک۔ (فسانۂ آزاد)

فارسی میں مجازاً اس کے معنی ہیں بہت بڑا، اعظم، لیکن اردو میں ان معنی کی قید نہیں ہر کشادہ شے کم چاہے وہ کم کشادہ ہو چاہے زیادہ فراخ کہلاتا ہے۔

فراخ آستین :- سخی، جواں مرد، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فراخ پیشانی :- کشادہ پیشانی، چوڑی پیشانی کا، اردو صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل - زیادہ تر اس محل پر "کشادہ پیشانی" ہی بولتے ہیں۔

فراخ چشمی :- فارسی میں فراخی چشم یعنی خوش خوئی، (ناداری) عالی ہمتی، حوصلہ بلند ہونا، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ ہی کے ساتھ بولتا ہے۔

فراخ حوصلگی :- عالی ظرفی، عالی ہمتی، بڑا حوصلہ، فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر - خوانین نے روپیے برسائے سخاوت اور فراخ حوصلگی کا سیلاب آ گیا اور اس کی لہروں نے عدالت کی بنیادیں ہلا دیں۔
(از منشی پریم چند)

فراخ حوصلہ :- (کنایۃً) بردبار، باوقار، عالی ظرف، بڑے حوصلے والا، عالی ہمت، بلند ہمت، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فراخ دَامن :- دولت مند، مالدار، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - دولت مندی اور مالداری کے معنی میں "فراخ دامنی" بھی استعمال ہوا ہے۔

تا ہو فراخ دامنی چرخ منحصر
جب مہر دست ادرج دیکھو دکھائیں تنگ — سودا

انھیں معنی میں "فراخ دست" بھی صاحب نور اللغات نے لکھا ہے جو خالص فارسی ہے اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

فراخ دَانی :- وسعت علمی، فارسی ترکیب، مونث، دہلی کی زبان۔

محل نثر - وہ بلند خیال شاعر اکیلے شگفتہ فراخ عالم تھا اپنی شگفتہ بیانی اور دانش خداداد اور فراخ دانی کی بدولت نہایت کم عرصے میں درجہ مصاحبت تک پہنچ گیا۔ (دربار اکبری)

فراخ کرنا :- چوڑا کرنا، کشادہ کرنا، ڈھیلا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

فراخُور :- (بروزن تفاخر) شائستہ، لائق، سزاوار، مناسب، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کسی سے مول جو کوئی غلام لیتا ہے
تو کچھ فراخورِ حال اس کا نام لیتا ہے — میر تقی

فَراخی :- (۱) (بالفتح) کشادگی، چوڑائی، وسعت، پھیلاو، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وقت میں تنگی فراخی دونوں ہیں جیسے ربڑ
کھینچنے سے بڑھتا ہے چھوڑنے سے جاتا ہے سکڑ — میرزا

فَراخی :- (۲) آسودگی، خوش حالی، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو میں ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

فَراخی :- (۳) گھوڑے کا تنگ، اردو قریب بہ متروک۔

کیا اب مانی کو گدا دیں گے وہ جن پاس
نے پوزی، نہ پٹا، نہ فراخی ہے نہ خوگیر — سودا

فُرادیٰ :- (بالضم) ایک ایک، الگ الگ، تنہا تنہا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فُرادی :- (۲) تنہا، اکیلے، وہ نماز جو بغیر جماعت پڑھی جائے، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل - فارسی میں اس کا املا ہائے ہوز (فرادہ) ہے اس کا صرف نماز کے ساتھ ہے جیسے اگر تم کسی وجہ سے نماز میں امام کی اقتدا نہیں کرنا چاہتے تو اخلاقاً فرادیٰ کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جاؤ۔

فَرادِیس :- (بالفتح اول و یائے معروف) بہشت، جنتیں، فردوس کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کیوں واسطے جواب کے بیٹھ نہ ہو حاضر
غلمان کی اور حور فرادیس کی ٹوپی — انشا

فَراڈ :- (بالفتح) دھوکا، جعل، انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

مثل میرؔ۔ انھوں نے میرے ساتھ جیسا فرار کیا ہو مجھے اس کی قطعی امید نہیں تھی۔

فَرّار:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) بہت بھاگنے والا میدان جنگ سے بھاگ جانے والا (صیغہ مبالغہ) عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

کام کیا ہو مجھ کو اے ناسخؔ کسی فرار سے
بات دل سے ہوں کیا عاشق جفا بد کردار کا — ناسخؔ

قول فیصل۔ یہ لفظ کرار کا نقیض ہے جس کے معنی ہیں حملہ آور، پے در پے فوج پر جھپٹ جھپٹ کر حملہ کرنے والا صاحب نور اللغات نے فرار کے معنی "پارہ" کے بھی لکھے ہیں جو شہو ستوں کی اصطلاح ہے اور عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

فِرار:۔ (بالکسر) بھاگنا، غائب ہونا چھپ جانا، عربی، مذکر، فصیح، رائج

فرار وہ در ہوا آلب اہل دولت سے
کیا فرار لعینوں نے جب شجرت سے — اوجؔ

قول فیصل۔ زیادہ تر میدان جنگ سے بھاگ جانے کے محل پر بولتے ہیں اور زبانوں پر بفتح اول زیادہ ہے اگر بغیر ترکیب استعمال کیا جائے تو بفتح اول ہی فصیح ہے جو عامۃ اردو کے حکم میں ہے۔

فرار کرنا:۔ بھاگ جانا، غائب ہو جانا، جان چرا کے چھپ جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل صدق۔ آپ بیکار ڈھونڈھتے پھر رہے ہیں آپکے صاحبزادے گیارہ بجے ہی مدرسے سے فرار کر گئے۔

قول فیصل۔ نسبتاً فرار کرنا کے بجائے بھاگ جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

فرار ہونا:۔ بھاگنا، غائب ہونا، چھپ جانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل صدق۔ سیاہ باقی اندرہ اس تیرہ بخت گھوں سالم کی فرار ہوئی زندگی دشوار ہوئی۔ (فسانہ عجائب)

فراری:۔ ۱۔ جان کے خوف سے بھاگ جانیوالا بھگوڑا، جان بچا کے پیٹھ دینے والا، فارسی صفت فصیح، رائج۔

ع ہیں یہ تیغ شیر جو تکش میں ایک ایک
کیا چھیدیں کا ذکر فراری ہوئے سوار — میر انیسؔ

فراری:۔ ۲۔ مفرور، بھاگا ہوا، وہ مجرم جو خوف گرفتاری سے روپوش ہو، اردو صفت، پولیس اور عدالت فوجداری کی اصطلاح۔

مثل صدق۔ آٹھ آدمیوں نے ڈاکہ ڈالا تھا چار تو موقع پر گرفتار ہو گئے اور چار بھاگ نکلے ان کے وارنٹ ہیں لیکن وہ دو مہینے سے فراری ہیں۔

قول فیصل۔ زبانوں پر فراری مجرم کی ترکیب زیادہ ہے۔

فراری:۔ ۳۔ وہ زمیندار جو اپنی زمین چھوڑ کر بھاگ جائے۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

فَراز:۔ (بالفتح) بلندی، اونچائی، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گلگشت باغ میں نظر آیا یہ صبحدم
کی گل فراز شاخ چمن آشکار کو — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ اس کا صرف نشیب و فراز کی ترکیب کے ساتھ عام طور سے زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔ فراز کوہ، فراز عرش اور فراز چرخ کی ترکیب بھی مستعمل ہے

ع فراز عرش سے کلا سلام کہتا ہے — نجم آفندی

آتی ہے ندی فراز کوہ سے گاتی ہوئی
کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی — اقبالؔ

فرازی:۔ بلندی، اونچائی، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا فرازی نہیں نشیب و فرازی بولتے ہیں۔

دھوپ میں اب ہمل ہو یہ رنج محن
نشیب و فرازی جو خم کہ گی گرون — انیسؔ

فَراست:۔ (بکسر اول وفتح دوم) وہ چہرے کو دیکھ کر کسی امر کو تاڑ جانا، فہم و ادراک کی تیزی، زیرکی، دانائی، عربی مونث، فصیح، رائج۔

رہیں گے شاہ کی صورت نگاہوں میں نہاں ہو کر
نمایاں چشم دل پر ہوسے فراست ہو وہاں ہم — جلیلؔ

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں "ظاہر سے باطن کو معلوم کرنا"۔

فراسیس:۔ (دریائے معروف) فرانسیس جو معنی اردو متروک۔

بگڑی تو نہیں ہے جو فراسیس کا توپ
یاں وقت سلام اتری ہے جیسی کلاہ — [illegible]

فِراش:۔ (بالکسر) فرش، بچھونا جس پر رات کو سوئیں بچھونا جورو، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں تنہا فراش نہیں، صاحب فراش بولتے ہیں

فَرّاش:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) فرش کا بچھانے والا جس کے متعلق فرش بچھانا اور خیموں کا لگانا، عربی صفت، فصیح، رائج

فراش قاعدے سے ڈاتیں لگاتے ہیں
در پر کھڑے حضر کو اکبر بلاتے ہیں — دبیرؔ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی چوبدار بھی لکھے ہیں جو زبانوں پر نہیں ہے۔ فراشی کا پیشہ کرنیوالی عورت کو فراشن یا فراشنی کہتے ہیں جن کی جمع فراشنیں اور فراشنیاں اپنے محل پر فراشنوں بولتے ہیں جیسے مصرع کہ فراشنیاں ابھی اندر بچھی ہوں جو چھپکلی نقش چاندنی کے ڈھیر لگا رکھے ہیں اللہ تکتا ہے گھوں بند کانے کپڑوں کی حقیقت کہنے والے لوگ بھی فراش کہتے ہیں۔

تنہا تجھ کے دور کیے بزم یار سے
فراش دیکھتے جو مجھ کو ہم زار کو — ناسخؔ

فراش خانہ:۔ مخصوص گھر جو سامان فرش فروش خیمہ وغیرہ

بیرو سے کے کیو واسطے ہو، تشریف، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

فراش خانہ: جو خانہ (سامان خیمہ کے سفر میں ساتھ جو گشت میں پیچھے پہنچے) ... وہ عمارت خانے، شفاخانہ، بناء خانہ، بلوچ خانہ، خزانہ، نقارخانہ، کارخانہ، توشہ خانہ، فراش خانہ ... وغیرہ وغیرہ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی توشہ خانہ اور ڈاک خانہ کے بھی لکھے ہیں۔ اہل لکھنؤ اسے فراش خانہ نہیں کہتے۔

فراشی: بفتح اول (تخصیص) ...

فراشی پنکھا: بڑا پنکھا (یہ پنکھا دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جو مکانوں کی چھت میں لگا رہتا اور کھینچ کر تمام فرش پر ہوا پہنچاتا ہے۔ دوسرا وہ بہت بڑا پنکھا جو کھڑے ہو کر جھلا جا سکے)۔ اردو، اسم، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فراشی پنکھا کہتے ہیں۔

فراشی سلام: دربار کا تعظیمی وہ سلام جو اتنا جھک کے کیا جاتا تھا جس میں سر قریب قریب فرش تک پہنچ جاتا تھا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ جدھر جاتے تھے لوگ تعظیم بجا لاتے تھے جس سے چار آنکھیں ہوئیں انھوں نے فراشی سلام کیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب کمی کے ساتھ اس کو فراشی سلام بھی کہتے ہیں۔

فراعنہ: بصیغۂ جمع فرعون۔ فرعون کی جمع، مصر کے فرعون، مصر کے بادشاہ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

فراغ: (بفتح اول) فرصت، نجات، چھٹکارا، فراغت، آسودگی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

گر عادیہ تو خبر کو ملی ہے ... عیش جاوید سے فراغ (داغ)

فراغ: بفتح خوشی، وسعت، بے فکری، اطمینان، سکون، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

پاؤں دامن میں کھینچ لیں گے ہم
اب اگر گوشۂ فراغ ملا (میر)

فراغ: بفتح خوش حالی، آسودگی، مکمل سکون، فراغ بالی، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

وہ دن گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا (درد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے افراط اور نجات کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فراغ بال: (ب۔ اضافت) مطمئن، بے خوف و خطر، فارسی صفت، دہلی کی زبان۔

محل استعمال۔ دیوان خانۂ خاص میں جہاں کسی کی مجال نہ تھی کہ علانیہ نماز پڑھے وہ بفراغ بال و جمعیت خاطر با جماعت مذہب امامیہ کی نماز پڑھتا تھا۔ (دربار اکبری)

فراغ بالی: (ب۔ اضافت) بے فکری کی زندگی، سکون و اطمینان کی زندگی، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

عمر تو اتنا کچھ فراغ بالی سے
کٹے بہت خاندانی حالی سے (واسوخت مرزا شوق)

فراغت: (بفتح اول و چہارم) چھٹکارا، نجات، کسی کام کو مکمل کرنے کے بعد فرصت پانا، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دم لبوں پر ہے بہت دیر نہیں
اب آ بیٹھے فراغت ہو گی (امیر)

فراغت: بفتح اطمینان، راحت، بے فکری، آرام، چین، آسودگی، عربی، مؤنث، فصیح، رائج

مگر روز فکر دل آئی فرصت نہ تھی
معیشت سے راس فراغت نہ تھی (امیر خانی)

فراغت: بفتح افراط، نجات، کافی، عربی، قریب متروک۔

فراغت: بفتح پیخانہ، ٹٹی، جھاڑے، جنگل گئے، رفع حاجت کے واسطے جانا، اردو، ہندو یا گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے فراغت با تحت قائم کرکے "بیت الخلا جانا" معنی لکھے ہیں۔ یہ دونوں صرف دہلی سے مخصوص ہیں لکھنؤ میں ہندو یا گنوار کوئی نہیں بولتا۔

فراغت پانا: بفتح فرصت پانا، نجات پانا، فارغ ہونا، چھٹکارا پانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فراغت پا کے حج سے منزل مقصود پہ جا پاؤ
بغیر از راہ شوق میں ہوگی بڑی مشکل (محشر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی فیصلہ کرنا اور جھگڑا چکانا لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فراغت پانا: بفتح جماع کر چکنا، جماع کی حالت میں انزال ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کے صاحبان تہذیب اخلاق لفظ فراغت پانا کے در پردہ عورت سے ہمبستری سے فرصت پانا مراد لیتے ہیں۔

فراغت حاصل کرنا: فرصت پانا، کام سے فراغت پانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ روانگی سے پیشتر کل انتظام سلطنت اور خانگی امور سے فراغت حاصل کرکے منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا (تذکرہ)

فراغت سے: بفتح اطمینان کے ساتھ، سکون کے ساتھ، بے فکری کے ساتھ، اردو صرف، قریب متروک

تھا تو وہ جیت جاتا تھا اور اس کو وہ بھول نہیں دیتے تھے اس کا صرف "فراموش جیتنا اور فراموش جواب" جیسے "اور سنئیے ہم لڑکوں میں فراموش بدی گئی ہے" لکھ دیا اور فراموش دو پیسے ہوئے (فسانۂ آزاد) اب یہ کھیل شاید ہی کوئی کھیلتا ہو اس کا رواج قریب ختم ہو جانے کے اس کی جمع فراموشیں بھی نظم کی کو اب کوئی نہیں بولتا۔

یاد رکھنے کے فراموشیں ہوئیں۔ ہو نہ ایسا جان تھا۔ [illegible]

فراموش کار:۔ وہ شخص جو ہر بات بھول جاتا ہو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ حالانکہ نے "اللغات" میں "بھولنے کی عادت" کے معنی میں فراموش کاری بھی لکھ تمام کیا ہو وہ بھی [illegible]

فراموش کرنا:۔ بھول جانا، بھولنا، اردو فصیح، رائج۔

سب گیا ہو ہوتے [illegible] جوش، کیا ایک دن ہم کو فراموش [illegible]
([illegible])

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "فراموش کر جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

دیکھا جو حرم کو تو نہیں دیر کی وسعت
اس گھر کی فضا کر گئی ممتاز فراموش — سودا

نفی صورت "فراموش نہ کرنا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "ہندوستانی مذاق والوں کو بھی فراموش نہیں کیا گیا۔" (میرا پہلا گناہ)

فراموش ہونا:۔ ذہن سے اتر جانا، یاد نہ رہنا، کوئی بات یا چیز یا کسی کو بھول جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اٹھائے کو گر منع تو یا گریہ کو ناصح
دو چیز نہ عاشق کو ہوں یک بار فراموش — سودا

فراموش ہونا:۔ کسی کا بھلایا ہوا ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

آپ آتا ہو عیادت کو نہ تو آتی ہے

یاد میں تیری اجل سے بھی فراموش ہوں میں — [illegible]

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی اسم یا ضمیر کے آگے "سے" کی جگہ "کی" کے ساتھ "کو" بولیں گے۔ عام طور سے "نے" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

صد حیف کیا تیر کے ہم کو
تم نے اے قدرداں فراموش — انشا

فراموشی:۔ بھول، چوک، سہو، خطا، نسیان۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بھولنا ہم کو نہیں شرط مروت کہ ہمیں
یاد تیری ہے یہ عالم کی فراموشی میں — سودا

قول فیصل۔ انہیں معنوں میں تعلیم یافتہ طبقہ بحذف واؤ "فرامشی" بھی کی کے ساتھ بولتا ہے۔ فراموشی "صرف جانا" کے ساتھ بولی [illegible]

لب یہ اب مرزا شمی بہتر۔ یاں سخن کے فراموشی بہتر — میر

خدا ایسے جان برے کے جیسی کیا فراموشی
عدم کا ماجرا ہم کو نہیں کچھ یاد کیا باعث — [illegible]

"کرنا" کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

ہوئی یا عہد گہہ ہم آغوشی
یاد مجھ کو السلام کی فراموشی — ضمیر

فراموشیں:۔ گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جس میں وہ ہڈیاں ناک میں نکل آتی ہیں۔ اردو، مؤنث، سلوتریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ "نکلنا، نکلنا، نکلوانا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

فرامین:۔ (بالفتح اول و کسر چہارم و یائے معروف) بہت سے فرمان، بہت سے شاہی احکام، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بہ ہنگام خوشی یا حسن آئین
ہوئے سب شاہ کے اجرا فرامین — [illegible]

قول فیصل۔ اہل فارس نے عربی قاعدے سے لفظ فرمان کی جمع فرامین بنالی۔

فرانٹیر ڈویل:۔ سرحد کی طرف سے آنے والی ٹرین۔ انگریزی، رائج۔

فرانس:۔ یورپ کے ایک قدیم اور مشہور ملک کا نام۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی بنیاد جرمن کی فرنگ قوم نے [illegible] آباد کی تھی۔ اس ملک کی راجدھانی پیرس اپنی خوبصورتی اور آرائش وغیرہ کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے اور اس کو دنیا کی جنت کہا جاتا ہے۔

فرانسیسی:۔ فرانس کا باشندہ، ملک فرانس کا رہنے والا، اردو، رائج۔

قول فیصل۔ انگریز لوگ فرانس کے باشندے کو فرنچ کہتے ہیں۔ اردو والوں نے اسی سے فرانسیسی کر لیا۔

فرانسیسی:۔ فرانس کی زبان، فرنچ، اردو، رائج۔

محل ضرورت۔ ان کا کیا کہنا وہ اردو، فارسی، ہندی، عربی کے علاوہ انگریزی، لاطینی اور فرانسیسی بھی جانتے ہیں۔

فرانک:۔ (دونوں مفتوح) فرانس کا چاندی کا ایک سکہ، فرانسیسی، رائج۔

قول فیصل۔ انگریزی داں طبقہ کبھی کبھی موقع محل کے اعتبار سے بول دیتا ہے۔

فراواں:۔ (بالکسر) بہت، کثرت، بہت زیادہ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

[illegible] فراواں [illegible] کے لئے جو
غم کو کم اور مسرت کو فراواں سمجھا — [illegible] کنتوری

قول فیصل۔ بالفتح بھی زبانوں پر ہے۔

مسرت، شادمانی، خوشی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ٹھیک رہتا تھا اسی الفت سے میں بیمار ہجر
تیرے کوچے سے ہوا آئی تو فرحت ہوگئی (تعشق)

فرحت افزا :- خوشی بڑھانے والا، تازگی بخش، مفرح، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صفت۔ بادشاہ مژدۂ فرحت افزا سن کے خوش ہوا، فرمایا یقین کامل ہے کہ جلد بالخیر حسب دلخواہ مراجعت کرے گا۔ (فسانۂ عجائب)

فرحت اندوزی :- خوشی منانا، خوش ہونا، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اب وقت سرور و فرحت اندوزی ہے
ہر دل مصروف جشن نوروزی ہے
ہے آج سے دور شاہی شاہ نجف
یہ رنگ بہار فتح و فیروزی ہے (انیس)

فرحت انگیز :- فرحت بخش، خوشی دینے والا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صفت۔ نواح شگفتہ و شاداب، ہر سمت چشمہ ہائے آب، جنگل سب سبزہ زار، گل بوٹے خود رو کی انوکھی بہار، ہوا فرحت انگیز، بوباس مشک بیز۔ (فسانۂ عجائب)

فرحت بخش :- خوشی دینے والا، انبساط بخشنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صفت۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب کی گرمیوں میں کشمیر ضرور جاؤں گا اور وہاں کی فرحت بخش ہوا میں کھاؤں گا۔

فرحت پانا :- خوشی پانا، دل میں تازگی محسوس کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ شہزادے نے وطن کے بعد یہ فرحت پائی۔۔۔ یار کی یاد آئی۔ (فسانۂ عجائب)

فرحت پہنچنا :- تازگی پہنچنا، دل کا انتہائی خوش ہونا، دل کا بحال، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

صوفیوں کی کیوں ڈھونڈھیں صحبت
قلب کو جس سے پہنچے فرحت (اکبر الہ آبادی)

فرحت حاصل ہونا :- تفریح ہونا، دل کو تازگی ملنا، دل کو خوشی ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ یہی شوق مجھ کو بے چین کیے رہا مگر انجام کار مجھ دل کو فرحت حاصل نہ ہوئی۔ (ذہانت نقوش)

فرحت ہونا :- خوشی ہونا، بحال ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اڑ کر ذرہ تو جسم کو فرحت ہوئی کمال
دیکھیں عجیب حسن سے تلوار کی کے ڈھال (عشق)

فرخ (ب۔ ذ۔ بالفتحتین) خوش، مسرور، شادماں، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

وہ دھوپ اور وہ پیاس کی شدت کہ الاماں
حضرت کو سرخ بیٹھے ہیں فرحناک و شادماں (انیس)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف۔

یہ مجھے بیر کی لذت سے فرحناک
اسے حق نے بنایا لطف پاک (دیوان افضال)

فرخ :- (ب۔ ذ۔ بفتح اول و ضم دوم مشدد) مبارک، حسین، خوبصورت، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عورت اور مرد دونوں کے ناموں کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہے۔ جیسے، فرخ مرزا، فرخ آرا بیگم، وغیرہ۔ یہ فر اور رخ سے مرکب ہے فر بمعنی شان و شوکت، دبدبہ، نور، زیبا اور رخ بمعنی چہرہ۔

فرخار :- ترکستان کے ایک شہر کا نام جہاں کے لوگ نہایت حسین اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صفت۔ سایۂ تاک کا بادۂ دلکش خوبان فرخار کی گراں گراں گزرتا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ فارسی میں اس کے معنی بت خانہ بھی ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرخ پے :- جس کا آنا مبارک اور مسعود ہو، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

خضر فرخ پے کہاں ہیں ہم کو راہ عشق میں
کوئی مجنوں، کوئی وحشی، کوئی سودائی ملا (ناسخ لکھنوی)

فرخ تبار :- عالی خاندان، اچھے گھرانے کا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فرخ شمائل :- اچھی عادتوں اور عمدہ خصلتوں والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کراے والا نسب فرخ شمائل
ترا ہر قدم وجود اجالا ہے (ذوق نغمائے اردو)

فرخ فر :- شان و شوکت والا، دبدبے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قید خانے میں یہ دیکھے جو فرخ فر آسماں
قربان نہ کیوں نہ بینک بھر پھر کو (فعلن)

فرخ قدم :- جس کا آنا مبارک ہو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فرخ لقا :- (ب۔ ذ۔ بالکسر) مبارک اور خوبصورت چہرے والا، خوش نما اور سعید جس کا دیکھنا مبارک و مسعود ہو، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سے عجب نازک پہ تیر نغمۂ عیش و طرب
اے ہلال اے شاہ فرخ لقائے شیخ عبید (فرزند کلکتوی)

قول فیصل۔ صاحب غیاث اللغات لکھتے ہیں کہ لقا بالکسر بمعنی دیدار اور بالفتح بمعنی جماع کے ہیں۔

فرخندہ:- (بضم اول وضم سوم) مبارک، مسعود، خجستہ، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرخندہ اختر:- مبارک تارے والا۔ اچھی قسمت والا۔ نیک بخت، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ ہمارے آزاد منش۔ بے باک روش پاکیزہ مشرب، عالی گہر، فرخندہ اختر عزیز محمود حسین آزاد ادیب حکیم جناب کی فرزانگی روح بن بیٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

فرخندہ اختری:- اچھی قسمت، مبارک و مسعود تقدیر، نیک بختی، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا سعد بخش کا یاں رہے حساب تھی
وہ جب چھائی آسماں پر فرخندہ اختری ہو (ذوق)

فرخندہ بخت:- خوش نصیب، نیک اختر، سعادت مند، خوش اقبال، فارسی، ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لیا ہاتھوں میں جب انا تھا تخت
چلا اس جگہ سے وہ فرخندہ بخت (صدائے الفقادی)

فرخندہ پے:- فرخ قدم، جس کا آنا مبارک اور مسعود ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرخندہ حال:- خوشحال، مطمئن، اچھی حالت میں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

بہت حشمت و جاہ و مال و منال
بہت فرخ ہے یہی فرخندہ حال (میر حسن)

فرخندہ خصائل:- اچھی عادتوں والا نیک خصلتوں والا۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظاہر میں جیسے اس کے مظاہر کے فضائل
وہ محبوب نبی کا ہے یہ فرخندہ خصائل (مرزا دبیر)

فرخندہ خو:- نیک خصلت والا۔ اچھی عادت والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں ہوں احسان مند اس ماہ رو کا
میں ہوں شرمندہ اس فرخندہ خو کا (ذوق نجات اودھ)

فرخندہ خوئی:- اچھا طریقہ، نیک ڈھنگ، مبارک طور طریقہ، فارسی، ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بتا دیں کے از فرخندہ خوئی
کہ یاد ہے جیل تم سے آرزوئی (ذوق بجائے اردو)

فرخندہ رائے:- نیک رائے والا نیک تدبیر والا۔ دانشمند، ایسا عقلمند اور دانا جس کی تجویز اچھی ہو۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

فرخندہ شیم:- (شیم بکسر اول و فتح دوم) اچھی عادتوں والا۔ نیک خصلت والا، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

صاحب طبل و علم مالک شمشیر و قلم
وہ ہر محبوب علی خاں شہ فرخندہ شیم (داغ)

فرخندہ صورت:- نیک صورت والا۔ اچھی شکل والا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کہا یوسف نے اے فرخندہ صورت
وہ جو ہے دل کی یہ سب جائے کدورت (زلیخا اردو)

فرخندہ طالع:- خوش نصیب، نیک بخت فارسی، ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

فرخندہ فال:- نیک فال والا، نیک شگون والا، نیک قدم، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پیک فرخندہ فال آپہنچا
پھر پیام وصال آپہنچا (ناسخ)

قول فیصل۔ نیک فال کے معنی میں فرخندہ فال بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر ہے۔

وصل کا پیغام لایا رتبہ عالی ہو گیا
بروز نامہ برکو خلعت فرخندہ فالی دیگیا (اکبر)

فرخ نہاد:- (بفتح اول وضم وتشدید دوم و کسر چہارم) نیک طینت، پاک باطن، فارسی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ میاں آزاد فرخ نہاد کی جدائی نے خاتون شکر لب سیم غبغب ثریا بیگم کو آٹھ آٹھ آنسو رلایا۔ (فسانۂ آزاد)

فرخی:- (بفتح اول وضم دوم مشدد) سعادت نیکی، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بشارت مجھ کو صبح وصل کی دی
اذاں کے ساتھ مرغ فرخی نے (ذوق)

فرخی:- سلطان محمود غزنوی کے ایک درباری شاعر کا تخلص۔

تاریخ۔

قول فیصل۔ فرخی کا اصل نام ابوالحسن علی بن جولوغ تھا۔ یہ سیستان کا رہنے والا تھا۔ صاحب ادبیات ایران لکھتے ہیں کہ فرخی کو قدرت نے ذوق لطیف فطری صلاحیت اور دلکش آواز سے خوب نواز اتھا چنگ

بھی خوب بجاتا تھا۔ شعر اور خاص کر قصیدہ خوب کہتا تھا اور اس فن میں اس نے ایک خاص طرز ایجاد کی۔

محمود کے دربار میں حاضر ہونے سے پہلے فرخی سیستان میں کھیتی باڑی کیا کرتا تھا۔ پھر ابوالمظفر احمد بن محمد امیر چغانیاں کے انعام و اکرام کی شہرت سنی تو اس کے دربار کے ارادے سے ایک کاروان کے ساتھ ہو گیا۔

اس کے بعد فرخی غزنوی دربار میں پہنچا اور یہاں بھی سلطان محمود نے اس کی بڑی عزت افزائی کی۔ سلطان محمود کے دربار میں اسے بہت جلد اونچا مقام مل گیا۔

فرخی نے قصائد کا بڑا حصہ دربار غزنہ کی مدح میں کہا ہے۔ اس کے دیوان میں نو ہزار سے زیادہ شعر ہیں اور اس میں قصائد کے سوا غزلیں قطعے، ترجیع بند اور رباعیاں بھی ہیں۔ اس کے ہمعصروں اور اس کے بعد کے شاعروں نے جیسے عنصری اور رشید وطواط وغیرہ نے اس کی مدح کی ہے شاعری کے سوا فرخی عروض اور تنقید شعر میں بھی استاد تھا چنانچہ اس فن پر اس نے "ترجمان البلاغۃ" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی۔

عنصری کی طرح فرخی نے بھی زیادہ تر قصیدے کہے ہیں اور ان کو اس نے قدرتی مناظر سے شروع کیا ہے۔ اس کے غزل میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی الفاظ اور مطالب پر اس کی قدرت مسلم ہے۔ لطیف اور فطری تشبیہیں اس کے یہاں بہت ملتی ہیں اس کے یہاں تقیید و تکلف نہیں اس کے بیشتر اشعار سادہ اور شیریں ہیں:

نکتہ فطری مناظر کی عکاسی کے ساتھ ساتھ فرخی کے اشعار خیالی تشبیہوں استعاروں اور کنایوں سے خالی نہیں:

فرخی خوشی اور غم۔ شوق اور وصال اور درد جدائی اور دوسرے انسانی جذبات کی تصویر میں بڑی مہارت رکھتا ہے:

مختصر یہ کہ فرخی ایران کے قصیدہ گو شاعروں میں درجہ اول کا شاعر ہے۔ اس کا کلام پختہ اس کی طبیعت رواں۔ اس کے قصیدے سادہ سلیس ہیں۔ اس کے کلام میں الفاظ، دقیق فلسفیانہ مضامین اور علمی مطالب نہیں پائے جاتے۔ اس کے اشعار ذوق سلیم اور قدرت سخن پر دال ہیں۔ اس کے کلام میں حسن، وزن، ترنم ہم آہنگی اور بندش کی چستی خوب ہے۔ اس کے اشعار مبہم کی تعقید اور برائی سے پاک ہیں۔ اس کی وفات ۴۲۹ھ میں ہوئی:

فرد (بفتح اول) تنہا واحد ایک، طاق عربی، مونث، فصیح، رائج۔

"تا ابد نہیں گیا سایہ نہ تھا جسم کا آہیر
حق سے بھی ساز دگری تا ابد نہیں" — میر لکھنوی

حوالہ تفصیل۔ اس کی عربی جمع "افراد اور فرادی" ہے۔ لیکن عام طور سے زبانوں پر "افراد" زیادہ ہے۔

فرد ۔ بیت، ایک شعر، عربی، موت نظم یا نثر لکھنے کی زبان۔

حوالہ تفصیل۔ ابیات غزل وغیرہ پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ فرد اسی شعر کو کہتے ہیں جو ایک شعر ہو۔ خواہ مطلع کی صورت میں ہو یا دونوں مصرعوں کے قافیے مختلف ہوں۔ جو دونوں میں اس جگہ "بیت یا شعر" ہی بولتے ہیں:

فرد ۔ حساب کی فہرست، وہ کاغذ جس پر حساب کتاب درج کرتے ہیں، (جمع) عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

"محشر میں موجب نہ ہو جو تم ہوں
اڑتی پھرے گی فرد ہمارے حساب کی" — آہیر

حوالہ تفصیل۔ اس کی اردو جمع "فردیں" بھی بولتے تھے جو وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

"کوئی جو موجب ملزم نفس الہٰ کی
فرد بھی بھی پھریگی حساب گناہ کی" — منیر

صاحب نور اللغات نے ایک معنی اس طرح لکھے ہیں کہ فارسی میں ایک انبار کا غذ جس پر عدالت کا فیصلہ لکھتے تھے۔" اس کا لکھنؤ سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ دہلی کی ایک مثال ملی ہے محسن آزاد دہلوی نے دربار اکبری میں یوں استعمال کیا ہے۔ "ایک منشی بیٹھا ہے اور کچھ فردیں دیکھ رہا ہے۔ بلا کر لے جاؤ یہ آدمی وہ نہیں ہے:

فرد ۔ وہ کاغذ جس پر دعوتوں میں ان لوگوں کا نام لکھتے ہیں جن کو بلاتے ہیں۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال:۔

فرد ۔ رضائی یا لحاف کا ابرہ، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

حوالہ تفصیل۔ اب کی اتوار کو نہا کے ایک لحاف اور ایک رضائی کے لیے فردیں انشاء اللہ ضرور خریدیں گے۔

فرد ۔ چادر، شالی، اردو، مونث فصیح، رائج۔

"افسردگی میں رند ہیں سرگرم معصیت
جاتے ہیں اوڑھی جاتی ہیں فرد گناہ کی" — منیر

فرد ۔ گٹھے کا ورق ۔ مذکر

(عقلمند ہو کر) تمھاری بازی میں کوئی فرد اچھا نہیں
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے اہل لکھنؤ مؤنث ہی بولتے ہیں جیسے ''جس رخ سے کان میں آواز آئی اٹھا ادھر ہی چلے، پھر آواز آئی کہ وہ فرد پیش لی۔ دوسری آواز وانفراد القوم سے کیا موقع پر پھینکیں ہیں۔'' (فسانہ آزاد)

فرد ۸ ۔ متنفس ، تن واحد ، ایک شخص ، فارسی ، مؤنث فصیح ، رائج ۔

محل استعمال ۔ ان سر فروش مجاہدوں کی تعداد بہتر سے ایک سو دس تک بتائی جاتی ہے..... اس منتخب جماعت میں ایک فرد بھی ایسا نہ تھا جس نے اپنے کارناموں سے حسینی تحریک کی عظمت اور اثر میں اضافہ نہ کیا ہو۔
(مقدمہ روح انیس)

قول فیصل ۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے مذکر استعمال کیا ہے اور اکثر کا خیال ہے کہ یہ لفظ مؤنث ہی ہے جیسے ''اس خاندان کا کوئی فرد نہ تو ان زمانے میں میرے سلسلہ اور کسی طرح کی اعانت کی۔'' (غبار خاطر)

فرد ۹ ۔ ایک خوش آواز پرند کا نام جو حقیقت میں بلکہ اسپکوں کی طرح ہوتا ہے۔ رات بھر زیادہ علیحدہ رہتے ہیں اور دن کو مل جاتے ہیں۔ یہ جانور برفانی پہاڑوں پر اکثر رات کے وقت بولا کرتا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرد ۱۰ ۔ ایک قسم کا سفید پیشانی کا لقا کبوتر ۔ اردو ، مذکر ۔
(فرہنگ آصفیہ ، نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فرد ۱۱ ۔ یکتا ، بے مثل ، لاجواب ، فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

جوہر میں فرد معرکہ میں تیغ حیدری
وہ نیزوں کا شوق وہ پہلی سی فری — مرزا دبیر

فرد ۱۲ ۔ (بغیر اضافت) اکیلے پرندوں کے واسطے مستعمل ہے جیسے ''ایک فرد کبوتر'' (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فرد ۱۳ ۔ جوڑی میں کا ایک مگدر ، اردو ، مؤنث فصیح ، رائج ۔

محل استعمال ۔ تم بھی عجب طرح کے انسان ہو تم سے کہا تھا کہ مگدر کی جوڑی اٹھا لاؤ تم ایک فرد لے کے چلے آئے ۔

قول فیصل ۔ بھی مگدر کی فرد اگر بہت بڑی اور وزنی ہو ایسی کہ اٹھانا دشوار ہو اور ہلائی نہ جاسکے تو اسی فرد کو ''اکا'' کہتے ہیں ۔

فردا ۱ ۔ کل کا دن جو آئے گا ، روز آئندہ ، آنے والا کل ، دوسرا روز ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

آخر کبھی محشر ہے کبھی رب غنی ہے
گر آج قیامت نہیں فردا شدنی ہے — مرزا دبیر

قول فیصل ۔ ''امروز و فردا'' کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہے ۔

فردا ۲ ۔ (مجازاً) معنی قیامت ، قیامت کا دن روز حشر ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

دم بدم یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
مگر فردا تو نظر کر دیکھ لیا جائے گا کل — محسن

فرد احکام ۔ (بااضافت) مقدمے کی مسل کا وہ کاغذ جس پر عدالت پیشی کی تاریخ ڈال کے مدعی مدعا علیہ یا دونوں کے وکلا سے دستخط لیتی ہے ، فارسی ترکیب ، کچہری کی اصطلاح ۔

فرداً فرداً ۔ جدا جدا ، الگ الگ ، عربی ، فصیح ، رائج ۔

دار چلنے لگے برکت سے فرداً فرداً
آ گیا وہ سر پہ تو گردن پہ یکی پر خن ۔ اوج

قول فیصل ۔ ایک ایک ، ہر ایک شخص کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے ''تم اور کیا جانو جو لکھی خاندان کی کوئی فرد پوچھنے نہ پائے ہر ایک سے فرداً فرداً شادی میں شرکت کا وعدہ لیا۔''

فردا کہ دیدہ است ۔ کل کا حال کسے معلوم کیا ہو جائے گا کیا رنگ ہو۔ آنے والا کل کس نے دیکھا ہے ۔ فارسی قول ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فردائے قیامت ۔ قیامت کا دن ، روز حشر ، فارسی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

شوق دل بسمل کی لگتہ خبر ہے
کام آ گئے کیا آخر فردائے قیامت — محشر

فرد باطل ۔ ادورے کا فرد جو کار آمد نہ ہو (مجازاً) رسمی بیکار چیز ، فارسی ، مؤنث
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فرد باقیات ۔ بقایا حساب کی فرد ، مؤنث
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا ۔

فرد بشر ۔ (بااضافت) شخص واحد ، متنفس ، نفر ، انسان ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

شہرہ ہے جھنجھنا بازی کا تری ہر دو رنگ
کون سا فرد بشر ہے جسے سکھا نہ دیا — جلال

اس کے ماقبل لفظ ہر لگا کے ہر فرد بشر بھی زبانوں پر بکثرت ہے جیسے ''حق حق کی آواز ہر طرف گونج رہی تھی اور اسی حالت وجد میں ہر فرد بشر کی زبان پر یہ شعر تھا.....'' (فسانہ آزاد)

فرد پر صاد کرنا ۔ دعوت کی فہرست پر منظوری کا نشان (صاد) بنانا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

جان جان چشم فلز حسن کی رد و ادگرد
آنکھوں سے آئینے کی فرد پیتم جادگرد — صبا

قول فیصل ۔ کچھ عرصے پہلے لکھنؤ میں عام رواج یہ تھا کہ مجلسوں کا تبرک جو اچھے پیمانے پر ہوتا تھا مجلس سے پہلے سوز دینے گھروں پر بنگلیوں میں بھیج دیا جاتا تھا اور ان حصوں کے ساتھ ایک مختصر ملازم بھی ہوتا تھا جو گھر گھر حصہ دے کے صاحب خانہ سے یا گھر کے کسی خاص شخص سے اس فرد پر جوشے دار بنی ہوتی تھی نام پر دستخط

(۳) ہو الیا تھا اب یہ فرالیہ نام کے قریب ہے۔

فردِ تعلیقہ: - تخمینی جائداد کی فہرست ، فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس کی خصوصیت تعلیقے کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ ہر اس فہرست کو جس پر تفصیل اشیاء ہو فرد کہتے تھے جیسے فرد جائداد وغیرہ ۔ اب زیادہ تر اس محل پر فہرست ہے

فردِ جرم فہرست جرائم ، وہ کاغذ جس پر جرم کے دفعات لکھے جائیں فارسی ترکیب مؤنث پولیس کی اصطلاح

ہوا گرم رحمت کا جب حکم
ہوئے جرم کی فرد باطل ہوئی — امیر مینائی

فردِ حساب :- فرد جرم ، گناہوں کی فہرست ، فارسی ترکیب مؤنث فصیح ، رائج -

کشتہ جو تھا میں ایک بت سرخ پوش کا
اللہ کی حشر میں تھی فرد حساب سرخ — امیر مینائی

فردِ عصیاں :- فرد جرم گناہوں کی فہرست ، فارسی ترکیب مؤنث فصیح ، رائج

کھایا داورِ محشر نے میری فرد عصیاں پر
وہ بندہ ہے جس پر داور کرتا ہے کرم بڑا چکبست

فردِ عمل :- انسان کے اچھے اور برے کاموں کی فہرست جو کراماً کاتبین مرتب کرتے ہیں فارسی ترکیب مؤنث فصیح ، رائج -

نہ پڑھ فرد عمل میری کچھ ایسے بھی معاصی ہیں
کہ تیرے عفو کا اے میرے اللہ امتحاں ہو گا — عزیز لکھنوی

قول فیصل ۔ "گناہ ہی گناہ کرنا" کے معنی میں فرد عمل سیاہ کرنا بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے ۔

فرد عمل سیاہ کئے جا رہا ہوں میں —
رحمت کو بے پناہ کئے جا رہا ہوں میں — جگر مراد آبادی

انہیں معنی میں "ہونا" کے ساتھ بھی اس کا صرف ہو جو فصیح ، رائج ہے ۔

لکھ دو زمانے بھر کی خطائیں مرے بیاں
آخر تو فرد میرے عمل کی سیاہ ہے — عزیز لکھنوی

فرد فرد :- ایک ایک علیحدہ علیحدہ ، الگ الگ ، جدا جدا ، فارسی ، فصیح ، رائج -

انجم کی فرد فرد میں بینگا لگی ہوئی —
پر خاست کی چراغوں کو پروا لگی ہوئی — انیس

فردِ فرید :- (با فاقت) بے مثل ، یکتا ، کامل شخص جس کا جواب ہی نہ ہو ، فارسی ، فصیح ، رائج -

محل ثبت ۔ امام حسین ، حضرت فاطمہ بھی ، حضرت زینب بھی اور اپنا رنفس میں فرد فرید تھے (القدوم مرح انیس)

فرد قرار داد جرم :- مسل کا وہ کاغذ جس میں جرم ٹھہرانے کا مضمون اور وہ دفعہ یا دفعات قانون فوجداری درج ہوتی ہیں جن کی نسبت بیان ملزم کا ملزم ہونا سمجھا جاتا ہے ۔ فرد قرار داد جرم لگانے کے بعد ملزم سے جواب اور صفائی لی جاتی ہے ۔ لگانا ، لگ جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ محکمہ پولیس اور عدالت فوجداری کی اصطلاح ہے ۔

فردِ کنکوت :- وہ کاغذ جس میں فصل کی قیمت کی تخمینی فہرست درج ہوتی ہے ۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کنکوت ہی عام طور سے زبانوں پر ہے جیسے جائیگا ، فرد کنکوت ، یہ پٹواریوں ، زمینداروں اور کاشتکاروں کی اصطلاح ہے ۔

فردِ واحد :- ایک شخص ، ایک آدمی ، ایک انسان ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

محل صحت ۔ کیبنٹ میں جس قدر اشخاص بلائے گئے ہیں اگر فرد واحد کی بھی کمی ہوگی تو کیبنٹ نامکمل قرار پائے گی ۔

فردوس (بکسر اول و سکون سوم) بہشت ، جنت ، خلد ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

سلم کو تو حجرہ دیا اس اہل وفا نے
بخشا اسے فردوس کا گلزار خدا نے — مرزا دبیر

قول فیصل ۔ صاحب لغات کشوری نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں ۔ وہ باغ جس میں کل باغوں کے میوے دار درخت وغیرہ موجود ہوں ۔ اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے ۔ باغ ، گلزار ، گلشن ، بوستان گلستاں کے معنی بھی لکھے ہیں عام طور سے فردوس بول کے جنت ہی مراد لیتے ہیں ۔ بعضوں کا خیال ہے کہ جنت کے اعلیٰ طبقے کو فردوس کہتے ہیں (؟) میں اس کو "پیردیس" دیا کہ معنی بہشت و باغ انگور کہتے تھے ۔ اب اہل ایران بھی فردوس ہی کہتے ہیں ۔

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است — ۲ علم

انگریزی زبان میں فردوس کو "پیراڈائز" اور ہندی میں بیکنٹھ کہتے ہیں ۔

فردوس آرام گاہ :- وہ شخص جس کے آرام کرنے کی جگہ جنت ہے جنت میں آرام کرنے والا

فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال۔

محلِ مرتب۔ سبحان اللہ سبحان اللہ یہ بارگاہ ہے یا روضۂ رضوان۔ الٰہی یہ مکان ہے یا باغِ جنان ، ہر در و دیوار سے محمد علی شاہ فردوس آرام گاہ کا نام روشن ہے۔ (فسانۂ آزاد)

فردوسِ بریں :۔ (ف) فردوس کا اعلیٰ طبقہ جنت کا سب سے بلند درجہ ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج

محلِ نظم۔ پھر تجھ کو خود جہاں آفریں نے ہر طرح کی آرائش سے آراستہ کرکے اپنے خاص نائب حضرت آدمؑ کی گود میں سونپ کر فردوسِ بریں سے دنیا میں بھیجا نیز لانے والے کو بھیجا۔

(مقدمہ کلام اللہ مترجمہ مولوی فرمان علی صاحب)

قولِ فیصل۔ بعض شعرا میں فردوسِ معلیٰ بھی استعمال کرتے ہیں۔

نخل و گل و برگ و ثمر و میوۂ طوبیٰ
خلد و ارم و کوثر و فردوسِ معلیٰ (دبیر)

فردوس مکاں :۔ ایسا برگزیدہ شخص جس کے لئے یقین ہو کہ وہ جنت میں پہنچ گیا ، وہ جس کا فردوس میں مکان ہو ، فارسی ، فصیح ، رائج

جس پیر کا اجلال ضعیفی میں جواں ہو
حقا وہ حبیبِ شہِ فردوس مکاں ہو (دبیر)

قولِ فیصل۔ حضرت دبیر اعلی اللہ مقامہ نے حضرت امام حسینؑ کے لئے یہ صرف استعمال کیا ہے قلیل الاستعمال ہو۔ عام طور سے غیر معصوم عزیز میں جو برگزیدہ ہستیاں دنیا سے اٹھ جاتی ہیں ان کے ناموں کے ساتھ لکھتے اور بولتے ہیں قریب قریب اسی محل پر فردوس آرام گاہ بھی بولتے ہیں جو صاحب عبقات مولوی سید حامد حسین صاحب کنتوری ناصر الملۃ مولانا میر ناصر حسین صاحب طاب ثراہ کے پدر بزرگوار کا خاص لقب ہے۔

فردوس مکانی :۔ وہ شخص جس کا گھر فردوس میں ہو۔ لقب ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کا جو بعد انتقال ہوا۔ صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ چونکہ یہ ترکیب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس لئے غیر مانوس ہے۔

فردوس منزلت :۔ جنت میں رہنے والا مرحوم و مغفور ، بہرور۔ عربی ، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

فردوسِ نظر :۔ دیکھنے میں جنت ، گویا جنت جنت کی طرح ، فارسی ، فصیح ، رائج۔

تم کو ہر محفل میں بن سکتے ہو فردوسِ نظر
تجھ کو یہ دعویٰ کہ ہر محفل پہ چھا سکتا ہوں میں (نیاز)

فردی :۔ (ث) سنہری یا روپہلی تار کی بنی ہوئی چھوٹی ٹکلی اردو مونث۔ کامدانی بنانے والوں کی اصطلاح۔

فردی بوٹی :۔ وہ چھوٹی چھوٹی بوٹیاں جو رضائی کی فرد یا اور کسی کپڑے پر ایک دوسرے سے منفصل بناتے ہیں۔ اردو ، مونث ، کامدانی بنانے والوں کی اصطلاح۔

محلِ نظم۔ چھپکا زیب سر آگے کچھلی عزت ماہ و جاہ رخزان کی چاہ ، وہ دست حنائی اور فردی بوٹی کی حلائی۔ . . . (فسانۂ آزاد)

فردوسی :۔ بالفتح و کسر اول و فتح سوم ، فردوس والا جنتی بہشتی ، فارسی ، فصیح ، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کی اردو جمع " فردوسیوں " بھی استعمال کرتے ہیں۔

فردوسیوں کا دور یہ ہجوم اس قدر ہوا
رضوان بنا بہشت کی ڈیوڑھی کا دربان ہوا (رزاق جیر)

فردوسی :۔ ایران کے سب سے بڑے شاعر کا تخلص ، رائج۔

بزمِ جہاں کہ جزو دیواں ہے فردوسی کا
قوم کو کام ہے بالآخرہ لڑ کے مرے (اکبر الٰہ آبادی)

قولِ فیصل۔ فردوسی کا پورا نام حکیم ابو القاسم منصور طوسی تھا۔ جو ۳۲۹ھ میں موضع شاداب علاقہ طوس میں پیدا ہوا۔ (فرہنگِ حیفی) لیکن عروضی سمرقندی کی کتاب چہار مقالہ کی رو سے اس کی ولادت صوبۂ طوس میں طابران کے قریب باژ کے گاؤں میں ہوئی۔ اور اپنی عمر کا ابتدائی حصہ طوس کے دہقانوں میں بسر کیا۔ وہ خود بھی دہقان تھا۔ اس کی اپنی زمین تھی جب پر وہ کھیتی باڑی کیا کرتا تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی امن و آسائش میں گزری لیکن بڑھاپے کے ساتھ افلاس و ناداری کی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں۔ آخر محمود غزنوی کے حکم سے شاہانِ عجم کی تاریخ کو تیس برس کے عرصہ میں اس نے نظم کرکے ساٹھ ہزار اشعار میں ۴۰۰ھ میں انجام پر پہنچایا۔ جیسا کہ خود فردوسی کے شعر سے اختتام کی تاریخ ظاہر ہے۔

ز ہجرت شدہ پنج ہشتاد بار
کہ من گفتم این نامۂ نامدار

لیکن حسبِ وعدہ فی شعر ایک اشرفی کے حساب سے نہ ملنے پر خفا ہو کر اپنے وطن واپس چلا گیا اور اس نا امیدی و دل شکستگی کا یہ نتیجہ ہوا کہ شاہنامہ کے ساتھ ایک ہجو بھی کہہ ڈالی جس کے سبب سے سلطان برہمیشہ کے لئے دھبہ رہ گیا۔ اگرچہ بعد میں وہ روپیہ بادشاہ نے بھیجا مگر جس دن

وہ انعام کی رقم پہنچی اسی روز اس کا جنازہ قبرستان کی طرف جاتا ہوا راستے میں ملا۔ ہر چند فردوسی کی بیٹی سے کہا گیا کہ یہ روپیہ لے لو مگر اس عالی ہمت نے بھی اس دولت فانی کی پروا نہ کی۔

چہار مقالہ میں عروضی سمرقندی کی روایت کے مطابق فردوسی غزنہ سے ہرات چلا گیا اور وہاں طبرستان کے بادشاہ شہریار بن شروین کے پاس جو ایک ایرانی امیر تھا پناہ لی۔ فردوسی نے ٣٩٤ھ میں جنوبی ایران کا بھی سفر کیا اور بغداد جا کر بہاء الدولہ دیلمی کے وزیر موفق سے ملا اور اس کی فرمائش پر یوسف زلیخا کا قصہ نظم کیا۔ وہاں سے واپس ہوتے ہوئے ۴٠٣ھ میں اصفہان کے قریب خان لنجان پہنچا۔ یہاں کے حاکم احمد بن محمد بن ابی بکر نے اس کے ساتھ احترام کا برتاؤ کیا۔ فردوسی کی تاریخ وفات ۴١١ھ یا ۴١٦ھ لکھی ہے
(تاریخ ادبیات ایران۔ از ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

فرد ہونا:۔ لاجواب ہونا، منتخب ہونا، بے مثال ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج

کھینچ سکتا ہے کون اس کی شبیہ
فرد ہے یار بے مثالی میں　　جلال

فَرزانگاں:۔ (بالفتح) بہت سے صاحبانِ عقل فرزانہ کی جمع، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لاتا ہے بزم میں وہ سخن بر زباں زبوں
سر جس سے ہو بحضرت فرزانگاں نگوں　　سودا

فرزانگی:۔ (بالفتح) دانائی، فہم و فراست، ہوشمندی، عقلمندی، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیا ہے آئے انھیں رکھلائیے فرزانگی اپنی ۔

ہمیں عشق علیؑ میں جو کر دیوانہ بناتے ہیں　　محشر

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں لیکن اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔ (۱) علم حکمت، فلسفہ (۲) گن، جوہر، خوبی۔ (۳) ہنرمندی، بھلائی۔

فرزانہ:۔ (بالفتح) دانا، عقلمند، ہوشیار، خردمند، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

نہ خانقاہ ہے نہ ہے فرزانہ باقی
فقط عالم میں ہے دیوانہ باقی　　تسلیم لکھنوی دستاویز خیال

فرزانہ خو:۔ خوش خلق۔ پسندیدہ خو، فارسی صفت۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرزجہ:۔ (بالفتح اول و سوم) وہ چیز جسے کا ٹکڑا جو دوا میں تر کر کے دبر یعنی مقعد میں اور قبل یعنی عورت کی اندام نہانی میں کسی بیماری کے سبب سے رکھیں۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کے حکما عورت کے اندام نہانی میں رکھنے والے ایسے کپڑے کو شری ہی کہتے ہیں۔

فَرَزدَق:۔ (بفتح اول و دوم و سکون سوم و فتح چہارم) عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص۔ اصل نام ہمام اور کنیت ابو الخطل۔ والد کا نام غالب تھا۔ فرزدق کے باپ غالب اپنی قوم میں سردار اور بزرگ سمجھے جاتے تھے۔ فرزدق کی ماں کا نام لیلیٰ بنت حابس تھا۔

فرزدق اپنے باپ غالب کے مرنے کے بعد اس کی قبر کی بہت تعظیم و احترام کرتے تھے اور جو شخص قبر پر پناہ گزین ہوتا تھا اس کی مدد کرتے تھے۔

فرزدق کے حالات زندگی کا سب سے زیادہ زرین واقعہ وہ قصیدہ مدحیہ ہے جو انھوں نے امام زین العابدین علیہ السلام کی شان میں فی البدیہہ نظم کیا تھا جب کہ امام علیہ السلام حج کے لئے تشریف لائے۔ ہشام بن عبد الملک بھی حج کے لئے آیا تھا اور وہ حاجیوں کے ہجوم کی وجہ سے سنگ اسود کو بوسہ دینے سے محروم رہ گیا تھا اور ایک بلند مقام پر فروکش تھا۔ جس وقت امام تشریف لائے اور سنگ اسود کو بوسہ دینے کے لئے بڑھے تو مجمع کائی کی طرح پھٹ گیا اور امام علیہ السلام نے بحسن و خوبی استلام کیا۔ یہ دیکھ کے ہشام کے اردگرد جو لوگ تھے انھوں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جس کی لوگ اس قدر عزت کر رہے ہیں ہشام نے کہا میں نہیں جانتا ہوں۔ فرزدق اس جگہ موجود تھے فوراً ایک قصیدہ مدحیہ امام کی مدح میں پڑھنے لگے۔ ہشام کو برا معلوم ہوا اور فرزدق کو قید کر دیا۔ امام کو یہ سن کر صدمہ ہوا اور بارہ ہزار درہم فرزدق کو بھجوائے۔ فرزدق نے یہ کہہ کے واپس کر دیا کہ میں نے یہ قصیدہ مال کی طمع میں نہیں کہا تھا بلکہ خوشنودی خدا اور امید مغفرت میں کہا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ ہم جس کو جو کچھ راہ خدا میں دے دیتے ہیں واپس نہیں لیتے اور جس نیت سے تم نے یہ قصیدہ کہا ہے اس سے خدا بخوبی واقف ہے کیا خوش نصیب تھے فرزدق کہ نعمت دارین ان کو ملی۔
فرزدق نے حضرت علیؑ کا دور بھی دیکھا تھا ١١٠ھ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی

فرزند:۔ (بفتح اول و سوم) بیٹا، لڑکا، پسر، اولاد نرینہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دریا پہ جو خیمہ شہ والا نے کیا ہے
اللہ نے فرزند کو حق ماں کا دیا ہے　　مرزا دبیر

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "بیٹا، بیٹی، اولاد، خواہ ذکر ہو خواہ اناث" کے معنی

قول فیصل ۔ نازک سے فرق کے ساتھ کثرت سے استعمال کرنا بہت زیادہ کام میں لانا کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے ۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے ۔

ایک عقدہ نہ کھلا ناخن تدبیر سے جب
ہم نے فرسودہ بہت ناخن تدبیر کیا — سودا

فَرّ ۔ پھرّ سے ، جلدی سے ، جھٹ سے ، اچھی ۔ اڑنے کی آواز جو فر فر کی مانند ہوتی ہو ، اس کی مشابہت سے یہ لفظ عربی فر بمعنی اڑنے سے بنایا گیا ہے ۔ اردو ، تابع فعل ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فَرّ اترنا :۔ کسی اڑتے ہوئے جانور کا عقب سے تہ پر آنا ، کندھے جوڑ کر گرنا ، جھٹ سے اترنا ۔ اردو ، فعل لازم ۔

نہیں نسیم بہاری یہ کہ پری کوئی
اڑن کھٹولے کو ٹھہرا جو فر سے اترا ہے — جرأت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف متروک ہے ۔

فَرّ اڑنا :۔ پھر سے اڑنا ، جلدی سے پروں کی ایک آواز کے ساتھ اڑنا ۔ اردو ، فعل لازم ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ پھر سے اڑنا چھوٹی چڑیوں کے لئے مخصوص ہے ۔

فَرش (۱) (بالفتح) بچھونا ، بساط ، بچھانے کی چیز ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

فقیر دوست جو ہو ہم کو سرفراز کرے
کچھ اور فرش بجز بوریا نہیں رکھتے — میر حسن

قول فیصل ۔ بستر کے معنی میں صرف رسول خدا کے اس فرش سے مراد لی جاتی ہے جس پر حضرت علی شب ہجرت سوئے تھے ۔

آرام کیا فرش رسول عربی پر — مونس

فَرش (۲) برابر برابر بچھے ہوئے تختہ بچھونوں کا جوڑ کا ، اردو ، متروک ۔

باغ کے کوٹھوں کے اوپر جو کھجوری کا فرش تھا — سحر

قول فیصل ۔ فرش کا اطلاق اب عام ہے ، قالین ، چاندنی ، دری ، ٹاٹ ، غالیچہ اور مخمل وغیرہ پر ہوتا ہے ۔

نازکی ختم ہے ان پر تو یہ فرماتے ہیں
فرش مخمل پہ مرے پاؤں چھلے جاتے ہیں — ظہیر

فَرش (۳) وہ زمین جس پر اینٹیں بچھا دی گئی ہوں ۔ چونے سے پکی کی ہوئی زمین ، اردو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ جس قسم کی اینٹیں بچھی ہوں گی اسی کے نام کے ساتھ ہی کہیں گے ۔ جیسے " کھڑی کا فرش " ، " گے کا فرش " وغیرہ یا اسی کو " پکا فرش " کہیں گے اور وہ زمین جو بالو اور سیمنٹ وغیرہ سے پکی کی گئی ہو اس کو " سیمنٹ کا فرش " کہیں گے ۔ یا زمین پر پتھر بچھا دیئے گئے ہوں تو اسی پتھر کے نام سے منسوب کریں گے جیسے " سنگ مرمر کا فرش " وغیرہ ۔

فرش بچھانا :۔ بہت بڑا بچھونا بچھانا ، بہت بڑا فرش بچھانا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

زینت شہر ہوئی میرے لہو رونے سے
فرش ہر گھر میں بچھا مخمل کاشانی کا — امیر

فرش بچھنا :۔ بڑی بساط بچھنا ، بڑا بچھونا بچھنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

بچھا فرش زمرد اہتمام سبزۂ تر سے
چلی مستانہ وش باد صبا عنبر فشاں ہو کر — اکبر الہ آبادی

فرش پا انداز :۔ (بالفتح) مخصوص وضع کا بنا ہوا ٹاٹ یا اسپنج کا ٹکڑا جو دروازے میں دونوں پٹوں کے درمیان زمین پر ڈال دیتے ہیں یہ ٹکڑا اس لئے بچھا دیا جاتا ہے کہ آنے والے جوتوں کی خاک یا کسی قسم کی گندگی دروازے ہی تک محدود رہے اور کمرہ خراب نہ ہو ۔ فارسی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فرش پا انداز کیا صحرائے وحشت میں ملا
سوزنی میرے لیے خار مغیلاں ہو گئے — امیر

قول فیصل ۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو ۔

وسعت گاہ دیدۂ خونبار مجنوں دیکھنا
یک بیاباں جلوۂ گل فرش پا انداز ہے — غالب

فرشتگان :۔ بہت سے فرشتے ، بہت سے ملک ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

فرشتگان سحاب و فرشتگان ہوا
فرشتگان بہشت و جحیم و ارض و سما
مسبحان مقامات و مخفی و اعلا
روانہ شرق سے غرب بال در پرِ عنقا — میر خلیق

فرشتوں :۔ فرشتہ کی جمع ، مگر استاد کی جگہ (نقرہ) جب گلستان کے کل نسخوں میں یہ لفظ اسی طرح لکھا ہے تو آپ کیا آپ کے فرشتوں کو بھی ماننا پڑے گا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ فرشتہ کی جمع کے لئے تو بول دیتے ہیں لیکن مگر وہ اور استاد کے معنوں میں نہیں بولتے ۔

فرشتوں کا واقف نہ ہونا :۔ بالکل ناواقف ہونا ، کسی کو واقفیت نہ ہونا ، کسی کو مطلق خبر نہ ہونا ، اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

ازل سے محرم راز پری ہوں میں مجنوں
مرے فرشتے نہیں میرے حال سے واقف — اسیر

فرشتوں کو خبر نہ ہونا :۔ کسی کو مطلق خبر

نہ ہونا۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس کی خبر کسی کے فرشتوں کو بھی نہیں
ثابت کریں گے یار کی یوں کر بشر کمر — صبا

قول الخلیل۔ لفظ "بھی" کے اضافے کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔ صاحب نوراللغات نے واقف نہ ہونا بھی لکھا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

فرشتوں کے پر باندھنا۔ آسمان پر تھگلی لگانا۔ ناممکن کام انجام دینا، اردو، صرف، متروک۔

پریاں تو کیا فرشتوں کے پر باندھتے ہیں ہم
سفلی عمل سے اترتے ہیں آسمان — ایک انیسؔ

فرشتوں کے پر جلنا۔ رعب و جلال، یا خوف و دہشت کی وجہ سے کسی مقام پر جانے کی ہمت اور حوصلہ نہ ہونا۔ تاب نہ ہونا، گزر نہ ہو سکنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جہاں پر فرشتوں کے جلتے ہوں خاقؔ
وہاں کس طرح ہم گزارا کریں گے — خاقؔ

قول الخلیل۔ فرشتوں کی جگہ "فرشتے" یا بھی محمی نے نظم کیا ہے جو اب کوئی نہیں بولتا۔

حسن کی ہیں کہ فرشتے کے بھی پر جلتے ہیں
کب پہنچتے وہاں اڑ کے کبوتر پہنچے — مصحفیؔ

فرشتوں کے پر ترنا۔ فرشتوں سے سبقت لے جانا، اردو، صرف، متروک۔

اڑ کے تیرا کے یاروں سے کہاں جاتے ہیں
ہم فرشتوں کے کتر لیتے ہیں پر کترنے والے — منیرؔ

فرشتوں کی خبر لینا۔ بہت بلند ہونا، اسم، صرف، متروک۔

خبر فرشتوں کی لیتے ہیں کاگ اور تی کے
یہ آسمان سے بھی اونچے اڑ کے جاتے ہیں — ناسخؔ

فرشتوں کی دال نہ گلنا۔ کسی کی بھی رسائی نہ ہونا، کسی کی بھی پہنچ نہ ہونا، اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

وہ ایک دن تھا کہ جیسے آگے فرشتے کی بھی نہ دال گلتی
بجنے کی ہیں گا اور ہیں اب تو یاد دل کے بیج باہر نہ چلا کر
(جان صاحب)

قول الخلیل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انہیں معنی میں فرشتے کا دخل نہ ہونا بھی لکھا ہے۔ اور یہ بجائے فرشتوں کے فرشتے بھی اس کا استعمال تھا۔

فرشتوں کی نظر سے نہ بچنا۔ ملک الموت کا گزر ہونا، اردو، صرف، دلی کی زبان۔

محل فرح۔ آخر نظر بد کا گھر بھی فرشتوں کی نظر سے نہ بچا۔ (توبۃ النصوح)

فرشتوں کی نہ سننا۔ بڑے سے بڑے کی بات نہ ماننا، زبردست سے زبردست کی بات کی پروا نہ کرنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

سنتا نہیں فرشتوں کی ہم بادہ خوار کیا
گو ان دنوں فلک سے خمار کا دماغ — امیرؔ

فرشتوں میں ملنا۔ معصوم بچوں یا مقدس آدمیوں کا مر کر فرشتوں کا درجہ پانا، مقدس اور پاک مخلوق میں داخل ہونا، اردو، فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول الخلیل۔ یہ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرشتوں نے خواب میں نہیں دیکھا۔ کبھی نہیں دیکھا، اردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔

تجھے خبر نہیں دل جب گیا ہے اے ناسخؔ!
ترے فرشتوں نے دیکھا نہ ہوگا خواب میں جو — داغؔ

فرشتہ (ف۔ مذکر) ملک، خدا کی وہ مقدس مخلوق جس کی پیدائش نور سے ہے، فارسی، فصیح، رائج۔

اثر اپنا کیا آخر ہمارے عشق کامل نے
فرشتہ بھی جو تھے تعمیق رو سا تو بتا تجھ سا آیا — آتشؔ

قول الخلیل۔ عام بول چال اور زبانوں پر فصیح اول ذکر دوم سے عوام اور عورتیں کسر اول و فتح دوم بولی دیتی ہیں۔ صاحب فرہنگ لکھتے ہیں۔ کہ مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ فرشتے خدا کے نورانی بندے ہیں۔ جو نور پاک سے پیدا ہوئے ہیں وہ معصوم ہیں۔ جس کام پر وہ مقرر ہیں ہمیشہ اس پر قائم اور مستعد رہتے ہیں۔ وہ نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کبھی کھاتے پیتے ہیں صرف ذکر خدا پر ان کی زندگی موقوف ہے۔ ان کا شمار خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ وہ بے انتہا اور لاتعداد ہیں جن میں چار فرشتے مقرب اور نہایت مشہور ہیں۔ اول جبرئیل جو خدا کی کتابیں اور احکام پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے۔ دوم میکائیل جو خدا کے حکم سے بندوں کی روزی تقسیم کرتے ہیں سوم اسرافیل جو صور لیے ہوئے قیامت کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ یہی قیامت کے روز صور پھونکیں گے۔ چہارم عزرائیل جن کے سپرد روحیں قبض کرنے کی خدمت ہے۔

سراج اللغات میں لکھا ہے کہ اصل میں فارسی میں پرستہ (عبادت کرنے والا) پرستیدن سے ماخوذ ہے۔ اس کی اردو جمع "فرشتوں" کے ساتھ (فرشتوں) بھی رائج و فصیح ہے۔

نہ پوچھو حسان کچھ یا رب کا اس زہرہ جبیں کا
فرشتوں کے بھی دل ڈھلتے ہیں اس یار چین تمثال پر
(اکبر الٰہ آبادی)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے اس کے بجائے "ملک الموت نے گھر دیکھ لیا" بولتے ہیں اور لی کے ساتھ۔ موت نے گھر دیکھ لیا" زبانوں پر یہ معنی نمبر ۲/ ۳ میں تو کوئی نہیں بولتا۔

فرشتہ شکل:۔ فرشتہ صورت، بھولا بھالا، نیک، معصوم صفت، فارسی صفت قلیل الاستعمال

فرشتہ شکل ہو، پاک طینت
ہوئی ہوگی کہاں اس سے خیانت (زنجیرِ فارسی)

فرشتہ صورت:۔ فرشتہ شکل، بھولا بھالا نیک، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کہا یوسف کو اے فرخ شمائل
فرشتہ صورت و نیکو خصائل (زر زنجیرِ اردو)

فرشتۂ غیب:۔ ہاتفِ غیبی، ندائے غیب فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ میرا دل یہی چاہتا تھا کہ رخصت ہوں اور فرشتۂ غیب کہتا تھا۔

گر دست در کار سے زنی زنجیر در دستت زنم
در ہم نے غرقت کنم گر نام ہشیاری بری (دوبارہ کیلی)

فرشتہ نازل ہونا:۔ فرشتے کا آنا، ملک کا آسمان سے زمین پر آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ شاہ جی کے رہتے ہیے جو اس ادھی غائب ہوگئے۔ زبان مجھ میں نہ آئی۔ مجھے دیکھ کر فرشتہ آسمان ہو۔ ہماری روح قبض کرنے نازل ہوا۔
(دفسانۂ آزاد)

فرشتے بھول گئے:۔ (کنایۃً) ترنا ہیں کسی طرح سے موت نہ آنا کی جگہ، اردو صرف،

جب دیکھو لاٹھی پیٹتے کھٹ کھٹ کرتے پھرتے ہیں
(فرشتے ہیں کوئی شیخ جی تھا۔ ان کو فرشتے بھول گئے) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرشتے خاں:۔ (۱) (کنایۃً) نہایت رعب داب کا آدمی، اکڑفوں دکھانے والا، اردو، قلیل الاستعمال۔

پھر جو اس رشک حور کا پایا
ہوگئے آیا فرشتہ خاں تا صد (رشک)

فرشتے خاں:۔ (۲) (کنایۃً) استاد، بڑے سے بڑا، اردو، قلیل الاستعمال

محل نثر۔ یہ پہیلی تو ہمارے فرشتے خاں کے بوجھے بھی نہ بوجھی جائے گی۔ (دفسانۂ آزاد)

فرشتے خاں:۔ (۳) (کنایۃً) ملک الموت، موت کا فرشتہ، عزرائیل، قابض الارواح اردو، متروک۔

کہو یہ موت سے بالیں پہ کھڑے ہو نشیں
ابھی نہیں ہے اجازت فرشتے خاں کھینچے (راسخ)

فرشتے خاں کا گذر نہ ہونا:۔ (کنایۃً) کسی کی رسائی نہ ہونا، بڑے سے بڑے کی پہنچ نہ ہونا اردو صرف، قریب بہ متروک۔

جیتے نکلنگے اب نہ محل بچانے لگے
ہرگز نہ فرشتے خاں کا جانا ہو گزر نہیں (دیوان جان صاحب)

فرشتے خاں کو بھی خبر نہیں:۔ کسی کو خبر نہیں، بالکل خبر نہ ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

محل نثر۔ مرکان کے اندر مردستانِ زہرہ تمثال اور گلرخانِ جادو جمال کے فرشتے خاں کو بھی خبر نہیں کہ باہر مرزا ہمایوں فر تشریف رکھتے ہیں۔
(دفسانۂ آزاد)

فرشتے دکھائی دینا:۔ موت کا وقت قریب آنا، قریب بہ مرگ ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

یاں فرشتے بھی دکھائی دیتے تڑپنے اب تک
شب وہ آئے کا نہ اے حور شمائل کھولا (ممنون)

قول فیصل۔ بعض معنوں میں "فرشتے نظر آنا" بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

آیا جو شب کو خواب میں وہ حسرت پری
کھلتے ہی آنکھ آئے فرشتے نظر مجھے (جرأت)

فرشتے کا بھی مقدور نہ ہونا:۔ بڑے سے بڑے کا بھی اختیار نہ ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ٹھہرے آگے ترے یہ حوصلہ حور نہیں
حور کیا اس کے فرشتے کا بھی مقدور نہیں (امیر)

فرشتے کا پر نہ مارنا:۔ کسی کا گزر نہ ہونا کسی کی رسائی نہ ہونا، اردو صرف قریب بہ متروک

یہ جہاں پہنچے فرشتہ نہ وہاں پر مارے
اس کی پرواز کو پائے نہ کبھی اڑنے پری (جلال)

فرشتے کا کان میں پھونکنا:۔ (کنایۃً) مغرور ہونا، متکبر ہونا، اردو صرف، قریب بہ متروک

فرشتے نے نہیں پھونکا ہے کان میں کس کے
وہ سر ہے کون سا جس پر کج کلاہ نہیں (آتش)

فرشتے کا کہہ جانا:۔ کوئی بات بغیر کسی اطلاع کے معلوم ہو جانا، کسی کے بغیر بتائے ہوئے کسی بات سے واقف ہو جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ رشک حور شب کو کہیں گھر کے رہ گیا
کوئی فرشتہ کان میں میرے یہ کہہ گیا (داغ)

فرشتے کا لگاؤ نہ ہونا:۔ کسی کی بھی پہنچ نہ ہونا، مطلق رسائی نہ ہونا اردو صرف متروک

کیونکہ جرأت لگائیں ہم رگا
کہ فرشتے کا واں لگاؤ نہیں (جرأت)

فرشتے کی بھی نہ سننا:۔ (کنایۃً) کسی کی بات نہ سننا، بڑے سے بڑے کی نہ سننا، اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

داعظوں کی کوئی لاحول ولا سنتا ہے
کہ فرشتے کی بھی سنتا نہیں دیوانۂ عشق — صبا

قولِ فیصل۔ امیرؔ مینائی نے بھی اس کا استعمال کیا ہے، اور وہ بھی قریب بہ متروک ہے۔

کافر حسن فرشتے کی نہیں سنتے ہیں
کس سے کہتے ہو وہ غارت گر ایماں چلیے — آتشؔ

فرشِ خاک:۔ (بہ اضافت) زمین کا فرش، خاک، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بھی گری کی دلھن سے دل دردناک پر
مسند سے اٹھ کے بیٹھ گئی فرشِ خاک پر — مرزا دبیر

فرشِ خواب:۔ وہ بچھونا جس پر سویا جائے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

انیس نخل دو دیا ہے کیا فقیروں کو
اسی زمین کو ہم فرشِ خواب سمجھے ہیں — انیس

فرشِ راہ ہونا:۔ بچھ جانا، انتہائی انکسار کا مظاہرہ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ مرزا غالب نے "ہونا" کو حذف کر کے بھی استعمال کیا ہے جو فصیح، رائج ہے۔

حضرتِ ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا — غالب

فرشِ زمین:۔ (بہ اضافت) زمین، فارسی، فصیح، رائج۔

فرشِ زمین اسی کا
عرش برین اسی کا — لا اعلم

فرشِ زمین کرنا:۔ خاک کا پیوند کرنا، زمین میں دفن کرنا، اردو، صرف، متروک۔

کیے ہیں فرشِ زمیں چرخ نے یہ آہو چشم
کہ گھروں کا بچھونا ہے مرگ چھالوں کا — شاد

فرش سے تا عرش:۔ زمین سے آسمان تک، از زمین تا آسمان، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فرش سے تا عرش واں طوفاں تھا موجِ رنگ کا
یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب ہے — غالب

قولِ فیصل۔ "فرش سے عرش تک" بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

فرش فروش:۔ (بہ اضافت) بچھونا، دری، چاندنی، وغیرہ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ نظم۔ فرش فروش جتنی تھا بشیشۂ آلات
خوش نما ہے قالین ہے یا نگار خانۂ ارژنگ۔
(دسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ درمیان میں واؤ عاطفہ داخل کر کے "فرش و فروش" نظم ہوا ہے۔ لیکن اب اس طرح نہیں بولتے۔

مکانوں میں مخمل کا فرش و فروش
بچھا سلیمانی ان پر نقوش — میر حسن

فروش فرش کی جمع ہے لیکن زبانوں پر تابع مہمل کی صورت سے ہے۔

فرش کر دینا:۔ بہت زیادہ مارنا، خوب پیٹنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دیکھو آج اس نے صبح کی نماز نہیں پڑھی ہے سو کے اٹھے تو مارتے مارتے فرش کر دوں گا۔

قولِ فیصل۔ تنہا فرش کر دینا نہیں بولتے بلکہ "مارتے مارتے" کی تکرار کے ساتھ اس کا صرف ہو "مار کے فرش کر دینا" بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اے بی مہتاب! اگر چاندنی بچھاؤ گی تم
فرش کر دیں گے ابھی مار کے فراش بھتیں — جان صاحب

عوام "مارے جوتوں کے فرش کر دوں گا" بولتے ہیں۔

فرش کرنا:۔ بچھونا بچھانا، دری چاندنی وغیرہ بچھانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس پر دری بچھا کے اجلی چاندنی کا فرش کر دیا تھا۔ (امراؤ جان ادا)

فرش کرنا:۔ چونے یا اینٹوں وغیرہ کو بچھا کر سطح یکساں کرنا۔ اردو، صرف، دلی، لغات۔

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

فرشِ گل:۔ (بہ اضافت) پھولوں کی سیج، پھولوں کا بچھونا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سب اٹھ گئے پر وہ چار دل داغی
بیٹھے ہیں فرشِ گل پہ باغی — داغ و عزا ...

فرش گلیچہ:۔ سیخنہ سڑک جس پر کنکر عمدہ طور سے کٹے ہوں۔ اردو، کہاروں کی اصطلاح۔ (رسالہ بازاری زبان)

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

فرش ہونا:۔ دری چاندنی وغیرہ کا بچھنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میاں! پریشان نہ ہو ابھی کمرے میں فرش ہوا ہے برآمدے میں باقی ہو ابھی کچھ دیر میں ہوا جاتا ہے۔

فرش ہونا:۔ (کنایۃً) بچھ جانا، اظہار انکسار کرنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ نظم۔ فراش ہولا کر اوے میاں چاندنی کی چاندنی اور بیر اندھیرا کر ابھی تو ان کی بیبی صبح ہوگی کہ سامنے بچھ جائے گی۔ انھیں یہ چاہیے کہ فرش نہ ہو جائیں اس پر بچھا رہیں۔
(طلسم ہوش ربا)

جسارت اور اس ذرا سے نفس کشی پر جھنجھلائی اور اب ان دونوں طاقتوں کے درمیان بڑے معرکے کی کشمکش شروع ہوئی۔۔۔۔ لیکن فرض مردانہ ہمت کے ساتھ اس سپاہ عظیم کے مقابلے میں یکہ و تنہا پہاڑ کی طرح اٹل کھڑا تھا۔ (از منشی پریم چند)

فرض :- (کنایۃً) نکاح، شادی، اردو، عورتوں کی اصطلاح۔

محل استعمال۔ بھائی راتوں کی نیند اڑ گئی ہو۔ دو جوان لڑکیاں ہیں، دعا کیجیے کہ خدا ان کے فرض سے سبکدوش کر دے۔

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ مرد بھی بولتے ہیں۔

فرض :- مرنے والے کے ورثے اور ترکے کی وہ تقسیم جو از روئے شرع واجب ہے۔ عربی، فقہا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس علم کو علم الفرائض کہتے ہیں۔

فرضاً :- بالفرض، از روئے فرض، قیاساً، عربی، تامیض، قلیل الاستعمال۔

فرض اتارنا :- فرض ادا کرنا۔

(فقرہ) لڑکے کی شادی کیا کی ہے فرض اتارا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر فرض ادا کرنا بولتے ہیں۔

فرض ادا کرنا :- خدا کا حکم بجا لانا، واجب امر کو پورا کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فرض ادا کرتا ہوں میں محراب تیغ یار میں
کٹ کے سر گرتا قدم پر سجدۂ شکرانہ ہو — نسیم

فرض ادا کرنا :- ذمہ داری کو پورا کرنا، فرض کا اور لازمی کام کو انجام دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گو زناک ساتھ رہے پڑھ کے جنازے کی نماز
فرض جو تھا سو ادا تم نے کیا بعد — آتش

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی خدمت کرنا، حق ادا کرنا، کے بھی ہیں۔ جیسے۔

"نواب آصف الدولہ کا اردو پر یہ احسان ہے کہ جب دلی کی شاعری کا باغ تاراج ہوا تو سب سے پہلے نواب موصوف کا دست کرم اٹھا اور تمام آوارہ وطنوں کی اعانت و دستگیری کا فرض ادا کرنے لگا جو دلی کا لال آیا اس کی قدر ہوئی۔" (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فرض ادا ہونا :- خدا کا حکم بجا لانا، جو امور واجب اور لازم ہیں ان کا پورا کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کئی ہنگام ہیں محراب تیغ کے ساجد
جھکا یا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا — آتش

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں "فرض سے ادا ہو جانا" بھی مستعمل ہے۔

ہوئے فرض سے جب ادا بوتراب
چھپا غرب میں دفعتہ آفتاب — (مدارج الفضائل)

فرض پڑھنا :- ان نمازوں کا پڑھنا جو واجب ہیں، اردو مصدر، اہل سنت حضرات کی اصطلاح۔

فرض پنجگانہ :- (بالخفت) پانچ وقت کی واجب نمازیں یعنی صبح، ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کئی ہنگام ہیں محراب تیغ کے ساجد
جھکایا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا — آتش

قول فیصل۔ اسی کو پنج وقتی نماز بھی کہتے ہیں۔

ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز
نبی اور امت پہ با صد نیاز — (نورنامہ)

فرض ساقط ہونا :- فرض کا باقی نہ رہنا، فرض کی ذمہ داری ختم ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ لیکن مجھ سے بھی آخر کہہ نہ سکے ہیں ان کے ذمے سے فرض ساقط ہو گیا۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

فرض سے ادا ہو جانا :- ماں باپ کا اولاد کی شادی کر کے سبکدوش ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر "فرض سے سبکدوش ہو جانا" بھی بولتے ہیں۔

فرض شناس :- ذمہ داری پہچاننے والا، اور سمجھنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ ہم خوش ہیں کہ وہ ایک فرض شناس نوجوان ہے لیکن صیغۂ نمک کی اعتدال سے بڑھی ہوئی نمک حلالی نے اس کے امتیاز و ادراک کو مغلوب کر دیا اسے ہوشیار رہنا چاہیے۔ (از منشی پریم چند)

فرض شناسی :- ذمہ داری سمجھنا، فرض کو پہچاننا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ منشی بنسی دھر کو ابھی یہاں آئے چھ ماہ سے زائد نہیں ہوئے لیکن اس عرصے میں ان کی فرض شناسی اور دیانت نے افسروں کا اعتبار اور پبلک کی بے اعتباری حاصل کر لی تھی۔ (منشی پریم چند)

فرض عین :- (بالخفت و اعلان نون) ہر ایک کا ذاتی فرض، وہ فرض جو کسی خاص ذات سے متعلق ہو، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عروج پہ غم سلطان کی شرتیں ہے آج
کہ رونا چشم خلائق پہ فرض عین ہے آج — دبیر

فرض کردم :- بالفرض، فرض کیا میں نے

مان لیا ہے۔ فارسی، جلد، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرض کرو ہم کو آپ نے یا جسم بجاہ
تم نے بھی ہو آگے جہاں آگاہ (تسلیم لکھنوی)

فرضِ کرکے:۔ خاص طور سے، ضروری سمجھ کے، بے ضرورت کوشش کرکے۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ یوں تو مجھے بلایا نہیں گیا تھا لیکن چونکہ قرابت کا معاملہ تھا، اس لیے فرض کرکے شادی میں چلی گئی۔

قول فیصل۔ مرد بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

فرض کر لینا:۔ خیال کر لینا، قرار دے لینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیا اور تیرے جسم کے بے کچھ بدن نہ تھا
کیجیے کر لیا فقط مرے دل کو نشانہ فرض (صبا)

فرض کرنا:۔ ماننا، تسلیم کرنا، قبول کرنا۔ کسی بات کو بلا ثبوت ماننا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بولے چمن سے مست ہوئے جان کر شراب
نغمہ کو شیشہ کی کر گیا ہم نے جام فرض (دبیر)

فرض کرو:۔ مان لو، تھوڑی دیر کے لیے تسلیم کرو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انہیں معنوں میں "فرض کرلو" بھی زبانوں پر ہے۔

حشر کا وعدہ بھی کرتے نہیں دیکھتے ہیں
فرض کرو جو کبھی بار قیامت آئے (داغ)

اس محل پر "فرض کیجیے" اور "فرض کیجے" بھی بولتے ہیں

فرض کیجیے کہیں جو کیجیے بھی
دل پریشاں کرے گی لاڈو (ورنیح العصر)

فرض کفایہ:۔ (بالفتح) وہ فرض جو جماعت میں کسی ایک کے ادا کرنے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے۔ جیسے نماز جنازہ۔ فارسی، اہلسنت حضرات کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ شیعہ حضرات "واجب کفائی" بولتے ہیں۔

فرضِ محال:۔ ناممکن القیاس، ایسی چیز کا مان لینا جس کا واقع ہونا ممکن نہ ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس حس پر عام طور سے "بفرض محال" یا "بالفرض" زبانوں پر ہے۔

فرضِ منصبی:۔ ذرائف کا تقاضہ، عہدے کی ذمہ داری، مخصوص فرض، فارسی، فصیح، رائج۔

کیوں محبت کو تری سمجھیں نہ فرض منصبی
ہم کو تیرے ساتھ ہے اک دعوی ہم نفسی (صفی)

فرض ہونا:۔ واجب ہونا، خدا کی طرف سے یا شریعت کی رو سے کسی کام کا واجب ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز
بنی اور رات پر با صد نیاز (نور نامہ)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی "لازم ہونا" اور "ذمہ ہونا" بھی ہیں

روزے سے کچھ غرض ہے نہ مطلب نماز سے
جو کام ہم کو آپ کہیں بس وہ کام فرض (امیر)

فرضی:۔ (ب ف) برائے نام، خیالی، قیاسی، بے اصل، بے بنیاد، مصنوعی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

منظور رہے دل ہماری مرضی ہو گی
اس وقت کہ جب خدا کی مرضی ہو گی
اس دو رضا میں ہو گی لیکن جرأت
وہ صرف برائے نام فرضی ہو گی (رباعی، اکبر الہ آبادی)

فرضی:۔ (ب ف) ضروری، لازمی، واجب لابدہ، ناگزیر، عربی، فارسی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنو ان معنوں میں نہیں بولتے۔

فرضیت:۔ فرض ہونا، عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنو نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ پلٹس میں درج ضرور ہے مگر اردو میں مستعمل نہیں۔

فرط:۔ (بالفتح) زیادتی، کثرت، فراوانی، افراط، بہتات، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہمیشہ ترکیب اضافی کے ساتھ ہوتا ہے جیسے

بالتفات ان کا گریبان تک پہنچ سکتا نہیں
اور فرط شوق سے یاں زخم دامن وار کا (شوق)

وہ لگے بھی جو بالیں پر تو لیتے وقت میں آئے
کہ فرط ضعف سے ہم کہہ نہیں سکتے اشارہ تک (اکبر)

استادہ فرط غم سے شتر ہو گئے
ہمدردوں پر ہاتھ رکھ کے نبی گھبرا گئے (مرزا دبیر)

رویا ہے فرط لطافت سے ہو جب رو مجسم
کیا زور رہے کشش کش نزغا سکا (ناظم)

(رعب) وہ لونگ آگے بڑھا لیکن فرط رعب سے ہمت نہ پڑی کہ ان کا ہاتھ پکڑ سکے۔ (منشی پریم چند)

اس کے علاوہ "فرط غم"، "فرط رنج"، "فرط خوشی"، "فرط مسرت"، "فرط محبت"، وغیرہ بھی استعمال ہوتا ہے

فرط مسرت سے اچھل پڑنا:۔ بے حد خوشی ہونا، بے اندازہ خوشی ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اولاد دینا فرط مسرت سے اچھل پڑا

اور بغیر گلے لگا لیا۔ (رشتی پریم چند)

قول فیصل۔ اسی محل پر مسرت کے بجائے خوشی بھی زبانوں پر ہے

فرع بفتحتین شاخ، ٹہنی۔ عربی، مونث فصیح، رائج۔

ہر رنگ اصل فرع میں ہوگی کسی طرح
گل ہو ہزار سرخ نہ ہوگا گلاب سرخ — امیر

فرع وہ جس کی اصل اور کوئی چیز ہو۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نخل ہستی ہے نمودار بہ قدرت تیری
اصل وحدت ہے تری فرع ہو کثرت تیری — امیر

فرع وہ دینی مسئلہ جو عمل سے متعلق ہو۔ عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ فروع یا فروع دین کہتے ہیں۔

فرعون (بکسر اول و فتح سوم) مصر کے ایک ظالم و جابر بادشاہ کا لقب جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اس کا نام ولید ابن مصعب بن ریان تھا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام اس کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے مگر یہ ایمان نہیں لایا آخر غضب الٰہی سے دریائے نیل میں اپنے لشکر سمیت غرق ہوگیا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قدرے تفصیل سے اس کے حالات یوں لکھے ہیں۔

یہ شخص نہایت مفلس تھا جب مسافرت کو نکلا اور ملک شام کے شہر [illegible] میں پہنچا تو ہامان بھی اس کے ساتھ ہو لیا دونوں ان دنوں خربوزوں کی فصل میں مصر پہنچے اور ایک فالیز میں جا کر خربوزے کھانے لگے کھیت والے نے انہیں غریب الوطن دیکھ کر خربوزے بیچ لانے کو کہا فرعون آپ تو بیٹھ گیا اور ہامان کو وہیں چھوڑ گیا جب شہر میں [illegible] کا دستور دیکھا تو اس نے مالک سے آکر کہہ دیا کہ سب نے کل دام دینے کو کہا ہے اور اس دستور سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ اشخاص کا یہاں خوب بن آئے گی۔ رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہنچا اور وہاں جا کر اپنی خواہش سے مقبروں کی کوتوالی اور قبرستان کا ٹھیکہ لیا اتفاق سے انہیں دنوں میں وبا بھی آئی اور یہ خوب مالا مال ہوگیا اس کے بعد بادشاہ کے مقربوں کو رشوت دے کر شہر کا کوتوال ہوگیا۔ وہاں سے بھی خوب کمایا اس عرصہ میں وزیر مصر کا انتقال ہوگیا اور یہ عہدہ بھی حسب اتفاق اسی کو ملا اس وقت اس نے رعیت کے دل میں گھر پیدا کرنے کے لیے بادشاہ سے کہا کہ ایک سال کا خراج مجھ سے لے لیا جائے اور رعیت پر معاف کر دیا جائے۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اور رعیت بھی دعائیں دینے لگی جب اس نے یہ بات دیکھی تو دو سال کے واسطے اور درخواست دی وہ بھی منظور ہوگئی۔ اسی عرصے میں بادشاہ لاولد مرگیا۔ اہل شہر نے بادشاہ مقرر کرنے کے واسطے رائے لگائی تو سب نے بالاتفاق فرعون کی طرف رغبت ظاہر کی اور یہی بادشاہ ہوا۔ اس نے اپنی سلطنت کا وزیر ہامان کو بنایا اور اپنے تئیں خدا کہلوانے کا ارادہ ظاہر کیا اور یہ تدبیر نکالی کہ اول تو علما کو وعظ و نصیحت سے روکا اور پھر تعلیم کو ملک سے بالکل اٹھا دیا تو لوگ [illegible] جاہل ہی جاہل نظر آنے لگے۔ اس وقت اس نے [illegible] قبطیوں کی قوم نے بسروچشم منظور کیا۔ جب [illegible] ہوگئی تو کہا کہ [illegible] معبود [illegible] جب چالیس برس اور گذرے تو کہا کہ میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمام بت توڑ ڈالے۔ قبطی اس پر بھی راضی ہوگئے مگر قوم بنی اسرائیل جو حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم تھی ان باتوں سے انکار کرنے لگی جس کے سبب اس نے اس قوم پر بڑے بڑے ظلم و سختیاں کیں۔ ان لوگوں سے ادنیٰ ادنیٰ خدمتیں لیں اور اس پر بھی پیٹ بھر کے روٹی نہ دی بہتر برس کی سختی کے بعد خدائے تعالیٰ نے ان کی قوم کی سرکوبی کے لئے حضرت موسیٰ ع کو پیدا کیا۔ ایک دن اس نے دریائے نیل کے کنارے پر کھڑے ہو کے یہ بڑا بول مارا کہ کیا یہ ملک مصر میرا نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو جاری ہیں میرے قبضے میں نہیں ہیں؟ خوشامدیوں نے کہا ساری دنیا اور خدائی صرف آپ ہی کی ہے خدا کو یہ بات بہت بری لگی جس کی پاداش میں اس نے جو کچھ سزا پائی سب جانتے ہیں یہ چار سو برس تک زندہ رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے بڑے مقابلے ہوئے آخر کو دریائے نیل میں غرق ہو کر جہنم واصل ہوا۔

موسیٰ ع سے کی وہ تو نے جہاں باپ نہ ہو
فرعون سے بچا کے پیمبر بنا دیا — وحشت

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے ہر حالت میں اس کا استعمال اعلان نون کے ساتھ ہوتا ہے۔ آتش نے اخفائے نون کے ساتھ استعمال کیا ہے جو فصاحت کے خلاف ہے اور سماعت پر بار ہوتا ہے۔

موسیٰ ع کو تیرے حکم سے دریا نے راہ دی
فرعون کو تو نے غرق کیا رود نیل کا — آتش

عربی میں اس لفظ کے لغوی معنی ہیں گھڑیال، مگر مچھ، نہنگ۔

مجازاً بڑے ظالم و جابر اور متکبر کو بھی فرعون کہہ دیتے ہیں

ع فرعون کوئی بچا نہ نمرود — محسن کاکوروی

فرعون بنانا:- مغرور بنانا، متکبر بنانا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ [illegible] ان سے کبھی عجیب کر سکتے ہیں۔

اس نے دنیا میں ہزاروں کو فرعون بنا دیا۔

فرعونِ بے ساماں :- وہ شخص جو مقدرت نہ ہونے پر بھی مغرور ہو۔ وہ شخص جو افلاس کی حالت میں مغرور اور سرکش ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

عشق وہ نمود و غارت گری کے واسطے
سیکڑوں ساماں بھی اس فرعونِ بے ساماں کیا (شاد لکھنوی)

قول فیصل۔ اسلامی زبان کے لحاظ سے بھی صرف ہوا ہے جو غیر فصیح ہے۔

دیکھ پھر سے بڑی اس فرعونِ بے ساماں کا (ذوق)

تم بھی اپنے وقت کے فرعونِ بے ساماں ہو (شاد لکھنوی)

فرعون صفت :- وہ شخص جس میں فرعون کی عادتیں اور خصلتیں ہوں۔ مغرور۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ بادشاہ نے قابیان فرعون صفت کے کام سننے کے لئے جس کی بجائے امید نقطی تھی خاطر خواہ پایا۔ (دربار اکبری)

فرعونی :- سرکشی، غرور، متمردی، شرارت (اردو، مونث) متروک

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصائے موسیٰ ہے (میر)

قول فیصل۔ سرکشی اور تمرد کے معنی میں بھی کے ساتھ رائج ہے مگر بصیغۂ جمع

فرعونیوں سے آج ہو حاکم جہان کا
وارث جناب موسیٰ و ہارون کا (تعشق)

فرعونیت :- سرکشی، ظلم، نافرمانی، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

بس از غرور و ناز حکومت کی فکر کر
فرعونیت کے واسطے ساماں چاہئے (اکبر الہ آبادی)

فَرْعی :- جو اصلی نہ ہو، اصل سے ہٹی ہوئی۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ جب طے کرنا ہو تو اصلی امور کو طے کرو۔ فرعی باتوں کے طے کرنے سے کیا حاصل؟

فَرْغُل :- (بفتح اول وضم سوم) ایک قسم کا جاڑے کا لباس جس میں روئی بھری ہوتی تھی۔ عربی، مذکر، متروک۔

محل استعمال۔ قریب ہی کرسی پر شوخ رنگ کی بڑے بوٹوں والی ریشمی چھینٹ کا فرغل رکھا ہوا تھا۔ جنہیں کے اوپر اس نے اس کو پہنا۔ (میرا پہلا گناہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو فرگل (فارسی) کا معرب لکھا ہے۔ چنانچہ ذوق دہلوی نے باضافت کہا ہے۔

دوش گردوں پہ ہو تا فرغل سنجاب غمام
سبزہ تا خاک پہ ہو پیرہنِ استبرق (ذوق)

مولف مذکور نے اس لفظ کو مونث لکھا ہے مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ دہلی میں مونث اور لکھنؤ میں مذکر ہے۔ مثال میں شاہ نصیر دہلوی کا شعر پیش کیا ہے۔

ابر سے میں اگر بھی حرارت ہو مہر کو
لرزہ چڑھتا تو اوڑھتی ہو فرغل صباح (نصیر)

شعر بالا کے مصرع ثانی کو صاحب فرہنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے۔

ع لرزہ چڑھا جو اوڑھے ہو فرغل علی الصباح۔

یہ مصرع حقیقتہً اسی صورت سے صحیح ہے۔ مولف نور اللغات نے اظہار تانیث کے لیے مصرع کو مسخ کر کے پیش کیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کے معنی لکھے ہیں۔

روئی دار لبادہ، روئی بھرا ہوا جبہ، ایک قسم کا جاڑے کا لباس۔ مولف نور اللغات نے قریب قریب یہی معنی لکھ کے ایک معنی کا اضافہ کیا ہے "گرُوا جو بچوں کو پہناتے ہیں اور جس میں ٹوپی لگی ہوتی ہے"۔ یہ بھی لکھا ہے کہ جلیل و جلال نے مذکر لکھا ہے مگر دونوں استادوں میں سے کسی کی بھی مثال نہیں دی۔ جلال نے مفید الشعرا میں فرغل کے بجائے فرگل لکھا ہے اور مذکر ہی لکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں فرگل بھی رائج تھا۔

جب سنا یہ پیام مہرخ کا
پہنا فرگل اور اس کے ساتھ چلا (واسوخت)

بہرحال اب اس لبادے کا رواج ختم ہو گیا ہے اس لیے یہ ہم بھی زبانوں پر نہیں آتا

فرفر :- بہت تیزی سے، جلدی جلدی، سرعت کے ساتھ، فارسی، فصیح، رائج۔

صبر یہ گیا وہ نامہ کہ اختر
پڑھنے لگا حال اس کا فرفر (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ گھوڑے کے لئے بھی اس کا صرف ہے جو فصیح ہے۔

فرفر سمند صورت رف رف رواں تھا
تعمد سوار اس کے لئے تازیانہ تھا (مودب)

فرفر احوال کہنا :- تیزی سے بیان کرنا کے معنی میں بولتے ہیں

ایک کاغذ پہ انگلی رکھ کر
سارا احوال کہہ دیا فرفر (عروج لغت)

فرفر اڑا دینا :- جلد جلد ... (دفعتہً) گھوڑے نے سم فرفر اڑا دیے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرفر اڑا دینا :- بہت جلدی پڑھ جانا۔

(نقل) ایک گھنٹے میں پوری کتاب فرفر اڑا دی۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ محمد منیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس کا مفہوم لکھا ہے کہ خوب تیزی اور روانی سے پڑھنا، لیکن یہ صرف بہ اعتبار لکھنؤ غیر فصیح ہے۔

فرفر باتیں کرنا:۔ جلد جلد بولنا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرفر بیان کرنا:۔ جلد جلد کہنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

جو دل کا حال ہے فرفر بیاں کرتی ہو
یہ بر لیتی ہے مجھ سے مری زباں کی طرح — (ذکی)

فرفر پڑھنا:۔ صحت کے ساتھ بے اٹکے جلدی جلدی پڑھنا، صاف پڑھنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیا ہے مجھ جو بات ہم سے کر سکیں منکر نکیر
ہے خدا گیا کہوں حق حق پڑھوں فرفر حدیث — (جلال)

قولِ فیصل۔ خط، کتاب، مضمون، حال وغیرہ کے ساتھ اس کو استعمال کرتے ہیں۔

منبر پہ گیا وہ نامہ لے کر
پڑھنے لگا حال اس کا فرفر — (دفتر شاہ اودھ)

فرفر زبان چلنا:۔ جلدی جلدی زبان چلنا، تیزی کے ساتھ زبان چلنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

کیسی فرفر زباں چلتی ہے
اس کی گفتار بے خطر کو دیکھ — (مصحفی)

فرفر سنانا:۔ جلدی جلدی سنانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کوثر کیسے کی انگلی اٹھا کر
پڑھا یا کلمۂ توحید فرفر — (معراج المضامین)

فرفر ہوا آنا:۔ تیز ہوا کے جھونکے آنا، اردو، قلیل الاستعمال۔

کھنچے در بیں کھنچتے ہیں باہر
کیا ہوا ٹھنڈی آتی ہے فرفر — (منیر)

فرفر یاد ہونا:۔ خوب یاد آنا، ازبر ہونا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

زلف کے سودے میں بھلا دیوں سودا کا سبق
عشق دختر میں آگے طوطی نامہ فرفر یاد تھا — (سحر)

فرفری:۔ (بفتح اول و چہارم) ایک قسم کی مخصوص بولی ہے کہ وہ آپس میں اس طرح گفتگو کرتے ہیں کہ ہر لفظ کے ہر حرف کے بعد فر اضافہ کر دیتے ہیں تاکہ دوسرا نہ سمجھ سکے، اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

فرفری:۔ (بکسر اول و سوم) جھین مجھبا، لباس، اردو، عورتوں کی زبان۔

عمل فصیح۔ شادی میں جا رہی ہو کہ ایسا نیچہ تو گرنٹ کا ہے۔ اور جیرسوتی فرفری ہے یہ بھی کوئی ناک ہے۔؟

فرفر مالش:۔ فرمائش وغیرہ، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

عمل فصیح۔ تم بیکار اس کا شکوہ کر رہی ہو فرمائش کے علاوہ سو روپیہ ماہوار دیتا ہے اور کیا لوگی؟

فرفند:۔ مکر، حیلہ، مذکر۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرفندی:۔ مکر کرنا، مونث، مکار، (صفت)۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرفیون:۔ ایک قسم کا خاکستری رنگ کا گوند جو نرا جیسا چوتھے درجے میں حار اور نافع نقرہ، فالج، استسقا وغیرہ ہے یونانی، مونث۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اطبا نسخوں میں لکھتے ہیں عام بول چال میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

فِرق: (عربی) جدائی، فصل، علیحدگی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہجوم غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے
کہ تار دامن و تار نظر میں فرق مشکل ہے — (غالب)

فَرق: (عربی) فاصلہ، بعد، دوری، عربی، فصیح، رائج۔

عمل فصیح۔ آپ لال باغ میں رہتے ہیں اور میں مفتی گنج میں دونوں میں مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ روز روز کیسے ملاقات ہو سکتی ہے۔

فرق: (عربی) تفاوت، اختلاف، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کس طرح فعل زن نشا دات میں آتا
مرجاتا ہے پر فرق نہیں بات میں آتا — (مرزا دبیر)

فرق: (عربی) کمی، کسر، کوتاہی، فارسی، فصیح، رائج۔

جو میں وہ تم عشا مرام کریم ہو
فرق اتنا ہے جد مرجوں میں تم قدیم ہو — (مرزا دبیر)

فرق: (عربی) خلل، نقصان، اردو، فصیح، رائج۔

بیکار نالے صورت بلبل کیے تو کیا
کس کی گھڑی گھڑی کی سماعت میں فرق ہو — (سحر)

فرق: (عربی) سر، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو آئی گھاٹ پر وہ شناخوں میں عارق تھا
نے وست و پا نہ صدرہ گردن نہ فرق تھا — انیس

قول فیصل۔ عرف میں سر کے بالوں کی مانگ کے بھی معنی ہیں مگر اردو میں رائج نہیں۔

فَرَق :- شک و شبہ، اردو، فصیح، رائج۔

شمشیر ہیں اثر نے سر کٹ گئے ہیں
فرق اس میں نہیں قلب و جگر کا ہیں — مولف

فرق :- تمیز، شناخت، امتیاز، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

محل استعمال۔ ان دونوں کتابوں پر کوئی ایسی علامت بنا دو کہ دونوں میں فرق کیا جا سکے کہ یہ دوسری کتاب ہے وہ دوسری کتاب ہے۔

فُرَق :- (بضم اول و فتح دوم) بہت سے فرقے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

کر گئے دین محمد میں کیا تو نے خلق
ورنہ تھے اور بھی انواع کے ادیان و فرق — انشا

فُرقان :- (بالضم) قرآن مجید، کلام اللہ، حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا، عربی، فصیح، رائج

توریت کی قسم، قسم انجیل کی تجھے
تجھ کو قسم زبور کی فرقان کی قسم — انشا

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "اصل میں مصدر ہے جس طرح غفران مگر اس کا اطلاق فاعل پر مبالغۃً ہوا ہے"۔

فرق آجانا :- دماغ بگڑنا، بات بگڑ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرق آجانا :- پہلی سی بات نہ رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل اہل عرش کا نہ رہا اختیار میں
فرق آ گیا فرشتوں کے صبر و قرار میں — مرزا دبیر

فرق آجانا :- کسی کام کا رک جانا، کام کا انجام تک نہ پہنچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ دیر جستجو میں تری فرق آئے گا
کس واسطے تلاش کروں اپنے گھر میں — کلیم دہلوی

فرق آجانا :- حقیقت بدل جانا، کچھ کا کچھ ہو جانا، اصلیت میں اختلاف ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج

محل استعمال۔ ائمہ مساجد نے وعظ کی مجلسوں میں ہدایت شروع کر دی کہ بادشاہ وقت کے ایمان میں فرق آ گیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔

"شکر رنجی ہونا، رنجش ہو جانا، بدمزگی ہو جانا، ان بن ہو جانا" لیکن صرف "فرق آجانا" کہنے کے یہ معنی مراد نہیں لیتے بلکہ "تعلقات یا محبت یا میل مراسم وغیرہ کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں"۔

فرق باقی رہنا :- تفاوت کا نہ مٹنا، کچھ بل رہ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یار کو چھوڑ دیا پر نہ سہا رشک رقیب
فرق باقی نہ رہا کچھ بھی جگر تھر میں — ناسخ

فرق بال بھر نہ ہونا :- تھوڑی سی بھی کمی اور کسر نہ ہونا، ذرا بھی کور کسر نہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال تار گیسو ہے کمر بھی
نہیں ہے فرق اس میں بال بھر بھی — داغ

قول فیصل۔ زیادہ تر "بال بھر فرق نہ ہونا" زبانوں پر ہے۔

فرق پڑنا :- اختلاف ہونا، میل نہ کھانا، تفاوت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

نہ یقین ہونے کا باعث یہ بڑا ہو بیٹھا
کہنے اور سننے میں کچھ فرق پڑا ہو بیٹھا — مرزا دبیر

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے "کمی واقع ہونا"، اسی کی تکمیلی صورت "فرق پڑ جانا" بھی فصیح و رائج ہے۔

پاتا ہوں شوق وصل میں احباب کی کمی
حسن و جمال یار میں کچھ فرق پڑ گیا — آتش

نفی کی صورت میں عوام لکھنؤ اور پنجاب کی طرف کے لوگ اس بات کے ظاہر کرنے کے محل پر کہ دونوں باتوں میں کوئی فرق نہیں ہے کہتے ہیں کہ "جو تم نے کہا اور جو میں کہہ رہا ہوں اس میں کیا فرق پڑتا ہے"۔ یعنی کوئی فرق نہیں۔ فرق "غیر تحقیقی" ہوتے ہیں۔

فُرقت :- (بالضم) دوری، جدائی، علیحدگی، ہجر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

یہ آنسوؤں کا بتا لالہ وادیدہ سوز فرقت ہو
جو آگ بجھ کر پانی ہے، آگ کا گھٹکا کو اندر گھر — آلہ دو

فَرقَدان :- (بفتح اول و سوم و چہارم) ان دو ستاروں کے نام جو قطب شمالی کے پاس ہیں اور گرد قطب کے گھومتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک ظاہر رہتے ہیں کبھی پوشیدہ نہیں ہوتے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بلا گرداں دفور شوق میں ہو چشم نظارہ
کہ قطب نور حق کا فرقدان وقتی پہ دیکھا کو دو — محشر

قول فیصل۔ اسی کو "فرقدین" بھی کہتے ہیں

تیار ہیں رکاب ہاں لیے ہمرہ در
ہیں سرے فرقدین جلو میں ادھر ادھر — اوج

بقول مولف فرہنگ اثر اردو میں مذاق سے سر کو بھی فرقدان کہتے ہیں۔

فرق ڈالنا :- خلل پیدا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ وہاں سے ملکہ کے پاس آئے کہا تمہاری

بھی نے ہماری دفعیع ۔ فرق ڈالا پرسوں کے بعد باغ سے
نکلا ۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل ۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کے ایک
معنی ہیں اختلاف پیدا کرنا ۔ جیسے "ان جھگڑوں کی
گتھیاں الجھ کر تفرقے کو تازہ کرنا اور دنیا بھر میں
فرق ڈالنا کیا ضرور ہے" ۔ (دربار اکبری)

فرق سمجھنا :- تفاوت سمجھنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ثانی دیا اور کا سمجھ لے فرق ورنہ لیے برگ
یہ ایک ہی تابوت ہوتا ہے گدا و شاہ کا (مصحفی)

فرق سے :- فاصلے سے ۔ الگ ۔ دور ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

فرق ظاہر کرنا :- تفاوت ظاہر کرنا ، فاصلہ ظاہر کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل نثر ۔ مرزا دبیر نے ان دا ... کے مقابل میں
نیا سلسلہ کمال جاری رکھا اور یہ ثابت کر دیا کہ
کمال کے واسطے صرف خاندانی ہونا کافی نہیں
وصف اضافی اور وصف ذاتی کا فرق ظاہر کر دیا
(دربار ... دبیر ...)

فرق ظاہر ہونا :- تفاوت ظاہر ہونا ، فاصلہ ظاہر ہونا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

جو پوچھا ہستی میں کیونکر فرق ظاہر ہو (امیر)
کہ فرق نے یاد کی ابا کیا ہیں حد فاصل ہوں (ذوق)

فرق عظیم :- (با اضافت) بڑا بھاری تفاوت ، بہت بڑا فرق ۔ فارسی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فرق کرنا :- یکساں نہ سمجھنا ، برابر نہ سمجھنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل نثر ۔ تمہارے دونوں ہی مہمان تھے تم
نے جو خاطر مدارات میں فرق کیا وہ کسی طرح
مناسب نہیں تھا ۔

فرق کرنا :- جدائی کرنا ، فصل کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل نثر ۔ پیڑے جڑتے ہیں اگر دو ، پانچ کا فرق
کر دو گے تو کنارے کے پیڑے بیچوں کے
برابر آ جائیں گے ۔

فرق کرنا :- صورت بدلنا ، تبدیل کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل نثر ۔ دونوں کتابوں کے ٹائیٹل ایک
سے ہیں کم سے کم ذرا ان میں تھوڑا سا فرق
کر دو تاکہ معلوم ہو سکے کہ دونوں کتابیں الگ الگ ہیں

فرق لانا :- یکساں نہ رکھنا ، کمی کرنا ۔ اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

گر بالفرض ان کو لگا نا نہ تو (آفتاب ...)
اس آرام میں فرق لانا نہ تو (دلائل عشق)

فرق نکالنا :- تفاوت معلوم کرنا ، گھٹانا ۔ اردو مصدر حساب والوں کی اصطلاح ۔

محل نثر ۔ میاں صاحبزادے ! تم حساب
میں بڑے تیز بنتے ہو ذرا دو سو اور
سو اور سو روپے کا فرق نکالو ۔

قول فیصل ۔ زیادہ تر اس محل پر "گھٹانا" زبانوں پر ہے ۔

فرق نکالنا :- حساب کتاب کی غلطی دریافت کرنا ۔ اردو مصدر ، منشیوں اور اہل سیاق و سباق کی اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ اس کا لازم "فرق نکلنا" بھی زبانوں پر ہے ۔ صاحب نور اللغات نے
ایک معنی "اختلاف دور کرنا" بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں
بولتا ۔

فرقہ :- (بالکسر) قوم ، گروہ ، جماعت ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

کیا بچارے سر نگوں بیٹھے ہیں اس کی بزم میں
فرقۂ عشاق بھی فرقہ گنہگاروں کا ہے (جرأت)

قول فیصل ۔ اس کی عربی جمع فرق (بکسر اول و فتح دوم) ہے ۔

کر لیجے دین محمد میں کیا تو نے خلل
ورنہ بیچ اور بھی انواع کے ادیان و فرق (انشا)

اس کی اردو جمع "فرقوں اور فرقے" بھی رائج و
فصیح ہے جیسے "غرضکہ اردو دونوں فرقوں کی زبان
ہے اگر ہندو اردو کو رواج نہ دیتے تو اردو کا اس
مرتبے تک پہنچنا مشکل تھا اور آئندہ بھی مشکل ہے" ۔
(تذکرۂ شعراء) اس لفظ کا اطلاق زیادہ تر مذہبی
گروہ پر ہوتا ہے ۔

اثر بہت فرقۂ دیدار ہے مشتاق
ہاتف نے کیا سمجھ کی تو رہے مشتاق (زار)

مذہب ، ملت اور دین کے معنوں میں بھی بول دیتے
ہیں جیسے "وہ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں؟"

فرقہ بندی :- مذہبی گروہ بندی ، قومی گروہ بندی ۔ فارسی ، فصیح ، رائج ۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں (اقبال)

فرقہ پرستی :- صرف اپنے ہی فرقے کا خیال کرنا ۔ اردو مصدر سے فرقہ داروں کو انسان بنا کر ... فارسی صفت ، فصیح ، رائج ۔

محل نثر ۔ ملک کے اقبال سے فرقہ پرستی ایک بہت
بڑا عیب ہے جب کہ روشن خیال حضرات نا پسند ...

نظروں سے دیکھتے ہیں۔

قول فیصل۔ جو شخص اس خیال کا ہو اس کو فرقہ پرست یا فرقہ پرور کہتے ہیں۔

فرقہ وارانہ:۔ مذہبی طور پر، مذہبی عنوان کا اردو، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ پہلے بڑے سکون سے زندگی بسر ہوتی تھی اب فرقہ وارانہ فسادات کی بڑی گرم بازاری ہے۔

فرقہ واریت:۔ مذہبی نوک جھونک، مذہبی تعصب، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ہندوستان کی ترقی کو اس کی فرقہ واریت نے روک رکھا ہے۔ کاش اس لعنت کو دور کرنے کی کوئی صورت نکل آتی۔

فرق ہونا:۔ اختلاف ہونا، تفاوت ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کمسنی میں تو سر عرش بریں کیونکر جاتا
فرق ہوتا تو بھلا چت ہی پڑ جاتا — مولف

فرق ہونا:۔ بیگانگی ہونا، غیریت ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چاہیے کیا ہمارے برابر نفس رقیب
ہے یاد رکھو عشق و محبت میں فرق ہے — سحر

فرق ہونا:۔ گم ہو جانا، گم ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بیکار نہ ہے صورت بن گئے تو کیا
کس سے کہیں کہ گھوں کی سماعت میں فرق ہے — سحر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "غرق ہو جانا" بھی رائج ہے۔

دل کا جہاز آنسوؤں میں غرق ہو گیا
آنکھوں کی روشنی میں بہت فرق ہو گیا — مشفق

فرگل:۔ (فارسی) اول و دوم سوم، روئی دار لبادہ۔ ایک قسم کا جاڑے کا لباس، روئی بھرا ہوا جبہ، فارسی، مذکر، متروک۔

جب ستارہ پیام مہرخ کا
پہنا فرگل اور اس کے ساتھ ملا — واسوخت

فرلانگ:۔ ایک میل کا آٹھواں حصہ جو دو سو بیس گز کا ہوتا ہے، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل استعمال۔ اے میاں! اب تو ایک فرلانگ بھی پیدل نہیں چل سکتا۔ جب تمہاری عمر تھی تو تین میل روزانہ صبح و شام کا ٹہلنا معمول تھا۔

فرم:۔ (بالفتح) وہ کارخانہ جس میں کئی شریک ہوں۔ وہ کمپنی جس کے کئی حصہ دار ہوں، انگریزی، مذکر، رائج۔

فرما:۔ وہ تختہ جو چھپنے کے لیے پیچ چڑھاتے ہیں، اردو، مذکر، پریس والوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ یہ لفظ انگریزی فارم سے بنا لیا گیا ہے چھپے ہوئے کاغذوں کو بھی فرما کہتے ہیں۔ اس کا صرف "موڑنا" کے ساتھ ہے۔

فرما:۔ سانچہ، جوتا بنانے کا سانچہ جو عام طور سے جوتے کی وضع کا لکڑی کا ہوتا ہے۔ اردو، بوٹ سازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ رسالہ بازاری زبان میں نون غنہ کے ساتھ (فرماں) لکھا ہوا ہے جو کسی طرح صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر اس کا املا نون کے ساتھ مان لیا جائے تو اس کی جمع فرمے اور فرموں نہیں ہو سکتی اور عام طور سے یہ الفاظ زبانوں پر ہیں۔

فرما موڑنا:۔ چھپے ہوئے کاغذوں کو ترتیب سے جز بنانے کے لیے موڑنا، اردو مصدر، اہل مطبع کی اصطلاح۔

محل استعمال۔ آپ کی کتاب مکمل ہو گئی۔ ایک فرما جو حصہ کو چھپا تھا وہ بھی ہم نے موڑ دیا ہے۔

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع "فرمے موڑنا" زیادہ بولتے ہیں۔

فرمان:۔ بادشاہ کا تحریری حکم، وہ پروانہ جو بادشاہ کی طرف سے بڑے امرا کو لکھا جائے منشور، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کون سے دل میں نہیں یار ترے عشق کا نقش
کس قلم رو میں ترے حسن کا فرماں نہ گیا — آتش

قول فیصل۔ اس کی جمع فرامین ہے جو فارسی والوں نے بقاعدہ عربی بنائی ہے۔

فرمان:۔ حکم، کسی بڑی ہستی کا فرمانا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

واللہ جو مخلوق خدا نے ازلی ہیں
سب تابع فرمان حسین ابن علی ہیں — مرزا دبیر

فرمانا:۔ کہنا، ارشاد کرنا، کسی بڑی ہستی کا کچھ کہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فرمایا غنیمت ہے جو کچھ عمر ہے باقی
لاشے پہ نماز اپنے خدا جانیے کب ہو — دبیر

قول فیصل۔ تعظیم کے محل پر بولتے ہیں۔

فرمانا:۔ کرنا، برتنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ مجھے یہ امید نہیں کہ آپ مجھ کو یہاں آنے کی تکلیف فرمائیں گے۔

فرمان آنا:۔ بادشاہ کی طرف سے حکم آنا۔ اردو مصدر، متروک، رائج۔

فرمان بجا لانا:۔ حکم کی تعمیل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا خوب بجا لائے ہو فرمان خدا کا
عباس درود آپ پہ سرکار خدا کا — مرزا دبیر

فرمان بر:۔ تابع، مطیع، فرمانبردار، اردو، عالم صفت، متروک۔

ہزار گئے [illegible] میں تابع ہیں کے
[illegible] — بحر

قول فیصل۔ [illegible] ساتھ اس کا صرف تھا۔

شعلہ دل کی اس کی دھوم جو آج آسمان تک
تابع زمانہ جس کا ہو فرماں بر آسماں (ذوقؔ دہلوی)

صاحب نور اللغات نے ۔ نوکر اور ملازم کے بھی معنی لکھے ہیں ۔ یہ بھی متروک ہے ۔

فرماں بردار :- تابع، مطیع، حکم بجالانے والا، اطاعت کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج ۔

محل استعمال ۔ حضور میری طرف سے مطمئن رہیں میں پہلے بھی آپ کا فرماں بردار تھا اور اب بھی ہوں ۔

قول فیصل : نوکر، خدمت گار، ملازم، خدمتی، چاکر کے لئے بھی بول دیتے ہیں جیسے ۔ شریف ملازم کے لئے اپنے مالک کا فرمان بردار ہونا نمک حلالی کا ثبوت ہے ۔

فرماں برداری :- اطاعت، حکم بجا آوری، فارسی مؤنث، فصیح، رائج

محل استعمال ۔ شریف خاندان کے بچے اپنے بزرگوں کی فرماں برداری کو اپنے لئے شرف سمجھتے ہیں ۔

فرمان بری :- اطاعت، فارسی، متروک

بجز فرمان بری خدمت گزاری
رکھے مجھ سے نہ کچھ امیدواری (از انشائے اردو)

فرمان بھیجنا :- بادشاہ کا اپنی طرف سے تحریری حکم بھیجنا، حکم نامہ بھیجنا، اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

محل استعمال ۔ یزید جانتا تھا کہ لوگوں کے دل امام حسینؑ کی طرف کھنچے رہتے ہیں ۔ اس نے اپنے عہد کے پہلے ہی سال حاکم مدینہ کے نام فرمان بھیجا کہ جس طرح ممکن ہو امام حسینؑ سے بیعت لی جائے ۔

(مقدمہ مرثیہ انیس)

فرماں پذیر :- حکم بجالانے والا، فرماں بردار، مطیع، منقاد ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال ۔

ہوا ہیں محمد کا فرماں پذیر
قیامت میں ہو نامہ دستگیر (ساقی الغنا)

فرمان جاری کرنا :- شاہی حکم نافذ کرنا، شاہی حکم کا اعلان کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

محل استعمال ۔ یہ سب اس کے معمولی کام تھے ۔ فرمان جاری کر دیے اور سب کاروبار بدستور کرتا رہا (دربار اکبری)

فرمان جاری ہونا :- شاہی حکم جاری ہونا، شاہی حکم کا اعلان ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج

محل استعمال ۔ شاہزادے کے نام فرمان جاری ہوا کہ احمد نگر پر چڑھ جاؤ ۔ (دربار اکبری)

فرماں دہ، فرماں گزار :- حاکم، فارسی صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ تعلیم یافتہ طبقہ فرمان دہ تو کبھی کبھی بولتا ہے لیکن فرماں گزار کوئی نہیں بولتا

فرمان دہی :- بادشاہی حکومت، فرماں روائی، فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

تجھ کو کب دعویٰ فخر ہی تھا
تجھ کو کب فخر فرماں دہی تھا (نظم طباطبائی)

فرمان دینا :- حکم دینا، شاہی حکم دینا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال ۔

اس نے کہا کیا دیکھئے ہو سر پہ قضا ہے
بابا نے مرے قتل کا فرمان دیا ہے (مرزا دبیر)

فرماں روا :- حکمراں، حاکم، بادشاہ، فارسی صفت، فصیح، رائج ۔

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوار یار میں
فرماں روائے کشور ہندوستان ہو (غالب)

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع ۔ فرماں رواؤں ۔ بھی مستعمل ہے جیسے ۔ اس کا باپ طرغائی خاں قوم برلاس کا ایک معزز سردار تھا جب چنگیز خاں فرماں رواؤں کے دربار سے معزز ہو اور اس کو حکومت عطا ہوئی تھی ۔ پھر نوبت بہ نوبت ترقی کرکے ایک حصہ سے ۔

فرماں روائی :- حکومت، بادشاہی، فارسی، فصیح، رائج ۔

جہانِ عشق کی فرماں روائی ہاتھ ہو اس کے
یہی ہو سلطنت اقلیم دل کا خسرو عادل (محشر)

فرماں روائی کرنا :- حکومت کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

محل استعمال ۔ حجاز میں قریش کا قبیلہ نسبی شرافت کے اعتبار سے نہایت ممتاز تھا .... اپنی نسبی فضیلتوں کی بدولت یہ قبیلہ مدت تک عرب کی قلمرو پر فرماں روائی کرتا رہا ۔ (مقدمہ مدوجزر ذہبی)

فرمان صادر کرنا :- حکم نافذ کرنا، حکم جاری کرنا، حکم دینا، فارسی مؤنث، فصیح، رائج

فرمان نویس :- شاہی منشور لکھنے والا، شاہی حکم نامہ لکھنے والا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل استعمال ۔ لالہ جی سنگھ رائے عہد اکبری کے خوش نویس تھے ۔ مقبول تخلص تھا ۔ سلطانی فرمان نویس تھے ۔

(تقویم شعر ہند و شعر سندان اردو)

فرمانے سے باہر :- حکم کی تعمیل نہ کرنے والا ۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج ۔

جان باہر ہوئی تن سے وہ دلدار رہوں میں
پر کبھی آپ کے فرمانے سے باہر نہ ہوا (قدر)

فرمانے کی بات ہو :- کوئی کہنے کی بات ہو، اردو مصدر، قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ جب کوئی بڑا بزرگ تاکید سے کسی کام کے انجام دینے کو کہتا ہے تو چھوٹا جواب میں کہتا ہے کہ یہ بھی کوئی فرمانے کی بات ہے اگر آپ نہ بھی کہتے تو یہ کام ضرور انجام دیتا ۔

لگایا کہ چھٹی جان کے منہ پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ لگانا کی جگہ پڑنا بھی ہے۔ جیسے "اس پر وہ فرمائشی قہقہہ پڑا کہ نواب صاحب لوٹ گئے اور بیگم صاحب نے گھر سے لونڈی کو بھیجا کہ دیکھو تو یہ کیا ہنسی ہو رہی ہے۔
(فسانۂ آزاد)

فرمائشی گالیاں دینا :- چن چن کر گالیاں دینا، مغلظات سنانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل نظم۔ میں جو اپنی سمدھن کے یہاں پہنچی تو دیکھتی کیا ہوں کہ اس کا دولہا فرمائشی گالیاں دے رہا ہے وہ خاموش ہے۔

فرماؤ تو قبالہ منگواؤں :- یعنی اب جانے مکان پر قبضہ کرکے بیٹھئے جب کوئی شخص بنایت جم کر بیٹھتا ہے اور اس کا بیٹھنا ناگوار خاطر ہوتا ہے تو یہ محاورہ بولتے ہیں۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اگر آپ میرا مکان خرید کر اس جگہ رہنے کے ارادے سے آئے ہوں تو اطمینان کے ساتھ بیٹھئے میں قبالہ منگوائے دیتا ہوں۔

لطیفہ :- ایک دفعہ کوئی شخص حضرت ناسخ کے پاس جا کر جم کر بیٹھ گئے۔ جب یہ نہایت تنگ ہوئے تو نوکر کو بلا کر صندوقچہ منگایا، قبالے نکال کر ان کے آگے رکھے اور نوکر سے کہا بھائی مزدوروں کو بلاؤ، مکان پر تو قبضہ کر لیا کہیں اسباب بھی ہاتھ سے نہ جاتے رہے گا وہ رمز کو سمجھ کر عذر تقصیر کے بعد رخصت ہوئے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ فرماؤ کی جگہ "فرمائیے" بھی

تھا اب دونوں طرح قریب برابر رنگ ہے۔

فرمایا ہوا :- کہا ہوا، نظم کیا ہوا، اردو صرف، فصیح، رائج

سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا
میرؔ

فرمودہ :- (بالضم) وہ او معروف، فرمایا ہوا، کہا ہوا حکم، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ تم فرمودہ خدا و رسول پر عمل کرو۔ اسی میں فلاح ہے۔

قول فیصل۔ یہ فرمودن مصدر کا اسم مفعول ہے۔

فرنٹ رہنا :- ناراض رہنا، خفا رہنا، بگڑنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج

محل نثر۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ آج کل مجھ سے کیوں فرنٹ رہتے ہیں جب کہ میں نے کوئی نازیبا حرکت یا گستاخی نہیں کی۔

قول فیصل۔ یہ انگریزی لفظ ہے اس کے معنی ہیں مقابل، سامنے اور باغی سرکشی، اردو والوں نے ناراض اور خفا کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

فرنٹ کرنا :- خفا کرنا، ناراض کرنا، برخلاف کر دینا، باغی کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

محل نثر۔ وہ تم سے خلوص سے ملتے تھے تم لا رہے ہیں ان کی مخالفت کرکے فرنٹ کر دیا۔

فرنٹ ہو جانا :- ناراض ہو جانا، خفا ہو جانا، بگڑ جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج

محل نثر۔ میں ان کے بھائی کو ان کی غلطی پر سخت سست کہہ رہا تھا وہ اپنے اوپر لے گئے اور خواہ مخواہ فرنٹ ہو گئے۔

فرنچ :- (بکسر تین) ملک فرانس کا رہنے والا، فرانسیسی، انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ ملک فرانس کی زبان کو بھی فرنچ یا فرانسیسی کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "ایک قسم کا پتلا کاغذ" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرنچ کٹ ڈاڑھی :- نکوئی ڈاڑھی جو ادھر سے پتلی اور ٹھوڑی پر [illegible] اردو و عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام بجائے اردو [illegible] بولتے ہیں۔

فرنچ لیدر :- وہ ربڑ کا ولایتی [illegible] جو مجامعت کے وقت مرد استعمال کرتا ہے کہ عورت کو پیٹ نہ رہ سکے۔ انگریزی [illegible]

قول فیصل۔ جب سے ہندوستان میں فیملی پلاننگ پر عمل درآمد شروع ہوا ہے اس وقت سے [illegible] رواج کافی ہو گیا ہے۔ ہندی میں اس کو [illegible] اور کنڈوم کہتے ہیں۔

فرنگ :- (بکسرتین) انگریزوں کا ملک، انگلستان، ملک انگلستان، فارسی، فصیح، رائج۔

سب چمن اپنے اپنے رنگ کے ہیں
پھول کچھ چین کچھ فرنگ کے ہیں
نوشابہ
خوش

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول ہے صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "اصل میں یہ لفظ فرنک سے بگڑا ہوا ہے۔ فرنک جرمن کی ایک قوم کا نام تھا جس نے پانچویں صدی عیسوی میں گال یعنی فرانس کو تہ و بالا کرکے فتح کیا۔ فارسی میں کنایتہ سفید اور گورے رنگ کو بھی کہتے ہیں۔

فرنگستان :- یورپ، انگلینڈ، فارسی، مذکر قلیل الاستعمال۔

فرنگن :- (بکسر اول و فتح دوم و چہارم) فرنگ کی باشندہ عورت - فرنگی کی تانیث ، انگریزن - اردو مؤنث ، غیر فصیح ، رائج -

مجھ کو توڑا لاگھر میں فرنگن کے ہو جب
مسجد بنائی آپ نے گرجا کے سامنے — جان نثار

فرنگی :- (بکسر اول و فتح دوم) انگریز ، یورپ کا باشندہ ، اردو مذکر ، فصیح ، رائج -

کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہیں
زباں پہ جس کی ہے قانون ہو فرنگی کا — اسیر لکھنوی

فرنگی بچہ :- فرنگی کی اولاد ، انگریز کا بچہ ، اردو مذکر ، غیر فصیح ، رائج -

قول فیصل - اسی محل پر فرنگی زادہ اور فرنگی زاد بھی زبانوں پر ہے -

غضب ہے توپ پہ عاشق کو رکھ کر
فرنگی زاد تیرا فیر کرنا — نظمی

فرنی :- (بکسر اول و سوم) چاولوں کی پتلی کھیر ، فارسی ، مؤنث ، قلیل الاستعمال -

محل صحیح - تبدیلی ذائقہ کو فرنی کے خوانچے لگ رہے ہیں ، پسینے کی ہوائی چھڑکی ہوئی - (فسانۂ عجائب)

قول فیصل - فرنی کے بجائے اب کھیر زبانوں پر زیادہ ہے اسی کو فیرنی (بکسر فا و یائے معروف) بھی کہتے ہیں -

فرنیچر :- (بکسر اول و یائے معروف) اسباب خانہ داری ، انگریزی ، مذکر ، رائج -

محل صحیح - باغ کے اندر ایک چھوٹا سا کھپریل کا بنگلہ تھا جس کے اندر فرنیچر کا پتہ نہ تھا -

(میرا پہلا گناہ)

قول فیصل - دکان ، ڈرائنگ روم ، دفتر وغیرہ میں الماریاں ، میزیں ، کرسیاں ، تپائیاں اور دیگر سامان جو ہوتے ہیں وہ سب فرنیچر میں داخل ہیں -

فرنی فالودہ ایک بھاؤ نہیں ہوتا - نیک و بد یکساں نہیں ہوتے - ہر شے کی قدر و قیمت اس کے موافق ہوتی ہے - اردو مثل -

(نور اللغات و محاورات ہندوستانی)

قول فیصل - اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

فرنی کا خوانچہ :- فرنی کا طباق جس میں بہت پتلی کھیر کم مقدار میں پورے طباق کے اندر پھیلی ہوتی ہے - اردو مذکر ، قلیل الاستعمال -

قول فیصل - شاہی زمانے میں اور اس کے بعد انگریزوں کے دور میں بھی بہت عرصے تک روساء اور متوسطین کے یہاں یہ طریقہ تھا کہ شادی کے توڑے میں جہاں پلاؤ ، زردہ ، سالن ، روٹی ، شیرمال وغیرہ ہوتی تھی وہاں فرنی کا خوانچہ بھی ہوتا تھا - یہی خوانچہ دلہن کے ساتھ جانے والے نمک چشی کے کھانے میں بھی ہوتا تھا - اب یہ طریقہ قریب ختم ہے -

فرو :- (بکسر اول و ضم دوم و واو مجہول) نیچے ، زیر ، کم ، سفلہ ، کم رتبہ ، ہیچ ، فارسی صفت ، قلیل الاستعمال -

قول فیصل - اس کا استعمال تنہا نہیں ہوتا بلکہ دوسری چیزوں کے ساتھ بولتے ہیں جیسے فرومایہ ، فروتنی وغیرہ - عام طور سے زبانوں پر بلفظ اول ہے -

فروتر :- بالاتر کا مقابل ، بہت کم ، بہت نیچے ، فارسی صفت -

(نور اللغات)

قول فیصل - بولا جاسکتا ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے - صاحب نور اللغات نے فروترین بھی لکھا ہے - یہ بھی زبانوں پر نہیں ہے -

فروتن :- (بکسر اول و ضم دوم و واو مجہول) غریب ، مسکین ، جھک کے ملنے والا ، عاجز ، تواضع کرنے والا ، فارسی صفت ، قلیل الاستعمال -

ہے فروتن اس لئے زاہد کہ ہیں سر نگوں
قابت محراب کچھ سر تواضع خم نہیں — ناسخ

فروتنی :- (بکسر اول و واو مجہول) مسکینی ، غربت ، ہر ایک سے جھک کے ملنے کی عادت ، عاجزی ، تواضع ، فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج

سینے میں ضیا بدر کی ہے ضو کی طرح
پر نور ہے دل مہر کے پرتو کی طرح
دیکھیں تو مری فروتنی کو احباب
اس اوج پہ جھکتا ہوں نو کی طرح — میر انیس

قول فیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ کرو ... بشر جو اس تیرہ خاکداں میں پڑا یہ اس کی فروتنی ہے — دبیر
ورنہ قندیل عرش میں بھی اسی کے جلوے کی روشنی ہے — داغ
عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے -

فروٹ :- (بضم اول و دوم و واو معروف) پھل ، انگریزی - رائج -

قول فیصل - زبانوں پر پھل کے اضافے کے ساتھ بھی ہے (دیکھیں فروٹ)

فروٹ :- (بفتح اول و سوم) گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا ، اردو صفت ، غیر فصیح ، رائج

قول فیصل - یہ انگریزی کا لفظ ہے اردو میں بگاڑ کر بنا لیا گیا ہے - صاحب فرہنگ آصفیہ نے خوب زدوکوب کرنا ، اور جاج ، کھیل ، ڈھول کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

فروٹ اڑانا :- گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا ، گویا ہوا کرنا ، تماشہ اڑانا ، زدوکوب کرنا جیسے اڑانا

بہت جارح کرنا، سفاکانہ کام کرنا، برا کام کرنا، اردو
فعل متعدی، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فروٹ جانا:۔ گھوڑے کا سرپٹ جانا
بہت تیزی کے ساتھ جانا، دوڑا ہوا جانا، اردو،
مصرف، غیر فصیح، رائج۔

فروٹ ہونا:۔ بہت تیز ہونا، بہت ذہین
ہونا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ زیادہ تر تعریف کے محل پر بولتے ہیں
جیسے۔ ماشاء اللہ تمہارا لڑکا بہت فروٹ ہے

فروخت:۔ (بفتح اول وضم دوم و واو
مجہول) بیچنا، بیع کرنا، فارسی، مونث، اسم فصیح رائج۔
محل نثر۔ بجائے اس کے کہ تم مقدمہ بازی کرو میرے
نزدیک اس مکان کی فروخت ہی مناسب ہے۔

فروخت کرنا:۔ بیچنا، بیع کر ڈالنا، بیچ کر دینا
اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل نثر۔ تم بھی عجب طرح کے انسان ہو جس زمین
کو فروخت نہ کرنا چاہیے تھا اسی کو بلا وجہ
فروخت کر ڈالا۔

فروخت ہونا:۔ بکنا، اردو مصرف
فصیح، رائج۔
محل نثر۔ اب جو غور سے دیکھتے ہیں تو آرزو کر چکے
خواجہ بیر امن تو صورت دیکھتے ہی مایوس ہو گیا
اور اس کے فروخت ہونے کی امید سے ہاتھ دھو
بیٹھا (گلدستۂ ظرافت)

فرود:۔ (بفتح اول وضم دوم و واو
مجہول) زیر، نیچے، پائیں، تحت، فارسی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ زبانوں پر بفتح اول ہے لیکن ان
معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرود:۔ ٹھہراؤ، قیام، بسیرا، فارسی،
مذکر، متروک۔

ترکیب دفن ہوئے آن کر مزار دلگیر
مزار شاہ شہیداں جو ہو چکا تیار
سرہانے بیٹھ گئے فاتحہ کو سب اک بار
فرود خیمہ احباب ہیں آکے سب افگار
ستم نے ترے یہ ساماں اٹک وآہ کیا — مرزا
مزار بنا خیمہ سیاہ کیا — دبیر

قول فیصل۔ میر ضمیر نے فرود کے قافیے میں نظم
فرمایا۔ گر قرآن کی یہ صورت اب متروک ہے

جب بنی خیمہ میں فرود آئے
جبرئیل ان پہ لے درود آئے — میر ضمیر

فرودگاہ:۔ قیام گاہ، اترنے کی جگہ، ٹھہرنے
کی جگہ، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل نثر۔ دونوں لشکر مقام فرودگاہ میں آئے۔
(طلسم ہوشربا)
قول فیصل۔ ڈاک بنگلہ، سرائے اور مسافر خانہ،
کو فرودگاہ کا اطلاق کیا جاتا ہے اور ان سب کے
علاوہ، جہاں پر مسافر ٹھہرے تو اس کو بھی
فرودگاہ کہتے ہیں۔

فروردین:۔ (بفتح اول و دوم و کسر
پنجم) پارسیوں کے پہلے مہینے کا نام، فارسی
مذکر، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ آفتاب کے برج حمل میں رہنے کی مدت
کو بھی فروردین کہتے ہیں۔ یہ اکتیس دن کا مہینہ
ہوتا ہے۔ اس کے مطابق ہندی میں چیت اور
انگریزی میں مارچ کا مہینہ ہوتا ہے۔ بہار کا
موسم اسی مہینے سے شروع ہوتا ہے۔ حیدرآباد
میں جب تک نظام شاہی تھی اس وقت تک عام
طور سے یہ لفظ زبانوں پر تھا۔

فروری:۔ (بفتح اول و سوم) انگریزی
سال کا دوسرا مہینہ، اردو، مونث، رائج۔
قول فیصل انگریزی میں اس کا تلفظ فیبروری
FEBRUARY ہے۔

فروز:۔ (بضم اول و دوم، فروزندہ کا مخفف
مرکبات میں مستعمل ہے) روشن کرنے والا، جیسے
نظم دل فروز، فارسی، (نور اللغات)
قول فیصل۔ بفتح اول وضم دوم
زبانوں پر ہے۔

فروزاں:۔ (بفتحتین) روشن، صفت،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول
وضم دوم ہے۔ تنہا کم بولتے ہیں، لیکن بحیثیت
صفت اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے
شمع فروزاں وغیرہ۔

ایمان یہ ہے کہ محبت میں ...
یہ شمع فروزاں ہو وہ ...

فروزاں کرنا:۔ روشن کرنا، اردو مصرف
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جان دے کے شمع نے زندہ دین ایمان کر دیا
شمع کشتہ نے چراغوں کو فروزاں کر دیا

فروزاں ہونا:۔ روشن ہونا، اردو ... تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

جو ہے خون آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شام فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں
مرزا غالب۔

فروزندہ:۔ روشن، تاباں، روشن کرنے والا۔

ناز اب جن کبھی پڑھائیں گے
فروغ بخشنا :- آب و تاب دینا، نور بخشنا۔ (میر عشق)
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قدرت دید ار نے آنکھوں کو وہ بخشا فروغ
حسن عائشہ سے جواب ماہ کامل ہو گئیں (محشر)

فروغ پانا :- نام و نمود حاصل کرنا، رونق پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آ گئے ان کے فروغ پانا
سورج کو یہ چراغ دکھانا (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔

آرزو بند رہ گیا مجنوں
میرے آگے فروغ پا نہ سکا (نسیم دہلوی)

استفہامی صورت سے بھی رائج ہے۔

آگے افتادوں کے پاتے ہی کہیں سرکش فروغ
سرد ہو جائے نہ کیوں بالا آتش آب سے (ناسخ)

فروغ پیدا کرنا :- ترقی حاصل کرنا، عروج اور بلندی پانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

فلک پہ نجم نے پیدا بہت فروغ کیا
پر اس کے رخ سے جو دعویٰ کیا دروغ کیا (ظفر)

فروغ چاہنا :- ترقی چاہنا، شان اور عزت میں اضافہ چاہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

چاہے عالم میں فروغ اپنا تو ہو گھر سے جدا
دیکھ چمکے ہو شرر ہوتے ہی پتھر سے جدا (ذوق)

فروغ دیکھنا :- ترقی دیکھنا، عروج دیکھنا، بلندی دیکھنا، شان و شوکت دیکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بالله توفانی کے طغرے پر اک دے یہ دعا پڑھو
فروغ آنکھوں سے ہم نے دیکھا یہ کرے جاناں کی سرزمیں کا (نشتر)

فروغ دینا :- ترقی دینا، شان بڑھانا، رونق میں اضافہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نرم سیارہ و ثوابت کو دیا کس نے فروغ
پوچھیے بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ سے پوچھیے (محشر)

فروغ لے جانا :- سبقت لے جانا، کسی سے مرتبے میں بڑھ جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بیٹھی وہاں سے گیا اندھیر تھا، ہر طرف لگی
یہ بال ہو گئے وہ پیچ سے لگی سورج فروغ (عابد)

فروغ ہونا :- بلندی ہونا، رفعت و رونق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل و دماغ کی رونق نہیں رہے غم و فکر
فروغ دم سے مکینوں کے ہے مکانوں کا (صفی)

فرو کرنا :- (بالفتح) دبانا، بجھانا، کم کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کی باتوں سے میرے آگ لگ گئی
لیکن آپ نے سمجھا کے میرے غصے کو فرو کر دیا ورنہ میں سمجھ لیتا۔

فرو کش :- (بالفتح اول) کسی جگہ اترنے والا، کسی مکان میں رہنے والا، مقام کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے۔

فرو کش کرنا :- بٹھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خواجہ کو وزیر لشکر برابر اپنے تخت پر فرو کش کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

فرو کش ہونا :- ٹھہرنا، اترنا، قیام کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم کو تو یہی حکم ہے پھر حسن کا ہارے
سب فوج فرو کش ہو ہیں پر کنارے (مرزا دبیر)

قول فیصل۔ مطلقاً بیٹھنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

بزم میں جا کے فرو کش ہوئے والانوں میں
شور نظم و نسق کے بجھ دربانوں میں (صفدر)

فرو گذاشت :- (بالفتح اول و واو مجہول و ضم کاف فارسی) کوتاہی، کمی، بھول چوک، خطا، غفلت، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ ایک قدیم شخص ضرور تھے لیکن بہن کے ساتھ ہی باکمال بھی تھے اور انصاف پسند تھے اہل کمال سے بتواضع پیش آتے تھے اور اپنی فرو گذاشت کا اقرار بہت جلد کر لیتے تھے۔ (آب بقا)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا، ہونا کے ساتھ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے نظر انداز، قلم انداز، درگزر، چھوٹ، اغماض، آنا کانی، چشم پوشی، ٹال مٹول، بے پروائی، معاف اور معافی کے بھی معنی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔ البتہ کسی حد تک نظر انداز کے معنی ہو سکتے ہیں۔ اس کی جمع فرو گذاشتیں ہے۔ جیسے مرزا دبیر ایک اچھے شاعر تھے مگر معصوم نہ تھے ان کے کلام میں کچھ لغزشیں اور فرو گذاشتیں دیکھ کر تمام خوبیوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لینا تعصب کو بدنام کرنا ہے۔

(رزم نامہ انیس و دبیر مرتبہ اظہر لکھنوی)

فروماندگی :- (ماندگی کا غلط تلفظ ماندگی) ناچاری، مجبوری، بیچارگی، عاجزی، فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بیاں میں زباں اس کی قاصر ہوئی
فروماندگی صاف ظاہر ہوئی (صبح اقبال)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے افلاس، تنگ دستی، مفلسی، کمزوری کے معنی بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

فرو ماندہ :- ماندہ کا مخفف شدہ، عاجز، بے چارہ، مفلس، تھکا ہوا، گرا ہوا، فارسی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فروماگان :- (بالکسر) کمینے لوگ، نالائق، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ فرومایہ کی جمع ہے اور عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرومایہ :- (بالکسر) پست، کمینہ، بے عقل، نالائق۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحبت سے فرومایہ کی شہرت نہیں ہوتا
جو آب چاہ کا قطرہ ہے وہ گوہر نہیں ہوتا — سودا

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالفتح بھی ہے۔

فرو ہونا :- ختم ہونا، دبنا، کم ہونا، اردو مصدر، فصیح و رائج۔

اداس ست بن گیا وہ غنیمت پڑی
بجھ ہوا فرو ہوئی سرکش کی خودسری — آتش

قول فیصل۔ فرو ہونا کا ایک مفہوم کھال، گوشت، رگ اور اسی قبیل کی نرم چیزوں میں نشتر یا ناخن یا نیش وغیرہ کا دور تک ڈوبنا بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر رائج اور قلیل الاستعمال ہے۔

تیار اس مژہ کو دیکھ کر جو قرار ہے
یہ نیش ہو رگ جاں میں فرو تو گوارا ہے — غالب

آتش فرو ہونا، غصہ فرو ہونا، فتنہ فرو ہونا اس کے خاص صرف ہیں۔

فروہی :- (بالفتح) دستوری، کمیشن، وہ فائدہ جو [illegible] سے حاصل ہو۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال بصورت جمع زیادہ ہے۔ جیسے، آج کل خوب فروہیاں اڑا رہے ہو، ہمیں نہیں پوچھتے۔

فروہی :- (۲) حقوق جو داروغہ کو ملتے ہیں۔ اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فروہی :- (۳) ایک قسم کی تلوار۔ اردو مونث، متروک۔

جوہری کے ہاتھ میں جو ڈھونڈی سی ایک سروہی تھی
سلاح خانۂ قدرت کی وہ فروہی تھی

فرہاد :- (بالفتح) ایران کے ایک مشہور سنگ تراش یعنی عاشق شیریں کا نام، فارسی، رائج۔

جان شیریں بھی گئی اور نہ ملی شیریں بھی
پوچھو فرہاد سے اس کی حسرت کیونکر — ذوق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ:-

"ایک فارس کے مشہور سنگ تراش کا نام جو ایک شہزادی مسماۃ شیریں پر عاشق ہو گیا تھا مگر فرہاد کے رقیب خسرو پرویز نے اس سے شادی کر لی تھی اور یہ اس کے دل میں آ کر وعدۂ وصل کی امید پر ایک نہر کوہ بیستون سے کھود کر شیریں کے گھر تک لایا تھا تاکہ شیریں کی لونڈی باندیاں جو چار کوس جا کر دودھ لانے کی مشقت اٹھاتی ہیں اس سے بچیں۔ شیریں کو دودھ سے کمال رغبت تھی چونکہ شہر سے دور اس پہاڑ پر بکریاں چرنے کو چھوڑ رکھی تھیں اور اس نے عشق کا دعویٰ کیا تھا اس وجہ سے یہ فریب دیا گیا۔ فرہاد رات دن مشقت کر کے پہاڑ کو تراشتا اور جا بجا شیریں کی مورتیں نئے انداز سے بناتا جاتا۔ ایک مدت دراز میں وہاں تک نالی لے آیا۔ جس وقت یہ اپنے وعدے پر کامیاب ہوا اور خسرو نے دیکھا کہ اب شیریں سے ملنے کی درخواست کرے گا تو اس نے یہ خبر اڑا دی کہ آج رات کو شیریں گزر گئی۔ پس اس نے مایوس ہو کر فوراً ایک تیشہ اپنے سر میں مار لیا اور اسی صدمے سے جاں بحق ہوا۔ جب شیریں کو یہ خبر ہوئی تو وہ بھی کوٹھے سے گر کر مر گئی۔ جوئے شیر لانے کے سبب کوہ کن بھی اس کا لقب پڑ گیا تھا۔

بعض نے لکھا ہے کہ فرہاد ایک درویش تھا مگر باطن میں بادشاہی کا رتبہ رکھتا تھا۔ ایک روز شیریں قفس میں سوار باغ کی سیر کو جاتی تھی، اتفاق ہوا سے قفس کا پردہ اٹھ گیا، فرہاد کی نظر اس پر جا پڑی، دیکھتے ہی لوٹ گیا۔ اور دن رات شیریں کا نام ہی جپنے لگا۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسی طرح اس بلا کو شہر سے ٹالو۔ چنانچہ اس نے یہ تدبیر نکالی کہ فرہاد سے کہا کہ اگر تو عاشق صادق ہے تو اکیلا کوہ بیستون سے ایک نہر جاری کر کے کھود لا۔ جب وہ کھودتے کھودتے اختتام کے قریب پہنچا تو بخوف ایفائے وعدہ شیریں کی شادی ایک شہزادہ خسرو پرویز سے جو فرہاد کا رقیب تھا کر دی اور ایک لونڈی کو جلا کر فرہاد کے پاس بھیجا کہ وہ تو خدا کو پیاری ہو گئی۔ یہ سنتے ہی فرہاد

ہوا کہ اب طولانی مرثیوں کا وقت ختم ہو چکا ہے اس لیے عوام اب مرثیہ خوانی کی مجلسوں پر حدیث خوانی کو ترجیح دینے لگے ہیں چنانچہ اپنے خاندانی تیور و طرز کو قائم رکھتے ہوئے صرف ساٹھ ساٹھ بند کے مرثیے لکھے جن کی تعداد دو سو ہے۔ بقیہ مراثی دو سو بند سے زائد ہیں سب سے طولانی مرثیہ ۲۶۵ بند کا ہے۔

کھول اے ذہن رسا جوہر درِ مینائے نظم

ہے۔ ۱۳۸۵ھ میں ۸۱ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور کربلائے نواب ملکہ جہاں (عیش باغ) میں دفن ہوئے۔ محمد تقی صاحب نے تاریخ وفات کہی۔

پاس ہیں شبیر و شبر کے اوج میں آئے تقی
آج جا آرام ہے سید رضی حیدرِ فرید
۱۹۶۸ء

فرید :- شیخ فریدالدین۔ بابا فرید شکر گنج کا نام عموماً رائج۔

کب تک کے روز کھاتے رہیں خط مرادِ باغ
سمجھے ہیں شاید اس کو بھی توشہ فرید کا (امیر)

قول فیصل۔ تنہا فرید نہیں بولتے بلکہ بابا فرید یا فرید شکر گنج ہی اہلسنت حضرات کی زبانوں پر ہے صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چونکہ آپ بچوں کو شیرینی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور نیز بعض یہ آپ کی کرامات بھی بیان کرتے ہیں اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔

فرید بوٹی :- ایک قسم کی بوٹی جس سے پانی جم جاتا ہے۔ اردو عطاروں کی اصطلاح

عطار و نسیم گلستان کی
تحقیق کا کر دیا
ہم نام شہ فرید بوٹی
فرید شکر گنج نہ دے دکھ نہ دے رنج

بچوں کا ایک ظریفانہ فقرہ جو اکثر کسی شخص کو بوقت ڈھونڈ پر چڑھا دیکھ کر کہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے بعض فقرا ایک مرلیا خستہ حالی ٹٹو پر چڑھ کر فرید گنج نہ دے دکھ نہ دے رنج کی صدا لگا کر مانگتے پھرا کرتے ہیں۔ بس اس ہیئت پر تمسخر کرنے کے ہجتی کے طور پر یہ فقرہ کہنے لگے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

فریدوں :- (بکسر اول و دوم و یائے مجہول و ضم چہارم و نون ساکن) فارس کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو دانش مندی میں شہرۂ آفاق ہے۔ ہماری مذکر، رائج۔

کہاں دولت کہاں تخت کہاں ثروت کہاں شوکت
یہ کرو گے کیونکر خانہ طاق فریدوں پہ (انیس)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول و دوم ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ فارس کے ایک قدیم و مشہور بادشاہ بن آبتین کا نام جو ملک فارس میں جمشید کی نسل سے حضرت عیسیٰ کے زمانے سے ۷۵۰ برس پیشتر ہوا ہے۔ فریدوں دو ہی مہینے کا تھا کہ اس کے باپ کو ضحاک نے مار ڈالا اور اس کے درپے ہوا کہ اس کی ماں فرانک اسے گھر سے لے بھاگی اور پیا دودھ خشک ہو جانے کے سبب ایک گوالے کے سپرد کر دیا جس نے گائے کا دودھ پلا پلا کر فریدوں کو پالا اور آخر کو اس نے رضا پا اور کاوہ آہنگر کی مدد سے ضحاک کو ہلاک کیا اور تخت فارس پر جلوس ہوا۔

فریدوں فر :- فریدوں کی سی شان و شوکت والا فریدوں کے ایسا جاہ و جلال رکھنے والا۔

فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ گلیوں نے کسی تجمہ چمن کو دیکھا اور کھل گئیں۔ نرگس شہلا کی نظر بازی سوسن کی زبان دونوں بلبل کی خوش آوازی، الغرض باغ نزہت آگیں و رشک جنان مرہ جبیں اس کے فریدوں فر (فسانۂ آزاد)

فریدی :- (مونث) باز کا لانا۔ اردو مونث۔ (نوراللغات فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہلسنت کی خاص اصطلاح ہے۔ پٹھانوں کے ایک قبیلے کو بھی فریدی کہتے ہیں اور اس قبیلے کے لوگ اپنے نام کے ساتھ لکھتے ہیں جیسے حبیب احمد فریدی، غیاث الدین فریدی وغیرہ۔

فریس :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) فراست والا، صاحب عقل و دانش، عقلمند اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ میں نے ان (آزاد صاحب) کا سا طباع ذہین اور فریس شخص کہیں نہیں دیکھا غضب کے آدمی تھے کسی فن میں نیاز مند نہ تھے ہر فن مولی اور ہر فن پر حاکمانہ اور ماہرانہ عبور رکھتا۔ (اردو ادب دسمبر ۱۹۵۶ء)

قول فیصل۔ اہل ہند فراست سے فریس بنا کے استعمال کرنے لگے۔

فریش :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) صاحب فراش، ایسا مریض جو بستر سے اٹھ نہ سکے اردو، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ تغیر ماہری کی جب طبیعت علیل تھی اس وقت تک میں زیادہ فریش تھا بس کچھ ابتدائی حصہ ہی پڑھ پایا۔ (صداقت جدید ۲۲ جولائی ۱۹۶۸ء)

قول فیصل ۔ اہل ہند فرض سے فریضہ بنا کے استعمال کرنے لگے جس کے عربی میں لغوی معنی ہیں لوٹ لینا ، ناخت و تاراج ۔

فریضہ :۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) خدا کا حکم ، بندوں پر خدا کا واجب کیا ہوا ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

جب صبح تنقل ، شہ نے فریضہ ادا کیا
فوج امیر شام نے عزم دغا کیا ۔ میر انیس

قول فیصل ۔ تنہا فریضہ اول کے نماز سے مراد لیتے ہیں ۔ فریضہ ادا کرنا ، اسی کا خاص مرکب ہے اس کی عربی جمع فرائض ہے ۔ اس کی بگڑی صورت اور اردو جمع " فریضے " بھی رائج و فصیح ہے ۔

فریضے ہیں سحر کے سید بطحا ہوئے فارغ
مسلح ہو گئے مردان دیں آیا علم باہر ۔ نظم طباطبائی

فریضہ سحری :۔ صبح کی نماز ، نماز فجر ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

آخر ہے رات حمد و ثنائے خدا کرو
اٹھو فریضہ سحری کو ادا کرو ۔ میر انیس

فریفتہ :۔ (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) ناحق محبت کرنے والا ، شیفتہ ، دلدادہ ، شیدا ، فدائی ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

بدلہ ترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے
اپنا ہی تو فریفتہ ہوئے خدا کرے ۔ یقین

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر فتح اول ہی ہے جو فصیح ہے ۔ اس کے لغوی معنی ہیں دھوکا کھایا ہوا ، فریب میں آیا ہوا ، لیکن ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے ۔ صاحب نفیس اللغات نے ایک معنی " محو " بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا ۔

فریفتہ کرنا :۔ عاشق بنا لینا ، مفتون کرنا ، اپنا دلدادہ کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل استعمال ۔ باوجودیکہ شوہر بڑا بد دماغ اور بدچلن تھا لیکن اس نے ایسی اطاعت کی کہ اپنا فریفتہ کر لیا ۔

فریفتہ ہونا :۔ دلدادہ ہونا ، عاشق و مفتون ہونا ، والہ و شیدا ہونا ، اردو مصدر فصیح ، رائج ۔

محل استعمال ۔ بھٹیاری کھلی جاتی ہیں کہ میاں آزاد ہم پر فریفتہ ہو گئے اب نکاح ہوا ہی چاہتا ہے ۔ (فسانہ آزاد)

فریق :۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) مجمع ، گروہ ، جماعت ، فرقہ ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ہفتاد و دو فریق جدا جدا ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر سبھی سے ہیں ۔ ذوق

قول فیصل ۔ عربی میں اس بڑے گروہ کو کہتے ہیں جو کسی قوم سے جدا ہو کر دوسری جگہ یا دوسرے موضع میں چلا جائے ۔

فریق :۔[۲] مدعی ، مدعا علیہ ۔ اردو ، مذکر عدالت کی اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ مدعی کو فریق اول اور مدعا علیہ کو فریق ثانی کہتے ہیں ۔ دو مقابلہ کرنے والے شخصوں یا گروہوں میں سے ہر ایک کو فریق کہتے ہیں اس کی جمع فریقین ہے ۔

فریق غالب :۔ کامیاب پارٹی ، مقدمہ جیتنے والی پارٹی ، فارسی ، (اعظم اللغات)

قول فیصل ۔ یہ ترکیب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

فریق مخالف :۔ مدعا علیہ ، مخالف فارسی ، فصیح ، رائج ۔

مرا دل ہے مرا فریق مخالف
گلہ کروں کیا میں دلبر سے شکوہ ستم کا ۔ عزیز لکھنوی

فریق مغلوب :۔ ناکام پارٹی ، وہ مدعی یا مدعا علیہ جو ہار گیا ہو ۔ فارسی (اعظم اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

فریقین :۔ مدعی و مدعا علیہ ، طرفین ، جانبین ، دونوں شخص یا گروہ ۔ عربی ، فصیح ، رائج ۔

محل استعمال ۔ آخر کار فریقین کی رائے یہ قرار پائی کہ شہر چلئے جو پڑھا لکھا آدمی چلے وہی حکم جو کہہ دے آمنا و صدقنا منظور (فسانہ آزاد)

فریم :۔[۱] (FRAME) (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) تصویر کا چوکھٹا ۔ انگریزی ، مذکر ، رائج ۔

بن گیا پیر وزہ گوں آئینہ رخ کا فریم
گورے ماتھے پر نمایاں سبز چہرہ ہو گیا ۔ نیر

قول فیصل ۔ آئینے اور شیشے میں جو چوکھٹا لگا ہے اس کو بھی فریم کہتے ہیں ۔

ترے رخسار تاباں کا بھی جو عکس پڑتا ہے
فریم آئینے کا ہالہ ہے ماہ کامل کا ۔ ناسخ

عینک یا چشمے کے تال یا چوکھٹے کو بھی فریم ہی کہتے ہیں جیسے " تمہاری عینک کا فریم بہت معمولی اور گز دو ہے کسی بڑی دکان سے ولایتی فریم بدلوا لو ۔ "

فریم :۔[۲] وہ لوہے کا چوکھٹا جس میں چمڑا منڈھ کر چھاپنے کے کام میں لاتے ہیں ۔ انگریزی پریس والوں کی اصطلاح ۔

محل تعریف۔ بے تردّد کہتا ہوں، نئی انشا ملاحظہ آئی ہو۔ جبین کی سیاہی میں صاف کیفیت روشنائی ہے۔ فریم پر ایک رقعہ کی تصویر ہے، لکھا مٹتا نہیں گویا خط تقدیر ہے۔ (فسانہ عجائب)

فریم کرانا:۔ لکڑی وغیرہ کا چوکھٹا لگوانا۔ اردو، صرف، رائج۔

محل مزح۔ تمھاری اتنی نایاب آئل پینٹنگ تصویر خراب ہو رہی ہے اس کو فریم کرا دو محفوظ ہو جائے گی

قول فیصل۔ اس فریم کرانے میں چوکھٹا اور شیشہ دونوں مراد ہوتے ہیں اس فعل کو فریم کرنا کہتے ہیں۔

فزا:۔ (بالکسر) بڑھانے والا، زیادہ کرنے والا، فارسی صفت۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے جاں فزا۔

جاں فزا بادہ ہو جس کے ہاتھ میں جام آگیا
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگ جاں ہو گئیں — غالب

اس کی ابتدا میں الف کا اضافہ کر کے افزا بھی کہتے ہیں اور وہ بھی مرکبات ہی میں مستعمل ہے جیسے روح افزا، حیرت افزا وغیرہ۔

فزع:۔ (بالتحریک) خوف، دہشت، گھبراہٹ۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے جزع فزع کی ترکیب سے رونا پیٹنا، گریہ و زاری اور گڑگڑانا کے معنی میں بولتے ہیں۔ سودا نے یکون وہم نظم کیا ہو جو صحیح نہیں اس لئے کہ جزع اور فزع دونوں بالفتح نہیں بلکہ بالتحریک ہیں۔

نہایت بد جزع و فزع بسیار
صلا حا یہ لگے کہنے ہر اک بار — سودا

فزو:۔ (بالضم اوّل و واو معروف) زیادہ، افزوں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مرے سخن کی مگر بعد زیادہ ہووے فزو
گھر میتیم جو ہووے تو ہو فزو دہا — سودا

فزوں:۔ (بضم اوّل و واو معروف) زیادہ، افزوں کا مخفف، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نوح سے بھی کچھ فزوں دنیا میں خان دیکھا
جوش پر آئے کبھی جس دن چشم گریاں دیکھا — کفوی

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے

فزوں ہے جلوۂ کعبہ تمہرے
صدا آتی ہے یہ دیوار و در سے — (معراج الفصاحت)

زور دینے کے محل پر "فزوں تر" بھی مستعمل ہے۔

بولی مری منہ سے دانی ہو فزوں تر جیسے
ایک دو انگلی ہو مقدار دو پر — خاقانی ہند

فزونی:۔ (بالضم) زیادتی، افزونی کا مخفف فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ افزونی نسبتہً زیادہ مستعمل ہے

فساد:۔ (بالفتح) صلاح کی ضد، تباہی، تباہ ہونا، غدر، جھگڑا، بکھیڑا، عربی، مذکر، فصیح، رائج

محل مذمت، اہل حسد ہر وقت جوش میں ابلتے پھرتے اور فساد کے جھنڈوں پر فتنے کی پھریری اڑتی رہتی ہیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں، کھیل کود اور جبر سے مال لینا۔

فساد:۔ حالت اصلی پر نہ رہنا، تغیر، خلل، بگاڑ، خرابی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل مزح۔ تمھارے جسم پر جو چھوٹے چھوٹے پڑ رہے ہیں یہ حقیقتاً فساد خون ہے جلدی علاج کرو۔

فساد:۔ مخالفت، سرکشی، تمرّد۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فساد اٹھانا:۔ جھگڑا پیدا کرنا، ہنگامہ برپا کرنا، فتنہ کھڑا کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج

محل شر۔ علمائے حسد پیشہ بادشاہی دربار میں مکر و فریب کی جنس کو سوداگری میں نکال فتنہ اور فساد اٹھاتے تھے۔ (دربار اکبری)

فساد اٹھ جانا:۔ فتنہ برطرف ہو جانا، شورش ختم ہو جانا۔ اردو، فعل لازم، قلیل الاستعمال۔

اٹھ گیا دین مصطفےٰ سے فساد
آپ کو دے مبارک باد — تیرلی (ذوالفقار الدین)

فساد اٹھنا:۔ (لازم) فتنہ برپا ہونا، جھگڑا، جھگڑا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ رئیس تا فلے نے لعل جو دیکھا تمام لال بھولا، یا خود سوچا کہ ایسی گراں بہا شے کا سہل لے لینا مشکل ہے مبادا فساد اٹھے۔ (فسانہ عجائب)

قول فیصل۔ داغ نے "پڑ" کے اضافے سے مندرجہ ذیل معنی میں کہا ہے۔ آفت آنا، مصیبت پڑنا، بلا نازل ہونا۔

دیکھئے کیا فساد تا حد ہو
میری طرز رقم سے اٹھتا ہے — داغ

اہل لکھنؤ اس طرح اردو میں صورت سے نہیں بولتے

فساد برپا کرنا :- فساد اٹھانا، شورش پیدا کرنا ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج ۔

قول فیصل :- بصیغۂ جمع فسادات برپا کرنا بھی مستعمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جیسے ۔ خدا نے حضرت آدمؑ کے قبل جنات اور نسناس وغیرہ کو خلق کیا تھا ان لوگوں نے بہت خون ریزیاں کی تھیں اور فسادات برپا کئے تھے ۔

(حاشیہ کلام اللہ ترجمہ مولوی فرمان علی)

فساد پڑنا :- فتنے کی ابتدا ہونا، خلل پڑنا ۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان ۔

محل استعمال :- لیکن عجب ساعت تھی جب وقت شیعہ سنی کا فساد پڑا تھا ۔ تیرہ سو برس گزر گئے اور طرفین نے ہزاروں سر دے اٹھائے دل صلاحیت نے بہتیرے ہی زور لگائے گر دلوں میں سے ایک بھی رستے پر نہ آیا ۔ (دربار اکبری)

فساد پھیلانا :- (متعدی) خرابی پھیلانا ایسی باتیں کرنا جس سے فساد پیدا ہو ۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج ۔

محل استعمال :- یہ جھگڑا کب کا ختم ہو چکا تھا اب جو کچھ ہوا ہے یہ فساد تمہارا پھیلایا ہوا ہے ۔

فساد پھیلنا :- (لازم) خرابی پھیلنا، شورش بڑھنا ۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج ۔

محل استعمال :- یہ خبر ہی خبر ہے کہ ناحق فساد ہوا تھا اس کا پورے شہر میں پھیلنا کوئی تعجب کی بات نہیں ۔

فسادِ خون :- (باضافت) خون کا بگاڑ، خون کی خرابی ۔ خون کا فطری قوام کے مطابق نہ رہنا ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج ۔

محل استعمال :- اکثر فسادِ خون کی بیماری میں مبتلا رہتے تھے آخر اسی مرض کہنہ کے اشتداد سے ... انتقال فرمایا ۔ (آب بقا)

قول فیصل :- اضافت کے باوجود عام بول چال میں اعلان نون کے ساتھ ہے ۔ لفظاً باخفائے نون استعمال کرتے ہیں عوام اور جہلا خون فساد کی ترکیب سے بھی بول دیتے ہیں ۔

فساد کا گھر :- بنائے فساد، خرابی کا سبب ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج ۔

زن، زمین، زر، تو ہے فساد کا گھر
لیکن اتنا کہوں گا اے اکبر (اکبر الہ آبادی)

قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا مصرف ہے ۔

وہی اچھے جو خانہ ویراں ہیں
گھر بنانا فساد کا گھر ہے (رشک)

فساد کرنا :- خرابی پیدا کرنا، خلل ڈالنا، روکنا ۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال ۔

بیچ میں جا کے کوئی کرے تفرقہ عزت ند
ورنہ دل نے نہیں کون سا فساد کیا (آتش)

قول فیصل :- اس کے ایک معنی جھگڑا کرنا بھی ہیں ۔ یہی معنی زیادہ رائج ہیں ۔

ہے طبیعت کا میری یہ ایجاد (نغمہ حیات)
تو بحث کرتے ہو نزاع و فساد (مجمل نجات)

فساد کھڑا کرنا :- فتنہ برپا کرنا، شورش اٹھانا ۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج ۔

محل استعمال :- تم جہاں جاتے ہو ایک نیا فساد کھڑا کرتے ہو یہ تمہارے حق میں اچھا نہیں خدا تم پر رحم کرے ۔

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے جیسے "کمبخت جاہل گیا تھا صلح کرانے وہاں جا کے الٹا فساد کھڑا کر دیا ۔"

فساد کھڑا ہونا :- (لازم) فتنہ برپا ہونا، شورش اٹھنا ۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج ۔

محل استعمال :- اس معاملے کو اس قدر طول دیا کہ قوم میں ایک فساد عظیم کھڑا ہو جائے چار آدمی بیٹھے ہوں تو صحبت کا مزہ جاتا رہے ... یہ کیا ضرور ہے ۔ (دربار اکبری)

فساد کی بو آنا :- کسی چیز کی اصلی حالت کا کسی حد تک متغیر ہو جانا ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج ۔

رنگ کا ڈھب خوب نہیں صبح کی روانی میں
یہ کہہ کر فساد کی آتی ہے بو پانی میں (ذوق)

فساد کی جڑ :- جھگڑے کی بنیاد، فساد کی بنا، سبب فساد ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج ۔

جو خدا کے گھر میں برپا ہوں سو طرح سے فساد
تو ٹھہرے شاخ قلم سر بسر فساد کی جڑ (ظفر)

قول فیصل :- ظفر نے "فساد کی جڑ قائم کرنا" بھی کہا ہے جو دہلی کی زبان ہے ۔

بٹھائے خیر کرتا تم نے کر فساد کی جڑ
نکال دی کو کہ ہے بشر فساد کی جڑ (ظفر)

فساد کی جڑ چھپنا بھی کہا گیا ہے جو عام نہیں ہے ۔

بہشت میں بھی مرچ گئی لڑ
تھی یہ بھی فساد کی جڑ (دبیر مغفرت)

صاحب نور اللغات نے انہیں معنی میں فساد کی گانٹھ بھی لکھا ہے جو دلی لکھنؤ میں نہیں بولتے ۔

فساد کی نیت سے :- بدنیتی سے ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج ۔

محل استعمال :- حضرت آپ کا خیال ہی خیال ہے یہ بخدا فساد کی نیت سے نہیں حاضر ہوا تھا ۔

قول فیصل۔ سنت کی جگہ "ارادہ، قصد، خیال" بھی بول دیتے ہیں۔

فسادِ معدہ :- (باضافت) معدے کی خرابی، معدے کا صحیح طریقے سے ہضم نہ کرنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ اطبا کو اکثر و بیشتر کہتے سنا ہے کہ فساد معدہ تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔

فساد ہونا :- برائی ہونا، خلل پڑنا، خرابی ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قسم کھاتے گئے تھے جوش جنوں مجھ کو ہو گیا
ثابت ہوا فساد یہ سارے موز کے ہیں (رقی)

فساد ہونا :- جھگڑا ہونا، لڑائی ہونا، تکرار ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ دونوں طرف کی پارٹیاں بپھری بیٹھی تھیں چنانچہ جاری تھی فساد ہونا ضروری تھا۔

فسادی :- فتنہ انگیز، جھگڑالو، مفسد، فساد کا خوگر۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ ایک ساحر شرارہ جادو نام جسے شہنشاہ حال بمقام عرف رہتا ہو اکر جہاں سلام جاتا ہے اور وہیں فسادی کو قید کرکے لاتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

فُسّاق :- (بضم اول و تشدید دوم) فاسق کی جمع، بدکار لوگ، خلاف شرع عمل کرنے والے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کے ذمہ جو شفاعت نہ ہوئی ہوتی تو
دیتی عالم میں لگا کے خبر فساق آتش (انشا)

فَسان :- (تحقیق) چاقو، چھری، اوزار وغیرہ پر باڑھ رکھنے کا آلہ، سان۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوتی ہے تیز پہلے فلک تیغ ابرو کی
فسان بنی تری چشم سیاہ کی گردش

قول فیصل۔ فسان پر رکھنا اس کا مصرف ہے۔

کوئی جوشن کو صاف کرتا تھا
کوئی خنجر فسان پہ دھرتا تھا (منیر)

یہ فسان کا مخفف ہے۔ جو زیادہ تر زبانوں پر ہے۔

بیا کہ بیم دشمن زاہم نالہ چساں درزنی (مشتاق)
در آں ساعت کہ آہنگری نالہ برسانش (خاقانی)

فارسی میں "فسن" بحذف الف بھی آیا ہے مگر اردو میں اس کا استعمال نظر سے نہیں گزرا۔

دم بدم غمزہ تو بروی ما تیز ترست
راست مانندۂ تیغی کہ زنی بر فسنے (سلمان ساوجی)

اردو میں فسان نہیں بولتے، سنگ فسان کی ترکیب زبانوں پر ہے۔ صاحب غیاث نے بالکسر بھی لکھا ہے۔

قدم تھک جائیں گے جب دم تلاش تیغ قاتل میں
لقب ہے سر کہ ہے گا صورت سنگ فسان ہونا (امیر)

فسانہ :- (بکسر اول و دوم و چہارم) افسانہ کا مخفف، قصہ، سرگزشت، ماجرا، واقعہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہوتا ہے زیر وصل کے جو نامراد حق
رستم کی داستان ہو ہمارا فسانہ کیا (آتش)

فَسانہ :- تذکرہ، چرچا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سحر کرتا ہے جن پریوں کو یہ جادو بیانی سے
حسینوں میں فسانہ ہے مری جادو بیانی کا (امیر)

فَسانہ :- گڑھا ہوا قصہ، بے اصل داستان، جھوٹی کہانی، بے بنیاد قصہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہمیشہ شام سے چھایا ہے سر پر ہو گا شش
ہمارا نالۂ دل گردش کو فسانہ ہوا (آتش)

فسانہ سنانا :- سرگزشت بیان کرنا، ماجرا کہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

نہ پوچھ حال شب غم نہ پوچھ اے دلسوز
وہ کہانی نہیں یہ فسانہ نہیں ہے سنانے کا (شاہجہاں بیگم)

فسانہ سننا :- حال سننا، ماجرا سننا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سمجھے کیا تھے مگر سنتے تھے فسانۂ درد
سمجھ میں آنے لگا جب تو پھر سنا نہ گیا (یگانہ چنگیزی)

فسانہ کہنا :- قصہ سنانا، کہانی کہنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ وہ بولا تو ایسا فسانہ کہو جو نیند لے آنے کا بہانہ ہو۔ اس نے کہا خیر آج ہم اپنی سرگزشت کہتے ہیں۔ (فسانۂ عجائب)

فُسحت :- (بضم اول و فتح چہارم) فراخی، کشادگی۔ عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

فسحت آباد :- وسعت رکھنے والا، پھیلاؤ رکھنے والا، کشادہ مقام۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ بھائی مجھ کو افسوس ہے کہ میں اس پیغام تم کو اس وقت کہ اپنے معشوق زہرہ تمثال ... سے اس یاد خنک اور میدان فسحت آباد اور گلزار مینو سواد اور دریا ... میں مصروف بوس و کنار رکھتے ...... ہرگز پسند آئے گا۔ (فسانۂ آزاد)

فَسخ :- (بفتح اول) توڑنا، باطل کرنا، منسوخ کرنا یا ہونا، بدل دینا یا بدل جانا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ اس جگہ فصاحت کے ساتھ
زیادہ بولتے ہیں

فَصّاد :- (بالفتح اول و دوم مشدّد) فصد کھولنے والا، خون نکالنے کے لیے نشتر لگانے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جنوں ہوئے کم ہیں جو فصد سے فصّاد
ہمیں بال کے مانند نشتر لینا — شاد لکھنوی

فصّادی :- فصد کھولنا، نشتر لگانا، فصد کھولنے کا پیشہ۔ فارسی، غیر فصیح، رائج۔

خون ہو جان میں سودے کی رگ کا جب تک
تیزی مژگاں رگ جاں پہ کرے فصّادی — سودا

فُصَحا :- (بالضم اول و فتح دوم) فصیح کی جمع، خوش بیان و خوش کلام لوگ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ فصحائے خطۂ پاک ایران تک کہتے ہیں کہ کجا انیس کجا فردوسی، کجا گرسپند بہ صبح کجا شاہنامۂ طوسی۔ (فسانۂ آزاد)

فَصد :- (بالفتح) رگ سے خون نکالنا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

راز ہوتا ہے جو افشا مجھے ہوتا ہے ملال
خون روتا ہوں جو فصد اگر دیتی ہو — اکبر

فصد بند ہونا :- فصد کا خون بند ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فصد کرنا :- نشتر کے ذریعے رگ سے لہو نکالنا۔ اردو مصدر، متروک۔

ہم خون گرفتہ یار کی شمشیر سے ہیں خوش — جرأت
کر فصد جائے تو کہیں فصّاد اور کی — دہلوی

فصد کُھلنا :- رگ سے خون نکالا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ ہمارے ماں باپ بھنگ پلاتے تھے معجون کھلاتے تھے۔ کسی کی فصد کھلی دیکھ کر ہمیں غش آتے تھے۔ (فسانۂ عجائب)

فصد کھلنا :- رگ سے خون جاری ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا تماشا ہے ہو رگ لیلیٰ میں ڈوبا نشتر
فصد مجنوں باعث جوش محبت کھل گئی — ظفر

فصد کھلوانا :- رگ سے خون نکلوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھلوائی فصد یار نے میں قتل ہو گیا
گو تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار ہے — ناسخ

فصد کھلواؤ :- جنون کا علاج کراؤ۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

بے ہوش ہیں آؤ فصد کھلواؤ — اختر
اس درجہ تو نا سمجھ نہ بن جاؤ (شاہ اودھ)

قول فیصل ۔ باعتبار محل فصد کھلوائیے بھی کہتے ہیں جیسے، یہ ڈگری غور طلب مثلاً ادق ہے غور و تعمق کا محتاج ہو۔ آپ چار دن کا فعل عبث ہے آپ سیدھے دار الشفا جائیے اور فصد کھلوائیے۔ شاعری پر جان دینا کار عقلمند نہیں فعل حمقائے روزگار ہو۔ (فسانۂ آزاد) جب کوئی شخص حماقت کی باتیں کرتا ہو تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں کیونکہ جنون اور سودے کے امراض میں اطبا اکثر فصد تجویز کرتے ہیں۔

فصد کھولنا :- رگ سے خون نکالنا، خون نکالنے کے لیے رگ پر نشتر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خشکہ ہو گیا ہو کھرے جو مجھ وحشی کی فصد
ہاتھ کٹوا دوں جو دم میں دم رہے فصّاد کا — ثروت

فصد لو :- فصد کھلواؤ۔ اردو فقرہ، عورتوں کی زبان۔

وہ پری کہتا ہے دیوانہ بنا کر زلف کا
فصد لو اپنی کرو جا کر دوا دو چار دن — صبا

قول فیصل ۔ انہیں معنی میں باعتبار محل "فصد لے" بھی مستعمل ہے۔

بس خرابی نہ کر زیاد اپنی
فصد لے بانی فساد اپنی — نواب شوق

جو شخص حماقت کی باتیں کرتا ہو اس سے کہتی ہیں۔

فصد لینا :- فصد کھولنا، خون دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

عشق گل میں جب کہ میری فصد لی فصّاد نے
رنگ آ گیا خون کا نشتر گلابی ہو گیا — [illegible]

فصد ہونا :- فصد کھلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جنوں ہوئے کم ہیں جو فصد ہو فصّاد
ہمیں بال کے مانند نشتر لینا — شاد لکھنوی

فَصل :- (بالفتح) موسم، رت۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نامہ نہ کوئی یار کا پیغام بھیجیے
اس فصل میں جو بھیجیے بس آم بھیجیے — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل ۔ اکثر فصل کا نام بھی لیتے ہیں جیسے جاڑے کی فصل، گرمی کی فصل، فصل بہار، فصل زمستاں وغیرہ وغیرہ۔

ع ۔ گرمی کی فصل ہے تب و تاب درد عطش — انیس

کبھی جس پھل یا پھول کا زور ہوتا ہے اس کے نام کے ساتھ یہ لفظ آتا ہے جیسے آموں کی فصل، گلاب کی فصل وغیرہ۔

غش نہ آئے گا مجھے گل عارض کی یاد میں
یارب ابھی تو فصل نہ آئے گلاب کی (رشک)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع فصلیں اور باعتبار محل فصلوں رائج ہے۔

فصل (ع) کلمہ یا کلام کا ایک حصہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فصل (ع) باب (کتاب کا حصہ)۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل قول۔ کہتے ہیں کہ مجھے کتابیں دی گئیں ان میں ایک انوار المشکوٰۃ بھی تھی اس میں ایک فصل بہ نسبت اور نسخوں کے زیادہ تھی۔ دو بار اگری [illegible]

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع فصلیں اور اپنے محل پر فصلوں بھی رائج و فصیح ہے۔

گردوں کا پانچ فصلوں میں بیان پھیر
معقول تجھ پہ تا اب ہو عیاں پھیر (رنگین)

فصل (ع) بیان، ضمن۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فصل (ع) دو چیزوں کے بیچ کا حجاب، پردہ، اوٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سے فصل نہیں حجاب کہتے ہیں۔

فصل (ع) جدائی، علیحدگی۔ عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

محل قول۔ ایک شب لذت ہم کناری ایک روز بیلوتی گریہ و زاری ہو کبھی شب وصل کیا کیا اتفاقات ہوتے ہیں۔ نگاہ فصل کے دن سر پیٹتے ہیں روتے ہیں۔ (فسانہ عجائب)

فصل:۔ فرق، فاصلہ، دوری [illegible]

فصیح، رائج۔

فصل دو گاں پر ہو بیان خوب ابرو کا
ابرو سے وہاں سیر ادل کیسی کیسی اشارات (مختصر لکھنوی)

فصل (ع) قطع و برید۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فصل (ع) پیداوار، غلہ، اناج، جنس۔ اردو، کاشتکاروں کی اصطلاح۔

محل قول۔ فصل کٹتے پر تمہارا کل قرضہ ادا کر دوں گا۔

فصل (ع) وہ چیز جو کسی نوع کو دوسری ذاتی سے تمیز دے، دو چیزوں کا فرق بتانے والی چیز، مابہ الامتیاز۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، اصطلاح منطق۔

فصل (ع) دوری، [illegible]، (اردو) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فصل (ع) مراد، دغا، فریب، دھوکا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فصل (تحقیق):۔ (دخل کے ساتھ) عورتوں کی زبان پر دغا فریب کے معنی میں مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام بھی بولتے ہیں جیسے تم عجب انسان ہو، تعلیم یافتہ ہو کے بھی دغا فصل کی باتیں کیا کرتے ہو۔

فصل اچھی ہونا:۔ پیداوار اچھی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل قول۔ فصل بہت اچھی ہوئی تھی مگر بارش کی وجہ سے گیہوں کھلیان سے اٹھ نہ سکا سب سڑ گیا۔

فصل افتادہ:۔ بنجر کھیتی۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام زبان۔ بنجر فصل یا بنجر یا کھیتی ہے۔ فصل افتادہ کوئی نہیں بولتا۔

فصل الخطاب:۔ احادیث نبوی کو جو حق کو باطل سے جدا کر دیتی ہیں۔ ہر کلام فصیح اور روشن اور صاف صاف اور جدا کرنے والا حق کو باطل سے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

طائرہ دھوتی تھی جتنا خون رجب تیغ سے
اور بھی ہوتی تھی شرح کتبہ فصل الخطاب (محسن)

فصل آنا:۔ موسم آنا، وقت آنا، کسی پھل پھول یا غلے کی پیداوار کا زمانہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غش آئے گا مجھے گل عارض کی یاد میں
یارب ابھی تو فصل نہ آئے گلاب کی (رشک)

فصل باراں:۔ (با اضافت) بارش کا موسم، برسات۔ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو فصل باراں ہو تو ہو سیر گلستاں ہو تو ہو۔ صبا

فصل بگاڑنا:۔ آب و ہوا خراب کرنا، پیداوار خراب کرنا۔ اردو محاورہ متروک۔

تیزی گل گشت کی گرمی نے بگاڑی ہے فصل
چیچک اور انار گل تر کو سراپا نکلی (رشک)

فصل بگڑنا:۔ (لازم) آب و ہوا خراب ہونا، پیداوار خراب ہونا۔ اردو محاورہ متروک۔

فصل بہار:۔ (با اضافت) بہار کا موسم، جو ہندوستان میں ۱۵ مارچ سے شروع ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

گو کہ آنکھیں ہو گئیں جاتی گی یاد میں
فصل بہار آ کے مرے جام بھر گئی — جلیل

قول فیصل۔ اسی کو فصل بہاراں اور فصل بہاری بھی کہتے ہیں۔

اردو ہجراں ہو دیکھیں وصل جاناں خوب ہے
گو خزاں آتی ہے پر فصل بہاراں خوب ہے — وارث
صحرا میں چمن بہ فصل بہاری ہو جہیں میں
... فصل میں تلوار رو رہی ہے — نواب جیب

فصل تخم ریزی:۔ بیج بونے کا موسم، اردو، مونث (فرہنگ آصفیہ)

فصل جانا:۔ موسم جانا، اردو، مصرف فصیح، رائج۔

اب آؤ زندگی ستعار جاتی ہے
کر وہ غمزہ کہ فصل بہار جاتی ہے — امیر

فصل جوانی:۔ عہد شباب، جوانی کا زمانہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

چند دن فصل جوانی اگر آ جاتی ہے
رنگ انساں و محبت کا لگا جاتی ہے — لطافت

فصل خراب ہونا:۔ پیداوار اچھی نہ ہونا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

فصل خریف:۔ (باضافت) ہندی سال کے پہلے چھ مہینے جن میں جوار باجرا مونگ کو دھان وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل فصاحت۔ جب وہ زمانہ نکل گیا تو پھر ایک دوسری ہوا باندھی کہ اگر یہ فصل خریف نہ ہوئی تو اس کی کسر ربیع میں بالکل نکل جائے گی۔ (گلدستہ ظرافت)

قول فیصل۔ یہ فصل اساڑھ سے اگھن تک ہوتی ہے۔ انگریزی مہینوں کے حساب سے جون سے نومبر تک رہتی ہے۔

فصل خزاں:۔ (باضافت) پت جھڑ کا موسم

فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بلبل دربیں موسم گل فصل خزاں بھی
اے بخت گلستاں کے گرفتار نہ سوچ — رفتال ...

فصل ربیع:۔ (باضافت) ہندی سال کے دوسرے چھ مہینے جن میں گیہوں چنا مسور وغیرہ غلے پیدا ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

دیکھ تو قدرت لطیف و سمیع
جب ہوئی ابتدائے فصل ربیع — (سراج نظم)

قول فیصل۔ یہ فصل پوس سے جیٹھ تک اور انگریزی سال کے حساب سے دسمبر سے مئی تک رہتی ہے۔

فصل زائد:۔ (باضافت) جب فصل ربیع کٹ جاتی ہے تو گرمی کے دنوں میں کھیتوں کو سینچ کے ککڑی، خربوزہ، کریلا اور دیگر ترکاریاں بوتے ہیں اسی کو کہتے ہیں، فارسی ترکیب، مونث، رائج۔

فصل زمستاں:۔ (باضافت) جاڑے کا موسم، سردیوں کے دن، ایام سرما، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ڈھونڈھیں معشوق کوئی اپنے لئے گرما گرم
فکر مولا کی کریں فصل زمستاں آئی — آتش

فصل سرما:۔ (باضافت) جاڑے کا موسم، فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال

امر عبرت کا اور نقشا دیکھ
فصل سرما و فصل گرما دیکھ — (سراج نظم)

فصل شباب:۔ (باضافت) جوانی کا زمانہ شباب کے دن، مونث، فصیح، رائج۔

پی لی شراب ہم نے بھی فصل شباب میں
جس عہد میں گناہ نہ کرنا گناہ تھا — اکبر ...

فصل کی چیز:۔ وہ پھل جو موجودہ فصل کا ہو۔ اردو، مصرف فصیح، رائج۔

محل نظم۔ تم نے بازار و مربا تو بھیج دیا مگر فصل کی چیز یعنی آم نہیں بھیجے۔

فصل گرما:۔ (باضافت) گرمی کا موسم، گرمی کا زمانہ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جاتو سویا فصل گرما میں جو میرا گلبدن
جسم پسینا آگیا بستر گلابی ہو گیا — لطافت

فصل گل:۔ (باضافت) موسم بہار، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کیا فصل گل میں رنگ کے گزرے بہار ہو
بھر دے گلابیوں میں جو ساقی ترا سرخ — الطاف

فصلی:۔ (بکسر) وہ سال جو فصل کے اعتبار سے حساب کیا جاتا ہے مہینے حسب ذیل ہیں۔
چیت، بیساکھ، جیٹھ، اساڑھ، ساون، بھادوں، کنوار، کاتک، اگھن، پوس، ماگھ، پھاگن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فصلی سال یا سن فصلی، یا سال فصلی کہتے ہیں۔ تنہا فصلی نہیں بولتے۔

فصلی:۔ (بکسر) فصل سے منسوب، موسم کا، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ فصلی بخار ہے دو دن میں خود ہی اتر جائے گا۔

فصلی:۔ (بکسر) چیچک، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ اپنے بچے کو ان کے یہاں نہ لے جاؤ، ان کے بچے کے فصلی نکلی ہے۔

فصلی بخار:۔ وہ بخار جو موسم بدلتے وقت آتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فضلِ الٰہی:- (باضافت) فضلِ خدا، خدا کی مہربانی، اللہ کا کرم، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

بہت مشتاق ہوں دو بول تاسی آکے ٹہرا ہے
ہوا ہو وخت زر بستہ اب فضلِ الٰہی سے — آتش ینا

قولِ فیصل۔ العلیٰ معنی میں فضلِ خدا، فضلِ رب، فضلِ معبود وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

عاشق نے کی عرض حقیقت مری کیا ہے
سب آپ کا اقبال ہے یہ فضلِ خدا ہے — مرزا دبیر

فضلِ خدا شاملِ ہونا:- کسی کے حال پر خدا کی مہربانی ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ ہمیں اپنی کوششوں پر کوئی ناز نہیں ہے اگر فضلِ خدا شامل ہے تو کام ضرور پیدا ہوگا۔

قولِ فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "فضلِ خدا شاملِ حال ہونا" زبانوں پر ہے۔

فضل دوست:- (بے اضافت) علم دوست، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ نثر۔ خود لکھتے ہیں کہ شخص صاحبِ اخلاق ... علم پرور فضل دوست تھا۔ (دربار اکبری)

فضل کرنا:- رحم کرنا، مہربانی کرنا، نوازش کرنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

اسے فضل کرتے نہیں لگتی ابر
ہوا اس سے موتی بس اسے اب — میر حسن

فضل کرے تو چھٹیاں، عدل کرے تو لٹیاں:- (کہاوت) اگر خدا کے تعالیٰ کا فضل ہو تو بیڑا پار ہے ورنہ انسان تو ہر طرح سے گنہگار ہے۔ (رسالہ بازاری زبان، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فضل مولیٰ:- (فقرا کی دعا) خدا خوش رکھے، خوش رہو، خدا کی عنایت رہے۔

(۲) خدا کی مہربانی، خدا کی عنایت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فضلِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ:- خدا کی مہربانی سب سے بہتر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ "فضل مولیٰ از ہمہ اعلیٰ"

فضلہ:- (بالضم اول و فتح سوم) (فُضلہ) فُضالہ، بقایا، بچا بچا، عربی، مذکر (۲) جھوٹن، جھوٹا کھانا، پس خوردہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فضلہ:- (الضم) (عربی) لغۃً، وہ شغل جو بعد ہضمِ غذا جسم سے براہ معدہ مثانہ یا دماغ وغیرہ سے خارج ہو جیسے بول براز ریزاں وغیرہ (نور اللغات) لکھنؤ میں عام طور سے اصطلاحاً بقیہ پائخانہ ہی کو کہتے ہیں۔

یہ ستم ہے بجاز خیر الوریٰ
کہ جس وقت ہوتا تھا فضلہ بپا
عیاں ہوتی تھی اس کی خوشبوئی
کوئی دیکھتا تھا نہ اس کو کبھی — (مواعظ الفضائل)

فضل ہونا:- مہربانی ہونا، کرم ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

حق برائی چیز ہے ہجر کرنے سے کیا ہوتا ہے
گزرتے ہیں دن اللہ میں جب فضلِ خدا ہوتا ہے — امیر

فضل ہے:- خیریت ہے۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں "اللہ کا فضل ہے"

فضول:- (بالفتح اول و ضم دوم و واؤ معروف) وہ شخص جو غیر ضروری کام اور بے کار باتیں کرے، عربی، صفت، متروک۔

محلِ نثر۔ حضرت آپ حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ شخص اتنا فضول اور لغو کیسے ہے۔ (خود مہذب)

فضول:- (بالضم) (معروف) بے فائدہ، بیکار، لاحاصل۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ منصور کے قتل ہونے پر امین کی بھاگ ہوئی فوج نے ایک مرتبہ پھر اپنی طاقت سے پھر حملہ کیا۔ لیکن اب یہ جدوجہد فضول تھی۔ (دولت عباسیہ، آنکھیں)

قولِ فیصل۔ یہ نثر میں بھی زبان کا جز ہے۔

فضول:- (بالضم) فاضل، ناقابل، زائد (۲) اوچھا (۳) زیادہ، بہت، از حد، کثیر، وافر، عربی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ہیں۔ پہلے کل پر فاضل زبانوں پر ہے۔

فضول:- بے جا، بے محل، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بہت سی ایسی رسمیں ہیں جن پر روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے۔ (رفیق العروس)

فضول:- ناقص، وزن، غیر ملیح۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ قلیل پیریڈ و عجیب و مانوس۔ سمجھ کے بیٹھے گن رہا ہوں۔ قریب آگئے دورِ تھا اب دائمی ہوگیا ہے مہینے بعد جب پانچ جماعت باوقعت فضول بھی دفع ہو جاتے ہیں اور یہی منشاءِ حیات ہے۔ (خود مہذب)

فضول باتیں:- لغو اور محض بے فائدہ باتیں، ہزل، بکواس۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر فضول کی باتیں بولتے ہیں۔

فضول خرچ:- مسرف، بے جا خرچ کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ بے جا خرچ کرنے کو فضول خرچ کہتے ہیں۔

جیسے - بہت ایسی رسمیں ہیں جن میں روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے اور اسی فضول خرچی کے سبب سے بہت سے بھائیوں کی ریاستیں اور سفید ریاں تک بک گئیں۔"

(زینت العروس)

فضول سمجھنا: - زائد جاننا، ضرورت سے زیادہ خیال کرنا، بے ضرورت سمجھنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل نظر - تحریر رجالات میں بعض باتوں کے لکھنے کو لوگ فضول سمجھیں گے لیکن راوی کا حال بھی جاننا چاہئے کہ کوئی حرف اس کا راز ہے ساداستان کا نہ چھوڑوں (ترجمہ دیوان ذوق پیر آلی)

فضول کی باتیں: - فضول شخص کی باتیں بیکار کی باتیں، اردو صرف، متروک۔

یہ سنئے عاشق زار دلول کی باتیں
کہ یادہ ہوتی ہیں اکثر فضول کی باتیں (رشک)

قول فیصل - تمام طور سے فضول کی باتیں یعنی بیکار کی باتیں بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

فضول گو: - بات بڑھا کے بیان کرنے والا باتونی، بکی، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

محل نظر - تعلیم یافتہ عورت تھی نگاہیں تجسس پسند واقع ہوئی تھیں بے محابا گفتگو کرنے کی عادی نہ تھی۔ فضول گو بھی نہ تھی۔ (میرا سیلاکتاہ)

فضول گوئی: - بات بڑھا کے بیان کرنا فارسی مونث قلیل الاستعمال۔

بیجا فضول گوئی سے ہو مقصد سکوت
معقول بات ذہن میں آئے تو چپ رہ (اکبر الہ آبادی)

فضول ہونا: - بے کار ہونا، نکما ہونا، لاحاصل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل - مؤلف نور اللغات نے ضرورت سے زیادہ ہونا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

فضول ہے: - لاحاصل ہے، بے فائدہ ہے، غیر ضروری ہے، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

فضولی: (بضم اول بالفتح) بیہودہ آدمی، زیادہ گو، وہ شخص جو غیر ضروری کام کرے - عربی صفت، متروک۔

قول فیصل - اس کی اردو جمع دونوں کے اختلاف سے فضولیوں ہے جیسے "چونکہ تاریخ لکھنے کے مصنف نے امرائے عہد کے حال بھی لکھے ہیں جن میں سے اکثر نامردم چلے گئے ہیں نے ان فضولیوں کے ذکر سے زبان کو آلودہ نہیں کیا؟ (دربار اکبری)

فضولی: - غیر ضروری کام، فارسی، متروک۔

جس نے رکھا نہ فضولی سے سروکار اکبر
مرد عاقل ہے وہی دہر کے ہمانوں میں (اکبر الہ آبادی)

قول فیصل - اس کی جمع فضولیوں بھی استعمال کرتے تھے جیسے "بعض ضرور توں بلکہ فضولیوں کے سبب سے وعدہ خلافی کرکے سال بھر پڑا رہا۔ (دربار اکبری)

فضولیات: - بیکار کی باتیں، بیہودہ باتیں، فضولی کی جمع، اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل نظر - ٹوڈرمل دھرم کرم اور پوجا پاٹ کی پابندی سے پورا ہندو تھا مگر وقت کو خوب دیکھتا تھا اور ضروریات و فضولیات میں تفریق سے امتیاز کرتا تھا۔ (دربار اکبری)

فِضّہ: - (بکسر اول و تشدید دوم) چاندی، نقرہ عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فضہ معدنی ہے تا بہ ذہب
اور یاقوت بھر زمرد سب (سراج النظم)

فِضّہ: - کنیز جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا عربی، مونث، رائج۔

میا یہ نہیں کہتی کہ عماری میں بٹھا دو
بابا مجھے فضہ کی سواری میں بٹھا دو (میرانیس)

قول فیصل - جناب رسول خدا نے ان کو اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو کنیزی کے لئے دیا تھا لیکن گھر کا کام ایک دن خود جناب معصومہ کرتی تھیں اور دوسرے دن جناب فضہ - ان کی وفاداری کا ثبوت یہ ہے کربلا میں حسینؑ اور اہلبیت حسینؑ کے ساتھ انھوں نے بھی مصیبتیں برداشت کیں - کربلا کے معرکے کے بعد اہلبیتؑ پر جو قید و بند کی مصیبتیں پڑیں ان میں بھی یہ شریک رہیں۔ جب اہلبیتؑ کو مدینہ رہا کیا تو یہ بھی اہلبیتؑ کے ساتھ واپس ہوئیں آخر تک خدمت کا شرف رہا یہ تھا کہ بعد واقعہ کربلا زندگی بھر بات کا جواب آیات قرآنی سے دیا کرتی۔

فضیتا: - (بروزن فریقا) فضیحت، برا بھلا کہنا، اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل نظر - تمہاری لڑکی بڑی بدتمیز ہے اس نے کل شادی کے گھر میں میرا کوئی فضیتا دکھا نہیں رکھا میں منہ دیکھتی رہ گئی۔

قول فیصل - زیادہ تر اس کا صرف جمع کے ساتھ ہے مگر اور مونث دونوں صورتوں سے بولتے ہیں جیسے برے فضیتے اڑائے گئے، میری فضیتیاں اڑائی گئیں اس کی اصل فضیحت تھی جس کو بگاڑ کر اس طرح بولنے لگیں:

فضیتا اڑانا: - فضیحت کرنا، رسوا کرنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل - بصیغہ جمع فضیتے اڑانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

فضیتی: - (بفتح اول و کسر دوم یائے معروف

سر پر ماہ رمضان ہو۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس محل پر دستار فضیلت، فصیح ہے۔

فضیلت لے جانا:- فائق ہونا، سبقت لے جانا، اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مصحف دستار کے معنوں سے واں محروم نہیں
سب کے معنوں پر حرمت فضیلت لے گئے — آتش

فطانت:- (بفتح اول و دوم و چہارم) دانائی، ہوشیاری، عربی، مونث، فصیح، آہستہ کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جس کی قسمت میں یہاں شاہ جہاں ہونا تھا
اس کی فطرت میں غلاموں کی فطانت آئی — اکبر

فطر:- (بالفتح) روزہ کھولنا، عربی، مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فِطر:- صدقۂ عید الفطر، عربی، مذکر، متروک۔

دن عید کے لللہ پلائے گئے ساغر
ساقی نے دیا فطرہ ماہ رمضان کا — رند

قولِ فیصل۔ اس معنی میں زیادہ تر "فطرہ" بولتے ہیں، عربی میں فطر کے معنی ہیں روزہ کشائی جس کا تعلق اردو سے نہیں ہے۔

فطرانہ:- عید رمضان کا صدقہ۔ (فیروز اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے قطعاً نہیں بولتے۔

فِطرت:- (۱) (بکسر اول و فتح سوم) آفرینش، خلقی عادت، پیدائشی خصلت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں کہ جفا دائمی عادت نہیں ہوتا
میں کہتا ہوں کہ خوبان جہاں کی یہی فطرت ہے — محشر

فطرت: (۲) وہ شکل جو ہر ہیئت میں اختیار کرتا ہے، مستحضرہ، عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ بالعموم ان معنوں میں نہیں بولتے۔

فطرت: (۳) ذات، خمیر، اصل، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

باطن کا ہے اخلاق حمیدہ سے تعلق
فطرت میں جو ہو چونک وہ بد ہو گا زنہار — اکبر الہ آبادی

فطرت: (۴) دانائی، عقلمندی، عربی۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں بالعموم رائج نہیں۔

فطرت: (۵) مکر و فریب، شرارت، چالاکی، اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

باز آوے اپنی فطرت سے وہ تب تک اگر گیا
پاؤں میں جب تک نہ کوکا کے پڑیں چھنکاریاں — رنگین

فطرت: (۶) سازش، سانٹھ گانٹھ، ملی بھگت (دفتروں کی چوری دونوں کی فطرت سے ہوئی ہے) (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فطرت: (۷) فتنہ انگیزی، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فطرتاً:- فطرت کی رو سے، عربی، فصیح، رائج۔

فطرتاً یہ قوت باطن عدم سے لائے تھے
آگے سینے میں دل تصویر رحمت ہو گیا — محشر

فطرت بدل جانا:- جبلت بدل جانا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سحر کا چاند ہوا آغوش میں زنداں کے طلوع
فطرت حسن بدل جائے تو کچھ دور نہیں — عزیز لکھنوی

فطرت بنانا:- مکر و فریب کرنا، اردو، مصدر، عورتوں کی زبان، متروک۔

فطرت اس سے نئی بناؤ کوئی
ڈھونڈ کر تازہ میل لاؤ کوئی — شوق

فطرت کرنا:- چالاکی کرنا، عیاری کرنا، سازش کرنا، اردو، مصدر، متروک۔

زلیخا نے یہ فطرت کی تھی ہیہات
کہ یوسف ہوئے مائل حسن پر بات — (زلیخائے اردو)

فطرت لڑانا:- چال چلنا، سازش کرنا، فریب کرنا، دہلی کی زبان۔ (نوراللغات)

فطرت میں داخل ہونا:- خلقت میں داخل ہونا، پیدائشی ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

یہ رسم بادہ خواری ہے ورثہ ساقی کوثر
یہ پیمان ازل تھا جو مری فطرت میں داخل ہو — عزیز لکھنوی

فطرتی:- (بکسر اول و فتح سوم) جبلی، پیدائشی، خلقی، قدرتی، عربی، صفت، متروک۔

کھلا یہ فطرتی جوش طبیعت
کھلا تو نہیں ہوئی حیرت کا حباب — اکبر الہ آبادی

قولِ فیصل۔ اس جگہ فطری بولتے ہیں۔

فطرتی:- (۱) بے ساختہ، بلا تصنع، عربی، قریب بہ متروک۔

کچھ کھر دنیا نہیں منش کہ بنالیں لڑکے
فطرتی طور پہ خود ہوتی ہے بینش پیدا — اکبر الہ آبادی

قولِ فیصل۔ اب اس جگہ فطری طور پر بولتے ہیں۔

فطرتی: (۲) شوخ، چالاک، فتنہ پرداز، عیار، فریبی، دھوکے باز، بہت چلتا ہوا، اردو، عورتوں اور عوام کی زبان۔

فطرہ:- (بالکسر) عید رمضان کا صدقہ، وہ رقم یا اناج جو ماہ رمضان کے روزوں کے بعد عید کے دن حکم شرع کے مطابق دی جاتی ہے، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اے برید گرم رو لا اس میں فطرے کی رقم
کاسۂ دریوزگی تیرا یہ زریں جام ہے — [illegible]

واحد مذکر ہوتا ہے۔

ع۔ شیخ نے کہا کہ بندے میں راہیں ہیں ہزار بے شمار
میرا جیبنی

فعلاً :- ازروئے عمل، قولاً کا نقیض، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فعلِ اختیاری :- (باضافت) وہ کام جو عمداً سمجھ کے کیا جائے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جناب شیخ نے یوں کیں تحقیں مجھ کو
کہ جب عشق مرا فعلِ اختیاری ہے — عظیم آبادی

قولِ فیصل۔ اسی محل پر اختیاری عمل بھی زبانوں پر ہے۔

فعلِ بد :- (باضافت) برا کام، خراب کام، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

عفیفہ کو نہ کر آلودہ داماں
نہ ہو للہ فعلِ بد کا خواہاں (سراج المضامین)

فعلِ بد تو خود کریں لعنت کریں شیطان کو
برا کام خود کریں اور شیطان کو الزام دیں۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ یہ مصرع بطور ضرب المثل زبان زدِ خاص و عام ہے۔

فعلِ جائز :- (باضافت) کارِ جائز، روا کام جو شرعاً روا ہو، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فعلِ زشت :- (باضافت) برا کام، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قابل ہیں ہم کہ بھی فعلِ زشت سے
بچو بچو مرا کہ تا فلک خلد بریں ہوں میں — اکبر

فعلِ شنیع :- (باضافت) حرکت بیجا، شرمناک فعل، قباحتی، زنا کاری، قمار بازی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فعلِ ضمانی :- نیک چال چلنی کی ضمانت، امن کی ذمہ داری کا ب

مجرم سے کوئی جرم نہیں ہوگا۔ اردو مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فعلِ عبث :- (باضافت) بے فائدہ اور بے سود کام، فضول کام، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ نسیم کتاب الف لیلہ کو نظم کرنے پر راضی ہو گئے مگر ابھی ایک ہی جلد تمام ہوئی تھی کہ طبع نازک کو اس فعلِ عبث سے بیزار پا کر ... ختم ... کر دیا۔
(رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڑھ)

فعلِ عبث ہونا :- بیکار کام ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ آپ چاروں کا فعل عبث ہے۔ آپ سیدھے دار الشفا جائیے اور فصد کھلوائیے۔
(فسانۂ آزاد)

فعل کرانا :- اغلام کرانا، زنا کرانا، لواطت کرانا۔ اردو فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فعل کرنا :- ۱ کوئی کام کرنا، کوئی حرکت کرنا ۲ مجامعت کرنا، بدفعلی کرنا ۳ عمل کرنا، کسی کام کا عامل ہونا ۴ بیجا حرکت کرنا ۵ مکر کرنا، حیلہ کرنا، فریب کرنا۔

(اس معنی میں اس کا تلفظ فیل کرنا ادا کرتے ہیں)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ صرف معنی نمبر ۱ میں بولتے ہیں۔

فعلِ لازم :- وہ فعل جو صرف فاعل پر تمام ہو جائے اور مفعول کا تابع نہ ہو۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس کی مثال ہے۔ حامد آیا، اسلم گیا۔

فعل لانا، فیل لانا :- ۱ جھگڑا کرنا، فساد کرنا، ۲ بے ایمانی کرنا، دھاندلی کرنا، ۳ شرارت کرنا، حرمزدگی کرنا، بگڑنا، مچلنا، بد ذاتی کرنا، بپھرنا، سرکشی کرنا، جیسے گھوڑا فعل لا رہا ہے۔

یہ اگر ڈر ہو نستیں کہیں لا دے نہ فعل
تو ابھی تم سا تو ابھی کے پا کر دیکھ تو مروت
دل دے کے ظفر ہم نے کہا کچھ بھی نہ اس کو
سو فیل وہ لاتا جو کوئی اور سا ہوتا — ظفر (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عوام لکھنؤ فیل لانا بولتے ہیں۔

فعل لانا، فیل لانا :- ہٹ کرنا، اصرار کرنا، ضد کرنا ۵ مکر کرنا، پاکھنڈ کرنا، (اس کا تلفظ بھی فیل لانا ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کے عوام فیل کی لانا یا فعل کرنا کو بولتے ہیں۔

فعلِ متعدی :- (باضافت) وہ فعل جس میں فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شہد میں تیرے جو ہو راہ تعدی کی مسدود
کھلے فعل متعدی سے نہ باب تفعیل — ذوق

قولِ فیصل۔ اس فعل کی مثال یہ ہے۔ حامد نے محمود کو مارا، احمد روٹی لایا۔

فعلِ مجہول :- (باضافت) جب فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اور مفعول اس کا قائم مقام ہو تو اسے فعلِ مجہول کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس کی مثال ہے۔ زید مارا گیا۔

فیل مچانا :- ۱ شرارت کرنا، فریب کرنا، مکر کرنا، ۲ اصرار کرنا، ضد کرنا۔ (اس کا تلفظ فیل مچانا) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ فیل مچانا کسی کے ساتھ اور فیل کرنا عام طور سے بولتے ہیں۔

سست شد از سرِ تو خواب ناز
یا از آب دست و گریبان بر آمدہ
اندر ہر چمن چو گرد خاقان سرو و غم
افغان ز بلبلان خوش الحان بر آمدہ

فغفور :- (بفتح اول و واو معروف) چین کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جس کے ماں باپ نے اس کو بت کی نذر کر دیا تھا۔ اس کے بعد ہر بادشاہ چین کا یہی لقب ہو گیا۔ فارسی مذکر، رائج۔

خاک سے بڑھ کے ہو مجھے ستی پیالہ کا
لوں کبھی نہ دولت فغفور سے شراب — امیر

قول فیصل۔ اسی کو فغفور چین بھی کہتے ہیں۔

شاہ ختن ہے زلف کی شاہانہ ہی کم
فغفور چین سوا ہو ترے عارض چین کے کب — لطافت

یہ لفظ اصل میں چینی زبان کا ہے بغ (بالضم بمعنی بت۔ فور بمعنی بیٹا۔ فارسیوں نے بالفتح استعمال کیا ہے۔

فف :- پھونک، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

ففٹی :- آدھا، نصف، انگریزی، رائج

قول فیصل۔ زبانوں پر عموماً تکرار کے ساتھ ففٹی ففٹی ہے۔

فقرد ہونا :- ہوا ہونا، رفو چکر ہونا، اردو عوام کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ شہزادہ بلند اقبال ادھر کے حواس خمسہ بلا اجازت فقرد ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عربی میں فقرد کا اسم ابجد الفتے کی یعنی فقرد ہوا۔

فق :- چہرے کی رنگت کا تغیر، ہکا بکا، متعجب، حیران، پریشان، اردو فصیح، رائج۔

گل گل کا منہ چمن میں ترے آگے فق نہیں
یہ رنگ گل اڑا ہوا افق پہ شفق نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ غم یا بیماری کے سبب جب انسان کے چہرے کا رنگ زرد ہو جائے تو اس پر بھی اس کا اطلاق کرتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ عربی یا فارسی نہیں ہے بلکہ ہندی پھک سے بنایا ہے جس کے معنی دفعتاً کسی آتش پارے کے اڑ جانے کے ہیں۔

فقاہت :- (بفتح اول و چہارم) دریافت کرنا، جاننا، عقلمندی، فقہ سے واقفیت، تفصیلی دلیلوں کے ساتھ علم فقہ کا جاننا، احکام شریعت سے آگاہی۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ انہی کو کہا کہ منکر و نکیر، حشر، نشر، حساب، میزان وغیرہ سب کو درست لکھ دیا اور آپ جو تناسخ کے سوا کسی چیز کے قائل نہیں۔ اسے اس کی مخالفت قرار دیا اور مجھے تعصب و فقاہت کے ساتھ متہم کیا۔ (دربار اکبری صفحہ ۲۵۵)

فق پڑ جانا :- انتہائی غم یا خوف سے چہرے کا رنگ اڑ جانا، ہکا بکا رہ جانا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل نثر۔ مجھے جیسے ہی دیکھا حواس باختہ ہو گئے چہرہ پر فق پڑ گیا۔

فقتا :- (بفتح اول وکسر دوم و سوم مشدد) گھر گھر کچھ مانگنے والے کو عورتیں حقارت سے کہہ دیتی ہیں۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے فقتنی بولتی ہیں۔

فقدان :- (۱) (بالضم و نیز بالکسر) مفقود ہونا، گم ہونا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ جس وقت سے وہ خط پڑھا ہے سوچ رہا ہوں کہ کیا لکھوں۔ بسبب فقدان اسباب یعنی عدم وجود کتاب کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ (محمود شیرانی)

قول فیصل۔ اردو میں بالضم ہی زبانوں پر ہے۔

فقدان :- (۲) نہ ہونا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو نہ کرتا خدا ہمیں گویا
ہائے فقدان نفس ناطقہ کا — ناسخ

فقر :- (بالفتح) درویشی، محتاجی، افلاس، مفلسی، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ضرورت سے زیادہ کی خواہش نہ ہونا بھی فقر ہے جو قناعت سے بلند ہے۔

زیور تھا فقر فاطمۂ خوش صفات کا
تھا یہ جہیز بنت شہ کائنات کا — انیس

اصلی معنی ہیں بطور استعارہ دولت فقر یا فقر کی دولت بھی فصیح مستعمل ہے۔

دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے
اے ذوق ادھر دال ہے میں لقمہ نہیں کرتا — ذوق

فقرا :- (بضم اول و فتح دوم) فقیر کی جمع عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شاہاں سے سوال اپنا دولت شکنی ہے
کو قیض تنگ ورنہ ہو میں فقرا کا ہیچ — جرأت

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے فقرائے ہند کی ایک فہرست مع تعریف درج کی ہے جو قابل دید ہے۔

• ہندوستان کے فقیر جن کے بہت سے فرقے اور فرقے مشہور ہیں یہ ہیں۔

سنیاسی :- ان کا طریقہ خواہش نفسانی کو ترک کرنا لذات جسمانی کو چھوڑنا اور صفت قناعت میں

تکلّف بالا طاق سے منہ نہ موڑنا ہے۔ یہ لوگ بدن پر اس قدر بھبوت لگائے رہتے ہیں کہ مٹی کی تہیں جم جاتی ہیں اور بالوں کو یہاں تک الجھائے رکھتے ہیں کہ لٹیں بندھ جاتی ہیں۔ رات دن بھبوت سے دھیان لگائے اور سر جھکائے رہتے ہیں نہ کسی سے علاقہ اور نہ کسی چیز کی تمنا۔ سر سے پاؤں تک ننگے، اور ننگ و ناموس سے بے پروا راہ مولا میں بسر کرتے بلکہ بڑی بڑی مصیبتیں سہتے ہیں اگرچہ ان کا ظاہری حال خراب ہے مگر باطن داتا کے فضل سے مالا مال ہے اور روحانی لذت کے آگے جسمانی لذاتوں کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے ان کے بھی کئی فرقے ہیں بعض فرقے جب سادھو اپنے نفس سے مناظرہ اور مباحثہ کرتے رہتے ہیں بعض اپنے تن من سے دست بردار، آسمان کی طرف ہاتھ یا پنجہ لٹکائے کھڑا دیا اور دامن مطلوب کو پکڑ لیا ہے بعض درخت میں الٹا لٹک کے نفس امارہ کو تپسیا کی آگ میں جلا دیتا ہے۔ بعض اپنی عبادت کے مقام پر صبح اور شام رام سے لو لگائے کھڑے رہتے ہیں۔ کوئی اس جہان کی دید چھوڑ سورج سے ٹکٹکی باندھے اس عالم کو دیدۂ دل سے دیکھتا ہے۔ غرض ان لوگوں کے اوقات جپ تپ ہی میں گزرتے ہیں۔ نفس کشی اور ریاضت ان پر ختم ہے۔ ان کی عبادت کے طریقے نہایت کٹھن ہیں۔

جوگی یہ بھی یاد الہی میں رات دن رہتے اور حبس دم کی کثرت سے سیکڑوں برس جیتے ہیں۔ یہ ریاضت سے اپنے جسم کو ایسا لطیف بنا لیتے ہیں کہ ہوا میں اڑنا، اور پانی پر چلنا ان کے نزدیک کوئی بات نہیں، عمل کے زور سے اپنی روح دوسرے کے جسم میں پہنچا دیتے ہیں، جس شکل کے چاہیں بن جائیں۔ اور طبیب کی طرح سا دیتے ہیں۔ دھاتوں کو سونا بنا دینا، جادو سے دم کو مردہ لینا ایک کھیل ہے۔ بیروں سے ان کو محبت جتیاوں پر ان کی حکومت اور لاعلاج امراض میں یہ ہاتھ ڈال کے کرشمے دکھاتے ہیں۔ دوسرے کے دل کی بات بتا دیں۔ بے پروائی اور استغنا ان کی ریت اور یہ کسی کے بس نہیں اگرچہ سنیاسی جوگی جنتر منتر وغیرہ میں بھی دخل ہے مگر جوگی ان کاموں میں بہت مشہور ہیں۔

(۳) بیراگی نفس کشی اور جوگ ان کا وطیرہ ہے۔ خدا کی محبت میں کامل اور اپنے طور کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اپنے گرو کے قدم بقدم چلتے اور اس کے قول پر عمل کرتے ہیں یہ لوگ وحدت اور معرفت کے بھجن بنا کر صبح شام گاتے اور رنگ برنگ کے ساز بجاتے ہیں اور یہی ان کی عبادت ہے۔ حالت وجد میں گر ناچتے اور خوب چکر پھیریاں پھرتے ہیں۔ بعض خاص خاص صورتوں کا دھیان باندھ کر بیٹھتے ہیں اور بعض ویدانت اور شاستروں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے بھی بہت سے فرقے ہو گئے ہیں جو اپنے اپنے پیشوا کے نام سے مشہور ہیں۔

(۴) نانک پنتھی ان لوگوں کا سلسلہ گرو نانک سے چلتا ہے جو سمبت ۱۵۲۶ مطابق ۱۴۶۹ء میں موضع تلونڈی ضلع لاہور میں ایک کالو نامی کھتری کے گھر میں پیدا ہوئے۔ سمبت ۱۵۱۲ میں اپنے کمالات کے سبب گوشہ نشین ہو گئے۔ اور ۱۵۵۹ء میں وعظ شروع کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ "خدائے واحد کے سوا دوسرے کو نہ مانو۔ آپس میں برادرانہ سلوک رکھو بچپن سے فقرا کامل کی صحبت کے سبب یہ دنیا چھوڑ کر عبادت میں مصروف ہو گئے۔ سکھوں کے مذہب کا سلسلہ انہیں سے چلا۔ بابر بادشاہ کے ہم عصر تھے اس پنتھ کے لوگ اپنے پیشوا کے ارشاد کے موافق خدا کی حمد و ثنا میں رہتے ہیں۔ ان کی عبادت کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے مرشدوں کے بنائے ہوئے دوہے چند کبت وغیرہ گا گا کر سننے والوں کو خوش کریں اور گرنتھ جسے گرنتھ صاحب کہتے ہیں انہیں کے ملفوظات کا نام ہے۔ نانک صاحب نے ہر ایک مذہب کے اصول ملا کر ایک علیحدہ راستہ نکالا تھا مسلمانوں کے بہت سے طریقے انہوں نے پسند فرمائے ان کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کرنی چاہیے۔ قیامت کا روز حق ہو گا اس روز نیکوں کو انعام، بدوں کو سزا ملے گی کسی مذہب سے مخالفت اور بحث روا نہیں۔ کسی سے تعرض قتل، چوری اور افعال شنیع کی سخت ممانعت ہے تمام نیکیوں کی ہدایت ہے۔ حتی اگر ہم ملک کے آدمیوں سے مروت، ہمدردی اور مسافر نوازی تک کو ضروری اور لکھا ہے۔ سمبت ۱۵۹۶ مطابق ۱۵۳۹ء میں اپنے دو لڑکوں سری چند اور لکھمی چند کو چھوڑ کر مقام کرتار پور میں جو دریائے راوی کے کنارے واقع ہے ستّر برس کے ہو کے راہی ملک بقا ہوئے۔ اس طریقے کے چودہ گرو اور چودہ ہی پنتھ مشہور ہیں جن کی تفصیل موجب تطویل ہے۔

(۵) جینی ان لوگوں کو سیوڑے بھی کہتے ہیں ان کی ریاضتیں بھی بڑی کڑی اور کٹھن ہیں۔ یہ لوگ بیالیس سال روز برت رکھتے ہیں اور بھوک، پیاس کی تکلیف برداشت کرتے ہیں زبان

کی لذّت اور جسم کی پرورش سے ان کو کوئی کام نہیں
بلکہ کھانے پینے کا نام بھی زبان سے نہیں نکالتے۔ برہنہ
پھرتے پھرتے ہیں۔ کسی کو پاؤں بھی نہیں پسارنے
دیتا کہ کوئی کیڑا مکوڑا اس صدمہ سے نہ مر جائے۔ جیو
رکھشا کرنا ان کے مذہب کا سب سے بڑا اصول ہے
اس سبب سے آگ نہیں جلاتے، کھانا نہیں پکاتے
طہارت بنانا، چراغ جلانا، زمین کھود کر پانی
نکالنا، اور حسد برا جانتے ہیں۔ ان کے علاوہ سبز
ترکاریاں سبزے میوے تعلق نہیں کھاتے
کیونکہ ان کے نزدیک ایسی چیزیں جانداروں
کی مانند ہوتی ہیں۔ اگر بہت بھوکے ہوتے ہیں
تو اپنے مریدوں کے گھر سے مانگ تانگ کر کھا
لیتے ہیں۔ پھر ابھی بس دو آنکھیں ہی اپنے پاس
رکھتے ہیں۔ یہ لوگ خالق حقیقی کے قائل نہیں
ان کا قول ہے جس طرح گھاس دیکھتے آپ
اگتی ہے اور اس کا کوئی بونے جوتنے والا نہیں
اسی طرح انسان اور حیوانات بھی پیدا ہوگئے
ہیں۔ بلکہ قدیم سے یونہی چلے آتے ہیں ان کا
قول ہے کہ دنیا ادھوند ہی ہے۔ نہ کوئی اس کا
پیدا کرنے والا اور نہ کوئی مارنے والا۔ قدیم
سے یہ سلسلہ بلا تعین مدت اسی طرح چلا آتا
ہے۔ کبھی بڑے ہوتی ہے کبھی سرشٹ پہلے
ان کے یہاں حسب ذیل باتیں نہایت ممنوع ہیں۔
یعنی، ۱ شراب پینا، ۲ جھوٹ بولنا۔ ۳
دل دکھانا۔ ۴ پرائی استری سے بھوگ کرنا۔
۵ جیو گھات۔ ۶ چوری اور ۷ بعد
غروب آفتاب کھانا۔ گرشب دیواشی نے جو
ان کے چوبیس اوتاروں میں سے ہیں سب
آدمیوں کو جمع کر کے یہی اپدیش دیا کر نیک

یعنی ان کے واسطے سیت وشی جائز نہیں جو سیت وشی
کرے گا وہ نرک باری ہو جائیگا مگر اس پر لوگوں
نے عمل نہیں کیا ان کے بعد گوتم رشی بھی کہ وہ بھی
چوبیس اوتاروں میں سے ہیں یہی اپنی زمانی
ان کی ہدایت پر سب لوگ اعتقاد لائے اور
یہ فرقہ "جین" کے نام سے جس کے معنی برے کاموں
کو چھوڑ کر اپنے کو پاک بنانا ہو یعنی سوچا لرنا کی
مشہور ہوا لیکن عقیدہ سب کا ترک سیت وشی
ہے اور ہم نے اب تک کسی جینی کو اس کے برخلاف
نہیں دیکھا۔ ان میں چوبیس اوتار ہوئے ہیں
اور سب کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ عذاب آخرت
کوئی چیز نہیں۔ انسان کا جسم چار عنصر کا مجموعہ
ہے جان وہ یا آتش یا باد یا ہر عنصر اپنے
عنصر سے جا ملتا ہے پھر عذاب کس پر اور کس کے
واسطے ہو۔ چنانچہ یہ کریا کرم نہیں کرتے ان کا
قول ہے کہ اگر مجھے چراغ میں ڈالا گیا تو کیا
فائدہ۔ اسی طرح مردے کو پانی دیا گیا تو کیا
حاصل۔ چہرے یا سر کے بالوں کو غیر کے ہاتھوں
سے قینچی یا استرا لگوانا بجنت خیال کرتے ہیں
اور اپنے ہاتھ سے اکھاڑنا عین عبادت
ان کی خاص عبادت سوائے نہ کرنا، منھ نہ
دھونا، ناپاک رہنا غسل نہ کرنا۔ اگر نجاست سے
ہاتھ بھر جائے تو اسے نہ دھونا اور پاک سمجھنا
مشہور ہو اسی وجہ سے دیگر ہندو ان کو اچھا
نہیں سمجھتے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک طرف
سے مست یعنی رکھنا ہاتھی زنجیر تُڑا کے آتا ہو
اور دوسری طرف سے سیوڑا (جینی) تو اس
سیوڑے کی طرف نہیں بلکہ جان کو خطرے
میں ڈال کر اس ہاتھی کی طرف چلا جانا چاہئے

یہ لوگ مخالف کو اپنے مذہب میں نہیں ملاتے۔
اگر ان میں کوئی دوسرا دین اختیار کر کے پھر شامل
ہونا چاہے تو اسے بھی شامل نہیں کرتے۔ ان
لوگوں میں چار آشرم یعنی آئین ہیں پہلا برہمچریہ
جس میں بیاہ نہ کرنا، علم ظاہر و باطن کا
بہم پہنچانا اور اس میں کامل ہو جانا۔ دوسرا اصل ہو
دوسرے گرہست یعنی شادی کر کے خانہ داری میں
مشغول رہنا۔ تیسرے بان پرست یعنی جب بیٹا
صاحب اولاد ہو جائے تو گھر بار اس کے سپرد کر کے
جورو سمیت جنگل میں چلا جانا۔ وہیں عبادت میں
دھیان لگانا اور پھلوں کے سوا کچھ نہ کھانا۔
چوتھے سنیاس یعنی تمام تعلقات سے ہاتھ اٹھا
کر سخت سخت ریاضتیں اور مشکل مشکل عبادتیں

(۲) **کبیر پنتھی** یہ فرقہ کبیر صاحب کا جسے ہندو
گرو کبیر کہتے ہیں نکالا ہوا ہے ان کا مفصل حال
بھگت مالا اور کتب تواریخ میں لکھا گیا ہے
اب اس فرقہ کے ایک معتبر شخص سے بدیں
وجہ کہ یہاں فرقہ کا ذکر ہے تحقیق کر کے دیا جاتا
ہے۔ اس کا بیان ہے کہ کبیر صاحب کا سلسلہ
اس طرح چلا کہ اول گرو رامانند جی نے کاشی
یعنی بنارس میں قیام فرمایا اور تپسیا کے زور
سے دشمنوں بھلایا۔ پہلے صرف سرادھین
فرقہ تھا۔ کبیر صاحب حسب روایت ایک برہمنی کے
پیٹ سے اور رامانند جی کے بچن سے پیدا ہوئے
مگر اس عورت نے اس کو حرام کا خیال کر کے ایک
تالاب کے کنارے پھینک دیا۔ وہاں حسن اتفاق
ایک جولاہے کی عورت پانی بھرنے گئی اس بچے
کو زندہ سلامت دیکھ کر اٹھا لائی اس کے خصم
نے بھی حرام کا بچہ کر مارنا چاہا لیکن کبیر صاحب نے

اسی وقت بجائے حقہ تصرف ظاہر کرایا یعنی کرشمہ دکھایا، جس سے وہ فوراً معتقد ہو گیا اور بدل و جان ان کی پرورش کرنے لگا۔ جب کبیر صاحب سن تمیز کو پہنچے تو رامانند جی نے ان کو اپنا چیلا بنایا اور اجازت دی چنانچہ اس اجازت سے کبیر صاحب نے گیان میں چیلا کر کے اپنا پنتھ جاری کیا۔ ان کا اعتقاد تھا کہ سب سے پہلے اس نرنجن نرنکار کا ایک نور تھا اس نے اپنے نور قدرت سے زمین و آسمان بنایا پھر برہما اور برہما کے منہ سے چار وید آنکھوں سے شیو، بھیشن اور وشن سے مخلوق پیدا کی ان کے چیلے تو بہت سے ہوئے مگر کمال ان کے قدم بقدم چلا۔ اور یہاں تک کمال پیدا کیا کہ آخر کو کبیر صاحب خود اس کے معتقد ہو گئے۔ کبیر صاحب سمت ۱۶۳۱ میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے بمقام مگہر ضلع ساگر میں ان کا انتقال ہوا۔ ہندوؤں کی سمادھی پر اور مسلمان ان کی قبر پر روشنی کرتے ہیں۔ اگرچہ اس شخص کے بیان سے یہ پایا جاتا ہے کہ ان کا وشنو مت پر اعتقاد تھا۔ مگر کبیر صاحب کے اصلی اقوال اور خاص تصانیف وحدت کے سوا دوسری بات کو نہیں ثابت کرتیں۔ یہ شخص درحقیقت بڑا بھاری موحد تھا۔

(۷) **ادو پنتھی** — اس پنتھ کا حال اصل میں ہم ایک معتبر تاریخ سے اور بعد میں خاص اس پنتھ کے ایک معتبر شخص سے انتخاب و تحقیق کر کے لکھا ہے دادو جو رامانند جی کے ماننے والوں اور وشنو مت کا ایک پیرو ہے در اصل کبیر پنتھ کے بیلے ہادیوں میں سے ایک ہادی کا چیلا ہے اور وہ بھی پانچویں پشت کا چیلا ہے۔ کبیر، کمال، جمال، بمل، ادو، بڈھن کے بعد دادو گدی نشین ہوا۔ یہ شخص ذات کا دھنیا آدن صاف کرنے اور احمد آباد کے رہنے والوں میں تھا۔ بارہ برس کی عمر میں گھر سے نکل کر سانبھر واقع اجمیر میں گیا وہاں سے کلیان پور کلیان پور سے نرائنے جو سانبھر سے چار چھ پورے بیس کوس کے فاصلے پر ہے پہنچا۔ اس وقت وہ سینتیس برس کا ہو گیا تھا۔ یہاں اس نے ہاتف غیبی کی آواز سن کر اپنی تمام زندگی راہ مذہب میں صرف کی فقر از عمر بسر شروع کی اور بستی کو چھوڑ کر بھیرانہ پہاڑ پر جو نرائنے سے پانچ کوس ہے جا رہا۔ کچھ عرصہ بعد وہاں سے غائب ہو گیا۔ اس پنتھ کے لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ نور الٰہی میں جذب ہو گیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۱۶۰۰ء یعنی عہد اکبری کے آخیر اور عہد جہانگیری کے شروع میں پیش آیا۔ نرائنے میں جو دادو پنتھ کی عبادت کا مقام ہے اب تک چارپائی اور اس کی اصل کتاب کا متن جوں کا توں موجود ہے جس کی وہ لوگ بہت تعظیم کرتے ہیں جہاں سے وہ غائب ہوا تھا اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا مکان بنا ہوا ہے۔ اس پنتھ کے اصول مختلف کتابوں میں بھاکا زبان میں پائے جاتے ہیں اور اکثر تحقیقات کبیر کی کہاوتیں ہیں یہ سب تصنیفات آپس میں مشابہ ہیں چنانچہ دادو کا دوہا ہے۔

دادو دنیا باوری بھر بھر لاگے سون
کھن ہارا کھو گیا تو سکن ہارا کون

دنیا کی پیدائش کی نسبت ایک معتبر دادو پنتھی اس کا اعتقاد یہ بیان کرتا ہے کہ اصل میں نرنجن نرنکار کا ایک نور تھا اس نور سے زمین و آسمان سب چیزیں اور پانی میں کنول کا پھول اس پھول سے برہما، برہما کے منہ سے چار وید اور اس میں سے وشنو پیدا ہوئے ان سے دنیا کی پیدائش ہو کر توالد اور تناسل کا سلسلہ چلا۔ اس کا بیان ہے کہ دادو صاحب ایک اوتار کامل گزرے ہیں ان سے بہت سی کرامتیں اور کرشمے ظاہر ہوئے ہیں ان کا اور کبیر صاحب کا ایک زمانہ تھا۔ دادو صاحب کے ۱۵۲ چیلے ہوئے۔ بیالیس نے یہ پنتھ چلایا اور باقی نے اس کی پروا نہ کی دادو صاحب نے سمت ۱۷۱۴ میں بمقام نرانہ ساٹھ برس کی عمر میں رحلت کی۔ ان کا چیلا غریب داس گدی نشین ہوا انھیں دونوں کی سمادھی پوجی جاتی ہے ان کے بعد کوئی چیلا نہیں ہوا۔ اکبر اور جہانگیر ان کے معتقد رہے۔

(۸) **موہن پنتھی** — اس پنتھ کا سلسلہ موہن جی سے چلا ہے یہ سمت ۱۶۴۰ میں بمقام گلنا متصل جے پور پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر سے ہی کرامتیں دکھانی شروع کر دیں۔ چوبیس برس تک دیوپور ضلع سنبل گڑھ علاقہ گوالیار میں کنوار کا ندی کے کنارے عبادت الٰہی میں مشغول رہے ان کے بارہ چیلے ہوئے مگر اب صرف گدی باقی ہے اس پنتھ کے لوگ بعد راہبیک رکھتے ہیں یعنی بالوں کا رکھنا ان کے یہاں جائز نہیں۔ وشنو مت پر اس پنتھ کا اعتقاد ہے۔

(۹) **چرنداسی** — یہ پنتھ بابا چرنداس جی سے چلا ہے جو سمت ۱۷۶۰ میں ڈیہرہ علاقہ الور میں مرلی دھر نامی کے گھر پیدا ہوئے خرد سالی میں کرشمے دکھا کر لوگوں کو معتقد بنایا محمد شاہ بادشاہ کو چھ مہینے پہلے پرچہ دیا کہ نادر شاہ

دہلی میں آئے گا اور قتل عام کرکے واپس ایران چلا جائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا اور بادشاہ اس کے معتقد ہوگئے۔ وشنومت والوں کا بھی اعتقاد ہے سمبت ۱۸۲۹ میں بمقام دہلی رحلت کی ان کے باون چیلے ہوئے مگر اب صرف گدی پوجی جاتی ہے علم سر دھا انھیں کا ایجاد ہے۔

(۱۰) ریدا سی — اس فرقہ والوں کا بیان ہے کہ رید اس مہاراج اول گرو راما نند جی کے چیلے ہوئے ذات ان کی برہمن تھی۔ مدت تک گداگری کرتے رہے۔ گرو راما نند جی کے چیلوں کو بھی مانگ مانگ کر کھلاتے تھے ایک دن اس گداگری میں گرو جی کی رائے کے خلاف وقوع میں آیا جس سے راما نند جی نے ناراض ہو کر بددعا دی جس کی وجہ سے انھیں ایک چمار کے گھر جنم لینا پڑا چونکہ یہ حال راما نند جی کو معلوم تھا لہٰذا وہ اپنی مراد کو پہنچے اور بہت سی کرامتیں ان سے ظاہر ہوئیں۔ آخر الامر سمبت ۱۶۰۸ میں بمقام کاشی رحلت فرمائی پھر کوئی ان کی جگہ گدی نشین نہیں ہوا اب صرف گدی پجتی ہے وشنو مت پر اس فرقہ کا بھی اعتقاد ہے اور چمار لوگ ان کو بہت مانتے ہیں۔

(۱۱) لال بیگی — ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اول کوئی نہ تھا اس کی قدرت کاملہ سے بالمیک جی پیدا ہوئے جن کے سپرد معراج کی جاروب کشی ہوئی۔ ایک روز خدا تعالیٰ نے ان کی خدمت پر رحم کھا کر فرمایا کہ تو ضعیف ہوگیا اب ہم کچھ تجھ کو دیں گے چنانچہ دوسرے روز جو وہ معراج پر جھاڑو دینے گئے تو وہاں ایک چولا یعنی پیراہن ان کو ملا جسے وہ اپنے گھر شہر غزنی لے آئے اور رکھ کر اپنے کام کاج میں مصروف ہوئے خدا کی شان کہ اس چولے سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جب بالمیک جی باہر سے آئے تو اس میں سے لڑکے کے رونے کی آواز سنی۔ الٹے پیروں معراج پر گئے اور عرض کی کہ یا بار خدا اس چولے میں سے لڑکے کی آواز آرہی ہے۔ وہاں سے حکم ہوا کہ اب تم ضعیف ہوگئے ہو اس لیے تمھاری خدمت کے لیے یہ پیدا کیا ہے۔ بالمیک جی نے عرض کیا کہ میرے پاس دودھ نہیں ہے اسے کیونکر پرورش کروں۔ فرمایا کہ جو جانور تجھے ملے اسی کا دودھ اسے پلا چنانچہ میں نے لا آکر میں سے لال بیگ پیدا کیا ہے اور اس کا نام "نوری شاہ بالا" رکھا ہے۔ بالمیک جی معراج سے اتر کر دیا میں گئے دیکھا کہ سوسی یعنی سورنی اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہے بالمیک جی اسے پکڑ لائے اور لال بیگ کو اس کا دودھ پلایا روز بروز لال بیگ بڑے ہوتے گئے یہاں تک کہ انھوں نے اپنے پیر بالمیک کی گدی سنبھالی اس دن سے سورنی کا کھانا خاک روبوں میں منع ہوگیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے لال بیگ سے کہا کہ تجھ کو ولایت دی اب گھر گھر تیری یادگاری میں ڈھائی اینٹ کی مسجد بنے گی چنانچہ اسی روز سے ہر ایک خاکروب کے گھر کے سامنے ڈھائی اینٹ کی مسجد موجود ہوتی ہے یہ رسم بقول ان کے آدم سے جاری ہے اور یہاں سے ان کی جہالت ثابت ہے۔ کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہیں اگرچہ ہندوستان میں پنتھ تو بہت سے جا بجا ہیں مگر وہ سب یا تو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے یا ایک دوسرے کی شاخیں ہیں اس وجہ سے ہم نے ان کو قلم انداز کیا اور جہاں تک ضروری سمجھا نوٹ کے طریق پر لکھ دیا۔ فقط سید احمد دہلوی ۵ رجون ۱۹۱۸ء مقام شملہ

(فرہنگ آصفیہ)

فُقَرات :— (بکسر اول وفتح دوم) فقرہ کی جمع، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ بیان سنتے ہیں مجھ سے فقط حقیقت کے — دلوں میں ہیں فقرات اول زیادہ رتبہ کے (عشق)

فَقر و فاقہ :— تنگی ترشی، عسرت، پریشاں حالی فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بادشاہ بڑا زیرک اور بہادر تھا اس نے منجم سے کہا کہ اپنی تقویم کو خوب دیکھ بھال ایک دن تجویز کر دے کہ آج کا دن ایسا ہو اور وبال سے بالکل خالی طالع کو سراسر شرف ہو کوئی نحوست کی نشانی نہ ہو اس وقت خوشی خوشی میرے پاس آؤ کہ میں تم کو خلعت دوں اور فقر و فاقہ تمھارا دور کردوں۔ (مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔ رسالہ تنویر مشرق)

فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرنا :— پریشان حالی اور تنگ دستی میں زندگی کے دن گزارنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سید محمد عسکری عرف میر کلّو عرش خلف میر تقی میر یہی وہ شاعر ہے جس نے عمر بھر کسی رئیس کی دربار داری نہیں کی۔ کسی کی شان میں قصیدہ نہیں کہا فقر و فاقہ میں زندگی بسر کر دی۔ (آب بقا) قول فیصل۔ عوام "فقر و فاقے میں زندگی بسر کرنا" بولتے ہیں جو اصولاً درست نہیں ہے۔

فقر دل پر چڑھانا :— (متعدی) دھوکا دینا فریب دینا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

کسی دم باز کو فقرہ دل پہ چڑھا سنانے — ہوش کر اپنے بچا کیوں دل مضطر بہکا (رند)

فقرہ نیا بنانا ۔ کوئی نئی جھوٹی بات دل سے گڑھنا۔ اردو۔ صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

بولے وہ ہنس کے خیر جاتا ہوں
کوئی فقرہ نیا بناتا ہوں (شوق)

فقرہ ہونا ۔ چال ہونا، فریب ہونا۔ اردو محاورہ۔ متروک۔

وہ عاشق سے گویا ہوا چاہتا ہے
نیا کوئی فقرہ ہوا چاہتا ہے (رشک)

فقرے ۔ فقرہ کی جمع۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

نگہ کے کلام لب آبدار سے
فقرے ہوئے رفو کہ جدا ذوالفقار سے (دبیر)

قول فیصل۔ یہ فقرہ کی مغیرہ صورت ہے۔

کیا میاں میں شمشیر کے فقرے کو گل آئے
سمجھے تو کمر میں رہا سمی نکل آئے (دبیر)

فقرے باز ۔ عیار، مکار، دھوکے باز، چالاکی کے ساتھ جھوٹ بول کے فریب دینے والا۔ اردو۔ صفت۔ عورتوں کی زبان۔

روز وعدہ کرتے ہو آنے کا پر آتے نہیں
تم کب پورا ہو صاحب تم سے فقرے باز کا (باقر)

فقرے بازی ۔ چال بازی، عیاری، فریب دینے کے لیے عیاری اور مکاری کی باتیں کرنا۔ اردو۔ مونث۔ عورتوں کی زبان۔

حاصل اس فقرے بازی سے کیا تھا
مطلب اس جعل سازی سے کیا تھا (شوق)

قول فیصل۔ فقرے کی جمع کے لیے بیہودہ ہنسی مذاق کے بھی اس کا ایک مفہوم ہے، جیسے "دیتے ہیں مقام صاحب آئے فقرے بازی شروع ہوئی ایک گھنٹے تک گپیں اڑائیں۔ ایک گھنٹے کے بعد چائے کا شغل ہوا۔" (دبیر کہسار)

اس کی جمع "فقرے بازیاں" بھی رائج ہے جیسے "ہنسکر: دخترِ بیکس کی، کیوں اس کمبخت نے جگا دیا۔ بہت بگڑی ہوئی تھیں۔۔۔ بیگم دولہے چلی گئیں کی فقرے بازیاں بہت آتی ہیں" (دبیر کہسار)

فقرے بازی چلنا ۔ فقرے بازی کا کارگر ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ "فقرہ چل گیا" کارگر ہو گیا کہتے ہیں:

فقرے بازی کرنا ۔ فریب کی بات کرنا، چال چلنا۔ اردو محاورہ۔ غیر فصیح۔ رائج۔

جانتی ہیں مجھ کو حیلہ سازی
لڑکوں سے کرو یہ فقرے بازی (زہرِ عشق)

قول فیصل۔ بعینہ جمع بھی مستعمل ہے۔

کرتا ہے فقرے بازیاں کیا خوب
ہم سے اور جعل سازیاں کیا خوب (شوق)

فقرے بازی ہونا ۔ چال چلنا، حیلہ حوالہ کیا جانا۔ اردو۔ نثر۔ فصیح۔ رائج۔

فقرے بازی ہو چکی ہرگز نہ جانے دیں گے ہم
لاکھ دم دو آج تم کل کا بہانہ یاد ہے ([illegible])

فقرے بتانا ۔ چال کرنا، فریب دینا۔ اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

جب رہو چپ رہو فقرے نہ بتاؤ صاحب
بس بنے رہتے تھے باتیں نہ بناؤ صاحب (جوہر لکھنوی)

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے۔

شق کرتے ہیں دبستاں میں بھی عیاری کی
فقرے اگر وہ معلم کو بتا دیتے ہیں ([illegible])

فقرے بنانا ۔ جھوٹی باتیں بنانا، دل سے باتیں گڑھنا، جھوٹ اڑانا۔ اردو۔ صرف عورتوں کی زبان۔

ہوئے تم جو فقرے بنانے کے قابل
تو جانا ہے اب زمانے کے قابل (صابر)

فقرے بنانا ۲ ۔ مضمون کو جوڑ کے جملے بنانا۔ اردو۔ فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس معنی پر زیادہ تر "جملے بنانا" بولتے ہیں:

فقرے بندی ۔ جملہ بندی، فقرے جوڑنا۔ جملوں کی بناوٹ۔ اردو۔ مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فقرے پر نہ آنا ۔ باتوں میں نہ آنا، فریب میں نہ آنا۔ اردو۔ صرف عورتوں کی زبان۔

بات کہتے ہی تاڑ جائیں گے
کبھی فقرے پہ وہ نہ آئیں گے (نواب مرزا شوق)

فقرے تراشنا ۔ جھوٹی بات بنا کے کہنا، بات بنا کے کہنا۔ اردو۔ صرف۔ عورتوں کی زبان۔

بندھیں گے تازہ مضموں کٹ کے گیسوئے سنبل پر
تراشے جائیں گے فقرے صفت رنگ گل پر ([illegible])

فقرے ترشنا ۔ (لازم) جھوٹی یا انوکھی بات گڑھے جانا، نئی نئی جھوٹی جھوٹی باتیں ایجاد ہونا۔ اردو۔ صرف عورتوں کی زبان۔

ترشتے ہیں قیامت کے غضب کے رات دن فقرے
نئی جب بات نکلے گی تری کم سن سے نکلے گی ([illegible])

فقرے جڑنا ۔ آوازہ کسنا، طعن تشنیع کی باتیں کرنا، طنز کرنا۔ اردو۔ صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا زباں تیغ سی چلتی ہو رقیبوں کے حضور
اپنے دل میں کٹ گئے ہم جب فقرے جڑ گئے شاد

فقرے جوڑنا :- دل سے جھوٹی بات بنا کے کہنا، فقرے تراشنا۔ اردو متروک، عورتوں کی زبان

آپ بالا توڑتے ہیں جوڑ کے فقرے دل کو
آپ ہی کہتے ہیں شیشے سے بھی نازک دل ہے جاہ

فقرے چپ چبر کرنا :- چکنی چپڑی باتیں بنانا۔ اردو صرف، متروک۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ بھی ہے اور وہ بھی متروک ہو۔

ترے گال بھی چکنے فقرے بھی چپ ہیں
پھسل جائے گا دل پھسل جائے گا داغ

فقرے چلنا :- کسی جھوٹی بات یا فریب کا کارگر ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع کس مزا کس پہ اب فقرے تمہارے خوب چلتے ہیں سرور

فقرے دینا :- دھوکا دینے والی باتیں کرنا، جھانسا دینا، چال چلنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

لاکھ چالیں ہوں تو فقرے ہوں تو چھینٹے دو
نہ چلے گا کوئی ضد کا بہانہ شب وصل قدر

فقرے ڈھالنا :- اپنے دل سے نئے نئے فقرے کہنا، طعنہ زنی کرنا، چبھتی ہوئی کہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مارنا کیسا کہ دھمکاتے نہیں تلوار سے
تیز فقرے تالوں پر کب ہیں ڈھال آتے ہیں قہر

فقرے سنانا یا کہنا :- طعنے دینا، طنز کرنا، رمزوں میں چھینکنا، آوازے پھینکنا، طعنے مارنا، باتیں سنانا۔ اردو فعل متعدی۔

یاد ہے آگے بھی ہم پر کبھی منہ آتے تھے
آگے بھی ہم سے کبھی فقرے کہے جاتے تھے آبر

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنی میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ "طعنہ دینا" کے معنی میں بہت کمی کے ساتھ فقرے سنانا، زبانوں پر ہے۔

سنائے کیوں نہ ہم کو تیز فقرے
رکھی باڑھ اس نے خنجر کی زباں پر لطافت

فقرے سے :- دھوکے، چال بازی سے فریب سے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

فقرے سے کوئی فقرہ خالی نہیں جتا کا
کس بات میں تمہاری اے یار پیچ نہیں ہے سحر

قول فیصل۔ زیادہ تر یوں بولتے ہیں "میں کبھی کسی نیت پر نہ جاتی لیکن مجھے فقرے سے آگے لے گئیں" کبھی کبھی "سے" کی جگہ "دے" بھی بول دیتی ہیں یعنی فقرے دے کے۔

فقرے گڑھنا :- دل سے باتیں بنانا، نئی نئی باتیں گڑھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

کچھ سنوں گا تو کہوں گا میں بھی
فقرے گڑھنے مجھے بھی آتے ہیں رنگین

فقرے منجھے ہونا :- کسی بات کا زبان پر چڑھا ہونا، کسی بات کا نوک زبان ہونا، بخوبی یاد ہونا، زبان زد ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

مومن گر کیا غم سخن منکر و نکیر
فقرے منجھے ہوئے ہیں یہاں سوال و جواب کے رشک

قول فیصل۔ اب عام طور سے "منجھے" زبانوں پر ہے۔

فقرے میں :- فریب کی بات کرکے، دھوکے میں، ترکیب کی بات میں، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

چلائی ہم نے بعض آج ایک فقرے میں
یہ لسانی بھول سے جام شراب کے قابل جلیل

فقرے میں آنا :- فریب میں آنا، دھوکا کھانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

کہیں اطفال ناداں ہیں کہیں پیری ہے بے طاقت اکبر الہ آبادی
یہ دھوکے کھاتے ہیں یہ فقرے میں آتے ہیں وہ بیچارہ

فقرے میں رکھنا :- باتوں میں رکھنا، چالبازی سے امیدوار رکھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوا وہ حور دام میں یا کبھی نہ آئی شہر
اپنی فقرے میں رکھیں دام جی دلی سحر

فقرے میں لگانا :- دھوکا دینا، فریب دینا، چال کی باتوں میں الجھانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

فقرے میں لگا کے لے ہی آیا
کیا بات مرے پیامبر کی نیر

فقرے یاد ہونا :- چالیں معلوم ہونا، ترکیبیں معلوم ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھئی کیا فقرے یاد ہیں، اچھا زیب بولا، شاہ جی کو وہ گیدڑ بھبکی بتائی کہ آئے ہوش غائب ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

فقط :- (ع۔ تخفیف) علامت خاتمہ، تت، تمام شد، بس۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کی تشریح یوں ہے "فقط = پس + فقط و کاشتاتہ حسبنا" یا عبارت کے آخر میں اسے لکھ دیتے ہیں تاکہ پڑھنے والے کو معلوم ہو جائے کہ بیان وغیرہ ختم ہو گئی۔

فقط :- ع۔ صرف، محض، تنہا۔ عربی، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

تحریک حالی دنیا میں نظر آتا نہیں کوئی
فقط اک بکسی ہے جس کو ہم اپنا سمجھتے ہیں (اکبر الہ آبادی)

تحول فیصل۔ ناز کے فرق کے ساتھ۔ ایک ۔ کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے: پورے خاندان کے لوگ پاکستان چلے گئے فقط میں ہوں جس کا نہ بیٹے اور داماد اور نہ اب ہے:

فق فق:۔ (با لفتح) چہرے کے رنگ کا متغیر ہونا، حیران و پریشان ہونا، حواس باختہ، بے رونق اردو صفت، متروک۔

کس پہ جلت سے یہ مجلس ہے سراظلاک
فق فق نظر آتا ہے مہ و رخشاں آج (شاہ اودھم)

فقہ:۔ (بکسر اول) علم کا جاننا، دریافت کرنا عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ شرعی احکام و مسائل شرعیہ کا علم اور علم دین وغیرہ کے معنی میں اس کا صرف مخصوص ہو گیا ہے۔

ان کی معقول ہے نہ منقول۔
جس نے برباد کیے فقہ و اصول (مرزا رسوا)

عام طور سے تنہا نہیں بلکہ "فقہ و اصول اور فقہ و حدیث" کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جیسے: "ہمیں کچھ بالکل فقہ و حدیث سے مطلب نہیں ہم اپنی کوامی سے کھانے پیتے میں فقہ و حدیث سے غرض نہیں"۔ (فسانۂ آزاد)

عوام بکسر اول و فتح دوم بولتے ہیں جو صحیح نہیں ہے صاحب نور اللغات نے "دانائی اور سمجھ" کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

فقہا:۔ (بضم اول و فتح دوم) فقیہ کی جمع علم دین اور مسائل شرعیہ کے جاننے والے لوگ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ مسلمانوں کے یہاں شادی بیاہ کی فکر ہوتی ہے بعض ایسی رسمیں بھی رواج پا گئی ہیں جو فقہا کے نزدیک حرام ہیں۔

فق ہونا:۔ چہرے کا رنگ اڑنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ سخت فق ہونا، رنگ فق ہونا، چہرہ فق ہونا، اس کے خاص مصرف ہیں۔

پہلو میں دل تڑپنے لگا سینہ شق ہوا
دھک دھک لگا یہ کرنے لگا رنگ فق ہوا تھا

کس کس کا منہ چمن میں ترے آگے فق نہیں
یہ رنگ اڑ گیا کہ افق پر شفق نہیں (ناسخ)

فق ہونا:۔ غم یا خوف سے ہکا بکا رہ جانا چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگنا اردو مصدر متروک۔

جو دیکھا تو سہرا ہوا اک لق و دق
گر رستم بھی دیکھ ہو جائے فق (میر حسن)

فقہی:۔ (بکسر اول و سوم) فقہ کی، علم دین کی، مسائل شرعیہ کی، فقہ سے منسوب عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ صاحب! آپ انگریزی داں ہیں۔ گھڑی گھڑی معنی نہ پوچھیے۔ یہ فقہی اصطلاح سمجھ میں نہیں آئے گی۔

فقید المثال:۔ (فقید بفتح اول بمعنی گم شدہ و مثال) بے مثال، لاجواب عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ اول تو اس کے فقید المثال حسن و جمال سے اس کی ساس کو یقین کامل تھا کہ کسی نہ کسی شخص امیر کسی نہ کسی عاشق تن و جبیں کی اس پر ضرور نظر پڑے گی۔ (سیر کہسار)

قول فیصل۔ عربی میں فقید کے معنی ہیں: "نایاب" اور مثال کے معنی ہیں مانند، نظیر، تشبیہ وغیرہ لہٰذا دونوں کی ترکیب سے لاجواب کے معنی ہوئے دراصل یہ عربی میں فقید المثل ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر فقید المثال چڑھ گیا ہے۔

فقیر:۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) محتاج، غریب، نادار، مفلس عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ارے او جو سکتے دیا ہو جسے طلب دے دے
فقیر جس کے نہیں حالت سوال سے مجھے (میر تقی میر)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع "فقرا" اور اردو جمع "فقیروں" بھی رائج و فصیح ہے۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں (غالب)

فقیر:۔ خدا پرست، اللہ والا، درویش، صاحب معرفت، سالک عربی، مذکر، فصیح رائج۔

کاخ شاہی سے غرض ہے نہ عزو جاہ کا
لیٹے ہیں دور فقیر اللہ کا (مومن)

قول فیصل۔ ان معنوں میں بھی عربی جمع "فقرا" اور اردو جمع "فقیروں" بولتے ہیں۔

اللہ بچے، رب، اللہ نے فقیروں کو
کبھی جو ہو گیا پیدا اسنا رہے (امیر)

اس کے ایک معنی ہیں "تارک الدنیا" جو کہیں ایک ٹھکانہ کچھ زیادہ رہتے ہیں۔

دنیا ہوئی تو ترک بجز رسائی کا ہے
ہے دادی السلام میں تکیہ فقیر کا (لطف)

فقیر:۔ (انکسار کے محل پر) میں، انکسار بندہ، ہیچمداں اردو مذکر فصیح، رائج۔

محل نظر۔ حکم ہوا کہ فقیر بیدل ایسی کتاب جس میں احکام اسلام سے ملتے ہیں بیان کرے اور فقیر فارسی میں ترجمہ کرے۔ (در بار اکبری)

قولِ انیس۔ بعض لفظوں کے ساتھ ملا کے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے "بکفیر فقیر، فقیر حقیر یا فقیر تقصیر" وغیرہ۔

فقیر بکسر (کنایۃً) عاشق، ایسا محبت کرنے والا جو معشوق کی محبت میں دنیا ترک کر دے۔ ایسا عاشق جو فقیر بن جائے۔ جوگ لینے والا، جوگی۔ عربی۔ مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

فقیر اک آیا تھا کل ہم کو جو بھایا
سو ہم آزاد کو چیلا ہمارا — قدر

قولِ انیس۔ کسی اسم یا ضمیر کے بعد اس کا اضافہ کر کے بھی بولتے ہیں۔

آئینہ بھی ہو گیا اس کا فقیر
چار ابرو کی صفائی ہو گئی — قدر

فقیر بکسر۔ بھکاری، بحیثیت پیشے کے بھیک مانگنے والا، بھک منگا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ اگر کوئی فقیر تم سے کچھ مانگے تو اسے جھڑکو نہیں، اگر تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے تو نرمی سے اس سے کہو بابا معاف کرو۔

قولِ انیس۔ شرع کے اعتبار سے فقیر وہ ہے جس کے پاس اس دن کے واسطے کم سے کم ایک روز کا کھانا ہو۔ اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ عام طور سے فقیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جن کا آبائی پیشہ ہی بھیک مانگنا ہے دوسرے وہ کہ جن کا ضمیر و خودداری گوارا نہیں کرتی لیکن حالات و مجبوری سے بھیک مانگنی پڑتی ہے:

حسن کی خیرات اک بوسہ تو کیا ہوگا بھلا
فقیر کا سوال اے دوست پورا کر بھلا ہوگا — (?)

فقیر اپنی کملی میں مست ہے — فقیر اپنے ہی سامان میں مگن ہے خوددار اپنی غربت میں امراء اور اغنیا سے بے نیاز ہے۔ اردو۔ مقولہ۔ غیر فصیح۔ رائج۔

گو کہ نیت ہو دل نہیں پست ہے
فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے — شوق قدوائی

فقیرانہ (بہ دنائت) وہ زمین جو فقیر لوگوں کے گزارے کے واسطے وقف کر دی جائے۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ انیس۔ اب لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

فقیرانہ بکسر۔ درویشوں کا سا، فقیروں کی طرح۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے — درد

قولِ انیس۔ مختلف ترکیبوں کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "فقیرانہ صورت":

بے کیوں کر رہیں آ نا تری محفل میں اے جاناں
مری صورت فقیرانہ تو اور دربار شاہانہ — مظفر

فقیرانہ لباس، فقیرانہ وضع، وغیرہ جیسے "میرے دل فقیرانہ لباس پہن کر ہرے ہرے پیڑوں کے ٹھنڈے ٹھنڈے سایہ میں آن بیٹھے۔" (فسانۂ آزاد)

فقیر بنا دینا — کسی کو مفلس اور محتاج کر دینا، لوٹ لینا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

مثل مشہور۔ خدا کو سب اختیار ہے جس کو چاہے امیر کر دے اور جس کو چاہے فقیر بنا دے۔

فقیر بننا بکسر۔ تارک الدنیا ہونا، فقیری اختیار کرنا، اکھڑوالا ہونا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

قولِ انیس۔ کسی کے عشق میں جوگ لینے کو بھی "فقیر بننا" کہتے ہیں:

فقیر بننا — مفلس ہونا، محتاج ہونا۔ (نوراللغات)

قولِ انیس۔ اس معنی پر "فقیر ہونا" بولتے ہیں بصورت مصدری "فقیر بنانا" اور "بنا دینا" زیادہ زبانوں پر ہے جیسے "بڑے بڑے صاحبانِ دولت و ثروت کو انقلاباتِ زمانہ نے دم کے دم میں فقیر بنا دیا، محتاج ہو گئے۔"

فقیر بننا بکسر۔ بچوں کا سلسلۂ محرم عشرہ محرم میں بطور رسم یا منت کے طور پر سبز کپڑے پہن کر شہدائے کربلا کے نام پر فقیر بن کر بھیک مانگنا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

قولِ انیس۔ اس میں شیعہ سنی اور ہندو وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ ہر قوم و ملت کے لوگ اپنے بچوں کو فقیر بناتے ہیں۔

فقیر تکیہ دار — (بہ اضافت) تکیے میں رہنے والا فقیر۔ فارسی ترکیب۔ اردو صرف۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ پیر و مرشد نواب صاحب کا وظیفہ خوار گویا اس در کا فقیر تکیہ دار ہوں۔ (خود نوشت)

فقیر جاہل شیطان کا گھوڑا — جاہل فقیر جیسا جاتا ہے شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے۔ مقولہ۔ (نوراللغات)

قولِ انیس۔ مولوی نیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس کا مفہوم لکھا ہے "جاہل فقیر کا شیطان ہر جگہ ساتھی ہے" اور "گنجینۂ اقوال و امثال" میں یہ مفہوم درج ہے "فقیر جاہل شیطان ہوتا ہے کیونکہ وہ خلافِ شرع امور کرتا ہے شیطان ہر وقت اس کے ہمراہ رہتا ہے۔" اب اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

فقیر خانہ — (بہ اضافت) گھر، مکان، غریب خانہ۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

نہ اپنے سر و سامان کے گھر کا پوچھنا
جہاں پہ تن گئی کملی فقیر خانہ ہوا — جلال

تواضیح ۔ یعنی جنوں میں ۔ فقیر خانے ، یعنی مستعمل ہے جو بغیر مسرت ہوتا ہے:

فقیر خانے میں جو آئے ہیں یہیں بیٹھے
گیلم سایۂ دیوار ہے کبھی در پر (ذوقؔ)

فقیر دوست :۔ (ب اضافت) فقیر کو دوست رکھنے والا ۔ فقیروں سے محبت کرنے والا ، فارسی صفت ، فصیح ، رائج ۔

فقیر دوست جو ہو ہم کو سرفراز کرے
کچھ اور فرش بجز بوریا نہیں رکھتے (میر انیسؔ)

فقیر را بجنگ و جدال چہ کار :۔ فقیر کو جھگڑے اور فساد سے کیا کام ، فارسی معقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فقیر کا بھلا ہونا :۔ فقیر کو کچھ ملنا ، فقیر کو فائدہ پہنچنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

دولت دیدار لٹاتا ہے یار
آج فقیروں کا بھلا ہو گیا (ذوقؔ)

فقیر کا لوٹ جانا امیروں کا :۔ جو غریب ہو اور امیرانہ وضع رکھے ۔ (نور اللغات)

تواضیح ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

فقیر کا تکیہ :۔ فقیر کا گھر ، فقیر کے رہنے کی جگہ ، اردو ، مصدر ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

بڑے وجاڑ میں تھا وہ فقیر کا تکیہ
گزر ادھر کو کوئی بادشاہ کیا کرتا (میر)

فقیر کا گھر بڑا :۔ فقیر میں بڑی بڑی کرامتیں ہوتی ہیں ۔ فقیر بڑا پہنچا ہوا ہوتا ہے ، اردو فقرہ قریب بہ متروک ۔

محل صرف ۔ فقیر کا گھر بڑا ہے فقیر سے لگا کر کچھ کہہ کوئی بھولا ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

فقیر کر دینا :۔ ایک ایک پیسے کو محتاج کر دینا ، پیسے والے کو مفلس کر دینا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ پھر ایسی صورت میں جتنے فقیروں کو بھنگوں نے ہزاروں امیروں کو فقیر کر دیا ، کہاں سے ہیں ۔ (گلدستۂ ظرافت)

فقیر کو کمبل ہی دوشالہ ہے :۔ غریب آدمی کو تھوڑی سی چیز بھی بہت ہے ۔ مثل ۔ (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

تواضیح ۔ مولوی نیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس مثل کا مفہوم یہ لکھا ہے ، "فقیر کو جو مل جائے غنیمت ہوتا ہے" اب بہت کم کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

فقیر کھلانا :۔ منت اور مراد پوری ہونے پر فقیروں کو کھانا کھلانا ، کار خیر سمجھ کر فقیروں کو کھانا کھلانا ، اردو مصدر ، خیرات دل سنت کی اصطلاح ۔

ع صدق نیت سے فقیر اس نے کھلائے کیا کیا (امیر)
گل شہیدوں کے مزاروں پر چڑھایا کیا کیا (مینائی)

فقیر کی جھولی :۔ فقیر کا وہ کپڑے کا تھیلا جس میں بھیک مانگ کر ہر قسم کی چیز رکھتا ہے ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

فقیر کی جھولی میں سب کچھ :۔ یعنی فقیر کے اختیار میں ساری خدائی ہے ۔ مثل ۔ (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

تواضیح ۔ مولوی نیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس کا مفہوم لکھا ہے "باخدا شخص جسے جو کچھ چاہے دے دے" ، بہر حال یہ مثل قلیل الاستعمال ہے ۔

فقیر کی دعا :۔ کسی اللہ والے کی بددعا ، کسی خدا رسیدہ بزرگ کی بددعا ، اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ کسی فقیر کی ایسی دعا ہے کہ یہاں حکیم اور عطار ہی جتنے ہیں نہیں پاتا ۔ (فسانۂ آزاد)

فقیر کی صدا :۔ بھیک مانگنے والے کی آواز ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل استعمال ۔ اس فقیر کی صدا میں بڑا درد ہے ۔ کچھ ضرور دے دو ۔

تواضیح ۔ فقیر کی صدا میں اس کے وہ اشعار یا وہ جملے یا وہ الفاظ جو فقیروں سے مخصوص ہیں شامل ہیں جنکو وہ کبھی کسی خصوص سے میں یا بہ سادگی کے ساتھ ادا کرتا ہو جیسے گھر چن چن محل بنایا لوگ کہیں گھر میرا ہو ۔ گھر بیرا نہ گھر تیرا چڑیا رین بسیرا رے بابا خوش رہے تیری نگری رے بابا ۔ اللہ یا رسول اللہ وغیرہ ۔

فقیر کی صورت سوال ہے :۔ محتاج کے چہرے سے اس کا مافی الضمیر معلوم ہو جاتا ہے ، چہرہ دل کی حالت کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ اردو مقولہ ، فصیح ، رائج ۔

ظاہر ہے میری شکل سے جو مدعا ہے
پوچھو نہ کچھ فقیر کی صورت سوال ہے (ذوقؔ)

فقیر مست :۔ (بہ اضافت) وہ فقیر جو نشے میں چور رہتا ہے ۔ فارسی ، فصیح ، رائج ۔

فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرہ ہو سبزی کا کبھی گھر لا ری افیوں کا (بحر)

فقیر منش :۔ فقیر صفت ، فقیر خصلت ، فقیر کا سا مزاج رکھنے والا ، اللہ والا ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ میاں تو وہ جاگیردار لیکن عجب فقیر منش انسان ہیں ۔ ان کی تعریف نہیں ہو سکتی ۔

عالم، تفصیلی دلیلوں کے ساتھ علم فقہ کا جاننے والا، احکام شرع سے کماحقہٗ آگاہ، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

تھا فقہ بھی علم تیری خاک پاک کا
بہتوں دفعہ تھا ایک اک فقیہ اس خاک کا — حالیؔ

فقیہانہ :- صف۔ فقیہوں کا سا، دانائی اور عقلمندی سے پر، فارسی، فصیح، رائج۔

پاکیزگی سیرت اس قوم کا حصہ تھا
ہر قول فقیہانہ، ہر فعل حکیمانہ — شفقؔ

فک :- (بفتح اول و تشدید دوم) دو باہم ملی ہوئی چیزوں کو علیحدہ کرنا، رہا کرنا، چھوڑنا، رہائی، خلاصی، عربی اسم مؤنث (فقرے) فک رہن ہو گیا۔ فک اضافت ناجائز ہے۔ (۲) وہ اضافت جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے صاحبدل، صاحب غرض، شاہجہاں وغیرہ اصطلاح نحو۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر "فک رہن، فک اضافت، فک رقبہ" ہے۔

فک :- (بفتح و تشدید دوم) جبڑا جس میں دانت پیوست ہوتے ہیں عربی، مذکر، اطبا اور علم تشریح کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اوپر کے جبڑے کو فک اعلیٰ اور نیچے کے جبڑے کو فک اسفل کہتے ہیں۔ فک اعلیٰ چودہ ہڈیوں سے مرکب ہے سات ہڈیاں داہنی جانب اور سات ہڈیاں بائیں جانب فک اسفل دو ہڈیوں سے مرکب ہے جو ٹھوڑی کے نیچے ملی ہیں۔

فک اضافت :- اضافت کو ہٹا دینا، اضافت کو نہ رکھنا، علامت اضافت یعنی کسرہ چھوڑ دینا، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فصحائے زبان جن چیزوں میں اضافت ہوتی ہے ان میں اضافت کو ختم کر کے استعمال کرتے گئے ہیں جیسے "صاحب دل سے صاحبدل صاحب کمال سے صاحب کمال" وغیرہ۔

فکر :- (ع) اندیشہ، حاجت، اذکار جمع لکھنؤ میں مذکر مستعمل ہے۔ عربی میں فکرت بھی اندیشہ ہے۔ اردو میں بیشتر فکر ہی مستعمل ہے قاآنی نے بکسر اول و فتح دوم کہا ہے۔

سر و دش زنوا و بدیع تر سخنے
کہ نقش می نہ پذیرد جہان او ج فکر — قاآنی

تذکیر و تانیث مختلف فیہ (۱) اندیشہ، تردد، دغدغہ، احتمال۔

قرار آ ہی گیا غم میں جی سنبھل ہی گیا
گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا — اسیرؔ

(۲) دھیان

فکر ہے ان کو شاخ حسن کے نیلام کی
سیر ہو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی — اسیرؔ

اب دہلی میں مذکر و مؤنث اور لکھنؤ میں مؤنث ہی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں پڑھا لکھا طبقہ فِکر بروزن ذِکر بولتا ہے۔ عورتیں اور عوام فکر بروزن جگر بولتے ہیں جو باعتبار اردو صحیح نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے فکر نمبر ۱ کے جو معنی لکھے ہیں ان میں آخری معنی سے یہی احتمال ہوتا ہے کہ موصوف کے پیش کردہ شعر میں فکر کے یہی معنی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اسیرؔ نے اندیشہ و تردد کے معنی میں اس لفظ کو استعمال کیا ہے لکھنؤ میں دور ناسخؔ و آتشؔ سے موجودہ دور تک کسی نے فکر کو مذکر نہیں استعمال کیا۔ اسیرؔ لکھنوی نے جو مذکر کہا ہے وہ دہلی سے متاثر ہو کر کہا ہے کیونکہ اسیرؔ مصحفیؔ کے شاگرد تھے اور مصحفیؔ کی شاعری دہلی کی شاعری ہے۔ استاد کا اثر شاگرد پر ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ شعر بھی ان کے دور اول کا معلوم ہوتا ہے بعد میں انھوں نے بھی فکر کو مؤنث ہی نظم کیا۔ جیسا کہ فکر نمبر ۲ کی مثال سے ظاہر ہے۔ عام طور سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لفظ دہلی میں مذکر اور لکھنؤ میں مؤنث ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ قدیم شعرائے دہلی نے بالعموم مذکر کہا ہے جیسا کہ ذیل کے اشعار سے ظاہر ہے۔

اپنے تڑپنے کی تو تدبیر پہلے کر لوں
تب فکر میں کروں گا زخموں کے بھی رفو کا — میرؔ

کھلا دروازہ بیگروں پہ از بس درد عالم کا
نہ اندیشہ ہو شادی کا مجھے نے فکر ہے غم کا — دردؔ

لیکن متاخرین نے دونوں صورتوں سے استعمال کیا ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد کی دو عبارتیں درج ہیں جن سے تانیث اور بارہ مقاموں کو شک و شبہ نے پھر بھڑکا دیا۔ پرانے علم فروشوں کو اپنی فکر پڑی۔ (۲) (تذکیر) اور ایسے آسودہ نظر آتے تھے گویا اس گھر میں روزی کا کچھ خیال ہی نہیں۔ عبادت کے سوا ذکر نہ تھا اور روزی کے سوا فکر نہ تھا۔

(دربار اکبری)

نوح ناروی شاگرد داغؔ دہلوی کہتے ہیں۔

نوحؔ دونوں طرح یہ جائز ہے
فکر رہتا ہے فکر رہتی ہے — (دیوان اشعار)

فکر :- (ع) عربی، اردو (فتحۂ) علالت کی خبر سن کر فکر پیدا ہو گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے

غم، رنج، اندوہ، ملالِ خاطر، وہ اندیشہ جو حملِ اولاد سے پیدا ہو، کے معنی لکھے ہیں۔ آخری معنی میں تو عام طور سے زبانوں پر ہے لیکن اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فِکر :- غور، تامل، مضمون آفرینی، نظم یا نثر میں مضمون پیدا کرنے کی سعی و کوشش، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کروں گا جو مضموں کی وصفِ چشمِ جاناں میں
بھرے گی فکر تلی کی طرح چشمِ غزالاں میں — اکبر الٰہ آبادی

قولِ فیصل۔ فکرِ اشعار کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے جیسے فکرِ اشعار کے لئے یہ مقام بہت مناسب ہے۔ "فکرِ مضمون"، "فکرِ اشعار" کی ترکیب بھی رائج ہے۔

اتنے شعروں میں کوئی شعر بھی چوٹی کا نہیں
کیا جلیل ایسی ہی فکرِ شعرا ہوتی ہے — جلیل

"فکرِ رنگین" کی ترکیب سے بھی استعمال کرتے ہیں۔

فکرِ رنگیں سے ہوئی مدحتِ دندانِ صنم
دیکھیے لعل سے پیدا دُرِ نایاب ہوا — اکبر الٰہ آبادی

فِکر :- پروا، دھڑکا، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

گزرے سو گزرے، اُسکو جو سونا ہو تو رہیں
سودا خدائے عشق کا ہے فکر سر نہیں — فراق

فِکر :- سوچنا، تدبیر، ٹھکانا، اردو جیسے "اب اپنی فکر آپ کرو" (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فکر اور ذکر دونوں چاہیئے :- یادِ خدا خضوع و خشوع کے ساتھ ہونا چاہیئے، اردو مقولہ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فکر آن پڑنا :- دفعۃً کوئی خاص تردد در پیش ہو جانا، اردو صرف، قریب متروک۔

کیوں دلا فکر پڑی آن خدا حافظ ہے
کوئی ہرگز نہیں نقصان خدا ناظر ہے — ناسخ

قولِ فیصل۔ اب "آن" کے بجائے "آ" زبانوں پر ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

فکر بری فاقہ بھلا :- فکر سے انسان جس قدر گھلتا ہو اتنا فاقے سے نہیں گھلتا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فکر پڑنا :- فکر ہونا، تدبیر سوچنے لگنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تو کل پہ چلیں کیسے کا کیا ذکر
انھیں اسباب کی اپنے پڑی فکر — سودا

قولِ فیصل۔ ایک ذرا سے فرق کے ساتھ "کسی آفت سے بچنے کے راستوں اور ذریعوں کی تلاش کرنا یا مجبور ہونا" کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "اپنی پرچم کی چک چشم والوں میں بادگیرات کا کام کر گئی۔ زاہدوں کو ہول ہوئے۔ بچانے کی فکر پڑی۔" (فسانۂ عجائب)

فکر پیدا ہونا :- خیال پیدا ہونا، فکر ہونا، فکر لاحق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نظر۔ جب لڑکی کچھ سیانی ہوئی تو اس کی شادی کی فکر پیدا ہوئی۔ بڑے بڑے نامور آبرو دار رؤسائے ذوی الاقتدار کے یہاں سے پیام آنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

فِکرَت :- فکر، فکرِ سخن، تخیّل، عربی، مؤنث، متروک۔

آئے وقت پہ جو میری فکرت نازک پسند
ہوا ابھی پانی سے پتلا قافیہ دولاب کا — رشک

قولِ فیصل۔ "فکرت کا عاجز ہونا" بھی صرف کرتے تھے۔

عاجز ہے فکرت شعرائے ہنر شعار
ان صنعتوں کو پائے کہاں عقلِ سادہ کار — میر انیس

فکر چلنا :- تدبیر سوجھ پڑنا، راہ نکلنا، راہ پیدا ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سوچے کہ کچھ فکر چلتی نہیں
زمیں پاؤں کے نیچے ہلتی نہیں — محسن کاکوروی

فکر دامن گیر ہونا :- اندیشہ سامنے ہونا، فکر لاحق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نظر۔ سرکار کے دشمنوں کو کون سی ایسی فکر دامن گیر ہے کہ چہرہ اترا ہوا ہے۔

فکر دوڑانا :- غور کرنا، سوچنا، اردو صرف، متروک۔

رشک بے لطف آمد محشر کی ہیبت ہو گئی
مدحتِ رفتار نے کچھ فکر دوڑائی نہیں — رشک

فکرِ رسا :- (با اضافت) کامل فکر، بات کی تہہ کو بہت جلد پہنچ جانے والی فکر، فارسی، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

جو وصف حال معراج ہو مد نظر اکبر
مری فکرِ رسا عاجز ہو اب عرش سے لے کر تک — اکبر الٰہ آبادی

فکرِ زاہد دیگر و سودائے عاشق دیگر است :- زاہد کی فکر کچھ اور ہے عاشق کی دھن کچھ اور، یعنی عابد و زاہد لوگ دین کی ظاہری رسموں میں پھنسے رہتے ہیں جو خدا کے سچے عاشق ہیں وہ ان رسموں کی پابندی کو کچھ بہت ضروری نہیں سمجھتے مگر خدا کی راہ میں اپنا تن من دھن سب کھپا دیتے ہیں۔ (فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی کسی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

فکرِ سخن :- (با اضافت) وہ غور و تامل جو شعر

اس کی قسمت کے باغ میں نہ تھا۔ اس کی خاطر اکثر فکر مند رہتا تھا۔ (داستان دربار)

فکر مندی: تفکر، تردد، تشویش، سوچ۔ فارسی ترکیب، اردو میں مستعمل، مونث، صفت، فصیح، رائج۔

مثال: لیکن شہر کی تنگ دستی، شکستہ سکونت اور کار و باروں کی تباہ کن شفقت نے ان کو قبل از وقت ضعیف بنا دیا ہے۔ ہر شخص کے چہرے سے فکر مندی کے آثار نمایاں تھے۔ (دیہاتی پیلا گاؤں)

فکر میں الجھنا: کسی چیز کی تلاش میں سرگرداں ہونا، جستجو میں سرگرم ہونا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

تم ہو فکر جہاد میں الجھے
شہرت و شان کی پناہ میں بیٹھے (اکبر الہ آبادی)

فکر میں آنا: ذہن میں آنا، دماغ میں آنا، موزوں ہونا۔ اردو میں مستعمل، قلیل الاستعمال۔

پیمبر کی ولادت کا جو مضمون فکر میں آیا
ہوا بے ساختہ پیدا زباں پر شعر آمد کا (نعت)

فکر میں پڑنا: تدبیر سوچنے لگنا، کوشش کرنے لگنا۔ اردو میں مستعمل، غیر فصیح، رائج۔

مثال: اس کی بیہودہ گوئی پر قدرت نے میری زبان تکوئی میں نے باندھ کی نوبت وہاں تک پہنچائی کہ وہ شرما کر اٹھ گیا اور دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ اسی وقت سے اعتماد انتقام کی فکر میں پڑا۔ (دربار اکبری)

فکر میں ڈوبنا: فکر میں مبتلا ہونا، کسی خاص خیال میں غرق ہونا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

ع کیوں کہے ڈوبا ہے ناحق فکر جوئے شیر میں (شعور)

فکر میں غرق ہونا: فکر میں ڈوبنا، فکر میں مبتلا ہونا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

فکر سخن میں غرق تھا میرا دل
بات میں نا ساز رہ گیا پھر دل (دفتر یاد داغ)

فکر میں غوطے کھانا: فکر میں غرق ہونا، فکر میں ڈوبنا۔ اردو میں مستعمل، متروک۔

کوئی انگلی حیرت سے چبانے لگا
کوئی فکر میں غوطے کھانے لگا (رواج الفت کامل)

فکر میں گرفتار ہونا: ہمہ وقت فکر مند رہنا، اندیشہ کرنا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

فکر اندیشہ کچھ تو دل میں نہ ہو شاد
نہ ہو کچھ فکر میں ہرگز گرفتار (کلیات اردو)

فکر میں گھلنا: فکر سے متاثر ہونا، اندیشہ میں گھلا جانا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

ع داغ اس فکر میں دن رات گھلا جاتا ہوں (داغ)

فکر میں ہونا: (۱) تلاش میں ہونا، حاصل کرنے کی فکر میں ہونا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

جب سے تحریر تمنائے رخ بیگم آتا ہے
ہے عروض ہی کے فکر تا دسطرین حیران (اکبر الہ آبادی)

فکر میں ہونا: (۲) تاک میں ہونا، گھات میں ہونا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

پیچھے پڑا ہے اس دل وحشی کے عشق یار
شیر گرسنہ جیسے ہو فکر غزال میں (امیر لکھنوی)

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

فکر کے سجدے کا میرے سر کو سودا چاہیے
محو یاد دوست ہوں فکر دشمن میں نہیں (آتش)

فکر میں ہونا: خیال میں ہونا، یاد میں ہونا۔ اردو میں مستعمل، قلیل الاستعمال۔

مرغ دریا تھے ذکر میں اس کے
سر چشم گریاں تھی فکر میں اس کے (مسکین جہان آبادی)

فکر نہ کیجیے: پروا نہ کیجیے، خیال نہ کیجیے۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

مثال: آپ اپنا مطلب فرمائیے میرے بھلے کی فکر نہ کیجیے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ بحالت نفی ہی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست: ہر شخص کی فکر اس کے حوصلے اور ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی جتنا جس کا حوصلہ ہوتا ہو ویسے ہی اس کے خیالات ہوتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہنس کے بولے یہ ایک میرے دوست
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست (اکبر الہ آبادی)

فک رہن: (بالفتح) رہن کی ہوئی چیز کو چھڑانا۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "فک الرہن" لغت قائم کیا ہے جو خالص عربی ہے اور عموماً زبانوں پر نہیں ہے۔ کسی جائداد مرہونہ یا رہن شدہ چیز کے چھوٹ جانے کے معنوں میں کبھی کبھی تعلیم یافتہ طبقہ "فک ہونا" بھی بول دیتا ہے۔

فکر ہونا: (۱) شعر کہنے کی دھن ہونا، شعر کہنے کی طرف توجہ ہونا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

اک غزل تو طرز عاشق کہہ کے نذر یار کی
تحفہ احباب کو پھر فکر ہے اشعار کی (عاشق)

فکر ہونا: (۲) پروا ہونا۔ اردو میں مستعمل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال نفی کی صورت میں زیادہ ہے۔

علم حکمت کی ہمیں فکر نہیں
ایسی باتوں کا کبھی ذکر نہیں (مرزا رسوا)

فکر ہونا: (۳) خیال ہونا، توجہ ہونا، دھیان

اردو صرف، فصیح، رائج۔

گزر جائے گی ہر صورت کروں کیوں آغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کا — داغ

فگس کرنا:- ٹھے کرنا، اردو صرف، انگریزی داروں کی زبان

فگس ہونا:- ٹھے ہونا، اردو صرف، انگریزی داروں کی زبان

فِگار:- (بر وزن شکار) مجروح، گھائل، زخمی، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

بکیس وہ ہوں کیا دل قاتل کو بھی فگار
حیرت سے کی آنکھ سے تو شمشیر دیکھ کر — امیر

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ یہ لفظ زیادہ تر مرکبات میں مستعمل ہے جیسے دلفگار، سینہ فگار، وغیرہ۔ اسی محل پر افگار بھی بولتے ہیں۔

تن غازیوں کے کانٹوں سے افگار ہو گئے
مجروح خار سے گل بے خار ہو گئے — انیس

فِگن:- (بکسر اول وفتح دوم) افگن کا مخفف ڈالنے والا، پھینکنے والا، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ مرکبات میں اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے ضو فگن، تیر فگن وغیرہ۔

ایاں کہ سا شعر رخشاں ہوئی شمشیر شعلہ تاب
و دستی پھایا جل گئی بارانی سحاب — مرزا دبیر

فِل:- ایک ابھار، ابھار، لباب۔ انگریزی، رائج۔

فَلاح:- (بفتح اول وتشدید دوم) کاشتکار اور نیک آدمی۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فَلاح:- (بفتحتین) نجات، آسودگی، نیکی، بھلائی، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ نہیں سے ہو نہیں سکتی فلاح قوم
قطعہ ہرگز نہ سکھیں گے نہ انا انزل کے آپ
کیسے سے بت نکال دیے تھے رسول نے
اللہ کو نکال رہے ہیں دلوں سے آپ — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے رستگاری، فیروزی، فتحمندی، کامیابی، امداد، آرام، راحت، خیر، سلامتی، بقا، عمدگی، خوبی وغیرہ معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔ اس کا صرف "پانا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے۔

بے مرتی سلامت ہے ون کی — ناسخ
بے مرتی صلاح ہے ون کی — دراز نظم

فلاح پر آنا:- بھلی پر آنا، صالحیت پر آنا، مکمل ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طبع اس کی صلاح پر آئی
عقل اس کی فلاح پر آئی — (وحید بشیری)

فَلاحت:- (بفتح اول وچہارم) کھیتی کرنا، بونا جوتنا، زراعت، کاشتکاری، کھیتی باڑی، عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ آج تک کسی پاس شدہ طالب علم نے کسی قسم کی کوئی کل نکالی، کسی چیز کی کوئی کان دریافت کی، فلاحت کے پرانے دقیانوسی طریقوں سے کسی دستور کو بدلا ہو تو بتاؤ۔ (مضمون مروجہ تعلیم۔ ڈپٹی نذیر احمد)

فلاح دارین:- (باضافت) دونوں جہان کی اچھائی، دنیا اور عقبیٰ کی بھلائی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ تم ہر حال اپنے والدین کی اطاعت کرتے رہو اسی میں تمہارے لیے فلاح دارین ہے۔

فلاح کو پہنچنا:- بھلائی کو پہنچنا، نیکی کو پہنچنا، بہبودی حاصل کرنا، مراد کو پہنچنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اب عاشق غریب کو گر وہ ستا ہے گے
پہنچیں گے کس فلاح کو کیا فیض پائیں گے — نظیر

فَلاخن:- (بفتح اول وچہارم) گوپھن، منجنیق، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تنگ کے دور میں انساں ہے ثابت قدم کیونکر رہے جیں
دم گردش تو پتھر بھی نہیں ٹھہرتا فلاخن میں — ناسخ

قول فیصل۔ ڈھیلا یا پتھر وغیرہ کو دور پھینکنے کے لیے استعمال میں لاتے ہیں۔ یہ لفظ "فلاخان" کا مخفف ہے۔

فل اسٹاپ:- (بضم اول وکسر سوم) علامت وقف، وقف مطلق، وہ علامت جو جملہ ختم ہونے کے بعد لگا دی جاتی ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ہے کامیابی کا مہر جو رشتے دہر کا نامہ
مگر موت کہیں اس میں فل اسٹاپ ہی نہیں — اکبر الہ آبادی

فِلاسفر:- (بکسر) علم فلسفہ کا عالم، فلسفہ جاننے والا، حکیم، فلسفی، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل استعمال۔ صاحبو! آپ نے دہشت آباد کی یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور مجھے فخر ہے کہ یہ ایسی قابل درسگاہ ہے جہاں مسٹر بو کھلاہٹ اور مولوی شیخ چلی جیسے فلاسفر نے زانوئے ادب تہہ کیا ہو۔ (گلدستہ ظرافت)

فَلاسِفہ:- (بفتح اول وکسر چہارم) فلسفی کی جمع، حکما، علم حکمت جاننے والے، عربی، نا مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

برسوں فلاسفہ کی چنیں اور چناں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی — اکبر الہ آبادی

فلاسفہ :- ایک معجون کا نام معجون فلاسفہ جو بہ نہایت گرم اور امراض بارد میں کارآمد ہوتی ہے۔ یونانی۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "معجون فلاسفہ" ہی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

فلاسفی :- فلسفہ، حکمت، دانائی، انگریزی۔ مونث۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

فلاسنگ :- وہ رسی کا آلہ جس میں پتھر یا ڈھیلا رکھ کر پھینکتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام لوگوں کی زبانوں پر نہیں ہے۔

فلاطون :- (بفتح اول و واو معروف) (افلاطون کا مخفف) یونانی۔ مذکر۔ رائج۔

جس کی قسمت میں جہالت پہ تفاخر ہوتا تھا
جس کی خلوت میں فلاطون کی فطانت آئی ... اکبر

قول فیصل۔ یہ مشہور حکیم سقراط کا شاگرد تھا، جو اپنے دور انحطاط یونان کا رہنے والا تھا اور ۳۴۷ ق م میں فوت ہو گیا۔

فلاطونی :- (بفتح اول و واو معروف) منسوب بہ فلاطون (مجازاً) علم و حکمت والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

... کی سر طرف عشقی افسردہ دلی
پر تصور سے فلاطونی ہوئی ... نظم طباطبائی

فلاکت :- (بفتح اول و چہارم) مفلسی، ناداری، فلاکت، تباہی، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کھا رہا ہے ادبار کی چھا رہی ہے
فلاکت جہاں دیکھا رہی ہے ... حالی

قول فیصل۔ عربی داں ایرانیوں نے بروزن فصاحت، ازروئے عربی مصدر کے وضع کر لیا ہے۔

فلاکت زدہ :- غربت کا مارا، پریشان حال، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ ہندوستانی کاشتکار کی بابت مشہور ہے کہ وہ ساری دنیا کے کاشتکاروں سے زیادہ فاقہ کش اور کفایت شعار واقع ہوا ہے۔ اس پر دیکھئے وہ کس درجہ فلاکت زدہ رہتا ہے۔ (میر اپنا گماشتہ)

فلاکت مارا :- بہت کم، اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ انھیں معنی میں صاحب نور اللغات نے "فلاکت مارا" اور "فلاکتی" بھی لکھے ہیں مگر دلی کسی بھی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فلالین :- (بضم اول و فتح چہارم) ایک قسم کا روئیں دار کپڑا جو سادہ اور پھولدار ہوتا ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صحیح۔ موری چھیٹ اور فلالین کی بہار، ایک جانب گرانٹ صاحب۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے اس کو بالفتح لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ انگریزی لفظ فلالین (FLAINEL) کا بگڑا ہوا ہے جس کے معنی "اونی کپڑا" کے ہیں اور یہ فرانسیسی زبان کے لفظ FLAINE سے نکلا ہے جس کے معنی کمبل کے ہیں۔ خلاف اس کے لکھنؤ میں جہلا کی زبان پر پھلالین ہے۔

فلاں :- (بالضم و نون غنہ) جب کسی واقعہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس واقعہ سے متعلق شخص کا نام لینا مقصود نہیں ہوتا تو یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں۔ عربی، صفت، رائج۔

محل صحیح۔ وہاں تمہارے اعمال سے سوال ہوگا یہ نہ پوچھیں گے کہ اکبر کے فلاں امیر نے کیا کیا تھا اس کا عقیدہ کیا تھا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ فلاں شخص اور فلاں صاحب کی ترکیب سے زیادہ بولتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں فلاں صاحب کے ایک لڑکا ہوا ہے ... (حاشیہ)
کہتے ہیں فلاں آتا ہے۔ ایک اور کبھی شخص کی جگہ آدمی بھی کہتے ہیں۔ یعنی فلاں آدمی۔ شخص کے علاوہ چیز اور جگہ کے لئے بھی اس کا استعمال ہے۔ جیسے کوئی کہتا ہے کہ میرا مقدم ہو تو اور تو حق خدمت بجا لاؤں۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں عہدہ دلوا دیجئے تو محتاج کو نہال کر دیجئے (فسانۂ آزاد) کبھی دو شخصوں یا چیزوں یا جگہوں کے لیے تکرار کے ساتھ اس لفظ کو زبان پر لاتے ہیں۔ جیسے کتاب میں فلاں فلاں مقام پر اس کی توضیح ہے اور یہ سمجھئے کہ اس مقام کے آدمی سب یکساں نہیں ہیں۔ (دربار اکبری)

صاحب نور اللغات نے فلاں فلاں (دہ تکرار) لکھ کے اس کے معنی فلاں شخص لکھے ہیں جو اولی تو اس لیے صحیح نہیں ہے کہ فلاں فلاں کی تکرار جمع کی طرف اشارہ کر رہی ہے دوسرے معنی واحد کے اعلان کر رہے ہیں۔ "فلاں شخص" کے بجائے "فلاں فلاں شخص" معنی لکھ دیتے تو غنیمت ہو جاتا دوسرے اس کی صحت میں اس لیے کلام ہے کہ اس کو شخص کے لیے محدود کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ چیز اور جگہ کے لیے بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ دربار اکبری کی مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ خود مؤلف لغت

یعنی آں آب فلک رتبہ شجاع الدولہ
تا قیامت اس کا رہے تا حشر یہی جاہ و جلال — سودا

قولِ فیصل: یہاں "آہ" کی صفت بھی قرار دی یعنی آہ فلک رتبہ کہا ہے جو عام نہیں ہے۔

شعر: آہ فلک رتبہ کا اعجاز تو دیکھ
اول ماہ میں چاند آنے لگا آخر شب — مومن

شعر سے آہ فلک رتبہ کے معنی آسمان تک پہنچ جانے والی آہ نکلتے ہیں۔ یہاں فلک رتبہ کے معنی مولف نور اللغات نے منقول لکھے ہیں جو بالکل غلط اور مفروضہ ہیں کسی لغت میں نہیں ملے۔

فلک رفعت: (بے اضافت) بڑے مرتبے والا، عروج کی منزل پر پہنچا ہوا، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح: فلک رفعت امیروں کو اس نے خاک میں ملایا، ہم جیسوں کا دیوالا اس نے نکلوا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: غیر ذی روح کے لیے بھی کہتے ہیں اور وہ بھی قلیل الاستعمال ہو جیسے "بایں زینت و آرائش اس تخت فلک رفعت پر جلوہ گر ہوا" (طلسم ہوشربا)

فلک زدہ: فلک کا ستایا، مفلس، پریشان حال، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح: ناسخ کی صحبت میں بڑے فلک زدہ شاعر موجود رہتے تھے اور بقدر امکان ان کی خاطر تواضع کی جاتی تھی۔ (آب بقا)

قولِ فیصل: اس محل پر "آفت زدہ، مصیبت زدہ" زبانوں پر زیادہ ہے۔

فلک سریر: (بے اضافت) وہ کہ جس کا تخت بمنزلۂ فلک ہو (کنایۃً) بلند مرتبہ، عالی مرتبہ، بڑے مرتبے والا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع ہونے پہ مسکرا گئے، ہاتم فلک سریر — ادیب

فلک سے آگ برسنا: (کنایۃً) سخت گرمی ہونا، بہت گرمی ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پیدا تھی تپش مہر کی ذروں کی جگہ سے
جلتی تھی زمیں آگ برستی تھی فلک سے — مرزا دبیر

قولِ فیصل: اسی محل پر "فلک کی جگہ" "آسمان" بھی بولتے ہیں یہ بھی فصیح ہے اور عام بول چال میں بھی زیادہ تر یہی ہے۔

جلتی ہے لو برستی ہے آگ آسمان سے
گر پیاس ہو تو کہہ نہیں سکتے زبان سے — تعشق

فلک ستائی: مصیبت زدہ عورت، آفت کی ماری، اردو ترکیب، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: وہ فلک ستائی غریب نوجوانی تھی سوار ہوئی، سوداگر نے گھوڑے پر بٹھا باگ اٹھائی (فسانۂ عجائب)

فلک سیر: (سیر بروزن طیر) فلک کی سیر کرنے والا، آسمان کی خبر لانے والا، تیز پرواز، بلند پرواز، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صحیح: بحری، باشے، شاہین، عقاب فلک سیر جان کے طیران کے قریب۔ (فسانۂ عجائب)

قولِ فیصل: گھوڑے کے لیے بھی بصورت صفت شعرا النظم کرتے ہیں جیسے "رخش فلک سیر" وغیرہ۔

فلک سیر: بھنگ، بھنگ کا جوہر۔ جو نشے باز برفی میں رکھ کے کھاتے ہیں۔ اردو مرکب، رائج۔

رندیں یہ سوجھی فلک سیر کی ترنگ میں آج
کہ پیل کے دھوئیے اب طشت آفتاب میں پاؤں — رنگ

قولِ فیصل: عام طور سے مشہور ہے کہ اس کے کھانے والے پر خاص اثر ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ سو جانے کے بعد بڑے بڑے عجیب خواب دیکھتا ہے کہ وہ یکایک آسمان کا صرف جاری ہے۔ قریب صبح کے پلنگ اڑ گیا آتے آتے دھم سے زمین پر گرا۔ آنکھ جو کھلی تو زمین پر چت پڑا۔ اس لفظ کا صرف زیادہ تر کھانا کے ساتھ ہے۔

بیخودی ہے کہ بے حیائی ہے
بھنگ فلک سیر تو نے کھائی ہے — نواب مرزا شوق

فلک تنگ کاف: آسمان کو پھاڑنے والا، بہت بلندی تک جانے والا، فارسی ترکیب، (مبالغہ) صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف: رنگ رنگی بوندا باندی اور بادلوں کی آمد و رفت سے بے پروا افطار پر تنی، دو دو آتش بازیوں کی قطار باندھ کر چلتے رہے اور ہر جگہ "اندرا گاندھی کی جے" کے فلک تنگ کاف نعرے لگاتے رہے۔

فلک فرسا: (آ کے نیچے) فلک پر پہنچنے والا، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

شکوہ آسمان کے خوں کو گردے گی رات
رفتہ رفتہ ایک دن آہ فلک فرسا کے بل — ناسخ

فلک قدر: بلند مرتبے والا، ذی اقتدار، حشمت عالی مرتبہ، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ترپیں گے یہاں کشتۂ کاموں کے خون
فلک قدر شان خاموں کے خون — صاحب النعمان

فلک کجمدار: ٹیڑھی چال چلنے والا آسمان، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چلے عدم کو نہایت ہی تنگ ہو کر ہم
نہ گزرنے فلک کج مدار میں گزرے — صبا

فلک کو خبر نہ ہونا: فرشتوں کو خبر نہ ہونا، کسی کو خبر نہ ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کچھ رنج ہیں ہم جو ضعف فلک کو خبر نہیں
خورشید گیا ہے اس کے فلک کو خبر نہیں — سودا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
اس شعر کو شمس البیان والے اور شکسپیرؔ نے تو میر
عبد اللہ تجرد کا لکھا ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ وہاں
روز ہے یہاں گردش۔ مگر صاحب آب حیات جو بہت
محقق اور زبان اردو کے مسیحا بلکہ خضر منش ہیں وہ مطلع
سوداؔ کا بتاتے ہیں چنانچہ ہم نے بھی ان کے موافق
لکھا شاید کلیات میں بھی نکلے "کلیات سودا میں
یہ شعر تو کیا اس زمین میں کوئی غزل بھی نہیں ہے۔

فلک کی ستائی:۔ بد قسمت عورت مصیبت
کی ماری، اردو ترکیب، فصیح رائج۔

فلک کی ماری: مصیبت کی ماری، اردو
ترکیب، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ وہ بڑھیاں اشراف زادی فلک کی ماری
دن بھر چرخہ کاتا کرتی تھیں شام کو جا کر سوت بیچ
لایا کرتی تھیں۔ (دربار اکبری)

فلک گیر:۔ وہ جس کے قبضے میں زمین سے
آسمان تک ہو۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جو کچھ حکم شاہ فلک گیر ہے
وہ تقدیر ہے بس وہ تقدیر ہے (مصائب الغفلت)

فلک مآب:۔ عالی مرتبہ، فارسی، صفت،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

فلک مآبی:۔ بلند مرتبہ ہونا، فارسی مونث
قلیل الاستعمال۔

شبنم کو دم فلک مآبی
مٹی میں کیا ملی ہو تراب (محسن کاکوروی)

فلک مرتبہ:۔ ذی رتبہ، والا منزلت
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مرتبہ کی جگہ مرتبت بھی ہے یعنی
فلک مرتبت، شخص اور چیز دونوں کے لئے مستعمل اور
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

بر در ہر دربار فلک مرتبت، دلیر میر انیس
اس بارگہ کو کیوں نہ فلک مرتبت کہیں
جس کی بلندی کا کہکشاں سے ہی ہو طناب (سوداؔ)

"فلک منزلت" بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولا کرتا ہے

فلک نظر آنا:۔ (کنایۃً) مصیبت کا سامنا ہونا
ایسی مصیبت پڑنا جس میں خدا یاد آئے، اردو
محاورہ، متروک۔

کرو جا دل گر طبیعت آپ کی اندوہگیں دیکھی
فلک ہم کو نظر آیا اگر تم نے زمیں دیکھی (شعور)

فلک نورد:۔ تیز رفتار، فارسی، صفت
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

فلک ہفتم پر پہنچنا:۔ (آواز کے لئے) ساتویں
آسمان پر پہنچنا، اردو مصدر، مبالغہ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ایک دفعہ للکارا کہ روک ہٹو یٹی دیکھو
سنبھل، خبردار، ہوشیار، یہ آئی وہ آئی دو ترخ
دو پڑی گی، یاد رکھنا آواز فلک ہفتم پر پہنچے گی۔ (افسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عام بول چال میں ساتویں آسمان پر پہنچنا کہتے ہیں

فلک یاد آنا:۔ (کنایۃً) زمانے کی گردش کا
سامنا ہونا، مصیبت یاد آنا، مصدر یاد آنا، اردو
مصدر، متروک

ہو گیا حسرت سے وارد میں دل سو ٹکڑے
ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا (...)

فلکی:۔ (بفتحتین) فلک سے منسوب، آسمان
والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بعض اجرام فلکی ثابت کہلاتے ہیں جو
اپنے اپنے محور پر ایک ہی جگہ گردش کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ اجرام فلکی اور
گردش فلکی وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

فلکیات:۔ فلک سے متعلق چیزیں، مونث۔

فلکیات ہم نے دیکھی ہے (رشک)
سر گردوں جو زیر پا ہے نظر (نور اللغات)

قول فیصل۔ شعر میں فلکیات سے مراد علم ہیئت
ہے نہ کہ فلک سے متعلق چیزیں۔ شاعر کہتا ہو کہ ہم نے
پورا علم ہیئت پڑھا ہے آسمان کا سر میری نظر کے
پاؤں کے نیچے ہے یعنی میں آسمان کی کل چیزوں کو جانتا
ہوں۔

فلم (ف ل م) FILM، سلولائڈ فیتی، فوٹو
اتارنے کی ملمع پٹی۔ انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ تصفین کرو۔ کیمرے میں فلم بالکل ختم
ہو گئی ورنہ میں اسی وقت تمہاری ایک تصویر
ضرور کھینچ لیتا۔

فلم (ف ل م) وہ کہانی جو تصویروں کی صورت میں پردے
پر دکھائی جاتی ہے۔ انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ صاحبزادے، تم فلمیں بہت دیکھنے جا
جاتے ہو کہ روز روز فلم دیکھنے بینائی پر بہت
برا اثر پڑتا ہے۔

قول فیصل۔ بنانا، دکھانا، دیکھنا، تیار کرنا، تیار
ہونا، وغیرہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ ... جیسے فلم
... ...
... ... ایک فلم
... ...

فلمانا:۔ فلم بنانا، کسی کہانی کو تصویر کی صورت
میں لانا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کے آصف لیلیٰ مجنوں کے حالات زندگی

پر مشتمل فلم بنت اور فورا فلمار ہے تھے کہ اچانک ان کا انتقال ہو گیا۔

فلم اسٹار :- (FILM STAR) فلم کے ستارے، فلم میں کام کرنے والے، انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے جیسے پرتھوی راج، راج کپور دلیپ کمار، اشوک، دیوانند، مردوں میں اور عورتوں میں مینا کماری، مدھوبالا، مالا سنہا، وحیدہ رحمان، ثریا وغیرہ۔

فلم اسٹوری :- (FILM STORI) فلم کی کہانی، وہ جس پر فلم بنتی ہے اور وہ کہانی جو فلم میں دکھائی جاتی ہے، انگریزی، مونث، رائج۔

فلم ایکٹر :- (FILM ACTOR) فلم میں کام کرنے والا مرد۔ وہ مرد جو فلم میں اداکاری کرتا ہے، انگریزی، مذکر، رائج۔

فلم ایکٹریس :- (FILM ACTRESS) فلم میں کام کرنے والی عورت، فلم میں پارٹ ادا کرنے والی عورت، انگریزی، مونث، رائج۔

فلم ایوارڈ :- وہ انعام یا تحفہ جو کسی بہترین فلم پر گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

فلمی :- (FILMY) فلم والا، فلم کا، فلم سے منسوب، فلم سے متعلق، انگریزی، مونث، رائج۔

فلمی دنیا :- وہ ماحول و معاشرہ جو فلم سے متعلق ہو۔ اردو صرف، مونث، رائج۔

فلمی ڈائلاگ :- فلمی مکالمہ، وہ جملے اور باتیں جو فلم میں کام کرنے والے بولتے ہیں اور ادا کرتے ہیں۔ اردو صرف، مذکر، رائج۔

فلمی گانا :- وہ گانا جو کسی فلم میں ہو، اردو صرف، مذکر، رائج۔

فلمی ہیرو :- فلم میں ہیرو کا رول ادا کرنے والا مرد، ہیرو کا پارٹ ادا کرنے والا مرد، اردو صرف، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ ہیرو کے مقابل جو عورت کام کرتی ہے اس کو ہیروئن کہتے ہیں۔

فلو :- (FLUE) وبائی بخار، وہ بخار جو ایک سے دوسرے کو لگ جائے۔ انگریزی، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ ۱۹۶۹ء میں ایک نئے قسم کا بخار جو حقیقت وبا کے اوپر سے ہندوستان میں پھیل گیا تھا اسی وقت سے یہ لفظ زبانوں پر آنے لگا۔ آنکھوں کی بیماری کی شکل میں فی الحال یہ مرض عام ہے جس کو آئی فلو کہتے ہیں۔

فلور :- (FLOOR) زمین، چھت کا حصہ، منزل، بالا طبقہ، حصہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ اگر آپ میرے نام خط بھیجنا چاہیں تو پنجاب سیل بلڈنگ، سکنڈ فلور روم نمبر ۵ ڈھیبو اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳ کے پتے پر بھیجئے گا۔

فلور مل :- (FLOUR MILL) آٹا پیسنے کی مشین، پن چکی، انگریزی، مذکر، رائج۔

فلوس :- (بفتحین) دوا اور معروف فلس کی جمع۔ عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

فلوس داغ یا سر افلاس ہے جینے کے
مقدم عشق سے کرتے تھے دنیا و درم پیدا
ناسخ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے" جو صحیح نہیں ہے۔

فلولوجی :- علم زبان، انگریزی، مونث، رائج۔

فلہذا :- پس، اسی لئے، اسی سبب سے۔ عربی، متروک۔

محل صرف۔ فلہذا اسکو بھی پرو کی کا الفت کا موقع بخشا جائے (اگر منظور فرمائیں)

قول فیصل۔ اب لہذا ہی بولتے اور لکھتے ہیں۔

فلیتہ :- موٹی بتی، چراغ کی بتی، کپڑے اور روئی کی بٹی ہوئی بتی۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہی ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "فلیتہ کی نسبت یہ خیال بھی ہو سکتا ہے کہ فلتہ بمعنی ناگاہ سے ماخوذ ہوا اور اس کے معنی ناگاہ یعنی جلد بھڑک اٹھنے والا شعلہ ہوں غرض اردو دونوں میں رہتا ہے" لیکن یہ توجیہ قابل قبول نہیں۔

فلیتہ :- وہ بتی جو زخم کے اندر رکھتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسے کھو نہیں لیتے بلکہ اس کو بتی ہی کہتے ہیں۔

فلیتہ :- توپ یا بندوق کا توڑا، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں "وہ تاگا جو اگر کھوں وغیرہ پر دے کر اوپر لپیٹا جاتا ہے" یا سی دیتے ہیں۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

فلیتہ :- وہ بتی جو تعویذ کے سلسلے میں بناتے اور جلاتے ہیں اور جن یا آسیب زدہ کو اس کی دھونی دی جاتی ہے۔ اردو، مذکر، عاملوں کی اصطلاح۔

بی جلو دینا سا چھو ہنگے تو نگ اور اسپند
مشک سپند و آگ مریچ فلیتا تعویذ — انشا

فلیتہ جلانا :- جو تعویذ کے سلسلے میں آسیب وغیرہ اتارنے کے لئے فلیتہ روشن کرنا ، اردو مصدر ، عاملوں کی اصطلاح ۔

فلیتہ داغنا :- ادھر کی ادھر کرنا ، لگائی بجھائی کرنا ، یہاں کی بات وہاں جا کے اس طرح کہنا کہ فساد کا باعث ہو ۔ اردو مصدر ، عورتوں کی زبان ۔

محل استعمال :- بیگمیں بڑی تیز ہیں ان کا کام ہی یہ ہے کہ یہاں کی وہاں لگاتی رہیں اور فلیتہ داغتی رہیں

فلیتہ دکھانا :- (۱) شتابہ دینا ، توڑا لگانا ، توڑے سے بندوق یا توپ چلانا ۔ (۲) جلانا ، آگ لگانا ۔ جیسے "اس چھپر کو فلیتہ دکھاؤ" ۔ اردو فعل متعدی
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے ۔

فلیتہ دینا :- (۱) آگ روشن کرنا ، آگ سلگانا ، آگ جلانا جس طرح حلوائی تیل میں کپڑا تر کر کے بھٹی میں آگ جلاتے ہیں ۔ (۲) توڑا دکھانا ، بندوق کو شتابا لگانا ، توپ یا بندوق چلانا (۳) سیون کے اندر ڈورا رکھنا ۔ (۴) آسیب زدہ کو جنتر یا تعویذ کی دھونی دینا ، اردو مصدر ، فعل متعدی ۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے ۔

فلیتہ سنگھانا :- تعویذ یا جنتر کی دھونی دینا ۔ اردو فعل متعدی ، دہلی کی زبان ۔ (نور اللغات)

فلیٹ :- (FLAT) تالا ، منزل ، انگریزی ، مذکر ، رائج ۔

فلیش :- (FLASH) روشنی ، شعاع ، نور ، روشنی کی وہ موٹی لکیر جو بہت سی کرنوں [illegible]
انگریزی ، مؤنث ، رائج ۔

فلیگ :- جھنڈا ، ڈنڈا ، کاغذ کی وہ نشانی جو کسی کتاب یا قلم میں رکھ دی جاتی ہو اور اس کا سرا ذرا سا باہر نکلا رہتا ہے ۔ انگریزی ، مؤنث ، رائج ۔

فم :- (بالفتح) منہ ، دہن ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل :- فم رحم اور فم معدہ کی ترکیب زبانوں پر ہے ۔ عربی میں بکسر اول ونیز بضم اول و تشدید دوم بھی مستعمل ہے جو اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

فم رحم :- رحم کا منہ ، بچے دانی کا منہ ، مذکر ، اطباء کی اصطلاح ۔

قول فیصل :- جب عربی ترکیب کے ساتھ بولیں گے تو (فم الرحم) بتشدید ہی بولیں گے ۔

فم معدہ :- کوڑی ، معدے کا منہ ، فارسی ، مذکر ، اطباء کی اصطلاح ۔

محل استعمال :- صاحب آپ متلی اور استفراغ سے پریشان نہ ہوں جس وقت فم معدہ کا ورم گھٹے گا یہ شکایت خود رفع ہو جائے گی ۔

قول فیصل :- جب عربی ترکیب سے اس کا استعمال کریں گے تو فم المعدہ بتشدید ہی استعمال کریں گے ۔

فمی بشوق :- سورۂ فاتحہ سے چل کر سورۂ مائدہ پھر سورۂ یونس پھر سورۂ بنی اسرائیل اور پھر سورۂ شعراء پھر سورۂ والصافات پھر سورۂ ق یوں سات دن میں قرآن ختم کیا جائے تو فمی بشوق کی منزل کہلاتی ہے ۔ عربی ۔
(ترجمہ المنجد) لیکن پنج وقتی نماز اور فمی بشوق کی منزل کیا امکان کرتا ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ حضرات اہل سنت کی اصطلاح ہے ۔

فن :- (بفتح اول و تشدید دوم) دشمن ، انداز [illegible]
حال ، قسم ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل :- فارسی والوں نے بہ تشدید و بہ تخفیف دونوں طرح استعمال کیا ہے ۔ اردو میں دونوں طرح رائج و فصیح ہے ۔

ہوش و خرد گئے مجھ سحر فن کے ساتھ
اب جو ہے اپنی بات سو دیوانہ پن کے ساتھ — ذوق

اس کی عربی جمع افنان اور فنون ہے اور جمع الجمع افانین ہے ۔ عام طور سے "فنون" زبانوں پر ہے ۔

فن :- (بالفتح) ہنر ، دانش ، علم ، جوہر ، دستکاری ، علم کی شاخ ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست
جلیل شعر کا فن عمر بھر نہیں آتا — جلیل

قول فیصل :- فارسی والوں نے حسب ذیل معنی میں بھی استعمال کیا ہے ۔ کشتی کا داؤں ، راہ و رسم لغۃ بقاعدہ تجرید یعنی راہ نغمہ سے صرف نغمہ مراد لیا ہے ۔

چہ دانی کہ من خود چہ فن می زنم
دلی بردہ در خویشتن می زنم — نظامی

اردو میں ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے ۔

فن :- مکر و فریب ، دھوکا ، حیلہ بازی ، داؤں ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

شیر جاہ رو کے وہ فن سے نکل گیا
سورج گھٹا کے چاند گہن سے نکل گیا — امانت

قول فیصل :- زیادہ تر اس کا صرف ترکیب کے ساتھ ہے بغیر ترکیب قلیل الاستعمال ہے ۔

زلف اسی دشمن کو دھو کے گرہ و فن آپ میں
ہو بجائے موت پیدا مار ہر فن آپ میں — ذوق

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "فن بھی

جو اہل فارس نے استعمال کیا ہے شاید فنید کا مخفف ہو۔

فَنَا :- (بفتحتین) نیستی، عدمیت طاری ہونا، بقا کی ضد، نابود ہونا، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ـ درد و غم کے حب خدا کا مزا نہیں
اس راہ میں بقا ہی بقا ہو فنا نہیں مرزا دبیر

قول فیصل۔ معنوں سے تغیر کے ساتھ "موت" سے بھی مراد لیتے ہیں۔

راحت کے محلوں کو ملا پوچھ رہی ہے
ہستی کے مکانوں کو فنا پوچھ رہی ہے دبیر

فِنَا :- حدوث و قدم کے تفرقہ اور تمیز کا زائل ہو جانا، فارسی مؤنث، صوفیوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ عربی میں بکسر اول (فِنا) کے معنی ہیں "حوالی، نواحی، گرداگرد، مکان کے دروازہ کے آگے کا کشادہ صحن" اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔

فَنَا خانہ :- مٹ جانے والی (کنایۃً) دنیا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ـ آفاق میں آئے ہیں سبھی مرنے کی خاطر
برباد فنا خانۂ دنیا کی ہے ہر شے تعمیر جمیع رسالہ

فَنَا فی الشیخ :- وہ مرید جو ہر وقت اپنے مرشد کے دھیان میں ڈوبا رہے۔ عربی ترکیب، صفت، علم تصوف کی اصطلاح۔

فَنَا فیِ اللہ :- خدا کی راہ میں اپنی ہستی کو مٹا دینے والا۔ عرفان الٰہی میں ڈوبا ہوا، عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

ـ فنا فی اللہ ہو کر بھی دل مرجاود داں ایسی

ـ بخر کی ہستی سے بڑھ کر ہو عدم میرا داغ

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے فنا فی اللہ ہونا کے معنی برباد ہونا، نیست و نابود ہونا اور فوت ہونا، ہلاک ہونا، مرجانا" وغیرہ بھی لکھے ہیں۔ مگر فنا فی اللہ کے دراصل وہی معنی ہیں جو اوپر لکھے جا چکے ہیں۔

فَنَا کرنا :- نیست و نابود کرنا، باقی نہ رکھنا برباد کرنا، خاک میں ملانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس نادر سلطان نے بڑے بڑے بادشاہوں کو ایسا زمین کا پیوند کر کے فنا کیا کہ آج کوئی نام لیوا نہیں۔

قول فیصل۔ تعلیمی صورت (فنا کر دینا) بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "مجھے چند مرتبہ ان (نواب) کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا۔ اس دن ہماری اور تمام شہر بازار سے منگائی گئی۔ پانچ چار پیالوں میں قورمہ، کباب، ایک میں کسی چیز کا قورمہ تھا شلغم تھے، چقندر تھے اور ہری دال، دھوئی ماش کی دال بھی دسترخوان کا شیرازہ کیلا تھا مگر سب کو فنا کر دیا۔ (آب حیات)

فِنَانشَل :- (FINANCIAL) صیغہ مالیات، خزانہ یا خراج یا آمدنی جو ملک سے متعلق ہو۔ انگریزی، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ذرا تجارت اور مال کی درآمد برآمد کی رپورٹیں پڑھو اور فنانشل سکریٹری کے سالانہ بجٹ (تخمینۂ جمع و خرچ) کے نقشے کو دیکھو تو معلوم ہو سلطنت کی راہ دولت رس رہی ہے۔ (مضمون ترجمہ تعلیم۔ ڈپٹی نذیر احمد)

قول فیصل۔ اس محل پر "فنانس" زیادہ زبانوں پر ہے۔

فِنَانشَل کمشنر :- صیغۂ مال کا مختار، خراج ملک اور آمدنی، خزانے کا افسر اعلیٰ، انگریزی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے نہیں بولتے۔

فِنَانشَلی :- فنانشل کمشنر کی عدالت، صیغہ مال کی کچہری، خراج ملک کا دفتر، اردو مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فَنَا ہو جانا :- مٹ جانا، ناپید ہو جانا، تباہ و برباد ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ـ عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا غالب

قول فیصل۔ جو دعا کے محل پر بالتخفیف فنا ہو بھی بول دیتے ہیں۔

ـ دونوں کا ہر وقت نگہبان خدا ہو
دیکھے جو بری آنکھ سے غارت ہو فنا ہو دبیر

فَنَا ہو جانا :- (کنایۃً) عاشق ہو جانا، مفتون ہو جانا، کسی پر مٹ جانا، اردو مصدر، فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

فَنِّ تشریح :- اعضائے حیوانی کی دریافت کا علم۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں "علم تشریح" زبانوں پر زیادہ ہے۔

فِنجَان :- (بالکسر) چھوٹی گلاس نما پیالی جس میں چائے یا قہوہ پیتے ہیں۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ـ آخر میں پڑھو گے زمرے ترے طالع کا اختر ہو
قمر فنجان شیر اور مہر تابان کا ساغر ہو (نظم طباطبائی)

فنش :- (FINISH) خاتمہ، اختتام، انگریزی
مذکر، صفت، رائج۔

قول فیصل :- اردو میں اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے
ساتھ ہے۔

فن شاعری :- شاعری کا ہنر، شاعری کے
عیوب و ہنر، شاعری، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

توجہ اپنی ہو گیا فن شاعری کی طرف
نظر ہر ایک کی جاتی ہو جیب تہی کی طرف (اکبر الہ آبادی)

قول فیصل :- بتخفیف نون بھی استعمال کرتے ہیں وہ
بھی فصیح ہے۔ فن غزل گوئی اور فن مرثیہ گوئی کی ترکیب
سے بھی استعمال کرتے ہیں۔

کوئی جز ہیچمدانی نہیں دعوا مجھ کو
یہ فن مرثیہ گوئی نہیں آتا مجھ کو

فن شاعری کو۔ فن شعر بھی کہتے ہیں۔

صاحب سند عشق اہل سخن جانتے ہیں
ان کو استاد فن شعر بھی سب مانتے ہیں (موذوب)

فنش کرنا :- ختم کرنا، تمام کرنا، پورا کرنا،
اردو مصدر، رائج۔

محل صحیح :- دفتر کا کام فنش کرنے کے بعد آپکے ساتھ
میلا چلوں گا۔

قول فیصل :- نئے جوتوں پر جو ایک قسم کی چمکیلی
پالش کی جاتی ہے اس کو بھی فنش کرنا کہتے ہیں اور
پالش کو فنش کہتے ہیں۔

فنکشن :- (FUNCTION) تقریب، جلسہ
ادبی، سماجی، ثقافتی اجتماع، انگریزی، مذکر، رائج

محل صحیح :- کل ہمارے کالج کا سالانہ فنکشن ہے اس میں
ملک کے مشاہیر شرکت فرمائیں گے تم ضرور آنا یہ چیز
دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

قول فیصل :- اردو میں اس کا صرف "کرنا، ہونا"
کے ساتھ کرتے ہیں۔

فنش مین :- (FINISH MAN) شخص، جوتوں
پر ایک خاص قسم کی پالش کرنے والا، انگریزی، مذکر، رائج

فنش ہونا :- ختم ہونا، پورا ہونا، اختتام پذیر ہونا
اردو مصدر، رائج۔

محل صحیح :- دیکھو جب یہ کام فنش ہو جائے تو اٹھ کے
کہیں جانا۔

فن فریب :- عیاری، مکاری، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :- اب گفتگو میں نہیں بولتے۔

فنکار :- کسی ہنر کو بخوبی جاننے والا، کسی فن میں
ملکہ خاص رکھنے والا، آرٹسٹ، فارسی ترکیب، اردو
صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

دل امڈ آیا ہے احسان بھر آئے آنسو
جب سنا ہے کسی فنکار نے فن بیچ دیا (احسان دانش)

قول فیصل :- کچھ عرصے سے اس لفظ کا صرف ہونے
لگا ہے خال خال شعرا اور اساتذہ نے اس کے استعمال
سے کسی حد تک احتیاط کی ہو۔ کسی ہنر میں بخوبی مہارت
ہونا اور رکھنا کے معنی میں بطور صفت، فنکاری بھی
زبانوں پر ہے۔

فن کا ماہر :- کسی ہنر یا فن میں مہارت رکھنے والا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح :- واجد علی شاہ فن موسیقی کے بڑے ماہر تھے
اور فن موسیقی کے قدر دان تھے (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فنگر پرنٹ :- (FINGER PRINT)
انگلیوں کے نشان، انگریزی، مذکر، محکمہ پولیس اور
سی آئی ڈی کی اصطلاح۔

محل صحیح :- مکان سے مجرم کے فنگر پرنٹ لے لئے گئے
ہیں اور دیگر بدنام مجرموں کی انگلیوں کے نشان
سے ملائے جا رہے ہیں اصل مجرم ضرور پکڑا جائے گا۔

فنگر گلاس :- ہاتھ دھونے کا پیالہ، انگریزی، مذکر

قول فیصل :- صاحب فرہنگ کے قول کے بموجب فنگر گلاس
نہیں بلکہ فنگر باؤل (FINGER BOWL) کہتے ہیں۔

فن مٹنا :- کسی فن کا ختم ہونا، کسی فن کا نہ رہنا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح :- شاہان اودھ نے فن موسیقی میں بہت
بڑی دلچسپی لی اور ان کی سرپرستی کی وجہ سے سچ پوچھیے
تو یہ فن مٹنے سے باقی رہ گیا (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فن میں طاق ہونا :- کسی فن میں یکتا ہونا
کسی فن میں لاثانی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شوق بھی ہے نادیار ہوں اے ذوق دگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا (ذوق)

فن میں کامل ہونا :- کسی ہنر کا پورے طور سے
ماہر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سنا جس کو کہ وہ کامل ہو فن میں
کیا حاضر ہے اس انجمن میں (الف لیلیٰ منظوم)

فن میں کمال حاصل کرنا :- کسی ہنر کو پورے
طور سے سیکھنا۔ کسی ہنر کو اس کی آخری حد تک
سیکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح :- فن میں کمال حاصل کرنے کے لئے ہر ایک
ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا تھا۔
(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فن میں کمال رکھنا :- کسی ہنر کو بخوبی جاننا
کسی فن میں کامل ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح :- منجھو صاحب سوز خوانی، سوز خوانی کے
فن میں ایسا کمال رکھتے تھے کہ دنیا ان کا کلمہ
پڑھتی تھی۔

فن میں یکتا ہونا :- کسی فن میں لاجواب ہونا
کسی ہنر میں طاق ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ واہ رے کاریگر! تو بھی اپنے فن میں یکتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ "یکتا" کی جگہ کمی کے ساتھ "یگانہ" بھی رائج ہے۔

حکیم و فلسفی و مہندس و عالم و فاضل
جو وہاں ہر اک جو اپنے فن میں تھا یگانہ یاد آتا ہے — عزیز لکھنوی

فنون :- (بضمتین) فن کی جمع، متعدد فن، بہت سے ہنر۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ بہت سے فنون ایسے تھے کہ انقلابِ زمانہ سے دنیا آج ان کا نام تک نہیں جانتی۔

قولِ فیصل۔ ترکیب اضافی و عطفی کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے جیسے (اضافی) حضرت علی اسلام کے سب سے بڑے سپاہی اور فنونِ جنگ کے سب سے بڑے ماہر تھے (مدح ایضاً) — (عطفی) موسیقی کی ترقی کے لحاظ سے یہ عہد زرّیں عہد تھا وجود اس کے فنون و کمالات کو بھی ترقی ہوتی تھی۔ (قدیم ہنرو ہنرمندان اردو)

فنونِ جزئیہ :- جزوی علوم، وہ چھوٹے چھوٹے علوم جو کسی بڑے علم کا جزو ہوں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ خاتمۂ کتاب میں شعرا کے ذیل میں پھر لکھتے ہیں۔ فنونِ جزئیہ مثلاً شعر، معما، عروض، قافیہ، تاریخ، لغت، طب، خط، انشا میں اپنا عدیل زمانے میں نہ رکھتا تھا۔ (دربارِ اکبری)

فنونِ لطیفہ :- (اضافت) وہ فن جو مرغوبِ طبائع ہوں۔ وہ لطیف اور نازک فن جن کا تعلق دل و دماغ اور روح سے ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ شاعری کا شمار فنونِ لطیفہ میں ہے اس لئے لہٰذا اس کتاب میں ہنرمندوں کے سلسلے میں اس کا ذکر آگیا۔ (قدیم ہنرو ہنرمندان اردو)

قولِ فیصل۔ فنونِ لطیفہ میں مندرجہ ذیل فن داخل ہیں۔ فنِ تعمیر، فنِ مجسمہ سازی، فنِ مصوری، فنِ موسیقی اور فنِ شاعری یا ادب۔

فنّی :- (بفتح اول و تشدید دوم) فن کی، فن سے متعلق۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ ان کا عجب طرح کا دماغ ہے جب فنی گفتگو چھیڑو، ذرا سی بات میں ناراض ہو جاتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ شاعری سے متعلق، فنی عیوب، فنی غلطی، فنی لطائف، فنی نکتے وغیرہ کی ترکیبوں سے عموماً زبانوں پر ہے۔

فوارِح :- (بفتح اول و دوم و کسر چہارم) فارحہ کی جمع، عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فواحش :- (بفتح اول و دوم و کسر سوم) برے کام، افعالِ قبیحہ، عربی، مذکر، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ ہندوستان کے دیہات میں فنِ کشتی کا عام رواج تھا کشتی بازی کے شوق میں لوگ عام فواحش اور مکروہاتِ دنیا سے بچے رہتے تھے (میرا گاؤں)

قولِ فیصل۔ عربی میں یہ لفظ فاحشہ کی بھی جمع ہے جس کے معنی ہیں بدکار اور حرام کار عورتیں۔

فواد :- (بر وزنِ مراد) قلب، دل۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فوّارہ :- (بفتح اول و تشدید دوم) وہ ظرف یا آلہ جس سے پانی اچھل کے دھار یا پھوار کی شکل میں گرتا ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

بخت جو نے مجھے فوارہ بنایا شاید
کہ مرے ہاتھ سے لٹتا ہو خزانہ میرا — امیر

قولِ فیصل۔ صاحبِ غیاث اللغات لکھتے ہیں کہ بالضم و تخفیف بحوالۂ بحر الجواہر یعنی سر جوش ہے اور بحوالۂ الجوالمعجم یہ لفظ عربی ہے۔ فارسی والوں نے فور بمعنی جوشیدن سے بنا لیا ہے اور بحوالۂ سراج اللغات فوارہ بالفتح و تشدید واو معروف ہے بعض کہتے ہیں کہ فور کا صیغہ مبالغہ ہے جس کے معنی ہیں جوشیدن۔ یعنی ابلنا لیکن یہ عربی میں مستعمل نہیں بلکہ یہ فارسیوں کا مفرس کیا ہوا ہے۔ اور قاموس میں بمعنی منبعِ آب لکھا ہوا ہے اور منتخب اللغات میں لکھا ہے کہ فوارہ بالضم وہ جس کے معنی ہیں وہ چیز جو دیگ میں جوش کھاتی ہے اور بالفتح و تشدید واو اس کے معنی بہت زیادہ جوش کھانے والا۔ اور صاحبِ غیاث اللغات کی ذاتی تحقیق یہ ہے کہ فوارہ بضم اول و تخفیف یعنی پھوارہ ہے کہ جو ہندی ہے۔ اور پھوار سے منسوب ہے جس کے معنی ہیں باریک قطرے۔ عربی میں بہت سے غیر الاصل الفاظ پائے جاتے ہیں جن میں اسی قسم کا تصرف ہوا ہے جیسے کرن پھل سے قرنفل، ترپھل سے اطریفل وغیرہ۔ اس کی اردو جمع فوارے ہے اور بصورت واحد غیر صورت بھی یہی ہے۔

سہل سمجھا تھا اس انداز کے فوارے کو
یہ بھی آئی کہ اچھو ہوا فوارے کو — رشید

بصورت جمع اپنے اصل پر فواروں بھی رائج و فصیح ہے۔

پانی کے زور سے فواروں نے قوت پائی
دست و پا بیلوں نے پھیلا دیے رحمت پائی — رشید

فوارہ بہ تخفیفِ دوم بروزن [illegible] بھی استعمال کرتے تھے جو اب بالکل متروک ہے۔

فوارے چھوٹ کے ظاہر یہ ہوتی
زمرد کے درِ گرتے ہیں موتی — (ذوقیاتِ اسعد)

صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اس کے معنی "پانی کا چشمہ" بھی لکھے ہیں جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ مؤلف مذکور

ہی نے پچکاری کے معنی لکھے ہیں ، وہ بھی کھٹکتے ہیں ۔

فوارہ اٹھنا :- فوارہ بلند ہونا ، اردو صرف متروک ۔

دو پردہ لگائے گی جو شرر گریہ بار ـــ
فوارہ خونِ رگ سے شرر بار دیکھے گا — شعور

فوارہ اچھلنا :- فوارہ چھوٹنا ، اردو صرف متروک ۔

ہنس فوارہ یہ اچھلتا ہے
حوض کا حوصلہ نکلتا ہے — منیر

فوارہ بہنا :- فوارہ یا پانی کا تیزی سے بہنا ، اردو صرف قریب بہ متروک ۔

فوارہ خون دل کا بہا آہ زمیں پر
او دیا حسین کہہ کے گرا وہ زمیں پر — دبیر

قول فیصل ۔ بصیغہ جمع فوارے بہنا بھی مستعمل ہے ۔

ہر چار طرف زخموں کے فوارے بہے تھے
گویا کہ شعلے یہ مٹی اڑ رہے تھے — دبیر

فوارہ جاری ہونا :- فوارہ چھوٹنا ، اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

محل نثر ۔ اور ہر شہر کے کمال شاعروں کے ساتھ فضیلت اور فلسفہ و حکمت کے فوارے جاری ہیں ۔ (دربار اکبری)

فوارہ چھوٹنا :- پانی یا خون کا دھار کی شکل میں کسی جگہ سے اچھل کے نکلنا ، اردو صرف فصیح و رائج ۔

باغ گل داغ نے اور چرخ پر چھوڑے شفق
چشم سے فوارہ گر چھوٹے لہو کی دھار کا — رضا

قول فیصل ۔ فوارہ چھٹنا بھی مستعمل ہے ۔

فوارہ چھٹے گو تر سعی دہیاں کا
کلمہ پڑھے بلبل مری فطری زباں کا — دبیر

صاحب نور اللغات نے انھیں معنی میں فوارہ چلنا بھی لکھا ہے جو قلیل الاستعمال ہے ۔

فواق :- (بالضم) ہچکی اور مرتے وقت آنے والی ہچکی ، عربی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

نہ موج سے کر پو جوشِ نہ شیشے نے ہچکی
گئی جہاں سے یہ بیماری فواق و زحیر — ذوق

فواکہ :- (بفتح اول و کسر چہارم) فاکہہ کی جمع بہت سے میوے ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

بہ طعام و فواکہ و از مار — ناسخ
بہ در با جبیں تازہ و اثمار — [illegible]

قول فیصل ۔ فاکہہ بطور واحد کوئی نہیں بولتا ۔ فواکہ بصیغہ جمع زبانوں پر ہے ۔ عوام اس کی جمع فواکہات بولتے ہیں ۔

فوائد :- (بفتح اول) بہت سے فائدے ، فائدہ کی جمع ، عربی ، مذکر ، فصیح و رائج ۔

محل نثر ۔ ایک دن حکیم ہمام نے معجم البلدان کہ وہ سو جزو کی ضخامت ہو گی بڑی تعریف سے پیش کی اور کہا کہ یہ عربی ہے ۔ فارسی میں ترجمہ ہو جائے تو بہت خوب ہے ۔ اس میں بہت حکایات عجیب و فوائد غریب ہیں ۔ (دربار اکبری)

قول فیصل ۔ اس کا صرف حاصل کرنا اور حاصل ہونا کے ساتھ ہے جیسے "مجھے جب تک اس طرح حضور کی خدمت رہی کہ ہر وقت پاس بیٹھو کرتا بڑے بڑے فوائد حاصل کرتا تھا ۔ (مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ہنر سے بھی فوائد ہم کو حاصل ہو نہیں سکتے
سبب یہ ہے کہ ہم آپس میں یکدل ہو نہیں سکتے — اکبر الہ آبادی

فوت :- (بالفتح) خست ، معدوم ، عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ہنگامہ حیات کو اب فوت جانیو
اپنے لئے مجھے ملک الموت جانیو — دبیر

قول فیصل ۔ دراصل فوت مصدر ہے لیکن اس کا استعمال فوت ہونے والا کے معنی میں ہے ۔

فوت ہونا :- مرنا ، جان سے گزرنا ، دنیا سے اٹھنا ، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل نثر ۔ مخدوم صرف ۹۹۰ھ میں فوت ہوئے اور شیخ مبارک نے اپنی آنکھوں سے اپنے سخت دشمن کی تباہی دیکھ لی ۔ (دربار اکبری)

فوت ہونا :- ضائع ہونا ، برباد ہونا ، رہ جانا ، گم ہو جانا ، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔

یہ تیرا کافی ہے مرگ عاشق دلگیر سے
فوت ہو جاتا ہے مطلب آپ کی تقریر سے — عابد

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے مثال میں شرط فوت ہونا بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ مطلب یا مقصد فوت ہونا بولتے ہیں جیسے "میں گیا تھا شادی بیاہ کا معاملہ طے کرنے لیکن وہاں آپس ہی میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا اور میرا مقصد فوت ہو گیا مجبوراً گھر چلا آیا"۔

چھوٹ جانا ، یا قضا ہونا کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جو قریب بہ متروک ہے ۔

جو لکھا ناسخ میاں کا اُن کو لاہی اصل میں ناقہ
جو روزہ فوت ہوا اس کی قضا واجب انسان پر — [illegible]

فوتی :- (بالفتح) فوت شدہ ، مرا ہوا ، وفات یافتہ ، متوفی ، عربی فارسی صفت ، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "متوفی" بولتے ہیں ۔

فوتی پیدائش کا رجسٹر :- میونسپلٹی کا وہ رجسٹر جس میں شہر کے مرنے والوں اور پیدا ہونے والوں کا پتہ وغیرہ درج ہوتا ہے ، اردو مذکر ، انگریزی دانوں کی اصطلاح ۔

فوتی فراری :- اہلِ دفاتر کی اصطلاح میں مرنے یا کہیں بھاگ جانے والے سے مراد ہو۔ ان زمینداروں کی فہرست جو مر گئے یا کہیں بھاگ گئے ہیں۔ فوت شدہ آدمیوں کا اسباب، مال متروکہ۔ عربی، فارسی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مرنے والے یا بھاگ جانے والے کے لئے اس کا استعمال تو ہے لیکن بقیہ معنوں میں اب نہیں بولتے۔

فوتی نامہ :- (بفتح اول) وہ روزنامچہ جس میں شہر کے مردوں کی تاریخ فوت درج ہوتی ہو۔ وہ تحریر یا کاغذ جو متوفی کے فوت ہونے کی اطلاع کے طور پر اس کے گھر یا اس کے افسر کو بھیجا جائے۔ متوفیوں کی فہرست، شہر کے مردوں کا روزنامچہ جو کمیٹی یا کسی سرکاری دفتر کی فہرست میں روزمرہ جائے۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فوٹو :- (بضم اول و واو مجہول، ضم سوم و مجہول) تصویر۔ کیمرے سے کھینچی ہوئی تصویر۔ انگریزی، رائج

بیٹھے ہیں کیسے بنے ہوئے پیش آئینہ
فوٹو کا لینے ہیں کھچا [illegible] — جلیل

قول فیصل۔ اس کا تلفظ اردو میں بضم اول و واو مجہول و ضم سوم و واو معروف ہے۔

فوٹو کھینچنا :- کیمرے کے ذریعے تصویر اتارنا، تصویر کھینچنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ میں ایک فوٹو گرافر ہوں۔ میرا دھندا یہ ہی ہے فوٹو کھینچتا ہوں۔ میں ڈھنگ کے کام سے واقف نہیں ہوں۔

قول فیصل۔ تصویر کھینچنا کے معنی میں فوٹو کھینچوانا بھی زبانوں پر ہے۔

فوٹو گراف :- (گراف بروزن طلاف) تصویر۔ انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی لکھے ہیں "تصویر کھینچنے کا علم" جو صحیح نہیں۔

فوٹو گرافی :- تصویر کھینچنے کا پیشہ، کیمرے سے تصویر کھینچنے کا کام۔ انگریزی، مؤنث، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ [illegible] معنی ہیں۔ "فوٹو کھنچوانا" بعض معنی میں "فوٹو گرافری" بھی بولتے ہیں۔

فوٹو گرافر :- (گرافر بروزن [illegible] فتح ثالث) تصویر کھینچنے والا۔ انگریزی، صفت، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ ڈراپ سینری نے دہلی بیگم سے کہا ہم جانتے ہیں کہ تمہاری تصویر ساتھ رکھیں۔ مشکل یہ ہے کہ تصویر کھینچے کس طرح لئے جو۔ یہاں تو صاحب لوگ فوٹو گرافر ہیں۔ ہاں خوب یاد آیا ایک مولوی صاحب بھی مصور ہیں بہت ہی مسن آدمی ہیں۔ (مزر کتاب رحلا اول صفحہ [illegible])

فوٹو لینا :- تصویر کھینچنا، کیمرے کے ذریعے سے تصویر اتارنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

دلوں قائم رہے گی اب دلوں میں گریاں
[illegible]

فوج :- (بفتح اول) جماعت، گروہ، بھیڑ، مجمع، ہجوم۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

[illegible] — جلیل

فوج :- (بفتح اول) لشکر، سپاہ، جنگی آدمیوں کا گروہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بھاگتی فوج ستمگار چلی جاتی تھی
پیچھے لپٹی ہوئی تلوار چلی جاتی تھی

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی "جماعت اور گروہ" کے ہیں۔ لیکن فارسیوں نے اس مناسبت سے مندرجہ بالا معنوں میں استعمال کیا۔

فوج باندھنا :- فوج جمع کرنا، لشکر اکٹھا کرنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محل نثر۔ ہر وقت ہمیشہ فوجیں باندھ باندھ کر اس پر چڑھ کر جاتے رہے۔ (دربار اکبری)

فوج بحری :- (باضافت) جنگی جہازوں کا بیڑا، جہازی، وہ سپاہ جو سمندروں کے انتظام اور بحری جنگ کے واسطے جہازوں پر رہتی اور طاقت جو پانی کی لڑائی کے فن سے واقف ہو ہے۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات [illegible])

قول فیصل۔ اس کو "بحری فوج" "بحری بیڑا" کہتے ہیں۔ "فوج بحری" کوئی نہیں بولتا۔

فوج بری :- (باضافت) خشکی کی فوج، وہ سپاہ جو خشکی میں لڑنے والی اور ان کے انتظام کے واسطے ہو۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اگر بحری فوج کہنا مقصود ہوتا ہے تو لفظ بحری کی قید لگا دی جاتی ہے لیکن بری فوج کے لئے لفظ بری کی قید نہیں اس کے لئے تنہا فوج بول کے "بری فوج" مراد لیتے ہیں۔

فوج بھرتی کرنا :- نئے رنگروٹ اور نئے سپاہی کو فوج میں شامل کرنے کے لئے ملازم رکھنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

فوج چڑھنا :- لشکر کا حملہ آور ہونا، فوج کا چڑھائی کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کھلا آتا ہے سبزہ ترے لب ہائے خنداں پر
چڑھی آتی ہے یہ فوج سکندر آب حیواں پر (قدر لکھنوی)

فوجدار: (پہ) (بفتح اول و سکون دوم و سوم) صاحب فوج، سپہ سالار، فوج کا افسر، فارسی، مذکر، (نوراللغات)

قول فیصل۔ اس معنی میں فوجدار نہیں بولتے۔ صرف ایک محل پر اس کا صرف تھا یعنی جب کوئی شخص کسی دوسرے کے معاملے میں بےوجہ دخل دیتا ہے تو کہتے ہیں کہ "تم کوئی علاقے فوجدار ہو جو دخل دے رہے ہو۔"

فوجدار: (پہ) شہر کے باہر یا اندر کا حاکم۔ کوتوال، مجسٹریٹ، عربی، فارسی الفاظ، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فوجدار: (پہ) فیلبان، وہ شخص جو بادشاہ کی سواری میں ہاتھی پر آگے بیٹھے۔ اردو، مذکر، متروک

مثل صحیح۔ خان زماں نے آواز دی، فوجدار ہاتھی کو روکنا میں سپہ سالار ہوں۔ زندہ حضور میں لے جا۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ بسند فرہنگ آصفیہ، فوجدار خاص ایسے ہی لوگوں کا خطاب ہوتا تھا اور اس معنی میں یہ لفظ قطعاً استعمال کرتے تھے۔

فوجداری: (پہ) فوجدار کا عہدہ، مجسٹریٹ کا عہدہ، مجسٹریٹی۔ عربی فارسی الفاظ، اسم مونث

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فوجداری: — وہ محکمہ یا عدالت جہاں لڑائی جھگڑا، مارپیٹ، قتل وغیرہ کے مقدمات فیصل ہوں، مال اور دیوانی کا نقیض، اردو مونث رائج۔

مثل صحیح۔ محض بدمعاشی نے سڑک پر برا بھلا کہا تھا تم فوجداری میں ایک مقدمہ قائم کرو جو اس دہشت پسند کا علاج ہو۔

فوجداری: (پہ) لڑائی، جھگڑا، مارپیٹ، فساد۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

یہ بھی ان کو جو خوش نصیب ہیں لوگ
ورنہ ہے فوجداری پر ستار (زعفران زار)

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے۔ جیسے۔ خبر ہے کہ تھانہ ... کے علاقے میں کل شام فوجداری ہوگئی۔ دونوں طرف کے لوگوں نے آزادانہ نارنگ کی:

فوجداری سپرد کرنا: — مجسٹریٹ کا معمولی تفتیش کے بعد مقدمے کو عدالت سیشن کے سپرد کرنا۔ اردو مصدر، عدالت کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر "سیشن سپرد کرنا" بولتے ہیں۔

فوجداری کرنا: — مارپیٹ کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، دنگا فساد کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج

مثل صحیح۔ بلا وجہ بانکے بنتے ہو۔ فوجداری کرنے کے لئے بانکا بھر کا کلیجہ چاہیے۔

فوجداری ہو جانا: — لڑائی جھگڑا ہو جانا، فساد ہو جانا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ملک پر تاثیر چشم وحشت طاری ہو گئی
مفت شیخ و برہمن میں فوجداری ہو گئی (اکبر الہ آبادی)

فوج در فوج: — گروہ در گروہ، بہت بڑی جماعت کی شکل میں، بہت بڑے مجمع کے ساتھ، فارسی فصیح، رائج۔

گئے جو پائے طوفاں فوج در فوج
قریب بود کہ پیوست آسماں اوج (سراج المغانی)

فوج ظفر موج: — (با اضافت) وہ فوج جس کے قدم قدم پر کامیابی ہو، کامیاب لشکر، فتحیاب لشکر، فارسی، فصیح، رائج۔

مثل صحیح۔ سپاہیوں اور سواروں نے اشجار سر فلک کشیدہ کے سایہ میں آگ روشن کی تاکہ زمستان کی سردی پر اوس پڑ جائے اور فوج ظفر موج باد خنک کے جھونکوں سے نجات پائے۔ (فسانہ آزاد)

فوج فوج: — زیادہ سے زیادہ، بہت زیادہ، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے فوج فوج راحت و آرام جس کے ساتھ
ہے زوج زوج گنج نعم سے ملتزم (انشا)

فوج قاہرہ: — (با اضافت) بہت بڑی اور زبردست فوج، غالب آجانے والی فوج، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لے کے وہ فوج قاہرہ ملعون
ہوا ابواب قلعہ سے بیرون (منیر)

فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہے: فوج کے مہرے کا روکنا اور شادی کے بعد کے خرچ کا بندوبست کرنا اور ان دونوں کاموں کو اختتام تک پہنچانا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اردو مثل۔

(نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک مقولے کا یہ مطلب ہے کہ فوج کا کسی طرف سے گزر جانا تباہی اور مصیبت کا باعث ہے۔ بقول میر
ع جانا جاتا ہے کہ اس راہ سے لشکر نکلا

برات کا پیچھا، لوگوں کا حساب چکانا اور دوسرے جھگڑے ختم کرنا ہوا۔ مولوی نیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں یہ پوری مثل لکھ کے مفہوم لکھا ہے کہ "اس کا اول دھاوا اور اس کا آخری خرچ گراں گزرتا ہے" اور گنجینۂ اقوال و امثال میں یوں درج ہے کہ "فوج کا مہرہ روکنا اور برات

کے بعد کا خرچ سنبھالنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔" اب اس صرف کا آخری ٹکڑا یعنی "برات کا پچھاڑا" بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

فوج کا نشان:۔ وہ جھنڈا جو فوج کے آگے آگے چلتا ہے۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ساتھ اشکوں کے دود آہ نہیں
ہیں مری فوج کے نشان سیاہ ناسخ

فوج کٹنا:۔ فوج کا مارا جانا، سپاہیوں کا قتل ہونا، اردو حرف، غیر فصیح، رائج۔

دنیا میں پہلے ہی دھیا گئی تھی ساری فوج
بیٹے ہوے اور تو سب کٹ گئی ہماری فوج اوج

فوج کشی:۔ (بے اضافت) چڑھائی، دھاوا، حملہ، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ مرزا یوسف خاں، جہانگیر کی فوج کشی میں تھا اور آگے بڑھا چاہتا تھا اسے بلا لیا۔ (دربار اکبری)

فوج کشی کرنا:۔ فوج لے کے حملہ کرنا، فوج کے ساتھ چڑھائی کرنا، اردو حرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ چنانچہ اس کی یاوری سے اپنے ملک پر قبضہ ہوا مگر جب حکومت حاصل ہوئی تو جو بعض امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اب ارادہ ہوا کہ فوج کشی کریں۔ (دربار اکبری)

فوج کی اگاڑی، آندھی کی پچھاڑی

فوج کا اگلا حصہ اور آندھی کا پچھلا حصہ زور و شور کا ہوتا ہے۔ اردو مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

فوج کی فوج:۔ آدمیوں کے غول کے غول، کثیر الجمع، بہت سے لوگ، اردو حرف، بولنے والوں کی زبان۔

محل استعمال۔ تم سے تنہا آنے کے لئے کہا تھا لیکن یہ فوج کی فوج ساتھ میں لے کے آنے کا کیا مقصد ہے؟

فوج گر پڑنا:۔ فوج کا کسی طرف متوجہ ہو جانا یا حملہ کر دینا، اردو حرف، متروک۔

آنکھوں نے لوٹا دیکھتے ہی دیکھتے اسے
فوج مژہ تری جو ادھر اے یار گر پڑی رشک

فوجوں کا تلنا:۔ فوجوں کا مقابل اور جنگ پر آمادہ ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ فوجوں کے ساتھ یہ کوئی مخصوص صرف نہیں ہے۔ تلنے کے مختلف صرف ہیں۔ تنہا ایک آدمی بھی لڑائی جھگڑے پر تل جاتا ہے۔

فوجی:۔ فوج سے متعلق، لشکری، جنگی، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ بادشاہ نے ایک گھوڑا اور کچھ روپیہ دیا ہزار بیگھہ زمین دی اور کہا کہ فوجی دفتر سے تمہارا نام نکال دیتے ہیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عوام "سپاہی اور لشکری" کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے "ذرا ان سے سمجھ بوجھ کے بات کرنا وہ اول تو پٹھان ہیں دوسرے فوجی، اگر انھیں غصہ آگیا تو پھر تمہاری خیریت نہیں ہے"۔

فور:۔ (بالفتح) وقت، ساعت، گھڑی، جلدی، عجلت، شتابی، عربی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے اردو میں ان معنوں میں "فی الفور" اور "فوراً" بولتے ہیں۔

فوراً:۔ (بالفتح) جلدی، اسی وقت، جھٹ پٹ، اسی آن، معاً، عربی، تابع فعل، فصیح، رائج۔

رحم کرتا یار فوراً ہم پہ کچھ یہ خو نہ تھا
پر اثر اے نالۂ دل وصل میں کچھ تو نہ تھا لطافت

قول فیصل۔ بعض شعراء نے تنوین گلشن وغیرہ کے قافیے کے ساتھ اس کو جائز سمجھا ہے لیکن محتاط حضرات اسے صحیح نہیں سمجھتے۔ تقطیع میں تنوین کو الف وصل سے بچانا جائز ہے۔

فوراً آجاتی ہے شامت ان کی
یہی مگر ہے قیامت ان کی مرزا رسوا

فورٹ:۔ (FORT) (بالضم اول و واو مجہول و سکون را) قلعہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

جشن عظیم اس سال ہوا ہے
شاہی فورٹ میں بال ہوا ہے
روشن ہر اک بال ہوا ہے
قیمۂ ماضی حال ہوا ہے اکبر آبادی

فورٹ ولیم کالج:۔ انگریزوں کے ایک کالج کا نام جو کلکتے میں ہے۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ مغلوں کی حکومت کے زمانے میں انگریزوں نے اپنی حکمت عملی اور سیاست کی بدولت کچھ خاص رعایتیں اور اختیارات حاصل کر کے رفتہ رفتہ پورے ہندوستان پر اپنا تسلط جما لیا۔ اس دور اندیش قوم نے شروع ہی میں یہ بات سمجھ لی تھی کہ ہندوستان پر کامیاب حکومت کرنے کے لئے دیسی زبانیں سیکھنا اور ان سے کام لینا ضروری ہے چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈائرکٹروں نے اپنے افسران کو دیسی زبانوں سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے احکامات جاری کئے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وارن ہیسٹنگز نے کلکتے کے علاقے میں ایک مدرسہ ۱۸۰۰ء میں قائم کیا۔ جو آگے چل کر فورٹ ولیم کالج کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کالج میں وہ انگریز جو کمپنی کے ملازم ہو کر ہندوستان آتے تھے فارسی اور اردو سیکھا کرتے تھے لیکن جب انھوں نے یہ محسوس کیا کہ ہندوستان کی ملکی زبان فارسی نہیں بلکہ اردو ہے تو انھوں نے اس کی ترقی پر زیادہ توجہ دی اور اس کی ادبیات جمع کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اس وقت تک اردو زبان کا جو کچھ ذخیرہ تھا وہ شعر و شاعری کا

تک محدود تھا۔ سرکار سے تیزی نہ تھا لہٰذا اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک نیا سررشتۂ تالیف و ترجمہ کا قائم کیا گیا اور اطراف ملک سے قابل اور زبان داں افراد کو چن چن کے کلکتہ میں جمع کیا گیا اور اچھی زبان جاننے والے ادیب معقول تنخواہوں پر ملازم رکھے گئے اور بیسیوں قصہ کہانیوں کی عمدہ عمدہ کتابوں کے آسان ترجمے کرا کے ان کی اشاعت کی گئی۔

اس کالج کو ترقی دینے اور اس کی تصنیفات و تالیفات کو مفید اور مقبول بنانے میں ڈاکٹر جان گلکرائسٹ کا نام سب سے اول آتا ہے اور اس ادارہ کے ترجمہ کرنے والوں میں میر امن دہلوی، میر شیر علی افسوس، سید حیدر بخش حیدری، بہنال چند، مرزا کاظم علی جوان، مظہر علی خاں ولا، مرزا لطف علی، للو لال جی اور بینی نرائن وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھیں لوگوں کے احسان و کرم اور محنتوں کی وجہ سے تھوڑے ہی دنوں میں فارسی اور سنسکرت وغیرہ کی بہت سی کتابیں اردو زبان میں منتقل ہو گئیں اس طرح اس نئی زبان کا لٹریچر تیار ہونے میں فورٹ ولیم کالج اور اس کے کارکنان کا بڑا دخل رہا جن کے احسانات کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے علاوہ اسی مرکز سے عیسائیت کی تبلیغ کا کام بھی شروع ہوا۔ واضح رہے کہ اس کالج نے براہ راست مذہب عیسوی کی تبلیغ نہیں کی مگر بالواسطہ عیسائی مذہب کو اس سے بڑا فائدہ پہنچا کیونکہ انجیل مقدس کا آسان اردو ترجمہ اسی کالج میں ہوا اور ملک میں پھیلا۔ فورٹ ولیم کالج کے روح رواں سر جان گلکرائسٹ تھے۔

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ اردو زبان کو ترقی دینے والوں میں موصوف کا درجہ نہایت بلند ہے۔ ڈاکٹر صاحب اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے تھے ۱۷۵۹ء میں پیدا ہوئے ۱۷۸۳ء میں ایسٹ انڈیا کے ملازم ہو کر ہندوستان آئے۔ وہ بڑے دور اندیش آدمی تھے اور ان کے دل میں شروع ہی سے یہ بات جم گئی تھی کہ ہندوستان میں انگریزوں کو فارسی سے زیادہ دیسی زبانیں سیکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ دیسی زبانوں میں صرف ہندوستانی یا اردو ہی ایسی زبان ہے جس کے ذریعے سے ہر طبقے کے اشخاص سے میل جول رکھا جا سکتا ہے اور تعلقات بڑھائے جا سکتے ہیں۔ فطرتاً ان کو گہرا لگاؤ تھا اور ہندوستانی زبان اور طرز معاشرت سے اس قدر دلچسپی تھی کہ وہ ہندوستانی لباس پہن کر اکثر ان مقامات پر گھوما کرتے تھے جہاں اردو صحیح اور بامحاورہ بولی جاتی تھی۔ وہ فارسی، سنسکرت اور دوسری مشرقی زبانوں سے بھی واقف تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو تصنیف و تالیف کے کام سے بھی دلچسپی تھی۔ اس کے علاوہ انھوں نے اپنے ہم قوموں کو اردو اور فارسی پڑھانی دی چنانچہ جب ان کی کوششوں کے عمدہ نتائج ظاہر ہوئے تو وہ کالج کے افسر اعلیٰ مقرر کر دیئے گئے لیکن بدقسمتی سے وہ اس عہدہ پر صرف چار سال تک کام کر سکے اور علالت کی وجہ سے ۱۸۰۴ء میں پنشن لے کر ولایت چلے گئے۔ انھیں کی نگرانی میں ٹائپ پریس بھی قائم ہوا جس سے اس ابتدائی دور میں اردو زبان کی بڑی ترقی ہوئی۔ گو ڈاکٹر صاحب کی ذاتی تصانیف کی تعداد کثیر ہے مگر ان میں انگریزی ہندوستانی لغت، ہندوستانی علم اللسان، اردو کی صرف و نحو، مشرقی زباندان وغیرہ زیادہ مشہور و مقبول ہوئیں۔ ان وجوہ کی بنا پر آپ کا شمار ان چند مخصوص ہستیوں میں ہوتا ہے جن کے احسان کے بار سے اردو زبان کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی اور جو صحیح معنوں میں اس زبان کے مربی کہلائے جاتے ہیں چنانچہ ان کی ان تھک کوششوں کی بدولت اردو مکمل ہو کر سرکاری زبان بننے کے قابل ہوئی اور اس میں اس قدر صلاحیت پیدا ہوئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں فارسی کی جگہ سرکاری اور درباری زبان بن گئی آپ کا انتقال ۱۸۴۱ء میں ہوا۔

میر امن دہلوی ۱۸۰۱ء میں انھوں نے باغ و بہار ڈاکٹر جان گلکرائسٹ کے کہنے پر فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا اس کی زبان اس قدر صاف اور سلیس اور بامحاورہ ہے کہ سر سید مرحوم ان کو نثر اردو میں وہی مرتبہ دیتے ہیں جو میر تقی میر کو نظم میں۔ یہ قصہ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ اس زمانے کے رسم و رواج اور طرز معاشرت کی صحیح اور سچی تصویریں پیش کرتا ہے اس میں انھوں نے نسخۂ گنجینۂ خوبی کو بھی شائع کیا۔ میر امن یوں تو دو ہی کتابوں کے مصنف مگر ان میں سے بھی صرف ایک قصۂ چہار درویش ہی ان کی بقا کا ضامن ہے۔ میر امن شعر بھی کہہ لیتے تھے لیکن ان کی شہرت نثر کی کتاب باغ و بہار کی وجہ سے ہے اور اس کی شہرت کا راز اس کے طرز کی سحر کاری ہے۔ اس کی زبان دہلی کی ہے جو آجکل کی زبان سے بھی کچھ کچھ ملتی جلتی ہے۔ مگر مزے کی بات تو یہ ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کو تقریباً ڈیڑھ سو سال ہو گئے لیکن زبان کی دلچسپی کے اعتبار میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ میر امن دہلی کے رہنے والے تھے جہاں ان کو وظائف بھی ملے اور جاگیریں بھی لیکن دہلی کے اجڑنے اور جائداد اور جاگیروں کے ضبط ہو جانے کے بعد ان کو دہلی کو خیرباد کہنا پڑا اور وہ پٹنہ ہوتے ہوئے کلکتہ پہنچے جہاں کچھ دن بیٹے تک نواب دلاور جنگ کے چھوٹے بھائی میر محمد کاظم خاں کے اتالیق رہے اور پھر فورٹ ولیم کالج کے ادیبوں میں شریک کر لئے گئے۔

میر شیر علی افسوس آپ کا نام شیر علی اور تخلص افسوس ہے۔ آپ ۱۷۳۵ء میں دہلی میں پیدا ہوئے

اور پھر اپنے والد کے ہمراہ پٹنہ گئے وہاں سے لکھنؤ آئے۔ طبیعت کی مناسبت اور لکھنؤ کی شاعرانہ فضا نے ان کو شعر و شاعری کی طرف متوجہ کیا۔ آپ اپنی قابلیت، ذہانت اور ذکاوت کی وجہ سے بہت پسند کئے جاتے تھے۔ چنانچہ انہیں خوبیوں کی وجہ سے فورٹ ولیم کالج میں بلائے گئے۔ ان کی تصانیف میں باغ اردو اور آرائش محفل بہت مشہور و معروف کتابیں ہیں۔ اول الذکر حضرت سعدی کی شہرۂ آفاق کتاب گلستاں کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی زبان میں سلاست و صفائی کے ساتھ وقار بھی پایا جاتا ہے مگر افسوس کی اردو میں فارسی جملوں اور محاوروں کی زیادتی ہے جو اس زمانے کی نمایاں خصوصیت ہے۔ ان کی دوسری کتاب تواریخ ہے جو خلاصۃ التواریخ کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب اپنے دور کی بہترین اور مستند تاریخوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات بھی ملتے ہیں اور مسلمانوں کی فتوحات سے قبل کے ہندو راجاؤں کے حالات بھی۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے انگریزی ترجمے بھی شائع ہوئے۔ میر شیر علی افسوس نے نظم کے انتخابات بھی مرتب کئے ہیں۔ کلیات سودا کے انتخابات سے افسوس کے ذوق سخن کا پتہ بھی چلتا ہے۔ آپ کا سنہ وفات سنہ ۱۸۰۹ء ہے۔

سید حیدر بخش حیدری آپ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام ابو الحسن تھا۔ ان کے بزرگ نجف اشرف سے ہندوستان آئے تھے۔ حیدری کو بھی گردش زمانہ نے ستایا اور دہلی چھوڑنے پر مجبور کیا چنانچہ وہ اپنے والد کے ہمراہ لالہ سکھدیو رائے کی معیت میں دہلی سے نکل کر بنارس پہنچے بالآخر ڈاکٹر گلکرائسٹ کی مردم شناس نگاہ ان پر پڑی اور انھوں نے کلکتہ بلوا لیا جہاں ان کی خاص علمی زندگی کی ابتدا و انتہا ہوئی۔ انھوں نے فارسی کتابوں کے بہت سے ترجمے کئے جس میں طوطا کہانی، قصہ لیلیٰ مجنوں، آرائش محفل، گلزار دانش، دہ مجلس اور تاریخ نادری بہت مشہور ہیں۔ آپ فورٹ ولیم کالج کے ادیبوں میں سب سے زیادہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔ چنانچہ ان کے اکثر ترجمے ہندوستانی اور یورپین زبانوں میں ہوئے۔ طوطا کہانی فارسی طوطی نامے کا ترجمہ ہے۔ قصہ لیلیٰ مجنوں امیر خسرو کی اسی نام کی مثنوی کا ترجمہ ہے۔ آرائش محفل میں حاتم طائی کا قصہ ہے۔ گلزار دانش فارسی بہار دانش کا ترجمہ ہے جس میں عورتوں سے متعلق بہت سے قصے ہیں۔ حاتم طائی کے قصے میں مؤلف نے صرف ترجمے ہی پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ اس میں اپنی طرف سے بھی اضافہ اور رد و بدل کر کے قصے کو زیادہ پرلطف بنا دیا ہے اور طرز تحریر ایسا اختیار کیا ہے کہ جس سے کتاب انھیں کی تصنیف معلوم ہوتی ہے لیکن ان کی بعض کتابوں کی زبان قدرے سخت ہے اور ان میں فارسی الفاظ اور ترکیبوں کی آمیزش کی زیادتی پائی جاتی ہے۔ حیدری شاعر بھی تھے۔ ان کی غزلیات، قصائد اور مراثی بھی گلدستۂ حیدری کے نام سے طبع ہوئے مگر اب کمیاب ہیں۔ ان کی وفات کا سنہ ۱۸۲۳ء ہے۔

نہال چند لاہوری آپ دلی کے رہنے والے تھے لیکن لاہور میں سکونت اختیار کر لینے کی وجہ سے لاہوری مشہور ہیں۔ انھوں نے فارسی کی مشہور و معروف قصہ تاج الملوک اور بکاؤلی کو اردو کا جامہ پہنایا جس کا نام مذہب عشق ہے۔ اصل فارسی کتاب شیخ عزت اللہ بنگالی کی تصنیف نہال چند لاہوری کا اردو ترجمہ بہت مشہور و مقبول ہوا اور اس کی مقبولیت ہی نے پنڈت دیا شنکر نسیم کول سے مثنوی گلزار نسیم لکھوائی۔ نہال چند لاہوری نے سنہ ۱۸۰۴ء کو یہ ترجمہ انجام کو پہنچایا۔

مرزا کاظم علی جوان آپ بھی دلی کے رہنے والے تھے مگر لکھنؤ میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ عربی فارسی اور برج بھاشا میں اچھی لیاقت رکھتے تھے۔ شعر گوئی سے دلچسپی تھی اور لکھنؤ کے اچھے شاعروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ریزیڈنٹ لکھنؤ کی وساطت سے کلکتہ گئے اور وہیں انتقال کیا اور سنہ ۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے اور آخر عمر تک تصنیف و تالیف کے کاموں میں لگے رہے۔ کالیداس کے مشہور و معروف ناٹک شکنتلا کا اردو ترجمہ آپ ہی نے کیا۔ اردو داں پبلک کو فن ڈرامہ نویسی سے روشناس کرانے والوں میں مرزا کاظم علی جوان کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ اس ڈرامہ کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے جو اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ اس ترجمے میں للو لال کوی نے ان کو مدد دی تھی۔ جوان کی ایک اور نظم بارہ ماسہ یا دستور ہند ہے جس میں آپ نے ہندو مسلم تہواروں کا ذکر مثنوی کے پیرایہ میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن پاک اور تاریخ فرشتہ کے ایک حصے کا ترجمہ بھی ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جوان نے اپنی سخن فہمی اور سخن سنجی کی اہلیت کی بنا پر میر و سودا کے کلام کا انتخاب بھی کیا تھا۔

مظہر علی خاں ولا آپ دلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصلی نام مرزا لطف علی تھا۔ فارسی کے علاوہ سنسکرت اور ہندی بھی خوب جانتے تھے۔ شعر و شاعری سے بھی ذوق تھا۔ انھوں نے سعدی کے پندنامے کا

منظوم ترجمہ کیا ہے۔ ہفت گلشن مصنفہ ناصر علی خاں بلگرامی کا ترجمہ جس میں اخلاقی حکایتیں، آداب گفتگو، بزرگوں کی اطاعت و فرمانبرداری وغیرہ کا ذکر ہے اور بیتال پچیسی اور مادھونل و کندلا کے اردو ترجمے بھی ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ شیر شاہی تاریخ کا ترجمہ بھی ان سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ ایک دیوان بھی ان کی یادگار ہے۔

مرزا لطف علی لطف آپ کا تذکرہ گلشن ہند آپ کی شہرت کا باعث ہے۔ یہ تذکرہ نایاب تھا لیکن خوش قسمتی دیکھیے کہ حیدر آباد کے طوفان عظیم میں اس کی ایک جلد کہیں سے بہ نکلی اور اتفاقاً کسی قدردان کے ہاتھ آ گئی جس کو بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب نے ایک نہایت ہی مفید اور دلچسپ مقدمے کے ساتھ انجمن ترقی اردو سے شائع کرا دیا۔ یہ تذکرہ اس وجہ سے اہم ہے کہ اس میں اس زمانے کی اردو طرز تحریر پائی جاتی ہے اور ان مشہور شاعروں کے دلچسپ حالات ہیں جن سے مصنف کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس زمانے کی سوسائٹی کے دلکش رنگوں نے کتاب کی اہمیت اور افادیت کو اور بڑھا دیا ہے مگر اس کی عبارت اس دور کے دستور کے مطابق مسجع اور مقفیٰ ہے۔

للو لال جی کوی آپ گجراتی برہمن تھے مگر سکونت شمالی ہندوستان میں اختیار کر لی تھی۔ سنسکرت اور ہندی کے عالم تھے، صاف ستھری زبان لکھتے تھے اور اردو بہت اچھی جانتے تھے اس وجہ سے کالج کے اردو نثر نویسوں کو سنسکرت اور ہندی کے ترجموں میں مدد دیتے تھے ان کی اردو کی تصنیف میں لطائف ہندی شامل ہے۔

بینی نرائن جہاں وہ بہار کے رہنے والے اور مہاراجہ لکھنی نرائن رئیس کے بیٹے تھے گردش روزگار نے وطن چھڑایا اور کلکتہ پہنچے۔ ایک عرصہ کے بعد سید حیدر بخش حیدری کے توسل سے کالج میں ملازمت مل گئی۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں مسلمان ہو گئے تھے۔ تین کتابیں ان کی یادگار ہیں۔ چار گلشن جس میں شاہ کیوان اور فرخندہ کی محبت کی داستان بیان کی گئی ہے دیوان جہاں جس سے اردو نثر نویسوں کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور تنبیہ الغافلین کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

میر بہادر علی حسینی آپ دلی کے رہنے والے اور میر امن کے دوستوں میں تھے۔ انھیں کی وساطت سے کلکتہ پہنچے۔ نثر بے نظیر، تاریخ آسام، اخلاق ہندی اور رسالہ گلکرائسٹ آپ کے کارنامے ہیں۔ نثر بے نظیر میر حسن کی شہرہ آفاق مثنوی سحر البیان کا خلاصہ ہے۔ اخلاق ہندی، فارسی مفرح القلوب کا اردو ترجمہ ہے جس کو سنسکرت ہتوپدیش سے شاہ نصیر الدین مبارک نے فارسی میں ترجمہ کرایا تھا آپ نے ۱۸۳۳ء میں وفات پائی۔

حافظ الدین احمد انھوں نے ۱۸۰۳ء میں خرد افروز لکھی

اکرام علی ان کی تصانیف سے اخوان الصفا ہے جس کے اتمام کا سن ۱۸۱۰ء ہے۔

فورٹ ولیم کالج کا اثر کسی محدود دائرے میں نہیں رہا بلکہ پورے ہندوستان پر پڑا اگر اس دور میں بھی دہلی اور لکھنؤ نے اپنی ادبی روایات کو برقرار رکھا۔ فورٹ ولیم کالج کی دیکھا دیکھی جا بجا دوسرے ادیبوں نے بھی اردو زبان کی ترقی میں حصہ لیا اور چند سال کے اندر اردو نثر کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع کر دیا اس گروہ میں فقیر محمد گویا، مرزا رجب علی بیگ سرور، مرزا غالب، ماسٹر رام چندر، مولوی غلام امام شہید، خواجہ غلام غوث بیخبر، امیر مینائی، پروفیسر رام چندر، رام سہائے، تمنا، [illegible] وغیرہ کے نام لیے جا سکتے ہیں

فور ٹوئنٹی : (FOUR TWENTY) (بواؤ اول مجہول و واؤ دوم معروف) چار سو بیس، دھوکا دینے والا، فریب دہندہ، انگریزی ترکیب اردو میں رائج قول فیصل۔ یہ چار سو بیس کی انگریزی ہے، چار سو بیس قانون کی وہ دفعہ ہے جو فریب و مکاری کرنے والوں پر عائد ہوتی ہے اور فریب کے معنوں میں بولی جاتی ہیں۔

فورس مذ (FORCE) (واؤ مجہول) طاقت، قوت، زور۔ انگریزی مذکر رائج۔ قول فیصل۔ اس کا صرف پڑنا کے ساتھ فورس پڑنا اور ڈالنا کے ساتھ فورس ڈالنا ہے۔

فورس مذ فوج، پلٹن، پولیس کا دستہ، انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ دشمن نے سرحد کا ذرا اپنی پوری فورس لگا دی ہے ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

فورک مذ (FORK) (واؤ مجہول) وہ کانٹا جس کی مدد سے کھانا کھاتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ حضرت نے وحشت میں آن کر بوٹی کی ایک بیرے کا کپڑا اوڑھ لیا اور تولیا سر میں باندھا اور ایک فورک ہاتھ میں لے کر اکڑ کر فوراً کھڑے ہو گئے (فسانہ آزاد)

فوری :۔ (بالفتح) حال کا، عجلت کا، وقتی، اسی وقت کا، اسی آن کا، اردو، صفت غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ غدر کی شورش فوری ہے یا اس کی ہنڈیا مدت سے پک رہی تھی۔ (ابن الوقت)

فوز :۔ (بالفتح) کامیابی، مطلب کو پہنچنا، مقصد حاصل ہونا، راہ پانا، منزل پر پہنچنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کس مرتبے پہ فوز امام ہدا کا ہے
وہ صدمہ ہیں کہ جن کو دھوکا خدا کا ہے (اوج)

فوزِ عظیم :۔ (باضافت) بڑی کامیابی، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فوزِ عظیم مجھ کو تو پیش خدا ملا
بیچ مرے یتیم ہوئے مجھ کو گیا ملا — میر مونس

قولِ فیصل ۔ اس کا صرف "ملنا اور پانا" کے ساتھ ہے جیسے "خیر خواہانِ دولت صاحبانِ لیاقت میدانِ کارزار سے قدم نہیں ہٹاتے۔ ہر چند کہ بجلی آگاہ ہوتے کہ ہمارا سحر تاثیر نہیں کرتا ہے۔ مرنے کو فوزِ عظیم جانتے ہیں۔ قدم میدانِ کارزار میں گاڑ دیتے ہیں" (طلسم ہوش ربا)

فوطہ :۔ (بضم اول و واو مجہول و فتح سوم) خصیہ، بیضہ، و انثیین، فارسی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل ۔ اسی کو عوام "بیلڑ"، "پیلھڑ" اور "انڈا" وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ اصل میں "فوتہ" تھا۔ ہندی "پوتہ" یعنی خراج لگان ہے اور صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں "خراج، محصول، روپیہ جو رعایا خزانے میں داخل کرے، لگان، پٹی، پٹکا، کمربند، حمام کا لنگی، رومال، پگڑی، خزانہ، گنج، ٹکڑ، تھیلا، تھیلی" لیکن اب ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ فوطہ یعنی خصیہ کی اردو جمع "فوطے" اور "فوطوں" بھی رائج ہے۔

فوطہ پھولنا :۔ خصیوں کا بڑھ جانا، ہنڈ رویل ہو جانا، فوطوں کا غیر معمولی طور پر بڑا ہو جانا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہنگام دعا ہم مطلب کی تشریح جو کرنا بھول گئے
مرشد سے کہا تھا پھولیں پھلیں یاں دونوں فوطے پھول گئے — (ظریف) نا...

قولِ فیصل :۔ "پھولنے" کی جگہ "بڑھ جانا" بھی بولتے ہیں۔

فوطہ چھپکنا :۔ بیضہ بڑھ جانا، کسی ضرب کے باعث خصیے کا اپنی جگہ سے سرک جانا، اردو مصدر، فعل لازم، دہلی کی زبان۔

فوطہ خانہ :۔ خزانہ، گنج، عربی فارسی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فوطہ دار :۔ خزانچی، تحویل دار، متروک، فارسی اصطلاح میرزایانِ ہند، مذکر۔

محلِ صرف ۔ بدپیمائش کے جس قدر زمین کا محصول ایک کروڑ تنکہ ہو وہ ایک معتبر آدمی کو دی گئی اس کا نام کروری ہوا اور اس پر کارکن فوطہ دار مقرر ہوئے (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے مندرجہ بالا معنی لکھ کے یہ لکھا ہے کہ "اب اس جگہ پوت دار بولتے ہیں" لیکن موجودہ دور میں کسی طرح نہیں بولتے۔

فوطہ داری :۔ تحویل داری، خزانچی کا عہدہ، فارسی مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا۔

فوفل :۔ (بضم اول و واو مجہول و فتح سوم) چھالیا، سپاری، ڈلی، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل ۔ یہ لفظ "پوپل" کا معرب ہو جو فارسی ہے۔

فوق :۔ (بفتح) اوپر، بلند، بالا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی زمین پہ افتادہ مثل نقشِ قدم
کبھی غبار کے مانند فوقِ چرخ برین — (مقبول)

فوق :۔ بلندی، بڑائی، ترجیح، سبقت، بزرگی، تفوق، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذرۂ آدم کو فوق تھا اس جہاں پر تھا
رشک اس زمیں کو تھا جس پہ آسمان پر تھا — میر انیس

قولِ فیصل ۔ اس کو صرف ہونا کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں۔

رکوع و سجود میں سر تھک گیا دل میں گر دل کو شوق تھا
بیٹھ کر میں پڑی جو زمین معلّٰی کو فوق تھا — میر مونس

فوق البھڑک :۔ (تلفظ۔ فوق البھڑک) چلبلا، زرق برق، اردو صفت، عوام کی زبان۔

محلِ صرف ۔ گلوں پر پانی بھرنے کے لئے دس پانچ کا جوڑ لیتے فوق البھڑک، بھیڑ یا اٹول۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل ۔ اس کی ترکیب غلط اور بے معنی ہے فوق البھڑک در اصل "فوق البرق" (بفتح قاف اول) ہے۔

فوق التفاوت :۔ (بفتح اول و سوم) حد سے بڑی بڑھ کے، حد سے زیادہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف ۔ اس بات کا خیال رکھنا ضرور ہے کہ تقریر کے ضمن میں کوئی ایسی بات نہ بیان کی جائے جو تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہو جس طرح ناممکن اور فوق العادت باتوں پر قصے کی بنیاد رکھنی آجکل زیبا نہیں (انتقاد شعر شبلی)

فوق السما :۔ (بفتح اول و سوم) آسمان کے اوپر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی فوق السما ٹھہرے کبھی تحت الثریٰ ٹھہرے
نہ داں ٹھہرے نہ یاں ٹھہرے کہیں ٹھہرے تو کیا ٹھہرے — تسلیم

فوقانی :۔ (بفتح اول و سوم) تحتانی کا نقیض، اوپر وہ حرف جس کے نقطے اوپر ہوں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل ۔ "تا" نہیں بولتے تائے فوقانی کہتے ہیں جیسے پائے موحدہ اور تائے فوقانی میں فرق ہے۔ "ب" کے عدد دو ہیں اور "ت" کے عدد چار سو ہیں۔

فوق دینا :۔ تفوق دینا، فوقیت دینا، ترجیح دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ان کو بے بہرہ آگ سے جو کیا ۔ ان پہ انسان کو یہ فوق دیا (سراج منیر)

فَوق رکھنا: — ترجیح رکھنا، شرف رکھنا، اردو، صرف (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ زیادہ تر اس محل پر "فوقیت رکھنا" زبان پر ہے۔

فَوق لے جانا: — سبقت لے جانا، بڑھ جانا، برتر ہو جانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ ثبوت ۔ مرزا دبیر اور میر انیس نے جو کچھ کہا وہ صرف مذہبی شاعری و خدمت کی حیثیت رکھتا ہے۔۔۔۔ ان کی مذہبی نظم ادبی حیثیت سے بھی دوسرے اصناف سخن پر فوق لے گئی۔ (رزم نامہ، مرتبہ جگر کنتوری)

قولِ فیصل ۔ اس کا استعمال "پر" کے اضافے کے ساتھ بھی ہے۔

جام اپنا ہے لبالب جام خالی اس کے پاس
سیکڑے میں لے گئے ہیں فوق ہم جمشید پر (راسخ)

فَوق ہونا: — بلندی ہونا، برتری ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

آگ دیا دعشق ایسا ہے حباب
فوق ہے دیوانے کو ہشیار پر (عاشق لکھنوی)

فَوقِیَّت: — (بفتح اول و کسر سوم و یائے مشدد مفتوح) برتری، ترجیح، بلندی، شرف، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ ثبوت ۔ سر سید۔۔۔ یورپ کے کتب خانوں میں اپنے مذہب کی فوقیت کے دلائل تلاش کرنے اور یورپ کے مؤرخوں کا جواب دینے لگے تھے۔ (آل احمد سرور ۔ از تنقیدی اشارے)

قولِ فیصل ۔ ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

جڑ کے کر بیٹھے پر جو کھوئی نذر راہ
کیا تمہاری اس میں فوقیت ہوئی (رشک)

زیادہ تر کسی اسم یا ضمیر کے بعد "پر" کا اضافہ کر کے استعمال کرتے ہیں۔

چشم عشاق پہ کس ابر کو ہے فوقیت
کہ وہ برسے ہو مرے دیدۂ تر سے بہتر (سودا)

دھیرا ۔ لیکن لکشمی پور کا ہیلی گنج اس خصوص میں سب پر فوقیت لے گیا۔ (میرا پہلا گناہ)

اس کا صرف چاہنا، حاصل ہونا، رکھنا، لے جانا اور دینا کے ساتھ بھی ہے۔ بغیر تشدید یائے تحتانی (فوقیت) فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اردو والے عام بول چال میں بلا تشدید ہی بولتے ہیں۔

فَوکَس: — (بضم اول و واو مجہول و فتح سوم) عکس، مرکز، انگریزی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل ۔ پڑنا، اور ڈالنا، وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

فُول: — (واو معروف) احمق، بے وقوف، انگریزی، صفت، رائج۔

فَولاد: — (بالفتح) ایک قسم کا نہایت سخت لوہا جس میں جوہر ہوتے ہیں اور ان جوہروں میں لکیریں ہوتی ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آئینہ جو پانی میں ہو غرق یہ باعث ہے
تجھ سخت دل آگے آ فولاد بھی رو دیا (سودا)

قولِ فیصل ۔ صاحب نوراللغات نے بالضم لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پولاد کا مبدل ہے عربی میں فولاذ (ذال) سے ہے۔

فَولاد: — (مجازاً) بہت سخت، کرارا، ٹھوس، مضبوط، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ ثبوت ۔ موسی پہلوان کے بازو ٹھوس اور سخت تھے کہ معلوم ہوتا تھا فولاد ہیں۔

قولِ فیصل ۔ فولاد کی خصوصیت نہیں بلکہ فولاد کی جگہ "پتھر اور لوہا" بھی کہتے ہیں۔

فَولاد: — (کنایۃً) ہتھیار، سلاح جنگ، حرب، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حربوں سے سب بیان مخمل ادا ہوا
فولاد پشت پر تھا گوئی من ہوا ہوا (میر مونس)

فَولاد پوش: — سلاح جنگ سے آراستہ، ہتھیار لگائے ہوئے، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جرار سرنگ جانتے تھے سب لڑے ہوئے
فولاد پوش کانپ رہے تھے کھڑے ہوئے (میر انیس)

فَولاد کا دل: — نہایت سخت دل، پتھر کا دل، اردو، فصیح، رائج۔

فراق یار میں جب عشق نے مجھ کو رلا کر
جو دل فولاد کا پایا تو پتھر کا جگر دیکھا (آتش)

فَولاد کے ہاتھ: — بہت مضبوط اور بہت سخت ہاتھ، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مری بیڑی کی طرح توڑ دے فولاد کے ہاتھ
اے جنوں تجھ کو خدا نے دیے فولاد کے ہاتھ (ناسخ)

فَولادی: — فولاد کا بنا ہوا، فولاد کا، بہت سخت، بہت مضبوط، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ان جوہروں میں جھلکتے ہیں کسی کے آگے
ٹوٹی ہے دری تلوار جو فولادی ہے (داغ)

فَولادِی: — قسم کی چیز، جانے کی ٹکڑی، پتھر کا بالش، اردو، مؤنث (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فولیو: — (FOLIO) کسی چیز کے اندر کا غلاف یا خول، کسی چیز کا اندرونی خلا، مجلد اوراق میں جوڑا ہوا کاغذ۔ انگریزی، رائج۔

قولِ فیصل ۔ وہ سرکاری چھپا ہوا کاغذ جس پر تفصیل لکھ کے کسی چیز کی نقل عدالت سے حاصل کی جاتی ہے اس پر آٹھ آنے کا ٹکٹ بھی لگتا ہے اس کو بھی فولیو کہتے ہیں۔ عدالت کی اصطلاح ہے۔

فوں :- (بضم اوّل و واؤ معروف بہ اخفائے نون) سانپ کی پھنکار، اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

وہ مار فلک کہکشاں نام ہو جس کا
کیا دخل جو بل کھائے کرے فوں ترے آگے — انشا

قول فیصل۔ وہ شخص جو بہت زیادہ متکبر اور اکڑنے والا ہو تو عوام کہتے ہیں کہ "اس سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو وہ فوں ہے" اور اسی فوں کا صرف اکڑنا کے ساتھ بھی ہو جس کے معنی تکبر کے ہیں۔

فون :- (PHONE) (بضم اول و واؤ مجہول بہ اعلان نون) ٹیلی فون، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ میرا فون نمبر ۷۸۶ ہے آپ مجھ سے جب بھی چاہیں بات کرلیں۔ قول فیصل۔ غیر انگریزی لوگ بولا جانے ہیں اور اسی کو ٹیلیفون بھی کہتے ہیں اس کا صرف لگنا، لگوانا وغیرہ کے ساتھ ہے جیسے "اب تو خدا نے آپ کو خطاب یافتہ کر دیا ہے۔ اپنے گھر میں ٹیلیفون کیوں نہیں لگوا لیتے۔"

فون کرنا :- کوئی بات ٹیلی فون کے ذریعے کرنا، ٹیلی فون پر بات کرنا، ٹیلی فون سے بات کرنا، اردو مصدر متعدی رائج۔

محل صرف۔ ہیلو، ارے بھئی آپ ہیں۔ آداب عرض ہیں نے نواب صاحب کو فون کر دیا ہے۔ آپ مطمئن رہیں آپ کا کام ہو جائے گا۔

فونوگراف :- (PHONOGRAPH) (بضم اول و واؤ مجہول بضم سوم و واؤ مجہول کسر چہارم و الف و فا) پیشوں اور ریکارڈوں کا باجا، انگریزی، مذکر قلیل الاستعمال

اوروں کی کہی ہوئی جو دہراتے ہیں
وہ فونوگراف کی طرح گاتے ہیں
خود سوچ کے حسب حال مضمون نکال
انسان یونہی ترقیاں پاتے ہیں — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل۔ پرانے زمانے کے لوگ عام طور سے فونوگراف ہی کہتے تھے۔ موجودہ دور میں گراموفون کثرت سے زبانوں پر ہے۔

فہرس :- (بکسر اول و سوم) فہرست، وہ کاغذ جس پر نام یا اشیاء کے نام ترتیب وار لکھے جائیں۔ عربی، مؤنث، متروک۔

قول فیصل۔ یہ فہرست کا معرب ہے۔

فہرست :- (بکسر اول و سوم) فرد، وہ کاغذ جس میں اشیاء کے ناموں کی یا انسانوں کے ناموں کی تفصیل ترتیب وار لکھی جائے، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

فہرست یہ لکھی ہے بہتر شہدا کی
جن پر نظر لطف و عنایت ہو خدا کی — مرزا دبیر

قول فیصل۔ کسی کتاب کے عنوانات یا مضامین جو ترتیب وار کتاب کے شروع میں لکھے جاتے ہیں انھیں بھی فہرست کہتے ہیں۔ جس کا عام طور سے یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ پہلے تین کالم ترتیب کئے جاتے ہیں۔ پہلے کالم میں نمبر شمار دوسرے کالم میں عنوانات یا مضامین کے نام تیسرے میں صفحے کا نمبر لکھا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والے کو سہولت ہو۔ بہت سی کتابوں کے نام ترتیب وار لکھے ہوئے ناموں کو بھی فہرست کہتے ہیں جیسے "ملا صاحب فرماتے ہیں۔ اس شہر کی جیسے جو سو جلدیں نفیس سجع کی ہوئی تھیں جنھیں بطریق مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ اکثر بخط مصنف یا عہد تصنیف کی تھیں سب سرکار بادشاہی میں داخل ہو گئیں فہرست پیش ہوئی تو نظم، طب، نجوم، موسیقی، حکمت، تصوف، ہیئت، ہندسہ، ... (دربار اکبری)

اگر کم نام ہوں تو مختصر فہرست اور اگر زیادہ نام ہوں تو طولانی فہرست کہتے ہیں جیسے "عہد شاہی کے اتنے باکمال شاعر اس سرزمین پر گزرے جن کی فہرست بھی طولانی ہے۔" (مفہوم جنبر و منبر سندان اودھ)

فہرست کا صرف۔ کھنا، رکھنا، بنانا، دینا اور ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ فہرست میں نام چڑھانا یا پڑھانا، داخل کرنا، یا لکھنا بھی زبانوں پر ہے۔

فہم :- (بفتح اوّل) سمجھ، عقل، دانائی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کس کو سمجھاتا ہے اے ناصح مرے
فہم پر قربان جائیں ہم ترے — سرور

قول فیصل۔ فارسیوں نے اس سے فہمیدن مصدر بنا لیا ہے۔

فہمائش :- (بالفتح) ہدایت، سمجھانا، تنبیہ کرنا، آگاہ کرنا، فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ خدا نے لاکھ سمجھایا مگر کسی کو اس کی فہمائش سے جان بچنے کا یقین نہ آیا (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر ڈرانے دھمکانے متنبہ کرنے کے معنوں میں اس کا استعمال ہے اور کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسے۔ جتنی فہمائش ہوئی اتنی نخوت زیادہ ہوئی۔ (دربار اکبری) یہ فہمیدن کا حاصل مصدر ہے۔

فہم دینا :- سمجھ دینا، عقل و شعور دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حق نے جنھیں دی ہو فہم قرآن مجید
ہو نہ سکے نہیں وہ پیر گرووں کے مرید
بے سود ہے رنگ انقلاب دنیا
ہر حال میں ان کو ہو خدا ہی سے امید — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل۔ اکبر الٰہ آبادی نے مؤنث نظم کیا ہے حالانکہ جمہور کا اتفاق ہے کہ یہ مذکر ہے۔

فہم رسا :- (باضافت) دور رس عقل، نتیجے تک پہنچنے والی عقل، بات کی تہ تک پہنچنے والی سمجھ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

متداول ہو اس نظام کے بموجب آفتاب مرکز تسلیم کیا گیا ہو جس کے اطراف سیارات عطارد، زہرہ، ارض، مریخ، مشتری، زحل، یورے نس اور نیپتون اور بعض اقمار و ذوات الاذناب سب کے سب اپنے اپنے مدارات پر گردش کر رہے ہیں۔ بخلاف نظام بطلیموسی جس میں زمین ساکن مانی گئی ہے اور سات سیارات قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری، زحل اس کے گرد حرکت کر رہے ہیں۔

فیچر:- (FEATURE) (بکسر دال، یائے معروف و فتح صوم) (؟) اداکار، کردار، انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ وہ تماشا یا کھیل جس میں مختلف کردار یا اداکار کام کریں اس کو بھی فیچر کہتے ہیں کسی چیز کے ضروری حصے کو بھی کہتے ہیں۔

فیچ کرنا:- رتیج - بکسر اول و یائے معروف) بیٹر کا دونے پڑھتے ایک خاص آواز کے ساتھ فیچ کی تکرار کرتے ہوئے بھاگنا۔ اردو صرف، بیٹر بازوں کی اصطلاح۔

محل استعمال۔ تماشائی دم بیٹھے رہے مگر ایک اور انجو بہ ہو۔ نکلا ایک اور مرد دوڑی اجو ہو۔ اتنے میں میاں ظفر الملک فیچ کر کے بالی کے اندر۔ (خانہ آباد)

فیڈرل:- (FEDERAL) چند حکومتوں کا اتحاد، انگریزی، قلیل الاستعمال۔

فیڈریشن:- (FEDERATION) اتحاد، تنظیم، انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا کم بولتے ہیں۔ کسی لفظ کے ساتھ ملا کے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے "شعبہ فیڈریشن" وغیرہ۔

فیر:- (بروزن خیر، داغنا، مارنا، چھوڑنا، سر کرنا، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

اڑتی چڑیا گر انا بات تھی کیا
بھیجی چڑیا یہ فیر عیب کہاں (عروج الفت)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں فیر کا صرف بندوق کے ساتھ ہے لیکن دہلی میں بندوق اور توپ دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

غضب ہے توپ پر عاشق کو رکھ کر
فرنگی زاد تیرا فیر کرنا (ظفر)

یہ انگریزی فائر (FIRE) کا بگڑا ہوا ہے اس کا صرف کرنا، ہونا کے ساتھ ہے ظفر نے بصیغہ مؤنث استعمال کیا ہے جو خلاف جمہور ہے۔

عاشق کو جو دکھائی فرنگی پسر نے توپ
پایا کچھ وہ بیٹھے کو بس فیر ہو چکی (ظفر)

ذوق دہلوی نے فیر اڑانا بھی نظم کیا ہے جو اب متروک ہے۔

بچارے سب کو تو انہی فوج میں شاید
کہ فیر اڑ رہے ہر صف میں بیا تخار تھاد (ذوق)

فیر بیٹ:- (دن، دفعہ، کھیل، موقع، جماع) اردو، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے جماعت کرنے کے معنی میں فیر کا صرف اڑانا کے ساتھ کیا ہو لیکن لکھنؤ کے اوباش اور بازاری لوگ ان معنوں میں اس کا صرف داغنا اور کرنا کے ساتھ کرتے ہیں۔

ظالم نے آہ خاتمہ بالخیر کر دیا
میں لاکھ فر ھی پھر کی مگر فیر کر دیا (لا علم)

فیروز:- (بکسر فا و یائے معروف و واو مجہول)

فتحیاب، ظفریاب، مظفر، منصور، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کامیاب ہونا کے معنوں میں اس کا صرف ہونا کے ساتھ کرتے تھے اب نہیں بولتے۔

گر جب شب پہ ہوا خورشید فیروز
ہوا ابر بہار جانب غلغل روز (سودا)

فیروز فارسی پیروز (بکسر فا و یائے مجہول) کا معرب ہے صاحب نور اللغات نے اس کے معنی مجازاً مبارک بھی لکھے ہیں۔

تو یہ در شاد ہوا تجھ کو نہیں کیا معلوم
ہیں طالع فیروز ہیں اس شخص کے ہم (انشا)

فیروز بخت:- خوش نصیب، کامیاب، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ اس کا استعمال کرتا ہے۔ ناموں کی حیثیت سے پرانے زمانے میں زیادہ بولے جاتے تھے۔

فیروز مند:- فتحیاب، کامیاب، خوش اقبال، نصیبے ور، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل استعمال۔ نیک نیتی کے ساتھ نیکو کاری اس کی مصاحب تھی اور اقبال خداداد مددگار رہتا کہ وہ فرزانہ فیروز مند جس کام پر ہاتھ ڈالتا تھا پورا پڑتا تھا۔ (دربار اکبری)

فیروزہ:- ایک قسم کا قیمتی جوہر، فارسی، مذکر، تعلیم، رائج۔

دشمنگ کے مارے وہ تر خاک میں مل جائے گا
سبزہ پا اس گوش کے فیروزہ سر [illegible] کا (آتش)

قول فیصل۔ اس کا رنگ سبز، زنگاری نیلگوں یا آسمانی ہوتا ہے مشہور ہے کہ اگر

صفدر جنگ کا زمانہ جس قدر پر آشوب تھا اتنا
ہی ترقی کرنے کے مواقع سے پُر تھا۔ دہلی انقلابات
کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ ایسے حالات میں صفدر جنگ
کو اپنی طاقت بڑھانے کے نہایت عمدہ مواقع ملے
آخر انھوں نے اتنی طاقت حاصل کر لی کہ اودھ
اور دہلی کا صرف نام کا تعلق باقی رہ گیا۔ صفدر جنگ
کے بیٹے جلال الدین حیدر الملقب بہ شجاع الدولہ
۱۷۳۱ء میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی شادی
محمد شاہ بادشاہ دہلی کی چہیتی لے پالک بیٹی امتہ الزہرا
بیگم عرف بہو بیگم کے ساتھ ہوئی۔ ۱۷۵۶ء میں
صفدر جنگ کی وفات کے بعد شجاع الدولہ سریر آرائے
سلطنت ہوئے۔ شجاع الدولہ نے اول لکھنؤ میں
بستر اپنا قیام رکھا۔ لیکن معرکہ بکسر میں شکست کھانے
کے بعد احمد خاں بنگش کے مشورے سے ۱۷۶۶ء میں انگریزوں
سے معاہدہ ہونے کے بعد فیض آباد کو اپنا مستقل دار الحکومت
قرار دیا۔ شجاع الدولہ کے زمانے میں قلعہ اور قلعہ کے
پھاٹک سے الہ آباد والی سڑک کی جانب ایک بڑا
بازار چوک میں بھی بنایا گیا تھا جو اتنا چوڑا تھا کہ بیک
وقت دس چھکڑے ساتھ چل سکتے تھے اور اسی شاہراہ
پر تین محرابوں والا پھاٹک ترپولیا تعمیر ہوا تھا۔
شہر پناہ کی دیواروں کے اندر تین نہایت عمدہ میووں
اور پھلوں کے باغات لگائے گئے تھے۔ انگوری باغ
جو چوک بازار کے قلب میں تھا اور لال باغ جو سب
میں بڑا اور خوبصورت تھا جو ٹھیک قلعہ کے باہر
تھا۔ شہر کی فصیل کے اندر دو اور باغات
حیات باغ اور لدّا باغ۔ یہ دونوں شہر کے مغربی
کنارے پر واقع تھے۔ بہرحال شجاع الدولہ نے
فیض آباد کو بہت ترقی دی۔ ان کے بعد نواب
آصف الدولہ نے لکھنؤ کو اپنا دار السلطنت بنا لیا۔

فیض آباد میں چوک کے شاہی پھاٹکوں کے علاوہ
حسب ذیل عمارتیں عہد شاہی کی یادگار ہیں۔
(۱) گلاب باڑی۔ یہ نہایت عالیشان مقبرہ
نواب شجاع الدولہ بہادر کا ہے۔ اسے بہو بیگم صاحبہ
نے تعمیر کرایا تھا۔
(۲) بہو بیگم کا مقبرہ۔ اسے بہو بیگم کے انتقال
کے بعد نواب سعادت علی خاں نے تعمیر کرایا تھا۔
(۳) کوٹھی دل کشا۔ اسے نواب شجاع الدولہ
نے اپنے قیام کے لئے دریائے سرجو کے کنارے
چوک بازار سے اتر کی جانب تقریباً ڈیڑھ فرلانگ
پر ۱۷۶۵ء میں تعمیر کرایا تھا۔
(۴) موتی محل۔ اسے نواب شجاع الدولہ نے اپنے
حرم کے قیام کے لئے کوٹھی دلکشا سے کچھ دکھن
جانب ۱۷۶۴ء سے ۱۷۶۵ء تک میں تعمیر کرایا تھا۔
(۵) امام باڑہ جواہر علی خاں۔ یہ عالی شان
امام باڑہ چوک بازار کے شمالی پھاٹک ایک درے
کے باہر اور موتی محل کے درمیان بہو بیگم کے خواص
جواہر علی خاں نے تعمیر کرایا تھا جو [illegible] ہندو تھے
(۶) مسجد حسن رضا خاں۔ یہ عالیشان مسجد
ٹھیک بازار چوک میں پچھم جانب شجاع الدولہ کے
منتظم باورچی خانہ حسن رضا خاں نے تعمیر کرائی۔
فیض آباد کی اس عہد کی زندگی کا سب سے
دلچسپ اور ضروری حصہ اس کی ادبی اور ثقافتی
زندگی کا بیان ہے۔ دہلی کی بربادی کے زمانے
میں بڑے بڑے نامور شعراء اور دیگر اہل کمال
دہلی سے چلے آئے۔ باہر سے آنے والوں کے علاوہ
خود سرزمین فیض آباد کو جن مشہور اساتذۂ فن
کے مولد و مسکن ہونے کا فخر حاصل ہے ان میں ناسخ
آتش، میر انیس، نواب سید محمد خاں رند، میر
علی اوسط رشک، شیخ علی عزیز، بہشتی، امیر اللہ تسلیم،
پنڈت برج نرائن چکبست خاص طور پر قابل
ذکر ہیں۔
(ماخوذ از ضمیمہ قومی آواز لکھنؤ [illegible] اگست [illegible])
مضمون رشید احمد

فیض بخش: فیض بخشنے والا، فائدہ پہنچانے
والا۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاحبدل، فیض بخش، ذی جاہ
احسان کے آسمان کے ماہ (تفسیر عقیدت)

فیض بخشنا: فیض پہنچانا، فائدہ پہنچانا۔
اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

چشم بینا ہو تو ہے گل ہی سے تماشا فیض
بخشنے ہے یار دہر صورت جمال یار فیض (سودا)

فیض بنیاد (ف۔ ب۔ اف۔ صفت) فیض کی بنیاد رکھنے والا
گویا فیض کی ابتدا کرنے والا۔ فارسی۔ صفت۔
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔ حسب ارشاد فیض بنیاد امیر نامور
کوس رحیل لشکر ظفر اثر میں بجا۔ (طلسم ہوشربا)
قول فیصل۔ تعریف کے محل پر بولتے ہیں۔

فیض پاشی (ف۔ ات۔ اث) جود و کرم کی بارش،
فیض پر فیض پہنچانا۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محل استعمال۔ قدرت یکساں طور پر ہر شخص پر اپنی
برکات کی فیض پاشی کرتی ہے۔ ([illegible])
قول فیصل۔ مصنف کا خود ساختہ صرف ہے۔

فیض پانا:۔ کسی کی ذات سے فائدہ اٹھانا
کسی کے ذریعے فیض حاصل کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج

دیکھئے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے (غالب)

قول فیصل۔ صحت پانا۔ شفا پانا۔ تقویت پانا کے معنی میں بھی دستیاب ہوا ہے جواب نہیں بولتے۔

بخشے ہے یوں دل کو مرے تقویت دشنام یار
جوں دوا کے تلخ سے پاوے کوئی بیمار فیض — ذوق

فیض پہنچانا:- کسی کو فائدہ پہنچانا۔ کسی کو نفع پہنچانا۔ کسی کے ساتھ بھلائی کرنا۔ کسی کے ساتھ نیکی کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

خط سبز اس کے ہے عارض پر ہوئی دونی بہار
یہ وہ آئینہ ہے پہنچا دے مجھے زنگار فیض — مصحفی

فیض پہنچنا:- کسی کی ذات سے کچھ فائدہ ہونا کسی سے کوئی منفعت ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

جو ملکہ تجھ سے فیض اسے پہنچا
سیل وہ زری جدھر کو ڈھال ہوا — شاد لکھنوی

فیض ترجمان:- (بے اضافت) جو فیض کی ترجمانی کرے۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال:- حقیقت میں کلام الملوک ملوک الکلام ہے۔ ظفر کی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ زبان کے لئے سند ہے۔ (آب بقا)

قول فیصل۔ زیادہ تر زبان ہی کی صفت میں ترکیب مستعمل ہے۔

فیض جاری:- (باضافت) وہ فیض جو ہمیشہ جاری رہے۔ ایسا فیض جس سے آئندہ فائدہ پہنچتا رہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال:- خداوند عالم آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے اور آپ کا فیض جاری قائم اور دائم رکھے۔

فیض جاری ہونا:- سخاوت کا سلسلہ شروع ہونا۔ یا برابر فیض پہنچتا رہنا۔ یعنی فیض کا سلسلہ نہ ٹوٹنا۔ اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ نازک سے فرق کے ساتھ "فیض جاری ہونا" کے دو معنی ہوتے ہیں۔ (۱) اگر بصیغہ ماضی یا مستقبل "فیض جاری ہوا یا ہوگا" کہا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ فیض کا آغاز ہوا یا آئندہ ہوگا۔ جیسا کہ ذیل کے شعر سے ظاہر ہے۔

سیراب ہوں گے حشر کو کوثر کے آب سے
جاری جو ہوگا فیض جناب امیر کا — لطافت

(۲) اور اگر بصیغہ حال "فیض جاری ہے" کہا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ فیض کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ ابھی تک منقطع نہیں ہوا ہے۔

ہیں سر بام جو وہ جلوہ فگن
ہر طرف فیض نور جاری ہے — انور

"فیض کا سلسلہ نہ ٹوٹنا" کے معنی میں "فیض جاری رہنا" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

یاد دلوایا کرے اس روئے خنداں کی طرح
فیض گل جاری رہے ابر گلستاں کی طرح — دبیر

فیض حاصل کرنا:- نفع حاصل کرنا۔ فائدہ اٹھانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال:- وہ ان دنوں لکھنؤ میں اپنی جاگیر پر تھے۔ ان کی بدولت چند روز اودھ کی سیر کی وہاں کے علماء و فقراء و اہل اللہ سے ملاقاتیں کرکے فیض حاصل کیے۔ (دربار اکبری)

فیض دینا:- کرم کرنا۔ عطا کرنا۔ بخشنا۔ اردو، مصدر، دلی کی زبان۔

دیکھو فیاض ازل نے کیا دیا آنکھوں کو فیض
کاسہ در کف ہیں کے یہ آنسو گہر کے پاس — ذوق

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مصدر "فیض پہنچانا" بولتے ہیں۔

فیض رساں:- (بے اضافت) سخاوت کرنے والا۔ فائدہ پہنچانے والا۔ سخی۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ خلق سے پیش آتے ہیں جو فیض رساں ہیں
ہے شاخ ثمردار میں گل پہلے ثمر سے — ذوق

قول فیصل۔ اس کا مصرف ہونا کے ساتھ ہے۔

ہر کوہ اگر کرہ صفا ہو تو عجب کیا
ہو فیض رساں جب تری باطن کی صفائی — ذوق

فیض عام:- (باضافت) ایسا فیض جس سے ہر ایک مستفیض ہو۔ وہ کرم جس سے سب فائدہ اٹھائیں۔ فارسی ترکیب، مذکر صفت، فصیح، رائج۔

تھا وہ جری جو ہم تھا اس فیض عام کا
دھوکا تھا سب کو خضر علیہ السلام کا — مرزا دبیر

قول فیصل۔ اس کا مصرف "جاری ہونا" کے ساتھ ہے۔

گلستاں کو طبیعات کا اک دور سہرا گئے
چمن ہند حقیقت کا یہ فیض عام ہو جائے — اختر لکھنوی

فیض عام ہونا:- ہر ایک کو فائدہ پہنچنا۔ کسی کا کرم ہر ایک پر ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

فیض ترے حسن کا یہ عام ہوا اے مہر وش
عکس رخ سے ترے ہو جاتا ہے صد ہا آئینہ — مصحفی

فیض قدم:- (باضافت) قدم کی برکت۔ قدم کا فیض۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں زیادہ رائج ہیں۔ (۱) فیض قدم سے "یعنی قدم کی برکت

آپ کے فیضِ قدم سے جو بیابان گلزار
باغ ہی جائیے تو گلشنِ رضواں ہو جائے — اکبر الٰہ آبادی

(۲) فیضِ قدم جو یعنی قدموں کی برکت ہو جیسے "یہ سب آپ کا فیضِ قدم ہے"۔ "فیضِ قدم پہنچا" بھی استعمال ہوا ہے جو کسی کے ساتھ زائل پر ہو۔

کس کو پہنچا نہیں ہے جانِ تیرا فیضِ قدم
سنگ پر کیوں نشانِ کفِ پا پیدا ہو — ناسخ

فیض کو پہنچنا:- فائدہ حاصل کرنا، کسی قسم کی منفعت اٹھانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گردوں سے نہ ہو دولتِ دنیا کا طلبگار
ہر حک فیض کو پہنچا ہے کوئی مال دنی سے — آتش

فیض گستر:- (بے اضافت) بہت زیادہ فیض پہنچانے والا، بہت بڑا سخی، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

طلب کیا مجھے شیرِ خدا کے دلبر نے
کہا سبھوں سے یہ سلطانِ فیض گستر نے
کھڑا ہے دور پریشان راہ دوسرے کو
ہمارے پاس بلا لو ہمارے زعف ... کو

فیض گستری:- (بے اضافت) فیض پہنچانا، سخاوت کرنا، فارسی، فصیح، رائج۔

سبب ہی ہو مجھے فیض گستری تیری
زباں نہیں جو کہوں بندہ پروری تیری — عشق

خواص تفصیل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہو۔

کشتِ امل کو سبز آبِ گہر سے کر دے
ابرِ کرم کی تیرے جب فیض گستری ہو — ذوق

فیض لینا:- فائدہ اٹھانا، نفع حاصل کرنا، اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ تنبیہ۔ عین برسات تھی مگر دونوں بزرگوں کی رضا جوئی مقدم تھی۔ باوجود تو سفر کی تکمیل علم میں خلل ڈالا۔ اور سفر کے خوف و خطر اٹھائے ... جابجا مشائخ و علماء کی صحبتوں سے فیض لیتا رہا۔ (دربارِ اکبری)

تحلیل و تفصیل۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر "فیض حاصل کرنا" یا "فیض اٹھانا" بولتے ہیں:

فیض ملنا:- فائدہ ہونا، برکت حاصل ہونا، اردو صرف، قریب بہ ترک۔

دہن اپنا ہے فیض یہ وقتِ سخن ملا
اک ایک حرف میں اک ایک عدن ملا — مرزا دبیر

فیض ہونا:- کرم ہونا، عطا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نہ سمجھے تھے کہ یاقوت باعثِ شہرت ہوئی
فیض ہے یہ اے رسا آپ کے استاد کا — رسا

فیضی:- مغل بادشاہ محمد جلال الدین اکبر کے نورتنوں میں سے ایک رتن، شیخ ابوالفیض کا تخلص۔ فارسی، رائج۔

تحلیل و تفصیل۔ فیضی کا اصل نام شیخ ابوالفیض اور باپ کا نام شیخ مبارک تھا۔ یہ ابوالفضل علامی کا بڑا بھائی تھا۔ جو آگرے میں ۹۵۴ھ میں پیدا ہوا۔ فیضی شگفتہ پیشانی، زندہ دل، سحر خیز تھا۔ محمد جلال الدین اکبر کے عہدِ سلطنت میں اس کو اتنا عروج ملا کہ نورتنوں میں شامل ہوا اور "ملک الشعراء" کا خطاب ملا۔

صاحبِ دربارِ اکبری لکھتے ہیں "سلاطینِ چغتائیہ میں ملک الشعراء کا خطاب سب سے اول غزالی مشہدی کو ملا۔ اس کے بعد شیخ فیضی کو ملا۔ یہ خطاب اس نے اپنی درخواست سے نہ لیا تھا۔ اس کو اعلیٰ درجے کا تقرب اور اقتدار حاصل تھا۔ مگر اس نے کسی منصب یا حکومت کی ہوس نہ کی۔ ملکِ سخن کی حکمرانی خدا نے دیا تھا۔ وہی پر قانع رہا۔ اور یہ کچھ تھوڑی نعمت تو نہیں تھی ... "اکبر نامہ" میں شیخ ابوالفضل نے لکھا ہے کہ سنہ ۹۹۶ میں یہ خطاب ہوا ... مرنے کا وقت ایسا نازک ہوتا ہے کہ ہر شخص کا دل پگھل جاتا ہے مگر حق تو یہ ہو کہ ملا صاحب (صاحبِ منتخب التواریخ ہم عصر فیضی) بڑے بے ادب ہیں۔ دیکھو اس کے مرنے کی حالت کو کس طرح بیان کرتے ہیں میں باحتیاط ترجمہ کرتا ہوں ... ۱۰ صفر ۱۰۰۴ھ مطابق ۱۵۹۵ء کو ملک الشعراء فیضی اس عالم سے گزر گیا۔ چھ مہینے تک ایسے مرضوں کی شدت اٹھائی کہ خدا کسی دشمن کو بھی نہ دکھائے۔ ضیق النفس، استسقاء اور ہاتھ پاؤں کا ورم۔ خون کی قے نے طول کھینچا۔ مسلمانوں کے جلانے کو کتوں سے کھیلا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جان کندن کی سختی میں بھی کتے کی آواز نکلتی تھی (کیا شرارت) اور دینِ اسلام کے انکار میں بڑا تعصب رکھتا تھا۔ اس لئے اس وقت بھی دین کے معترضے میں ایک متقی پرہیزگار صاحبِ علم سے لایعنی بیہودہ کفر کی باتیں کہتا تھا کہ اس کی عادات میں داخل تھیں (شاید اس سے اپنی ذات برکات مراد ہے) پہلے بھی ان باتوں پر اصرار رکھتا تھا اس وقت بھی کہتا رہا۔ یہاں تک کہ اپنے ٹھکانے پہنچا۔ تاریخ۔

ع "فیلسوفی و شیعی و طبیعی دہری" ... کا بداؤنی

ایک اور ہوئی "قاعدۂ الحاد شکست" کی تاریخیں اور ایسی ہی ناموزوں کہی ہیں کہاں تک لکھوں پھر کہتے ہیں۔ ٹھیک چالیس برس تک شعر کہتا رہا مگر سب بے ٹھیک، استخوان بندی خاصی مگر بے مغز اور علم کی بے مزہ۔ داد و شطحیات و کفریات میں خوب سلیقہ رکھتا تھا۔ یہ ملا صاحب جو چاہیں فرمائیں اب دونوں عالمِ آخرت میں ہیں آپس میں سمجھ لیں گے تم اپنی فکر کرو۔ وہاں تمہارے اعمال سے سوال ہوگا یہ نہ پوچھیں گے کہ اکبر کے فلاں امیر نے کیا کیا تھا؟

اس کا عقیدہ کیا تھا؟ اور تم اس کو کیسا جانتے تھے۔
آتا تو پھر بھی کہوں گا کہ قلمرو ہر کتب فروش کی دکان میں
ملتی ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ پونے دو سو شعر کی نعت
جو کیفیت معراج اس نزاکت اور لطافت اور بلند
پروازی کے ساتھ لکھی ہو کہ انشا پردازی اس کے قلم
کو سجدہ کرتی ہو، نعت کا مطلع ہی دیکھو جواب ہو سکتا ہے؟

آں مرکز دور ہفت جدول
گرداب بسیط موج اوّل — فیضی

ملائے بدایونی (صاحب منتخب التواریخ) فیضی کے والد
(شیخ مبارک) کے شاگرد تھے۔ فیضی نے چالیس برس تک
فیضی تخلص رکھا پھر فیاضی کر لیا چنانچہ اس کا ذکر اپنی
مثنوی نل دمن میں بھی کیا ہے۔ یہ شخص بڑا صاحب تصانیف
ہوا ہے۔ دیوان قصائد، مثنوی وغیرہ تمام اقسام
سخن اس کی یادگار ہیں۔ اہل اسلام میں یہ ایک ایسا
شخص ہوا ہے جس نے عقائد ہنود اور رسوم و معتقدات
ہنود کی تحقیقات کی۔ ہندوؤں کی زبان سنسکرت
خفیہ طور سے حاصل کی اور پھر بہت سی عمدہ عمدہ سنسکرت
کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے ان کے مضامین فاش کیے
حکیم بھی تھا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "اکبر بادشاہ
کے پیغمبر قرار دینے اور مشہور کرنے کا فاعل یہی
شخص تھا۔ کلام اللہ کی بے نقط تفسیر (سواطع الالہام)
لکھ کر اس شخص نے درخت کی جڑ میں گڑوا دی تھی اور مشہور
کیا تھا کہ اکبر کے نام سے نازل ہوئی ہے"

مولف دربار اکبری نے تفسیر سواطع الالہام
کے متعلق یوں لکھا ہے۔ تفسیر سواطع الالہام
۱۰۰۲ھ میں یہ تفسیر لکھی کہ علم و فضل کے ساتھ ذوق و شوق
اور طبیعت فکر کا زمانہ ہے۔ ۷۵ جزو کی کتاب تمام و کمال
قریب ایک ہزار بیت کے دیباچہ ہے اس میں اپنا
باپ کا بھائیوں کا اور تحصیل علم کا حال ہے۔
بادشاہ کی تعریف اور قصیدہ لکھا ہے۔ ۹۹ فقرے
کا خاتمہ ہے کہ اردوئے مطلب بھی ہو۔ ہر فقرہ تاریخ
اختتام ہے۔ فضلائے عصر نے اس پر تقریظیں لکھی
ہیں۔ شیخ یعقوب کشمیری صیرفی تخلص نے زبان عربی
میں لکھی۔ میاں امان اللہ سرہندی نے آغاز تصنیف
کی تاریخ کہی "لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین"
نظر ثانی کرنے لگے تو خود اس کی تاریخ "اخراز الثانی"
کہی۔ میر حیدر معمائی ایک فاضل کی شان سے
آئے تھے انھوں نے سورۂ اخلاص سے تاریخ
نکالی۔ مگر بے بسم اللہ ۱۰۰۲ھ میں ملک الشعرا
نے انھیں دس ہزار روپئے انعام دیے ملا صاحب
نے بھی دو تاریخیں اور ایک تقریظ لکھی۔ مگر
منتخب التواریخ میں جو بے نقط شاعری ہیں تڑپ کر
ہی چکے ہوں۔ یہ تفسیر دسویں تاریخ ربیع الثانی
۱۰۰۲ھ کو ختم ہوئی۔ فیضی نے پچاس برس کچھ مہینے
کی عمر میں انتقال کیا۔

فیضیاب: (بالفتح) فیض پانے والا، فارسی
صفت، فصیح، رائج۔

بوتراب ابن ابوطالب شہنشاہ نجف
جس کے جلوے سے ہوا باغ جنت فیضیاب — محشر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

ہیں پر تمہی دشمن کی [illegible] یاد تا یاب ہو
تمہارے نور سے [illegible] فیضیاب [illegible]

فیضیابی: فیض پانا، فارسی، فصیح، رائج
محل مونث۔ چونکہ وہ آپ کے بزرگ ہیں جرأت
نہ رکھا کہ آپ کی قدر کروں [illegible] ان کو فخر کی
[illegible] ان کی ہو اور فیض یابی آپ کے
[illegible] — (محمود [illegible])

فیکٹ: (بالفتح) واقعہ، انگریزی [illegible]
طنز کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

فلسفہ نے مجھ کو دکھلایا فقط دنیا کا فیکٹ
میری چشم طبع کو عارض ہوئی [illegible] کٹ — اکبر الہ آبادی

فیکٹری: (بالفتح اول و دوم) کارخانہ،
انگریزی، مونث، رائج

فی کس: فی آدمی، آدمی پیچھے، ہر ایک اسم
صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انھیں معنی میں کسی کے ساتھ فی نفر
بھی رائج ہے۔

فیل: (بروزن کھیل) ناکامیاب، جو
پیچھے رہ گیا ہو۔ انگریزی صفت، غیر فصیح، رائج۔

ہم سے سب وصال وہ بے میل ہو گئے
افسوس انٹرنس میں ہم فیل ہو گئے — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا، ہونا کے ساتھ
ہے جیسے "تمہارا خیال ہے کہ تعلیمی مشرطہ نے فیل کیا
چونکہ تم نے محنت نہیں کی تھی اس لئے فیل ہوئے"

فیل: (بالفتح) اکلی کا سرزنش پر بہت
زیادہ رونا اور فریاد کرنا، بے حد چیخنا چلانا مچلنا
اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

مثال: کم بخت کو ہلکی سی چپت لگائی تھی لیکن
آسمان سر پر اٹھا لیا۔ دیکھو! تیری یہ فیل ایک دن
رنگ لائے گی۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے
ایک معنی "شرارت" کے بھی لکھے ہیں جو زبانوں
پر نہیں ہیں اور اس کو مذکر لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ مونث
ہی بولتے ہیں۔ متقدمین اس لفظ کو بچوں اور
بوڑھوں دونوں کے لئے استعمال کرتے تھے چنانچہ
مکر و فریب کے معنی میں نواب مرزا شوق نے مذکر
نظم کیا ہے۔

عقلمند، دانشمند، بہت بڑا دانا، دانش ور، حکیم یونانی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں تو سمجھا تھا فیلسوف ہے تو
تو بہ کس درجہ بے وقوف ہے تو — قلق

قول فیصل۔ یونانی زبان میں فیل بمعنی دوست اور سوف بمعنی علم و حکمت ہیں۔ دونوں کا مرکب فیلسوف ہے اس کی فارسی جمع "فیلسوفان" بھی مستعمل ہے۔

"تا زبا ہمی و طبیبی سے بزور فلسفہ
فیلسوفانِ جہاں علم و عمل میں یونانیم — ذوق

صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں (مجازاً) "شخص طرار و زبان آور" اور فارسی کا فیصلہ کیا ہے لیکن ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

فیلسوف:- بڑا چالباز، مکار، دغا باز، فریبی، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

مکر کا بانی جھوٹ کا سرتاج
سنتے تھے فیلسوف، دیکھا آج — شوق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ حکیم تجربہ کار آدمی کسی کو اپنا بھید نہیں دنیا اور رازداری کو جو ہر انسانی خیال کرتا ہے اس وجہ سے اردو والوں نے مکار کے معنی میں استعمال کر لیا یا یوں کہو کہ اچھے لفظ سے اس کے برعکس دیگر الفاظ کی طرح اس کے معنی بھی مقرر کر لیے جیسے ذات شریف، بڑے حضرت وغیرہ

فیلسوفی:- عیاری، مکاری، اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ عبد الرحیم بدکردار و غیر معیار ہے وہ برگشتہ روزگار رنگ سازی یک دل و یک زبان ہو کر فیلسوفی کر رہا ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے: چالاکی اور شرارت کے معنی میں بھی مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

فیلسوفی مختسب کی دیکھنا اے میکشو!
توڑتا ہے شیشۂ مے سنگ کی راہ میں — ناسخ

"بے وقوفی، کم عقلی" کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ہے ترے عہد میں فتنے سے زمانہ خالی
فیلسوفی ہے حکیموں کی خلا کہنا محال — ذوق

فیلقوس:- (بفتح اول و واو معروف) سکندر اعظم کے باپ کا نام جو مقدونیہ کا بادشاہ تھا۔ اور ایک حکیم کا نام، یونانی، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ یہ لفظ فیلق بمعنی سردار اور اوس یعنی لشکر سے مرکب ہے۔

فیل کرنا:- مچلنا، ضد کرنا، حیلہ بہانہ کرنا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

اب یہ کرتی ہوں آپ سے میں عرض
فیل کرنا تھا مجھ سے کوئی سا فرض — شوق

فیل کرنا:- (فیل بیائے معروف) امتحان میں ناکام ہونا، اردو مصرف، انگریزی، اس طبقے کی زبان

محل استعمال۔ تم نے بات ہی ایسی کی کہ نواب صاحب نے فیل کیا ورنہ وہ ایسے خیال کے آدمی نہیں ہیں۔

فیل گاتھنا:- (فیل بالفتح) مکر کرنا، مکھنگا تھنا، جل کھیلنا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فیل لانا:- (فیل۔ بالفتح) رونا جھگڑنا، فساد کھڑا کرنا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

کیسے کیسے کنوئیں جھنکائے گی
سیکڑوں لاکھوں فیل لائے گی — شوق

فیل مچانا:- (فیل، بالفتح) ضد کرنا، بے محل ہٹ کرنا، مچلنا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ اب جو شرط پوری ہوئی فیل مچاتے ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

فیل مرغ:- (بکسر اول بیائے معروف و ضم چہارم) ایک پرند کا نام، فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ پرند مور کے مانند ہوتا ہے اور اسی کی طرح اکثر دم پھیلائے رہتا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کو انگریزی میں ٹرکی کہتے ہیں۔

فیل مست:- (با خائے) مست ہاتھی، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہوش اڑ گئے چلا جو سمندِ دولت سے
رکھیا اسد نے چھین لیا فیل مست سے — مؤدب

فیلنگ:- (بکسر اول و یائے معروف و کسر سوم) جذبۂ احساس۔ انگریزی، مؤنث، انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نیشنل فیلنگ تو ہم میں کبھی تھی ہی نہیں
اتحاد دیں فقط باقی رہا تھا اب گیا — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل۔ عام طور سے "تعصب، بغض و دشمنی" کے معنوں میں زبانوں پر "پارٹی فیلنگ" "ہندو مسلم فیلنگ" وغیرہ ہے۔

فیل نشین:- ہاتھی پر بیٹھنے والے (مجازاً) رؤسا و امراء وغیرہ، صاحب جاہ و حشمت، فارسی فصیح، رائج۔

جز غم کوئی چیز یاں نہ ستی دیکھی
ویراں پایا اسے جو بستی دیکھی
جو فیل نشیں تھے کل پیادہ ہیں آج
دنیا کی بلندی میں وہ پستی دیکھی — میر نفیس

فِیلَہ:- (بکسر اول و یائے معروف و فتح سوم) پیلہ، رخ، شطرنج کے ایک مہرے کا نام، فارسی، مذکر، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

فِیل ہائی:- (فیل - با لفتح) وہ عورت یا لڑکی جو کھیلے اور اودھم کرے، مکارہ، فریبن، اردو، مؤنث عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ شعلہ رخسار فیل ہائی ہے۔ یہ بھی ایک آفت ہاں کے ڈرانے کو بنائی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ رعد کے لئے "فیل ہایا" کہتی ہیں۔

فیلیا:- ترکیبیا، ہنوٹیا، مکارہ، فریبی، اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

یہ عاشق فیلیے ہوتے ہیں کیا صورت بناتے ہیں
ہمیشہ خط نہیں بتانہ کپڑے بدلے جاتے ہیں — تجمل

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انہیں معنوں میں فیلی اور فیلی ہایا بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فِیمَابَین:- (بکسر اول و یائے معروف و فتح سوم و تحتم) دونوں کے بیچ میں، دونوں کے درمیان، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ منشی عبد المجید سرکار شاہی میں حکام شاہی اور پرچہ و پیام یعنی مراسلت فیمابین دولت انگلشیہ و دولت اودھ لکھنے پر مامور تھے۔ حافظ ابراہیم کے شاگرد تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فیمس:- (FAMUS) مشہور، معروف، انگریزی، رائج۔

فیملی:- (FAMLY) (بفتح اول و کسر چہارم) خاندان، بیوی، بچے، اہل و عیال، انگریزی مؤنث، رائج۔

فیملی پلاننگ:- خاندانی منصوبہ بندی انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف۔ آج کل ہندوستان کی سرکار اس پر کافی سرمایہ خرچ کر رہی ہے کہ فیملی پلاننگ کی اسکیم کامیاب ہو جائے۔

قول فیصل۔ کچھ عرصے سے عوام و خواص کی زبانوں پر یہ لفظ آنے لگا ہے۔

فی میل:- (FEMALE) (بکسر اول و یائے مجہول) جنس تانیث۔ انگریزی، رائج۔

فَین:- (FAN) (بفتح اول و یائے مجہول) پنکھا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

فِینَس:- (بکسر اول و یائے مجہول و فتح سوم) ایک قسم کی سواری جس کو چار کہار اٹھاتے ہیں۔ اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ خوش انداز سراپا ناز، زیور سے مزین لباس گراں بہا سے مشتبن ... فینسوں پر سوار لعبد شوق زیارت کو آئی ہیں۔ نگین طرحدار جہربان سائقہ بانکی ادا سے فینس کے کونے پر ہاتھ ... (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ فینس عام طور سے اڑوں کی لکڑی سے بنائی جاتی ہے اس لئے کہ وہ لکڑی ہلکی ہوتی ہے اسی کو فنس بھی کہتے ہیں۔ عوام پینس بولتے ہیں جو پرانی زبان ہے۔

پینس میں گزرتے ہیں جو وہ میری گلی سے
کاندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے — غالب

قدیم زمانے میں یہ بڑے گھرانے کی عورتوں اور دلھنوں کی سواری تھی۔ ہندو اور مسلمانوں میں اس کا مشترک طور پر رواج تھا تقریباً سنہ ۱۹۳۰ء تک لکھنؤ میں شیعہ علماء عام طور سے اس میں سوار ہوتے تھے اب لکھنؤ میں اس کا رواج ختم ہو گیا دیہاتوں وغیرہ میں شادی بیاہ کے موقع پر دولہا دلھن کی سواری کے لئے اب بھی استعمال ہوتی ہے۔

فَینسی:- (FANCY) (بفتح اول و کسر چہارم) عمدہ، بہت اچھا۔ انگریزی، رائج۔

محل فصیح۔ نوروجی کی دکان میں جا کر اخترام علی نے کچھ ٹائیاں، کالر، موزہ، بنیائن، جوتے، خوشبویات صابن اور دیگر فینسی سامان خریدا۔ (میرا اجالا گناہ)

فی نفسہٖ:- (تلفظ - فی نفسہی) حقیقتاً، درحقیقت اپنی ذات میں، اصل میں۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اردو زبان فی نفسہٖ ایک شیریں اور دلکش زبان ہے۔ ہر زبان کے لفظ اس میں شامل ہیں اور یہ خود سنسکرت زبان سے ماخوذ کی گئی ہے۔ (ذکر بقا)

فی نکالنا:- کسی قسم کی برائی نکالنا، عیب نکالنا، اعتراض کرنا۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ع فی وہ نکالتے ہیں مری بات بات میں (دیوان جوش)

فی نکلنا:- خاندان یا ماں باپ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی خرابی یا نقص یا عیب نکلنا۔ اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

کون بیٹی دے اسے اصیل اسے
ذات میں جس موئے کی فی نکلے — واقف

قول فیصل۔ اس کا صرف باتوں کے ساتھ بھی ہے جس کے معنی ہیں "برا رخ، برا پہلو، برائی"۔

سمجھنے والے سمجھتے ہیں پیچ کی تقریر
کہ کچھ نہ کچھ تری باتوں میں فی نکلتی ہے — داغ

فِیوَر:- (FEVER) (بکسر اول و یائے معروف) بخار، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ ہزاروں نوجوان لوخیز کفن پوش ہوتے جا رہے ہیں اور تم ٹٹیاں سے موجود۔ ڈکو فیور بھی آیا مگر تم پوچھوں پتا بھی دیتے ہو۔ (فسانہ آزاد)

فیوَر:- (FAVOUR) (بکسر اول و یائے مجہول)

موافقت، ہم خیال، انگریزی، رائج۔

قبول فیصل: "فیوز میں ہونا اور فیوز کرنا" اس کا صرف ہو جیسے وہ ان کے فیوز میں ہیں اس لئے انھیں کی سی باتیں کر رہے ہیں۔

فیوز: ۔ (دیکھو بالا بھی) دو دھاتوں کو باہم کسی چیز سے ملا دینا، انگریزی، رائج۔

قبول فیصل۔ اس کا تعلق بجلی، بلب وغیرہ کے ساتھ ہے۔

فیوز اڑنا: ۔ وہ تار جس کے ذریعے بجلی آتی ہے اس کا جل جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

فیوز ہونا: ۔ تاروں کی خرابی سے بجلی کے سلسلے کا منقطع ہونا، بلب بیکار ہو جانا، اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو تم سے بتا دیا تھا کہ یہ بلب فیوز ہو گیا، اک دوسرا بلب بازار سے لا کر لگا دو۔

فیوز ہونا: ۔ ذرا سی بات پر چراغ پا ہونا، ذرا سی بات پر بگڑتے، اکھڑ جانا، اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ وہ عجیب دماغ کے انسان ہیں ذرا ذرا سی بات پر فیوز ہو جاتے ہیں۔

فیوض: ۔ (بفتحتین و واؤ معروف) بہت سے فیض فیض کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قبول فیصل۔ اس معنی میں "فیوض و برکات" کی عطفی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

فیبر: ۔ (بکسر اول و یائے معروف) نقص، عیب، برائی، اردو، مونث، قلیل الاستعمال

قبول فیصل۔ موجودہ دور میں اس کو بہ تخفیف "فی" بولتے ہیں، قدیم زمانے میں "فیبر" کہتے تھے۔

فیہ نظر: ۔ اس میں اعتراض ہے اس میں شک و شبہ ہے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قبول فیصل۔ اسی کو محسن کاکوروی نے اس طرح نظم فرمایا ہے۔

> لاکھ گرا چھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
> چشمکیں مارے سخن گو نظر فیہ کہے ۔ محسن

یہ سننا تو صحیح ہے لیکن اس طرح بولتے ہیں۔

فیہ نکالنا: ۔ عیب نکالنا، نکتہ چینی کرنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہوئی بیابی مژگاں کی منکشف توجیہ ۔

یہ کس کا منہ کو لگائے جو اس کے حسن میں فیہ ۔ (ذوق)

قبول فیصل۔ اب عام طور سے "فی نکالنا" بولتے ہیں۔

فیہ ہونا: ۔ کوئی خاص بات ہونا، کچھ دال میں کالا ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ابھی تو ہم سب بھلے چنگے بیٹھے تھے دفعتاً یہ کیسی ہوا چلی کہ درد سر درد کمر تپ لرزہ نے آ دبا چا۔۔۔ اس میں کچھ فیہ ضرور ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قبول فیصل۔ اب عام طور سے "فی ہونا" ہی زبانوں پر ہے۔

فی ہونا: ۔ دال میں کالا ہونا، سازش ہونا، نقص ہونا، شبہہ ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قبول فیصل۔ خاندان کے ساتھ اس کا صرف زبانوں پر زیادہ ہے جیسے "خدا نہ کرے کہ کسی کے خاندان میں کوئی فی ہو ہر شخص اپنی بیٹی دیتے گھبراتا ہے۔
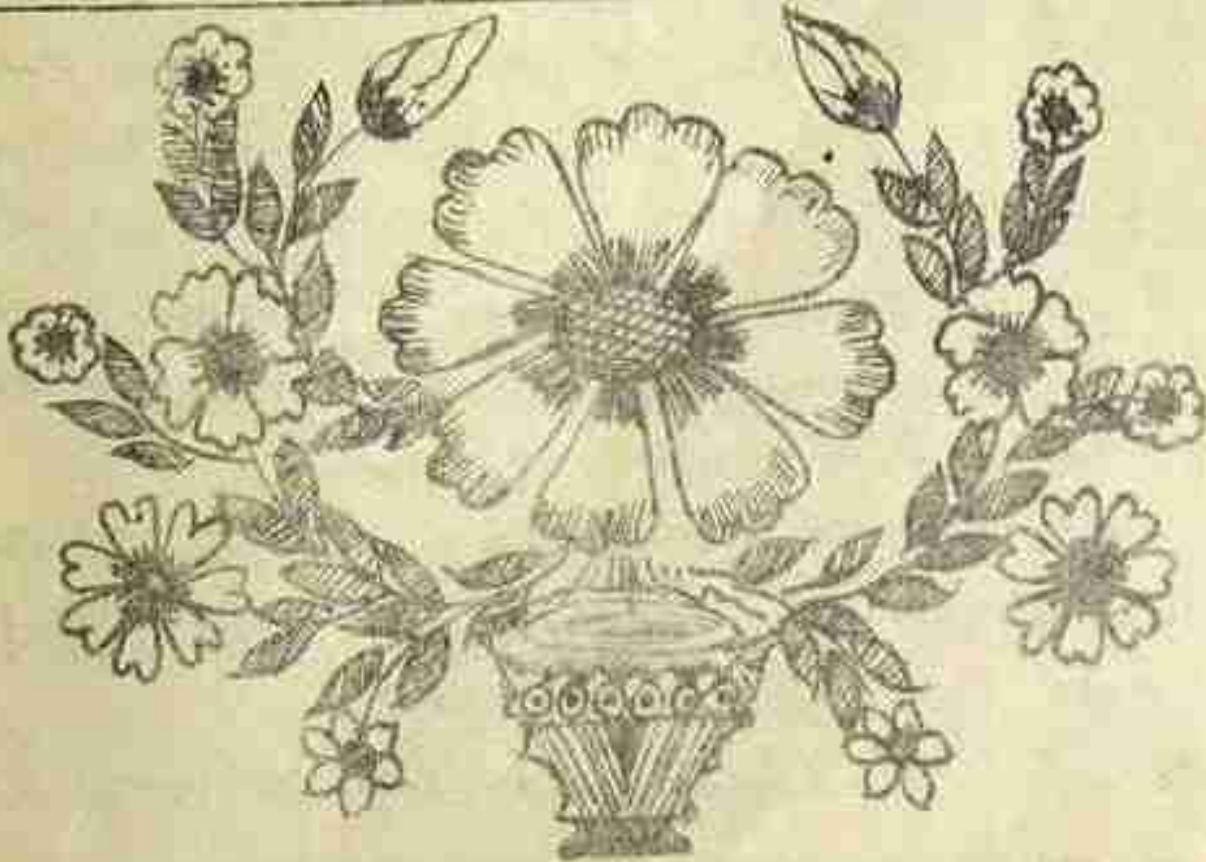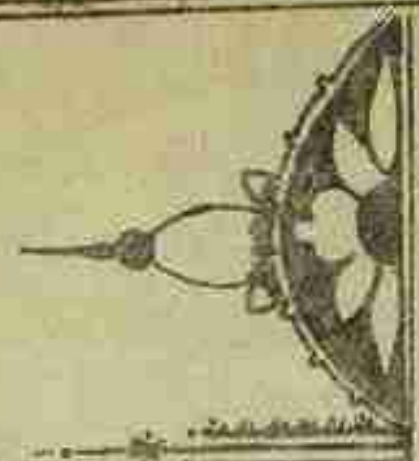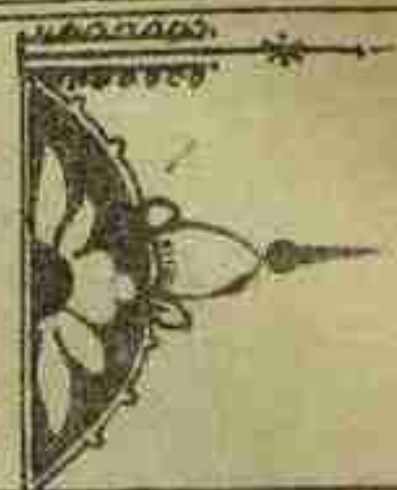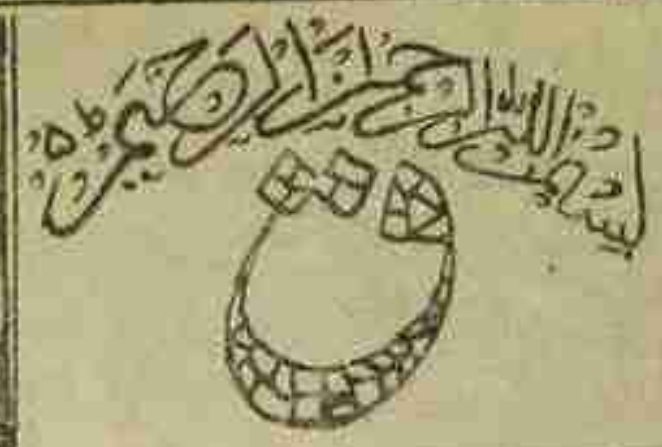
ق :- (بلفظ قاف) عربی کا اکیسواں، فارسی کا چوبیسواں، اردو کا ستائیسواں حرف، مذکر، رائج
قول فیصل۔ یہ حرف عربی الاصل ہے حساب جمل میں اس کے سو عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اس کا مخرج حلق کے کوے کا اگلا حصہ ہے۔ یہ حرف اپنے فعل پر عین مجمہ اور کاف تازی سے بدل جاتا ہے جیسے آقا سے آغا۔ معربات میں پ سے بھی بدلتا ہے جیسے پستہ سے فستق۔ فارسی والے اس حرف کو قاف قرشت بھی کہتے ہیں اور کہیں کہیں غ، ک سے بدل لیتے ہیں۔

ق :- (بلفظ قاف) قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام، عربی، رائج۔
قول فیصل۔ یہ سورہ قرآن مجید کے چھبیسویں (۲۶) پارہ حٰم اور ساتویں یعنی آخری منزل میں ہے۔ یہ قرآن مجید کا پچاسواں سورہ ہے اس میں تین رکوع اور پینتالیس آیات ہیں۔ یہ سورہ مکہ معظمہ میں نازل ہوا اس کا لفظی ترجمہ درج ذیل ہے۔

ق قرآن مجید کی قسم (محمد پیغمبر ہیں) لیکن ان کافروں کو تعجب ہے کہ انھیں میں ایک (عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آگیا تو کافر کہنے لگے یہ تو ایک عجیب بات ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ زندہ ہونا (عقل سے) بعید (بات) ہے ان کے جسموں سے زمین جس چیز کو (کھا کھا کر) کم کرتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس تو تحریری یادداشت کتاب (لوح) محفوظ (موجود) ہے مگر جب ان کے پاس (دین) حق آ پہنچا تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو وہ لوگ ایسی بات میں (الجھے ہوئے ہیں) جسے قرار نہیں تو کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نظر نہیں کی کہ ہم نے اسے کیونکر بنایا اور اس کو کیسی زینت دی اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس پر (بھاری) پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں تاکہ تمام رجوع لانے والے (بندے) ہدایت اور عبرت حاصل کریں اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا اور اسی سے باغ (کے درخت) اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا بور باہم گتھا ہوا ہوتا ہے (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لئے (پیدا کیا) اور پانی ہی سے ہم نے مردہ شہر (افتادہ زمین) کو زندہ کیا اسی طرح (قیامت میں مردوں کا) نکلنا ہوگا ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور خندق والوں اور قوم ثمود نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور قوم عاد اور فرعون اور لوطؑ کی قوم اور بن کے رہنے والوں (قوم شعیبؑ) اور تبع کی قوم ان سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہا۔ تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (ہرگز نہیں) مگر یہ لوگ از سر نو (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک میں پڑے ہیں اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم اس کو جانتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو (اس کے داہنے بائیں) بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے موت کی بیہوشی یقیناً طاری ہوگی (تو ہم بتا دیں گے) یہی تو وہ (حالت) ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا اور صور پھونکا جائے گا یہی (عذاب کے) وعدہ کا دن ہے اور ہر شخص (ہمارے سامنے اس طرح) حاضر ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہنکانے والا ہوگا اور ایک اعمال کا گواہ۔ اس سے کہا جائے گا کہ اس دن سے تو غفلت میں پڑا تھا تو اب ہم نے تیرے سامنے پردے کو ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی فرشتہ کہے گا یہ اس کا عمل جو میرے پاس ہے حاضر ہے۔ (تب حکم ہوگا کہ) تم دونوں ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو جو (واجب

حقوق سے) مال میں بخل کرنے والا۔ حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا جس نے خدا کے ساتھ دوسرے معبود بنا رکھے تھے تو اب دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال ہی دو (اس وقت) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا۔ پروردگارا! ہم نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود سخت گمراہی میں مبتلا تھا (اس پر) خدا فرمائے گا ہمارے سامنے جھگڑے نہ کرو میں تو تم لوگوں کو پہلے ہی (عذاب سے) ڈرا چکا تھا میرے یہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا ہوں اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر چکی اور وہ کہے گی۔ کیا کچھ اور بھی ہے اور بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی۔ یہی تو وہ بہشت ہے جس کا تم میں سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے (حدود کی) حفاظت کرنے والے سے وعدہ کیا جاتا ہے (جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ (اس کو حکم ہوگا کہ) اس میں صحیح سلامت داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ اس میں یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں تو (اس سے بھی) زیادہ ہے اور ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا بھلا کہیں بھی بھاگنے کا ٹھکانا ہے اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے سنتا ہے اس کے لئے اس میں (کافی) نصیحت ہے اور ہم ہی نے یقیناً سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ دنوں میں پیدا کئے اور تکان ہم کو چھو بھی نہیں گئی تو (اے رسول) جو کچھ یہ کافر لوگ بکا کرتے ہیں اس پر تم صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اس کے غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کان لگا کر سن رکھو کہ جس دن پکارنے والا (اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دے گا کہ (اٹھو) جس دن لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں گے وہی دن لوگوں کے قبروں سے نکلنے کا ہوگا بے شک ہم ہی (لوگوں کو) زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے جس دن زمین (ان کے اوپر سے) پھٹ جائے گی اور یہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے یہ اٹھانا اور جمع کرنا ہم پر بہت آسان ہے (اے رسول!) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور تم ان پر جبر تو دیتے نہیں ہو تو جو ہمارے عذاب کے وعدے سے ڈرے اس کو تم قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو۔

(قرآن مجید۔ مترجمہ مولوی فرمان علی صاحب)

قا :۔ کوے کی آواز کا ہیں کائیں۔ (یہ اصل میں عربی قاقا سے مخفف کر لیا ہے کیونکہ اس کے معنی عراقی کوے کی آواز کے آتے ہیں جس کی آواز ہندوستان کے پہاڑی کوؤں سے بہت مشابہ ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اللغة میں قا کوئی نہیں بولتا کائیں کائیں سب بولتے ہیں کیا مرد کیا عورت۔

قاآن :۔ (۱) بہت بڑا عادل سخی اور عاقل بادشاہ (۲) شہنشاہ چین کا لقب (۳) وہ ترکی لقب جو شہنشاہ یا حاکم اعلیٰ کو دیا جائے (۴) چنگیز خاں کے بیٹے کا نام بھی تھا اب یہ لقب ترکستان کے بادشاہ کا ہو (۵) (مجازاً) ہر جلیل القدر بادشاہ۔ ترکی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب یہ لفظ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

قاآنی :۔ فارسی زبان کے ایک مشہور اور مستند شاعر کا تخلص۔ فارسی۔ رائج۔

قول فیصل۔ قاآنی کا اصلی نام حبیب اور میرزا خاندانی لقب تھا۔ ان کے والد میرزا ابوالحسن بھی شاعر تھے اور گلشن تخلص کرتے تھے۔

قاآنی شیراز میں سنہ ۱۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یا ۱۰ سال کے تھے کہ باپ نے سفر آخرت اختیار کیا تحصیل علم کے واسطے مشہد مقدس گئے۔ شعر و سخن سے طبیعت کو صغر سنی ہی سے مناسبت تھی لوگ ان کا کلام سن سن کے متحیر ہو جاتے تھے۔ تھوڑے ہی عرصے میں ملک میں شہرت ہونے لگی یہاں تک کہ آوازۂ سخن شاہ ایران فتح علی شاہ قاچار کے تیسرے بیٹے شجاع السلطنۃ حسن علی میرزا والی خراسان کے کانوں تک پہنچا۔ دربار میں طلب کئے گئے میرزا نے ایک قصیدہ جس کا مطلع ہو۔

گرفت جبہہ گیتی شمیم عنبر ناب

نذر گزرانا۔ ندیمان خاص میں داخل ہوئے رفتہ رفتہ شہنشاہ کے دربار میں شہزادہ کے ذریعے پہنچے اور مجتہد الشعراء خطاب پایا بعد کو محمد شاہ غازی نے حسان العجم کے لقب اور ان کے بیٹے ناصر الدین شاہ نے ملک الشعراء کے خطاب سے ممتاز فرمایا حکیم قاآنی نے دس سال تک شاہزادہ حسن علی میرزا اور آٹھ سال شہزادہ ولی قلی کے دربار میں ملازمت کی اس کے بعد شاہ ناصر الدین قاچار نے کمال قدردانی سے اپنی خدمت میں رکھا۔ ان کا آخری دور حیات [illegible]

جزا سزا اور اچھے برے کاموں کے قائل ہیں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو لکھنے والا جو عمر بھر اس کے اعمال لکھتا رہا ہے، قابض ارواح فرشتے کے پاس لے جاتا ہے۔ (دربار اکبری)

قابض حین حیاتی :- عمر بھر کے لئے قابض۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قانون کی اصطلاح ہے۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قابض شکمی :- تابع، قابض، درمیانی قابض۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قانون کی اصطلاح ہے عام طور سے نہیں بولتے۔

قابض ہوجانا :- دوسرے کی زمین یا جائداد یا مال وغیرہ پر جائز و ناجائز طور پر قبضہ کر لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب تک مقدمہ چل رہا ہے قبضہ نہ چھوڑنا ورنہ مدعا علیہ کے قابض ہوجانے کے بعد تمھیں لوہے لگ جائیں گے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی محل پر "قابض ہو بیٹھنا" لغت قائم کیا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

قابض ہونا :- قبضہ پانا، دخل پانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل کث۔ انھوں نے روپے اور سامان سے مدد کی۔ اور حاجی علی خان حاکم خاندیس کو بھی فرمان سفارشی لکھا۔ چنانچہ اس کی یاوری سے اپنے ملک پر قابض ہوا۔ (دربار اکبری)

قاب قلم :- (باضافت) قلم دان، فارسی مونث، متروک۔

ترکو خط لکھنے میں کھلتا ہے قلم داں اپنا ہی
کیا کریں یاں قاب قلم پر نہیں تالو اپنا (رشک)

قاب قوسین :- دو کمانوں کا فاصلہ، کم سے کم دوری، بہت قربت عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو ممکن نہ تھا علم کو نین میں
پڑھا مکتب قاب قوسین میں (صبح وطن)

قول فیصل۔ عربی میں قاب بمعنی فاصلہ اور قوسین بمعنی دو کمانیں جو تثنیہ کا صیغہ ہے۔ قرآن مجید کے سورۂ والنجم میں یہ فقرہ ایسے محل کے لیے ہے جب جبرئیل امین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوئے تھے لیکن محدثین اور شعرا نے اس قربت سے مراد لی ہے جو شب معراج رسول کو خدا سے حاصل ہوئی تھی۔ کنایۃً ابروئے محبوب کو بھی کہتے ہیں

قاب کی قاب :- پوری بھری ہوئی قاب، کل قاب، اردو ترکیب، تابع فعل، فصیح، رائج۔

پی گئے سب جو ساقیا تند شراب سیب کی
چاٹ گئے نشے میں ہم قاب کی قاب سیب کی (انشاء)

خط تنقید۔ اب زیادہ تر لیاؤ زور دے کے ساتھ اس کا صرف زبانوں پر ہے ورنہ جو چیز بھی قاب میں ہو اس کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے:

قابل بفتح بکسر سوم، قبول کرنے والا، پسندیدہ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عزم ہو درست جو ہر قابل ہم ہوں جب
پھر دیر کچھ نہیں ہو دو گردگار میں (نظم طباطبائی)

قابل بمعنے مستاہل، اہل، اہلیت والا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

اس سے اس نے رہی جان دے کے چھڑے لی
نبھتے امانت پروردگار کے قابل (پیارے صاحب رشید)

قابل بمعنے سزاوار، لائق، عربی، صفت فصیح، رائج۔

یہیں تھا بھی تکلف ہے اپنی طینت میں
جگہ کہیں نہیں مٹی مزار کے قابل (عشق)

قابل بمعنے شایان شان، مناسب عربی، فصیح، رائج۔

جان و دل ہے نذر کر دیجے سے وہ راضی تو ہوں
پاس میرے کون سی شے ان کے قابل گھر میں ہے (داغ دہلوی)

قابل بمعنے ہوشیار، تجربہ کار، ماہر، مشاق، فن کار، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ اس وقت لکھنؤ میں ڈاکٹر رفیق حسین صاحب سابق سول سرجن فیض جنگ بھی ایسے قابل اور تجربہ کار ڈاکٹر ہیں کہ کبھی مرض کی تشخیص میں دھوکا نہیں کھایا۔

قابل بمعنے عالم، فاضل، وسیع النظر پڑھا لکھا، ذی استعداد، تعلیم یافتہ، اردو، فصیح، رائج۔

ہوئے تم جو نخرے نبانے کے قابل
تو جانی بنے سب زمانے کے قابل (صابر)

قابل بمعنے آئندہ سال، آگے آنے والا سال۔ عربی (فرہنگ آصفیہ)

خیال فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں

قابل ادا :- ادا کرنے کے لائق، قرض ادا کرنے کے لائق، صاحب مقدور، عربی، صفت اصطلاح قانونی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قابل اعتبار :- (باضافت) معتبر، بھروسے

کے لائق جس پر اعتبار کیا جا سکے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ کسی قابلِ اعتبار آدمی کے ہاتھ پانچ سو روپیے روانہ کردو۔

قابلِ اعتراض:۔ (بے اضافت) حجت کرنے والا، اعتراض کرنے کے لائق، بیجا، نادرست، نامناسب۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ کسی جگہ پر کوئی قابلِ اعتراض بات ہو تو آگاہ کر دیجئے گا۔ میں یہ غزل آپ کو بغرضِ اصلاح سنا رہا ہوں۔

قابلِ التفات:۔ (بااضافت) توجہ کے لائق، دھیان دینے کے لائق۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ آپ کے قابلِ التفات یہ امر ہے کہ ابھی صلح کر لینا مناسب ہے یا مقدمہ بازی جاری رکھنا بہتر رہے گا۔

قابلِ انقسام:۔ (بااضافت) تقسیم ہونے کے لائق۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ جتنی آراضی قابلِ انقسام ہے اس کی ایک فہرست بنا لو تاکہ آسانی ہو جائے۔

قابلِ بازپرس:۔ (بااضافت) جواب دہی کے قابل، مواخذہ طلب۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ آپ سب لوگوں کو نہ بلایئے قابلِ بازپرس صرف وہی لڑکا ہے جس پر یقین ہے کہ وہی لڑکا چرا کے لے گیا ہوگا۔

قابلِ بِنا:۔ (مذکر) قابلیتِ بنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

عروس بے اسے شاد بے حلم ہو ہے

یہ حال بیتے ہیں زمانے کے قابل شاد گفتہ تھا

قابلِ تسلیم:۔ (بااضافت) قبول کرنے اور مان لینے کے لائق۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ آپ کا یہ فرمانا کہ مومن غالب سے بڑے شاعر تھے قابلِ تسلیم نہیں۔

قابلِ تعریف:۔ (بااضافت) نہایت عمدہ اور پسندیدہ، آفرین کے لائق۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میرا پڑھنا قابلِ تعریف نہیں ہے بلکہ جن کا کہا ہوا شعر پڑھ رہا ہوں قتادہ یعنی حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابلِ تعریف ہیں۔

قابلِ تعزیر:۔ (بااضافت) قابلِ سزا، قابلِ سرزنش۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ جب دونوں نے مل کے چوری کی تو میرے نزدیک دونوں قابلِ تعزیر ہیں اس لیے کہ جرم میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔

قابلِ تعظیم:۔ (اضافت) قابلِ عزت، احترام کے لائق۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ مولانا قابلِ تعظیم ہستی ہیں تم نے ان کے ساتھ گستاخی کی ہے یہ انتہائی افسوسناک بات ہے تمہیں چاہیے کہ ان سے جا کر معافی مانگو۔

قابلِ توجہ:۔ (بااضافت) دھیان دینے کے لائق، التفات کے لائق۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ یوں تو آپ نے میرے کلام پر بہت سے اعتراض کر دیئے لیکن جو چیز قابلِ توجہ تھی اس پر توجہ نہیں کی۔

قابلِ دست اندازیِ پولس:۔ ایسا جرم جس میں پولیس ہاتھ ڈال سکتی ہو یعنی وہ ایسا جرم کہ الزام پر کسی مکان یا شخص کی تلاشی لے سکتی ہو، پوچھ گچھ کر سکتی ہو اور گرفتار کر سکتی ہو۔

(نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ پولیس کی خاص اصطلاح ہے جو اب سب کی زبانوں پر ہے۔

قابلِ دید:۔ (بااضافت) دیکھنے سے تعلق رکھنے والا، دیدنی، بہت عمدہ، بہترین۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قابلِ دید پریرو ترے رخسار ہیں
جن پر آنکھوں کو میں ملتا ہوں وہ گلزار ہیں
بحر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہو۔

صورتِ آئینہ کی آنکھ نہیں پھر کھول کے بند
سکتہ ہے قابلِ دید ان کے تماشائی کا
لطافت

قابلِ رشک:۔ (بااضافت) وہ چیز یا شخص جس کی خوبی کو دیکھ کے رشک آئے اور دل للچائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قابلِ رشک ہے عالم کی لقا
ہم زمانے میں نہ تھے اور یہ تھا
مرزا رسوا

قابلِ رہائش:۔ (بااضافت) رہنے کے قابل، سکونت کے لائق۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ کا مکان بہت بوسیدہ ہے جب تک مرمت نہ ہوگی قابلِ رہائش ہرگز نہیں۔

قول فیصل۔ رہائش اردو والوں نے بنا لیا ہے غلط ترکیب ہے۔

قابلِ زراعت:۔ ہل جوتنے کے لائق، کاشت کے لائق۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کو قابلِ تردد بھی بولتے تھے

مستعجلات کا استعمال اس لیے کرتے ہیں تاکہ اُن میں خارج ہونے کی قابلیت اور صلاحیت پیدا ہو جائے۔

قول فیصل۔ عوام بسکون میم (ضم) بھی بول دیتے ہیں۔

قابلیتِ انقسام:۔ (عنافت) تقسیم ہو جانے کی صلاحیت، کسی جسم کے بہت سے حصوں میں تقسیم ہو جانے کی لیاقت۔ عربی، صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر تقسیم ہو جانے والی شے کے لیے اس کا صرف زبانوں پر زیادہ ہو۔

قابلیت بگھارنا:۔ (فقرا) عاجز ہوتے ہوئے اپنی قابلیت کا اظہار کرنا، بیجا قابلیت ظاہر کرنا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل فقرہ۔ یہاں بیٹھے قابلیت بگھار رہے ہو، وہاں کیسے بکار رہی ہیں جواب نہیں دیتے۔

قابلیت پر موقوف ہونا:۔ استعداد پر موقوف ہونا، قابلیت پر منحصر ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قابلیت پہ یہ موقوف ہو، ورثہ کیسا؟ —
ابو جعفر کے علم حیدر صفدر کو ملا — رشید

قابلیت پیدا کرنا:۔ علمی قابلیت بہم پہنچانا، استعداد حاصل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ طوطے کی طرح رٹنے سے کام نہیں چلے گا پڑھا ہے تو سمجھنے کی قابلیت پیدا کرو۔

قابلیت جھلکنا:۔ قابلیت کا تھوڑا تھوڑا اظہار ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گو نہ مطلق آدمیت اس میں تھی —
پر جھلکتی قابلیت اس میں تھی — حالی

قابلیت چھانٹنا:۔ جاہل ہوتے ہوئے اظہار قابلیت کرنا، قابلیت کی باتیں کرنا، قابلیت بگھارنا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل فقرہ۔ لفظیں آ آ جاتا کچھ نہیں ہر بات میں بول اٹھتی ہو بیٹھے بیٹھے قابلیت چھانٹا کرتی ہو یہ تمہارا کون سا طریقہ ہے۔

قابلیت دکھانا:۔ علمی استعداد کو ظاہر کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ آج مولانا نے جلسے میں فی البدیہہ اور پر مغز تقریر کر کے اپنی قابلیت دکھا دی اور دنیا سے اپنا لوہا منوا لیا۔

قول فیصل۔ حضرات بھی بلاوجہ کی استعداد اور علمیت ظاہر کرنے کے معنوں میں بھی اس کا استعمال ہے جیسے کچھ پڑھے لکھے تو ہیں نہیں خواہ مخواہ اپنی قابلیت دکھایا کرتے ہیں: اسی محل پر، قابلیت دکھلانا بھی بول دیتے ہیں۔

وہ دیدہ اس کے ہو جب کیوں اے تیر(?) —
دیکھ لی بس قابلیت آپ کی — تیر(?)

قابو:۔ (ا) اردو مصدر(?) فرصت، مہلت، موقع، ترکی، مذکر، دہلی کی زبان

تو خنجر ترے بسمل نے ہے ہے —
ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا — ذوق

قابو:۔ قدرت، مقدور، ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

چاہتا ہے دل کے جسم یار سے ہو جائے ایک —
کیا کرے پایا نہیں قابو یہ جان(?) — ناسخ

قابو:۔ اختیار، اقتدار، ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ اکبر کے ابتدائی زمانے میں راستی پیشہ ہیچ، علمار الگ ہو گئے تھے، شیطانوں اور فتنہ پردازوں نے قابو پائے تھے (دربار اکبری)

قابو:۔ بھید، ترکی، مذکر، فصیح، رائج

ترک الفت تو کچھ آسان نہیں مشکل ہے رشید —
اور آپ ہوں گزران پہ اگر قابو ہے — رشید

قابو:۔ قبضہ، کہنا، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر چند چاہتا ہوں کہ بولوں نہ یار سے —
قابو میں اپنے دل کو نہ پاؤں تو کیا کروں — امانت

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے داؤ، گھات، کمیں، پیچ، دسترس، رسائی کے معنی بھی لکھے ہیں جو اب لکھنؤ نہیں بولتے۔

قابو پانا:۔ اختیار حاصل ہونا، قبضے میں آنا، قدرت پانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ اکبر کے ابتدائی زمانے میں راستی پیشہ ہیچ علمار الگ ہو گئے تھے، شیطانوں اور فتنہ پردازوں نے قابو پائے تھے۔ (دربار اکبری)

قابو پانا:۔ فرصت پانا، مہلت پانا، موقع پانا، وقت پانا، اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

تو خنجر ترے بسمل نے ہے ہے —
ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا — ذوق دہلوی

قابو پانا:۔ بدلہ لینا، عوض نکالنا، اردو مصدر، فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قابو پر چڑھنا:۔ ہتھے چڑھنا، کسی کے بس میں آنا، اردو مصدر، متروک۔

یار قابو پر چڑھا ہے اندھیری رات ہے —
آب حیواں خضر کو ہاتھ آ گیا ظلمات میں — آتش

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت، قابو پر چڑھ جانا بھی استعمال کرتے تھے۔

چھیڑنے کی گئے تھے ہم دخت رز کو دیکھنا —
جب وہ قابو پر چڑھ جائے تو پیالہ(?) کی — قلق(?)

قابو پرست:۔ کینہ، [illegible]

ترکیب، اردو مصرف، متروک۔

محل قرأت: اب تو بے حیا، قابو پرست نشہ بالکہ نامردی سے مست لوار ہیا کھینچ کھینچ کر دوڑے۔ (طلسم ہوش ربا)

قابو چڑھنا: ہتھے چڑھنا، بس میں آنا، اردو مصرف، دلی کی زبان۔

سوچا کیا ہو تو اب دل میں چڑھا جا مروت
آج ہی تو چڑھا ہے ترے قابو شیشہ — مرزا شوق

قابو چلانا: حکم چلانا، قدرت دکھانا، زور دکھانا، اختیار چلانا، داؤ کرنا، اردو مصرف، فعل متعدی، دلی کی زبان۔

قابو چلنا: اختیار ہونا، زور چلنا، دسترس ہونا، اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

دل کو ہم نے اپنے بس میں کر لیا
کوئی اب چلتا ہے قابو آپ کا — آتش

قول فیصل: نفی کی صورت میں بھی مستعمل ہو وہ بھی غیر فصیح ہے۔

گر اس شوخ پہ قابو نہ چلا
کسی عنوان سے جادو نہ چلا — مرزا رسوا

قابوچی: خود غرض، مطلب پرست، اپنا فائدہ دیکھنے والا، ترکی، اسم مذکر، متروک۔

محل صرف: سنو آزاد! ہم گنوار آدمی تین پانچ تو جانتے نہیں ہمیں بات کرنا کیا آئے۔ یار ہم تو دوست کے دوست ہیں مگر ایسے قابوچیوں کے البتہ دشمن ہیں۔

قول فیصل: یہ لفظ صحیح "قاپوچی" ہے، منشی، بدذات، فتنہ پرداز، کے معنوں میں بھی استعمال کرتے تھے۔

نہ جا تو غیر کے گھر گیا نہ پر ہے وہ موذی
وہ قاپوچی بڑا ہو اس کی یہ صفت زبانی پر — ناظم

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے دو معنی اور لکھے ہیں جو کوئی نہیں برتتا۔
(۱) دربان، حاجب (۲) زود رنج، جھگڑالو، سفلہ، کمینہ، جیسے "اس موئے قابوچی کو پوچھتا ہی کون ہے"۔

قابو حاصل ہونا: اختیار ملنا، قدرت حاصل ہونا، قبضہ میسر آنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: جب ملکی حیثیت پر اس کو مکمل قابو حاصل ہو گیا تو اس نے فتح پور سیکری اور آگرہ کے تعمیر کا پروگرام شروع کیے۔ (ضیاء الحق فاروقی کے مضمون سے)

قابوس نامہ: فارسی زبان کی ایک قدیم ترین کتاب۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: قابوس نامہ کا مصنف امیر کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس وشمگیر زیاری حکمران تھا۔ یہ کتاب اس نے اپنی زندگی کے آخری دور میں اپنے بیٹے گیلان شاہ کے لیے پند و نصیحت کی غرض سے ۴۴ فصلوں میں لکھی تھی۔ امیر کیکاؤس ایک نہایت سخاوت نیک اور پارسا آدمی تھا۔

قابوس نامہ، آداب معاشرت، رسوم دنیوی و الفت، ترتیب زندگانی، کسب فضائل اور تہذیب خصائل پر لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ۴۷۵ھ میں یعنی مصنف کی وفات سے کچھ ہی دنوں پہلے لکھی گئی ہے۔ امیر کیکاؤس شاعرانہ ذوق بھی رکھتا تھا اور اس نے اچھے شعر بھی کہے ہیں۔ (از تاریخ ادبیات ایران، مصنفہ ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

قابو سے باہر ہونا: بس سے باہر ہونا، اختیار کی حد میں نہ ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: میں سمجھایا کرتا تھا کہ مرزا صاحب لڑکے کو بیجا لاڈ پیار کرنا اس کو تباہ کرنا ہے، نہیں مانتے تھے کہتے تھے ایک ہی لڑکا ہوا ہے یہ میرا اختیار نہیں تھا جوان ہونے کے بعد اب جو قابو سے باہر ہو چکا ہے تو ہر ایک سے روتے پھرتے ہیں۔

قابو سے باہر ہونا: آپے میں نہ رہنا، بہت زیادہ غصہ کی وجہ سے بے قابو ہونا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: اب ان کے غصے کا کوئی ٹھکانا نہیں، ذرا سی بات پر قابو سے باہر ہو جاتے ہیں اور اول فول بکنے لگتے ہیں۔

قابو سے نکل جانا: اختیار سے باہر ہو جانا، بس میں نہ رہنا، اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دل سے کہتا ہوں کہ تو سا نہ ہو بیجا مجھ کو
جا کے میں واں ترے قابو سے نکل جاؤں گا — ذوق

قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی لکھے ہیں "داؤں سے نکل جانا، گھات سے نکل جانا"۔ یہ بھی دلی کا مصرف ہے۔

اے دل، جو وہ یاں آیا، کیا کیا نہیں ترسایا
تو نے اسے کھلایا قابو سے نکل جانا — مومن

اور ایک معنی "آپے سے باہر ہو جانا، بپھرنا، مچلنا" کے بھی لکھے ہیں۔ یہ بھی دلی کے محاورے ہیں۔ جیسے "وہ ابھی زنجیروں سے نہ نکلا تھا کہ قابو سے نکل گیا، ایک فیلبان کو وہیں چیر ڈالا۔" (دربار اکبری)

قابو کا نہ ہونا: بس کا نہ ہونا، اختیار کا نہ ہونا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

چشم شوخ ان کی اب ان کے بھی قابو کی نہیں
وہ تو بے شبہ پھر آتے یہ پھرائی نہ گئی — ناظم

قابو کرنا: بس میں کرنا، اختیار میں کرنا، مغلوب کرنا، زیر کرنا، قابض ہونا، قبضہ کرنا، دبانا،

فصیح۔ رائج۔

کیوں تری بزم میں آتے جو نہ لاتا کوئی
روک رکھتے نہ طبیعت کو جو قابو ہوتا — جلال

قابو ہونا :۔ مرتفع ہونا، فرصت ہونا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

مرا قاصد پھر آیا ہے کے خط کبوں کو جا کر
یقیں ہو گیا کہ دے کے انہیں قابو نہ ہوگا — ظفر

قابیل :۔ دیکھیے معروف جناب آدم علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام جس نے اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا تھا۔ عبرانی۔ رائج۔

عشق میں اکثر بنی آدم نے کیں خونریزیاں
مار ڈالا کس طرح قابیل نے ہابیل کو — والا جاہ عاشق

قول فیصل۔ بسند نور اللغات قابیل نے اپنی بہن اقلیما کے حسد میں ہابیل کو مار ڈالا تھا۔ یہ روایت اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے۔ شیعی روایت کے مطابق قتل ہابیل کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ نے ہابیل کو ان کی پرہیزگاری اور قابلیت کی وجہ سے اپنا وصی بنانا چاہا اور اسم اعظم کی تعلیم دینا چاہی۔ یہ سن کے قابیل کے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑکی اور اپنے باپ سے گستاخانہ کہنے لگا۔ جانشینی کا تو مجھے حق ہے۔ حضرت آدمؑ نے جھگڑا چکانے کی غرض سے فرمایا کہ تم دونوں خدا کی بارگاہ میں اپنی اپنی نذریں پیش کرو جس کی نذر قبول ہو گی وہی جانشینی کا حقدار سمجھا جائے گا۔ غرض کہ ہابیل جو بکریاں چرایا کرتے تھے ایک خوب موٹا تازہ بچہ کچھ دودھ کچھ مکھن لے جا کے پہاڑ پر رکھ آئے اور قابیل جو کھیتی کرتا تھا غلے میں کچھ سوکھی اور خراب بالیاں لے جا کے رکھ آیا۔ اس کے بعد آسمان سے ایک آگ کا ایک شعلہ اترا اور ہابیل کی نذر کو کھا گیا قابیل کی نذر جوں کی توں رکھی رہ گئی۔ قابیل کو یہ دیکھ کر اور رشک و حسد پیدا ہوا۔ اور وہ اس تاک میں تھا کہ ہابیل کو قتل کرے۔ آخر جب حضرت آدمؑ حج کی غرض سے مکے گئے تو اس کو موقع ملا۔ ہابیل ایک دن جنگل میں سو رہے تھے۔ اس نے شیطان کی تعلیم سے پتھر سے ان کا سر کچل دیا۔ مارنے کو تو مارا مگر چونکہ دنیا میں پہلی موت تھی اس وجہ سے اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ لاش کیوں کر چھپائے۔ مدتوں اسے لادے لادے پھرا یہاں تک کہ اس بو سے وہ بوجھل اور درندوں نے اس پر حملہ کرنا چاہا۔ اس وقت خدا نے دو کوے بھیجے ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار ڈالا۔ پھر اس نے اپنی چونچ سے گڑھا کھود کے دفن کیا۔ اس وقت قابیل نے بھی یہی کیا۔ جب حضرت آدمؑ کو معلوم ہوا تو آپ نے اس زمین پر بھی لعنت کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی۔ اسی وجہ سے اب تک زمین خون نہیں چوستی۔ اور قابیل پر لعنت بھیجی۔ وہ راندۂ درگاہ ہو کر عدن پہنچا اور شیطان کی تعلیم سے آتش پرست بنا اور دنیا بھر کی بری باتوں میں مشغول ہوا۔ یہاں تک کہ کثرت سے سخت سزا میں مبتلا ہوا جب طوفان نوح آیا تو اس کی تمام اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔

(حاشیہ قرآن مجید مترجمہ مولوی فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ) عاشق کا مندرجہ بالا شعر اہل سنت کے نقطۂ نظر کے موافق ہے۔

قاتل :۔ بکسر سوم، قتل کرنے والا۔ آدمی، جان سے مار ڈالنے والا۔ عربی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

اک ادا نے دیکھی رہ گیا
نہ قاتل رہا اور نہ مردود رہا — امیر

قاتل :۔ بمعنی ہلاک کرنے والا۔ جان لیوا۔ مہلک۔ عربی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "سم قاتل" کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ جیسے اتنے تیز زہر کے بخار میں ان کا استعمال نہ کرنا تھا۔ سنکھیا سم قاتل ہے۔

قاتل :۔ بمعنی گھائل کرنے والا، قتل کرنے والا۔ (کنایۃً) معشوق، محبوب۔ عربی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

جتا سے کہہ دو کہ ہمراہ اٹھائے گریاں
جھک کے جو بڑے سر کو قاتل بچا رہا — عشق

قول فیصل۔ جس طرح حضرات شعراء نے معشوق کو بت، صنم، کافر، ظالم، راہزن وغیرہ فرض کیا ہے اسی طرح قاتل بھی کہتے ہیں۔ اور اس کے جتنے متعلقات ہیں یعنی قتل گاہ، تیغ، شمشیر، خون، خنجر، ناوک وغیرہ ان کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

قاتل الحریص حرصہ :۔ کشتہ حریص، حرص، اور حرت، یعنی حریص کو اس کی حرص مار ڈالتی ہے۔ عربی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قاجار :۔ قاجار یا قراجار وہ خاندان ہے جو آج کل ایران پر حکومت کر رہا ہے۔ اس خاندان کی اصلی نسل قراجار نویان یعنی شہزادہ قراجار سے ہے جو قوم کا مغل اور ہلاکو خان کا پوتا ارغون خان کا اتالیق تھا۔ اور ایک بڑا کثیر الاولاد شخص تھا۔ اس کی نسل بہت پھیلی اس کی اولاد میں سے جو اکثر آرمینیہ میں آباد تھی ایک شخص شاہ علی خان [illegible]

پیدا ہوا۔ اس وقت خاندان صفویہ کا عہد حکومت تھا۔ نادر قلی خاں نے استرآباد میں شادی کی اور اس کے ہاں دو بیٹے ایک فتح علی خاں دوسرا افضل علی آقا پیدا ہوئے۔ نواب فتح علی خاں کو سلطنت ایران میں بہت رسوخ حاصل ہوا اور رفتہ رفتہ خود سلطنت پر قابض ہو گیا اگرچہ اس نے خود کچھ سلطنت نہیں کی مگر اولاد کے واسطے ایک مضبوط بنیاد ڈال دی، اور آخر اس کا بیٹا محمد حسن خاں بادشاہ ہوا کتب تواریخ میں نواب فتح علی خاں کو جد سلاطین قاجار لکھا ہے۔ ناصر الدین قاجار جو آج کل ایران میں تخت نشین ہیں اپنے خاندان کے چھٹے بادشاہ ہیں جن کا سلسلہ اس طرح پر ہے۔ محمد حسن خاں قاجار، حسین خاں قاجار، آقا محمد شاہ قاجار، فتح علی شاہ قاجار، محمد شاہ قاجار، ناصر الدین شاہ قاجار دام سلطنتہ، ترکی اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے جیم فارسی کے ساتھ قاچار لکھتے ہیں۔ موجودہ دور میں ایران پہلوی خاندان کے زیر نگیں ہے۔ آج کل تخت ایران پر شاہ آریہ مہر محمد رضا شاہ پہلوی متمکن ہیں۔

قادح :۔ (بکسر سوم) عیب نکالنے والا، قدح کرنے والا، برا کہنے والا، مادح کی ضد، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زخموں کی چیر پھاڑ کرنے والے اور نشتر دینے والے کے لئے تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی ساتھ بول دیتا ہے۔

قادر :۔ (بکسر سوم) قدرت رکھنے والا صاحب اختیار، قادر علی الاطلاق، عربی صفت مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ واللہ اللہ کیا کتاب جلد اور خوبصورتی کے ساتھ دو تین مہینے میں تیار ہو جائے گی۔ اور وطن کی رخصت جس پر میں جان دے رہا ہوں وہ بھی حاصل کروں گا۔ اللہ بڑا قادر ہے اور قبولیت اسے منظور ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ یہ لفظ خدا کا اسم صفت ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

قادر :۔ قابو رکھنے والا، قدرت رکھنے والا مختار، عربی صفت، فصیح، رائج

محل صرف۔ وہ اردو لکھنے پر قادر نہیں ہیں ہاں ہندی میں جا ہے جتنے خط ان سے لکھوا لو۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے "زور آور، توانا، جوان، غالب، وہ، زبر" کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

قادر الکلام :۔ (بکسر سوم و ضم چہارم) شعر گوئی پر قدرت رکھنے والا، زبان پر قدرت رکھنے والا، عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضرت شوق مدظلہ جیسے قادر الکلام شاعر کے کلام کی داد کچھ انھیں کے جیسے قادر الکلام خوب دے سکتے ہیں۔ (رسالہ تنویر المشرق)

قادر الکلامی :۔ کلام پر قدرت رکھنا، عربی ترکیب، فارسی صرف، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انھیں ذوق کرم "قادر الکلامی" کے دربار سے ملک سخن پر حکومت مل گئی ہو کہ ہر قسم کے خیال کو جس رنگ سے چاہتے ہیں کہہ جاتے ہیں۔ (آب حیات)

قادر انداز ۔ ٹھیک نشانہ لگانے والا، وہ تیر انداز جس کا نشانہ کبھی خطا نہ کرے، فارسی صفت، متروک۔

محل صرف۔ دلدار علی نے مسکرا کر کہا ہوگا کوئی ڈور کا گر ہے کوئی ایسا ہی قادر انداز ضرور دیر لگائے گا۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے انھیں معنی میں قادر دست بھی لکھا ہے جو بالکل نہیں بولتے۔ اس محل پر زیادہ تر "قدر انداز" زبانوں پر ہے۔

قادر علی الاطلاق :۔ (بااضافت) تمام چیزوں پر قدرت رکھنے والا، ہر ما سوا اللہ پر قدرت رکھنے والا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ خداوند عالم کی مخصوص صفت ہے۔

قادر مطلق :۔ (بااضافت) ہر کام پر قدرت رکھنے والا۔ خداوند عالم کی صفت، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان باپ بیٹوں کے حال قادر مطلق کی قدرت نمائی کا نمونہ ہیں۔ (دربار اکبری)

قادر ہونا :۔ قدرت رکھنا، قابو رکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خداوند عالم ہر چیز پر قادر ہے

قادری :۔ (بکسر سوم و چہارم) ایک قسم کا سینہ بند، اردو مؤنث، دہلی کی زبان متروک۔

تو دوا ایک ہو انگوری اور حرفت باز رنگین
قادری مانگی تھی تو دوڑ کے لائی پشواز (دہلوی)

قول فیصل۔ پہلے بیگمات قلعۂ دہلی میں اس کا رواج عام تھا لیکن اب صرف شعرا کے کلام کے علاوہ اس کا استعمال کہیں نہیں پایا جاتا۔

قادری :۔ صوفیوں کا ایک گروہ جو شیخ عبد القادر جیلانی کے طریقے پر ہے۔ عربی، اہل سنت حضرات کی اصطلاح۔

کو کمل کر لیا اور بہت بڑا کلیہ گرن گیا۔

قارون (بفتح) اس دار کنجوس وہ دولت مند جو انتہائی بخیل اور خسیس ہو۔ فارسی، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

صائبا! خجلت سائل بزمینم در کرد
بے زرداکرد بدمن آنچہ بقارون زر کرد — صائب

قول فیصل۔ اردو میں بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہے جیسے "تم بیکار ان سے امداد طلب کرتے ہو وہ دولت مند ہوتے ہوئے بھی انتہائی خسیس ہیں اور اپنے وقت کے قارون ہیں" ایسے انسان کو قارون صفت بھی کہتے ہیں۔

قارون کا خزانہ (د کنایۃ) بہت بڑا خزانہ بے انتہا دولت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سوا تم سے کروں گا خزانہ سب تو ہم کر گیا
تمہارے ایسے قارون کا خزانہ ہے تو بھر گیا — عزیز

قول فیصل۔ ملنا، مل جانا، پا جانا، ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "غنچۂ دل نسیم قرب کے اہتزاز سے کھل گیا ایسے خوش ہوئے کہ گویا قارون کا خزانہ مل گیا" "دفنا دفا زاد" طنز ازراہ کی دولت کو خالی ہونا بھی کہتے ہیں۔ جیسے "کیا میاں قارون کی دولت گڑی ہے جو بار بار مجھ سے پیسے مانگے ہو" قارون کی دولت اور دولت قارون کی ترکیب سے بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "تھوڑا سا کھا ہوا روپیہ تم جب پہلے دو دن سے رئیس کی نذر کر رہے ہو میاں یہ کیا ہے" قارون کی دولت بھی ہو تو چند دنوں میں ختم ہو جائے۔

ہر ایک چمک نغمۂ افسوں لیے ہوئے — جوش
ہر اک امنگ دولت قارون لیے ہوئے

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گزاشت۔

قارون جو چالیس خزانوں کا مالک تھا ہلاک ہو گیا لیکن نوشیرواں زندہ رہا۔ کیونکہ اس نے سخاوت سے ناموری پائی۔ فارسی شعر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بخل کی مذمت اور سخاوت کی ترغیب میں یہ شعر بطور ضرب المثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبانوں پر ہے۔

قارئین (بروزن زائرین) بہت سے قاری بہت سے پڑھنے والے (قاری کی جمع) عربی بمعنی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محاورۃ۔ یہ افسانہ جو میں نے لکھا ہے نفسیاتی ہے اس کا فیصلہ قارئین کریں گے کہ میں اپنی کوششوں میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں۔

قول فیصل۔ تقدیم "قارئین کرام" کی ترکیب سے زیادہ بولتے ہیں۔

قاری (بفتح) پڑھنے والا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کی جمع "قارئین" ہے۔

قاری (بفتح) علم قرأت سے واقف، حروف قرآن کو مخارج سے ادا کرنے والا۔ وہ شخص جو قرآن کو بالکل اہل زبان کی طرح پڑھ سکتا ہو اور اس کا ہر حرف مخرج سے ادا کر سکتا ہو۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم تجوید۔

حق شناسا ہو علی صفدر رضی اللہ کا
جانتا ہے وہ جو قاری ہے کلام اللہ کا — میر انیس

قول فیصل۔ اس کی جمع "قراء" ہے۔

قاز — ایک مشہور پرند کا نام، ترکی، مونث، فصیح، رائج۔

غل ہوا شہر پناہ میں کہ تھے قاز آئی
اڑ گیا طائر جاں اور نہ آواز آئی — میر انیس

قول فیصل۔ یہ پرند جاڑے کے موسم میں گرم فصلوں میں پایا جاتا ہے اس کے غول کے غول دریا کے کنارے بیٹھے رہتے ہیں اور قطار باندھ کے ایک ساتھ اڑتے ہیں۔ جیسا کہ میر حسن کے شعر سے ظاہر ہے۔

کھڑے نہر پر قاز اور قرقرے
سلیے ہاتھ مرغابیوں کے پرے — میر حسن

قاسم (بکسر سین) تقسیم کرنے والا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

میرا مالی خدا ہے یا امیر المومنین
تم ہی قاسم ہو جہاں کا تم ہی قاسم نار کا — ناسخ

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال خدا کے لیے بھی ہے۔

ع اے قاسم رزق دو جہاں از رہ شاں — اختر شاہ اودھ

قاسم (بفتح) جناب رسول خدا صلعم کے فرزند ارجمند کا نام نامی۔ عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ آپ کو قاسم طیب بھی کہتے ہیں آپ بعثت رسول سے قبل مکہ میں جناب خدیجہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ اور دو سال کی مختصر سی عمر میں وفات پا گئے آپ کی وفات کا جناب رسول خدا کو کافی صدمہ ہوا

قاسم۳ (بفتح) امام حسن علیہ السلام کے ایک فرزند کا نام جو اپنے حقیقی چچا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تیرہ سال کی عمر میں عاشورہ کے دن کربلا میں بھوکے پیاسے شہید ہوئے مورخین نے لکھا ہے کہ جب جناب قاسم اپنے چچا سے میدان کی رخصت لے کے عرصہ جنگ میں آئے تو دشمن کی فوج سے ارزق نامی پہلوان کے چار بیٹے باری باری نکلے اور جناب قاسم کی تلوار سے قتل ہوئے۔ آخر

ہیں، اور ق خود نکلا وہ بھی قتل ہوا۔ اس کے بعد
جناب قاسمؑ نے فوج پر حملہ کر دیا اور بہت سے اشقیا
کو واصل جہنم کر کے جام شہادت نوش فرمایا۔ روایت
بتاتی ہے کہ زندگی ہی میں آپ کی لاش گھوڑوں
کی ٹاپوں سے پامال ہو گئی تھی۔ آپ کی والدہ
کا نام ام فروہؓ تھا۔

قاسم فرشتہ :- (باضافت) جہانگیری عہد
کا ایک مؤرخ جس نے تاریخ فرشتہ اسی کتاب لکھی
فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عیاں کیا ہے یہ بانداز ایک دلبر فرشتے نے — [illegible]
فرشتہ کیا ہے اسے قاسم فرشتے نے

قاسم محروم :- (بے اضافت) بانٹنے والا
خود حصے سے محروم رہتا ہے۔ عربی الفاظ، اردو مرکب
دہلی کی زبان۔

ساقی کے میرے دل کو نہ کیوں پانی — راسخ عظیم آبادی
مشہور ہے یہ مثل کہ قاسم محروم

قول فیصل - لکھنؤ میں یہ فقرہ اپنی عربی شکل ہی میں
بولا جاتا ہے یعنی القاسم محروم۔ راسخ میر تقی میر کے
شاگرد تھے اس لیے ان کو [illegible] کر دہلی کی زبان
لکھا گیا۔

قاش :- ابر، بادل۔ ترکی، مونث
(نور اللغات)

قول فیصل - اردو میں یہ معنی رائج نہیں۔ برہان قاطع
بہار عجم، غیاث اللغات اور لغات کشوری
میں یہ لفظ ان معنی میں نہیں مل سکتا ہے۔ مؤلف
نے کسی ترکی لغت سے لکھ دیا ہو۔

قاش :- پھل کا لمبا تراشا ہوا ٹکڑا۔ پھانک
ترکی۔ مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل - میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ خربوزہ پھیکا ہوگا
مگر جیسے ہی ایک قاش کھائی مزہ آ گیا۔
قول فیصل - ان معنوں میں عام طور سے زبانوں
پر لفظ "پھانک" ہی ہے۔

قاش :- (مجازاً) پارہ، ٹکڑا، ترکی،
مونث، متروک۔

ترشے قلم تمام قلمدان یار کے — رشک
اب قاش ہیں یہ دل کی تراش قلم قلم

قول فیصل - شعر میں دل اور جگر کو ایک پھل فرض کر کے
استعارے کے طور پر دل کی جگر کی قاش کہا ہو۔ ورنہ معنی
دراصل وہی ہیں جو قاش فقرا میں لکھے جا چکے ہیں۔ انھیں
معنی میں قاش کی اردو جمع۔ قاشیں بھی استعمال ہوتی
ہے۔ مگر اب ان معنی میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

دے کوئی میرے دل صد پارہ کی قاشیں — والا جاہ عاشق
چکھیے مزہ الفت جو یہاں تمنا

ساقی تو خرم چشم اگر ہو جگر کی تو بہر شغل — انشا
چکھیے نقل اب خزر ساغر جگر کی قاش سے

قاش تراشنا :- پھانک اتارنا، چاقو وغیرہ
سے کسی پھل کا لمبا ٹکڑا اتارنا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

ترشے قلم تمام قلمدان یار کے — رشک
اب تو شاید دل کی تراشنے قلم تراش

قول فیصل - شعر میں دل کی قاش بطور استعارہ
استعمال کیا ہے جو اب رائج نہیں ہو گی۔ پھل کا قاش
تراشنے کے معنی میں قاش تراشنا اب بھی رائج ہے۔

قاش زین :- (باضافت) زین کے آگے اور پیچھے
کے قاش نما ٹکڑے جو زین میں لگے ہوتے ہیں۔ ترکی، فارسی
الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جنت کی قاش زین ہے کہ تکبیر — [illegible]
ماری [illegible] کی اڑ گئی شمشیر

قول فیصل - اس کو فارسی میں خانہ زین اور قدح زین بھی
کہتے ہیں۔ چونکہ زین کے دونوں پہلوؤں کی شکل کسی قدر پھانک سے
مشابہ ہوتی ہے اسی مناسبت کی وجہ سے فارسی والوں نے قاش
زین استعمال کیا ہے چنانچہ اردو والے بھی اس کو قاش زین
ہی کہنے لگے۔

قاش قاش کرنا :- ٹکڑے ٹکڑے کرنا
اردو مصدر۔ (نور اللغات)
قول فیصل - اب لکھنؤ میں قاشیں کرنا زیادہ بولتے
ہیں وہ بھی پھل کے لیے۔ جیسے "خربوزے
کو پہلے دھو لینا پھر قاشیں کرنا"۔

قاش قاش ہونا :- ٹکڑے ٹکڑے
ہونا، اردو مصدر، متروک۔

کس طرح قاش قاش نہ ہوتا تمام جسم — رشک
ماری ہے دو جہاں غم ابروئے یار نے

قول فیصل - اب اس محل پر پاش پاش ہونا
مستعمل ہے۔

قاشیں اتارنا :- پھانکیں اتارنا، پھل کے
لمبے لمبے ٹکڑے اتارنا۔ اردو مصدر۔ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
محل صرف - دیکھیے! ابھی قاشیں نہ اتارنا ورنہ
خربوزہ خراب ہو جائے گا۔ ہم تھوڑی دیر بعد کھانے لگیں گے
تو خود ہی قاشیں کر لیں گے۔

قاشیں کرنا :- چاقو وغیرہ سے کسی پھل
کے قتلوں میں برابر برابر کے ٹکڑے کرنا۔ اردو مصدر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاصد :- ارادہ کرنے والا، قصد کرنے والا
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال
محل صرف - دونوں نے قوت کی تشکیل نہ پائی اور [illegible]
اللہ کہہ کر [illegible] ایک سمت سرگرم پرواز ہوئے

پھر وہ پھر اڑتا پھر کسی درخت پر بسیرا، خیمہ نہ ڈیرا اپنی روپ میں قاصد بسیر ہوئے، سابق صاحبِ لسان الغیب اب ہم نشین طیر ہوئے۔ (فسانۂ عجائب)

قاصدک :- اسم، پیام ہونے اور لے جانیوالا ایلچی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں ۔ غالب

قول فیصل۔ عربی زبان میں اس کے معنی "آسان اور قریب کے سفر" کے ہیں اور سفر کرنے والے کو بھی قاصد کہتے ہیں چونکہ قدیم زمانے میں نامہ بر زیادہ تر سفر ہی کیا کرتے تھے غالباً اسی مناسبت سے اہل ایران بھی نامہ بر استعمال کرنے لگے۔ اہل ہند ایران کی تقلید میں نظم کرنے اور بولنے لگے مستند اور مشہور شعرا اور ادبا کے کلام میں ترکیب کے ساتھ بمعنی نامہ بر مستعمل ہے۔ کسی لغت میں یہ معنی نہیں لئے۔

قاصِدی :- خط لیجانے کا کام، نامہ بری اردو، مونث، صفت، قلیل الاستعمال۔

قاصدی کے لئے موجود ہیں جبریل امیر
بھیجا جائیگا زمزمہ ولاک میں خط

قاصر :- (بکسر سوم) کوتاہی کرنے والا، کمی کرنے والا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گو کہ ہر دقت دعا مفرد رہیں
کچھ کر حاجت ہو تو قاصر رہیں ۔ مرزا رسوا

قول فیصل۔ مجبور کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے، چونکہ کل مجھے ایک کمیٹی میں جانا ہے اس لئے جناب کے آپ کے ملنے کدہ پر حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔

قاصِراتُ الطَّرف :- (بکسر سوم و ضم ہفتم و فتح ہفتم و سکون دہم) نیچی نگاہ والیاں عربی ترکیب، عربی دان طبقے کی زبان۔

ہجر آزادی میں یہ کیا تموج ہو گیا
قاصراتُ الطرف کو شوق تبرج ہو گیا ۔ اکبر الٰہ آبادی

قاصر رہنا :- مجبور رہنا، عاجز رہنا، اردو مرکب فصیح، رائج۔

حق خدمت سے تنہا قاصر رہے حلقہ بگوش
مل گئے سب شمع کے مانند لگن میں خموش ۔ تجمل

قاصر ہمت :- (با ہمت) کم ہمت، بے حوصلہ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گفتگو میں بہت قاصر ہونا، اپنے معنی میں کمی کے ساتھ رائج ہے مگر قاصر ہمت کوئی نہیں بولتا نہ کسی کتاب میں نظر سے گزرا، صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا کہ دہلی کا صرف کیا جا سکے۔

قاصر ہونا :- معذور و مجبور ہونا، فرض کی ادائی میں کوتاہی کرنا، اردو مرکب، فصیح، رائج۔

بلا کر پاس اے برلائے تقصیر
کر دکھایا ہے یہ علم و فضل شبیر
نہیں قاصر ہوں تیرا ہم داد گر ۔ نیر
بہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ (معراج المضامین)

قاضی :- حاکم شرع جو شریعت کی رو سے احکام نافذ اور مقدمات فیصل کرے۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

اب آنکھ کیا لگا کی ستروں سے دخت زر
قاضی کے گھر میں پڑ کے بڑی پارسا ہوئی ۔ امیر

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں حکم کرنے والا روا کرنے والا۔

قاضی :- نکاح پڑھانے والا۔ اردو عرف اہل سنت حضرات کی اصطلاح۔

محل نشست۔ فریب صحیح قاضی طلب ہوا البالغات بمین

تھی سلطنت کے مزاج پر مہر بندھا۔ غالب و مغلوب کو سنگ ازدواج میں منسلک کیا۔ (فسانۂ عجائب)

قاضی :- مرد عنبر از، فصد و از شغل، تحقیقہ اور اردو مذکر قلیل الاستعمال۔

قاضی ہیں آپ شہر کے یا کوتوال ہیں
کچھ اور ہے ارادہ تو بے جا خیال ہیں ۔ سحر

قاضی از پس اقرار نشود :- قاضی اقرار کرنے کے بعد پھر کچھ نہیں سنتا اور فیصلہ صادر کر دیتا ہے فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قاضی الحاجات :- حاجتوں کا پورا کرنے والا، یعنی خدا اور قدرِ عالم۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مردہ دل ہو شکر کر کے قاضی الحاجات کا
ہے توکل پر مگر تکیہ خدا کی ذات کا ۔ (دفتر فصاحت)

قاضیُ الحاجات :- حاجت روا کرنے والا (مجازاً) مال دولت، روپیہ پیسہ، زر۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتے ۔ لاہم

قول فیصل۔ بنا بر عربی ہے لیکن مندرجہ بالا معنوں میں اس کو اردو نہ جانا چاہئے۔

قاضی القضاۃ :- (قضاۃ بضم اول و فتح دوم) قاضیوں کا بڑا قاضی، منصف اعلیٰ، چیف جسٹس وہ قاضی جس کے ماتحت بہت سے قاضی ہوں۔ عربی اسم مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ عہد جلال الدین محمد اکبر میں قاضی نوراللہ شوشتری لاہور کے قاضی القضاۃ تھے جن کا مزار آگرے میں ہے۔ آپ کو حضرات شیعہ شہید ثالث کہتے ہیں۔

قاضی بچہ :- پتنگ کا قسم جو پتنگ پیچے میں نانخ آتا ہو۔ اردو مذکر۔ پتنگ بازوں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قاضی بدو گواہ راضی :- قاضی دو گواہوں سے راضی ہو جاتا ہے کیوں کہ شریعت کی رو سے دو گواہوں سے مقدمہ فیصل ہوتا ہو۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہو کہ قاضی سے اپنے موافق فیصلہ کرا لینا کچھ مشکل نہیں صرف دو گواہ پیش کرنے کی ضرورت ہو۔ فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قاضی بہ رشوت راضی :- رشوت دینے سے قاضی یا مجسٹریٹ سب ہی راضی ہو جاتے ہیں۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

قاضی جی اپنا آنکا تو ڈھانکو پیچھے نصیحت کرنا :- سب کے لیے بجائے اپنے اخلاق و عادات کی نصیحت کرنا ضروری ہو۔ بڑا آدمی پہلے اپنے اخلاق درست اور درست کرے پھر دوسرے کو نصیحت دے اردو کہاوت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و گنجینۂ اقوال و امثال نے کسی کو کے اضافے کے ساتھ اس مثل کو اس طرح لکھا ہے۔ "قاضی جی اپنا آنکا تو ڈھانکو پیچھے کسی کو نصیحت کرنا" اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

قاضی جی بہتیرا اپنے میں بازنا ہی نہیں :- جب کوئی شخص باوجود فہمائش کے بھی نہ سمجھے اور جو کچھ اس کے ذہن میں جما ہوا ہی برقائم رہے یا بیجائی سے قائل نہ ہو اور ضد پر کی نہی سے اڑا رہے اس وقت طنزاً بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک مجسٹریٹ نے ایک ملزم کو تین مہینے قید سخت کا حکم سنایا تو ملزم نے کہا۔ "آپ نوں نام کا ایک دن کی ناحیہ بجوز" آپ ہی نا۔ نہیں ایک دن کی بھی منظور نہیں۔ دستور میں نون کی آواز بہت خفیف۔ یہ لطیفہ تو کھو دیا مگر یہ نہیں لکھا کہ یہ مثل اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے

قاضی جی کا پیادہ گھوڑے سوار :- حاکم کا ملازم جلدی آتا ہے (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ البتہ فرہنگ آصفیہ میں دہلی کی زبان ہے۔

قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے :- یعنی ہوشیار کے بچے بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔ اردو مثل۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے یہ مثل اس طرح لکھی ہے۔

"قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے" یہی صورت لکھنؤ میں رائج ہے۔

قاضی جی کی لونڈی مری سارا شہر آیا قاضی جی مرے کوئی نہ آیا :- جس کا منصوب ہوتا ہے اس کے سبب ہر ایک کی خاطر ہوتی ہو جب وہ مر جاتا ہے تو کوئی نہیں پوچھتا جیتے جی کے سب لاگو ہیں۔ منہ دیکھے کی سب کو خاطر ہوتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہ مثل بالکل نہیں بولتے

قاضی جی کے مرنے سے کیا شہر سونا ہو جائے گا :- ایک کے نہ ہونے سے کچھ نقصان نہیں۔ اردو مثل

(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ بقول فرہنگ آصفیہ دہلی کی زبان ہو

قاضی جی کیوں دبلے شہر کے اندیشے میں :- ناحق اور بے سوچ فکر کرنے والے یا غیروں کے غم و فکر میں پڑنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بقول فرہنگ آصفیہ و لغات النساء دہلی میں یہ مثل کو یوں بولتے ہیں "قاضی جی دبلے کیوں ہوئے، شہر کے اندیشے سے" نیر لکھنوی نے گنجینۂ اقوال و امثال میں یوں لکھا ہے "قاضی جی دبلے کیوں ہیں، شہر کے اندیشے سے" صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ "قاضی جی شہر کے اندیشے میں دبلے" مؤلف مہذب اللغات کی تحقیق یہ ہے کہ اہل لکھنؤ اس مثل کو یوں بولتے ہیں۔

"قاضی جی دبلے کیوں؟ شہر کے اندیشے سے" "ہوئے اور ہیں" اس مثل کا جز نہیں اور "میں" کی جگہ "سے" ہے۔

قاضی چرخ، قاضی فلک :- (کنایۃً) برجیس یعنی مشتری کا ستارہ جو سعد اکبر ہو (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے "قاضی چرخ" کم اور "قاضی فلک" نسبتۂ زیادہ مستعمل ہے۔

قاضی دلال :- فتنہ و فساد کرانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

تمت

جلد ہشتم تمام ہوئی۔